سسپنس ڈائجسٹ کا مقبول ترین سلسلہ
دیوتا
42
بیالیسواں حصّہ

ویسے ان نظروں کی حرارت زیادہ تشویش ناک نہیں تھی۔ شیوانی کو سحرزدہ نہیں کررہی تھی۔ دوسری طرف وہ بھی متاثر نہیں ہو رہا تھا۔ وہ ایک ہاتھ سے اپنی پیشانی کو رگڑ کر قطار میں آگے بڑھ گیا۔ جیسے اس نے شیوانی کی حرارت کو ایک ہاتھ سے پونچھ کر پھینک دیا ہو۔

وہ تھوڑی دیر تک وہاں کھڑی رہی۔ اس کی پیشانی کی حرارت رفتہ رفتہ کم ہو رہی تھی۔ وہ پورس کے پاس آ گئی۔ اس نے پوچھا "کیا ہوا؟ کچھ پریشان لگ رہی ہو؟"

"میں حیران ہوں۔ مجھے یقین نہیں آرہا ہے۔ اس نے مجھے دیکھا تو میں اپنے اندر گرمی محسوس کرنے لگی۔ وہ بھی میری طرح ایسی ہی غیر معمولی صلاحیت رکھتا ہے۔ مجھے یقین ہے اس نے بھی میری حرارت کو محسوس کیا ہوگا۔"

"ہوسکتا ہے، تمہاری آنکھوں کا اثر اس پر نہ ہوا ہو۔"

"ہوا تھا۔ وہ اپنی پیشانی کو سہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا تھا۔ شاید وہ سچ مچ گونگا ہے۔"

"وہ گونگا نہیں ہے۔ میں نے اس کے دوست کے خیالات پڑھے ہیں۔ وہ شدید ضرورت کے وقت بولتا ہے۔"

"پھر تو اسے میری آنکھوں سے متاثر ہو کر کچھ بولنا چاہیے تھا۔"

"تمہیں بھی اس کی نگاہوں سے متاثر ہو کر کچھ بولنا چاہیے تھا مگر تم خاموشی سے میرے پاس چلی آئی ہو۔"

"یہ بات سمجھ میں آرہی ہے کہ ہم دونوں ایک دوسرے کو سحرزدہ کرنے میں ناکام رہے ہیں۔"

پورس نے کہا "تم اپنا سفری بیگ لے کر جاؤ۔ میں نہیں چاہتا کہ وہ تمہیں میرے ساتھ دیکھے۔ میں جہاز میں اس کے قریب بیٹھوں گا اور اس کے متعلق کچھ نہ کچھ معلوم کرنے کی کوشش کروں گا۔"

وہ اپنا سفری بیگ اٹھا کر چلی گئی۔ جے ساموا اپنے لیے اور شیوانی اور جے فلو کے لیے بورڈنگ کارڈز لے چکا تھا۔ جے کافوا اپنے اور پورس کے لیے بورڈنگ کارڈز لے آیا۔ وہ سب ویٹنگ ہال میں آ گئے۔ وہاں کئی مسافر تھے۔ ایک انڈین فیملی تھی۔ اس فیملی میں کئی افراد تھے۔ وہ اپنی ایک لڑکی کو بیاہنے کے لیے ہندوستان جارہے تھے۔ شادی پہلے سے طے ہو چکی تھی۔ دوسرے دن وہ دلہن بن کر سسرال جانے والی تھی۔ لڑکی بہت زیادہ حسین تو نہیں تھی مگر اچھی تھی۔ بھرپور جوان تھی اور جوانوں کے لیے اس میں بھرپور کشش تھی۔

پورس اس فیملی کے قریب ہی ایک سیٹ پر بیٹھ گیا۔ وہ سب ایک دوسرے سے شادی کے سلسلے میں گفتگو کررہے تھے۔ دوسرے دن دلہن بننے والی لڑکی کا نام شرمیلی تھا۔ وہ اپنے نام کے مطابق شرمیلی تھی۔ چھوٹے بہن بھائی اسے چھیڑ رہے تھے اور وہ شرما رہی تھی۔ اس نے چھوٹے بھائی سے کہا "مجھے پیاس لگ رہی ہے۔"

بھائی نے کہا "میں ابھی تمہارے لیے سافٹ ڈرنک لاتا ہے۔ تمہاری سیوا کرنے کے لیے صرف کل تک کا ٹائم ہے۔ اس کے بعد تو تم جیجا جی کی سیوا میں لگ جاؤ گی۔ جیجا جی کو سافٹ ڈرنک پلاؤ گی۔"

اس بات پر تمام بہن بھائی ہنسنے لگے۔ وہ لڑکا تیزی سے چلتا ہوا اسنیک بار میں آیا۔ وہاں سینڈوچز اور سافٹ ڈرنک

کا آرڈر دینے لگا۔ اس لبادے والے نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔ اس نے پلٹ کر سر اٹھا کر اسے دیکھا پھر اس کی نظروں سے اپنی نظریں نہ ہٹا سکا۔ اپنی پیشانی میں گرمی محسوس کرنے لگا۔ بے اختیار کہنے لگا۔

"میرا نام روکی ہے۔ میں اپنی دیدی شرمیلی کے بیاہ میں شریک ہونے کے لیے انڈیا جا رہا ہوں۔"

اس لبادے والے نے بھاری بھرکم آواز میں کہا "شرمیلی کے بارے میں بولتے رہو۔"

وہ بولنے لگا "میری دیدی بہت اچھی ہے۔ کل اس کی شادی ہونے والی ہے۔ وہ بہت خوش ہے۔ جیجا جی کو بہت چاہتی ہے۔ بچپن میں جیجا جی کے ساتھ پڑھتی تھی..."

وہ لڑکی کی باتیں سنتے ہوئے دور دیکھ رہا تھا۔ شرمیلی ایک صوفے پر بیٹھی کان سے موبائل فون لگائے' کسی سے باتیں کر رہی تھی۔ لبادے والے نے کہا "اپنی دیدی کا فون نمبر بتاؤ۔"

لڑکے نے موبائل فون نمبر بتایا۔ اس نے حکم دیا "یہ بھول جاؤ کہ تم نے مجھ سے باتیں کی تھیں۔ جاؤ۔"

اسنیک بار کا ملازم اس کی مطلوبہ چیزیں لے جا رہا تھا۔ وہ لڑکا اس کے ساتھ جانے لگا۔ پورس اس لڑکے کو اجنبی کے ساتھ باتیں کرتے دیکھ چکا تھا۔ یہ سمجھ گیا تھا کہ اسی کا نام گھنشام ہے۔ وہ لڑکے کے خیالات پڑھنے لگا۔ پتا چلا کہ وہ شرمیلی میں دلچسپی لے رہا ہے۔ شرمیلی فون بند کر کے ٹھنڈی بوتل پی رہی تھی اور اس لڑکے سے باتیں کر رہی تھی۔ اسی وقت موبائل فون سے بزر کی آواز ابھری۔ شرمیلی نے اسے آن کر کے کان سے لگایا۔ "ہیلو؟"

گھنشام ویٹنگ ہال کے ایک گوشے میں اپنا موبائل فون کان سے لگائے ہوئے تھا۔ اس نے کہا "ہائے شرمیلی! تم مجھے نہیں جانتی ہو مگر جان جاؤ گی۔ میں تو تم پر جان دینے لگا ہوں۔"

وہ ناگواری سے بولی "کون ہو تم؟"

"میری ایک کمزوری ہے۔ کنواری لڑکی میری بہت بڑی کمزوری ہے۔ میں چہرہ دیکھ کر پہچان لیتا ہوں کہ کون کنواری ہے اور کون میلی ہو چکی ہے۔ تم ابھی میلی نہیں ہوئی ہو۔ کل تمہاری شادی ہوگی۔ کل رات تمہاری تنہائی میں ایک مرد آئے گا لیکن سہاگ رات سے پہلے تم آج رات مجھے کنواری جوانی کی سوغات دو گی۔"

وہ غصے سے بولی "کیا بکواس کر رہے ہو؟ ایڈیٹ! لچے! لفنگے... تھو!"

شرمیلی نے تھوکنے کے انداز میں تھو کہہ کر فون بند کر دیا۔ پورس دور کھڑے ہوئے گھنشام کو دیکھ رہا تھا۔ اس لبادے کے باعث یہ نظر نہیں آ رہا تھا کہ اس نے فون کو کان سے لگایا ہوا ہے اور کسی سے باتیں کر رہا ہے۔ وہ کسی کے... روبرو بولتا نہیں تھا۔ گونگا بن جاتا تھا مگر چھپ کر بولنے لگتا تھا۔

فون پر ہونے والی گفتگو سے اس کی ہوس پرستی سمجھ میں آئی۔ ہوس ہر جگہ پوری نہیں کرتا تھا۔ صرف کنواری لڑکیوں کا دیوانہ تھا۔ دیوانہ ایسا کہ کسی بھی کنواری کو چیلنج کرتا تھا پھر اسے شکار کرتا تھا۔

پورس نے سوچا "وہ کیسے شکار کرے گا؟ جبکہ لندن جا رہا ہے اور وہ آج شام تک انڈیا پہنچنے والی ہے۔"

اس نے شرمیلی سے کہا تھا کہ کل اس کی سہاگ رات ہے لیکن اس سے پہلے وہ آج رات اس کے ساتھ رت جگا منائے گا۔ کیا وہ ایک کنواری کی خاطر لندن کا سفر ملتوی کر کے آج رات دہلی میں رہے گا؟

یہ بات مضحکہ خیز تھی۔ وہاں سے لندن تک لاکھوں کنواریاں مل سکتی تھیں۔ وہ ایک کنواری کے لیے دہلی پہنچ کر سفر ملتوی نہیں کرے گا۔ وہ ایک دلہن بننے والی کو شاید یوں ہی چھیڑ رہا تھا۔ پورس سوچتے سوچتے چونک گیا۔ گھنشام اچانک شرمیلی کے سامنے آ کر رک گیا۔ شرمیلی کے ماں باپ اور رشتے داروں نے اسے دیکھا۔ اس کے ہاتھوں میں رنگ برنگے خوشبودار پھولوں کا خوب صورت بکٹ تھا۔ وہ جھک کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ذرا اونچی آواز میں بولا "تم دلہن بننے والی ہو۔ میری طرف سے یہ تحفہ قبول کرو۔ میں کسی بھی کنواری کو پھول پیش کر کے روحانی خوشی محسوس کرتا ہوں۔"

شرمیلی کے تمام رشتے دار اس کی باتیں سن کر خوش ہو رہے تھے۔ کوئی یہ نہ سمجھ سکا کہ اس کنواری کی نظریں گھنشام کی نظروں سے چپک کر رہ گئی ہیں۔ وہ دھیمی سرگوشی میں بولا "تم ان آنکھوں کو یاد رکھو گی اور آج رات جہاں بلاؤں گا' وہاں چلی آؤ گی۔ اپنے گھر اور سماج کی تمام رکاوٹوں کو توڑ کر آؤ گی۔"

وہ اسے پھول پیش کر کے چلا گیا۔ پورس دور سے یہ تماشا دیکھ رہا تھا۔ گھنشام کی حرکتوں سے یہ یقین ہو رہا تھا کہ وہ لندن نہیں جائے گا۔ اسے حاصل کرنے کے لیے دہلی میں رات گزارے گا۔ اپنی تمام مصروفیات کو چھوڑ کر سفر ملتوی کرنے کا مطلب یہی تھا کہ وہ کنواری اس کے لیے بڑی اہم ہوگی۔

○☆○

اسملی کو دو کروڑ کے ہیرے اور ایک کروڑ سے زیادہ نقد رقم مل گئی تھی۔ ایک ہی دن میں اتنی دولت کبھی اس کے باپ دادا نے نہیں کمائی تھی۔ انڈر ورلڈ کا زونل باس تلک رام بھنڈاری جو موت کی طرح حواس پر چھایا رہتا تھا' وہ اسملی کا بال بھی بانکا نہیں کر سکا تھا۔ بیکر برائٹ نے بھنڈاری کو اس حسینہ کے سامنے چوہا بنا دیا تھا۔

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے' انڈر ورلڈ کے دو بگ باس تھے۔ ایک کا نام بائرن ٹوڈ اور دوسرے کا نام ہاروے تھا۔ دونوں ٹیلی پیتھی جانتے تھے۔ انہوں نے بیکر برائٹ سے کہا تھا "آج سے تم انڈیا میں انڈر ورلڈ کے باس ہو گے۔ ہندوستان میں جتنے زونل باس ہیں۔ انہیں اپنا تابع بنا لو بھنڈاری کے تہ خانے میں کروڑوں روپے کا اسمگل کیا ہوا مال ہے۔ اسے دوسری جگہ منتقل کرو۔"

یوں بیکر کی دوستی دو ٹیلی پیتھی جاننے والے بگ باس سے ہو گئی تھی۔ اسے مضبوط سہارا مل گیا تھا۔ وہ دونوں برے وقت میں کام آ سکتے تھے۔ انہوں نے بیکر سے کہا تھا کہ ابھی وہ مصروف ہیں۔ بعد میں تفصیلی گفتگو کریں گے۔

بیکر نے ان سے معاملات طے کرنے کے بعد بھنڈاری کے پیروں میں گولی مار کر اسے اپاہج بنا دیا تھا اور اس کے کئی ساتھیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ ان دشمنوں کو ناکارہ بنانے کے بعد اس نے اسملی کی خبر لی۔ مارے خوشی کے اس کے پاؤں زمین پر نہیں پڑ رہے تھے۔ اس کے پاس بریف کیس میں ایک کروڑ دس لاکھ روپے نقد تھے اور اس کے اسکارف میں دو کروڑ کے ہیرے بندھے ہوئے تھے۔ وہ ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر بیکر کے پاس آ رہی تھی۔ اسے اپنے دماغ میں موجود پا کر بولی "بیکر! تم لاجواب ہو۔ بے مثال ہو۔ تم نے تنہا اتنی دور بیٹھے بیٹھے بھنڈاری جیسے خطرناک دشمن کو شکست دے دی۔ اس کی تمام دولت میرے پاس آ گئی ہے۔ ہائے! میں بھی تمہیں اتنا خوش کروں گی۔ اتنا خوش کروں گی کہ تم میرے دیوانے ہو جاؤ گے۔ میں آ رہی ہوں۔ ابھی آ رہی ہوں۔ تم میرے اپارٹمنٹ میں ہو نا؟"

"نہیں میں پرل کے روم نمبر ۴۲۵ میں ہوں۔ ہمیں اپارٹمنٹ میں نہیں رہنا چاہیے۔ اگرچہ دشمن ناکارہ ہو چکا ہے۔ تاہم ہمارے خلاف دوسروں کے ذریعے انتقامی کارروائی کرا سکتا ہے۔"

اسملی نے ٹیکسی ڈرائیور کو ہوٹل پرل چلنے کو کہا۔ وہ بولا "دیوی جی! جب سے تم میری ٹیکسی میں بیٹھی ہو' مسکرائے جا رہی ہو۔ سیٹ پر ایک جگہ نہیں ہو۔ خوشی سے اِدھر اُدھر پہلو بدل رہی ہو۔ کیا کہیں سے دولت مل گئی ہے؟"

وہ ایک دم سے محتاط ہو کر ایک جگہ ساکت بیٹھ گئی پھر ناگواری سے بولی "تم ٹیکسی چلاتے وقت آگے دیکھتے ہو یا پیچھے دیکھتے رہتے ہو؟"

وہ بولا "ہم ڈرائیوروں کی آنکھیں سامنے دیکھتی رہتی

ہیں لیکن دھیان پیچھے لگا رہتا ہے۔"
"اچھا زیادہ نہ بولو۔ تیز چلاؤ۔ مجھے جلدی پہنچنا ہے۔"
بیکر نے کہا "میرے ساتھ رہنے کے لیے قدم قدم پر محتاط رہنا ضروری ہے۔ تم بے اختیار خوش ہو رہی تھیں اور نہیں سمجھ رہی تھیں کہ ایک تنہا جوان عورت کے مسکراتے رہنے سے دوسرے اس کے متعلق کیسی رائے قائم کرتے ہیں۔"
"مجھ سے غلطی ہوگئی۔ آئندہ محتاط رہوں گی۔ اس ڈرائیور کو شبہ ہوگیا ہے کہ میرے پاس دولت ہے۔"
"فکر نہ کرو۔ میں اس پر نظر رکھوں گا۔ وہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔"
وہ ا مملی سے باتیں کرتا رہا۔ جب ٹیکسی ہوٹل کے احاطے میں پہنچ گئی۔ تو وہ ا مملی کی طرف سے مطمئن ہو کر اپنے ٹیلی پیتھی جاننے والے دوستوں آندرے اور سائن کے متعلق سوچنے لگا۔ وہ اس کے ٹیلی پیتھی جاننے والے بہترین دوست تھے۔ پورس کے ماتحت سراغ رسانوں نے انہیں ٹریپ کرکے ان کے دماغوں کو لاک کردیا تھا۔
تب سے وہ آندرے اور سائن کے دماغوں میں پہنچنے کی کوششیں کرتا رہتا تھا۔ ان پر جو تنویمی عمل کیا گیا تھا' اس کا اثر کسی دن بھی زائل ہو سکتا تھا۔ کسی بھی وجہ سے اتفاقاً اسے اپنے دوستوں کے اندر پہنچنے کا موقع مل سکتا تھا۔ اس لیے وہ صبح و شام ان کے اندر پہنچنے کی کوشش ضرور کرتا تھا۔
اس بار بھی اسے ناکامی ہوئی۔ وہ زیادہ دیر خیال خوانی نہ کرسکا۔ ا مملی کمرے میں آتے ہی بریف کیس اور ہیروں کو اِدھر اُدھر پھینک کر اس سے لپٹ گئی۔ خوشی کے مارے اتنا پیار کرنے لگی۔ اتنا پیار کرنے لگی کہ وہ گھبرا گیا۔ پریشان ہو کر بولا "میں تمہارے جذبات کو اور مسرتوں کو سمجھ رہا ہوں مگر دولت ہو' یا اپنا یار ہو' اسے ٹھہر ٹھہر کر خرچ کرو۔ کیا ایک ہی دن میں سب کچھ نچھاور کردو گی؟"
وہ ہنسنے لگی۔ بڑے آرام سے پیار کرنے لگی۔ کہنے لگی "سچ کہتی ہوں۔ میں نے کبھی اتنی دولت اپنے دونوں ہاتھوں میں نہیں اٹھائی تھی۔ تم نے چند گھنٹوں میں مجھے دنیا کی سب سے خوش نصیب عورت بنا دیا ہے۔"
"تم جس طرح ذہانت اور چالاکی سے اسمگلنگ کرتی رہی ہو۔ اسی ذہانت سے میرے ساتھ رہو گی تو میں تمہیں انڈر ورلڈ کی میڈم ا مملی بنا دوں گا۔ دولت ہمیشہ تمہارے قدموں میں رہے گی۔"
"سچ کہہ رہے ہو؟ کیا میں انڈر ورلڈ میں اتنا اونچا مقام حاصل کرسکتی ہوں؟"
"حاصل کرسکتی ہو کیونکہ میں انڈیا کے انڈر ورلڈ کا کنگ بن چکا ہوں۔ تلک رام بھنڈاری کے تمام اختیارات مجھے مل چکے ہیں۔ ہندوستان کے تمام زونل باس میرے ماتحت بن کر رہیں گے۔"
وہ پھر خوشی سے قربان ہونے لگی "او آئی لو یو بیکر! تم مجھ سے شادی کرو گے تو میں تمہارے رشتے سے میڈم کہلایا کروں گی۔ کل سنڈے ہے۔ ہم کل ہی چرچ جاکر شادی کرلیں گے۔"
"کیا میں تمہیں پاگل دکھائی دیتا ہوں؟ شادی زندگی بھر کا رشتہ ہے۔ پہلے ایک دوسرے کو اچھی طرح سمجھا اور پرکھا جاتا ہے۔ آنکھیں رکھتے ہوئے اندھے بن کر اور دماغ رکھتے ہوئے پاگل بن کر شادی نہیں کرنی چاہیے۔"
"مجھے سمجھنے اور پرکھنے کے لیے کیا رہ گیا ہے؟ تم تو دماغ میں گھس کر میری اچھائی برائی کو سمجھ رہے ہو۔"
"تمہارے خیالات اور ارادے آئندہ کب بدلیں گے۔ یہ ٹیلی پیتھی کے ذریعے معلوم نہیں کیا جاسکتا۔ تم اس حقیقت سے انکار نہیں کرسکتیں کہ انسان کا مزاج بدلتا رہتا ہے۔"
"میں کبھی نہیں بدلوں گی۔ تمہاری مرضی اور مزاج کے مطابق زندگی گزارتی رہوں گی۔"
"یہی تو آزمانا ہے کہ تم اپنے اس دعوے پر کب تک قائم رہو گی۔ فی الحال تمہیں اپنی ذہانت اور حکمت عملی سے یہ ثابت کرنا ہے کہ تم انڈر ورلڈ کی کوئن بننے کے قابل ہو۔"
"ٹھیک ہے۔ مجھے ذمے داریاں دو۔ میں انہیں پورا کروں گی۔"
"تمہیں ایک نیا خفیہ اڈا بنا کر بھنڈاری کے تہ خانے کا تمام مال وہاں منتقل کرنا ہے۔ اپنے لیے ایک عالی شان بنگلا خریدنا ہے اور پھر انڈر ورلڈ کے تمام زونل باس سے فون پر رابطہ کرکے انہیں اپنا محکوم بنانا ہے۔"
"میں اس سے بھی زیادہ بہت کچھ کرسکتی ہوں لیکن دوسروں کو ٹیلی پیتھی کے بغیر محکوم کیسے بناؤں گی؟"
"جہاں تمہیں دشواری پیش آئے گی' وہاں میں خیال خوانی کے ذریعے تمہاری مدد کرتا رہوں گا۔"
وہ بڑی دیر تک بولتے رہے اور بڑے جذبوں سے ایک دوسرے کو تولتے رہے پھر بیکر نے کہا "تم بہت اچھی ہو۔ مجھے خوش کردیا ہے۔ اب میں خیال خوانی کروں گا۔ جب تک نہ بولوں' تم مجھ سے نہ بولنا۔"
اس نے پھر اپنے بہترین دوستوں کو یاد کیا۔ خیال خوانی کی پرواز کرتا ہوا آندرے کے دماغ میں پہنچنا چاہا تو خوشی سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ آندرے نے سانس نہیں روکی تھی۔ اس نے مخاطب کیا "ہیلو آندرے! میں بیکر بول رہا ہوں۔"
وہ خوش ہو کر بولا "بیکر! میرے دوست! یہ تم ہو؟ تم نے مجھے نہیں بھلایا ہے۔"
"کیسی بات کرتے ہو۔ میں روز کئی کئی بار تمہارے اور سائن کے دماغوں میں جانے کی کوششیں کرتا رہا ہوں۔ تم دونوں ہمیشہ سانس روک لیا کرتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے' تم پر کیے ہوئے تنویمی عمل کا اثر ختم ہوچکا ہے۔"
"ہاں۔ یہی بات ہے۔ سائن کو بھی میرے ساتھ ٹریپ کیا گیا تھا۔ شاید اس کا دماغ بھی اب مقفل نہیں ہوگا۔"
"میں سائن کے پاس جا رہا ہوں۔ میرا انتظار کرو۔ ابھی آکر تمہارے دماغ کو لاک کروں گا۔"
وہ سائن کے پاس پہنچا۔ سائن بھی تنویمی عمل سے نجات پاچکا تھا۔ اس نے خوشی کا اظہار کیا پھر کہا "میرے دماغ کو لاک کرکے آزادی سے ایک اپارٹمنٹ میں رہنے کی اجازت دی گئی ہے۔ میں ابھی اس اپارٹمنٹ سے دور مین ہٹن کے اسکیٹنگ کلب میں ہوں۔ پلیز میرے دماغ کو لاک کرو۔ ورنہ وہ لوگ پھر مجھے ٹریپ کرلیں گے۔"
بیکر نے پوچھا "تمہاری دماغی توانائی کیسی ہے؟ کیا خیال خوانی کرسکتے ہو؟"
"ہاں ابھی میں آزمائش کے طور پر ایک شخص کے دماغ میں گیا تھا۔ میں خیال خوانی کرسکتا ہوں۔"
"تم ہمارے تین ساتھیوں سے رابطہ کرو۔ میں آندرے کے دماغ کو لاک کرکے تمہارے پاس آؤں گا۔"
وہ پھر آندرے کے پاس آگیا۔ اسے پناٹائز کرنے لگا۔ ا مملی فون پر بھنڈاری سے کہہ رہی تھی "تم میری طاقت دیکھ چکے ہو۔ میرے یار نے تمہیں اپاہج بنا دیا ہے۔ تمہارے ماتحتوں کو ہلاک کردیا ہے۔ اگر تم اپنے وعدے کے مطابق میرے کمیشن کے پانچ لاکھ روپے دے دیتے تو تم پر یہ تباہی نہ آتی۔"
وہ بولا "مجھ سے بڑی بھول ہوئی۔ مجھے معاف کردو۔ میرے ایک کروڑ دس لاکھ روپے اور وہ تمام ہیرے واپس کردو۔ میں پانچ لاکھ نہیں' دس لاکھ دوں گا۔"
وہ قہقہہ لگا کر بولی "گدھے ہو۔ دنیا کا کوئی بھی گدھا صرف دس لاکھ لینے کے لیے کروڑوں روپے واپس نہیں کرے گا پھر اب تمہاری کوئی اہمیت نہیں رہی ہے۔ تمہیں انڈر ورلڈ سے نکال دیا گیا ہے۔ اب میرا یار یہاں کا کنگ ہے اور میں اس کی کوئن ہوں۔ میں ایک وارننگ دے رہی ہوں۔ آج سے تم یا تمہارا کوئی ساتھی یا ماتحت اس تہ خانے میں نہیں جائے گا۔ وہاں رکھے ہوئے کسی مال کو ہاتھ نہیں لگائے گا۔ کیا سمجھے؟"
"سمجھ گیا۔ میں تو اپاہج بنا دیا گیا ہوں۔ تہ خانے میں کبھی نہیں جاسکوں گا۔ میرے ماتحت مجھے دھوکا دے کر تہ خانے کا مال چرانے جاسکتے ہیں۔ میں ان کی ذمے داری نہیں لے سکتا۔"
"ان سے میں نمٹ لوں گی۔ ایک ایک کو موت کے گھاٹ اتار دوں گی۔"
"ایک بات بتا دو۔ تمہارا وہ پریمی کون ہے؟ اس نے کس طرح مقابلے پر آئے بغیر مجھے تباہ کردیا ہے۔ مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ میرے بگ باس نے میری غلطی کی سزا مجھے دی ہے۔ وہ ٹیلی پیتھی جانتا ہے۔"
"میں نہیں جانتی تمہارا بگ باس کون ہے۔ ٹیلی پیتھی تو میرا یار جانتا ہے۔ اب انڈیا کے تمام زونل باس کے نام' پتے اور فون نمبر نوٹ کراؤ۔ میں نوٹ کر رہی ہوں۔"
وہ ان کے نام' پتے اور فون نمبر بتانے لگا۔ ا مملی نوٹ کرنے لگی۔ بیکر اپنے ساتھی آندرے کے دماغ کو لاک کرکے سائن کے پاس آیا۔ سائن نے کہا "ہمارے باقی تینوں ساتھی اب تک تنویمی عمل کے اثر میں ہیں۔ میرے پہنچتے ہی وہ سانس روک لیتے ہیں۔ اب تم وقت ضائع نہ کرو۔ میرے دماغ کو لاک کرو۔"
بیکر نے کہا "میں نے آندرے اور تمہارے خیالات سے معلوم کیا ہے۔ تم دونوں کے اپارٹمنٹ ایک ہی عمارت میں ہیں۔ انہوں نے تم دونوں کے دماغوں سے ایک دوسرے کی پہچان بھلا دی تھی آئندہ ایک دوسرے کو پہچان سکو گے۔ میں نے آندرے سے بھی کہا ہے۔ تم سے بھی کہہ رہا ہوں۔ تنویمی نیند پوری کرنے کے بعد اس شہر سے کسی دوسرے شہر یا ملک چلے جاؤ۔"
سائن اس وقت ایک ہوٹل کے کمرے میں تھا۔ بستر پر آرام سے لیٹا ہوا تھا۔ اس نے آنکھیں بند کیں بیکر اس پر تنویمی عمل کرنے لگا۔ اس کی طرح ا مملی بھی اپنے طور پر مصروف تھی۔ بیکر نے سائن کے دماغ کو لاک کرنے کے بعد ا مملی کو دیکھا۔ وہ بولی "میں انڈیا کے کئی صوبوں کے باس سے باتیں کرچکی ہوں۔ وہ میری اس بات پر ہنس رہے ہیں کہ انڈیا میں تمہیں انڈر ورلڈ کا کنگ بنایا گیا ہے۔ وہ سب ماتحت بننے سے انکار کر رہے ہیں۔ تمہیں چیلنج کر رہے ہیں۔ کیا تم ان کے دماغوں میں جاؤ گے؟"
"تم ان سب کے فون نمبر محفوظ رکھو۔ میں پھر کسی وقت ان کی کھوپڑی کے بارہ بجاؤں گا۔"
اس نے انڈر ورلڈ کے بگ باس سے رابطہ کیا اور کہا "میں بیکر برائٹ ہوں۔"
بگ باس بائرن ٹوڈ نے کہا "تم نام نہیں بتاؤ گے' تب بھی ہم جان جاتے ہیں کیونکہ میرے اور باروے کے دماغوں میں

صرف تم ہی آتے ہو۔ ہاں بولو' انڈیا میں کیا ہو رہا ہے؟"

"یہاں سب ٹھیک ہے۔ میرے دو ٹیلی پیتھی جاننے والے ساتھیوں کو دشمنوں نے ٹریپ کیا تھا مگر وہ ان کی قید سے رہائی حاصل کر چکے ہیں۔ اب ہماری ٹیلی پیتھی جاننے والی ٹیم اور مضبوط ہوگی۔"

"یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے۔ میں بھی ایک خوش خبری سنا رہا ہوں۔ ہمیں جلد ٹرانسفارمر مشین کا نقشہ حاصل ہونے والا ہے۔ اسے حاصل کرتے ہی ہم مشین تیار کریں گے اور اپنے ٹیلی پیتھی جاننے والے وفادار پیدا کریں گے۔"

"یہ تو بہت بڑی خوش خبری ہے۔ تم وہ نقشہ کہاں سے حاصل کر رہے ہو؟"

"ابھی وہ نقشہ فرہاد علی تیمور کے پاس ہے۔ ہانگ کانگ کی ڈرگ مافیا کا گاڈ فادر فرہاد سے مقابلہ کرنے کے لیے ہم سے ٹیلی پیتھی کی مدد مانگ رہا ہے۔ ہمارے ساتھ یہ ڈیلنگ ہوئی ہے کہ نقشہ حاصل ہوگا تو اس کی دو کاپیاں بنوائی جائیں گی۔ ایک کاپی ہم رکھیں گے۔ دوسری گاڈ فادر کو دیں گے۔"

"مسٹر بائرن! کیا تمہیں پتا ہے کہ جو لوگ وقت سے پہلے مرنا چاہتے ہیں' وہ فرہاد سے چھیڑ خانی کرتے ہیں؟"

"میں پچھلے پچیس برسوں سے فرہاد علی تیمور کو جانتا ہوں۔ اس کا ایک ایک کارنامہ مجھے زبانی یاد ہے۔ بے شک موت کا دوسرا نام فرہاد ہے لیکن یہ تو سمجھتے ہو نا کہ ایک دن سب نے مرنا ضرور ہے اور ہم انڈر ورلڈ میں دن رات موت کا کھیل کھیلتے رہتے ہیں تو پھر ایک گیم فرہاد سے بھی ہو جائے۔"

دوسرے بگ باس ہاروے نے کہا "اور ایک دن فرہاد کو بھی مرنا ہے۔ آج نہیں تو کل وہ ضرور مرے گا۔ ہو سکتا ہے' ہمارے ہی ہاتھوں اس کی موت لکھی ہو۔"

بائرن ٹوڈ نے کہا "ہم نے بھی برسوں سے بڑے کارنامے انجام دیے ہیں۔ آج پورے یورپ اور ایشیا میں انڈر ورلڈ کے کنگ کہلاتے ہیں۔ جرائم کی دنیا میں ہماری دہشت طاری رہتی ہے۔ ہم اناڑی نہیں ہیں کہ آنکھیں بند کر کے فرہاد سے ٹکرا جائیں گے۔ اسے پتا ہی نہیں چلے گا کہ وہ ہم سے ٹکرا رہا ہے۔ اسے ہمارا اصل نام اور پتا ٹھکانا کبھی معلوم نہیں ہوگا۔"

بیکر نے پوچھا "یہ ڈرگ مافیا کا گاڈ فادر کون ہے؟"

"اس گاڈ فادر کا نام ناناکا کوڈو ہے۔ وہ ہانگ کانگ کے جنوب سے شمال میں چین تک انڈر ورلڈ ڈرگ مافیا کا گاڈ فادر ہے۔ بہت ہی سنگ دل قصائی ہے۔ خطرناک سمورائی تلوار باز ہے۔ اپنے کسی دشمن کے شانے پر سر نہیں رہنے دیتا۔ ایک ہی وار میں جسم سے گردن الگ کر دیتا ہے۔"

ہاروے نے کہا "فرہاد اور اس کی فیملی کے افراد ہمیشہ نہتے رہتے ہیں۔ کبھی ایک چھوٹا سا ہتھیار بھی اپنے پاس نہیں رکھتے۔ فرہاد ایسی حماقت کرے گا تو اس کی گردن ضرور کٹے گی۔ آج تک ناناکا کوڈو کا وار کبھی خالی نہیں گیا۔ وہ یوگا کا ماہر ہے۔ فرہاد کی ٹیلی پیتھی اس کے سامنے کام نہیں آئے گی۔"

بائرن ٹوڈ نے کہا "وہ تنہا فرہاد کے لیے کافی ہے۔ جبکہ اس کے درجنوں ماتحت خطرناک بلیک بیلٹ ہیں۔ وہ ہر پہلو سے فرہاد کی موت بن سکتا ہے۔ ہم سے صرف یہ چاہتا ہے کہ ہم خیال خوانی کے ذریعے فرہاد کے لیے مزید مشکلات پیدا کرتے رہیں۔ جب اسے زخمی کیا جائے گا تو ہم اس کے دماغ میں گھس کر اس مائیکرو فلم کے متعلق معلوم کریں گے' جس میں ٹرانسفارمر مشین کا نقشہ محفوظ ہے۔"

بیکر نے کہا "پھر تو ٹھیک ہے۔ ہم خود کو ظاہر کیے بغیر وہ نقشہ حاصل کریں گے۔ کیا فرہاد ہانگ کانگ میں ہے؟"

"ابھی اطلاع ملی ہے کہ وہ ہانگ کانگ آرہا تھا لیکن ناناکا کوڈو کا ایک چینی ٹیلی پیتھی جاننے والا ہے۔ اس کا نام زاؤ زیانگ ہے۔ اس کی غلطی سے فرہاد کو یہ معلوم ہو گیا ہے کہ مائیکرو فلم کو ایک ٹوتھ پیسٹ کی ٹیوب میں چھپایا گیا ہے۔ وہ ٹیوب بیجنگ کے ایک بنگلے کے باتھ روم میں ہے۔ فرہاد اسے حاصل کرنے کے لیے بیجنگ واپس جا رہا ہے۔"

پھر تو ہم فرہاد کے وہاں پہنچنے سے پہلے دوسروں کو آلۂ کار بنا کر اس ٹیوب سے مائیکرو فلم نکال سکتے ہیں۔"

"ہم ایسا کر چکے ہیں۔ ہم نے اپنے ایک آلۂ کار کو اس بنگلے کے باتھ روم تک پہنچایا تھا۔ وہاں ٹیوب اور مائیکرو فلم نہیں ہے۔ فرہاد نے دھوکا دیا ہے۔ وہ بیجنگ واپس نہیں گیا ہے۔ اس نے مائیکرو فلم چھپا رکھی ہے۔ ہمارا خیال ہے' فرہاد چھپ چھپا کر ہانگ کانگ پہنچ گیا ہے۔"

ہاروے نے کہا "بیکر! تم ہمارے ساتھ رہو۔ ہمیں معلوم کرنا ہے کہ فرہاد ہانگ کانگ کے کس علاقے میں ہے اور کس نام اور کس حلیے میں ہے۔"

بیکر نے دماغی طور پر حاضر ہو کر املی سے کہا "ہم کھانے کے لیے ڈائننگ ہال میں نہیں جا سکیں گے۔ میں ایک بہت ہی اہم معاملے میں مصروف ہوں۔ تم ایک گھنٹے بعد کھانے کا آرڈر دو۔ ہم کمرے میں کھائیں گے۔"

اس نے پھر خیال خوانی کی پرواز کی اور مجھے شکار کرنے کے لیے بائرن ٹوڈ اور ہاروے کے پاس پہنچ گیا۔

○☆○

ہانگ کانگ بین الاقوامی شہرت کا حامل ایک تجارتی شہر ہے۔ یہاں کی تجارت میں دیانت داری کم اور فراڈ اور چور

بازاری زیادہ ہے۔ سونا' چاندی' ہیرے جواہرات' شراب' افیون' چرس' کوکین اور ہیروئن کی اسمگلنگ اور چور بازاری سب سے زیادہ ہے۔ یہاں منشیات کے چھوٹے بڑے بے شمار بیوپاری ہیں۔ ان تمام بیوپاریوں کا تعلق بالواسطہ یا بلاواسطہ انڈر ورلڈ کے گاڈ فادر ناناکا کوڈو سے ہے۔

یہ دنیا کی سب سے بڑی اینٹک مارکیٹ ہے۔ ساری دنیا کے ملکوں اور قوموں کی تاریخ اور تہذیب کے مطابق آثار قدیمہ کی نایاب چیزیں یہاں دستیاب ہوتی ہیں۔ یعنی حضرت آدم علیہ السلام کے قدموں کے نشان' ان کے سر کے بال' قلوپطرہ کے قیمتی زیورات' چنگیز خان کے جوتے' سکندر اعظم کی تلوار' سلطانہ ڈاکو کی بندوق اور مارلن منرو کی نیکر جیسی چیزیں' جو دنیا میں کہیں نہیں ملتیں' یہاں مل جاتی ہیں۔ کوئی دعویٰ کرے کہ مارلن منرو لباس کے اندر نیکر نہیں' کچھ اور پہنتی تھی تو وہ ہالی ووڈ کی پوری ہسٹری بیان کر کے اسے قائل کر دیں گے کہ وہ مارلن منرو کی ہی نیکر ہے۔ وہ کسی نہ کسی طرح یہ ثابت کر دیتے ہیں کہ جو جوتے وہ فروخت کر رہے ہیں' وہ چنگیز خان ہی کے ہیں پھر خریدار قائل ہو کر انہیں خرید لیتا ہے۔ اس کے جانے کے بعد پھر چنگیز خان کے ویسے ہی جوتوں کا جوڑا دکان میں آجاتا ہے۔ اس طرح ہزاروں کی تعداد میں وہ جوتے فروخت ہوتے رہتے ہیں۔ پتا نہیں چنگیز خان کتنے ہزار' کتنے لاکھ جوتے اپنے پیچھے چھوڑ گیا ہے۔

ایسے فراڈ دکان داروں کا تعلق بھی گاڈ فادر ناناکا کوڈو سے تھا۔ وہ اپنی دکانوں کے چور دروازوں سے منشیات اور اسمگل کیے ہوئے جواہرات فروخت کرتے تھے۔ امریکا سے آنے والے جان ہارڈی کا تعلق انڈر ورلڈ سے تھا۔ یہ مجھے بعد میں پتا چلا کہ وہ کوئنز روڈ ویسٹ مارکیٹ کے عقب میں رہتا ہے۔ اس مارکیٹ میں ہر چیز کاغذ کی ملتی ہے۔ کاغذ کے مکانات' کاغذ کی کاریں اور ہوائی جہاز' کھانے کے لیے کاغذ کے برتن' فرنیچر اور کاغذ کے وہ کرنسی نوٹ ملتے ہیں' جو انڈر ورلڈ بینک سے جاری کیے جاتے ہیں۔

یہ کرنسی اگرچہ غیر قانونی ہوتی ہے لیکن ڈالرز اور پونڈز کے مقابلے میں قیمتی ہوتی ہے۔ عام لوگ جو زندگی گزارنے کی حد تک کماتے ہیں اور وہ لوگ جو تجارتی دنیا سے تعلق نہیں رکھتے اور مہنگی عیاشی نہیں کر سکتے ان کے لیے انڈر گراؤنڈ کرنسی کا کوئی مول نہیں ہے۔ کیسنیو (قمار خانے) نائٹ کلبوں اور چھوٹے بڑے مجرموں کے درمیان یہ کرنسی چلتی ہے۔ جان ہارڈی بینک آف انڈر ورلڈ کا ایگزیکٹیو ڈائریکٹر تھا۔ انڈر ورلڈ میں چھپنے والی کرنسی کو باہر کی دنیا میں پہنچاتا تھا۔ ایشیا کے ان تمام ملکوں اور علاقوں میں جہاں مجرموں کا بول بالا رہتا ہے اور جرائم پھلتے پھولتے رہتے ہیں۔ وہاں یہ کرنسی یعنی انڈر ورلڈ کرنسی چلتی ہے۔

جان ہارڈی کو یہ اطلاع مل چکی تھی کہ ٹیلی پیتھی جاننے والے زاؤ زیانگ نے مجھے ہائی وے پر روکا تھا لیکن مجھ سے مائیکرو فلم حاصل کرنے میں ناکام رہا تھا جبکہ اس نے جن مسلح حواریوں کو مجھے گھیرنے اور ہلاک کرنے کے لیے بھیجا تھا میں نے ان تمام حواریوں کو جہنم میں پہنچا دیا تھا۔ اب اسے تازہ ترین اطلاع یہ ملی تھی کہ میں ہانگ کانگ پہنچنے والا ہوں۔ یہ ایسی اطلاع تھی کہ سبھی دہشت زدہ ہو رہے تھے۔

دہشت زدہ کرنے کے لیے یہ اطلاع کافی تھی کہ میں نے تنہا ان کے نو مسلح افراد کو ہلاک کر دیا تھا وہ خطرناک اسلحہ رکھنے کے باوجود میرا کچھ نہیں بگاڑ پائے تھے۔ زاؤ یانگ وہاں خیال خوانی کے ذریعے موجود تھا۔ اگر جسمانی طور پر موجود رہتا تو وہ بھی زندہ بچ کر واپس نہ آتا اس ایک واقعے سے وہ سب محتاط ہو گئے تھے۔

فی الحال ان کے لیے سب سے بڑا مسئلہ یہ تھا کہ وہ مجھے کس طرح پہچانیں گے۔ یہ سمجھ میں آنے والی بات تھی کہ میں اپنا نام اور حلیہ تبدیل کر کے ہانگ کانگ شہر میں داخل ہونے والا ہوں۔ انہیں میری آمد کا وقت نہیں معلوم تھا یہ معلوم ہوا تھا کہ میں ہائی وے سے آرہا ہوں پھر آتے آتے بیجنگ واپس جا رہا ہوں پھر انہیں پتا چلا کہ میں نے انہیں دھوکا دیا ہے۔ ہائی وے سے ان کی توجہ ہٹانے کے لیے میں نے بیجنگ واپس جانے کی بات کی تھی۔ اس طرح کسی نے ہائی وے پر رکاوٹ پیدا نہیں کی۔ جب تک انہیں میرے فراڈ کا علم ہوتا میں شہر میں داخل ہو چکا تھا۔

وہ سمجھ رہے تھے کہ میں ان کی نظروں میں آئے بغیر وہاں پہنچ گیا ہوں۔ اب یہ معلوم کرنا تھا کہ میں ہانگ کانگ کے کس علاقے میں قیام کروں گا۔ میں فی الحال وہاں دو ہی دشمنوں کو جانتا تھا۔ ایک زاؤ زیانگ تھا اور دوسرا جان ہارڈی تھا انڈر ورلڈ کے گاڈ فادر ناناکا کوڈو نے حکم دیا تھا کہ زاؤ زیانگ اور جان ہارڈی کو زبردست سیکیورٹی دی جائے۔ وہ دونوں اپنے گھروں میں رہیں یا باہر کہیں مصروف رہیں ہر جگہ مسلح افراد کو بڑی رازداری سے چھپ کر ان کی حفاظت کرنی چاہیے۔ فرہاد علی تیمور جلد یا بدیر ان میں سے کسی کی گردن دبوچنے کے لیے ضرور ان کے قریب آئے گا۔

وہ اپنے طور پر درست سمجھ رہے تھے۔ مجھے ان دونوں کی تلاش تھی۔ مجھے ان دونوں تک ضرور پہنچنا تھا لیکن وہ میرے طریقۂ کار کو نہیں سمجھ سکتے تھے۔ بیجنگ سے روانہ ہونے سے پہلے ہی میں نے زاؤ زیانگ کو ٹریپ کرنے کا بندوبست کر لیا تھا جیسا کہ بیان کر چکا ہوں' میجر لیو چن کی بیٹی کم

لی فلرٹ تھی۔ اس نے مجھے پھانسنے کی کوششیں کی تھیں۔ مجھ سے پہلے دو چار بوائے فرینڈز بھگتا چکی تھی۔ یلی پیتھی جاننے والے زاوَ زیانگ کے ساتھ بھی رات گزار چکی تھی۔

میں نے اسی کم لی کو آلہ کار بنایا تھا اس کے دماغ پر قبضہ جما کر زاوَ زیانگ سے فون پر بات کرائی تھی۔ کم لی نے بڑے محبوبانہ انداز میں اس کے پاس ہانگ کانگ آنے کی ضد کی تھی۔ زاوَ زیانگ بھی اس کا دیوانہ تھا اس نے ہانگ کانگ میں اپنی رہائش گاہ کا پتا اسے بتایا تھا اور کم لی نے خوش ہو کر کہا تھا کہ وہ پہلی کسی بھی ڈومیسٹک فلائٹ سے اس کے پاس آرہی ہے اور وہ واقعی ایک فلائٹ سے وہاں پہنچ گئی تھی۔

میں ہائی وے سے کار میں آیا تھا۔ اس لیے وہ مجھ سے پہلے وہاں پہنچی ہوئی تھی میں نے اس کے اندر جھانک کر دیکھا وہ زاوَ زیانگ کے ایک شاندار بنگلے میں تھی۔ اس نے فون کے ذریعے اس سے کہا تھا "ہائے زاوَ! میں آگئی ہوں تمہارے گھر میں بیٹھی ہوئی ہوں۔ تم کہاں ہو؟"

دوسری طرف سے اس نے کہا "ہائے کم لی! تم مجھے کتنا چاہتی ہو اپنے وعدے کے مطابق پہنچ گئی ہو لیکن میں بہت مصروف ہوں۔ شاید آج رات نہیں آسکوں گا کوشش کروں گا کہ صبح تک آجاؤں۔"

وہ میٹھی ناراضگی سے بولی "کیا یہی تمہاری محبت ہے۔ میں ہزاروں میل دور سے آئی ہوں اور تم مجھ سے دور بھاگ رہے ہو۔ میں تمہارے بغیر نہیں رہوں گی۔ مجھے بتاؤ کہاں ہو۔ میں ابھی تمہارے پاس آؤں گی۔"

"میں کسی ایک جگہ نہیں ہوں۔ تمہیں معلوم ہے فرہاد تمہارے باپ کے ساتھ یہاں آیا ہوا ہے۔ وہ ہمارے لیے دردِ سر بنا ہوا ہے۔ پتا نہیں کس حلیے میں ہے۔ ہمیں کسی بھی طرح اسے پہچان کر اس سے مائیکرو فلم وصول کرنی ہے پھر اسے ہلاک کرنا ہے۔"

وہ میری مرضی کے مطابق بول رہی تھی۔ زاوَ زیانگ کی بات پر ہنسنے لگی۔ کہنے لگی "بس اتنی سی بات ہے فرہاد لاکھ پردوں میں چھپا ہو تب بھی میں اسے پہچان لوں گی۔"

اس نے حیرانی سے پوچھا "تعجب ہے! وہ ریڈی میڈ میک اپ میں یا ماسک میک اپ میں چھپا ہوگا۔ اپنا لب و لہجہ بدل چکا ہوگا تو تم اسے کیسے پہچانو گی؟"

"تم میری ایک غیر معمولی صلاحیت سے واقف نہیں ہو۔ میں کسی بھی ایسے مرد کو اس کے جسم کی مخصوص مہک سے پہچان لیتی ہوں جس کے ساتھ ایک رات یا چند گھنٹے گزار لیتی ہوں اور یہ تو ایک قدرتی بات ہے۔ روشنی ہو یا تاریکی دنیا کی ہر عورت اپنے شوہر کو اس کے پسینے کی مخصوص مہک سے پہچان لیتی ہے۔ مجھ میں یہ صلاحیت دوسری عورتوں سے کچھ زیادہ ہے۔"

کم لی نے بڑے ہی قائل کرنے والے انداز میں یہ حقیقت بیان کی۔ زاوَ زیانگ نے قائل ہو کر کہا "یہ تو کمال ہوگیا۔ میں نے تمہیں یہاں بلا کر غلطی نہیں کی۔ ایک تو تم میری جان ہو دوسرا یہ کہ دشمنِ جاں کا سراغ لگانے والی ہو۔ اب تو میں تمہیں دن رات اپنے ساتھ رکھوں گا فرہاد کسی بھی بھیس میں ہوگا تو تم اس کی نشان دہی کرو گی پھر ہم اس سے نمٹ لیں گے۔"

وہ خوش ہو کر بولی "تو پھر تم مجھے بلا رہے ہو؟ یہ بتاؤ کہاں ہو؟ میں ابھی اڑ کر چلی آؤں گی۔"

"تم ابھی فون بند کرو۔ میں پوری سیکیورٹی کے ساتھ تمہیں لینے آؤں گا۔"

کم لی نے فون بند کردیا۔ ایسے وقت سونیا میرے اندر پہنچی ہوئی تھی اور میرے خیالات پڑھ کر میرے حالات معلوم کررہی تھی۔ اس نے کہا "میں یہاں مصروف ہوگئی تھی۔ اس لیے دیر سے آئی ہوں مگر اتنی دیر میں تم نے اندھیر کیا ہے۔ مجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ تم نے کم لی کو آلہ کار بنا رکھا ہے۔ ویسے تمہارا جواب نہیں ہے اس کے ذریعے چھپے ہوئے دشمنوں تک پہنچ رہے ہو۔"

"اچھا ہوا تم آگئیں۔ ہائی وے کے سفر نے مجھے تھکا دیا ہے۔ میں ذرا آرام کرنا چاہتا ہوں۔ تم کم لی کے ذریعے معلومات حاصل کرتی رہو۔ مجھے امید ہے کہ زاوَ زیانگ اور جان ہارڈی کے درمیان رابطہ رہتا ہوگا تم جان ہارڈی تک بھی پہنچنے کی کوشش کرو۔"

سونیا چلی گئی۔ میں ایک ہوٹل کے کمرے میں تھا۔ آرام سے بستر پر لیٹ گیا۔ یہ ہوٹل کوئنز روڈ ویسٹ میں تھا۔ یہ وہی مارکیٹ تھی جہاں کاغذ سے تیار کیا ہوا سامان فروخت ہوتا تھا اور یہیں کے ایک کلب سے یو کرنسی یعنی انڈر ورلڈ میں چھپنے والی کرنسی جاری ہوتی تھی۔ اسی کلب کے پیچھے جان ہارڈی کی رہائش گاہ تھی۔

میں انجانے میں ایک دشمن کے قریب پہنچ گیا تھا اور آرام سے بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ سوچ رہا تھا کہ مجھے دو چار گھنٹے سونا چاہیے۔ سونیا ایک ایسی ڈھال تھی کہ اس کی موجودگی میں میری غفلت کے باوجود کوئی مجھ پر حملہ نہیں کرسکتا تھا۔ میں نے اپنے دماغ کو ہدایات دیں کہ کم از کم چار گھنٹوں تک سوتا رہوں اس سے پہلے یا تو سونیا آکر مجھے جگائے گی یا میرے کمرے میں کوئی غیر معمولی بات ہوگی یا کھڑکی دروازے تک کسی دشمن کے قدموں کی آہٹ ہوگی تو فوراً ہی میری آنکھ کھل جائے گی۔

سونیا خیال خوانی کے ذریعے کم لی کے اندر پہنچی ہوئی تھی۔ زاوَ یانگ مسلح حواریوں کے ساتھ اس کے پاس آیا تھا۔ اس نے کہا "کم آن کم لی! ہمیں ابھی یہاں سے جانا ہے۔"

اس نے سونیا کی مرضی کے مطابق پوچھا "کیا یہاں سے جانا ضروری ہے؟ یہاں تنہائی ہے۔ ہم بڑے مزے سے رات گزاریں گے۔"

"صرف ایک رات کی بات نہیں ہے۔ اب تو تم دن رات میرے ساتھ رہو گی میرے ساتھ فرہاد کو تلاش کرو گی۔ ہمیں جو بھی مشکوک دکھائی دے گا۔ تم اس کے قریب جا کر اس کی بو سونگھ کر اسے پہچانو گی۔"

وہ بولی "ہانگ کانگ میں کئی طرح کے مجرم بھیس بدل کر گھومتے رہتے ہیں۔ ایک طرف قانون سے اور دوسری طرف اپنے دشمنوں سے آنکھ مچولی کھیلتے رہتے ہیں۔ پتا نہیں فرہاد کس بھیس میں ہوگا اور کہاں ہوگا تم مجھے کہاں کہاں لیے پھرو گے؟"

"ابھی ہم کوئنز روڈ ویسٹ جائیں گے۔ وہاں میرا ایک ساتھی جان ہارڈی ہے جب تک فرہاد ہماری گرفت میں نہیں آئے گا۔ تب تک میں اور ہارڈی ایک دوسرے کے قریب رہیں گے۔"

وہ کم لی کو ساتھ لے کر کوئنز روڈ کی طرف جانے لگا۔ اس کی کار کے آگے پیچھے چار گاڑیاں تھیں۔ ان گاڑیوں میں اس کے مسلح حواری تھے۔ وہ سبھی جوڈو کراٹے کے ماہر اور خطرناک فائٹر تھے۔ میرے خلاف ایسے مسلح حواریوں کو ان دونوں کا گارڈ بنایا گیا تھا جو میرے مقابلے میں کسی پہلو سے کمزور نہ پڑتے۔ وہ میری طرح ہتھیاروں کے بغیر لڑ سکتے تھے مر سکتے تھے یا مار سکتے تھے۔ ان سب کا رابطہ گاڈ فادر رنانا کاکوڈو سے تھا۔ اس نے حکم دیا تھا کہ فرہاد کا سراغ ملتے ہی اسے اطلاع دی جائے۔

زاوَ یانگ نے خیال خوانی کے ذریعے جان ہارڈی سے کہا "میں کم لی کے ساتھ آرہا ہوں۔"

جان ہارڈی نے کہا "تم جانتے ہو کہ فرہاد مصیبت بنا ہوا ہے۔ وہ بہت مکار ہے کسی کو بھی آلہ کار بنا کر ہماری شہ رگ تک پہنچ سکتا ہے۔ ایسے میں تم اپنی محبوبہ کم لی کو یہاں لے کر آرہے ہو۔"

"میں نادان نہیں ہوں۔ تم سوچ بھی نہیں سکتے کہ کم لی ہمارے لیے کتنی اہم ہے۔ ہم اسی کے ذریعے فرہاد کو ٹریپ کرسکیں گے۔"

"یہ کیا کہہ رہے ہو؟ کیا کم لی اس دشمن کو کسی بھیس میں پہچان سکے گی؟"

"ہاں میری محبوبہ کے اندر ایک غیر معمولی صلاحیت ہے۔ وہ فرہاد کو ہزار میک اپ کے باوجود پہچان لے گی۔ وہ جس کے قریب دو چار گھنٹے رہتی ہے۔ اس کے پسینے کی مخصوص بو اس کے ذہن میں نقش ہو جاتی ہے۔"

"یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ وہ فرہاد کو اس کی مخصوص بو سے پہچان لے گی؟"

"بے شک اسی لیے یہ ہمارے ساتھ رہے گی۔ ہمارے تمام جاسوس ایسے لوگوں کی نشان دہی کررہے ہیں جن پر شبہ ہے کہ وہ میک اپ کے پیچھے چھپے ہوئے ہیں۔ ایسے لوگوں کا میک اپ اتارنا اور ان سے الجھنا ضروری نہیں ہوگا۔ کم لی ان کے قریب جا کر ان کی بو سونگھ کر ہمیں اشارہ کرے گی اگر وہ فرہاد ہوگا تو بھی یہ سمجھ نہیں پائے گا کہ کم لی نے اسے پہچان لیا ہے۔ اس طرح ہم اس کی بے خبری میں اسے زخمی کرکے قیدی بنا سکیں گے اسے جوابی حملہ کرنے کا موقع نہیں ملے گا۔"

"یہ اچھا آئیڈیا ہے۔ اس کم بخت نے بری طرح دہشت زدہ کر رکھا ہے۔ میں یہی چاہتا ہوں کہ اسے جوابی حملہ کرنے کا موقع نہ ملے مگر ایک سوال یہ ہے کیا وہ کم لی کو نہیں پہچانے گا؟"

"نہیں پہچانے گا۔ ابھی کم لی کے چہرے کو میک اپ میں چھپا دیا جائے گا کیا تمہارے پاس میک اپ کا سامان ہے؟ نہ ہو تو ابھی منگوا لو۔"

"یہاں سب کچھ ہے۔ ہمارے آدمیوں نے اطلاع دی ہے کہ اس علاقے کے دو ہوٹلوں میں دو اجنبیوں کو دیکھا گیا ہے اور ایک بوڑھی عورت کے مکان میں کوئی پے اِنگ گیسٹ آیا ہے۔ ہمیں جلد سے جلد معلوم کرنا ہے کہ وہ تینوں اجنبی کون ہیں؟"

وہ باتیں کرنے کے دوران میں جان ہارڈی کے پاس پہنچ گیا۔ اس کے بنگلے کے چاروں طرف مسلح گارڈز پہرا دے رہے تھے۔ اس نے کم لی کو دیکھ کر کہا "تمہاری محبوبہ بہت خوب صورت ہے۔ کیا یہ میری طرح پینے کا شوق رکھتی ہے۔ کوئی کمپنی نہ ہو تو پینے کا مزہ نہیں آتا۔"

زاوَ زیانگ نے کہا "ہارڈی! یہ تمہاری بری عادت ہے پینے کے بعد بہکنے لگتے ہو۔ پلیز کام کی بات کرو۔ میک اَپ مین کو بلاؤ کم لی کا چہرہ بدلنا ضروری ہے۔"

جان ہارڈی پی رہا تھا۔ یہ معلوم ہوتے ہی سونیا اس کے دماغ میں پہنچ گئی۔ اس کے خیالات پڑھنے لگی۔ تب معلوم ہوا کہ وہ انڈر ورلڈ بینک کا ایگزیکٹیو ڈائریکٹر ہے اور وہاں چھاپی جانے والی یو کرنسی کو ہانگ کانگ اور ایشیا کے دوسرے بڑے شہروں میں پھیلاتا ہے۔

امریکی حکومت نے جان ہارڈی کے ذریعے گاڈ فادر ناناکا کوڈو سے معاہدہ کیا تھا کہ وہ ٹرانسفارمر مشین کا نقشہ چین سے لے آئے گا تو اسے منہ مانگا معاوضہ دیا جائے گا۔ یہ بھی معاہدہ کیا گیا تھا کہ اگر وہ ٹرانسفارمر مشین کی تیاری کے لیے ہانگ کانگ میں یا کسی قریبی جزیرے میں خفیہ اڈا فراہم کرے گا اور اس سلسلے میں آئندہ بھی تعاون کرتا رہے گا تو اسے اور اس کے حواریوں کو اس مشین کے ذریعے ٹیلی پیتھی سکھائی جائے گی۔

سونیا نے خیال خوانی کے ذریعے میرے پاس پہنچ کر دیکھا۔ میں سو رہا تھا اس کی سوچ کی لہروں کو محسوس کرتے ہی میری آنکھیں کھل گئیں۔ اس نے کہا "سوری! تمہیں آرام کرنا چاہیے لیکن مجبوراً آئی ہوں۔ یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ تم کس علاقے کے کس ہوٹل میں ہو؟"

میں نے کہا "یہ کوئنز روڈ ویسٹ کا علاقہ ہے۔ میں ہوٹل ڈیانا کے ایک کمرے میں ہوں۔"

وہ بولی "اوہ گاڈ! تم دشمن کی گود میں سو رہے ہو۔ اس ہوٹل کے پیچھے جان ہارڈی کی رہائش گاہ ہے اور اس وقت وہاں اس کے ساتھ زاؤ زیانگ موجود ہے۔"

میں اٹھ کر بیٹھ گیا۔ سونیا نے کہا "ان کے سراغ رسانوں نے انہیں اطلاع دی ہے کہ اس علاقے کے دو ہوٹلوں میں دو اجنبی ہیں۔ ابھی وہ کم لی کو میک اَپ میں چھپا رہے ہیں۔ اس کے بعد اسے لے کر یہاں پہنچنے والے ہیں۔ کم لی ہماری مرضی کے مطابق تمہیں نہیں پہچانے گی لیکن وہ یہ ضرور معلوم کرنا چاہیں گے کہ تم فرہاد نہیں ہو تو پھر کون ہو؟ اور کیوں اپنے چہرے کو میک اپ میں چھپائے ہوئے ہو؟"

میں اٹھ کر باتھ روم میں آیا۔ اپنے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے پھر ذرا فریش ہو کر اپنا سفری بیگ اٹھا کر ہوٹل کے پچھلے حصے میں آیا۔ وہاں ایک شخص اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا۔ میں اس کے پیچھے چلتا ہوا کمرے میں پہنچا تو اسے حیرانی نہیں ہوئی کیونکہ سونیا نے اس کے دماغ پر قبضہ جما رکھا تھا۔ میں ایک آئینے کے سامنے بیٹھ کر ریڈی میڈ میک اپ کے ذریعے اپنے چہرے کو تبدیل کرنے لگا۔ سونیا اس شخص کو میرے کمرے میں لے گئی۔ وہاں اسے تھپک تھپک کر ٹیلی پیتھی کی لوری سنائی۔ وہ سو گیا۔

اس نے میرے پاس آ کر کہا "میں نے اسے سلا دیا ہے۔ اب تم یہاں سے نکلو۔"

میں کمرے سے نکل کر ہوٹل کے باہر جاتے ہوئے بولا "میری جان تم بڑے کام کی چیز ہو۔ تم وقت پر نہ پہنچتیں تو دشمن آ پہنچتے اب جاؤ اور ہارڈی کے ذریعے دوسرے آلہ کار بناؤ۔"

"ابھی جا رہی ہوں مگر پہلے اہم معلومات حاصل کر لو۔ جان ہارڈی کے خیالات نے بتایا ہے کہ یہاں صرف زاؤ زیانگ اور جان ہارڈی تمہارے دشمن نہیں ہیں یہ دونوں اہم ہیں لیکن آلہ کار بنے ہوئے ہیں۔"

"اس کا مطلب ہے ان دونوں کے پیچھے کوئی زبردست قوت ہے یہ تو سمجھ رہا ہوں کہ جان ہارڈی امریکا کے لیے کام کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اہم بات ہو تو بتاؤ؟"

انڈر ورلڈ ڈرگ مافیا کا ایک گاڈ فادر ہے۔ اس کا نام ناناکا کوڈو ہے۔ ہارڈی کے خیالات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت پراسرار اور بہت خطرناک ہے۔ میں ابھی جا کر اس کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کروں گی۔ اس علاقے میں ان کے جاسوس گھوم رہے ہیں۔ تم کسی دوسرے علاقے میں چلے جاؤ کسی محفوظ جگہ پہنچو۔ اس کے بعد مجھ سے رابطہ کرو یا میں تمہارے پاس آؤں گی۔"

وہ چلی گئی۔ میں ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر اس علاقے سے دور لائیڈر اسٹریٹ میں آیا۔ وہاں ایک مکان کے سامنے پے انگ گیسٹ کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ میں نے وہاں جا کر ایک کمرا حاصل کیا انہیں منہ مانگی رقم دی۔ وہ خوش ہو گئے۔ انہوں نے میرے کمرے میں کھانے پینے کا سامان پہنچایا۔ میں نے کہا "میں کھانے کے بعد سو جاؤں گا۔ لہٰذا صبح تک میرے دروازے پر دستک نہ دی جائے۔"

میں نے دروازے کو اندر سے بند کیا پھر آرام سے بیٹھ کر کھاتے کھاتے سونیا کے پاس پہنچ گیا۔ اس سے بولا "میں دوسرے علاقے میں آ گیا ہوں۔ تم کیا کر رہی ہو؟"

اس نے کہا "کم لی کا میک اپ ہو چکا ہے۔ زاؤ زیانگ اسے لے کر ان ہوٹلوں کی طرف گیا ہے۔ جہاں کے ایک ہوٹل میں تم تھے اس کے ساتھ ایک درجن مسلح گارڈز ہیں۔"

سونیا نے مجھے جان ہارڈی کے دماغ میں پہنچایا چونکہ وہ پیے ہوئے تھا۔ نشے میں تھا اس لیے ان کے ساتھ نہیں گیا تھا۔ ایسے ہی وقت فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ اس نے ریسیور اٹھا کر پوچھا "ہیلو کون ہے؟"

دوسری طرف سے ایک عورت کی آواز سنائی دی "میں گاڈ فادر کی سیکریٹری بول رہی ہوں۔ ہولڈ آن کرو۔"

وہ کان سے ریسیور لگائے صوفے پر سیدھا بیٹھ گیا۔ چند سیکنڈ کے بعد ہی گاڈ فادر ناناکا کوڈو کی آواز سنائی دی "ہیلو مسٹر ہارڈی! ابھی معلوم ہوا ہے کہ زاؤ زیانگ فرہاد کو تلاش کرنے گیا ہے لیکن تم اپنے گھر میں بیٹھے پی رہے ہو۔ کیا تمہیں خطرے کا احساس نہیں ہے؟ کیا یہ نہیں جانتے کہ نشے کے وقت وہ دشمن تمہارے دماغ میں آ سکتا ہے؟"

"میں جانتا ہوں۔ اس لیے تمہارے معاملات سے الگ رہنا چاہتا ہوں۔ میں نے امریکی اکابرین سے کہا ہے کہ انڈر ورلڈ بینک کے لیے کام کرتا رہوں گا لیکن مجھے مشین کے نقشے کے معاملے میں ملوث نہ کیا جائے۔ نہ جانے کتنے ٹیلی پیتھی جاننے والے میرے دماغ میں گھس آئیں گے۔ میں پینے کا عادی ہوں۔ شراب نہیں چھوڑ سکتا۔"

ناناکا کوڈو نے کہا "تم اس معاملے سے دور نہیں رہ سکو گے۔ چین کی آرمی انٹیلی جنس یہ معلوم کر چکی ہے کہ زاؤ زیانگ سے تمہارا رابطہ رہتا ہے اور تم نقشے کی چوری کے سلسلے میں اہم رول ادا کر رہے ہو۔ فرہاد تمہیں نہیں چھوڑے گا۔"

ہارڈی نے کہا "جب وہ میرے دماغ میں آ کر میرے خیالات پڑھے گا تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ مائیکرو فلم کی چوری سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ مجھے نقصان نہیں پہنچائے گا۔"

ناناکا کوڈو نے غصے میں کہا لیکن میں تمہاری گردن تن سے الگ کر دوں گا۔ نشے میں یہ بھول رہے ہو کہ وہ دشمن تمہارے دماغ میں آ کر ہمارے بارے میں بہت کچھ معلوم کر سکتا ہے۔ تم صبح ہونے سے پہلے ہانگ کانگ سے دور چلے جاؤ۔ ورنہ میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا کبھی یہ نہیں چاہوں گا کہ وہ تمہارے ذریعے ہمارے انڈر ورلڈ کے راز معلوم کرتا رہے۔"

"اچھی بات ہے کوئی تمہارے حکم سے انکار کرنے کی جرأت نہیں کرتا ہے پھر میں کیسے کر سکتا ہوں؟ نشہ اترتے ہی میں چلا جاؤں گا۔"

"وہ شیطان نشہ اترنے سے پہلے ہی تمہارے اندر گھس آئے گا۔ ابھی میرے سمورائی آ رہے ہیں۔ تمہیں اٹھا کر اس شہر سے باہر پھینک آئیں گے اگر امریکا سے معاہدہ نہ ہوتا تو ابھی تمہیں قتل کر دیا جاتا۔"

دوسری طرف سے فون بند کر دیا گیا۔ جان ہارڈی یہ سن کر بری طرح خوف زدہ ہو گیا کہ سمورائی اسے وہاں سے پکڑ کر لے جانے کے لیے آ رہے ہیں۔ گاڈ فادر ناناکا کوڈو اپنے وفادار تلوار بازوں کو سمورائی کہا کرتا تھا۔ وہ سب اپنے گاڈ فادر کی طرح بے رحم درندے تھے۔ تلوار کے ایک ہی وار سے گردن اڑا دیتے تھے یا پھر تلوار کی نوک سے کچوکے لگا لگا کر تڑپا تڑپا کر جان لیتے تھے۔

میں نے اس کی سوچ میں کہا "وہ سمورائی مجھے شہر سے دور لے جا کر قتل کر دیں گے۔ امریکی حکومت بے خبر رہے گی۔ امریکی جاسوس مجھے تلاش کرتے رہیں گے۔ انہیں میری لاش بھی نہیں ملے گی۔ ناناکا کوڈو ہمارے سراغ رسانوں کو یہی تاثر دے گا کہ فرہاد نے مجھے قتل کر کے سمندر میں میری لاش پھینک دی ہے۔"

اس نے میری مرضی کے مطابق ریسیور اٹھا کر اپنے سفارت خانے کے نمبر ڈائل کیے پھر ایک اہل کار سے کہا "انڈر ورلڈ کا گاڈ فادر ناناکا کوڈو اپنے معاہدے سے پھرنے والا ہے۔ وہ مشین کے نقشے کے سلسلے میں فرہاد سے معاملات طے کر رہا ہے۔ یہ بات مجھے معلوم ہو چکی ہے کہ فرہاد کل شام وہ مائیکرو فلم اس کے حوالے کرے گا۔ ناناکا اس کے عوض ہم امریکیوں کو کسی نہ کسی بہانے قتل کرتا رہے گا۔"

یہ بولتے وقت اپنا پستول نکال چکا تھا پھر اس نے سہمے ہوئے انداز میں چیخ کر کہا "کون ہو تم؟ میرے گھر میں بغیر اجازت کیوں آئے ہو؟"

یہ کہتے ہوئے اس نے سامنے کی دیوار پر گولی چلائی۔ فائرنگ کی آواز کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ سے ریسیور چھوڑ دیا۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا "مسٹر ہارڈی! کون آیا ہے؟ تم خیریت سے ہو؟"

ہارڈی ریسیور سے ذرا دور ہو گیا۔ میں نے آواز اور لہجہ بدل کر اس کے ذریعے چینی زبان میں کہا "ناناکا امریکا سے تعلقات خراب نہیں کرنا چاہتا مگر تم ہمارے خلاف گواہ بن سکتے ہو۔ ہمارے تعلقات خراب کر سکتے ہو۔ تمہیں ابھی اور اسی وقت مر جانا چاہیے۔"

ہارڈی نے سہم کر چیختے ہوئے کہا "نہیں، ٹریگر نہ دبانا۔ پہلا نشانہ خطا ہو گیا۔ دیکھو میری بات سنو۔"

اس نے آگے کچھ کہنے سے پہلے پستول کو ذرا دور رکھ کر اپنا نشانہ لیا پھر ٹریگر کو دبایا ٹھائیں کی آواز کے ساتھ ہی اس کے حلق سے آخری چیخ نکلی۔ وہ زمین پر گرا۔ میں نے دم توڑنے سے پہلے اس کے لباس سے پستول کو صاف کر کے ایک طرف پھینک دیا۔ اس کے بعد اس کا دم نکل گیا۔

فون کا ریسیور میز کے نیچے جھول رہا تھا۔ امریکی سفارت خانے کا اہل کار چیخ چیخ کر پوچھ رہا تھا "ہیلو مسٹر ہارڈی! میں نے فائرنگ اور تمہاری چیخ سنی ہے۔ ناناکا کے آدمی سے کہو، مجھ سے بات کرے۔ ہیلو۔ ہیلو۔ ہیلو۔۔۔"

میں اس اہل کار کے دماغ میں پہنچ گیا تھا۔ اب وہ ہانگ کانگ پولیس سے رابطہ کر کے کہہ رہا تھا کہ ناناکا جو گاڈ فادر کہلاتا ہے، اس نے ہمارے ایک امریکی انجنیئر کو گولی مار دی ہے۔ آپ فوراً اس کے بنگلے میں پہنچیں۔"

امریکی اپنے ایجنٹ جان ہارڈی کو ہمیشہ انجنیئر کہتے تھے۔ دنیا والوں کے سامنے یہ ظاہر نہیں کرتے تھے کہ ہارڈی کا تعلق انڈر ورلڈ والوں سے ہے اور وہ گاڈ فادر ناناکا اور ان کے درمیان پل بن کر چین کے خلاف سازشی معاملات طے

کرتا رہتا ہے۔

وہ افسراب ہاٹ لائن پرامریکی اکابرین کو جان ہارڈی کے قتل اور ناناکا کی بدلتی ہوئی پالیسی کے بارے میں اطلاع دے رہا تھا۔ میں نے سونیا سے پوچھا "یہ چال کیسی رہی؟"

وہ بولی "امریکا اور انڈر ورلڈ والوں کے تعلقات میں کمزوری پیدا ہوگی۔ انہیں ایک دوسرے کا دشمن بنانے کے لیے دونوں طرف کے اہم افراد کو جہنم میں پہنچانا ضروری ہے۔"

میں نے چونک کر کہا "او گاڈ! مجھ سے بھول ہوگئی۔ ہارڈی کو ہلاک کرنے سے پہلے اس کے دماغ سے ان اہم امریکیوں کا پتا ٹھکانا معلوم کرنا چاہیے تھا' جو معاہدے کے مطابق گاڈ فادر ناناکا کوڈو کے لیے کام کر رہے ہیں۔"

سونیا نے کہا "تسلیم کرلو کہ تم بوڑھے ہوچکے ہو۔ ہر پہلو پر توجہ دینے والی ذہانت نہیں رہی ہے۔"

"کیوں بکواس کر رہی ہو۔ عمر کے ساتھ ساتھ تجربات میں اضافہ ہوتا ہے اور ذہنی صلاحیتیں بڑھتی رہتی ہیں۔ بائی دا وے' تم مجھے بوڑھا کہہ کر یہ احساس پیدا کرنا چاہتی ہو کہ کسی حسینہ سے دوستی کرنے کی عمر نہیں رہی ہے۔"

"اچھا تو تمہارے دل میں اب بھی حسیناؤں سے دل لگانے کے ارمان مچل رہے ہیں؟"

"اب اگر تم نے بوڑھا کہا تو مجھے مجبوراً ثابت کرنا ہوگا کہ شیر کبھی کمزور اور مرد کبھی بوڑھا نہیں ہوتا۔"

"بس رہنے دو۔ میں تو یہ کہہ رہی تھی کہ تم نے ایک اہم پہلو کو نظر انداز کیا تھا مگر میں نے نہیں کیا۔ جب تم ہارڈی کے دماغ سے کھیل رہے تھے۔ تب میں اس کے چور خیالات سے ان اہم امریکی افراد کے نام اور پتے معلوم کررہی تھی۔"

"کیا میں تمہاری حاضر دماغی کی تعریف کروں؟"

"کیوں جل بھن رہے ہو۔ میں تمہارے ہی لیے کام کررہی ہوں۔ چلو ایک امریکی عہدے دار کے نمبر ڈائل کرو۔"

اس نے نمبر بتائے۔ میں نے ڈائل کیے۔ رابطہ ہونے پر دوسری طرف سے پوچھا گیا "ہیلو کون؟"

میں نے چینی زبان میں کہا "ایک چائنیز ڈش کا آرڈر نوٹ کرو اور میرے روم میں بھیج دو۔"

دوسری طرف سے کہا گیا "یوشٹ اپ۔ صحیح نمبر ڈائل کیا کرو۔"

میں اس کے دماغ میں پہنچ گیا۔ وہ ریسیور رکھ کر اپنے سامنے بیٹھے ہوئے شخص سے بولا "یہ رانگ نمبر ڈائل کرنے والے مصیبت بن جاتے ہیں۔ ہاں تو میں کہہ رہا تھا مگر کیا کہہ رہا تھا؟ کوئی مداخلت کرتا ہے تو میں بھول جاتا ہوں۔"

اس امریکی عہدے دار کے سامنے ایک موٹا بھدا سا چینی بیٹھا ہوا ہونٹوں کے درمیان پائپ دبائے کش لگا رہا تھا۔ اس نے کہا "مسٹر ہومر! تم غائب دماغ رہتے ہو۔ تم ہمارے گاڈ فادر ناناکا کوڈو پر جھوٹا الزام لگا رہے ہو۔ اس نے جان ہارڈی کو قتل نہیں کیا ہے۔ ناناکا نے مجھے اس علاقے کا انچارج بنایا ہے۔ میں اس کی طرف سے صفائی پیش کررہا ہوں۔"

"ہارڈی نے اپنی موت سے پہلے ہمارے سفارتی افسر کو بیان دیا تھا۔ مرنے والے زندگی کی آخری سانسوں میں کبھی جھوٹ نہیں بولتے۔ ٹیلی پیتھی سکھانے والی مشین بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ فرہاد ہماری ہلاکت کا سودا کرکے اس مشین کا نقشہ ناناکا کو دے رہا ہے۔"

"یہ جھوٹ ہے۔ سراسر بکواس ہے۔ جب فرہاد ہمارے گاڈ فادر کو وہ نقشہ نہیں دے گا۔ تب تمہیں یقین آئے گا۔"

"ہمیں کیسے پتا چلے گا کہ فرہاد نے وہ نقشہ دیا ہے یا نہیں؟ بڑی رازداری سے نقشہ لیا جائے گا۔ بڑی رازداری سے مشین تیار ہوجائے گی۔ جب انڈر ورلڈ والے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی فوج تیار کرلیں گے۔ تب ہمیں معلوم ہوگا کہ ناناکا ہمیں دھوکا دیتا رہا ہے۔"

"تھینکس گاڈ دھوکا کھانے سے پہلے یہ راز کھل گیا ہے۔"

میں اس موٹے چینی کے اندر پہنچ گیا۔ وہ میری مرضی کے مطابق بولا "فرہاد کبھی ہم انڈر ورلڈ والوں سے دوستی نہیں کرے گا۔ وہ ہمیں نقشے والی مائیکرو فلم نہیں دے گا بلکہ ہم اس سے چھین لیں گے۔"

ہومر نے کہا "کیسے چھین لوگے؟ ٹیلی پیتھی جاننے والا زاؤ زیانگ ہمارا آدمی ہے۔ ہمارے لیے کام کرے گا۔ ہمارے لیے وہ مائیکرو فلم حاصل کرے گا۔ تم لوگ زاؤ زیانگ جیسے ٹیلی پیتھی جاننے والے سے محروم ہو رہے ہو۔"

موٹے چینی کے ساتھ بیٹھے ہوئے دوسرے چینی شخص نے کہا "کیا اتنی بڑی دنیا میں صرف زاؤ زیانگ ہی ٹیلی پیتھی جانتا ہے؟ ناناکا کے اور کئی ٹیلی پیتھی جاننے والے دوست ہیں۔ وہ فرہاد کے لیے ایسا جال بچھا رہے ہیں کہ وہ پھڑپھڑاتا رہ جائے گا لیکن جال سے نکل نہیں پائے گا۔"

مجھے پہلی بار پتا چلا کہ ناناکا کوڈو کچھ اور ٹیلی پیتھی جاننے والوں کا تعاون حاصل کررہا ہے۔ سونیا نے مجھ سے کہا "تمہیں اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ یہاں صرف ناناکا ایک زبردست دشمن نہیں ہے اور بھی کئی ہیں۔ وہ ٹیلی پیتھی جاننے والے تمہارے سامنے کبھی خود کو ظاہر نہیں کریں گے۔ وہ دوسرے ممالک میں رہ کر یہاں بے شمار آلہ کار بنا کر تم پر حملے کرتے رہیں گے۔"

میں نے کہا "زاؤ زیانگ اور دوسرے امریکی ٹیلی پیتھی جاننے والے اب ناناکا سے تعاون نہیں کریں گے۔ ہمیں یہ معلوم کرنا ہوگا کہ دوسرے کون سے ٹیلی پیتھی جاننے والے ناناکا کا ساتھ دے رہے ہیں۔"

سونیا نے کہا "بابا صاحب کے ادارے کے سراغ رسانوں نے امریکی ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو اپنا تابع بنالیا تھا اور ان کی ٹرانسفارمر مشین تباہ کردی تھی۔ تب سے وہ ہماری مخالفت کرنے کے قابل نہیں رہے ہیں۔"

میں نے کہا "ہم نے بہت عرصے سے ان امریکیوں کی طرف توجہ نہیں دی۔ یہ معلوم کرنا چاہیے کہ وہ موجودہ حالات میں کیا کررہے ہیں؟"

"تم ان لوگوں سے نمٹتے رہو۔ میں ابھی معلومات حاصل کرکے آتی ہوں۔"

سونیا چلی گئی۔ میں پھر ہومر کے دماغ میں رہ کر ان کی باتیں سننے لگا۔ ہومر کہہ رہا تھا۔

"اور کون ایسے ٹیلی پیتھی جاننے والے ہیں۔ جو تمہارے گاڈ فادر ناناکا کوڈو سے تعاون کریں گے۔ سبھی ٹیلی پیتھی جاننے والے فرہاد اور اس کے بیٹوں کی دھونس میں رہتے ہیں۔"

اس موٹے چینی نے کہا "فرہاد اور اس کے بیٹے ڈریگون نہیں ہیں کہ دنیا کے سارے ٹیلی پیتھی جاننے والے ان سے ڈرتے رہیں گے یا ان کی پوجا کرتے رہیں گے۔"

اس موٹے چینی کے ساتھی نے کہا "آنے والا وقت بتائے گا کہ ابھی اس دنیا میں ایسے شہ زور چالاک اور زبردست ٹیلی پیتھی جاننے والے ہیں جو فرہاد اور اس کی فیملی کو کسی گنتی میں نہیں لاتے ہیں اور ایسے ہی لوگ یہاں ہمارا ساتھ دے رہے ہیں۔"

ہومر نے کہا "ہم ناناکا کوڈو کی چالبازی کو خوب سمجھتے ہیں۔ وہ درپردہ فرہاد سے نقشے والی فلم حاصل کرے گا اور ہم پر یہ ظاہر کرے گا کہ اس نے دوسرے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے ذریعے فلم حاصل کی ہے۔ ایسی بچکانہ چالوں کو ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے۔"

اس چینی شخص نے غصے میں کہا "تم لوگ خواہ مخواہ ہم پر شبہ کررہے ہو۔ تمہارے امریکی حکام نے مائیکرو فلم کے سلسلے میں ہم سے معاہدہ کیا۔ ہم ان سے معاہدہ کرنے نہیں گئے تھے۔ اب وہ ہم پر جھوٹے الزامات عائد کرکے خود ہی یہ معاہدہ توڑ رہے ہیں۔"

موٹے چینی نے کہا "ہم آخری بار دوستانہ انداز میں سمجھا رہے ہیں کہ ہمارے ناناکا نے تمہارے جان ہارڈی کو قتل نہیں کیا ہے اگر سمجھنا چاہو تو فرہاد ہمیں لڑانے کے لیے ایسی چالیں چل رہا ہوگا۔"

وہ موٹا چینی پائپ کے کش لگا رہا تھا۔ اس کی تمباکو نوشی کے باعث مجھے اس کے دماغ میں جگہ مل گئی تھی۔ جب میں اس کے ساتھی کے دماغ میں پہنچا تو اس نے چونک کر پوچھا "کون ہو تم؟"

میں نے فوراً ہی بات بنائی اور چینی زبان میں کہا "میں ہوں زاؤ زیانگ' تم یہاں بیٹھ کر اپنے گاڈ فادر ناناکا کو بے قصور کہہ رہے ہو جبکہ جان ہارڈی نے اپنی ہلاکت سے پہلے اس کے خلاف بیان دیا تھا اور میں خود اس وقت جان ہارڈی کے دماغ میں موجود تھا۔"

"جب تم موجود تھے تو پھر ٹیلی پیتھی کے ذریعے ہارڈی کو ہلاکت سے کیوں نہیں بچایا؟"

"تمہارے ناناکا کی طرف سے جو قاتل آیا تھا وہ یوگا کا ماہر تھا۔ میں اس کے دماغ میں نہ جاسکا اگر جاتا تو اسے کبھی گولی چلانے کا موقع نہ دیتا۔"

اس چینی نے کہا "تم بکواس کررہے ہو۔ دیکھو زاؤ زیانگ تم ہماری طرح چینی ہو۔ ہمارا ساتھ دو۔ یہ امریکی کسی کے نہیں ہوتے ان کے پاس بے شمار ٹیلی پیتھی جاننے والے ہیں۔ فرہاد سے مائیکرو فلم چھین لینے کے بعد یہ تمہیں زیادہ اہمیت نہیں دیں گے۔ تمہیں اپنے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کا ماتحت بنا کر رکھیں گے۔"

اس موٹے چینی نے اپنے ساتھی سے پوچھا "تم زاؤ زیانگ کو مخاطب کرکے بول رہے ہو۔ وہ کیا بول رہا ہے؟ یقیناً امریکیوں کا چمچہ بن کر بول رہا ہوگا۔"

ہومر نے کہا "تم دونوں چینی ہونے کے ناتے زاؤ زیانگ کو ہمارے خلاف بھڑکا رہے ہو۔ میں زاؤ زیانگ سے کہتا ہوں کہ وہ تمہاری باتوں میں نہ آئے۔ یہ انڈر ورلڈ والے کبھی ہمارے بن کر نہیں رہیں گے۔ تم یہاں سے جاؤ اور مائیکرو فلم حاصل کرنے کی طرف توجہ دو۔"

میں نے زاؤ زیانگ کی آواز اور لہجے میں کہا "مسٹر ہومر! جان ہارڈی میرا بہت گہرا دوست تھا ان درندوں نے اسے بے قصور مار ڈالا ہے۔ میں انتقام ضرور لوں گا۔"

یہ کہہ کر میں اس یوگا جاننے والے چینی کے اندر پہنچا۔ اس نے سانس نہیں روکی یہ سمجھ رہا تھا کہ میں پہلے کی طرح اس سے گفتگو کرنے آیا ہوں لیکن میں نے اس کی توقع کے خلاف اچانک ہی اس کے دماغ میں زلزلہ پیدا کیا۔ وہ شدید تکلیف کے باعث چیخیں مارتا ہوا کرسی سے اچھل کر فرش پر گر پڑا اور تڑپنے لگا۔

وہ موٹا چینی سہم کر کھڑا ہوگیا۔ کہنے لگا "مسٹر ہومر! یہ تمہارا زاؤ زیانگ بہت بڑی غلطی کر رہا ہے۔ ہم سے دشمنی اسے بہت مہنگی پڑے گی۔ اسے سمجھاؤ کہ وہ میرے ساتھی کے دماغ سے چلا جائے۔"

ہومر نے خلا میں تکتے ہوئے کہا "زاؤ زیانگ کیا تم میری باتیں سن رہے ہو۔ ایسی انتقامی کارروائی نہ کرو۔ ہم ہارڈی کے قتل کے سلسلے میں ایکشن لے رہے ہیں۔"

میں نے زاؤ زیانگ کی حیثیت سے کہا "میں ہارڈی کی طرح اس چینی کو قتل نہیں کر رہا ہوں۔ صرف اسے دماغی اذیتیں پہنچا کر ناناکا سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ ہارڈی کے قاتل کو ہمارے حوالے کردے ورنہ میں اس کے ایک ایک سمورائی کے دماغ میں گھس کر اسی طرح ان سب کو دماغی مریض بنا دوں گا۔"

میں نے پھر ایک بار اس چینی کے دماغ میں زلزلہ پیدا کیا وہ پھر چیخیں مارنے لگا۔ ماہی بے آب کی طرح فرش پر تڑپتے ہوئے ادھر سے ادھر لوٹنے لگا۔

میں نے کہا "اے موٹے چینی میں نے انتقام لینے کا یہ ایک نمونہ پیش کیا ہے۔ ایمبولینس بلاؤ اور اپنے ساتھی کو دماغی امراض کے اسپتال میں پہنچادو۔ یہ ناناکا کے لیے چیلنج ہے اب میں جا رہا ہوں۔"

میں فوراً ہی کم لی کے دماغ میں آگیا۔ تاکہ اس کے ذریعے زاؤ زیانگ کی مصروفیات کے بارے میں معلوم کرسکوں۔ وہ کم لی اور کتنے ہی مسلح گارڈز کے ساتھ دو ہوٹلوں میں جا چکا تھا جن دو اجنبیوں پر شبہ تھا انہیں چیک کر چکا تھا۔ کم لی نے ان دو اجنبیوں کے قریب جا کر ان کی بو سونگھ کر یہ شبہ دور کیا تھا کہ ان میں سے کوئی فرہاد نہیں ہے۔ اس کے بعد وہ دوسرے مشکوک افراد کو بھی چیک کرتا رہا تھا پھر کم لی نے کہا "اب تو رات گزر رہی ہے۔ دو تین گھنٹے بعد صبح ہوجائے گی۔ اپنے بنگلے میں چلو میں بہت تھک گئی ہوں۔"

وہ کم لی کے ساتھ اپنے بنگلے میں آگیا۔ ذرا دیر کے لیے باتھ روم میں گیا تو فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ کم لی نے ریسیور اٹھا کر ہیلو کہا۔ دوسری طرف سے چینی زبان میں کہا گیا "ہمارا اندازہ ہے کہ تم میجر لیوچن کی بیٹی اور زاؤ زیانگ کی محبوبہ کم لی ہو۔"

وہ بولی "تمہارا اندازہ درست ہے۔ بائی داوے تم کون ہو؟"

"ہم بھی تمہاری طرح چینی باشندے ہیں۔ زمین کے رشتے سے ہم لوگوں کو متحد رہنا چاہیے لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ زاؤ زیانگ امریکیوں کے لیے کام کر رہا ہے۔"

میں کم لی کے دماغ میں تھا۔ وہ میری مرضی کے مطابق بولی "تم درست کہتے ہو۔ ابھی میں زاؤ کو یہی سمجھا رہی تھی کہ اسے اپنوں کا ساتھ دینا چاہیے لیکن امریکی حکام نے اسے بڑے سبز باغ دکھائے ہیں۔ وہ اُن کی وفاداری سے باز نہیں آرہا ہے۔ میرے سمجھانے پر اس نے مجھے گالیاں دی ہیں۔ اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ میں اس کی محبت میں یہاں گالیاں کھانے آئی ہوں۔ ابھی یہی فیصلہ کر رہی تھی کہ اب اس کے ساتھ نہیں رہوں گی پھر سوچتی ہوں اسے چھوڑ کر کہاں جاؤں بیجنگ واپس جاؤں گی تو غداری کے جرم میں سزائے موت ملے گی۔"

دوسری طرف سے کہا گیا "زاؤ زیانگ کا ساتھ نہ چھوڑو۔ اسے بہلا پھسلا کر ہمارے پاس لے آؤ۔ ہم اس کا برین واش کریں گے پھر وہ ہمارے لیے کام کرنے لگے گا۔"

وہ میری مرضی کے مطابق بولی "ٹھیک ہے۔ میں کل کسی وقت اسے بہلا پھسلا کر وہاں لاؤں گی۔ جہاں تم کہو گے۔"

اس نے کہا "کل اسے چائنز نائٹ کلب میں لے آؤ اور میرا موبائل نمبر نوٹ کرو۔"

وہ اپنا موبائل نمبر بتانے لگا۔ کم لی نے میری مرضی کے مطابق وہ نمبر نوٹ کرتے ہی ایک دم سے چیخ کر کہا "زاؤ! یہ کیا کر رہے ہو؟ تم نے ریوالور کیوں نکالا ہے؟ میرا نشانہ کیوں لے رہے ہو؟ دیکھو گولی نہ چلانا۔۔۔"

کم لی نے یہ کہتے ہوئے اپنے ہینڈ بیگ میں سے ریوالور نکال لیا تھا۔ زاؤ زیانگ باتھ روم کے دروازے کے پاس ریوالور لیے کھڑا تھا اور ناگواری سے کہہ رہا تھا "اچھا تو تم میٹھی چھری ہو۔ مجھے پھانسنے کے لیے وہاں لے جاؤ گی' جہاں تمہیں کہا جا رہا ہے۔"

کم لی نے کہا "دیکھو زاؤ میرے پاس بھی ریوالور ہے۔ اگر دشمنی کرو گے تو دونوں طرف سے گولیاں چلیں گی۔ میں تمہاری بہتری کے لیے فون پر باتیں کر رہی تھی۔ دوسری طرف ہمارے چینی بھائی ہیں۔ آؤ اور یہ ریسیور لے کر خود ان سے باتیں کرو۔"

دوسری طرف سے کہا گیا "کم لی تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ زاؤ کو ریسیور دو۔ ہم اسے سمجھائیں گے۔"

میں نہیں چاہتا تھا کہ اسے سمجھایا جائے۔ میں نے اچانک زاؤ زیانگ کا نشانہ لے کر کم لی کے ذریعے گولی چلا دی پھر دوسری چلائی پہلی ہی گولی نے کام دکھایا تھا۔ زاؤ زیانگ کے ہاتھ سے ریوالور چھوٹ گیا تھا۔ وہ فرش پر گر پڑا تھا۔ دوسرے فائر۔۔۔۔ کی آواز سنتے ہی دوسری طرف سے پوچھا گیا "یہ فائرنگ کیوں ہو رہی ہے؟ کم لی تم خیریت سے ہو؟"

کم لی نے فون پر کہا "اوہ گاڈ! میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ یہ مجھ پر گولی چلائے گا۔ اس کا نشانہ چوکتے ہی میں نے اس پر گولی چلا دی ہے۔ آہ میں کیا کروں۔ یہ دم توڑ رہا ہے میں کہاں جاؤں؟"

ابھی اس میں جان باقی تھی۔ وہ فرش پر گرنے کے بعد پھر اپنے ریوالور تک پہنچ گیا تھا۔ کم لی کی بات ختم ہوتے ہی اس نے گولی چلا دی۔ کم لی کے حلق سے چیخ نکلی لیکن یہ زاؤ زیانگ کی بدنصیبی تھی کہ وہ آخری سانسوں میں صحیح نشانہ لگا نہ سکا وہ خوف سے چیخ پڑی تھی اسے گولی نہیں لگی تھی۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا "اب کیا ہوا ہے؟ تم وہاں کیوں ہو؟ فوراً یہاں چلی آؤ۔"

وہ ریسیور پھینک کر اپنا ہینڈ بیگ لے کر وہاں سے دوڑتی ہوئی اپنے محبوب کی لاش سے کتراتی ہوئی اس بنگلے سے باہر چلی گئی۔

ایسے وقت سونیا نے آکر کہا "میں نے معلوم کیا ہے۔ وہ امریکی ٹیلی پیتھی جاننے والے ہمارے سراغ رسانوں کے تنویمی عمل سے نجات پاچکے ہیں۔ میں نے جس کے بھی دماغ میں جانے کی کوشش کی اس نے سانس روک لی۔ انہوں نے بڑی رازداری سے ایک دوسرے کے دماغوں کو مقفل کردیا ہے۔ ویسے یہاں کیا ہو رہا ہے؟ میں نے اسے بتایا کہ اب تک کیا کرتا رہا ہوں۔ سونیا نے کہا کہ اب ناناکا اور امریکیوں کے درمیان دشمنی پکی ہوجائے گی۔ کم لی پناہ لینے کے لیے انڈر ورلڈ والوں کے پاس جا رہی ہے۔"

"میں نے اسی لیے ایسی چال چلی ہے۔ زاؤ زیانگ کو ہلاک کرنا ضروری ہوگیا تھا کیونکہ میں اس کا لب و لہجہ اختیار کرکے انڈر ورلڈ کے ایک اہم یوگا جاننے والے چینی کو دماغی مریض بنا چکا ہوں۔ زاؤ کی موت کے بعد یہی سمجھا جائے گا کہ ہارڈی کی موت کے باعث زاؤ نے انتقامی کارروائی کی اور پھر انڈر ورلڈ والوں نے اس انتقامی کارروائی کے جواب میں کم لی کے ذریعے زاؤ کو گولی ماردی ہے۔"

اب تو ٹرانسفارمر مشین عام ہو رہی تھی۔ کتنے ہی ممالک میں یہ مشین تیار ہو رہی تھی۔ بے شمار ٹیلی پیتھی جاننے والے ہر ملک اور ہر شہر میں نظر آنے والے تھے لیکن یہ علم سیکھنا جتنا آسان ہو رہا تھا۔ اتنی ہی دشواریاں بڑھنے والی تھیں۔ یہ علم ایک عذاب بن کر سب پر نازل ہونے والا تھا۔

اس علم کو کوئی بھی سیکھ سکتا ہے لیکن اسے استعمال کرنے کے لیے ہماری ذہانت بھی لازمی ہے اور ہماری مکاری بھی ذہانت سے ہم دوسروں کے لیے مسیحا بن سکتے ہیں اور مکاری کے ذریعے دشمنوں کے لیے موت۔

○☆○

ائرپورٹ پر بڑی گہما گہمی تھی۔ یہ ایسی جگہ ہے جہاں اچھے لوگ بھی ہوتے ہیں اور برے لوگ بھی۔ قانون کے محافظ بھی ہوتے ہیں اور مجرم بھی۔ پورس ایک جگہ بیٹھا یہ تماشا دیکھ رہا تھا کہ گھنشام نے کس طرح اپنی آنکھوں کی مقناطیسی قوت سے شرمیلی کو سحرزدہ کیا ہے؟ گھنشام اس کنواری کو پھولوں کا گلدستہ دے کر سرگوشی میں یہ کہہ گیا تھا کہ وہ اسے یاد رکھے گی اور دہلی پہنچنے کے بعد وہ آج رات اسے جہاں بھی بلائے گا۔ وہ تمام رکاوٹیں توڑ کر اس کے پاس چلی آئے گی۔

وہ بے چاری سحرزدہ سی ہو کر اسی کے بارے میں سوچتی رہ گئی تھی۔ پورس نے خیال خوانی کے ذریعے شیوانی سے کہا "یہ وہی گھنشام ہے اس کی حرکتوں سے ابھی اسی حد تک معلوم ہوا ہے کہ یہ نفسیاتی مریض ہے کسی ایسی کنواری لڑکی کو دیکھ کر جنون میں مبتلا ہوجاتا ہے' جو دلہن بننے والی ہوتی ہے۔"

شیوانی نے کہا "میں یہاں دور بیٹھی یہ تماشا دیکھ رہی ہوں۔ گھنشام نے ابھی اس لڑکی کو ایک بکٹ پیش کیا تھا مگر یہ بھی دیکھ رہی ہوں کہ تم اس لڑکی میں زیادہ دلچسپی لے رہے ہو۔ بار بار اسے ہی دیکھتے جا رہے ہو۔ وہ مجھ سے زیادہ خوب صورت نہیں ہے مگر تم جیسے مردوں کی نیت بدلتی رہتی ہے۔"

"فضول باتیں نہ کرو۔ مجھے اس لڑکی سے ہمدردی ہے اور تمہیں بھی ہمدردی ہونی چاہیے۔ کیا تم چاہو گی کہ ایک دلہن بننے والی شریف زادی کو ایک شیطان لوٹ لے۔"

"کوئی عورت ایسا نہیں چاہے گی اور میں بھی نہیں چاہتی مگر تمہیں پریشانی کیا ہے۔ یہ لڑکی دہلی جا رہی ہے اور گھنشام لندن جا رہا ہے۔"

"پریشانی یہی ہے کہ یہ جنونی شیطان اب لندن نہیں جائے گا۔ دہلی میں رک جائے گا۔"

"یہ تم کیسے جانتے ہو؟"

وہ شرمیلی کو بکٹ پیش کرتے وقت یہ کہہ رہا تھا کہ وہ آج رات دہلی میں اس کے پاس آئے گی۔ تم اندازہ کرسکتی ہو کہ لندن کے اہم معاملات چھوڑ کر ایک کنواری کے لیے دہلی میں رکنے والا کس قدر جنونی ہوگا۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ وہ صرف لڑکیوں کی حد تک خطرناک ہے یا اور بھی کئی طرح کی مجرمانہ زندگی گزار رہا ہے۔"

شیوانی نے پوچھا "تمہارے ارادے کیا ہیں؟ کیا تم ہیرو بن کر اس لڑکی کی عزت بچانے کے لیے لندن نہیں جاؤ گے۔ اس جنونی کی طرح جنونی بن کر دہلی میں رک جاؤ گے؟"

پورس اس سلسلے میں شیوانی سے بحث نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ وہ عام بیویوں کی طرح اسے شرمیلی سے دور رکھنے کے لیے اسی طرح طعنے دیتی رہے گی اور جھگڑا کرتی

رہے گی۔

اس نے کہا "عام عورتیں ایک جیسی ہوتی ہیں۔ مرد چاہے جتنا ہی با اعتماد ہو اسے بے اعتماد سمجھتی رہتی ہیں۔ ذرا عقل سے سوچو میں دہلی میں رکنے کی نادانی کیوں کروں گا؟ میں تو لندن پہنچتے پہنچتے بھی خیال خوانی کے ذریعے شرمیلی کے کسی کام آنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔"

وہ بولی "کوئی ضروری نہیں ہے کہ تم شرمیلی کے کام آؤ۔ یہ تھری جے ہمارے معمول ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک ہمارے حکم کے مطابق شرمیلی کے دماغ میں موجود رہے گا اور اس کی مدد کرتا رہے گا۔ کیا اس کے قریب رہنے کے لیے اور کوئی بات بناؤ گے؟"

"تم تو خواہ مخواہ میرے پیچھے پڑ گئی ہو۔ مجھے اس لڑکی کے قریب رہنے کا شوق نہیں ہے۔ میں جا رہا ہوں۔ طیارے میں گھنشام کی ساتھ والی سیٹ پر بیٹھوں گا۔ میری سیٹ پر جے سامو تمہارے ساتھ رہے گا۔"

"تم میرے ساتھ کیوں نہیں بیٹھنا چاہتے؟"

"کیا سیدھی سی بات تمہاری سمجھ میں نہیں آتی؟ میں گھنشام کے متعلق مکمل معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔"

"اس کے متعلق معلومات حاصل کرنا ضروری نہیں ہے۔ اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔"

"پراسرار لوگ کہیں نہ کہیں ہم سے ٹکراتے ہیں۔ آج اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔ کل ہو سکتا ہے اور یہ تم نے کیا رویہ اختیار کیا ہے کہ میں کسی لڑکی کو دیکھ نہیں سکتا۔ اس کے کام نہیں آسکتا۔ کسی پراسرار شخص کے بارے میں معلومات حاصل نہیں کر سکتا۔ کیا میں تمہارا غلام ہوں؟ تم نے تھری جے کی طرح مجھے اپنا محکوم بنا رکھا ہے؟"

"تم غصہ کیوں دکھا رہے ہو؟ میں تمہاری بیوی ہوں۔ کیا میرا تم پر کوئی حق نہیں ہے؟"

"حق حاصل کرنے کے لیے بیوی کی حد میں رہو۔ ملکہ عالیہ کی طرح مجھ سے احکامات کی تعمیل نہ کراؤ۔"

شیوانی نے ناراضگی سے اسے دیکھا پھر منہ پھیر کر طیارے کی طرف جانے لگی۔ وہ اس سے الگ رہ کر جے کافو اور جے فلو کے ساتھ جانے لگا۔ جے سامو سب سے پیچھے تھے۔ وہ آگے بڑھ رہا تھا۔ ایسے وقت گھنشام نے سامنے آکر اس کا راستہ روک لیا۔ اس نے پوچھا "کیا بات ہے؟ راستہ چھوڑو۔"

وہ آگے نہ کہہ سکا۔ گھنشام کی نظروں نے اس کی نظروں کو جکڑ لیا۔ موٹے لبادے کے اندر کی اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ اس نے اپنا بورڈنگ کارڈ جے سامو کو دیتے ہوئے بھاری بھرکم آواز میں کہا "تم میری سیٹ پر بیٹھو گے۔ اپنا بورڈنگ کارڈ مجھے دو۔"

جے سامو نے سحرزدہ ہو کر اس سے بورڈنگ کارڈ لیا اور اپنا بورڈنگ کارڈ اسے دیا۔ گھنشام نے راستہ چھوڑ دیا وہ آگے بڑھتا ہوا سیڑھی پر چڑھتا ہوا جہاز کے اندر آیا۔ ایک ائر ہوسٹس نے سیٹ تک اس کی راہنمائی کی۔ وہ وہاں جا کر پورس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھنے لگا۔ پورس نے اسے حیرانی سے دیکھا۔ اس کے خیالات پڑھے تو معلوم ہوا کہ وہ سحرزدہ ہے اور گھنشام سے بورڈنگ کارڈ کا تبادلہ ہوا ہے۔

دوسری طرف شیوانی نے چونک کر گھنشام کو دیکھا۔ وہ اس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ رہا تھا۔ وہ بولی "مسٹر! یہ تمہاری سیٹ نہیں ہے۔ یہاں میرا ساتھی بیٹھے گا۔"

اس نے سر گھما کر اسے دیکھا۔ دونوں کی نظریں متصادم ہونے لگیں۔ وہ شیوانی کی نظروں کو جکڑنا چاہتا تھا۔ شیوانی کی زہریلی آنکھیں اس کے قابو میں نہیں آرہی تھیں۔ وہ بھاری بھرکم سرگوشی میں بولا "کون ہو تم؟"

"تم کون ہو؟" شیوانی نے پوچھا "یہاں کیوں آئے ہو؟"

"میں نے تمہارے ساتھی سے سیٹ کا تبادلہ کیا ہے۔ تم پہلی عورت ہو جو میری نگاہوں کے شکنجے میں نہیں آرہی ہو۔ میں معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ تمہاری آنکھوں میں یہ طلسمی قوت کیسے پیدا ہوئی ہے۔ یہ آنکھیں میری پیشانی کو گرما رہی ہیں۔"

"میں بھی اپنی پیشانی میں حرارت محسوس کر رہی ہوں۔ تم مجھے زیر نہیں کر سکو گے اور نہ ہی میں تمہیں سحرزدہ کر سکوں گی۔ نہ تم میرے بارے میں پوچھو۔ نہ میں تم سے کوئی دلچسپی رکھتی ہوں۔ بہتر ہے' یہاں سے چلے جاؤ۔"

پورس خیال خوانی کے ذریعے موجود تھا۔ اس نے کہا "شیوانی! یہ اچھا موقع ہے۔ اس سے باتیں کرو۔ اس کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرو۔ میں جو چاہتا ہوں' تمہیں وہی کرنا چاہیے۔"

گھنشام نے پوچھا "تم مجھ سے کیوں کترا رہی ہو؟ کیا مجھ سے خوف زدہ ہو؟"

"میں ڈرنا نہیں جانتی۔ مرنا جانتی ہوں یا مارنا جانتی ہوں۔ میں تمہارے بارے میں بہت کچھ معلوم کرنا چاہتی ہوں مگر میرے پوچھنے پر تم سچ نہیں بولو گے۔ بولو گے تو سچ میں جھوٹ ملاؤ گے۔ اپنی اصلیت چھپاؤ گے۔"

"مجھے بھی یہی سوچنا چاہیے کہ تم اپنے بارے میں سچ نہیں بولو گی لیکن میں ایسا نہیں سوچ رہا ہوں۔ تم جو کہو گی' میں یقین کروں گا۔ کبھی کبھی جھوٹ سے دوستی شروع ہوتی ہے اور سچ تک پہنچ جاتی ہے کچھ تو اپنے بارے میں بولو۔"

"اتنی بڑی دنیا میں میرا ایک ہی دوست ہے اور وہ میرا

شوہر ہے۔ اس کے سوا نہ کوئی دوست ہے' نہ ہوگا۔"

"میں کبھی کسی بیاہتا سے دلچسپی نہیں لیتا۔ صرف کنواری لڑکیوں سے ایک رات کی دوستی کرتا ہوں۔ تم میرے جیسی غیر معمولی صلاحیت رکھتی ہو۔ اس لیے دلچسپی لے رہا ہوں۔ یہ بتاؤ' میں تمہیں کس طرح اپنے سچ بولنے کا یقین دلا سکتا ہوں۔"

شیوانی نے پورس کی مرضی کے مطابق کہا "مجھے اپنا ہاتھ چومنے دو پھر یقین کروں گی۔"

وہ مسکرا کر اپنا ایک ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولا "یہ میری خوش نصیبی ہے۔ تم اس ہاتھ کو چوم کر اپنا بنا لو۔"

پورس نے سوچا' وہ اپنے اندر کی باتیں کبھی نہیں بتائے گا۔ پراسرار بن کر رہے گا۔ اس سے سچ اگلوانا ممکن نہیں ہے۔ البتہ شیوانی اس کے ہاتھ کا زہریلا بوسہ لے گی تو وہ زہر سے مر جائے گا۔ شرمیلی جیسی کنواریاں اس کی شیطانی خواہشات سے محفوظ رہیں گی اور اگر زہر نے ہلاک نہ کیا تو وہ زہر نشہ بن کر اسے مدہوش رکھے گا۔

شیوانی نے اس کا ہاتھ تھام کر سر جھکا کر اس کی ہتھیلی کی پشت کا بوسہ لیا۔ ایسا کرتے وقت اس نے اپنے دانت اس جگہ پیوست کر دیے۔ گھنشام نے جیسے تکلیف محسوس کی۔ کراہتے ہوئے کہا "آہ! تم کیا ہو؟"

اس کی آنکھیں نشے میں ڈوب گئیں۔ اس نے مخمور نگاہوں سے دیکھا۔ جس کی توقع نہیں تھی' وہ ہو رہا تھا۔ شیوانی پر بھی نشہ طاری ہو رہا تھا۔ وہ بڑی مستی میں سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا کر بولی "ہائے! تم بھی کیا ہو؟ تمہارا زہر میرے اندر دوڑنے لگا ہے۔ تم تو میری ہی برادری کے ہو۔ یہ زہر کہاں سے لائے ہو؟"

گھنشام کی آنکھیں مدہوشی کے باعث بند ہو رہی تھیں۔ اس نے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لیں۔ دھیمی آواز میں بڑبڑانے لگا۔ وہ بھی بڑبڑا رہی تھی "میں ایک بہت دولت مند باپ کی بیٹی تھی۔ مجھے کینسر ہو گیا تھا۔ ایک سپیرے نے میرے باپ سے کہا "ایک سانپ کا زہر لڑکی کے کینسر کو مار سکتا ہے یا لڑکی کو مار دے گا۔ اگر آپ علاج کرنے کی اجازت دیں گے تو میں اس زہر کو آزماؤں گا' آہ! مجھے تو ایسے بھی مرنا تھا اور ویسے بھی موت آسکتی تھی۔ اس سپیرے نے تین ماہ تک میرا علاج کیا۔ میرے مقدر میں زندگی تھی۔ میں آج بھی زندہ ہوں مگر زہریلی بن گئی ہوں۔"

وہ بڑبڑا رہا تھا "میں تمہارے زہر کو اپنے اندر محسوس کر رہا ہوں اور سمجھ رہا ہوں۔ یہ اسی سانپ کا زہر ہے' جو میرے سپیرے باپ کے پاس تھا۔ میرے باپ نے ایک دولت مند کی بیٹی کا علاج اسی شرط پر کیا تھا کہ وہ لڑکی زندہ رہے گی تو سپیرے کی بہو بنے گی۔ کیونکہ اس زہریلی سے کوئی شادی نہیں کرے گا۔ جو کرے گا' وہ سہاگ رات کی صبح ہونے سے پہلے مر جائے گا۔ تم وہی ہو۔ تمہارا نام شیوانی بھاسکر ہے۔ جب میں چودہ برس کا تھا۔ تب تم سے میری شادی ہوئی تھی۔ اس کے بعد تم بارہ برس کی عمر میں لندن چلی گئی تھیں۔ اب تمہارا زہر میرے اندر اور میرا زہر تمہارے اندر دوڑ رہا ہے۔ ہمارے زہر کا ملن ہو چکا ہے۔ اس کے بعد ہمارا جسمانی ملن ہوگا۔ آج سے پندرہ برس پہلے تم میری دلہن بن چکی تھیں۔ تم آج بھی میرے لیے کنواری ہو۔"

شیوانی نے جواب نہیں دیا۔ وہ زہریلی نیند میں ڈوب گئی تھی۔ پورس' گھنشام کے اندر تھا۔ وہ بھی نیند میں ڈوب رہا تھا۔ اس کے خیالات بتا رہے تھے کہ وہ پندرہ برس سے اپنی کنواری دلہن کو ڈھونڈ رہا تھا۔ وہ نہیں مل رہی تھی تو دوسری دلہن بننے والی کنواریوں کو جنونی انداز میں حاصل کرتا رہا تھا۔ اب اگر اس کی دلہن شیوانی اسے مل جائے گی تو وہ آئندہ کسی کنواری کو ہوس کا نشانہ نہیں بنائے گا۔

اس کے خیالات بتا رہے تھے کہ وہ اسی حد تک پراسرار تھا۔ شیوانی کی طرح زہریلا تھا۔ دونوں کے اندر ایک ہی سانپ کا زہر تھا اور اس زہر کے باعث ان کی آنکھوں میں طلسمی حرارت اور مقناطیسیت پیدا ہو گئی تھی۔

شیوانی کی داستانِ حیات ایک عجیب موڑ پر آگئی تھی۔ وہ پندرہ برس پہلے لگن منڈپ میں گھنشام کے ساتھ سات پھیرے لے چکی تھی۔ اس کی بیاہتا بن چکی تھی لیکن وہ کنواری دلہن اس سے جدا ہو چکی تھی۔

ایک طرح سے دیکھا جائے تو گھنشام ایک ذہنی مریض تھا۔ اس کی وہ پہلی والی پراسراریت ختم ہو چکی تھی لیکن اب وہ شیوانی اور پورس کے لیے مصیبت بننے والا تھا۔ اگر ایک طرف دیکھا جائے تو گھنشام کا علاج صرف یہ تھا کہ اس کی کنواری دلہن شیوانی اسے مل جائے اگرچہ اب وہ کنواری نہیں رہی تھی۔ پورس کے ساتھ ازدواجی زندگی گزار رہی تھی۔

لیکن ایک نفسیاتی مریض کے لیے اس کی دلہن اب تک کنواری تھی۔ اس کے ذہن میں پندرہ برس کے طویل عرصے سے یہ بات نقش رہی تھی کہ شیوانی جب بھی آئے گی تو اپنا کورا بدن لے کر سہاگ کی سیج پر آئے گی۔ پتا نہیں آئندہ کیا ہونے والا تھا۔ ابھی تو یہ سمجھ میں آرہا تھا کہ گھنشام لندن کا سفر ملتوی کر کے دہلی میں رکے گا۔

لیکن یہ ضروری بھی نہیں تھا۔ اب یہ سمجھنے کو رہ گیا تھا کہ اس جنونی شخص کے ذہن پر کون سی کنواری حاوی ہے وہ جس کی شادی کل ہونے والی ہے۔ یعنی شرمیلی یا وہ شیوانی جو

ایک طویل مدت سے اس کے ذہن میں ایک کنواری دلہن کی طرح نقش ہے؟

وہ دونوں نشے کی حالت میں بڑبڑاتے ہوئے سوگئے تھے۔ جہاز اپنی مخصوص رفتار سے مختلف منزلوں کی طرف رواں تھا۔ ابھی کئی منزلیں تھیں۔ ایک منزل دہلی اور دوسری لندن ان کے درمیان وہ طیارہ پیرس وغیرہ میں رکنے والا تھا۔ ابھی چند گھنٹوں میں معلوم ہو سکتا تھا کہ وہ جنونی کدھر جانے والا ہے۔

پھر معلوم ہوگیا۔ جہاز دہلی کے ائرپورٹ میں پہنچ گیا۔ شرمیلی اپنے ماں باپ اور رشتے داروں کے ساتھ جہاز سے اترنے لگی۔ اس نے جہاز کے اندر اپنا سفری بیگ اٹھا کر جاتے جاتے گھنشام کو دیکھا۔ وہ ہانگ کانگ ائرپورٹ میں اسے پھولوں کا گلدستہ پیش کرتے ہوئے سحرزدہ کرچکا تھا۔ اس نے حکم دیا تھا کہ وہ اسے یاد رکھے گی دہلی پہنچنے کے بعد وہ اسے جہاں بلائے گا وہاں چلی آئے گی۔

اور وہ بے چاری ہانگ کانگ سے لے کر دہلی تک پریشان ہوتی رہی تھی۔ گھنشام کی زہریلی اور مقناطیسی آنکھیں اس کے حواس پر چھائی ہوئی تھیں۔ وہ اسے بھول جانا چاہتی تھی لیکن گھنشام کا حکم بری طرح دل و دماغ پر نقش ہوگیا تھا کہ وہ اسے یاد رکھے گی اور اس کے حکم کی تعمیل کرے گی۔

وہ سحرزدہ تھی۔ اسے نہیں بھول پارہی تھی اور دہلی پہنچنے کے بعد وہ اس رات اسے جہاں بلاتا' وہ نہ چاہتے ہوئے بھی وہاں جانے والی تھی۔

اس نے سفری بیگ اٹھا کر جاتے وقت گھنشام کو دیکھا۔ وہ سیٹ کی پشت سے سر ٹیکے گہری نیند میں ڈوبا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی شیوانی بھی سورہی تھی۔ وہ شیوانی کو نہیں جانتی تھی لیکن یہ دیکھ کر حیران ہوئی کہ اسے حکم دینے والا اسے اپنے پاس بلانے والا بے خبر سورہا تھا۔ بلاتا یا نہ بلاتا اس حاکم کی مرضی پر تھا۔ وہ تو اسی وقت اس کے پاس جاتی جب وہ حکم دیتا۔

اور وہ سحرزدہ رہ کر اس کے حکم کا انتظار کرنے والی تھی۔ فی الحال اپنے ماں باپ کے پیچھے چلتے ہوئے جہاز سے اتر گئی۔ وہ خوش نصیب یہ نہیں جانتی تھی کہ اسے ایک جنونی ہوس پرست سے نجات مل چکی ہے۔

پورس مسکراتے ہوئے شیوانی اور گھنشام کو دیکھ رہا تھا۔ ان دونوں نے ایک دوسرے کو اپنے اپنے زہر سے اس قدر مدہوش کیا تھا کہ وہ بے ہوشی کی حد تک نیند میں ڈوب گئے تھے۔ انہیں خبر نہیں تھی کہ کتنا فاصلہ طے کرچکے ہیں۔ پورس نہیں جانتا تھا کہ وہ کب تک سوتے رہیں گے مگر یہ اطمینان ہوگیا تھا کہ شرمیلی اب اس کے شر سے محفوظ رہے گی۔

وہ طیارہ دہلی سے روانہ ہوگیا۔ گھنشام ایک کنواری کو پیچھے چھوڑ کر دوسری کنواری کے ساتھ آگے جارہا تھا جبکہ وہ پورس کی بیاہتا تھی۔ پورس گھنشام کے دماغ میں پھر پہنچ گیا۔ اس کے اہم خیالات پہلے ہی پڑھ چکا تھا۔ آئندہ اس جنونی کو قابو میں رکھنے کا مسئلہ تھا اور یہ مسئلہ ابھی حل ہو سکتا تھا۔ وہ اسے ہپناٹائز کرنے لگا۔

پورس نے یہ طے کرلیا تھا کہ فی الحال اسے شیوانی سے دور رہنا ہے۔ اس کا تجربہ کہہ رہا تھا کہ مشین کا نقشہ اور وہ ٹیلی پیتھی جاننے والے تھری جے آئندہ اس کے لیے مسائل پیدا کرنے والے ہیں اور یہ مسائل اسکاٹ لینڈ یارڈ کے بڑے عہدے داروں کی طرف سے بھی پیدا کیے جاسکتے ہیں۔ ان حالات میں وہ دور رہ کر ہی شیوانی کے کام آسکتا تھا۔

اس نے گھنشام کے دماغ میں یہ باتیں نقش کیں کہ وہ شیوانی کے عشق میں مبتلا رہے گا۔ اسے کنواری سمجھتا رہے گا اور اسے حاصل کرنے کی لگن میں کبھی کسی دوسری کنواری کو ہوس کا نشانہ نہیں بنائے گا۔ ان کے علاوہ سب سے اہم بات یہ نقش کی کہ وہ شیوانی کو حاصل کرنے کے جنون میں مبتلا ہونے کے باوجود کبھی اسے ہاتھ نہیں لگائے گا۔

پورس شیوانی کو الجھا بھی رہا تھا اور اسے تحفظ بھی دے رہا تھا۔ اس تنویمی عمل کے نتیجے میں اسے یہ اطمینان رہتا کہ اس کی شریک حیات شیوانی محفوظ رہے گی۔ جب طیارہ استنبول سے گزر رہا تھا تب ان دونوں کا نشہ کم ہونے لگا۔ وہ نیند سے بیدار ہونے والے تھے۔ گھنشام ابھی مزید دو گھنٹے تک تنویمی نیند سونے والا تھا۔ پورس چاہتا تھا کہ شیوانی بھی لندن پہنچنے تک سوتی رہے۔

اس نے شیوانی کے دماغ میں پہنچ کر اسے ہدایت دی کہ وہ ابھی سوتی رہے گی۔ جب طیارہ پیرس سے آگے نکل جائے گا تب اس کی آنکھ کھل جائے گی پھر جب وہ طیارہ پیرس پہنچا تو وہ جہاز سے اتر گیا۔ وہاں سے ائرپورٹ کی عمارت میں پہنچ کر اس طیارے کو دیکھتا رہا۔ وہ وہاں سے پرواز کرکے لندن کی طرف جانے لگا۔ اس نے شیوانی کے اندر پہنچ کر کہا "الوداع میری جان! ہم پھر کبھی ملیں گے۔"

شیوانی کی آنکھ کھل گئی کیونکہ اس کے دماغ میں دی ہوئی ہدایت کے مطابق وہ طیارہ پیرس سے آگے نکل گیا تھا اور اب لندن پہنچنے والا تھا۔ آنکھیں کھلتے ہی اس کی نظر گھنشام پر پڑی تو وہ ناگواری سے اٹھ کر کھڑی ہوگئی۔ اس نے دور پورس کی سیٹ کی طرف دیکھا۔ وہ سیٹ خالی نظر آئی۔ وہاں جے کافو' جے فلو اور جے سامو ادھر ادھر بیٹھے ہوئے

تھے۔ اس نے قریب آکر پوچھا "آندرے (پورس) کہاں ہے؟"

جے سامو نے کہا "وہ پیرس میں رک گیا ہے۔ مجھ سے کہہ گیا ہے کہ بعد میں لندن آئے گا۔"

وہ حیرانی سے بولی "وہ پیرس میں کیوں رک گیا ہے؟ اس نے مجھے نہیں جگایا۔ تم تینوں کا فرض تھا کہ مجھے جگاتے۔"

جے کافو نے کہا "تم آرام سے سورہی تھیں۔ اس نے کہا تھا کہ تمہیں نہ جگایا جائے۔"

وہ پریشان ہوکر سوچنے لگی۔ اس نے سر گھما کر گھنشام کی طرف دیکھا۔ وہ وہاں بیٹھنا نہیں چاہتی تھی۔ پورس کی خالی سیٹ پر آکر بیٹھ گئی۔ ان تینوں سے بولی "ابھی پورس کے پاس جاؤ۔ اسے بتاؤ کہ میں نیند سے جاگ گئی ہوں۔ وہ مجھ سے بات کرے۔"

ان تینوں نے اس کے حکم کی تعمیل کی خیال خوانی کے ذریعے پورس کے دماغ میں پہنچنا چاہا تو اس نے سانس روک لی۔ تینوں کی خیال خوانی کی لہریں واپس آگئیں۔ انہوں نے شیوانی کو دیکھا۔ وہ بولی "مجھے کیا دیکھ رہے ہو؟ اس کے پاس کیوں نہیں جاتے؟"

ان میں سے ایک نے کہا "ہم گئے تھے اس نے سانس روک لی۔"

اس نے غصے سے کہا "پھر جاؤ بار بار جاؤ اس سے کہو مجھ سے بات کرے۔"

وہ بار بار جانے لگے۔ بار بار اسے بتانے لگے کہ وہ سانس روک کر انہیں بھگا رہا ہے۔ وہ حیرانی اور پریشانی سے بولی "مائی گاڈ! اسے کیا ہوگیا ہے؟"

پھر وہ دل میں سوچنے لگی "کیا وہ مجھ سے ناراض ہوگیا ہے۔ میں تو پیار سے جھگڑا کررہی تھی۔ اسے سمجھنا چاہیے کہ میں بیوی ہوں اس سے لڑتی ہوں تو اس پر مرتی بھی ہوں۔"

پورس بڑی خاموشی سے اس کے اندر موجود تھا۔ اس کے خیالات پڑھ رہا تھا۔ اس نے پیرس پہنچنے سے پہلے ہی خیال خوانی کے ذریعے بابا صاحب کے ادارے سے اپنے لیے گاڑی منگوائی تھی۔ اس کی محبوبہ اور ہونے والی بیوی ثباتہ (جینی) گاڑی لے کر آئی تھی۔ وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر ادارے میں جارہا تھا۔ ثباتہ نے ڈرائیو کرتے ہوئے اسے دیکھا پھر کہا "مرد بڑے ہرجائی ہوتے ہیں۔ یہاں مجھ سے شادی ہونے والی ہے اور مجھ سے پہلے شیوانی کو دلہن بنا کر آرہے ہو۔"

"تم ایک عرصے سے بابا صاحب کے ادارے میں ہو۔ بڑی زبردست تربیت حاصل کررہی ہو اور یہ دیکھتی آرہی ہو کہ بدلتے ہوئے حالات اور واقعات کے مطابق ہمیں وہ بھی سب کرنا ہوتا ہے' جو ہم کرنا نہیں چاہتے۔ ہمارے بزرگ جناب تبریزی اور جناب عبداللہ واسطی وغیرہ کی حکمتِ عملی اور ان کی روحانی معلومات کو ہم سمجھ نہیں پاتے۔ وہ جس وقت جیسا حکم دیتے ہیں۔ ہم بے چون و چرا اس پر عمل کرتے ہیں۔ کیا تم ناراض ہو؟"

وہ مسکرا کر بولی "نہیں۔ تمہاری دونوں مائیں ماما اور مما (آمنہ اور سونیا) بہت اچھی ہیں۔ مجھے ان سے بھرپور ممتا ملتی ہے۔ ماما سے روحانی اور مما سے جسمانی و ذہنی تربیت حاصل کرتی رہتی ہوں۔ انہوں نے مجھے سمجھایا ہے کہ تم نے جناب عبداللہ واسطی کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے شیوانی کو شریک حیات بنایا ہے۔ مجھے صبر کرنا چاہیے آئندہ مجھے وہ تمام مسرتیں ملیں گی جو میں شریکِ حیات کی حیثیت سے چاہوں گی۔ نہ مجھے تم سے کوئی شکایت ہے اور نہ میں تم سے ناراض ہوں۔"

پورس نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ کچھ عرصے تک شیوانی کو اس کے حالات سے خود نمٹنے دیا جائے اور وہ تب تک بابا صاحب کے ادارے میں آرام کرتا رہے گا اور وقت ضرورت شیوانی کے کام آتا رہے گا۔

شیوانی لندن پہنچ گئی تھی۔ اسکاٹ لینڈ یارڈ کے تمام اعلیٰ عہدے دار اس کے استقبال کے لیے آئے تھے۔ اس سے مصافحہ کررہے تھے۔ اسے گلے لگا کر مبارک باد دے رہے تھے۔ اس نے مشین کا نقشہ حاصل کرکے بہت بڑا کارنامہ انجام دیا تھا پھر یہ کہ اپنے ساتھ تین ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو لائی تھی۔

وہ تمام عہدے دار جے کافو' جے فلو' جے سامو سے مصافحہ کررہے تھے۔ انہیں خوش آمدید کہہ رہے تھے اور انہیں یقین دلا رہے تھے کہ وہ تینوں اسکاٹ لینڈ یارڈ میں محفوظ رہیں گے۔ سراغ رسانی اور سیاسی ڈپلومیسی کی بہترین تربیت حاصل کرتے رہیں گے۔

پھر سب سے بڑے عہدے دار ڈی جی نے یعنی ڈائریکٹر جنرل نے پوچھا "ویل شیوانی! تم نے اپنی شادی کی خوش خبری سنائی تھی۔ تمہارا وہ خوش نصیب لائف پارٹنر کہاں ہے؟"

شیوانی کو چند لمحوں کے لیے اپنی توہین کا احساس ہوا۔ وہ مشین کے نقشے اور تھری جے کے علاوہ آندرے کو بڑے فخر کے ساتھ اپنے شوہر کی حیثیت سے سب کے سامنے پیش کرنا چاہتی تھی لیکن وہ شوہر اچانک دھوکا دے گیا۔ وہ اس کی غیر موجودگی کے سلسلے میں کوئی بات بنانا چاہتی تھی۔ اسی وقت اچانک اسے کمزوری کا احساس ہوا سر چکرانے لگا۔ وہ دونوں ہاتھوں سے سر تھام کر ایک صوفے پر بیٹھ گئی۔

ڈی جی نے پوچھا "کیا ہوا؟ آر یو آل رائٹ؟"

وہ کمزور سی آواز میں بولی "میرا دل گھبرا رہا ہے۔ سر چکرا رہا ہے۔"

وہاں اعلیٰ عہدے داروں کے ساتھ اسکاٹ لینڈیارڈ کا ایک ڈاکٹر بھی موجود تھا۔ ائرپورٹ کے وی آئی پی روم میں اسے لے جایا گیا۔ ڈاکٹر نے اسے دوائیں دینے سے پہلے اس کا معائنہ کیا پھر مسکرا کر کہا "مبارک ہو۔ تم ماں بننے والی ہو۔"

وہ اپنی تمام پریشانی بھول گئی۔ خوش ہو کر بولی "ڈاکٹر! تم سچ کہہ رہے ہو؟"

ڈاکٹر نے وی آئی پی روم کا دروازہ کھول کر تمام اعلیٰ عہدے داروں سے کہا "میڈم شیوانی نے ہم سب پر بڑا ظلم کیا ہے۔ ایک تو ہم سے دور جا کر شادی کی۔ یہاں آ کر اپنے شوہر سے نہیں ملایا اور اب ماں بننے کی خوش خبری دے رہی ہیں۔" تمام عہدے دار کمرے کے اندر آ گئے۔ اس سے ہاتھ ملانے لگے اسے پیار سے تھپکنے لگے اسے چومنے لگے اور مبارک باد دینے لگے۔

وہ خوشی سے نہال ہو رہی تھی۔ اپنے اندر سوچ کے ذریعے پورس کو پکار رہی تھی "آندرے میری جان تم کہاں ہو؟ جلدی آؤ میں تمہیں بہت بڑی خوش خبری سنانا چاہتی ہوں۔"

پورس ایسے وقت اس کے اندر نہیں تھا۔ ایک عورت کے لیے یہ بہت بڑی خوش خبری ہوتی ہے۔ پہلی بار ماں بننے کے آثار پیدا ہوں تو وہ سب سے پہلے اپنی یہ خوش خبری اپنے مرد کو سنانا چاہتی ہے۔ وہ جانتی تھی کہ پورس اس کے اندر موجود نہیں ہے پھر بھی خوشی سے دیوانی ہو رہی تھی۔ ائرپورٹ سے اسکاٹ لینڈ پہنچنے تک اس نے کئی بار اسے آوازیں دیں مگر وہ ہرجائی اس سے بے خبر تھا۔

اس نے اسکاٹ لینڈ کے صدر دفتر پہنچنے کے بعد تمام اعلیٰ عہدے داروں کے سامنے وہ مائیکرو فلم پیش کی۔ تمام افراد خوشی سے تالیاں بجانے لگے۔ اسی وقت وہاں کی لیب سے اس مائیکرو فلم کے بڑے سائز کے پرنٹ نکالے گئے۔ اس ادارے کے ماہرین کو بلایا گیا جو مشینوں کے سلسلے میں بڑے تجربات اور بڑی مہارت کے حامل تھے۔ انہوں نے وہ پرنٹ دیکھ کر تصدیق کی کہ وہ ٹرانسفارمر مشین کا نقشہ ہے۔

ایک بار پھر تالیاں گونجنے لگیں۔ سب ہی خوشی سے پاگل ہو کر شیوانی کو گلے لگا لگا کر پیار کرنے لگے اور یہ کہنے لگے کہ شیوانی کو جتنی بھی عزت دی جائے اور اسکاٹ لینڈ یارڈ میں جتنا بھی بڑا عہدہ دیا جائے وہ کم ہے کیونکہ وہ اسکاٹ لینڈ یارڈ کے سراغ رسانوں کی تاریخ بدل رہی ہے۔ آئندہ دنیا کے اس مشہور و معروف ادارے کے تمام سراغ رساں ٹیلی پیتھی سیکھ جائیں گے اور پہلے سے زیادہ حیرت انگیز کارنامے انجام دینے لگیں گے۔

انہوں نے فوراً ہی ٹرانسفارمر مشین کی تیاری شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ ان کے لیے سب سے پہلا مسئلہ رازداری کا تھا۔ کیونکہ یہ ایسی مشین تھی جس کا نقشہ حاصل کرنے کے لیے بڑے بڑے ممالک کے جاسوس، سیکریٹ ایجنٹس سازشیں کر سکتے تھے۔ شیوانی نے کہا "مشین تیار کرنے کا مسئلہ آپ لوگوں کا ہے۔ مجھے اجازت دیں میں گھر جا کر آرام کروں گی۔"

گھنشام اس کا ہم سفر تھا۔ وہ لندن پہنچ کر شیوانی کے ساتھ رہنا چاہتا تھا اور اس کے ساتھ رہنا اپنا حق سمجھ رہا تھا کیونکہ پندرہ برس پہلے وہ اس کی دلہن بن چکی تھی لیکن وہاں پہنچ کر اسے اپنا حق جتانے کا موقع نہیں ملا۔ جس انداز میں شیوانی کا استقبال کیا جا رہا تھا اسے دیکھ کر وہ بہت متاثر ہوا تھا اور خوش بھی ہوا تھا کہ اس کی بیوی نے بہت اونچا مقام حاصل کیا ہے۔ اس کے اطراف اسکاٹ لینڈیارڈ کی پولیس کا پہرا تھا۔ کوئی اس کے قریب نہیں جا سکتا تھا کیونکہ وہ ایک اہم چیز اپنے ساتھ لائی تھی۔

اس نے خاموشی سے اسکاٹ لینڈ یارڈ تک اس کا تعاقب کیا۔ وہاں پہنچ کر اس سے ملنے کی کوششیں کرتا رہا۔ بڑی دیر بعد ایک افسر نے توجہ سے اس کی بات سنی۔ وہ بولا "میں شیوانی سے ملنا چاہتا ہوں۔ پلیز مجھے ایک بار اس سے ملنے کا موقع دیں۔"

افسر نے کہا "سوری میڈم آرام کرنے کے لیے اپنے بنگلے میں جا چکی ہیں۔"

اس نے کہا "آپ مجھے اس کے بنگلے کا پتا اور فون نمبر بتائیں۔"

"سوری کسی کو بھی میڈم کا پتا اور فون نمبر نہیں بتایا جاتا ہے۔"

"میں کوئی غیر نہیں ہوں۔ اس کا شوہر ہوں۔"

افسر نے چونک کر اسے دیکھا پھر خوش ہو کر اس سے مصافحہ کرتے ہوئے بولا "آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا؟ ہم تو میڈم سے پوچھ رہے تھے کہ آپ کہاں رہ گئے ہیں؟ آپ اندر تشریف لائیں تمام عہدے دار آپ سے مل کر خوش ہوں گے۔"

وہ بولا "دیکھیے پہلے میں اپنی وائف سے ملنا چاہوں گا۔ یہاں کے تمام عہدے داروں سے بعد میں ملنا چاہوں گا۔"

گھنشام نے ایسا کہتے وقت اپنی زہریلی نظروں سے اسے جکڑ لیا پھر حاکمانہ انداز میں بولا "مجھے شیوانی کا پتا اور فون نمبر لکھ کر دو۔"

افسر نے فوراً ہی کاغذ قلم نکال کر شیوانی کے بنگلے کا پتا اور اس کے تین اہم فون نمبرز لکھ کر دیے۔ گھنشام نے وہ کاغذ اس سے لے کر کہا "تم شیوانی کو یا کسی بھی شخص کو میرے بارے میں کچھ نہیں بتاؤ گے۔"

وہ اس افسر کو سحر زدہ کر کے چلا گیا۔ شیوانی اپنے بنگلے میں پہنچ کر غسل کر رہی تھی اور پورس کو یاد کر رہی تھی۔ ایسے وقت اسے غصہ آ رہا تھا کہ وہ اس سے کیوں دور ہو گیا ہے؟

وہ غسل سے فارغ ہو کر باتھ روم سے باہر آئی۔ ایسے وقت پورس نے اسے مخاطب کیا "ہائے جانم! کیسی ہو؟"

اپنے اندر اس کی آواز سنتے ہی وہ خوش ہو گئی پھر ذرا ناراضگی سے بولی "تمہیں شرم نہیں آتی؟ تم مجھے چھوڑ کر کہاں چلے گئے تھے؟"

"کہیں نہیں۔ میں تو تمہارے اندر ہوں۔"

"باتیں نہ بناؤ۔ میں کتنی بڑی خوش خبری سنانے کے لیے بے چین ہو رہی ہوں۔ تمہیں تو میری ذرا پروا نہیں ہے۔ تم یہ خوش خبری سنو گے تو دوڑتے ہوئے میرے پاس چلے آؤ گے۔"

وہ بولا "میں جانتا ہوں۔ میں بھی تمہارے اندر ہوں اور وہ بھی تمہارے اندر ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ میں خیالوں میں ہوں اور وہ تمہارے وجود کا حصہ ہے۔"

وہ ایک دم سے چونک کر بولی "یو چیٹ! دھوکے باز! یہ خوش خبری میں سنانا چاہتی تھی۔ تم نے پہلے ہی میرے خیالات پڑھ لیے۔ جاؤ میں تم سے نہیں بولوں گی۔"

وہ ہنستے ہوئے بولا "نہیں بول رہی ہو پھر بھی بول رہی ہو۔ تم سے خوشیاں سنبھالی نہیں جا رہی ہیں۔ چلو بچے کے بارے میں جو بولنا ہے۔ بولتی چلی جاؤ۔ ساری مسرتیں مجھ پر لٹا دو۔"

"کیا اس طرح مسرتیں لٹانے کا مزہ آئے گا۔ تم کیوں مجھ سے دور ہو گئے ہو۔ جہاں بھی ہو ابھی چلے آؤ۔"

اسی وقت فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ اس نے ٹیلی فون کے پاس آ کر ریسیور اٹھایا پھر صوفے پر بیٹھ کر اسے کان سے لگا کر بولی "ہیلو شیوانی اسپیکنگ!"

وہ دوسری طرف سے گھنشام کی آواز سن کر چونک گئی۔ وہ بول رہا تھا "شیوانی میں تمہارا پتی دیو گھنشام بول رہا ہوں۔"

پورس نے شیوانی کے اندر قہقہہ لگاتے ہوئے کہا "تم ابھی مجھے بلا رہی تھیں۔ مبارک ہو تمہارا دوسرا شوہر آ گیا ہے۔"

وہ غصے سے فون پر بولی "اے! کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ خود کو میرا پتی کہہ رہے ہو؟ کیا میرے زہر نے تمہیں پاگل بنا دیا ہے؟"

"شیوانی میں پاگل نہیں ہوں۔ تمہارا دیوانہ ہوں۔ پندرہ برس پہلے تم اگنی کے چاروں طرف میرے ساتھ سات پھیرے لے چکی ہو۔ اس وقت تم گیارہ برس کی تھیں۔"

"یہ کیا بکواس کر رہے ہو؟ مجھے بتاؤ تم کہاں ہو؟ اسکاٹ لینڈ کی پولیس تمہیں پاگل خانے پہنچا دے گی۔ وہاں تم اگنی کے چاروں طرف پھیرے لگاتے رہو گے۔"

پلیز مجھے دھمکی نہ دو۔ میں نے دور ہی سے دور سے دیکھا ہے۔ یہاں تمہارا بڑا رعب اور دبدبہ ہے قانون کے تمام چھوٹے بڑے محافظ تمہیں سلام کرتے ہیں۔ تمہارے ایک حکم پر مجھے پاگل خانے میں بھی پہنچایا جا سکتا ہے اور اس ملک سے نکالا بھی جا سکتا ہے پھر بھی تم میری بیوی رہو گی۔ میں تمام ثبوت کے ساتھ قانونی لڑائی لڑ کر تمہیں جیت سکتا ہوں۔ مدراس میں تمہارا باپ اور وہ تمام رشتے دار موجود ہیں جو ہماری شادی میں شریک ہوئے تھے شادی کرانے والا پنڈت اور شادی کے کاغذات بھی موجود ہیں۔ تم اس پوتر (مقدس) بندھن کو توڑ نہیں سکو گی اور میں توڑنے نہیں دوں گا۔ تم اپنے زہریلے ذہن سے سمجھ سکتی ہو کہ تمہارا یہ زہریلا پتی کتنا ضدی ہو سکتا ہے۔"

پورس نے کہا "شیوانی تمہارا یہ شوہر تو پنجے جھاڑ کر تمہارے پیچھے پڑ گیا ہے۔"

وہ بولی "بار بار اسے شوہر کہہ کر مجھے غصہ نہ دلاؤ۔"

"جب اس کے پاس تمام ثبوت اور بے شمار گواہ موجود ہیں تو اسے تمہارا شوہر کیوں نہ کہا جائے؟ تم نے مجھے دھوکا کیوں دیا؟ پہلے کیوں نہیں بتایا کہ تمہاری شادی ہو چکی ہے۔ اب وہ سچ سامنے آیا ہے تو تم خوامخواہ غصہ دکھا رہی ہو۔"

وہ ذرا نرم پڑ گئی پھر بولی "یہ میرے گھر والوں کی جہالت تھی۔ گیارہ برس کی عمر میں میری شادی کرا دی۔ اتنی سی عمر میں میں شادی کا مطلب بھی نہیں جانتی تھی۔ بالغ ہوتے ہی میں نے ڈیڈی سے کہہ دیا تھا کہ میں اس شادی کو تسلیم نہیں کرتی ہوں۔ اس شادی کو کسی بھی قانونی کارروائی سے توڑ دیا جائے۔"

گھنشام نے فون پر کہا "تم خاموش کیوں ہو گئی ہو مجھ سے بات کرو۔"

وہ غصے سے چیخ کر بولی "یو شٹ اپ! میں نے اپنے گھر والوں سے اس شادی کو توڑنے کے لیے کہہ دیا تھا۔ مجھے جواب ملا تھا کہ تم مجھے طلاق دے کر شادی توڑ سکتے ہو یا کورٹ میں ہم دونوں کے بیانات کے نتیجے میں یہ رشتہ ختم ہو سکتا ہے لیکن پتا چلا کہ تم ہندوستان میں نہیں ہو۔ کہیں چلے گئے ہو۔ جب کہیں جا کر مر گئے تھے تو پھر کیوں پرابلم بننے

چلے آئے ہو۔"

وہ بولا "دیکھو شیوانی پندرہ برس کا عرصہ کچھ کم نہیں ہوتا ایک طویل مدت سے تم ایک کنواری دلہن کی طرح میرے حواس پر چھائی ہوئی ہو۔ تقدیر نے میرا ساتھ دیا ہے تم اچانک مل گئی ہو ورنہ تمہارے باپ نے تو میرے گھر والوں سے کہہ دیا تھا کہ تم مر چکی ہو۔"

"یہی مان لو کہ میں مر چکی ہوں۔ فار گاڈ سیک' میرا پیچھا چھوڑو اور اس ملک سے چلے جاؤ۔"

اس نے ریسیور رکھ دیا۔ پورس نے کہا "وہ بڑا ضدی ہے۔ تم اس کے خلاف قانونی کارروائی کرو گی تو وہ جواباً ثبوت اور گواہوں کے ذریعے مزید پرابلم پیدا کرتا رہے گا۔ نرمی اور پیار سے پیش آؤ۔ آخر وہ پتی دیو ہے۔"

"ایسا مذاق میں بھی نہ کہو۔ میرے لائف پارٹنر اور میرے بچے کے باپ صرف تم ہو۔ کیا تم ٹیلی پیتھی کے ذریعے اس کا دماغ درست نہیں کر سکتے؟ اسے یہاں سے بھگا نہیں سکتے؟"

"وہ یوگا کا ماہر ہے۔ مجھے اپنے دماغ میں نہیں آنے دے گا۔ اسے کسی طرح اعصابی کمزوری میں مبتلا کرنا ہوگا۔"

"وہ میری طرح زہریلا ہے۔ اعصابی کمزوری کی کوئی دوا اس پر اثر نہیں کرے گی۔"

"وہاں اپنے ماتحتوں سے کہو' کسی طرح اسے زخمی کردیں پھر مجھے اس کے اندر جگہ مل جائے گی۔"

"میں ایسا کروں گی مگر تم پیرس میں کہاں ہو؟ یہاں فوراً آؤ۔ ورنہ میں تمہارے پاس پہنچ جاؤں گی۔"

"اپنی اہم مصروفیات چھوڑ کر میرے پیچھے نہ آؤ۔ میں اپنے میکے جا رہا ہوں۔"

"پھر مذاق کر رہے ہو۔ فوراً بتاؤ کہاں ہو۔ میں کسی بھی پہلی فلائٹ سے آؤں گی۔"

"میرے ..... میکے والے ابھی تمہیں قبول نہیں کریں گے۔ کیونکہ میں نے شادی کے سلسلے میں ان سے اجازت نہیں لی تھی۔ ایک دو روز میں انہیں سمجھا منا کر تمہارا غائبانہ تعارف کراؤں گا پھر تمہیں ان کے سامنے پیش کروں گا۔"

"یہ تم نئی بات کر رہے ہو۔ پہلے تم نے اپنے میکے والوں کا ذکر نہیں کیا تھا پھر یہ کہ مرد کا میکا نہیں ہوتا؟"

"ہوتا ہے۔ مرد کے بھی ماں باپ ہوتے ہیں۔ ماں کے رشتے سے میکا اور باپ کے رشتے بابل کا انگنا ہوتا ہے۔"

"مگر یہ میکا کہاں ہے؟ پتا تو بتاؤ۔"

"ساؤتھ افریقہ میں ہے۔ وہاں تمہارے لیے فضا ہموار ہونے دو پھر پتا بتاؤں گا۔ اب جا رہا ہوں۔"

"کہاں جا رہے ہو؟ مجھ سے باتیں کرو۔ کیسی اجنبیت دکھا رہے ہو؟ بچے کی خوشی میرے ساتھ شیئر کرو۔"

اس نے جواب نہیں دیا۔ اس نے پوچھا "خاموش کیوں ہو؟ باتیں کرو۔ آندرے۔ آندرے۔"

اس نے دو چار بار آوازیں دیں پھر تھک ہار کر سوچنے لگی "میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔ یہ اچانک کیوں بدل گیا ہے؟ کیوں مجھ سے دور چلا گیا ہے؟ اس کا کوئی فون نمبر بھی نہیں ہے۔ او گاڈ! میں کیا کروں؟"

پورس نے اس کی سوچ میں کہا "آندرے مجھ سے دور ہوا ہے مگر بے وفا نہیں ہے۔ اس نے ایک بہت بڑے کارنامے کا سہرا میرے سر پر سجایا ہے۔ تین ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو میرے حوالے کیا ہے۔ مجھے صبر کرنا چاہیے۔ اپنے ہونے والے بچے کی خاطر خوش رہنا چاہیے۔ اپنی صحت کا خیال رکھوں گی تو بچہ بھی صحت مند پیدا ہوگا۔"

پورس تھوڑی دیر تک اس کی سوچ میں اسے سمجھاتا رہا پھر اس کے دماغ سے چلا گیا۔ آج رات ڈی جی نے اسے ڈنر کے لیے مدعو کیا تھا اور بھی کئی عہدے دار اسے مدعو کر رہے تھے۔ آئندہ اس کے دن رات رنگ برنگی تقریبات میں گزرنے والے تھے لیکن وہ ہونے والے بچے کی خوشیاں پورس کے ساتھ منانا چاہتی تھی۔

فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ اس نے ریسیور اٹھا کر ہیلو کہا۔ دوسری طرف سے ڈی جی کی آواز سن کر بولی "او۔ یس۔ مجھے یاد ہے۔ میں آج رات ڈنر پر آؤں گی۔"

"وہ تو تم ضرور آؤ گی۔ میں کچھ اور پوچھنا چاہتا ہوں۔ کیا تم اپنے شوہر سے ناراض ہو؟"

"آں؟ نہیں۔ وہ مجھ سے ناراض نہیں ہیں۔ اپنے میکے گئے ہیں۔ اسی لیے میرے ساتھ نہیں آئے۔"

"مجھ سے حقیقت نہ چھپاؤ۔ وہ تم سے ناراض نہیں ہے۔ تم اس سے ناراض ہو۔ وہ میکے نہیں گیا ہے۔"

"ڈی جی! تم مجھ سے زیادہ نہیں جانتے۔ اس کا میکا ساؤتھ افریقہ میں ہے میں نے ابھی اس سے بات کی ہے۔"

"تم نے اس سے بات نہیں کی۔ وہ تم سے بات کر رہا تھا۔ تم نے فون بند کر دیا۔"

"ہائیں۔ تم کس کی بات کر رہے ہو؟"

"تمہارے شوہر کی بات کر رہا ہوں۔ بے چارہ تم سے مایوس ہو کر میرے پاس آیا ہے۔"

"ارے! یہ کون سا شوہر تمہارے پاس پہنچا ہوا ہے؟"

"کون سا شوہر کا مطلب کیا ہوا؟ تمہارے کتنے شوہر ہیں؟ تمہیں کیا ہوا ہے شیوانی؟ تمہیں اس پر ترس آنا چاہیے۔ بے چارہ بھٹک رہا ہے۔ پہننے کو کپڑے نہیں ہیں۔ ایک لبادہ اوڑھے ہوئے ہے۔"

"او گاڈ! وہ گھنشام ہے۔ خود کو میرا شوہر کہتا ہے مگر میں اسے شوہر تسلیم نہیں کرتی ہوں۔"

"اور وہ کہہ رہا ہے' تم سے تسلیم کرائے گا۔ وہ انڈیا سے فیکس کے ذریعے شادی کے کاغذات منگوا رہا ہے۔ کہہ رہا ہے۔ ضرورت پڑنے پر درجنوں اہم گواہوں کو انڈیا سے بلا کر عدالت میں پیش کرے گا۔"

"پلیز ڈی جی! کسی طرح اس شخص سے پیچھا چھڑاؤ۔ یہ مجھے پریشان کر رہا ہے۔"

"میں اس سے بات کرتا ہوں۔ معاملات طے کرتا ہوں مگر تمہیں سوچ سمجھ کر شادی کرنی چاہیے تھی۔"

"میں نے اس سے نہیں' ٹیلی پیتھی جاننے والے آندرے سے شادی کی ہے۔ گھنشام میرا شوہر نہیں ہے۔"

"مگر اس کے پاس ثبوت اور گواہ ہیں۔ کیا یہ فراڈ ہے؟"

"جب میں گیارہ برس کی تھی۔ تب میری شادی کرائی گئی تھی۔ کیا اتنی کم سنی کی شادی کو تسلیم کرنا چاہیے؟"

"ہرگز نہیں۔ میں تمہارے لیے فائٹ کروں گا۔ اب پتا چلا ہے کہ تمہارا شوہر آندرے ہے۔"

ڈی جی سے رابطہ ختم ہو گیا۔ شیوانی نے ایک گہری سانس لے کر ریسیور کو رکھا۔ دوسرے فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ اس نے بیزاری سے فون کی طرف دیکھا۔ وہ کسی سے بات کرنا نہیں چاہتی تھی لیکن فون کی گھنٹی بجتی جا رہی تھی۔ اس نے ناگواری سے ریسیور اٹھا کر کان سے لگایا پھر کہا "ہیلو! شیوانی اسپیکنگ۔"

اسے ایک جانی پہچانی آواز سنائی دی "ہیلو میڈم! میں بہت عرصے بعد رابطہ کر رہا ہوں۔ دراصل ایک مصیبت میں گرفتار ہو گیا تھا۔ کیا تم مجھے پہچان رہی ہو؟"

وہ حیرانی سے بولی "آندرے! تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ یہ کیسی باتیں کر رہے ہو؟"

وہ خوش ہو کر بولا "اوہ۔ تم نے مجھے آواز سے پہچان لیا؟ واقعی تم غیر معمولی طور پر ذہین ہو۔ تم نے اب تک مجھے یاد رکھا ہے۔ ہمارا رابطہ اس وقت ختم ہوا تھا۔ جب تم ایک مضبوط ٹیم بنا کر چین جا رہی تھیں۔"

وہ جھنجلا کر بولی "شٹ اپ۔ تم بے وقوف مذاق کرنے لگتے ہو۔ ان باتوں کا مطلب کیا ہے کہ تم سے میرا رابطہ ختم ہو گیا تھا؟ تم نے مجھ سے شادی کی۔ آج میرے ساتھ لندن آتے آتے مجھے چھوڑ کر چلے گئے اور۔۔۔ اور۔۔۔"

"جسٹ اے منٹ میڈم! ابھی تم نے کیا کہا؟ میں نے تم سے شادی کی؟ تم۔۔۔ تم میڈم شیوانی ہو نا؟"

"ہاں۔ ہاں میں شیوانی ہوں۔ تمہارے ہونے والے بچے کی ماں ہوں۔ تم ایسی باتیں کیوں کر رہے ہو؟"

"او۔ نو میڈم! میرا سر چکرا رہا ہے۔ مجھے تو دشمنوں نے ٹریپ کیا تھا۔ مجھے غلام بنا کر رکھا تھا۔ میرے دوست بیکر رائٹ نے مجھے کل ہی دشمنوں سے نجات دلائی ہے پھر میں نے تم سے شادی کب کی ہے؟ یہ تم کس کے بچے کی ماں بن گئی ہو؟ کیوں مجھے اس بچے کا باپ بنا رہی ہو؟"

"ابھی تم بچے کی خوش خبری سن کر خوش ہو رہے تھے اور اب پوچھ رہے ہو کہ میں کس کے بچے کی ماں بن گئی ہوں۔"

اصل آندرے نے کہا "ڈیئر از سم تھنگ رانگ ود ھ یو۔ میڈم! تم چین کے مشن میں ناکام رہی ہو۔ اس ناکامی کا اثر تمہارے ذہن پر پڑا ہے۔"

"بس آندرے! بہت ہو چکا۔ اب تم مذاق نہیں کر رہے ہو' مجھ پر ظلم کر رہے ہو۔ تم نے خود ہی ٹرانسفارمر مشین کے نقشے والی مائیکرو فلم مجھے لا کر دی۔ یہاں اس نقشے کے ذریعے مشین تیار ہونے والی ہے پھر تم نے جے کافو' جے فلو اور جے سامو کو میرا غلام بنایا ہے۔ مجھے ڈھیر ساری کامیابیاں دے کر کہہ رہے ہو کہ میں اپنے مشن میں ناکام رہی ہوں اور ناکامی کے باعث پاگل ہو گئی ہوں۔"

"او گاڈ! مجھ پر رحم کر! میڈم! ایک بار پھر سے کہو کہ میں نے ٹرانسفارمر مشین کا نقشہ کہیں سے حاصل کر کے تمہیں دیا ہے۔ جو کام بالکل ہی ناممکن ہے۔ میں نے ممکن بنایا ہے۔ ایک بار کہو۔ میں خوشی سے مر جاؤں گا۔"

"میں فون بند کر رہی ہوں۔ میرے دماغ میں آ کر بات کرو۔ میں تمہارا دماغ درست کر دوں گی۔"

شیوانی نے ریسیور کو کریڈل پر پٹخ دیا۔ جھنجلا کر اٹھ گئی۔ ادھر سے ادھر ٹہلنے لگی۔ ایسے وقت اس نے پرائی سوچ کی لہروں کو اپنے دماغ میں محسوس کیا اور محسوس کرتے ہی سانس روک لی۔ چند سیکنڈ کے بعد اس نے پھر محسوس کیا۔ اس بار آندرے نے جلدی سے کہا "میں آندرے ہوں۔ تم نے مجھے بلایا ہے۔ سانس کیوں روک رہی ہو؟"

اس نے پوچھا "کون ہو تم؟ آندرے کے لب و لہجے میں بول رہے ہو اور یہ نہیں جانتے کہ جب میرا شوہر آندرے آتا ہے تو اس کی سوچ کی لہریں پرائی نہیں لگتی ہیں۔ میں سانس نہیں روکتی ہوں۔ جاؤ چلے جاؤ۔"

اس نے سانس روک لی۔ آندرے اس کے اندر سے نکل گیا۔ دراصل پورس نے شیوانی کے ذہن میں ایک دوسرا لب و لہجہ نقش کیا تھا اور وہی لہجہ اختیار کر کے اندر آتا تھا۔ اصل آندرے کو یہ تکنیک معلوم نہیں تھی اور شیوانی پریشان ہو کر سوچ رہی تھی کہ آندرے کو کیا ہو گیا ہے؟ وہ الٹی سیدھی حرکتیں کیوں کر رہا ہے؟

اسے ان سوالات کے جوابات ابھی نہیں مل سکتے تھے۔ ابھی الجھنیں بڑھنے والی تھیں۔

○☆○

الپا نے ٹرانسفارمر مشین تیار کرلی۔

یہ خبر امریکا اور تمام بڑے ممالک پر بجلی بن کر گری۔ امریکی یہ تو جانتے تھے کہ کچھ عرصہ پہلے الپا نے مشین کا نقشہ ان کے ملک سے چرایا تھا اور مشین کے ماہر مکینک جیکی ہنٹر کو بھی اغوا کیا تھا۔ اس طرح یہ خیال کیا جاتا تھا کہ وہ ایک دن ضرور مشین تیار کرلے گی۔

بعد میں امریکی سراغ رسانوں نے اطلاع دی کہ الپا کے حالات اس کے موافق نہیں ہیں۔ اسرائیل میں کچھ گڑبڑ ہورہی ہے۔ پچھلے دو ہفتوں سے الپا غائب ہے۔ ان حالات میں یقین ہوچلا تھا کہ وہ مشین تیار نہیں کی جاسکے گی۔

الپا تو یوں بھی لاپتا رہا کرتی تھی اسرائیلی اکابرین بھی اس کا خفیہ پتا ٹھکانا نہیں جانتے تھے۔ جب وہ کار کے حادثے سے دوچار ہوئی اور اسپتال پہنچ گئی۔ تب بھی اسے الپا کی حیثیت سے پہچاننے والا اسرائیل میں کوئی نہیں تھا۔ صرف ایک پارس اس کی بدحالی اور اس کی بدنصیبی سے واقف تھا۔

بہرحال ایک طویل غیر حاضری کے بعد الپا نے اپنے اکابرین کو مخاطب کیا اور انہیں ٹرانسفارمر مشین کے تیار ہونے کی خوش خبری سنائی تو سب نے یہی سمجھا کہ وہ مشین تیار کرنے کے سلسلے میں کہیں روپوش ہوگئی تھی۔ جس دن اس نے یہ خوش خبری سنائی اس دن تمام اکابرین نے خوب جشن منایا اور اپنے ملک میں یہ اعلان کیا کہ یہودی قوم کامیابی اور ترقی کے ایک نئے دور میں داخل ہورہی ہے۔ اس سلسلے میں عوام کو تین دن اور تین راتوں تک خوب جشن منانا چاہیے۔

امریکا اور دوسرے بڑے ممالک نے فون اور فیکس کے ذریعے اوپری دل سے مبارک باد دی۔ ان کے اندر کھلبلی پیدا ہوگئی تھی اسرائیل اتنا چھوٹا ملک ہے کہ دنیا کے نقشے میں ایک ناخن کے برابر دکھائی دیتا ہے لیکن اس چھوٹے سے ملک نے وسطی ایشیا اور یورپ اور افریقہ کے تمام اسلامی ممالک پر دہشت طاری کر رکھی تھی ایک تو پہلے ہی ایٹمی قوت بن چکا تھا اب ٹیلی پیتھی جیسا ایٹم بم سے بھی زیادہ خطرناک ہتھیار حاصل کررہا تھا۔

الپا اپنے فارم ہاؤس کے کاٹیج میں تھی اور خوشی سے دیوانی ہوکر ایک ریکارڈ آن کرکے آرکسٹرا کی دھن پر ناچ رہی تھی۔ خوشی سے جھوم جھوم کر کہہ رہی تھی "پارس تم کہاں ہو؟ میں تمہیں یہ خوش خبری سنانا چاہتی ہوں۔ ویسے یہ جانتی ہوں کہ تمہیں سب پتا ہے تم بڑے پیار سے میرے اندر چھپے رہتے ہو۔ تم میرا ساتھ نہ دیتے تو مجھے اتنی بڑی کامیابی حاصل نہ ہوتی۔"

وہ اچھی طرح سمجھ گئی تھی کہ پارس کبھی اس سے بات نہیں کرے گا۔ پہلے وہ بار بار اصرار کرتی تھی۔ اسے اپنے دماغ میں پکارتی رہتی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ وہ روٹھا ہوا ہے اسے کسی طرح منالے گی۔

لیکن وہ پتھر تھا اس کی سمجھ میں آگیا کہ وہ اس پتھر سے سر پھوڑتی رہے گی لیکن وہ اس سے بات کرنا تو دور کی بات ہے اسے اپنی آواز بھی نہیں سنائے گا۔ اس کے دماغ میں کبھی اپنی موجودگی ظاہر نہیں کرے گا۔

الپا کو صبر آگیا۔ وہ پارس کو منانے کے لیے اکثر اپنے دماغ میں کہتی رہتی تھی "تم مجھ سے نہ بولو۔ میں تمہاری خاموش محبت سے خوش ہوتی رہوں گی۔ ہر لمحہ اس انتظار میں رہوں گی کہ کبھی تم میری تمام غلطیوں کو بھلا کر مجھے معاف کروگے۔ تم میرے اندر آکر بھی مجھ سے دور رہتے ہو۔ مجھ سے محبت کرتے ہو اور ناراض ہوکر یوں جدا ہونے کی سزائیں بھی دیتے رہتے ہو۔"

مشین تیار ہوچکی تھی۔ اب اسے آزمانا تھا اس نے ابتدا میں اسرائیلی فوج کے چار جوان افسروں اور آرمی انٹیلی جنس کے چار ذہین سراغ رسانوں کو ہپناٹائز کیا تھا۔ انہیں اپنا معمول بنانے کے بعد ٹرانسفارمر مشین سے گزار کر ٹیلی پیتھی سکھانا چاہتی تھی۔

وہ مشین کچھ اس طرح تھی کہ اسے دو بیڈ کے درمیان رکھا جاتا تھا ایک بیڈ پر فاعل اور دوسرے بیڈ پر مفعول کو لٹایا جاتا تھا۔ فاعل سے مراد ہے جو پہلے سے ٹیلی پیتھی جانتا ہو اور مفعول سے مراد ہے جسے ٹیلی پیتھی سکھانا مقصود ہو اس طرح ان دونوں فاعل اور مفعول کے دماغوں کو اس ٹرانسفارمر مشین سے منسلک کیا جاتا تھا پھر اس کی مخصوص تکنیک کے مطابق فاعل کی ٹیلی پیتھی کو مفعول کے دماغ میں منتقل کیا جاتا تھا۔

الپا اب اپنے ملک کے ذہین باصلاحیت اور دلیر جوانوں کو ٹیلی پیتھی سکھانے والی تھی۔ اس کے لیے لازمی تھا کہ ان کے دماغوں میں یہ علم پہنچانے کے لیے ایک فاعل ٹیلی پیتھی جاننے والا ہو۔ الپا نے وہ مشین تیار کرنے کے دوران میں ہی نارنگ کو قیدی بنا رکھا تھا۔ وہ اسے غائب دماغ بنا کر اس تہ خانے میں لے آئی جہاں وہ ٹرانسفارمر مشین تھی۔

اس تہ خانے میں مشین تیار کرنے والے تین ماہر مکینک بھی تھے اور آرمی کا ایک جوان افسر بھی تھا۔ نارنگ کو اور اس افسر کو دو الگ الگ بیڈ پر لٹایا گیا پھر اس مشین کی

مخصوص تکنیک کے مطابق اسے آپریٹ کیا گیا۔ الپا نے ماہرین کو حکم دیا تھا کہ نارنگ کے دماغ سے صرف ٹیلی پیتھی کا علم اس جوان افسر کے دماغ میں پہنچایا جائے۔ نارنگ کی ذہانت، عادت و اطوار کو منتقل نہ کیا جائے۔ کیونکہ نارنگ ذہانت اور عادت و اطوار کے لحاظ سے بالکل ہی گوبر تھا۔

پہلی بار اس مشین کو آپریٹ کرنے میں دشواریاں پیش آئیں لیکن کامیابی ہوئی۔ جس جوان فوجی افسر کے دماغ میں علم منتقل کیا گیا۔ وہ جوان آپریشن کے تکلیف کے باعث وہ ایک گھنٹے تک بے ہوش پڑا رہا۔ ایسا سبھی ٹیلی پیتھی سیکھنے والوں کے ساتھ ہوا کرتا تھا۔ جب ایک گھنٹے کے بعد وہ ہوش میں آیا تو الپا نے اس سے پوچھا اب تم پہلی بار کس کے دماغ میں پہنچنا چاہو گے۔ خیال خوانی کی پرواز کرو اور ثابت کرو کہ تمہیں یہ علم حاصل ہوچکا ہے۔

الپا اس کے دماغ میں تھی۔ اس جوان افسر نے خیال خوانی کی پرواز کی پھر آرمی کے ایک اعلیٰ افسر کے دماغ میں پہنچ کر بولا "سر! میں آپ کا جونیئر افسر بنجامن بول رہا ہوں۔ آپ کی اجازت کے بغیر میڈم الپا کے حکم سے آیا ہوں۔"

الپا نے اس اعلیٰ افسر سے کہا "یہ درست کہہ رہا ہے۔ ایک کامیاب ٹیلی پیتھی جاننے والے کی حیثیت سے خیال خوانی کررہا ہے۔"

اس اعلیٰ افسر نے خوش ہوکر کہا "ویل ڈن میڈم! اسرائیل کی تاریخ میں آپ کا یہ کارنامہ سنہری حرفوں سے لکھا جائے گا۔ آئندہ نسلیں قیامت تک عزت سے آپ کا نام لیتی رہیں گی۔"

اسرائیل کے تمام اکابرین تک یہ خوش خبری پہنچائی گئی کہ ٹرانسفارمر مشین کا تجربہ کامیاب رہا ہے۔ ایک آرمی آفیسر نے اس مشین کے ذریعے ٹیلی پیتھی سیکھی ہے ایک دوسرے پر غالب آنے والے اور اقتدار قائم رکھنے والے یہ سمجھ رہے تھے کہ الپا نے کتنی بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ اب اس میں کوئی شبہ نہیں رہا تھا کہ چین کی طرح اسرائیل میں بھی ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی ٹی پی فوج تیار ہونے والی ہے۔

اب دوسرے آرمی افسران یا سراغ رسانوں کو ٹیلی پیتھی سکھانے کے لیے نارنگ کو اسی دن فاعل کی حیثیت سے استعمال نہیں کیا جاسکتا تھا۔ اگر اسے پھر آپریشن کی تکالیف سے گزارہ جاتا تو وہ مرہی جاتا لہٰذا چوبیس گھنٹوں کے بعد دوبارہ اس کے ذریعے دوسرے آرمی افسر کو ٹیلی پیتھی سکھائی گئی اور جس افسر نے پہلے دن یہ علم سیکھا تھا۔ اسے بھی فاعل بنا کر ایک آرمی سراغ رساں کو یہ علم سکھایا گیا۔ اس حساب سے الپا کے پاس چار ٹیلی پیتھی جاننے والے ہوگئے۔

دوسرے دن ان چاروں کے ذریعے مزید چار افراد کو ٹرانسفارمر مشین سے گزارہ گیا۔ الپا نے چوبیس گھنٹے کے بعد یہ سلسلہ جاری رکھا۔ وہ خوب سوچ سمجھ کر اپنے ملک کے ذہین حاضر دماغ اور باصلاحیت جوانوں کا انتخاب کررہی تھی۔ پہلے انہیں اپنا معمول بنا رہی تھی پھر انہیں ٹرانسفارمر مشین سے گزار رہی تھی۔ اس طرح جتنے بھی افراد یہ علم سیکھ رہے تھے۔ وہ الپا کے غلام بھی بنتے جارہے تھے۔

پارس نے فون کے ذریعے جواد کو مخاطب کیا "ہیلو میں پارس بول رہا ہوں۔ تم خیریت سے ہو؟"

جواد نے کہا "خدا کا شکر ہے۔ میں عزت اور سلامتی سے ہوں۔ بس ایک ہی پریشانی ہے جسے تم اچھی طرح جانتے ہو۔"

وہ پریشانی بھیما کے سلسلے میں تھی۔ اس کی پلید آتما جواد کے اندر سمائی ہوئی تھی۔ جواد نیکی اور پارسائی سے زندگی گزارتا آرہا تھا اس کے برعکس بھیما اپنے شیطانی ارادوں سے باز نہیں آرہا تھا۔ اب بھی یہ چاہتا تھا کہ جواد اس سے تعاون کرے اور اسے چالیس دنوں تک مکمل آتما شکتی حاصل کرنے کے لیے تپسیا کرنے کا موقع دے۔

جواد نے صاف طور سے کہہ دیا تھا "ہمارے دین میں کالا جادو سیکھنے کی ممانعت ہے۔ میں تمہیں ایک بھی منتر پڑھنے کا موقع نہیں دوں گا۔"

بھیما طرح طرح سے اسے پریشان کرتا رہتا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ ٹیلی پیتھی کے ذریعے الپا وغیرہ کو ٹریپ کرے۔ جواد نے ایک بار اسے ایسا کرنے کی اجازت دی تھی خود اس نے الپا کو ٹریپ کرنا چاہا تھا پھر پارس کی مداخلت سے باز آگیا۔ بھیما سے کہہ دیا کہ یہ مناسب نہیں ہے۔

بھیما نے غصے سے کہا "تم ہمیشہ مناسب اور نامناسب کا حساب کرتے رہتے ہو۔ بہترین مواقع سے فائدہ نہیں اٹھاتے ہو پارس تم سے روبرو ملنے آیا تھا اور تم سے متاثر بھی ہوگیا تھا اگر تم مجھے موقع دیتے اور میں ٹیلی پیتھی اور ہپناٹائزم کے ذریعے اسے اپنا معمول بنالیتا تو فرہاد علی تیمور اس کے خاندان والے ہمارے سامنے مجبور اور بے بس ہوجاتے مگر تم نے یہ موقع بھی گنوا دیا۔"

جواد بابا صاحب کے ادارے سے تعلق رکھنے والے علما اور دوسرے بزرگان دین کا عقیدت مند تھا۔ اسی لیے اس نے بھیما کی ضد کرنے کے باوجود پارس کو نقصان نہیں پہنچایا تھا۔

اب پارس نے کہا "جواد تم بہت عرصے سے بھیما کی پلید روح کو برداشت کررہے ہو۔ یہ تمہاری مجبوری ہے۔ تمہیں باقی زندگی گزارنے کے لیے ایسا کرنا ہی پڑے گا۔"

جواد نے کہا "میں بھیما سے مغلوب ہونے والا نہیں۔ اس کے شیطانی ارادوں کو کچلتا رہتا ہوں۔ مجھے صرف ایک ہی معاملے میں مایوسی ہے اور یہ مایوسی پیار کے معاملے میں ہے۔ حدیقہ میری منگیتر ہے۔ دن گزرتے جارہے ہیں اور میں اسے دل و جان سے چاہتے ہوئے بھی اس سے شادی نہیں کرسکتا۔"

پارس اس کی مجبوریوں کو سمجھ رہا تھا۔ جواد جب بھی تنہائیوں میں حدیقہ کے قریب ہوتا اس کے ساتھ پیار کے لمحات گزارتا تو ایسے وقت بھیما کی آتما بھی ان کے درمیان موجود ہوتی۔

ویسے تو اپنی روح اپنی ہی ہوتی ہے لیکن بھیما کی آتما پرائی تھی۔ اس کے ہم مزاج نہیں تھی۔ وہ حدیقہ کے ساتھ پیار کے پھول کھلانا چاہتا تو بھیما کانٹا بن کر موجود رہتا۔ اس کانٹے کو نکالنے کی کوئی صورت نہیں تھی۔

پارس نے کہا "دنیا میں کوئی کام ناممکن نہیں ہے۔ مسٹر جواد میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ میں بھیما کے ناپاک ارادوں سے تمہیں تحفظ دوں گا۔ اس کی پلید آتما کو ٹھنڈا کردوں گا اور اب ایسا کرنے کا وقت آگیا ہے۔ کیا تم میرے مشوروں پر عمل کروگے۔"

"یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے۔ تم میرے لیے ناممکن کو ممکن بنانا چاہتے ہو۔ میں تمہارے تمام مشوروں پر عمل کروں گا مجھے بتاؤ تم کیا چاہتے ہو۔"

"ابھی نہیں بتاؤں گا کیونکہ بھیما تمہارے اندر یہ باتیں سن رہا ہے۔ وہ ہماری مخالفت کرے گا۔"

بھیما نے جواد سے کہا "یہ پارس اپنے باپ کی طرح مکار ہے۔ پتا نہیں کیا کرنا چاہ رہا ہے لیکن میں اسے اپنے خلاف کچھ نہیں کرنے دوں گا۔"

جواد نے فون کے ذریعے پارس کو بھیما کی مخالفت کے بارے میں بتایا۔ پارس نے کہا "فکر نہ کرو۔ میں ایسے شیطانوں سے نمٹنا جانتا ہوں۔"

پارس نے جواد کے دوسرے عزیزوں کے دماغوں میں جگہ بنائی گھر کی چار دیواری میں اس کی ایک بہن اس کے ساتھ رہتی تھی۔ اس نے اس ہمشیرہ کے ذریعے جواد کے کھانے میں اعصابی کمزوری کی دوا ملادی۔ نتیجہ صاف ظاہر تھا۔ اس کھانے کے بعد جواد بری طرح کمزوری میں مبتلا ہوگیا۔ اس پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ اس کے عزیزوں نے فوراً ہی علاج کے لیے اسے قریبی اسپتال میں پہنچادیا۔

اس کے اندر بھیما پریشان ہورہا تھا۔ یہ سمجھ رہا تھا کہ جواد نے ایسا کوئی کھانا کھایا ہے۔ جو اس کے لیے نقصان دہ ثابت ہوا ہے۔ ہوسکتا ہے ایسا جان بوجھ کر کیا گیا ہو۔ میں نے پہلے ہی جواد سے کہا تھا کہ فرہاد کا یہ بیٹا بہت مکار ہے۔ مجھے میری مرضی کے مطابق جواد کے اندر نہیں رہنے دے گا۔ میں بھی دیکھوں گا کہ وہ جواد کو کمزور بنا کر مجھے کس طرح شکست دینا چاہتا ہے۔

پارس نے کہا "شیطان کے بچے میں تیرے منفی خیالات پڑھ رہا ہوں۔ جواد اس حد تک کمزور ہوگیا ہے کہ تو مجھے اس کے اندر آنے سے نہیں روک سکے گا تیری ٹیلی پیتھی اور کالے جادو کی منفی صلاحیتیں کمزور پڑ چکی ہیں۔"

وہ بولا "اس سے کیا فرق پڑے گا۔ تم جواد کو ہمیشہ کمزور بنا کر نہیں رکھ سکو گے اور نہ مجھے اس کے جسم سے نکال سکو گے پھر ایسی حرکتوں کا کیا مطلب ہے۔ چلو ناکام کوشش کرلو۔ میں تو بھیما ہوں یہاں سے نکلوں گا تو جواد کو مردہ کر دوں گا۔"

پارس نے ہنستے ہوئے کہا "بولتے رہو۔ تھوڑی دیر بعد بولنا بھول جاؤگے۔"

وہ خیال خوانی کی پرواز کرتا ہوا الپا کے پاس آیا پھر بولا "تم ہمیشہ مجھے پکارتی رہتی ہو۔ شکایت کرتی ہو کہ میں تم سے نہیں بولتا ہوں۔ لو اب بول رہا ہوں۔"

وہ خوشی سے اچھل پڑی۔ کہنے لگی "میں جانتی تھی کبھی نہ کبھی پتھر ضرور پگھلے گا۔ آج میرے لیے خوشی کا سب سے بڑا دن ہے۔ میرا جی چاہتا ہے اڑ کر تمہارے پاس آؤں اور تمہارے قدموں سے لپٹ کر اپنا تن من سب کچھ قربان کروں۔"

"زیادہ جذباتی نہ بنو۔ میں ایک ضروری کام سے آیا ہوں۔ میرا یہ کام تم ہی کرسکتی ہو۔"

"تم حکم دو میں ساری دنیا کو بھول کر پہلے تمہارا کام کروں گی۔"

"جواد بن مستقیم یروشلم کے ایک اسپتال میں ہے۔ میں نے اسے اعصابی کمزوری میں مبتلا کیا ہے۔"

"کیا اس سے کوئی دشمنی ہے؟"

"نہیں میں نے دوستی میں ایسا کیا ہے۔ وہ نہایت ہی نیک اور عبادت گزار ہے۔ ہم کبھی اس سے دشمنی کر ہی نہیں سکتے۔ تمہیں بھی یہی سمجھا رہا ہوں اسے ہمیشہ اپنا دوست بنائے رکھنا۔"

"تمہاری ہر بات میرے لیے حکم کا درجہ رکھتی ہے۔ میں آخری سانس تک جواد سے دوستی نباہوں گی۔"

"ابھی اپنے رازدار ماتحتوں کو اس اسپتال میں بھیجو انہیں حکم دو کہ بڑی رازداری سے جواد کو تمہارے کاٹیج کے تہ خانے میں لے آئیں۔"

"یہ تمہارا کام ہے میں خود کروں گی۔ خود وہاں جاؤں گی

اور اسے یہاں لے آؤں گی۔"

اس نے یہی کیا اپنے چند ماتحتوں کے ساتھ اسپتال پہنچ کر جواد کے عزیزوں سے کہا۔ جواد کا علاج سرکاری طور پر ہوگا لہٰذا اسے تل ابیب لے جایا جارہا ہے۔

اس کے عزیزوں نے اعتراض کیا لیکن مسلح فوجیوں کی موجودگی میں جواد کو وہاں سے لے جانے سے نہ روک سکے۔

بھیما اس کے اندر کہہ رہا تھا "جواد ہوش میں آؤ۔ دیکھو یہ کیا ہورہا ہے۔ پتا نہیں یہ کون عورت ہے؟ فوجیوں کے ساتھ آئی ہے اور تمہیں کہیں لے جارہی ہے۔ تم ہوش میں رہوگے تو اس کے ساتھ نہیں جاسکوگے۔"

جواد پر تھوڑی دیر کے لیے بے ہوشی طاری ہوئی تھی پھر وہ ہوش میں آگیا تھا لیکن کمزوری کے سبب کچھ نہیں بول رہا تھا۔ کھلی آنکھوں سے اپنے آس پاس دیکھ رہا تھا مگر خاموش تھا۔

اسے ایک اسٹریچر پر ڈال کر اسپتال سے باہر لایا گیا تھا پھر ایک ایمبولینس میں پہنچایا گیا تھا۔ آگے پیچھے کئی فوجی گاڑیاں کھڑی ہوئی تھیں۔ ان تمام گاڑیوں میں وہ فوجی تھے جنہیں الپا اپنا معمول بنا کر ٹیلی پیتھی سکھا چکی تھی۔ جواد بند ایمبولینس کے اندر تھا۔ بھیما یہ نہ دیکھ سکا کہ وہ ایمبولینس کہاں جارہی ہے۔ فارم ہاؤس کے کاٹیج کے سامنے پہنچ کر الپا کے ایک ٹیلی پیتھی جاننے والے ماتحت نے جواد کے دماغ پر قبضہ جما کر اس کی آنکھیں بند کردیں۔ جب اسے ایمبولینس سے باہر نکالا گیا تو بھیما الپا کے اس کاٹیج کو نہ دیکھ سکا وہ یہ بھی معلوم نہ کرسکا کہ اسے ایک تہ خانے میں پہنچایا گیا ہے۔

جواد کی کمزوری بڑی حد تک دور ہوچکی تھی۔ وہ ٹرانسفارمر مشین سے گزرنے کے قابل ہوچکا تھا۔ پارس نے الپا سے کہا "اسے مشین سے منسلک رہنے والے بیڈ پر لٹاؤ میں تمہارے ماہر کے دماغ میں رہ کر خود مشین کو آپریٹ کروں گا۔ اسے ریورس چلاؤں گا۔ جس کے نتیجے میں جواد کے اندر سے دوسری تمام صلاحیتوں کے علاوہ ٹیلی پیتھی کی صلاحیت بھی نکل جائے گی۔ کالا جادو بھی نابود ہوجائے گا۔"

الپا نے کہا "یعنی تم جواد کا برین واش کررہے ہو۔"

"میں جواد کے ساتھ بھیما کو بھی واش کررہا ہوں۔ ریورس آپریشن کے نتیجے میں بھیما کی تمام غیر معمولی صلاحیتیں بھی مٹ جائیں گی۔ اس کے اندر سے ہمیشہ کے لیے منفی خیالات مٹ جائیں گے۔"

الپا نے کہا "بھیما کی شیطانیت کو ختم کرنے کا یہ اچھا طریقہ ہے لیکن اس کے ساتھ جواد کے ذہن سے بھی سب کچھ مٹ جائے گا۔"

"ہاں ایسا ہوگا لیکن اس کے بعد بھی کچھ ہوگا دیکھتی جاؤ۔ میں کیا کرنے والا ہوں۔"

پارس ایک ماہر کے دماغ میں رہ کر مشین کو ریورس وے میں آپریٹ کرنے لگا۔ الپا کے لیے یہ نیا تجربہ تھا وہ نتیجے کا انتظار کرنے لگی۔ آپریشن کے بعد جواد ایک گھنٹے تک کبھی بے ہوشی اور کبھی نیم بے ہوشی کی حالت میں رہا۔ الپا نے پارس کے ساتھ اس کے دماغ میں پہنچ کر دیکھا وہ تقریباً خالی الذہن تھا۔ اپنے بارے میں سب کچھ بھول چکا تھا اور بھیما کا تو کچھ پتا ہی نہیں چل رہا تھا۔ اس کی آتما کے ساتھ جو ناپاکی اور شیطانیت تھی وہ مٹ گئی تھی ہمیشہ کے لیے فنا ہوگئی تھی۔ اب وہاں بھیما نہیں تھا صرف ایک ایسی آتما تھی جو آئندہ جواد کے ذہن سے ہم آہنگ رہنے والی تھی۔

الپا نے کہا "پارس ایک پہلو سے یہ بہت اچھا ہوا۔ بھیما ہمیشہ کے لیے نابود ہوگیا ہے لیکن جواد کب تک موجودہ حالت میں رہے گا؟"

"یہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے۔ چوبیس گھنٹے کے بعد جواد کے خاندان سے ایک نہایت ہی نیک اور دین دار شخص کو لایا جائے گا۔ وہ فاعل کے بیڈ پر رہے گا اس شخص کی تمام نیکیاں تمام پارسائی اور دین داری جواد کے دماغ میں منتقل کی جائے گی۔ اس طرح جواد کو پہلے کی طرح اس کی تمام خوبیاں حاصل ہوجائیں گی پھر اس کے چوبیس گھنٹے کے بعد میں اسے ہپناٹائز کروں گا اور اس کے اندر کھوئی ہوئی تمام یادداشت بحال کروں گا۔ اسے سب کچھ یاد آجائے گا مگر بھیما کبھی یاد نہیں آئے گا کیونکہ وہ فنا ہوچکا ہوگا۔"

وہ تعریفی انداز میں بولی "تم باکمال ہو جب میں نے پہلی بار جواد اور بھیما کے بارے میں سنا تھا۔ تب سے یہی سمجھ رہی تھی کہ دنیا کی کوئی طاقت جواد کو بھیما کے شر سے نجات نہیں دلاسکے گی۔ نجات دلانے کے لیے لازمی ہوگا کہ بھیما کی آتما کو جواد کے جسم سے بھگایا جائے اور اسے بھگانے کے نتیجے میں جواد کی موت واقع ہوجاتی۔"

پارس نے کہا "میں ان تمام پہلوؤں پر غور کرتا رہا تھا۔ ایک ہی بات سمجھ میں آتی رہی کہ آتما کو موجود رہنا چاہیے صرف اس کی ناپاکی کسی طرح دور کرنی چاہیے۔ لہٰذا یہی طریقہ سمجھ میں آیا جس پر ہم عمل کررہے ہیں۔"

وہ بولی "ہم نہیں صرف تم کررہے ہو۔ یہ تمہاری ذہانت ہے ایک نیک اور دین دار شخص کو تم اس کے ایمان کے مطابق طبعی عمر تک جینے کا موقع دے رہے ہو۔"

وہ بولا "ہاں مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ اب وہ اپنی حدیقہ کے ساتھ حیا کے تقاضے پورے کرتے ہوئے خوشگوار ازدواجی زندگی گزارتا رہے گا۔"

○☆○

کبھی کبھی شطرنج کی بازی جیتنے کے لیے ایک مہرہ ہی کافی ہوتا ہے۔ ہانگ کانگ کی شطرنج پر میرے خلاف کتنے ہی مہرے بکھرے ہوئے تھے۔ میں نے ان سب کو مات دینے کے لیے صرف ایک مہرے کو اپنی گرفت میں رکھا تھا اور اس مہرے کا نام تھا کم لی۔

میں نے ہانگ کانگ پہنچتے ہی کم لی کے ذریعے زاؤ زیانگ اور جان ہارڈی کا پتا ٹھکانا معلوم کیا تھا پھر ان دونوں کو اس طرح ہلاک کیا تھا کہ ان کی ہلاکت کے نتیجے میں گاڈ فادر ناناکا کوڈو اور امریکا کے درمیان عداوت کی خلیج پیدا ہوگئی تھی۔

ایک طرف امریکا کے دو اہم افراد جان ہارڈی اور ٹیلی پیتھی جاننے والا زاؤ زیانگ مارے گئے تھے۔ دوسری طرف میں نے زاؤ زیانگ بن کر ناناکا کوڈو کے ایک اہم ماتحت کو دماغی مریض بنا دیا تھا اور چیلنج کیا تھا کہ یہ ایک نمونہ ہے۔ اگر اب کسی بھی امریکی عہدے دار کو جانی یا جسمانی نقصان پہنچایا جائے گا تو ناناکا کوڈو کے ایک ایک سمورائی کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔

اس چیلنج کے بعد میں نے کم لی کے ذریعے زاؤ زیانگ کو ہلاک کیا تھا اس وقت ناناکا کوڈو کا کوئی اہم ماتحت کم لی سے فون پر باتیں کر رہا تھا۔ اس سے کہہ رہا تھا کہ وہ زاؤ زیانگ کی ہلاکت کے بعد ہانگ کانگ میں تنہا نہیں رہے گی۔ اسے ناناکا کوڈو کے سائے میں آجانا چاہیے۔

کم لی کو ایک چائنیز نائٹ کلب کا پتا بتایا گیا تھا۔ وہ زاؤ زیانگ کو ہلاک کرتے ہی اس بنگلے سے نکل کر چائنیز نائٹ کلب میں پہنچ گئی تھی۔ وہاں ایک چینی شخص نے کم لی سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا "ہم تمہیں ویلکم کہتے ہیں میرا نام شوان جی ہے ہمارے اس علاقے میں کوئی امریکی نہیں آسکتا اگر آجائے تو واپس نہیں جاسکتا۔ تم یہاں پوری طرح محفوظ رہوگی۔"

کلب کے اوپری حصے میں شوان جی کا ایک رہائشی کمرا تھا۔ اس نے کم لی سے کہا "تم میرے کمرے میں رہوگی اور یہاں میرا دل خوش کرتی رہوگی۔"

وہ چونک کر بولی "تم کہنا کیا چاہتے ہو؟"

"بھولی اور ناوان نہ بنو۔ ہم نے تمہارے بارے میں بہت کچھ معلوم کیا ہے۔ تم میجر لیوچن کی بیٹی ہو بڑی فراخ دل ہو جس پر دل آجاتا ہے اس پر مہربان ہوجاتی ہو۔ مجھے دیکھو میں کوئی گیا گزرا نہیں ہوں۔ عمر کچھ زیادہ ہے مگر جوانوں سے زیادہ جوان ہوں۔"

"تم کیا بکواس کر رہے ہو؟ میں ایک میجر کی بیٹی ہوں۔ کوئی سوسائٹی گرل نہیں ہوں۔"

"تم جو بھی ہو تمہیں پناہ چاہیے یہاں سے باہر جاؤ گی تو امریکی جاسوس تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ یہاں رہوگی تو ہر طرح سے محفوظ رہوگی لیکن یہاں رہنے کی فیس تمہیں ادا کرنی ہوگی۔"

"میں ایسی فیس ادا نہیں کروں گی جیسی تم چاہتے ہو۔ مجھے گاڈ فادر ناناکا کوڈو کا پتا بتاؤ یا فون پر اس سے بات کراؤ۔ میں اسے بتانا چاہتی ہوں کہ میری اہمیت کیا ہے۔ زاؤ زیانگ اور جان ہارڈی مجھے کیوں اپنے ساتھ رکھتے تھے۔"

شوان جی نے حقارت سے کہا "تمہاری اہمیت صرف اتنی ہے کہ تم حسین ہو اور جوان ہو۔ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ تمہیں قتل کردیا جائے۔"

"مجھے ضرور قتل کرو مگر ایک بار ناناکا سے بات کراؤ۔ میرا دعویٰ ہے کہ مجھ سے بات کرتے ہی ناناکا میری موت کا فیصلہ بدل دے گا۔"

شوان جی نے اسے گھور کر دیکھتے ہوئے کہا "ایسی کیا بات ہے کہ ہم تمہیں قتل کرنے کے ارادے سے باز آجائیں گے ؟ نہیں! تم ایک عام سی حسین لڑکی ہو تم سے کھیلا جاسکتا ہے اور کھیل کر کھلونے کی طرح توڑا جاسکتا ہے۔"

"تو پھر ایسا کرو کہ مجھے توڑنے سے پہلے فون پر ناناکا سے صرف ایک بات کہہ دو کہ صرف میں ہی ناناکا کے دشمن فرہاد علی تیمور کو ہزار میک اپ کے باوجود پہچان سکتی ہوں۔ مشین کے نقشے والی مائیکرو فلم صرف میرے ذریعے سے حاصل ہوسکتی ہے۔"

وہ غراتا ہوا اس کے قریب آیا پھر ایک ہاتھ سے اس کا گلا دبوچ کر کہنے لگا "فوراً بتاؤ فرہاد کہاں ہے؟ تم اسے کس طرح پہچانوگی؟"

کم لی نے اشارے سے گردن چھوڑنے کے لیے کہا پھر گردن چھوڑنے پر بولی "میری گردن دباؤ گے تو فرہاد کو کہاں پاؤ گے؟ کیا تم نہیں چاہتے کہ وہ مائیکرو فلم تمہارے ناناکا کوڈو کو ملے؟"

وہ گرج کر بولا "تو پھر بتاتی کیوں نہیں ہو؟"

"میں تمہیں نہیں ناناکا کو بتاؤں گی۔ مجھے مار ڈالو یا پھر ناناکا سے میری بات کراؤ۔"

شوان جی نے بے بسی سے گھور کر اسے دیکھا پھر اپنے موبائل فون کو آن کرکے نمبر پنچ کرنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد لیڈی سیکریٹری کی آواز سنائی دی۔ وہ بولا "میں شوان جی ہوں کم لی' فرہاد کے سلسلے میں گاڈ فادر سے کچھ اہم باتیں کرنا چاہتی ہے۔ اس کا دعویٰ کہ ہم اس کے ذریعے فرہاد تک پہنچ سکتے ہیں۔"

لیڈی سیکریٹری نے کہا "انتظار کرو۔ ابھی بات ہوسکتی ہے۔"

میں کم لی کے ذریعے یہ سب کچھ کر رہا تھا۔ ایک کے بعد دوسرے اور دوسرے کے بعد تیسرے کرداروں تک پہنچتے ہوئے ناناکا کوڈو کی شہ رگ تک پہنچنا چاہ رہا تھا۔ وہ کوئی معمولی شخص نہیں تھا۔ انڈر ورلڈ کی ڈرگ مافیا کا گاڈ فادر تھا۔ کبھی کسی سے براہِ راست ملاقات نہیں کرتا تھا اگر ملاقات ضروری ہوتی تو ایسے وقت اس کے آس پاس ایک درجن سمورائی ہوتے ناناکا کوڈو خود ایک ماہر سمورائی تھا۔ بجلی جیسی پھرتی سے تلوار بازی کا مظاہرہ کرتا تھا اور چشم زدن میں مخالف کی گردن تن سے جدا کردیتا تھا۔

ابھی میں نہیں جانتا تھا کہ میرا اس کا سامنا کب ہوگا؟ اور کیسے ہوگا؟ فی الحال میں اس کے آس پاس موجود رہنے کے لیے جگہ بنا رہا تھا اس فون پر ہونے والی گفتگو کے نتیجے میں مجھے ایک موقع ملا اور میں لیڈی سیکریٹری کے دماغ میں پہنچ گیا۔

تھوڑی دیر بعد ناناکا نے اپنی گونجتی اور گرجتی ہوئی آواز میں فون پر کہا "کہاں ہے وہ لڑکی؟ وہ ہمیں کس طرح فرہاد تک پہنچائے گی؟"

شوان جی نے کہا "باس یہ خود تم سے بات کرنا چاہتی ہے۔ میں اسے فون دے رہا ہوں۔"

کم لی نے اس سے فون لے کر کہا "ہیلو گاڈ فادر مجھ میں قدرتی طور پر بو سونگھنے کی غیر معمولی صلاحیت ہے۔ میں نے فرہاد کے ساتھ کچھ وقت گزارہ ہے اور میں جس کے ساتھ تنہائی میں وقت گزارتی ہوں اس کے پسینے کی مخصوص بو میرے ذہن میں نقش ہوجاتی ہے۔ اب فرہاد یہاں آکر نہ جانے کس بھیس میں چھپتا پھر رہا ہے لیکن جب بھی وہ میرے قریب سے گزرے گا تو میں اسے ہزار میک اپ کے باوجود پہچان لوں گی۔"

ناناکا نے پوچھا "کیا تم سچ کہہ رہی ہو؟ کیا مجھے تم پر بھروسا کرنا چاہیے؟"

"تم خود سمجھ سکتے ہو کہ مجھے بیجنگ سے یہاں ہانگ کانگ کیوں بلایا گیا ہے؟ ایسے وقت جبکہ فرہاد خطرے کی طرح سب کے سروں پر منڈلا رہا ہے۔ زاؤ زیانگ مجھے ساتھ لیے گھومتا رہتا تھا۔ وہ اور جان ہارڈی جانتے تھے کہ فرہاد سات پردوں میں بھی رہے گا تو میں بو سونگھ کر اسے ڈھونڈ نکالوں گی۔"

ناناکا نے قائل ہو کر کہا "تمہاری بات سمجھ میں آتی ہے۔ تمہارے اندر ایسی غیر معمولی صلاحیت ہے۔ اسی لیے تمہیں یہاں بلایا گیا ہے لیکن اس بات کی وضاحت کرو کہ تم ان کے لیے بہت اہم تھیں پھر ان کی دشمن کیوں بن گئیں۔ تم نے زاؤ زیانگ کو کیوں ہلاک کیا؟"

میں یہاں امریکیوں کے لیے کام کرنے آئی تھی۔ وہ میرے ذریعے فرہاد کو ڈھونڈنا چاہتے تھے۔ میں جس سے وفاداری کرتی ہوں اس کے لیے سب کچھ کرسکتی ہوں لیکن اپنی عزت نہیں دے سکتی ہوں۔ ایک امریکی اعلیٰ عہدے دار کی نیت مجھ پر خراب ہوگئی تھی زاؤ زیانگ مجھے اس کے سامنے پیش کرنا چاہتا تھا۔ اسی بات پر زاؤ سے جھگڑا ہوگیا وہ مجھے گن پوائنٹ پر اس عہدے دار کی خواب گاہ میں پہنچانا چاہتا تھا۔ میں نے موقع پاتے ہی اسے گولی مار دی پھر وہاں سے بھاگ کر تمہاری پناہ میں آئی ہوں تو تمہارا یہ کتا شوان جی میری عزت سے کھیلنا چاہتا ہے۔"

وہ اپنی گرجتی ہوئی آواز میں بولا "اس لمحے سے کوئی تمہیں ہاتھ نہیں لگائے گا۔ تمہیں یہاں سے ہانگ کانگ کے جزیرے میں پہنچایا جائے گا۔ وہاں تم ہمیشہ محفوظ رہوگی لیکن اس سے پہلے ہمارے خاص آدمیوں کی نگرانی میں رہ کر فرہاد کو تلاش کروگی۔"

پھر ناناکا نے فون پر شوان جی سے کہا "کم لی کو ہاتھ نہ لگاؤ۔ وہ میری امانت ہے اسے میرے پرائیویٹ کاٹیج میں پہنچا دو۔"

کم لی ایک مہرے کی حیثیت سے میرے بہت کام آرہی تھی۔ اس کے ذریعے میں ناناکا کی لیڈی سیکریٹری تک پہنچ گیا تھا۔ اب اس کے ذریعے معلومات حاصل کر رہا تھا۔ پتا چلا ناناکا اس وقت ہانگ کانگ کے جنوبی جزیرے میں ہے اس کے ساتھ ہمیشہ دن کے وقت بارہ سمورائی اور رات کے وقت دوسرے بارہ سمورائی رہا کرتے ہیں۔ وہ دن رات اپنے ماہر اور بے رحم تلوار بازوں کے درمیان رہتا ہے۔ کبھی کوئی حسینہ اسے پسند آجائے اور وہ خطرہ محسوس نہ کرے تو ایسے وقت تنہائی میں اس کے ساتھ وقت گزارتا ہے اور ایسے وقت اس کے سمورائی اس سے دور رہتے ہیں۔

پھر یہ معلوم ہوا کہ اس کے آس پاس رہنے والوں میں سب ہی یوگا کے ماہر ہیں کسی کے دماغ میں پہنچ کر اسے ٹریپ کرنا بہت مشکل ہے۔ ایسے دشمنوں کے خلاف ایک ہی طریقہ کار ہوتا ہے کہ انہیں زخمی کیا جائے یا وہ جسمانی یا ذہنی کمزوری میں مبتلا ہوں۔ ان ہی طریقوں سے دماغوں میں پہنچا جاسکتا ہے۔

لیڈی سیکریٹری کے خیالات سے پتا چلا کہ انڈر ورلڈ میں ناناکا کے دو بہت ہی تجربے کار وکیل ہیں۔ جو اس کی طرف سے قانونی لڑائی لڑتے ہیں پھر دو ڈاکٹر ہیں۔ جو ناناکا اور اس کے دو درجن سمورائی کے لیے مخصوص ہیں۔ ان کے علاوہ تین ایسے خطرناک مجرم تھے۔ جو بین الاقوامی شہرت کے حامل تھے۔ ویسے ان کے لیے شہرت کا لفظ استعمال کرنا غلط ہوگا۔ وہ تینوں بدنام زمانہ تھے۔ انہوں نے گھاٹ گھاٹ کا پانی پیا تھا۔

کوئی چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا جرم ایسا نہیں تھا جو ان سے سرزد نہ ہوا ہو وہ تینوں مجرم گاڈ فادر ناناکاکوڈو کے خاص ماتحت اور مشیر تھے کبھی جرائم کے معاملے میں پیچیدگیاں پیدا ہوئی تھیں تو وہ گاڈ فادر کو بڑے ماہرانہ مشورے دیا کرتے تھے۔

ناناکا ان کی کارکردگی سے بہت خوش تھا ان پر اعتماد کرتا تھا کیونکہ ان کے مشوروں پر عمل کرنے کے بعد کبھی اسے شکست یا ناکامی نہیں ہوئی تھی لیکن اب یہ اہم مسئلہ درپیش تھا کہ وہ تینوں مجرم دو وکیل اور دو ڈاکٹر یہ کل سات اہم افراد یوگا کے ماہر نہیں تھے۔ پینے پلانے اور زندگی کا بھرپور لطف اٹھانے کے عادی تھے۔

ناناکا نے دونوں ڈاکٹروں اور وکیلوں کو سختی سے تاکید کی تھی کہ وہ اس سے کبھی فون پر گفتگو نہ کریں۔ جب تک فرہاد گرفت میں نہ آئے وہ اپنے گھروں سے نہ نکلیں کسی دوست یا رشتے دار سے ملاقات نہ کریں اگر ڈاکٹر کی ضرورت ہوگی تو بڑی رازداری سے کسی دوسرے ڈاکٹر کی خدمات حاصل کرلی جائیں گی کوئی قانونی لڑائی لڑنی ہوگی تو صرف تحریر اور فیکس کے ذریعے ان وکیلوں سے رابطہ کیا جائے گا۔

ناناکا نے ان تینوں مجرموں سے کہا "تم میں سے ہر ایک میرے لیے اہمیت رکھتا ہے۔ فرہاد سے نمٹنے کے لیے مجھے خاص طور پر تم تینوں کے مشوروں کی ضرورت پیش آتی رہے گی۔"

ان میں سے ایک نے کہا "ہماری فکر نہ کرو۔ ہم محتاط رہیں گے۔ کمپیوٹر کے ذریعے ہمارا رابطہ رہے گا۔"

دوسرے نے کہا "ہمارے مجرمانہ تجربات کے سامنے فرہاد ابھی بچہ ہے۔ وہ کبھی ہمارے سائے تک بھی نہیں پہنچ سکے گا۔"

تیسرے نے کہا "تم ان ٹیلی پیتھی جاننے والوں سے رابطہ رکھو۔ جو تمہارے دوست ہیں اور یورپ میں انڈر ورلڈ کے کنگ مانے جاتے ہیں۔"

"میرا ان سے رابطہ رہتا ہے لیکن ابھی وہ میرے لیے کچھ کرنے کے قابل نہیں ہیں کیوں کہ فرہاد کا سراغ نہیں مل رہا ہے۔ دو دن اور دو راتیں گزر چکی ہیں اور ہمارے آدمی اس کا سراغ لگانے میں ناکام ہو رہے ہیں۔ کچھ پتا نہیں چل رہا ہے کہ وہ کم بخت کہاں چھپا ہوا ہے اور اس روپوشی میں کیا کر رہا ہے؟"

ایک مشیر نے کہا "میں ابھی یہ بات کہنے والا تھا کہ وہ روپوش ہے اور ہمارے خلاف بہت کچھ کر رہا ہے مگر تم سمجھ نہیں پا رہے ہو۔"

ناناکا نے پوچھا "یہ تم کیا کہہ رہے ہو اگر وہ ہمارے خلاف کچھ کرے گا اس کی مخالفت صاف طور سے ہماری سمجھ میں آئے گی۔"

اس مشیر نے کہا "یہ کوئی ضروری نہیں کچھ سازشیں ایسی بھی ہوتی ہیں جو اس وقت سمجھ میں آتی ہیں۔ جب پانی سر سے گزر چکا ہوتا ہے۔"

دوسرے مشیر نے کہا "تم پہیلیاں نہ بجھواؤ اگر فرہاد کی کوئی سازش تمہاری سمجھ میں آرہی ہے تو کھل کر بولو۔"

اس مشیر نے کہا "جب سے فرہاد ہانگ کانگ آیا تب سے دو اہم امریکی زاؤ زیانگ اور جان ہارڈی مارے جا چکے ہیں اور تمہارے ایک اہم ماتحت کو دماغی مریض بنا کر اسپتال پہنچا دیا گیا ہے۔ تمہارا دعویٰ ہے کہ تمہارے آدمیوں نے ان دو امریکیوں کو قتل نہیں کیا ہے۔ اسی طرح میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ زاؤ زیانگ نے تمہارے خاص ماتحت کو دماغی مریض نہیں بنایا ہے۔"

ناناکا نے کہا "اوہ گاڈ! تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ میرے ماتحت کو فرہاد نے ٹیلی پیتھی کے ذریعے دماغی مریض بنایا ہے۔ ہاں ہاں یہ بات سمجھ میں آرہی ہے فرہاد نے ہی ان دو امریکیوں کو کسی آلہ کار کے ذریعے قتل کرایا ہوگا۔"

ایک مشیر نے کہا "اور وہ آلہ کار کون ہے؟ یہ ہمیں سمجھ لینا چاہیے۔"

تیسرے مشیر نے کہا "بالکل سمجھ میں آنے والی بات ہے۔ وہ آلہ کار کم لی ہے۔ فرہاد اس لڑکی کے ذریعے زاؤ زیانگ اور جان ہارڈی تک پہنچا پھر دوسرے امریکی عہدے دار کے ذریعے تمہارے خاص ماتحت کے پاس پہنچا۔ اب بات آئینہ کی طرح صاف ہے۔"

ناناکا نے کہا "یہ بات پہلے سمجھ میں کیوں نہیں آئی کہ وہ ہانگ کانگ پہنچ کر بالکل خاموش ہے۔ ہمارے کسی آدمی کو نہیں چھیڑ رہا ہے مگر بڑی چالاکی سے ہمارے اور امریکیوں کے درمیان دشمنی پیدا کر رہا ہے۔ ہم ایک دوسرے کے بدترین دشمن بن چکے ہیں۔"

ایک مشیر نے کہا "بعض اوقات بالکل سامنے کی بات سمجھ میں نہیں آتی۔ اب ہم سمجھ رہے ہیں کہ ہمیں کم لی کی طرف سے محتاط رہنا چاہیے۔"

ناناکا نے غصے سے کہا "محتاط کیا رہنا ہے۔ ابھی میرے سمورائی اس کی گردن اڑا دیں گے۔"

"نہیں ناناکا ہم تمہارے مشیر ہیں۔ غصے میں نہ آؤ۔ ہمارے مشورے پر عمل کرو۔ کم لی کو بالکل معلوم نہ ہونے دو کہ ہم اسے فرہاد کی آلہ کار سمجھ رہے ہیں۔ اگر ہم یہ ظاہر کریں گے تو فرہاد آئندہ اس سے کام نہیں لے گا۔"

دوسرے مشیر نے کہا "بے شک اب ہماری حکمت عملی یہ ہوگی کہ ہم کم لی کو آلہ کار بنائیں گے۔ بالکل انجان اور بے وقوف بن کر یہ دیکھتے رہیں گے کہ فرہاد اس لڑکی کے ذریعے آئندہ کیا کرنے والا ہے۔"

تیسرے مشیر نے کہا "بائی داوے فرہاد کی کھوپڑی میں شیطان کا دماغ ہے۔ وہ غضب کی چالیں چلتا ہوا کم لی کو تقریباً تمہارے قریب لے آیا ہے اگر ابھی یہ بات ہماری سمجھ میں نہ آتی تو تم اس حسین لڑکی کو رات گزارنے کے لیے اپنے پرائیویٹ کاٹیج میں ضرور بلاتے۔"

ناناکا نے حیرانی اور پریشانی سے کہا "مائی گاڈ فرہاد کتنی آسانی سے میرے پرائیویٹ کاٹیج میں میری شہ رگ تک پہنچنے والا تھا۔ اوہ نو۔ نیور۔ اب میں اس کی کوئی چال کامیاب نہیں ہونے دوں گا اب تو میں اپنے سائے پر بھی بھروسا نہیں کروں گا۔"

ایک نے کہا "اب ہم دانش مندانہ مشورہ دے رہے ہیں۔ ایسے وقت میں غصہ تھوک دینا چاہیے خود کو ایسے نارمل رکھو۔ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں کیونکہ جب تک دماغ میں گرمی رہتی ہے۔ تب تک آدمی عقل کی کوئی بات سوچ نہیں سکتا۔"

ناناکا نے ادھر سے ادھر ٹہلتے ہوئے کہا "ایسے وقت میں ایک ہی کام کرتا ہوں۔ وقت ضائع کیے بغیر دشمن کو قتل کر دیتا ہوں۔ دشمن نظروں میں نہیں ہے مگر اس کی آلہ کار میرے پاس پہنچی ہوئی ہے مگر تم کہہ رہے ہو اسے زندہ رکھنا چاہیے۔"

ہاں یہی کرنا چاہیے۔ فرہاد جو کام اس لڑکی سے لے رہا تھا وہی کام تمہیں بھی اس لڑکی سے لینا چاہیے۔

دوسرے مشیر نے کہا "فرہاد کو اس خوش فہمی میں مبتلا رکھا جائے کہ تم اس لڑکی کی اصلیت سے واقف نہیں ہو۔ تم دھوکا کھا رہے ہو اس لڑکی سے ایسا کوئی کام لو کہ وہ اس کام کے سلسلے میں فرہاد سے کہیں ملاقات کرنے کے لیے جائے۔"

تیسرے مشیر نے کہا "یہ ایک آسان اور بہترین آئیڈیا ہے۔ وہ جہاں بھی فرہاد سے ملنے جائے گی۔ وہاں تم فرہاد کو دبوچ لو گے۔"

ناناکا سوچنے لگا کہ جوابی کارروائی کس طرح کی جاسکتی ہے۔ کم لی کو کس طرح فرہاد کے خلاف استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس نے کمپیوٹر کے ذریعے ان تینوں مجرموں سے کہا "میں ابھی اپنے ٹیلی پیتھی جاننے والے دوستوں سے رابطہ کر رہا ہوں۔ میں انہیں کم لی کے دماغ میں پہنچاؤں گا۔ وہ اس کے اندر رہ کر بڑی آسانی سے معلوم کرتے رہیں گے کہ فرہاد اس سے کس طرح رابطہ کرتا ہے اور آئندہ اس سے کس طرح کام لینے والا ہے۔"

"یہ زبردست آئیڈیا ہے تم ابھی اپنے دوستوں سے رابطہ کرو۔"

ناناکا نے کمپیوٹر کو آف کر دیا پھر اس نے انڈر ورلڈ کے ٹیلی پیتھی جاننے والے بائرن ٹوڈ کے پرائیویٹ فون نمبر پنچ کیے۔ اس سے رابطہ ہو گیا۔ اس نے پوچھا "ہیلو ناناکا کیسے ہو؟ اتنا تو سمجھ رہا ہوں کہ آج کل فرہاد کے معاملے میں الجھے ہوئے ہو۔"

"میں نے یہی پوچھنے کے لیے فون کیا ہے۔ تم اس معاملے میں کیا کر رہے ہو؟ تمہاری خاموشی سے پتا چلتا ہے کہ اسے اب تک ڈھونڈ نہیں پائے ہو۔"

بائرن نے کہا "جب کڑی سے کڑی نہیں ملے گی۔ اپنے شکار تک پہنچنے کا کوئی دھندلا سا راستہ بھی نظر نہیں آئے گا تو ہمیں کیسے معلوم ہوگا کہ ہمیں شکار کھیلنے کے لیے کہاں جانا ہے اور کیا کرنا ہے۔ میں تو کہتا ہوں فرہاد ابھی ہانگ کانگ نہیں پہنچا ہے یا تو تمہارے خوف سے واپس چلا گیا ہے یا پھر ہانگ کانگ آنا ضروری نہیں سمجھتا ہے۔"

ناناکا نے کہا "وہ یہیں روپوش ہے اور بڑی چالبازیاں دکھا رہا ہے۔ سامنے نہ آکر ہمیں نقصان پہنچا رہا ہے۔ اس نے امریکا اور انڈر ورلڈ والوں کے درمیان اختلافات پیدا کر دیے ہیں۔"

"اس کا مطلب ہے وہ خود روپوش رہتا ہے اور اپنے آلہ کاروں سے کام لیتا ہے۔"

"ہاں اس کی ایک آلہ کار لڑکی نظروں میں آئی ہے۔ اس کا نام کم لی ہے۔ فرہاد نے بڑی چالبازی سے کم لی کو میرے قریب پہنچا دیا ہے۔"

"تعجب ہے تم نے جانتے ہوئے بھی اس کی آلہ کار کو اپنے قریب آنے دیا! تم سوچ بھی نہیں سکتے کہ وہ اس ایک آلہ کار کے ذریعے اب تک تمہارے چاروں طرف کتنے آلہ کار بنا چکا ہوگا۔ مجھے بتاؤ وہ لڑکی کہاں ہے؟"

"تم میرے جس ماتحت کے دماغ میں رہ کر کبھی کبھی مجھ سے گفتگو کیا کرتے ہو اس ماتحت کے دماغ میں جاؤ۔ میں اسے حکم دیتا ہوں کہ وہ فون کے ذریعے کم لی سے باتیں کرے۔ اس طرح تم اس لڑکی کی آواز سن سکو گے۔"

ناناکا نے اپنے خاص ماتحت سے انٹر کام کے ذریعے کہا "ابھی کم لی کو فون کرو اور معلوم کرو کہ اس کی رہائش اور حفاظت کے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں یا نہیں۔"

اس کے حکم کے مطابق کم لی سے رابطہ کیا گیا۔ بائرن ٹوڈ اس ماتحت کے ذریعے کم لی کے اندر پہنچ گیا اور اس کے خیالات پڑھنے لگا۔

میں نے کم لی کو اس طرح آلہ کار بنایا تھا کہ وہ میرے

کام آرہی تھی مگر بے خبر تھی کہ میرے لیے کام کررہی ہے۔

بائرن ٹوڈ اس کے خیالات پڑھنے لگا۔ کم لی کے چور خیالات سے بھی پتا نہ چل سکا کہ میں کبھی اس سے فون اور ٹیلی پیتھی کے ذریعے رابطہ کرتا ہوں۔ بائرن نے اس خاص ماتحت کے ذریعے ناناکا سے کہا "فرہاد کبھی کم لی سے بات نہیں کرتا ہے۔ وہ جب سے ہانگ کانگ آئی ہے تب سے اس نے فرہاد کی آواز نہیں سنی ہے۔"

ناناکا نے کہا "ہوسکتا ہے فرہاد نے اسے ہپناٹائز کیا ہو اور وہ سحرزدہ رہ کر اس کے لیے کام کرتی ہو اور اپنے عامل فرہاد سے بے خبر ہو۔"

"ہاں یہ ممکن ہے وہ ایسی ہی چال چل رہا ہے۔ آئندہ میں اور میرے ساتھی باری باری کم لی کے اندر موجود رہیں گے اور اس کی حرکتوں سے اندازہ کریں گے۔ فرہاد اس سے کس طرح کام لے رہا ہے اور کس طرح تمہارے خلاف استعمال کررہا ہے۔"

مسٹر بائرن آج تک زبردست سے زبردست دشمن کبھی میرے اعصاب پر سوار نہیں رہے مگر یہ صرف دو دنوں میں میرے حواس پر چھا گیا ہے۔ میری نیند اڑ گئی ہے۔ جب تک یہ نظروں کے سامنے نہیں آئے گا اور جب تک میں اسے اپنے شکنجے میں نہیں لوں گا تب تک سکون سے نہیں رہ سکوں گا۔"

"فکر نہ کرو پہلے میں اور ہاروے دو ٹیلی پیتھی جاننے والے تھے۔ اب تین ٹیلی پیتھی جاننے والے ہمارے دوست بن گئے ہیں۔ یعنی فرہاد کے مقابلے میں ہم پانچ ٹیلی پیتھی جاننے والے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک پانچ پانچ گھنٹے مسلسل کم لی کے دماغ میں رہے گا۔ کسی نہ کسی وقت تو فرہاد سے کوئی غلطی ہوگی ہم اس غلطی سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔"

"شکریہ مسٹر بائرن تم سب باری باری چوبیس گھنٹے کم لی کے دماغ میں رہو گے تو اس مکار دشمن کا ضرور سراغ ملے گا۔"

"ہماری ایک بات پر سختی سے عمل کرو۔ کم لی کو کبھی یہ محسوس نہ ہونے دو کہ اس پر شبہ کیا جارہا ہے۔ اسے عزت دیتے رہو اور یہی ظاہر کرتے رہو کہ تم کم لی کے ذریعے فرہاد کو ڈھونڈنے کی کوششیں کررہے ہو۔"

"ٹھیک ہے میں حکم دیتا ہوں۔ اس کے مطابق انڈر ورلڈ کے تمام افراد اس کی عزت کریں گے۔ وہ آزادی سے جہاں چاہے گی وہاں جایا کرے گی اس کے لیے ہر جگہ سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔"

بائرن ٹوڈ نے ناناکا سے رابطہ ختم کیا پھر ہاروے سے کہا "تم ابھی میرے دماغ میں رہ کر ان معاملات کو سمجھ رہے تھے۔ اس سلسلے میں اپنی رائے پیش کرو۔"

"ہاروے نے کہا تمہارا یہ طریقہ کار درست رہے گا۔ ہمارے علاوہ بیکر برائٹ، آندرے اور سائمن بھی پانچ پانچ گھنٹے تک مسلسل کم لی کے اندر موجود رہیں گے۔ وہ جو کچھ کرتی رہے گی اس سے ہمیں فرہاد کی چال بازی کا اندازہ ہوتا رہے گا۔"

بائرن نے کہا "میں ابھی دوسرے معاملات میں مصروف ہوں۔ تم بیکر سے اس معاملے میں گفتگو کرو پھر کسی کو پانچ گھنٹے کے لیے کم لی کے پاس بھیج دو۔"

"تم بیکر وغیرہ کو کم لی کے حالات بتاؤ۔ میں ابھی اس لڑکی کے اندر جارہا ہوں۔"

"اب تک دشمن میری اس چال سے بے خبر تھے کہ میں کس طرح کم لی کو ان کے خلاف استعمال کررہا ہوں۔ اب میرے دھوکا کھانے کی باری تھی۔ میں یہ نہیں سمجھ رہا تھا کہ دشمن میرا حربہ مجھ پر ہی استعمال کررہے ہیں۔ آئندہ میری آلہ کار کو میرے ہی لیے مصیبت بنانے والے ہیں۔

میں ضرورت کے وقت کم لی کے اندر جاتا تھا لیکن ناناکا کی لیڈی سیکریٹری کے اندر جگہ ملنے کے بعد کم لی کو عارضی طور پر چھوڑ چکا تھا۔ جب بھی ضرورت ہوتی تو اسے استعمال کرتا فی الحال لیڈی سیکریٹری کے ذریعے ناناکا کے دو ڈاکٹروں اور دو وکیلوں تک پہنچ گیا تھا۔ ان کے خیالات سے پتا چلا کہ وہ گاڈ فادر بہت محتاط ہوگیا ہے اور ابھی ان چاروں سے کوئی کام نہیں لے رہا ہے۔

وہ تین بدنام زمانہ مجرم جو ناناکا کے مشیر تھے۔ ان کے دماغوں میں جگہ نہیں مل سکی آئندہ وہ لیڈی سیکریٹری کسی معقول بہانے سے فون پر ان سے رابطہ کرتی۔ تب میں ان تینوں تک پہنچ سکتا تھا۔ ناناکا کے اطراف کسی اور کے دماغ میں جگہ نہیں مل رہی تھی۔

اس لیڈی سیکریٹری جوزفین کے خیالات سے پتا چلا کہ ناناکا کا ایک سمورائی اسے چاہتا ہے۔ وہ بھی اسے پسند کرتی ہے لیکن وہ دونوں ناناکا کے خوف سے کھل کر محبت کا اظہار نہیں کرتے تھے۔ جوزفین ایک جزیرے میں رہتی تھی۔ وہاں ناناکا کوڈو کا ایک وسیع و عریض محل تھا۔ اس محل میں وہ کئی سمورائی کے ساتھ رہا کرتی تھی۔ ناناکا کبھی اچانک آتا تھا اور پھر چلا جاتا تھا۔ میں نے اسی رات جوزفین کو نیند کی حالت میں ہپناٹائز کیا اور اسے حکم دیا کہ وہ محبت کے معاملے میں ذرا دلیری کا مظاہرہ کرے گی اور اپنے محبوب سمورائی سے تنہائی میں ملاقات کرے گی۔

میں اس جزیرے سے دور ہانگ کانگ کے علاقے لائیڈر اسٹریٹ میں تھا۔ یہ جگہ خاصی بدنام ہے مجرموں سے نمٹنے اور

ان کے ماتحتوں پر نظر رکھنے کے لیے ایسی جگہ مناسب ہوتی ہے۔ لائیڈر اسٹریٹ میں ایک بہت بڑی مارکیٹ ہے اسے ماؤس (چوہا مارکیٹ کہتے ہیں اور جو خریدار وہاں آتے ہیں انہیں کیٹس (بلی یا بلا) کہتے ہیں۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہاں چوری کا مال ملتا ہے باہر سے آنے والے گاہک وہ مال خرید کر لے جاتے ہیں لیکن کبھی نہ کبھی کسی نہ کسی دن وہ مال چوری ہوکر پھر اسی مارکیٹ میں پہنچ جاتا ہے۔

یعنی خریدار (بلے) وہاں مال (چوہے) خریدنے آتے ہیں۔ وہ چوہے واپس پھر کسی دن مارکیٹ میں پہنچ جاتے ہیں۔ اس طرح چوہے بلی کا یہ کھیل جاری رہتا ہے۔ خریدار وہاں اس لیے آتے ہیں کہ وہاں ضرورت کا ہر سامان آدھی قیمت پر مل جاتا ہے۔

میں اس مارکیٹ سے گزرتا ہوا ایک شاہراہ کی طرف جارہا تھا۔ ایک بہت ہی خوب صورت اسمارٹ اور صحت مند خاتون ایک دکان سے نکل کر اپنی شان دار گاڑی کی طرف جارہی تھی۔ اس کے اطراف دو مسلح باڈی گارڈز تھے۔ اس نے دکان سے کچھ خریداری کی تھی دونوں گارڈز کے ہاتھوں میں بڑے بڑے پیکٹس تھے۔ وہ خاتون اپنے دونوں ہاتھوں میں ایک خوب صورت بلی کو اٹھائے ہوئے تھی۔ اسے بہت چاہتی تھی۔ اسے سینے سے لگائے ہوئے تھی۔ اسے پیار سے پچکارتی اور سہلاتی ہوئی چل رہی تھی۔ ایسے وقت اس کے گلے کا نیکلس کھل کر گر پڑا وہ اپنی بلی کے ساتھ مگن تھی۔ سیدھی کار میں جاکر بیٹھ گئی۔

اس کی کار کے آگے پیچھے چار موٹر سائیکلوں پر مسلح گارڈز تھے۔ وہ ان کے درمیان اپنی کار میں بیٹھ کر چلی گئی۔ میں نے آگے بڑھ کر اس نیکلس کو فٹ پاتھ سے اٹھایا۔ بڑے قیمتی ہیروں کا نیکلس تھا۔ میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ جاچکی تھی۔ نیکلس کا ہک کمزور ہوگیا تھا۔ اس لیے وہ اس کی گردن سے پھسل کر گر پڑا تھا۔

وہ اپنے رکھ رکھاؤ سے بہت امیر کبیر عورت لگ رہی تھی۔ شاید اسے اس قیمتی نیکلس کی پروا نہیں ہوگی یا پھر اسے ڈھونڈنے واپس آئے گی میں نے اسے جیب میں رکھ لیا پھر وہیں ایک اوپن ریسٹورنٹ کی میز پر آگیا۔ وہاں بیٹھ کر انتظار کرنے لگا۔

وہ اپنی شان دار کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ کر بلی کو چوم رہی تھی اور اس سے باتیں کررہی تھی۔ ایسے وقت بلی اس کی گردن کی طرف دیکھ کر میاؤں میاؤں کرنے لگی۔ اس نے اپنا ایک پنجہ اس کی ٹھوڑی کے نیچے حلق کے پاس رکھا۔ اس خاتون نے اپنا ایک ہاتھ اسی جگہ رکھتے ہوئے پوچھا "مانو کیا بات ہے؟ تم کیا کہنا چاہتی ہو؟"

پھر وہ چونک گئی۔ سر جھکا کر دیکھا تو وہاں ہیرے کا نیکلس نہیں تھا۔ اس نے حیرانی سے پوچھا "میرا نیکلس کہاں ہے؟"

مانو غرانے لگی کار کی کھڑکی کے باہر دیکھنے لگی۔ خاتون نے کہا "کار روکو ماؤس مارکیٹ میں غضب کے چور رہتے ہیں۔ میرا نیکلس اتارنے والا کوئی زبردست چور ہوگا۔"

پھر وہ مانو کو سہلاتے ہوئے بولی "تم میری ہر چیز کا حساب رکھتی ہو۔ کبھی کچھ بھول جاؤں تو اسے ڈھونڈ لاتی ہو۔ جاؤ ڈھونڈو وہ نیکلس کس چور کے پاس ہے۔ میں تمہارے پیچھے کار میں آرہی ہوں گی۔"

اس نے کار کا دروازہ کھولا۔ مانو چھلانگ لگا کر باہر چلی گئی۔ ڈرائیور نے واپسی کے لیے گاڑی کو موڑا پھر آگے بڑھانے لگا تو مانو فٹ پاتھ پر تیزی سے دوڑتی ہوئی جانے لگی۔

میں ریسٹورنٹ کے باہر ایک میز پر بیٹھا چائے پی رہا تھا۔ اس عورت اور اس کی بلی مانو کے بارے میں ابھی کچھ نہیں جانتا تھا۔ یہ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ بلی بڑی باکمال ہے میری چائے ختم ہونے سے پہلے ہی وہ مجھے دکھائی دی۔ پہلے وہ تیز رفتاری سے آرہی تھی پھر اس کی رفتار سست ہوگئی تھی۔ وہ ٹھہر ٹھہر کر سونگھتی ہوئی اور گھورنے کے انداز میں دیکھ کر آگے بڑھ رہی تھی۔ اسے دیکھتے ہی خیال آیا کہ شاید یہ اسی خاتون کی بلی ہے۔

میں نے اسے اچھی طرح نہیں پہچانا تھا لیکن اس نے قریب پہنچتے ہی مجھے پہچان لیا اور فٹ پاتھ سے اچھل کر میری میز پر آگئی۔ مجھے ایک دشمن کی طرح دیکھتی ہوئی غرانے لگی۔ میں نے اسے تعجب اور سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا "محترمہ کیا بات ہے؟ کہاں سے دوڑتی ہوئی آرہی ہو اور کیوں مجھ پر غرا رہی ہو؟"

میری بات ختم ہوتے ہی وہ شان دار کار اور مسلح گارڈز کی موٹر سائیکلیں وہاں آکر رک گئیں۔ وہ تمام گارڈز اس بلی کی حرکتوں کو سمجھتے تھے پھر انہیں بتایا گیا تھا کہ کسی نے قیمتی نیکلس چرایا ہے۔ وہ سب موٹر سائیکلوں سے اترتے ہی دوڑتے ہوئے آئے پھر مجھے چاروں طرف سے گھیرتے ہوئے گن پوائنٹ پر رکھ لیا۔

میں نے ان سب کو حیرانی سے دیکھتے ہوئے کہا "یا حیرت! یہ تم سب کو پریشانی کیا ہے؟ مجھ اکیلے کو مارنے کے لیے ایک گن کافی ہے۔ یہ فوج کیوں آئی ہے؟"

ڈرائیور نے پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولا وہ خاتون شاہانہ انداز میں باہر آئی۔ اس نے مجھے گھور کر دیکھا۔ بڑی خوب صورت آنکھیں تھیں۔ میں نے کہا "آنکھیں نہ دکھاؤ۔ تب بھی یہ خوب صورت دکھائی دیتی ہیں۔ ویسے اب تمہارا یہ انداز سمجھ میں آرہا ہے۔"

میں نے جیب میں ہاتھ ڈال کر نیکلس نکالا پھر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا "یہ تمہاری گردن سے پھسل کر گر پڑا تھا۔ تم بہت چکنی ہو پتا نہیں تمہارے بدن پر کوئی چیز کیسے ٹھہرتی ہوگی۔"

اس نے ہُونٹ اپ کہتے ہوئے نیکلس کو میرے ہاتھ سے جھپٹ لیا پھر کہا "کوئی میری پاؤں کی دھول کو بھی چرانے کی جرأت نہیں کرتا ہے۔ تم سوچ بھی نہیں سکتے کہ تمہیں اس جرأت کی کیسی سزا ملے گی۔"

میں نے کہا "کیا خوب دعویٰ ہے کہ کوئی تمہارے پاؤں کی دھول بھی نہیں چرا سکتا۔ نیکلس مل گیا ہے گھر جاؤ ورنہ تمہیں سر سے پاؤں تک چرا کر لے جاؤں گا۔"

ایک گارڈ نے اپنی گن کی نال میری گردن پر رکھتے ہوئے کہا "یو نان سینس کیا تم یہاں اجنبی ہو۔ کیا میڈم کو نہیں جانتے ہو یہ ابھی حکم دیں گی اور میں تمہیں گولی ماردوں گا۔ قانون کے محافظ دور کھڑے ہوئے ہیں اور کھڑے ہی رہیں گے۔ یہ پوچھنے کی جرأت نہیں کریں گے کہ میڈم نے تمہیں سزائے موت کیوں دی ہے۔"

اتنی دیر میں اس میڈم کے مختصر سے خیالات پڑھ چکا تھا۔ وہ پورے ہانگ کانگ میڈم "مارلی" کہلاتی تھی۔ ایک جنوبی جزیرے میں ملکہ کی حیثیت سے رہتی تھی وہاں کی پولیس اور انٹیلی جنس کے بڑے بڑے عہدے دار اس سے ماہانہ تنخواہ لیتے رہتے تھے۔ سرکاری ڈیوٹی کم اور اس کی ڈیوٹی زیادہ کرتے تھے۔

اور یہ تو میں آنکھوں سے دیکھ رہا تھا کہ اس کے گارڈز نے مجھے گن پوائنٹ پر رکھا تھا۔ دور دور تک لوگوں کی بھیڑ جمع ہوگئی تھی۔ وہ سب سہمے ہوئے تھے۔ ان میں پولیس کے سپاہی اور افسران بھی تھے۔ میں ٹیلی پیتھی کے تماشے دکھا کر انہیں خاک میں ملا کر وہاں سے بخیریت جا سکتا تھا لیکن یہ بہت بڑی حماقت ہوتی۔ اس بھیڑ میں انڈر ورلڈ والے بھی ہوسکتے تھے اور میں ان کی نظروں میں آسکتا تھا۔

میں نے ایسا کوئی مظاہرہ نہیں کیا۔ خاموشی سے میڈم مارلی کے اندر پہنچ گیا۔ میری مرضی کے مطابق اس کے مزاج میں تبدیلی آئی اس نے نیکلس کو دیکھتے ہوئے کہا "اس کا ہک کمزور ہوگیا ہے۔ یہ یقیناً کھل کر گر پڑا ہوگا۔ اس نے چوری نہیں کی ہے اسے جانے دو۔"

پھر وہ بڑے ہی شاہانہ انداز میں وہاں سے گھوم کر غرور سے تن کر چلتی ہوئی اپنی کار کی پچھلی سیٹ پر چلی گئی۔ مانو میز پر سے چھلانگ لگا کر دوڑتی ہوئی کار کے اندر پہنچ کر اس کی گود میں بیٹھ گئی۔ دروازہ بند ہوگیا۔ مسلح گارڈز بھی اپنی موٹر سائیکلوں پر آگئے پھر وہ قافلہ وہاں سے روانہ ہوگیا۔

لوگوں کی بھیڑ چھٹنے لگی۔ ایک پولیس افسر نے چند سپاہیوں کے ساتھ میرے پاس آکر کہا "تم خوش نصیب ہو۔ میڈم کے آدمی جب گن اٹھاتے ہیں تو گولی ضرور چلاتے ہیں۔ تعجب ہے میڈم نے تمہیں معاف کیسے کردیا۔"

"میڈم کو یقین ہوگیا ہے کہ میں نے چوری نہیں کی تھی۔ میں حیران ہوں کہ آپ قانون کے محافظ ہو کر اتنی دیر سے دور کھڑے تماشا دیکھ رہے تھے۔"

وہ جھینپ کر بولا "زیادہ باتیں نہ کرو۔ تم کہاں سے آئے ہو؟ یہاں کیا کررہے ہو؟"

میں نے اسے جعلی شناختی کارڈ اور کاغذات دکھا کر مطمئن کیا۔ وہ مجھے ناگواری سے دیکھتا ہوا چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی میں نے خیال خوانی کی پرواز کی پھر اس مغرور حسینہ کے اندر پہنچ گیا۔ وہ بیوہ تھی اس کے شوہر نے اس کے لیے اتنی دولت چھوڑی تھی اس کا حساب وہ نہیں جانتی تھی۔ جتنا وہ خرچ کرتی تھی اتنی ہی دولت بڑھتی جاتی تھی۔ جزیرے میں کئی فلک بوس عمارتیں تھیں وہ عمارتیں تجارتی مرکز میں تھیں۔ وہاں سے لاکھوں ڈالرز آیا کرتے تھے۔ سمندر کے کنارے وہ ایک بہت بڑے اور مضبوط قلعے میں رہتی تھی۔ اس قلعے کے پیچھے سمندر کے راستے اسمگلنگ کا دھندا پھلتا پھولتا رہتا تھا۔

پورے ہانگ کانگ میں قانون کے محافظ اس کے جرائم کو نظر انداز کرتے رہتے تھے۔ ایسی مجرمانہ زندگی گزارنے والوں کا تعلق انڈر ورلڈ والوں سے ضرور ہوتا ہے۔ ناناکا سے اس کا تعلق ضروری تھا لیکن وہ بہت ہی مغرور اور سرکش تھی۔ ناناکا یا کسی بھی گاڈ فادر کے ماتحت رہنا اپنی توہین سمجھتی تھی۔ اس نے اپنی ایک الگ دنیا بسائی تھی۔ قانون کے محافظوں کے علاوہ بڑے بڑے خطرناک مجرموں کو خرید کر اپنا وفادار بنالیا تھا۔

اس کے وسیع و عریض قلعے میں بہترین گن مین، مارشل آرٹ کے فائٹر اور خطرناک تلوار باز رہتے تھے۔ ناناکا کی طرح اس کے پاس بھی درجنوں سمورائی تھے۔ اس ضدی مغرور میڈم "مارلی" نے یہ ثابت کر رکھا تھا کہ وہ انڈر ورلڈ کے کسی بھی گاڈ فادر سے کم نہیں ہے۔

ناناکا کوڈو ڈرگ مافیا کا گاڈ فادر تھا۔ امونیشن (ہتھیار) مافیا کے گاڈ فادر اور سیاسی ڈپلومیسی کی ڈیلنگ کرنے والے گاڈ فادر سب ہی میڈم "مارلی" سے نفرت کرتے تھے۔ انہوں نے اسے پیغام دیا تھا کہ اب اسے ضد سے نہیں عقل سے کام لینا چاہیے۔ ہانگ کانگ کی تاریخ بدل چکی ہے۔ یہ برطانیہ کی غلامی سے آزاد ہوچکا ہے اور چین کا ایک حصہ بن رہا ہے۔ اگرچہ اب بھی چین کا پورا کنٹرول یہاں نہیں ہے۔ آج بھی

ہم تمام انڈر ورلڈ والے چین کے لیے درد سر بنے ہوئے ہیں اگر تم بھی ہماری طرح متحد ہو کر رہو گی تو ہم سب کا کاروبار اسی طرح جاری رہے گا۔ دنیا کے بڑے بڑے ممالک ہمارے تعاون کے محتاج رہتے ہیں۔ ہم چین کو بھی اپنا محتاج بنا سکتے ہیں۔

میڈم "مارلی" نے جواباً کہا تھا۔ "میں بھی یہی چاہتی ہوں کہ چین ہم پر حاوی نہ ہو لیکن اس کے لیے ضروری نہیں ہے کہ میں تم لوگوں سے متحد ہو کر ہر معاملے میں تمہارا ساتھ دوں۔ جب ضروری سمجھوں گی تو تم سے تعاون کروں گی اور تم لوگوں سے اپنے لیے تعاون حاصل کروں گی۔ اس سے زیادہ مجھ سے دوستی اور تعاون کی امید نہ رکھی جائے۔"

ناناکا نے کہا تھا "عورت اپنی کم عقلی سے اپنے ہی پیروں پر کلہاڑی مارتی ہے۔ کیا تم سمجھتی ہو کہ بتیس دانتوں کے درمیان ایک زبان کی طرح محفوظ رہو گی۔ یہ نہ بھولو کہ زبان کبھی کبھی دانتوں تلے آجاتی ہے۔"

اس نے جواب دیا تھا "یہ تم بھی نہ بھولو کہ زبان لقمے کو ادھر سے اُدھر کرتی ہے۔ تب دانت لقمے کو چباتے ہیں۔ زبان کے بغیر دانتوں تک کبھی ایک لقمہ بھی نہیں پہنچ سکتا ہے۔ تمہارا بہت سا مال میرے جزیرے سے ہو کر تمہارے پاس پہنچتا ہے۔ یہ زبان تمہارا یہ لقمہ تم تک پہنچنے سے روکے گی تو کروڑوں کا نقصان اٹھاتے رہو گے۔"

میڈم "مارلی" بڑی تیز طرار تھی۔ ڈرگ اور ہتھیاروں کی اسمگلنگ اس کے جزیرے سے ہوتی تھی اور وہ اس جزیرے کی بے تاج ملکہ تھی۔ اس نے بڑی چالاکی سے قانون کے محافظوں کو اور خطرناک مجرموں کو خرید رکھا تھا پھر اس کے پاس قلعے کے اندر اور باہر پورے جزیرے میں مسلح محافظوں کی فوج تھی۔ وہ اسمگلنگ کے سلسلے میں دوسرے گاڈ فادرز کے لیے مسائل پیدا کرسکتی تھی لیکن ایسا نہیں کرتی تھی۔

ناناکا مطمئن نہیں تھا۔ مارلی کا محتاج بن کر نہیں رہنا چاہتا تھا۔ وہ مارلی سے بہت زیادہ طاقت ور اور وسیع ذرائع کا مالک تھا۔ صرف اس جزیرے کے حوالے سے اس کا احسان مند رہتا تھا اور وہ اس احسان مندی کو ختم کرنے کی فکر میں تھا۔ دوسرے گاڈ فادرز کے ساتھ مشورے ہو رہے تھے کہ اب کسی بھی طرح مارلی کو اس جزیرے سے ہٹایا جائے اور اسے وہاں سے ہٹانے کا یہی ایک راستہ رہ گیا تھا کہ اسے موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔

اس پر کھل کر حملہ نہیں کیا جاسکتا تھا کیونکہ پورے ہانگ کانگ میں قانون کے محافظ بھی اسے سیکیورٹی دیتے تھے۔ اس کی اپنی بھی مضبوط سیکیورٹی تھی اور وہ جانتی تھی کہ اس کے خلاف کیسی کیسی سازشیں ہوتی رہتی ہیں۔ وہ بڑی حکمت عملی سے اپنا بچاؤ کرتی رہتی تھی۔ بہت ہی بے باک تھی۔ وہ جانتی تھی کسی دن بھی اور کسی وقت بھی اسے مرنا ہے اور وہ مرنے کے لیے ہمہ وقت تیار رہتی تھی۔

میں نے اس کے خیالات پڑھ کر اپنے دل میں کہا "جو موت سے نہیں ڈرتے "موت" شاید ان سے ڈرتی ہو۔ قریب آتے آتے کترا جاتی ہو۔" اس نے بڑی بے باکی، دلیری اور بڑی حکمت عملی سے ان تمام انڈر ورلڈ والوں کے خلاف محاذ بنا رکھا تھا۔ اس کی حکمت عملی کے باعث وہ سب اس کے دشمن تو تھے ہی مگر اس سے دوستی کرنے پر بھی مجبور رہتے تھے۔

میں نے طے کرلیا۔ یہ شیرنی میرے کام آئے گی۔ میں اس کے ذریعے اس جزیرے پر قبضہ جماؤں گا اور یہاں بیٹھ کر انڈر ورلڈ والوں کے ایک ایک محاذ کو ختم کرتا رہوں گا۔

میں نے جال بچھانا شروع کیا "ہائے مارلی کوئی تمہارے پاؤں کی دھول بھی نہیں چرا سکتا۔ میں تمہارے وجود کا پورا جغرافیہ چرانے آیا ہوں۔"

میڈم مارلی اپنی شان دار کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی گود میں اس کی لاڈلی خوب صورت سی بلی مانو بیٹھی تھی۔ وہ ایک ہاتھ سے اسے سہلا رہی تھی۔ پیار سے پچکارتے ہوئے اس سے باتیں کر رہی تھی۔

"ہائے میری جان! تم بڑی باکمال ہو۔ تم میرا مال چرانے والوں تک پہنچ جاتی ہو۔ میرے کسی دشمن کو ایک بار قریب سے سونگھ کر ہزاروں کے مجمع میں پہچان لیتی ہو۔ میرے دشمن کسی بھی بھیس میں ہوں، تم ان کی نشان دہی کرتی ہو۔"

اسٹیئرنگ سیٹ پر اس کا باوردی ڈرائیور بیٹھا ہوا خاموشی سے کار ڈرائیو کر رہا تھا۔ اس کے محل اور قلعے کے اندر اور باہر جتنے خدمت گار اور مسلح گارڈز تھے۔ سب اس کے سامنے خاموش اور باادب رہتے تھے۔ اس کی اجازت کے بغیر کوئی ایک دوسرے سے بھی نہیں بولتا تھا اور وہ میڈم کسی سے ضرورت کے بغیر بولتی نہیں تھی۔ صرف حکم دیتی تھی۔ تمام خدمت گار اس بلی مانو کو خوش نصیب کہتے تھے کیونکہ ان کی مغرور میڈم صرف اسے پچکارتی، چومتی اور اس سے بولتی تھی۔

اسے کسی نے مسکراتے نہیں دیکھا تھا۔ وہ غصہ اور غرور میں رہتی تھی۔ کسی بہت بڑی کامیابی کے وقت اگرچہ غصہ تو نہیں رہتا تھا، تاہم مسکراہٹ پھر بھی نہیں آتی تھی۔ وہ اپنے بیڈ روم میں یا کہیں تنہائی میں اپنی مانو سے مسکرا کر بولتی تھی۔

وہ اچانک مسکرانے لگی پھر حیران ہو کر سوچنے لگی "کیا میں مسکرا رہی ہوں؟"

وہ اپنے آپ کو مسکراتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی تھی۔ ایک ہاتھ سے چہرے کو ٹٹول کر سمجھنے کی کوشش کرنے لگی کہ ابھی وہ مسکرا رہی تھی یا نہیں؟ میں اس کے اندر بیٹھا اسے مسکرانے پر مائل کر رہا تھا۔ وہ میری سوچ کی لہروں کو محسوس نہیں کر رہی تھی۔ سامنے ونڈ اسکرین کے پاس عقب نما آئینہ تھا۔ اس نے آگے کی طرف جھک کر ہاتھ بڑھایا اور آئینے کا رخ اپنی طرف کیا پھر اپنی سیٹ پر سیدھی بیٹھ کر خود کو دیکھتے ہوئے مسکرانے لگی۔ حیران ہونے لگی "آخر کیوں مسکرا رہی ہوں؟"

اس نے اپنے چہرے کو اور ہونٹوں کو چھو کر دیکھا۔ میں نے اس کی سوچ میں کہا "اچھی لگ رہی ہوں۔ مسکرانے سے چہرہ کھل جاتا ہے۔ مجھے ہمیشہ مسکراتے رہنا چاہیے۔"

وہ بولی "نہیں! مسکرانے سے دشمنوں پر اور اپنے ماتحتوں پر رعب اور دبدبہ قائم نہیں رہے گا۔ میرے غصے اور غرور کے آگے سب کے سر جھکے رہتے ہیں۔"

مانو اس کی گود سے نکل کر سیٹ پر آگئی تھی۔ کبھی اِدھر اُدھر بے چینی سے دیکھ رہی تھی۔ کبھی میڈم مارلی کو دیکھ کر میاؤں میاؤں کر رہی تھی۔ منہ اٹھا کر خلا میں دیکھتے ہوئے [illegible] رہی تھی۔ مارلی نے حیرانی سے پوچھا "مانو! یہ کیا کہہ رہی ہو؟ کیا یہاں کوئی ہے؟ نہیں، یہاں کوئی نظر نہیں آرہا ہے۔ کار کے دروازے بند ہیں۔ کھڑکیاں بند ہیں۔"

"میاؤں۔ میاؤں۔۔۔" وہ مارلی کے ہاتھ پر پنجہ مارنے لگی۔ اس نے پوچھا "او گاڈ! کیا تم کہہ رہی ہو مجھے نقصان پہنچانے والی کوئی چیز یہاں ہے۔ تم آنکھیں بند کر رہی ہو، اس کا مطلب ہے، وہ چیز تمہیں نظر نہیں آرہی ہے۔"

اس نے ڈرائیور کو حکم دیا "گاڑی روکو۔"

گاڑی رک گئی۔ اس کے ساتھ آگے پیچھے مسلح گارڈز کی موٹر سائیکلیں بھی رک گئیں۔ ان میں سے دو گارڈز دوڑتے ہوئے کار کے پاس آئے۔ وہ پچھلا دروازہ کھول کر باہر نکلتے ہوئے تھی کہہ رہی تھی "کار کی تلاشی لو۔ یہاں کوئی ایسی چیز ہے، جو مانو کو دکھائی نہیں دے رہی ہے۔"

مانو واقعی باکمال تھی۔ اپنی قدرتی، غیر معمولی حس کے ذریعے اسے میری موجودگی کا احساس ہو رہا تھا لیکن وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ کون ہے؟ کہاں ہے؟ اگر ہے تو نظر کیوں نہیں آرہا ہے؟

مارلی کار سے نکل کر فٹ پاتھ پر آگئی تھی۔ مانو اس کے بازوؤں میں تھی۔ اب اسے دیکھ کر میاؤں میاؤں کر رہی تھی اور آنکھیں بند کر رہی تھی۔ وہ بیزار ہو کر بولی "اب کیا مانو؟ کیوں مجھے پریشان کر رہی ہو؟ کار کی تلاشی لی جا رہی ہے، وہاں کچھ ہے تو چھپا نہیں رہے گا۔"

میں نے اس کی سوچ میں کہا "جو اندر چھپا ہو، وہ باہر دکھائی نہیں دیتا۔"

اس کی اپنی سوچ نے کہا "یہ میں کیا سوچ رہی ہوں؟ کار کے اندر یا گھر کے اندر کوئی بھی چھپا ہو۔ تلاش کرنے سے دکھائی دیتا ہے۔"

میں نے اس کی سوچ میں کہا "دل میں چور چھپا ہو تو دکھائی نہیں دیتا۔ دھڑکنوں سے پہچانا جاتا ہے۔"

"یہ شاعرانہ قسم کی بات میرے دماغ میں کیوں آرہی ہے؟ میں نے کبھی کسی کو اتنی لفٹ نہیں دی کہ وہ میرے دل میں چور بن کر آئے۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟ اِدھر مانو عجیب حرکتیں کر رہی ہے۔ اُدھر میں کبھی مسکرا رہی ہوں۔ کبھی شاعرانہ باتیں سوچ رہی ہوں۔"

مسلح گارڈز نے اس کے سامنے اٹینشن ہو کر کہا "ہم نے اچھی طرح تلاشی لی ہے۔ کار میں کچھ نہیں ہے۔"

مانو اس کے بازوؤں سے نکل کر دوڑتی ہوئی کار کے دروازے سے اندر چلی گئی۔ وہ بولی "ٹھیک ہے۔ مانو مطمئن ہو گئی ہے۔ آگے چلو۔"

وہ کار میں بیٹھ گئی۔ قافلہ وہاں سے روانہ ہو گیا۔ اس نے مانو کو پچکارتے ہوئے اپنی گود میں بلایا۔ وہ نہیں آئی۔ اس سے دور سیٹ پر سمٹ کر بیٹھی رہی۔ اسے گھور کر دیکھتی رہی۔ میں نے اس کی سوچ میں کہا "وہ نہیں آئے گی۔ مجھے اس کے سامنے اعتراف کرنا ہوگا کہ وہ میرے اندر ہے مگر میرا دشمن نہیں ہے۔ تب مانو دوستی کرے گی۔"

اس نے حیرانی سے سوچا "میں کیوں اعتراف کروں کہ میرے اندر کوئی ہے۔ کوئی چاہنے والا ہی اندر رہ سکتا ہے اور ایسا کوئی نہیں ہے۔"

میں نے کہا "ایک ایسا چاہنے والا ہے، جو دل میں نہیں دماغ میں رہتا ہے اور میں اسے دماغ میں آنے سے نہیں روک سکوں گی۔"

"دماغ میں؟" وہ گہری سنجیدگی سے سوچنے لگی "دماغ میں صرف ٹیلی پیتھی جاننے والے آتے ہیں۔ میرے دماغ میں بھلا کون آئے گا؟"

میں نے اس کی سوچ میں کہا "میں پچھلے تین دنوں سے سن رہی ہوں کہ فرہاد علی تیمور ہانگ کانگ آیا ہوا ہے۔"

وہ بولی "ہاں۔ ہانگ کانگ کے کئی خطرناک مجرموں نے مجھے ای میل سے اطلاع دی ہے کہ انڈر ورلڈ والے بہت محتاط ہو گئے ہیں۔ انہوں نے فرہاد سے دشمنی مول لی ہے۔ وہ ان کی شامت بن کر یہاں آیا ہوا ہے۔ بڑے بڑے گھاگ جاسوس بدنام زمانہ اسمگلرز اور ناناکا کوڈو کے خطرناک فائٹرز اسے تلاش کر رہے ہیں۔ پتا نہیں وہ کہاں چھپا رہتا ہے؟"

اس بار میں نے سرگوشی کے انداز میں کہا "میں تمہارے اندر چھپا رہتا ہوں۔"

وہ ایک دم سے چونک گئی۔ اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ وہ سہمی ہوئی چیخ نہیں تھی۔ کیونکہ وہ نڈر اور بے باک تھی۔ کبھی خوف زدہ ہونا نہیں جانتی تھی۔ شدید حیرانی کے باعث چیخ پڑی تھی۔ ڈرائیور نے گاڑی روکتے ہوئے پوچھا "اینی تھنگ رانگ میڈم؟"

وہ سنبھل کر بولی "نتھنگ از رانگ۔ گاڑی چلاؤ۔"

گاڑی اور مسلح گارڈز پھر چل پڑے۔ اس نے سوچ کے ذریعے کہا "میں نے اپنے اندر کسی کو بولتے سنا ہے۔"

"تم بہت دیر سے سن رہی ہو مگر سمجھ نہیں رہی تھیں۔ میں فرہاد علی تیمور ہوں۔"

"میں نے اپنے اندر کبھی پرائی آواز نہیں سنی۔ کیا واقعی ٹیلی پیتھی کے ذریعے بول رہے ہو؟ کیا تم سچ مچ فرہاد ہو؟"

"یقین کرلو۔ ورنہ رفتہ رفتہ یقین آتا رہے گا۔"

وہ بولی "ایک بار ناناکا نے مجھے دھمکی دی تھی۔ اس کے کچھ ٹیلی پیتھی جاننے والے دوست ہیں۔ وہ کہہ رہا تھا کہ انہیں میرے اندر بھیج کر مجھے دماغی مریضہ بنائے گا۔ میں کیسے یقین کروں کہ تم فرہاد ہو؟ تم ناناکا کے دوست بھی تو ہو سکتے ہو۔"

"ایسا ہوتا تو تم اب تک دماغی مریضہ بن چکی ہوتیں۔ یوں صحیح سلامت بیٹھی نہ رہتیں۔"

"درست کہتے ہو۔ تم نے ابھی تک مجھے نقصان نہیں پہنچایا ہے مگر ناناکا بہت مکار ہے۔ اس کے ٹیلی پیتھی جاننے والے پہلے مکاری سے مجھے دوست بنا سکتے ہیں پھر میرے اندر سے تمام اہم راز معلوم کرکے مجھ سے دشمنی کر سکتے ہیں۔"

"دشمن اتنا لمبا کھیل نہیں کھیلیں گے۔ تمہیں پہلی فرصت میں اپنی معمول بنا کر تمہارے جزیرے پر حکومت کریں گے۔"

"ایسا تم بھی کر سکتے ہو۔ کیا خیالات پڑھ کر میرے اہم راز معلوم کر رہے ہو؟"

"میں بڑی دیر سے تمہارے اندر ہوں۔ نہ میں نے تمہیں اپنی معمول بنایا ہے۔ نہ تمہارے راز معلوم کر رہا ہوں۔ البتہ تمہارے حالات معلوم کر چکا ہوں۔ تم لن تاؤ جزیرے کی بے تاج ملکہ ہو۔ وہ جزیرہ بین الاقوامی اسمگلروں کے لیے صدر دروازے کی حیثیت رکھتا ہے۔ دوسرے ممالک کے اسمگلروں کو طائی کے ساحل سے اپنا مال گزارنا پڑتا ہے۔ طائی، جزیرے کے شمال مغرب میں ہے۔ وہاں تمہارا ایک مضبوط قلعہ ہے۔ تمام اسمگلرز تمہارا تعاون حاصل کرنے پر مجبور رہتے ہیں۔"

میڈم مارلی کا وہ قلعہ ساحلی سمندر میں تھا۔ چاروں طرف پانی ہی پانی تھا۔ اس قلعے کے اندر ہیلی کاپٹر کے ذریعے پہنچا جاتا تھا یا پھر مارلی کے ٹوسیٹر ہوائی جہاز کے لیے گہرے پانی میں رن وے بنا ہوا تھا۔ وہ جہاز فضا سے سمندر کی سطح پر آکر پانی میں موٹر بوٹ کی طرح دوڑتا ہوا سمندری گیٹ سے گزر کر قلعے کے اندر پہنچ جاتا تھا۔ تمام اسمگلرز کے بحری جہازوں کو اس قلعے کے آس پاس سے گزرنا ہوتا تھا اور وہ میڈم مارلی کو اس کا حصہ دیے بغیر وہاں سے گزر نہیں سکتے تھے۔ قلعے کے اوپر چاروں طرف دور مار توپیں اور میزائل لانچرز نصب تھے۔ مارلی کے مسلح فوجی وہاں دن رات الرٹ رہتے تھے۔ سگنلز کے ذریعے اجازت حاصل کیے بغیر گزرنے والے جہاز کو توپ کے گولوں اور میزائل سے تباہ کر دیا جاتا تھا۔

اسے ناقابلِ شکست مارلی قلعہ کہا جاتا تھا۔ تمام اسمگلرز اور انڈر ورلڈ والے ایک ہی بات کہتے تھے کہ مارلی مرے گی تو قلعہ فتح ہوگا۔ لن تاؤ جزیرے سے لے کر پورے ہانگ

کانگ تک مارلی نے قانون کے محافظوں کو خرید رکھا تھا۔ ان تمام علاقوں میں اس ایک عورت کو گھیر کر قتل نہیں کیا جاسکتا تھا۔ ہانگ کانگ اور اس جزیرے سے دور کہیں اسے موت کے گھاٹ اتارا جاسکتا تھا اور وہ اپنے مخصوص علاقوں سے باہر نہیں جاتی تھی۔

میں نے اسے بتایا کہ میں اس کے بارے میں یہ تمام معلومات حاصل کرچکا ہوں۔ اس کے پاس اس لیے آیا ہوں کہ وہ میرے دشمنوں کی دشمن ہے۔ اسے میری مدد کی ضرورت ہوگی تو میں اس کے کام آؤں گا۔

وہ کسی سے کچھ مانگنا اپنی توہین سمجھتی تھی۔ کسی سے مانگنے کے لیے ہاتھ پھیلانا پڑتا ہے۔ اس کے سامنے سر جھک جاتا ہے۔ اس کا سر غرور سے تن کر رہتا تھا۔ وہ ایک شان بے نیازی سے بولی "میں نے تم سے مدد نہیں مانگی ہے۔ تم خود آئے ہو۔ یہاں دشمنوں میں گھرے ہوئے ہو۔ مجھ سے مدد مانگو گے تو میں تمہارے کام آنے کے بارے میں سوچوں گی۔"

"میں کسی عورت سے تو کیا مرد سے بھی مدد نہیں مانگتا مگر تم مانگو گی، جب ناناکا کے ٹیلی پیتھی جاننے والے تمہارے اندر آئیں گے۔ تم اپنے دشمنوں کو قلعے کے قریب نہیں آنے دیتی ہو مگر یہ دشمن تمہارے دماغ میں گھس جائیں گے اور تم انہیں بھگا نہیں سکو گی۔"

وہ پریشان ہو کر بولی "تم مجھے ڈرا رہے ہو جبکہ میں موت سے بھی نہیں ڈرتی۔ تم یہ نہ کہو کہ میں تم سے مدد مانگوں گی۔ یہ کہو کہ دوستی کروں گی۔ ہم دوستی میں ایک دوسرے کے کام آسکتے ہیں۔"

"چلو یہی سہی۔ دوستی کرو۔ تم نے اب تک دشمنوں سے دوستی یا سمجھوتا نہیں کیا۔ کیونکہ وہ قانون اور تمہارے قلعے کی دیوار کو توڑ کر تمہارے قریب نہیں آسکتے تھے۔ ٹیلی پیتھی جاننے والے دشمن سب کچھ توڑ کر تمہارے اندر آئیں گے۔"

"تم دوستی سے پہلے احسان جتا رہے ہو۔ یہ سمجھ رہے ہو کہ ٹیلی پیتھی جاننے والے دشمنوں سے نمٹنے کے لیے مجھے تمہاری ضرورت پڑے گی۔ یہ یاد رکھو کہ میں مرجانا پسند کرتی ہوں مگر کسی کا احسان لینا گوارا نہیں کرتی۔"

"تو پھر میں تمہارے مرنے کا تماشا دیکھوں گا مگر ایک بات بتادوں، دشمن تمہیں مرنے نہیں دیں گے۔ تمہیں محکوم اور اپنی داشتہ بنا کر قلعے اور لن تاؤ جزیرے پر حکومت کریں گے۔ قانون کے محافظ یہی سمجھیں گے کہ دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا رہے ہیں۔ یہ تماشا تو صرف میں دیکھتا رہوں گا کہ تم کس طرح ان کی داشتہ بن کر رہنے لگی ہو۔ ان کے آگے بے لباس ہو کر ناچنے لگی ہو۔"

"یو شٹ اپ! تم میری انسلٹ کر رہے ہو۔ کوئی میر[ے] سامنے اس طرح بولنے کی جرأت نہیں کرتا ہے۔ سا[منے] ہوتے تو میں تمہیں گولی ماردیتی۔"

"اپنے اندر آنے والے دشمنوں سے بھی اسی طر[ح] حسرت سے کہو گی کہ سامنے ہوتے تو گولی ماردیتی۔ وہ تمہار[ی] بے بسی پر ہنسیں گے۔ تمہارا غرور تمہیں کبھی سمجھنے نہیں د[ے] گا کہ تمہارا زوال شروع ہوچکا ہے۔ تباہی قریب ہے۔"

وہ پریشان ہو کر سوچنے لگی۔ یہ بات سمجھ میں آرہی [تھی] کہ وہ اپنی دولت، طاقت اور اپنے تمام مضبوط ذرائع [کے] باوجود ٹیلی پیتھی جاننے والے دشمنوں سے شکست کھا جا[ئے] گی ان کی کنیز اور داشتہ بن کر رہ جائے گی۔

وہ نہیں چاہتی تھی کہ مختلف ممالک کے اسمگلرز او[ر] انڈر ورلڈ کے ناناکا کوڈو وغیرہ اس کے قلعے پر قبضہ جمالیں جزیرہ لن تاؤ سے اس کا اقتدار چھین کر اسے دو کوڑی کا بنا[کر] سمندر میں پھینک دیں۔

وہ الجھن میں پڑ گئی تھی۔ اپنے موجودہ حالات کو خو[ب] سمجھ رہی تھی۔ اب اس کے سامنے ایک بڑا مسئلہ تھا او[ر] مسئلہ یہ تھا کہ غرور کا سر کیسے جھکائے وہ مجھے دوستی کرنا چا[ہتی] تھی لیکن مجھ سے کم تر ہونا نہیں چاہتی تھی۔

میں نے کہا "ایک سے کمتر رہ کر ساری دنیا سے برتر [رہ] سکتی ہو۔ تمہیں یہ سودا مہنگا نہیں پڑے گا۔"

وہ سوچنے کے دوران میں یہ بھول گئی تھی کہ میں ا[س] کے اندر موجود ہوں۔ وہ میری بات سن کر بولی "او گاڈ! [تم] موجود ہو؟ مجھے یہ بھولنا نہیں چاہیے کہ تم میرے اندر ر[ہو] گے۔"

"اتنا حسین اور مضبوط قلعہ چھوڑ کر کہاں جاؤں؟ [میں] بھٹکا ہوا مسافر ہوں۔ مجھے پناہ دو اور میری پناہ میں رہو۔"

اس بار وہ ذرا نرم ہو کر بولی "میں کہہ چکی ہوں کہ ہما[ری] دوستی ہوسکتی ہے مگر تم دوستی سے پہلے مجھے خود سے کم ت[ر بنا] رہے ہو۔ کیا یہی تمہاری دوستی کا انداز ہے؟"

"تمہارا انداز بھی ہمیشہ برتر رہنے والا ہے۔ تم دوس[روں] سے زیادہ حکومت بیگم بن کر رہو گی۔"

"ہماری دوستی برابر کی سطح پر ہوگی۔"

"چلو یہی سہی۔ میں تمہاری انا کو ٹھیس نہیں پہنچاؤں[گا] اور بولو کیا چاہتی ہو؟"

"ایک بات کھٹک رہی ہے۔ میرا ایک شبہ دور کرو۔"

"میں تمہارے خیالات پڑھ رہا ہوں۔ تمہیں شبہ [ہے] کہ میں شاید فرہاد نہیں ہوں۔ ہوسکتا ہے کوئی دشمن دھ[وکا] دے رہا ہو۔"

"میں یہی سوچ رہی ہوں۔ اپنے فرہاد ہونے کا ٹھوس ثبوت پیش نہیں کرو گے تو میری تسلی نہیں ہوگی۔"

"میں تمہیں پوری طرح مطمئن کروں گا۔ مجھ سے ملنے کے بعد تمہارے دل میں کوئی شبہ نہیں رہے گا۔"

"جب تک اطمینان نہیں ہوگا، میں تم سے کہیں ملاقات نہیں کروں گی۔ پہلے اپنا اعتماد قائم کرو۔"

"ٹھیک ہے۔ جو چاہتی ہو، وہی ہوگا۔ مانو سے کہو، مجھے دشمن نہ سمجھے۔ تمہاری گود میں آجائے۔"

مانو اس سے دور سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ مارلی نے کہا "کم آن مانو! یہاں کوئی ضرور ہے مگر مجھے کوئی خطرہ نہیں ہے۔"

وہ میاؤں کہتی ہوئی اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کی گود میں آگئی۔ میں اس کے دماغ سے نکل آیا۔ وہ ساحل سمندر کی طرف اپنے ایک شاندار کاٹیج کی طرف جارہی تھی۔ وہاں دو چار گھنٹے آرام کرنا اور ایک ضروری معاملے میں مصروف رہنا چاہتی تھی پھر شام کو..... جزیرے لن تاؤ میں واپس جانے کا ارادہ تھا۔

جب وہ کاٹیج میں پہنچی تو میں نے اسے گہری نیند سلادیا پھر اسے ہپناٹائز کیا۔ اس کے دماغ میں یہ باتیں نقش کردیں کہ نیند سے بیدار ہونے کے بعد جو شخص اس سے ملاقات کے لیے کاٹیج میں آئے گا، وہی فرہاد علی تیمور ہوگا۔ وہ کسی شک و شبے کے بغیر اس پر بھروسا کرے گی۔

میں نے اس کے ذہن میں ایک نیا لب و لہجہ نقش کیا تاکہ ناناکا کوڈو کے ٹیلی پیتھی جاننے والے اس کے دماغ میں جگہ نہ بنا سکیں پھر ہپناٹزم کے اصولوں کے مطابق وہ دو گھنٹے تک سوتی رہی۔ اس وقت میں سمندر کے ایک ساحلی گارڈن میں بیٹھا ہوا تھا۔

اب دو گھنٹے بعد مارلی کے پاس جانے والا تھا۔ اس کا کاٹیج وہاں سے قریب تھا۔ میں نے سونیا کو مخاطب کیا۔ اس نے پوچھا "کیا میری ضرورت ہے؟"

"کوئی خاص ضرورت نہیں ہے۔ فرصت ملی تو پوچھنے آیا ہوں، تم خود کیوں نہیں آئیں؟"

"آنے ہی والی تھی۔ جناب تبریزی نے مجھے ہدایت کی ہے کہ اب میں بابا صاحب کے ادارے سے باہر رہا کروں۔"

"اس کا مطلب ہے، تم میرے پاس آرہی ہو؟"

"کوئی ضروری نہیں ہے۔ پتا نہیں ادارے سے باہر نکلتے ہی حالات کدھر لے جائیں گے۔ ویسے بھی مجھے تمہارے پاس نہیں آنا چاہیے۔"

"کیوں نہیں آنا چاہیے۔ کیا تمہیں یہاں آنے سے منع کررہا ہوں۔ کم آن! ابھی چلی آؤ۔"

"اوپری دل سے نہ بولو۔ میں آؤں گی تو رنگ میں بھنگ پڑے گا۔ تمہارے چور خیالات میڈم مارلی کا نام لے رہے ہیں۔"

"میں مارلی کے لیے ہی کہہ رہا ہوں۔ چلی آؤ۔ بہت ہی خطرناک عورت ہے۔ اس سے نمٹنے میں مزہ آئے گا۔"

"تمہارا مزہ کرکرا ہوجائے گا۔"

"تم طعنہ دینے سے باز نہیں آؤ گی۔ میں یہاں مارلی سے عشق نہیں کررہا ہوں۔"

"کیا مجھے نادان بچی سمجھ رہے ہو۔ جھوٹ نہ بولو۔ ورنہ تمہیں مارلی کے قریب بھی نہیں جانے دوں گی۔"

"تم کیا کرو گی؟ کباب میں ہڈی بنو گی؟"

"ہڈی کی بات کیا کرتے ہو؟ میں کباب ہی نہیں رہنے دوں گی۔ نہ تم کھاؤ گے، نہ میں ہڈی بنوں گی۔"

"مجھے چیلنج کررہی ہو؟ اپنے میاں سے میاؤں میاؤں کررہی ہو؟"

"میں میاؤں میاؤں نہیں کرتی، پنجے مارتی ہوں۔ کبھی گرجتی نہیں، اچانک برس پڑتی ہوں۔"

"میں تمہاری ایک ایک رگ کو پہچانتا ہوں۔ اس لیے دعویٰ نہ کرو کہ کباب نہیں رہنے دو گی۔ مارلی کو غائب کردو گی۔ میری آنکھوں سے سرمہ چرانے کی بات نہ کرو۔ تمہیں شرمندگی ہوگی۔"

"میرے پیارے! میرے راج دلارے! آنکھوں سے سرمہ چرانا بڑی بات نہیں ہے۔ عورت تو مرد کے سر کے بال اڑا دیتی ہے۔ اس کی کھوپڑی میں دماغ نہیں رہنے دیتی۔ پہلے دیوانہ پھر پاگل بنا دیتی ہے۔ تم شرمندہ ہوجاؤ گے۔"

"یعنی تم مارلی کو میرے پاس نہیں رہنے دو گی۔ اسے غائب کردو گی یا اسے اغوا کرو گی؟"

"میں کچھ بھی کرسکتی ہوں۔ اسے تمہارے پاس رہنے نہیں دوں گی لیکن مجھے اس کے دماغ میں پہنچانا ہوگا۔"

"ضرور پہنچاؤں گا لیکن تم اسے جسمانی طور پر دور کرو گی۔ اس کے دماغ کو نقصان نہیں پہنچاؤ گی۔"

"وہ ذہنی طور پر صحت مند رہے گی لیکن تم اس کا ہاتھ پکڑنے کے لیے ترستے رہو گے۔"

"یہ مت بھولو کہ میں اس کے دماغ میں جاتا آتا رہوں گا۔ تمہاری کوئی چال کامیاب نہیں ہونے دوں گا۔"

"مجھے کیوں سمجھا رہے ہو۔ خود سمجھو کہ تم نے سونیا کو چیلنج کیا ہے۔ تم کہیں نہ کہیں الجھنے والے ہو۔"

"یوں چیلنج کرو گی تو میں تمہیں مارلی کے دماغ میں نہیں پہنچاؤں گا۔ تمہیں جو کرنا ہے، اپنے طور پر کرو۔"

"مجھ سے تعاون نہ کرو۔ کوئی بات نہیں۔ میں کل صبح

یہاں سے نکلوں گی اور کل رات ہانگ کانگ پہنچوں گی تمہارے دشمن ناناکا کوڈو کے ذریعے مارلی تک پہنچوں گی۔ اسے غائب ہونے سے بچا سکتے ہو تو بچالو۔"

وہ ہنستے ہوئے چلی گئی۔ میں وہاں کئی جانے انجانے دشمنوں میں گھرا ہوا تھا۔ ان کی طرف سے محتاط رہنے کے لیے میرا حاضر دماغ رہنا ضروری تھا۔ ایسے میں سونیا میری توجہ اپنی طرف سمیٹ رہی تھی۔ اسے ناکام بنانے اس کی چالبازیوں کو سمجھنے اور مارلی کو اس سے بچائے رکھنے کے لیے اس پہلو سے غور کرنا لازمی تھا کہ وہ کیسی کیسی چالیں چل سکتی ہے۔

میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ میں نے اس لیے چیلنج کیا تھا کہ وہ اسی بہانے چلی آئے۔ میرے اطراف بدترین خطرناک مجرم اور دن کو رات اور رات کو دن بنانے والے انڈر ورلڈ کے کئی بے تاج بادشاہ تھے۔ جن کا تعلق ایشیا' یورپ اور امریکا کے ممالک سے تھا۔ ایسے ڈائنا مائٹ قسم کے خطرناک مجرموں سے نمٹنے کے لیے سونیا کی موجودگی ضروری تھی۔

وہ مارلی کو مجھ سے دور کرنے کے لیے اسے اغوا کرتی مگر اسے نقصان نہ پہنچاتی۔ بلکہ اسے کہیں چھپا کر ناناکا جیسے دشمنوں سے محفوظ رکھتی۔ ایسے میں مجھے کیا ضرورت پڑی تھی کہ میں اسے ایسا کرنے سے روکتا۔ ہاں مگر کھیل کھیل میں ہی سہی' میں سونیا کو یہ بتانے والا تھا کہ وہ مارلی کے سلسلے میں مجھے دھوکا نہیں دے سکے گی۔ میں اس کی چالوں کو سمجھتا رہوں گا۔ اس نے کہا تھا کہ وہ ناناکا کوڈو کے ذریعے مارلی تک پہنچے گی۔ گویا وہ ناناکا کوڈو کا کونڈا کرنے والی تھی۔

میں سامنے دیکھ رہا تھا اور سوچ رہا تھا۔ ایسے وقت ایک چینی دوشیزہ میری طرف آرہی تھی۔ وہ میرے قریب آکر رک گئی۔ میں انجان بن کر سوچ میں گم رہنے کا اظہار کرتا رہا۔ وہ تھوڑی دیر تک مجھے دیکھتی رہی۔ جیسے پہچاننے کی کوشش کررہی ہو پھر آہستہ آہستہ چلتے ہوئے میرے پاس آکر بیٹھ گئی۔ میں نے چونکنے کی ایکٹنگ کی۔ اسے دیکھ کر پوچھا "کیا بات ہے؟ یوں قریب آکر بیٹھنے کا انداز بتا رہا ہے کہ اسٹریٹ گرل ہو۔ مرغا پھانس رہی ہو۔"

وہ غصے سے بولی "شٹ اَپ! میں ایسی نہیں ہوں۔ تم مجھے شناسا لگ رہے ہو۔ تمہیں پہچاننے کے لیے قریب آئی ہوں۔"

میں نے اس کی آواز اور لہجے سے پہچان لیا۔ وہ میری معمولہ کم لی تھی۔ میں نے اس کے دماغ میں یہ بات نقش کی تھی کہ وہ سونگھنے کی غیر معمولی صلاحیت رکھتی ہے۔ فرہاد علی تیمور کسی بھیس میں ہو' وہ سونگھ کر اسے پہچان لے گی۔ ٹیلی پیتھی جاننے والا زاؤ زیانگ اور امریکی جان ہارڈی۔۔۔ مجھے ڈھونڈنے کے لیے اسے ساتھ لیے گھومتے تھے۔ میں نے کم لی کے ذریعے انہیں ڈھونڈ کر انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔

کم لی میرے احکامات کی پابند تھی۔ دشمنوں کو بے وقوف بنانے کے لیے میرے حکم کے مطابق کسی کو سونگھتی تھی۔ ابھی میں نے حکم نہیں دیا تھا اور وہ میرے بالکل قریب آکر مجھے سونگھ رہی تھی۔ جبکہ میں کبھی اجازت نہ دیتا کہ وہ مجھے سونگھے اور دشمنوں کو مجھ تک پہنچائے۔

میں نے اسے پہچانتے ہی اس کے اندر پہنچ کر اس کے خیالات پڑھے۔ پتا چلا کوئی اس کے اندر ہے اور فرہاد علی تیمور بن کر اسے حکم دے رہا ہے کہ وہ مجھے سونگھے اور پہچانے کہ میں فرہاد ہوں یا نہیں؟

مجھے حیرانی ہوئی۔ کوئی دشمن ٹیلی پیتھی جاننے والا میرا حربہ مجھ ہی پر آزما رہا تھا۔ میں کم لی کو ناناکا کے قریب پہنچا کر اس سے غافل ہوگیا تھا کیونکہ اس کے ذریعے میں نے ناناکا کی لیڈی سیکریٹری جوزفین کے دماغ میں جگہ بنالی تھی۔ اس کے ذریعے کچھ معلومات حاصل کررہا تھا۔ جوزفین' ناناکا کے ایک سمورائی (تلوار باز) سے محبت کرتی تھی۔ وہ بھی اسے چاہتا تھا لیکن ناناکا کے خوف سے محبوبہ کو دور ہی دور سے دیکھتا تھا۔ میں کسی وقت ان دونوں کو ملا کر' یکجا کرکے اس کے ذریعے سمورائی کے دماغ میں گھسنے والا تھا۔

اب کم لی کی اس حرکت سے پتا چل رہا تھا کہ ناناکا کوڈو کا کوئی ٹیلی پیتھی جاننے والا اس کے دماغ میں پہنچا ہوا تھا۔ وہ چور خیالات پڑھ کر معلوم کرچکا ہوگا کہ میں نے کم لی کو اپنی معمولہ بنا رکھا تھا اور اس کے ذریعے ناناکا کے قریب پہنچنے کی کوششیں کررہا تھا۔ دشمن ٹیلی پیتھی جاننے والے کو معلوم ہوا تھا کہ وہ سونگھنے کی غیر معمولی حس رکھتی ہے۔ لہٰذا وہ کم لی کے ذریعے میری بُو سونگھتا پھر رہا تھا۔

کم لی نے میری مرضی کے مطابق سوچ کے ذریعے کہا "میں سونگھ رہی ہوں مگر مجھے فرہاد کی مخصوص مہک نہیں مل رہی ہے۔"

اس کی دوسری سوچ نے کہا "کیا میری سونگھنے کی صلاحیت ختم ہورہی ہے۔ میرا دعوا تھا کہ میں فرہاد کو لاکھوں بہروپیوں کے درمیان پہچان سکتی ہوں پھر اسے پہچاننے میں غلطی کیوں کررہی ہوں؟"

پھر اس کی سوچ نے کہا "میں غلطی نہیں کررہی ہوں۔"

اس کی دوسری سوچ نے کہا "میں اس شخص کو بڑی دیر سے دیکھ رہی تھی۔ یہ گم صم بیٹھا سامنے دیکھتا ہوا ایسا لگ رہا تھا جیسے خیال خوانی کے ذریعے کسی سے باتیں کررہا ہو۔ یہ

ضرور ٹیلی پیتھی جانتا ہے۔"

میں سمجھ گیا۔ دشمن ٹیلی پیتھی جاننے والا کم لی کی دوسری سوچ میں بول رہا تھا۔ اس دشمن نے اس کے ذریعے مجھے دیر تک گم صم بیٹھے دیکھا تھا۔ واقعی اس وقت میں سونیا سے باتیں کرنے میں مصروف تھا۔ اس نے میرے بارے میں درست اندازہ لگایا تھا مگر کم لی میری مرضی کے مطابق اسے جھٹلا رہی تھی۔

میں نے کہا "تم کس قسم کی لڑکی ہو؟ مجھ سے فلرٹ کرنے کے انداز میں آکر یہاں بیٹھ گئیں پھر مجھے سونگھنے لگیں۔ کیا تم سونگھنے کے بعد گاہک کو پھانستی ہو؟ پھر یہ بھی کہتی ہو کہ اسٹریٹ گرل نہیں ہو؟ کیا اب تم جاؤ گی یا میں یہاں سے جاؤں؟"

اسی وقت میں نے اپنے اندر پرائی سوچ کی لہروں کو محسوس کیا۔ ہم سب کے دماغوں میں ایسا روحانی عمل کیا گیا تھا کہ پرائی سوچ کی لہروں کو محسوس کرتے ہی ہماری شخصیت بدل جاتی تھی۔ اس شخصیت کے مطابق خیالات بدل جاتے تھے۔ جب کوئی اپنا ایک مخصوص لہجے میں آتا تھا تو ہمارے اندر کوئی تبدیلی نہیں ہوتی تھی۔

وہ دشمن میرے خیالات پڑھ کر مایوس ہو رہا تھا۔ اسے میرے اندر میں نہیں مل رہا تھا۔

کم لی وہاں سے جارہی تھی۔ میں نے اسے ہمیشہ کے لیے جانے دیا۔ اب اس کی ضرورت نہیں رہی تھی۔ دشمن اس کے ذریعے مجھے ڈھونڈتے پھریں گے پھر مایوس ہو جائیں گے۔

وہ میری اصلیت معلوم کرنے والا مایوس ہو کر چلا گیا تھا۔ میں میڈم مارلی کے اندر پہنچ گیا۔

○☆○

تیج پال کی ٹیلی پیتھی جاننے والی ٹیم بڑی متحد اور مضبوط تھی۔ بیزون کچھ عرصے کے لیے ان سے الگ ہوگیا تھا۔ اپنی ہی ٹیم کی مخالفت میں اقدامات کرنے لگا تھا۔ اس کی بیوی مونو ریٹا نے اسے احساس دلایا کہ وہ غلط فہمی کا شکار ہوگیا ہے۔ تیج پال اور باقی ٹیلی پیتھی جاننے والے ساتھی آج بھی اسے چاہتے ہیں۔ اس سے بہت محبت کرتے ہیں۔ اسے اپنے ہی ساتھیوں کے خلاف کوئی کام نہیں کرنا چاہیے۔ تیج پال ان سب سے زیادہ ذہین اور سب سے زیادہ تجربے کار تھا۔ مونو ریٹا نے اس سے رابطہ کیا پھر اس کے تعاون سے بیزون کی تمام غلط فہمیاں دور کردیں۔ اسے پھر تیج پال کی ٹیلی پیتھی جاننے والی ٹیم میں شامل کردیا۔

کچھ عرصہ پہلے سونیا نے بیزون کو ٹریپ کیا تھا۔ تب سے اس کے ساتھی اس سے دور رہنے لگے تھے۔ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو سونیا اس کے ذریعے ان سب کے دماغوں میں پہنچ جاتی۔ بہرحال دوستی ہوتے ہی انہوں نے سب سے پہلے بیزون کو ہپناٹائز کیا۔ اس کا برین واش کیا تاکہ سونیا نے یا کسی نے بھی اس پر تنویمی عمل کیا ہو تو وہ مٹ جائے۔

انہوں نے اپنے تنویمی عمل سے بیزون کو دوبارہ اپنا قابل اعتماد دوست بنالیا۔ ان کے پاس مشین کا نقشہ تھا۔ پہلے تو انہوں نے یہ سوچا تھا کہ وہ کسی دور دراز کے ویران علاقے میں بڑی رازداری سے خود وہ مشین تیار کریں گے پھر تیج پال نے کہا "اگر ہم کسی دوسرے کے کاندھے پر بندوق رکھ کر چلائیں گے تو بہت سی پریشانیوں اور الجھنوں سے دور رہیں گے۔"

اس نے سمجھایا "اگر کسی بڑے ملک سے مشین کی تیاری کے سلسلے میں معاہدہ ہو جائے تو وہ ملک ہمیں سر آنکھوں پر بٹھائے گا۔ مشین تیار کرنے کی ساری ذمے داریاں اپنے سر لے گا۔ اس مشین کو رازداری سے تیار کرنے کے تمام مرحلوں سے گزرے گا ہمیں کسی مرحلے سے نہیں گزرنا ہوگا۔ تم ٹیلی پیتھی جاننے والے تمام ساتھی ان کے دماغوں میں رہ کر انہیں کنٹرول کرتے رہو گے۔ وہ ہمیں کسی مرحلے پر دھوکا نہیں دے سکیں گے۔"

مائیک مورو نے کہا "انہیں مکمل طور پر اپنے کنٹرول میں رکھنے کے لیے ان سب کو ہپناٹائز کرنا ہوگا۔ انہیں اپنا معمول بنانا ہوگا۔"

جوزف وسکی نے کہا "اس ملک کے جتنے اعلیٰ حاکم اور جتنے اعلیٰ فوجی افسران ہوں گے۔ ان سب کے دماغوں کو پہلے اپنے قبضے میں رکھنا ہوگا اور وہ ایک دو نہیں درجنوں ہوں گے۔"

بڈی رابرٹ نے کہا "درجنوں نہیں سیکڑوں ہوں گے۔ آرمی انٹیلی جنس والوں کو بھی اپنے شکنجے میں رکھنا ہوگا پھر جتنے افراد کو ٹیلی پیتھی سکھائی جائے گی انہیں بھی غلام بنا کر رکھنا ہوگا۔"

تیج پال نے کہا "ایسا تو کرنا ہی ہوگا اور یہ ہمارے حق میں بہتر ہوگا۔ بظاہر یہ مشکل نظر آتا ہے کہ سیکڑوں یا ہزاروں افراد کو غلام بنا کر رکھا جاسکے گا لیکن یہ ناممکن نہیں ہے۔ تم چار ٹیلی پیتھی جاننے والے ہو۔ تم میں سے ہر ایک روزانہ پانچ افراد کو ہپناٹائز کرکے اپنا معمول بنا سکتا ہے۔"

بیزون نے کہا "اس طرح ہم چاروں روزانہ اس ملک کے بیس (۲۰) اعلیٰ حکام اور اعلیٰ فوجی افسران کو اپنے زیر اثر لاسکیں گے۔"

بڈی رابرٹ نے کہا "اس طرح ہم ہر ماہ اس ملک کے چھ سو اکابرین اور دوسرے اہم متعلقہ افراد کو اپنے احکامات کا پابند بناتے رہیں گے۔"

تیج پال نے کہا "ہم عجلت سے کام نہیں لیں گے ہمیں مشین تیار کرنے کی جلدی نہیں ہے۔ جب ایک ماہ میں چھ سو اکابرین کو اپنا معمول بنالیا جائے گا تب میں ان اکابرین سے مشین کے سلسلے میں معاہدہ کروں گا۔ وہ ہمارے زیر اثر رہیں گے ہماری ہر بات مانتے رہیں گے۔"

بیزدن' مائک مورو' جوزف وسکی اور بڈی رابرٹ اس پلاننگ کے مطابق روس کے اکابرین کو پھانسنے لگے۔ روس کبھی سپر پاور تھا۔ اب اس پر زوال آچکا تھا۔ وہ دوبارہ اپنا کھویا ہوا سیاسی مقام حاصل کرنا چاہتا تھا۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ ایک ٹرانسفارمر مشین امریکا کے پاس تھی اس کے ضائع ہونے کے بعد اب دوسری مشین تیار کی جارہی تھی۔ تمام بڑے ممالک کو یہ تشویش لاحق ہوگئی تھی کہ چین میں یہ مشین تیار ہوچکی ہے اور وہاں ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی فوج تیار ہورہی ہے اس کے مقابلے میں اب ہر بڑا' ملک ٹی پی آرمی (ٹیلی پیتھی جاننے والی فوج) تیار کرنا چاہتا تھا۔

اچانک یہ خبر عام ہوئی کہ ایک ٹرانسفارمر مشین اسرائیل میں بھی تیار ہوچکی ہے۔ تمام بڑے ممالک حیران رہ گئے تھے۔ اسرائیل اتنا چھوٹا سا ملک ہے کہ دنیا کے نقشے میں ناخن کے برابر نظر آتا ہے۔ اس ننھے سے ملک نے تمام ممالک کو دہشت زدہ کرنے والا کارنامہ انجام دیا تھا۔

چین کا پڑوسی ملک روس خاص طور پر بہت زیادہ تشویش میں مبتلا تھا۔ پہلے ہر ملک ایٹمی قوت بن کر برتری حاصل کرتا تھا۔ اب ٹیلی پیتھی کے مقابلے میں ایٹم بموں کی اہمیت نہیں رہی تھی۔ پہلے یہ دھمکی دی جاتی تھی کہ کسی ملک نے جنگ مسلط کی تو ایک ایٹم بم ہی اس ملک کو بڑی حد تک نقصان پہنچائے گا۔ ایٹمی قوتوں کے باعث تمام ممالک ایک دوسرے کے دباؤ میں رہتے ہیں۔

ایٹم بموں کے مقابلے میں ٹیلی پیتھی زیادہ خطرناک ہے۔ ایٹم بم گرانے کے لیے اپنے ملک سے پرواز کرنا اور دوسرے ملک میں جانا ضروری ہوتا ہے لیکن ٹیلی پیتھی کے ذریعے گھر بیٹھے ہی دشمنوں کے دماغوں میں پہنچا جاسکتا ہے۔ تمام مخالف ممالک کے اہم راز معلوم کیے جاسکتے ہیں۔ اب تمام ممالک کے لیے لازمی ہوگیا تھا کہ وہ ایٹمی قوت کے علاوہ ٹی پی میں بھی برتری حاصل کریں اگر ایک ملک کسی دوسرے ملک کے اہم رازوں تک پہنچے گا تو وہ دوسرا ملک بھی اس کے اہم رازوں تک پہنچے گا۔ اس طرح تو وہ ایک دوسرے کو نقصان پہنچائیں گے اور بظاہر نقصان نہ پہنچانے کا سمجھوتا کریں گے۔ مختصر یہ کہ اب تمام بڑے ممالک کے لیے ٹی پی آرمی رکھنا لازمی ہوگیا تھا۔

جب تیج پال نے روسی اکابرین سے ای میل کے ذریعے رابطہ کیا اور انہیں بتایا کہ اس کے پاس ٹرانسفارمر مشین کا نقشہ ہے اور وہ نقشے کے ذریعے ان کے ملک میں مشین تیار کرنا چاہتا ہے تو پہلے انہیں یقین نہیں آیا لیکن تیج پال کے تمام ٹیلی پیتھی جاننے والے ان کے دماغوں میں تھے۔ اپنی موجودگی ظاہر نہیں کررہے تھے۔ بڑی رازداری سے خاموش رہ کر انہیں تیج پال کی طرف مائل کررہے تھے۔

جب اکابرین کو یقین ہوگیا کہ ان کے ملک میں ان کی نگرانی میں وہ مشین تیار ہوسکتی ہے تو پھر ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی ایسی غیبی امداد کے بارے میں وہ کبھی سوچ نہیں سکتے تھے۔ وہ مشین جیسے اچانک آسمان سے ان کے ملک میں اتاری جارہی تھی۔

روسی آرمی کے اعلیٰ افسران نے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ تیج پال کس ملک اور کس شہر میں ہے پھر تیج پال نے فیکس کے ذریعے مشین کا نقشہ ارسال کیا۔ انہوں نے ای میل کے کوڈ ورڈز اور فیکس کے حوالہ جات سے تیج پال کا سراغ لگانا چاہا لیکن سب کو ہپناٹائز کیا گیا تھا۔ ان کے دماغوں میں یہ بات نقش کی گئی تھی کہ ان کے دماغوں کبھی تیج پال کے سلسلے میں ایسے خیالات پیدا ہوں تو وہ ان پر عمل نہیں کریں گے۔ وہ چاروں ٹیلی پیتھی جاننے والے پوری توجہ سے تیج پال کو تحفظ فراہم کرتے رہتے تھے۔

روسی فوج کے اعلیٰ افسران مشین کی تیاری کے سلسلے میں مصروف ہوگئے۔ وہ چاروں ٹیلی پیتھی جاننے والے ان تمام افسران اور مکینک وغیرہ کے دماغوں کو دن رات چیک کرتے رہتے تھے۔ ان میں سے کبھی کوئی زخمی ہوسکتا تھا یا بیمار ہوسکتا تھا۔ کوئی مخالف ٹیلی پیتھی جاننے والا اس کے دماغ میں یہ معلوم کرسکتا تھا کہ کسی نے اسے ہپناٹائز کیا تھا۔ ایسے میں بھید کھل سکتا تھا کہ کسی نے اسے ہپناٹائز کیا ہے۔ کوئی ٹیلی پیتھی جاننے والا یا جاننے والے روسی اکابرین کے ساتھ کوئی بڑا گیم کھیل رہے ہوں تو وہ گیم بھی جلد ہی ظاہر ہوسکتا تھا۔

مشین کے تیار ہونے اور اسے کام میں لائے جانے تک ہر پہلو سے رازداری لازمی تھی۔ اس لیے وہ تمام اعلیٰ افسران کو چیک کرتے رہتے تھے۔ ان میں سے کتنے ہی افسران کے سفارتی تعلقات کئی ممالک سے تھے۔ دشمن ان کے خیالات بھی پڑھ سکتے تھے۔ تیج پال باریک سے باریک پہلو پر نظر رکھتا تھا اور ان چاروں کو گائیڈ کرتا رہتا تھا۔

بیزدن نے ایک ایسے روسی افسر کے خیالات پڑھے جس کی ایک بیٹی اسرائیل میں تھی۔ وہ آفیسر بھی اسرائیلی تھا۔ بیس برس پہلے اس نے ایک روسی یہودی دوشیزہ سے شادی کی تھی۔ وہاں ان کی وہ بیٹی پیدا ہوئی تھی حکومت نے

اس سے کہا "مسٹر جان تمہیں روسی بیوی سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ تم روس جاکر اپنے ملک کے لیے جاسوسی کرو۔ تمہاری بیٹی کو یہاں آرمی ٹریننگ سینٹر میں رکھ کر اسے بھی تمہاری طرح سراغ رساں بنایا جائے گا۔ تم اپنی بیوی کے ساتھ روس چلے جاؤ۔ کام ختم ہونے کے بعد تمہیں واپس بلالیا جائے گا۔"

وہ اپنی روسی بیوی کے ساتھ تاشقند آگیا تھا۔ اس کی بیوی اس کے زیر اثر نہیں تھی۔ وہ اس کا دیوانہ تھا۔ اس کے حسن و جمال اور اس کی اداؤں سے سحرزدہ رہتا تھا۔ حکام نے اسے اپنے ملک کی طرف سے جاسوسی کرنے کے لیے بھیجا تھا۔ اس کے برعکس اس نے بیوی کے ساتھ مل کر روس کے لیے جاسوسی کی۔ اسرائیلی حکومت کا ایک اہم راز چرا کر وہاں لے گیا۔ بعد میں یہ بھید کھل گیا۔ اس کے بعد وہ اسرائیل نہیں جاسکتا تھا۔ جاتا تو اسے گولی ماردی جاتی۔ روسی حکومت نے اسے انٹیلی جنس ڈپارٹمنٹ کا ایک اعلیٰ عہدے دار بنادیا تھا۔ وہ وہیں رہ کر بچے پیدا کرتا رہا مگر وہ ایک بیٹی اس کی محبت کی پہلی نشانی' وہیں اسرائیل میں رہ گئی تھی۔

وہ میاں بیوی اسے یاد کرتے رہتے تھے۔ اسے وہاں سے واپس نہیں لاسکتے تھے۔ وہ اسرائیل میں ٹریننگ حاصل کرتی رہی تھی۔ اسرائیل میں جو روسی جاسوس تھے' وہ اس کے بارے میں کچھ نہ کچھ معلومات حاصل کرتے رہتے تھے۔ وہ سخت نگرانی میں رہتی تھی۔ ٹریننگ سینٹر یا آرمی ہیڈ کوارٹر سے باہر کسی سے ملاقات نہیں کرتی تھی۔ اس کا نام کرونا تھا۔

کرونا اسرائیلی حکومت کی وفادار تھی۔ بچپن سے اس کا ریکارڈ اچھا تھا۔ اس نے کبھی ماں باپ کو یاد نہیں کیا تھا۔ حب الوطنی کے حوالے سے وہ قابل اعتماد تھی۔ الپا نے اس کے خیالات پڑھے تھے اور یہ فیصلہ کیا تھا کہ اسے ٹیلی پیتھی سکھائی جائے گی۔

الپا اپنے ملک کے فوجی کیمپوں سے ذہین اور دلیر سپاہیوں اور افسروں کا انتخاب کررہی تھی۔ سول اور آرمی انٹیلی جنس کے شعبوں سے ایسے سراغ رسانوں کو منتخب کررہی تھی۔ جن کا ریکارڈ بے داغ تھا اور وہ سب اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے رہے تھے۔ وہ ان سب کے چور خیالات پڑھنے کے بعد مطمئن ہوکر انہیں ٹرانسفارمر مشین سے گزارتی تھی۔

اس نے کرونا کے چور خیالات پڑھ کر معلوم کیا تھا کہ وہ ذہین بھی ہے اور مکار بھی۔ ٹریننگ کے دوران میں حاضر دماغی کا مظاہرہ کرتی رہی ہے۔ وہ خیالات اور جذبات کے حوالے سے اپنی یہودی قوم کو اہمیت دیتی ہے۔ الپا نے پوری طرح مطمئن ہوکر پہلے اسے ہپناٹائز کیا۔ اسے اپنی معمول بنایا پھر اسے مشین کے ذریعے ٹیلی پیتھی کا علم سکھادیا۔

ایک روسی جاسوس نے یہ اطلاع اس کے ماں باپ تک پہنچائی۔ بیزون نے تیج پال سے کہا "مسٹر جان کی بیٹی کرونا نے ٹیلی پیتھی سیکھ لی ہے۔ الپا ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی فوج تیار کررہی ہے۔ ہمیں وہاں سے چند ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو اغوا کرنا ہوگا۔"

تیج پال نے کہا "بے شک' روس میں جلد ہی ہماری ٹرانسفارمر مشین تیار ہوجائے گی۔ ہمیں چند فاعل ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی ضرورت پڑے گی۔ ان کی ٹیلی پیتھی کا علم وہاں روسی افسران کے دماغوں میں منتقل کیا جائے گا۔"

بڈی رابرٹ نے کہا "پتا نہیں الپا کتنے ٹیلی پیتھی جاننے والے پیدا کرتی جارہی ہے۔ ہم وہاں سے دو چار اغوا کریں گے۔"

بیزون نے کہا "کسی طرح کرونا کو وہاں سے نکال کر روس میں اس کے ماں باپ کے پاس پہنچایا جائے۔"

"جیسا کہ اس کی تعریف سنی گئی ہے اگر وہ ویسی ہی باصلاحیت' ذہین اور دلیر ہے تو اسے ضرور اغوا کرکے روس پہنچاؤ اس طرح اس کے بچھڑے ہوئے ماں باپ سے اسے ملانا نیکی بھی ہوگی۔"

انہیں واقعی چند ایسے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی ضرورت تھی۔ جنہیں فاعل کی حیثیت سے ٹرانسفارمر مشین سے گزارنا تھا۔ تیج پال کے چاروں ٹیلی پیتھی جاننے والے اسرائیلی اکابرین کے دماغوں میں پہنچنے لگے۔ ان کے ذریعے معلوم کرنے لگے کہ الپا ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی فوج بنانے کے لیے کیا کررہی ہے؟ اور کن افراد کو یہ علم سکھا رہی ہے۔

پتا چلا کہ الپا اس سلسلے میں اتنی رازداری سے کام کرتی رہی ہے کہ وہاں کے اعلیٰ حکام اور فوجی افسران اس کے ان تمام معاملات سے بے خبر رہتے ہیں۔ بعد میں جتنے افراد ٹیلی پیتھی سیکھ لیتے ہیں۔ وہ سب ان اکابرین کے سامنے ملک اور قوم کی خدمت کے لیے حاضر ہوجاتے ہیں۔ ان سے پتا چلا کہ الپا نے اب تک دو درجن آرمی انٹیلی جنس کے سراغ رسانوں' فوج کے سپاہیوں اور اعلیٰ افسروں کو ٹیلی پیتھی سکھائی ہے۔

تیج پال اور اس کے ساتھی الپا کے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے بارے میں اس سے زیادہ نہیں جانتے تھے۔ یہ بات اسرائیلی اکابرین بھی نہیں جانتے تھے کہ الپا درپردہ اپنی ایک ذاتی فوج تیار کررہی ہے۔ اس کی ذاتی ٹیلی پیتھی جاننے والی فوج میں نہایت تجربے کار' ذہین سراغ رساں اور بہترین فائٹرز تھے۔ وہ اپنی سیکورٹی کے لیے ذاتی ٹی پی آرمی بنا رہی تھی۔

وہ اپنا راز ساری دنیا سے چھپا سکتی تھی لیکن پارس سے نہیں چھپا سکتی تھی۔ وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ اس کا ناراض عاشق چھپ کر اس کے اندر آتا رہتا ہے۔ کسی اہم ضرورت کے وقت اس سے گفتگو کرتا ہے۔ ورنہ اس کے بار بار مخاطب کرنے کے باوجود ایک لفظ نہیں بولتا پھر اسے پتا نہیں چلتا کہ وہ اس کے پاس موجود ہے یا نہیں؟

بہت عرصہ پہلے پارس نے اسی طرح اس کے دماغ میں جگہ بنائی تھی۔ ان دنوں الپا اس سے محبت کرنے کے باوجود دشمنی رکھتی تھی۔ اس کی یہ شدید خواہش تھی کہ وہ کسی بھی طرح پارس کو ٹریپ کرکے اپنا غلام بنالے۔ ایسے وقت جب اسے علم ہوا تھا کہ پارس نے اسے اپنا معمول بنالیا ہے اور اس کے دماغ میں جب چاہے چلا آتا ہے تو وہ اپنی بے بسی پر جھنجلانے لگتی تھی۔ اسے دماغ سے بھگا نہیں سکتی تھی۔ ایک طویل عرصے تک الپا اور پارس کے درمیان اسی طرح نفرت اور محبت ہوتی رہی۔

آخری بار الپا نے پارس کو مار ڈالنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی لیکن وہ خوش نصیب تھا کیونکہ الپا اپنی بد نصیبی کے باعث کار کے حادثے میں بری طرح ٹوٹ پھوٹ کر اسپتال پہنچ گئی تھی۔ وہ پارس کو مار ڈالنا یا ہمیشہ اپنا غلام بنائے رکھنا چاہتی تھی۔ اس کے برعکس پارس نے اس کے دماغ پر تنویمی عمل کرکے اسے اپنی کنیز بنالیا تھا۔ وہ جب تک اسپتال میں رہی ان اندیشوں میں مبتلا رہی کہ اس کے تمام ٹیلی پیتھی جاننے والے دشمن اس کے دماغ میں چلے آئیں گے۔ اس کی دماغی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر اسے اپنی معمول بنالیں گے۔ اس نے اب تک ٹیلی پیتھی کی دنیا میں بڑی آزادی اور خود مختاری سے حکمرانی کی تھی۔ وہ کسی کے زیر اثر رہنا اپنی توہین سمجھتی تھی۔ ایسے وقت پتا چلا کہ پارس اس کا محافظ بنا ہوا ہے۔

وہ اسپتال میں صحت یاب ہونے لگی تو سمجھ میں آیا کہ دشمن اسے ٹریپ کرنے میں ناکام ہو رہے ہیں اور پارس اس کے تمام دشمنوں کو بھگا رہا ہے اور کسی کو اس کے اندر آنے کا موقع نہیں دے رہا ہے۔ تب وہ پہلی بار بری طرح نادم ہوئی۔ جس کی جان کی دشمن ہوگئی تھی وہی جان کے دشمنوں سے بچا رہا تھا۔ اس نے پہلی بار دل کی گہرائیوں سے یہ عہد کیا کہ آئندہ پارس سے دشمنی کرنے کا تصور بھی نہیں کرے گی۔ اس نے پارس سے محبت اور وفاداری کی قسمیں نہیں کھائیں۔ اس سے صرف اتنا ہی کہا کہ وہ محبت اور وفاداری کا عملی ثبوت دے گی۔

وہ واقعی ثبوت دے رہی تھی۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ اس کی اجازت کے بغیر آتا جاتا ہے۔ وہ اب نہیں جھنجلا رہی تھی۔ بڑی فراخ دلی سے کہتی تھی "تم میرے دل و جان کے مالک ہو۔ میں اپنا کوئی بھی راز تم سے چھپانے کے لیے کبھی یہ نہیں چاہوں گی کہ اپنے دماغ کو کسی بھی طرح مقفل کرلوں اور تمہیں نہ آنے دوں۔ اب تم نہیں بھی آؤ گے تو میں تمہیں اپنے اندر بلاتی رہوں گی۔"

پارس نے اس پر دوسرا بڑا احسان کیا تھا۔ اسے ٹرانسفارمر مشین بنانے کا موقع دیا تھا اور وہ مشین تیار ہو چکی تھی۔ اسرائیلی اکابرین اور پوری یہودی قوم جیسے الپا کی پرستش کرنے لگی تھی۔ الپا خوشی سے نہال ہو کر کہتی تھی "پارس تم نے مجھے فرش سے اٹھا کر عرش پر پہنچا دیا ہے۔ تم ایک بار میرے سامنے آجاؤ۔ میں تمہارے قدموں سے لپٹ کر خوشی کے مارے مر جاؤں گی۔ کیا تم کبھی میرے سامنے نہیں آؤ گے؟"

پارس نے کہا "اب ہمارا آمنا سامنا کس لیے ہوگا؟ ہمارے درمیان پیار کا جو بہترین رشتہ تھا' میں وہ رشتہ دوبارہ استوار نہیں کروں گا۔ نہ تمہارا ہاتھ پکڑوں گا۔ نہ اپنا ہاتھ پکڑنے دوں گا۔"

"میں جانتی ہوں کہ میں اب تمہاری شریک حیات بننے کے قابل نہیں رہی لیکن تمہاری دوست بن سکتی ہوں اور ہم دوست بن کر ایک دوسرے سے ملاقات کرسکتے ہیں۔"

"ملاقات کے لیے لازمی نہیں ہے کہ جسمانی طور پر سامنا ہو۔ خیال خوانی کے ذریعے ملاقات ہو رہی ہے۔ دوستی کی ایک حد ہوتی ہے اور ہم خیال خوانی کی حد تک ملتے رہیں گے۔"

"تم مجھے مایوس کر رہے ہو مگر تمہارا ہر حکم سر آنکھوں پر ہے۔ تم بہترین دوستی کا ثبوت دے رہے ہو۔ میری جان کے محافظ ہو۔ مجھے مشین کے ذریعے عالمی شہرت دے رہے ہو۔ تمہارے جیسا دوست تو صرف مجھے ہی نصیب ہوا ہے۔ میں تمہاری دوستی پر فخر کرتی رہوں گی مگر ایک بار کبھی نہ کبھی تمہارے پاس آکر تمہارے قدموں سے لپٹنے کی حسرت رہے گی۔"

الپا نے جو ٹرانسفارمر مشین تیار کی تھی۔ پارس نے اس سے جواد کو بھی ایسا فائدہ پہنچایا تھا جس کی کوئی توقع نہیں کرسکتا تھا۔ جواد کے اندر بھیا کی شیطانیت اس کا پیچھا نہیں چھوڑ رہی تھی یہی سمجھا جا رہا تھا کہ اس بد روح سے جواد کو نجات نہیں دلائی جاسکے گی۔ روح اچھی ہو یا بری۔ اس کے بغیر جسم مردہ ہو جاتا ہے لیکن پارس نے اس مشین کے ذریعے شیطانیت کو بالکل ہی ختم کردیا تھا۔

بھیا ہمیشہ کے لیے نابود ہوگیا تھا۔ جواد نے بھیا سے نجات پاتے ہی مسجد اقصیٰ میں شکرانے کی نماز ادا کی تھی

اور پارس سے کہا تھا کہ وہ اس سے مل کر رو برو شکریہ ادا کرنا چاہتا ہے۔

پارس نے کہا "شکریہ تو ادا ہوتا ہی رہے گا۔ سب سے پہلے اپنی منگیتر حدیقہ سے ملو بھیا کی وجہ سے تم نے اس بیچاری کو خود سے دور دور رکھا تھا۔ تمہارا فرض ہے کہ جلد سے جلد اسے اپنی شریک حیات بناؤ۔ میں تمہاری شادی کے دن تم سے ملاقات کروں گا۔"

"بے شک میں نے بھیا کی وجہ سے.... حدیقہ پر ظلم کیا ہے۔ میں ایک ہفتے کے اندر اس سے شادی کروں گا۔ تم سے ایک گزارش ہے۔ الپا سے میرا رابطہ کراؤ۔ میں اس کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ میں تم دونوں کے احسانات کبھی نہیں بھولوں گا۔"

پارس نے الپا سے کہا "ہوسکے تو جواد سے رابطہ قائم کرو۔ وہ بہت خوش ہے۔ تمہارا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہے۔ ویسے تم بہت مصروف دکھائی دے رہی ہو۔"

"تمہارے مشورے پر عمل کر رہی ہوں۔ تم نے کہا تھا۔ بھیا تو ختم ہوگیا ہے اب نارنگ رہ گیا ہے۔ اگر اس کی بھی کالی صلاحیتوں کو ختم کردیا جائے تو ہماری ٹیلی پیتھی کی دنیا سے کالا جادو ختم ہو جائے گا۔"

"ٹھیک ہے مگر خواہ مخواہ اس کی جان نہ لی جائے۔ بھیا نے تو ناک میں دم کردیا تھا۔ اسے ہمیشہ کے لیے نابود کردینا لازمی ہوگیا تھا۔ نارنگ سے صرف اس کی صلاحیتیں چھین لی جائیں۔"

"میں یہی کر رہی ہوں۔ نارنگ جب پیدا ہوا تھا تو ایسا نہیں تھا۔ کبھی سیدھا سادہ سا آدمی رہا ہوگا۔ اب پھر وہی بن جائے گا۔ وہ شیطان تھا۔ میں اسے سادھو بنا کر انڈیا واپس بھیج دوں گی۔"

پارس اس کے دماغ سے چلا آیا۔ اسے نارنگ سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ یہ سبھی ٹیلی پیتھی جاننے والوں نے دیکھا تھا کہ آج تک نارنگ جیسا احمق ٹیلی پیتھی جاننے والا پیدا نہیں ہوا تھا۔ اس نے مختلف اوقات میں کئی طرح کی غیر معمولی صلاحیتیں حاصل کی تھیں۔ ایک تو وہ کالا جادو جانتا تھا پھر اس نے ٹیلی پیتھی کا علم حاصل کیا تھا۔ آخر میں اس کی آتما ایک ایسے سائنس دان کے اندر سما گئی تھی۔ جس کے کان سے ایک غیر معمولی آلہ سماعت منسلک تھا۔ اس آلہ سماعت کی یہ خوبی تھی کہ وہ سائنس دان ہزاروں میل دور بیٹھے ہوئے اپنے کسی بھی مطلوبہ شخص کی گفتگو سن لیا کرتا تھا بعد میں نارنگ کو بھی اس آلہ کے ذریعے یہ غیر معمولی صلاحیت حاصل ہوئی تھی۔

الپا نے اسے ٹرانسفارمر مشین سے گزار کر اس کی جادوگری اور ٹیلی پیتھی کی صلاحیتوں کو ختم کردیا۔ اس کے کان سے جو آلہ سماعت منسلک تھا۔ اسے آپریشن کے ذریعے کان سے الگ کرکے اپنے پاس رکھ لیا۔

اس نے بعد میں جواد سے رابطہ کیا اور کہا "مجھے افسوس ہے مسٹر جواد! میں فوراً تم سے رابطہ نہ کرسکی۔ ایک بہت ہی اہم کام میں مصروف تھی۔ اس سے پہلے کہ تم کچھ کہو۔ میں تمہیں بھیا سے نجات حاصل کرنے کی مبارک باد دیتی ہوں۔"

جواد نے کہا "اصل مبارک باد کی مستحق آپ ہیں۔ آپ نے اور پارس نے ناممکن کو ممکن کر دکھایا ہے کسی کے اندر بد روح سما گئی ہو تو بد روح کو ختم کرنے سے اس آدمی کی جان بھی چلی جاتی ہے مگر تم نے میری جان بھی بچالی اور بد روح کو ختم بھی کردیا۔ میں تم دونوں کا احسان کبھی نہیں بھولوں گا۔"

وہ بولی "احسان کی بات نہ کرو۔ میں تو پارس کی کنیز ہوں۔ وہ جو چاہتا ہے اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے وہی کرتی ہوں۔ تم دین دار ہو' عبادت گزار ہو' خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے عبادت کرتے رہتے ہو۔ میری باقی زندگی صرف پارس کے لیے ہے۔ میں اس کی خوشی حاصل کرنے کے لیے کچھ بھی کرتی رہوں گی۔ یہ بتاؤ شادی کب کر رہے ہو؟"

"میں نے ابھی اپنے خاندان کے بزرگوں سے بات کی ہے۔ آج سے ٹھیک تین دن بعد میری شادی ہوگی۔ میں آپ سے شادی میں شریک ہونے کی گزارش کرتا ہوں۔"

"تم شاید نہیں جانتے میں اپنے ملک کے اکابرین کی خوشیوں اور غموں میں بھی شریک نہیں ہوتی۔ کبھی کسی تقریب میں نہیں جاتی۔ مجھے اپنی سلامتی کے لیے بہت محتاط رہنا پڑتا ہے۔"

"بے شک آپ اپنے ملک و قوم کا سرمایہ ہیں۔ آپ کے لیے احتیاط لازمی ہے پھر بھی ایسی کوئی صورت نکالیں کہ آپ کو دشمنوں سے کوئی نقصان نہ پہنچے۔ مسٹر پارس اس تقریب میں آئیں گے۔ آپ بھی آئیں تو یہ میری عزت افزائی ہوگی۔"

الپا نے خوش ہو کر پوچھا "کیا پارس تمہاری شادی میں آئے گا؟"

"ہاں مسٹر پارس نے وعدہ کیا ہے۔ وہ مجھے اور حدیقہ کو مبارک باد دینے آئیں گے۔"

"اوہ گاڈ! پھر تو تم سے زیادہ مجھے تمہاری شادی کی خوشی ہوگی۔ میں ضرور آؤں گی۔ کیا اپنی شادی کے دن میرے لیے کچھ کرسکتے ہو؟"

"یہ کوئی پوچھنے کی بات ہے۔ آپ کیا چاہتی ہیں۔ جو

چاہیں گی وہی کروں گا۔"

"پارس مجھ سے ناراض ہے۔ وہ مجھ سے کبھی ملتا نہیں ہے اور نہ ہی آئندہ ملنا چاہتا ہے تم چاہو تو اس سے ملاقات کرا سکتے ہو۔"

"یہ کون سی بڑی بات ہے۔ میں ضرور ملاقات کراؤں گا۔ مسٹر پارس ناراض ہیں تو ان کی ناراضگی دور کروں گا۔ میرے لیے اس سے بڑی بات کیا ہوگی کہ ان کی ناراضگی دور کرکے انہیں آپ کا دوست بنادوں گا۔"

"مسٹر جواد! یہ کام اتنا آسان نہیں ہے۔ میں نے ماضی میں اتنی غلطیاں کی ہیں اور پارس سے ایسی جان لیوا دشمنی کی ہے کہ اب مجھے معافی مانگتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔"

"تعجب ہے۔ آپ جان لیوا دشمنی کرتی رہیں اور مسٹر پارس آپ کے محافظ بنتے رہے۔ یہ تو میں نے خود دیکھا ہے کہ انہوں نے بھیا کے شیطانی ارادوں سے آپ کو بچایا تھا۔"

"وہ مجھے دوسرے خطرناک خیال خوانی کرنے والے دشمنوں سے بھی بچاتا رہا ہے۔"

"اس کا مطلب صاف ہے، مسٹر پارس آپ سے نفرت نہیں کرتے ہیں۔ اگر ذرا بھی نفرت کرتے تو محبت سے آپ کے کام نہ آتے۔ وہ صرف آپ کی غلطیوں سے نالاں ہیں۔ آپ میری بات کا برا نہ مانیں۔ وہ آپ کو سزا دینے کے لیے آپ سے ملنا نہیں چاہتے ہیں۔"

"میں بھی یہی سمجھ رہی ہوں مگر وہ اتنا ضدی ہے کہ سزا دینے کے لیے ساری زندگی نہیں ملے گا۔"

"آپ مایوس نہ ہوں۔ میں انہیں سمجھاؤں گا۔"

الپا خوش ہو کر اس کے دماغ سے چلی آئی۔ اس کے اندر ایک نئی اور مستحکم امید پیدا ہوگئی تھی۔ اس کا دل کہہ رہا تھا کہ جواد بن مستقیم جیسے نیک اور ایمان دار شخص کی باتیں پارس کو متاثر کریں گی اور وہ اسے معاف کرکے روبرو ملاقات کے لیے تیار ہو جائے گا۔

اس نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر دھڑکنوں سے پوچھا "کیا وہ راضی ہو جائے گا؟"

اس کے اندر جیسے کسی نے کہا "نہیں وہ سنگدل ہے۔ راضی نہیں ہوگا۔"

○☆○

میڈم مارلی اپنے کاٹیج میں تھی۔ دو گھنٹے تک کی تنویمی نیند سے بیدار ہو کر میرے بارے میں سوچنے لگی۔ میں اس کے دماغ میں بڑی دیر تک رہ کر اس سے باتیں کرتا رہا تھا۔ پہلے وہ مجھ سے دوستی کرنے سے کتراتی رہی تھی۔ اسے اندیشہ تھا کہ وہ میرے زیر اثر آجائے گی۔ مجھ سے کم تر ہو جائے گی پھر وہ برابر کی سطح پر دوستی کرنے کے لیے رضامند ہوگئی تھی۔

وہ مغرور عورت آسانی سے قابو میں نہیں آسکتی تھی۔ اس لیے میں نے اسے ہپناٹائز کیا تھا۔ اس کے دماغ کو لاک کیا تھا تاکہ ناناکا کے ٹیلی پیتھی جاننے والے اس کے دماغ میں نہ آسکیں۔ مارلی نے کہا تھا کہ دوستی کرنے کے باوجود وہ میرے روبرو نہیں آئے گی۔ مجھ پر یا کسی پر بھروسا کرنا اس کے مزاج کے خلاف تھا۔ میں نے اس کے ذہن میں یہ نقش کیا کہ جب وہ تنویمی نیند سے بیدار ہوگی تو ایک شخص اس سے ملاقات کرنے آئے گا۔ وہ فرہاد علی تیمور ہوگا۔ وہ کسی شک و شبہے کے بغیر اس پر بھروسا کرلے گی اور اس سے ملاقات کرے گی۔

جب وہ بیدار ہوئی تو مانو باہر سے دوڑتی ہوئی آئی۔ چھلانگ لگا کر بستر پر پہنچی پھر اس کے پاس آکر میاؤں میاؤں کرتے ہوئے دروازے کی طرف دیکھنے لگی۔ مارلی نے پوچھا "دروازے کے باہر کیا ہے؟ کیا کوئی گڑبڑ ہے؟"

ایک مسلح گارڈ نے آکر سلیوٹ کیا پھر کہا "ایک شخص ٹیکسی میں آیا ہے۔ آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے۔"

وہ کسی سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتی تھی لیکن اس نے میری مرضی کے مطابق کہا "اسے ڈرائنگ روم میں بٹھاؤ۔ میں آرہی ہوں۔"

میں ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ دے کر رخصت کر رہا تھا۔ دو گارڈز نے آکر کہا "تم اندر آسکتے ہو۔"

میں ایک گارڈ کے پیچھے چلنے لگا۔ دوسرا گارڈ میرے پیچھے تھا۔ میں ان کے درمیان چلتا ہوا ڈرائنگ روم میں آکر بیٹھ گیا۔ مانو میرے سامنے والے صوفے پر آکر بیٹھ گئی۔ مجھے بڑے غور سے دیکھنے لگی۔ میں نے کہا "ہائے مانو! میں وہی ہوں، جو تمہیں کار میں نظر نہیں آرہا تھا اور تم میری موجودگی کو محسوس کرکے پریشان ہو رہی تھیں۔ مجھے پہچان لو۔ ہماری دوستی ہونے والی ہے۔ کیا میرے پاس آؤ گی؟"

وہ میاؤں کہتی ہوئی صوفے پر ذرا پیچھے ہٹ گئی۔ مارلی نے دروازے پر آکر کہا "میری مانو کسی سے دوستی نہیں کرتی۔"

پھر اس نے دونوں گارڈز سے کہا "باہر جاؤ۔ دروازہ بند کردو۔ کوئی ملنا چاہے، یا فون آئے تو مجھے ڈسٹرب نہ کرنا۔"

وہ مسلح گارڈز باہر چلے گئے۔ مارلی اول تو کسی سے ملاقات نہیں کرتی تھی اگر ملاقات کرتی تو مسکرا کر باتیں نہیں کرتی تھی۔ اس نے گھور کر مجھے دیکھا۔ میں نے اس کے اندر کہا "مجھے مسکرانا چاہیے۔"

اس نے ناگواری سے سوچا "اونہہ! پتا نہیں کون ایرا غیرا آگیا ہے۔ یہی بہت ہے کہ میں ملنے کے لیے راضی ہوئی ہوں۔ میں نہیں مسکراؤں گی۔"

میں نے اسے مسکرانے پر مائل کیا۔ وہ مسکراتی ہوئی میرے پاس آئی۔ میں نے اٹھ کر مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔ وہ اہم معاملات میں کسی سے بھی دور سے ملتی تھی۔ رسماً مصافحے کے لیے کسی کو ہاتھ پکڑنے نہیں دیتی تھی۔ اس نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ پیش کیا۔ میں نے اسے تھام لیا۔ وہ اندر ہی اندر یہ سوچ کر الجھ رہی تھی کہ اپنے مزاج کے خلاف کیوں مسکرا رہی ہے؟ ایک اجنبی کو اپنا ہاتھ تھامنے کی اجازت کیوں دے رہی ہے؟

مانو غرانے لگی۔ اس نے پہلی بار کسی اجنبی کو اپنی مالکن کا ہاتھ پکڑتے دیکھا تھا۔ مارلی نے کہا "یو شٹ اپ مانو! مجھے سمجھنے دو کہ میں اس اجنبی سے اتنی بے تکلف کیوں ہو رہی ہوں؟ ویل مسٹر! تم کون ہو؟"

"میرا نام فرہاد علی تیمور ہے۔ تم سے خیال خوانی کے ذریعے گفتگو ہو چکی ہے۔"

"او۔ آئی سی۔۔۔ تو تم فرہاد ہو۔ اب مجھے مسکرانے اور بے تکلف ہونے کی وجہ سمجھ میں آرہی ہے۔ یہ تمہاری ٹیلی پیتھی کا کمال ہے۔"

میں تنویمی عمل کے ذریعے اس کے دماغ میں یہ نقش کرچکا تھا کہ جو شخص اس سے ملنے آئے گا' وہ فرہاد علی تیمور ہوگا اور وہ کسی شک و شبہے کے بغیر اس پر بھروسا کرے گی۔ اسی لیے اس نے .... بحث کیے بغیر مجھے فرہاد تسلیم کرلیا۔ اس نے مانو کے پاس جاکر اسے صوفے پر سے اٹھایا۔ اسے اپنے بازوؤں میں لے کر سہلاتے ہوئے بولی "ہی از گوئنگ ٹو بی آور فرینڈ۔ میں دوستی کرچکی ہوں۔ تم بھی دوستی کرو۔ تم نے ابھی سنا ہے۔ دوست کا نام فرہاد ہے۔ چلو ہاتھ ملاؤ۔"

مارلی نے اس کا ایک ہاتھ میری طرف بڑھایا۔ میں نے اس کے پنجے کو تھام کر کہا "بڑے تیز ناخن ہیں۔"

اس نے میاؤں کہتے ہوئے اپنے ناخن سمیٹ لیے۔ میں نے کہا "تھینک یو۔ یہ دوستانہ انداز ہے۔"

وہ میرے سامنے صوفے پر بیٹھنے کے بعد بولی "تم دشمن ٹیلی پیتھی جاننے والوں سے واقف ہو؟"

"ایک زمانہ میرا دشمن ہے۔ اکثر خیال خوانی کرنے والوں کو جانتا ہوں۔ پھر بھی کچھ ایسے ہیں' جو ابھی تک میری نظروں میں نہیں آئے ہیں۔"

"میں صرف ان کے بارے میں پوچھ رہی ہوں' جو ناناکا کوڈو کے لیے کام کر رہے ہیں۔"

"ان میں سے ایک کم لی نامی لڑکی کے ذریعے مجھے تلاش کر رہا ہے۔ پتا نہیں وہ کون ہے۔ ویسے جلد ہی معلوم کرلوں گا۔"

"میں اس ایک بات سے پریشان ہوں کہ تمہاری طرح وہ دشمن بھی میرے دماغ میں چلے آئیں گے۔ میں ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکوں گی۔ وہ میرا بہت کچھ بگاڑتے رہیں گے۔ کیا ان سے محفوظ رہنے کی کوئی تدبیر بتا سکتے ہو؟"

"تم کسی تدبیر پر عمل نہیں کرسکو گی۔ کیونکہ یوگا کی مشقیں نہیں کرتی ہو اور رات کو شراب پینے کی عادی ہو۔"

"میں مجبور ہوں۔ شراب میری تنہائی میں مجھے سلا دیتی ہے۔ میری دوست ہے۔ تم میرے لیے کیا کرسکتے ہو؟"

"میں تمام ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو تم سے دور رکھوں گا۔ جب تک تمہارے ساتھ رہوں گا۔ کوئی دشمن تمہارے اندر نہیں آسکے گا۔"

"او تھینک یو۔ تم میرے کام آؤ گے۔ میں بھی تمہارے کام آتی رہوں گی۔ کیا میرے ساتھ جزیرے میں رہو گے؟"

"فی الحال رہوں گا۔ دشمنوں کے خلاف وہیں اپنا محاذ بناؤں گا۔ تم جزیرہ لن تاؤ کب جاؤ گی؟"

"شام کو جانا چاہتی تھی مگر شام ہو چکی ہے۔ کل صبح یہاں سے جانا مناسب رہے گا۔ کافی پیو گے؟"

"جو چاہو پلاؤ۔ جو چاہو کھلاؤ۔ اب تو تمہارے ہی ساتھ جینا ہے اور تمہارے ہی ساتھ۔۔۔"

"مرنا ہے۔" اس نے اپنی دانست میں میری بات مکمل کی پھر کہا "یہ عاشقوں کے پرانے مکالمے ہیں۔"

"میں پرانے مکالمے نہیں کہتا۔ تم نے مجھے نئی بات کہنے نہیں دی۔ پرانی بات دہرا دی۔"

"او۔۔۔ پھر تو مجھ سے غلطی ہوئی۔ تمہاری بات پوری نہیں ہونے دی۔ ذرا سناؤ تو نئی بات کیا ہے؟"

"میرا یہ مکالمہ تمہاری توقع کے خلاف ہے۔ مجھے تمہارے ہی ساتھ جینا ہے اور تمہارے ہی ساتھ گلچھرے اڑانا ہے۔"

"یو شٹ اَپ! میں ایسی بے تکلفی پسند نہیں کروں گی۔"

اس کے غرانے پر مانو بھی غرانے لگی۔ میں نے کہا "کیا زبردست چیز پال رکھی ہے۔ ایسے غرا رہی ہے جیسے تمہیں نہیں اسے چھیڑ رہا ہوں۔"

دروازے پر دستک سنائی دی۔ مارلی نے حکم دیا تھا کہ کوئی ڈسٹرب نہ کرے۔ وہ غصے سے بولی "کون ہے؟"

ایک مسلح گارڈ کی آواز سنائی دی "میڈم! گاڈ فادر ناناکا کی سیکریٹری بار بار فون کر رہی ہے۔ کہتی ہے ناناکا کچھ اہم باتیں کرنا چاہتا ہے۔ میں مداخلت کی معافی چاہتا ہوں۔"

وہ میری مرضی کے مطابق بولی "ٹھیک ہے۔ اندر آؤ۔

فون مجھے دو۔"

وہ اندر آکر فون دینے کے بعد واپس چلا گیا۔ مارلی نے اسے کان سے لگا کر "ہیلو" کہا پھر لیڈی سیکریٹری کی بات سن کر بولی "یوشٹ اپ۔ کیا میں فون کو کان سے لگا کر تمہارے منحوس گاڈ فادر کا انتظار کروں گی۔ اس سے بولو۔ میں اسی نمبر پر ہوں۔ وہ مجھے فون کرے۔"

اس نے فون کو آف کر دیا۔ میں نے کہا "تم انگارے چباتی ہو۔ اتنی سی بات پر غصہ آرہا ہے کہ تمہیں فون ہولڈ کرنے کو کہا گیا تھا۔"

"غصہ کیوں نہیں آئے گا؟ کیا میں اس کے باپ کی ملازمہ ہوں یا اس کی محتاج ہوں؟ وہ میرا محتاج ہے۔"

فون کا بزر سنائی دیا۔ وہ بولی "یہ دیکھو' وہ میرا محتاج ہے۔ اس لیے فون کر رہا ہے۔"

بزر کی آواز ابھرتی رہی۔ میں نے کہا "اسے آن کرو۔ باتیں کرو۔"

وہ غرور سے بولی "وہ اپنا فون کان سے لگائے' میرا انتظار کر رہا ہوگا۔"

وہ بزر کی آواز سے پورے ایک منٹ تک لطف اندوز ہوتی رہی پھر اس نے اسے آن کر کے بڑے رعب اور دبدبے سے کہا "ہیلو کون ہے؟"

دوسری طرف سے ناناکا نے کہا "تم ایک تناور درخت کی طرح ہمیشہ تن کر رہتی ہو مگر اب ٹوٹ کر گرنے والی ہو۔"

"میں تناور درخت نہیں ہوں' بلند و بالا پہاڑ ہوں۔ تمہارے انڈر ورلڈ کے دوسرے باپ بھی مجھے نہیں کاٹ سکتے۔"

"میں تو پتا نہیں کہاں سے آگیا ہوں؟ پتا نہیں میرے کتنے باپ ہیں۔ وہ سارے باپ آج رات سے اپنا تمام مال لے کر تمہارے ساحل سے گزرتے رہیں گے۔ ہمیشہ گزرتے رہیں گے اور تم ایک کمزور عورت کی طرح تماشے دیکھتی رہو گی۔"

میں مارلی کے دماغ میں تھا۔ میں نے دیکھا' اس نے پرائی سوچ کی لہروں کو محسوس کیا تھا پھر فوراً ہی سانس روک لی تھی۔ وہ میری مرضی کے مطابق بولی "ابھی تمہارا ایک کتا میرے دماغ میں آیا تھا۔ میں نے اسے دھتکار دیا ہے۔ اب تمہارا یہ چیلنج سمجھ میں آرہا ہے۔ تم اپنے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے ذریعے اپنے دوست اسمگلروں کا مال پار کراؤ گے۔"

ناناکا نے حیرانی سے پوچھا "کیا تم یوگا جانتی ہو؟ نہیں تم تو شراب پینے کی عادی ہو۔"

"میں نے اپنے دماغ پر ایسا عمل کرایا ہے کہ نشے میں بھی پرائی سوچ کی لہروں کو لات مار کر بھگا دیتی ہوں۔"

"کوئی ضروری نہیں ہے کہ میرا کوئی ٹیلی پیتھی جاننے والا دوست تمہارے دماغ میں آئے۔ تم ٹیلی پیتھی کے کمالات کے بارے میں نہیں جانتی ہو۔ آج رات یہ کمالات دیکھو گی۔ وہ اسمگلرز تمہیں کوئی حصہ دیے بغیر اپنا مال تمہارے ساحل سے لے جائیں گے۔ میں کل صبح تمہاری ناکامیوں کا دکھڑا سننے کے لیے فون کروں گا۔ وش یو بیڈ لک۔"

ناناکا نے قہقہہ لگا کر فون بند کر دیا۔ مارلی نے اپنا فون آف کر کے مجھ سے پوچھا "اب کیا ہوگا؟"

"سمجھنا ہوگا کہ دشمن کیسی چالیں چلنے والے ہیں؟ معلوم ہوتا ہے' ناناکا کے پاس ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی اچھی خاصی تعداد ہے۔ وہ سب تمہارے تمام ساحلی گارڈز کے دماغوں میں پہنچ کر انہیں فائرنگ اور راکٹ وغیرہ چلانے سے روکتے رہیں گے بلکہ ان کے ذریعے تمہارے دوسرے گارڈز کو بھی ہلاک کرتے رہیں گے۔"

"یہ تو بڑے تشویش ناک حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ تم تنہا ہو' انہیں نہیں روک سکو گے۔"

"تم ابھی خود کو پہاڑ کہہ رہی تھیں۔ ایک اکیلا پہاڑ پوری فوج کا راستہ روک دیتا ہے۔"

"ہاں میں راستہ روکوں گی۔ کچھ نہ کچھ کروں گی۔ مجھے ابھی لن تاؤ آئی لینڈ جانا ہوگا۔"

"ضرور جانا چاہیے۔ میں وہاں جا کر قلعے کا محل وقوع اور ساحلی علاقے کی پوزیشن کو سمجھوں گا۔"

مارلی نے کمرے کے باہر جا کر تمام گارڈز کو حکم دیا کہ وہ ابھی جزیرے کے لیے روانہ ہو رہی ہے۔ فلائنگ کمپنی کو انفارم کیا جائے۔ اس کے ٹوسیٹر جہاز کو رن وے پر لایا جائے اور ہیلی کاپٹر کو ہیلی کاپٹر پیڈ پر پہنچایا جائے۔ اس کے حکم کے مطابق سیکیورٹی افسر فلائنگ کمپنی کے فیلڈ آفیسر سے رابطہ کرنے لگا۔ میں اس فیلڈ آفیسر کے دماغ میں پہنچ گیا۔ مارلی کے ساتھ ادھر جاتے وقت اس کے ذریعے متعلقہ افراد کے خیالات پڑھنے لگا۔

جہاز کو رن وے پر لانے سے پہلے اسے چیک کیا گیا تھا۔ چیک کرنے والوں میں سے ایک نے اس میں ایسی خرابی پیدا کی تھی کہ وہ پرواز کے بعد کہیں بھی جا کر گر سکتا تھا۔ میں نے مارلی سے کہا "تمہارے ٹوسیٹر میں خرابی پیدا کی گئی ہے۔"

اس نے پوچھا "تم کیسے جانتے ہو؟ ابھی تو تم نے میرا جہاز بھی نہیں دیکھا ہے۔"

"میں متعلقہ افراد کے دماغوں میں پہنچتا رہا ہوں اور معلومات حاصل کرتا رہا ہوں۔"

"تعجب ہے۔ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا۔ کیا ناناکا دشمنی

کر رہا ہے لیکن اس کے آدمی میرے جہاز تک نہیں پہنچ سکتے۔"

"میں بھی جہاز سے دور ہوں مگر اندر کے حالات معلوم کر رہا ہوں۔ اس کے ٹیلی پیتھی جاننے والوں نے ایسا کیا ہے۔"

"میں ابھی فلائنگ کمپنی کے انچارج سے شکایت کروں گی۔"

"اس کمپنی کے تمام افراد بے قصور ہیں۔ تمہارے وفادار ہیں۔ انہیں ٹیلی پیتھی کے ذریعے ٹریپ کیا گیا ہے۔"

مارلی نے وہاں پہنچ کر انچارج سے کہا "مجھے اطلاع ملی ہے کہ دشمنوں نے میرے جہاز میں خرابی پیدا کی گئی ہے۔ ابھی اسے چیک کریں۔ میرے پاس وقت نہیں ہے۔ میں اپنے ہیلی کاپٹر میں جا رہی ہوں۔"

وہ میرے ساتھ ہیلی کاپٹر میں آکر بیٹھ گئی۔ اس نے دو گارڈز کو حکم دیا کہ وہ اپنی نگرانی میں جہاز کو چیک کرائیں پھر اس کی مرمت کرنے کے بعد اسے جزیرے میں لے آئیں۔ میں نے کہا "فضول ہے۔ دشمن ٹیلی پیتھی جاننے والے تمہارے گارڈز کو بھی ٹریپ کریں گے۔ آئندہ اپنی سلامتی چاہتی ہو تو یوگا میں مہارت حاصل کرنے والے گارڈز کو اپنے آس پاس رکھا کرو۔ تمہارے یہ موجودہ گارڈز قابل اعتماد نہیں ہیں۔"

"تم انہیں نہیں جانتے۔ یہ سب یوگا کے ماہر ہیں۔ مارشل آرٹ کے بلیک بیلٹر ہیں۔"

"میں تمہارے دو گارڈز کے دماغوں میں جاتا رہا ہوں۔ ان ہی کے ذریعے میں تمہارے دماغ میں آیا تھا۔"

"او گاڈ! وہ دونوں کون ہیں؟"

میں نے ان کی نشان دہی کی۔ اس نے دونوں کو گھورتے ہوئے پوچھا "تم دونوں نشہ کرتے ہو۔ تمہاری یوگا کی صلاحیتیں ختم ہو چکی ہیں اور یہ اہم بات مجھ سے چھپاتے رہے ہو۔"

ان دونوں نے اپنے سر جھکا لیے۔ وہ غصے سے بولی "تم نے یہ بات چھپا کر مجھے دھوکا دیا ہے۔ تم دونوں کو سزا ملے گی۔ ہیلی کاپٹر سے باہر جاؤ۔"

وہ دونوں باہر چلے گئے۔ میں خیال خوانی کے ذریعے مارلی سے باتیں کر رہا تھا۔ اسے تاکید کی تھی کہ وہ میری ٹیلی پیتھی کے متعلق کوئی بات نہ کرے۔ اس نے پوچھا "اب یہاں دو گارڈز رہ گئے ہیں۔ ان کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

میں نے ان دونوں کے دماغوں میں جانا چاہا۔ انہوں نے سانس روک لی۔ اگرچہ کچھ گڑبڑ تھی مگر میں نے اطمینان ظاہر کیا۔ ان میں سے ایک پائلٹ تھا۔ مارلی نے اسے پرواز کرنے کا حکم دیا۔ میں نے خیال خوانی کے ذریعے اپنے ایک ماتحت سراغ رساں کو مخاطب کر کے کہا "اپنے دس بارہ ساتھیوں کے ساتھ میرے اندر آؤ۔ آئندہ میرے ساتھ جو حالات پیش آئیں گے ان کے مطابق تم سب ایکشن میں آؤ گے۔"

ہیلی کاپٹر پرواز کر رہا تھا۔ جب میرے تمام ماتحت سراغ رساں آگئے تو میں نے مارلی کو اپنے قلعے کے انچارج سے رابطہ کرنے پر مائل کیا۔ وہ اپنا موبائل آن کر کے رابطہ کرنے کے بعد میری مرضی کے مطابق بولی "میرے ٹوسیٹر میں کوئی خرابی پیدا ہو گئی ہے۔ میں ہیلی کاپٹر کے ذریعے آرہی ہوں۔ مجھے قلعے کے حالات بتاؤ۔"

"میڈم! یہاں سب ٹھیک ہے۔ انڈر گراؤنڈ کے گاڈ فادر ناناکا کی سیکریٹری نے فون کیا تھا۔ میں نے کہہ دیا آپ موجود نہیں ہیں۔ وہ پیغام دے سکتی ہے۔"

"اس نے کب فون کیا تھا؟"

"دوپہر کے دو بجے۔ اس نے کوئی پیغام نہیں چھوڑا ہے۔"

مارلی نے فون بند کر دیا۔ میں نے اپنے ماتحتوں سے کہا "ناناکا کوڈو کے ساتھ چند ٹیلی پیتھی جاننے والے ہیں۔ اس کی سیکریٹری نے آج دو بجے ایک خاص مقصد کے لیے فون کیا تھا۔ اس کے ٹیلی پیتھی جاننے والوں نے اس طرح انچارج کی آواز سن لی ہوگی پھر اس کے ذریعے اس قلعے کے ان تمام مسلح گارڈز کے دماغوں میں پہنچ رہے ہوں گے۔ جو آج رات قلعے کے اہم مورچوں پر ڈیوٹی دینے والے ہیں۔"

ایک سراغ رساں نے کہا "سر! ہم دشمنوں کا طریقہ کار سمجھ گئے ہیں۔ کیا ہمیں بھی یہی کرنا چاہیے؟"

میں نے کہا "ہاں تم سب نے انچارج کی آواز سنی ہے۔ اس کے ذریعے قلعے کے تمام افراد کے دماغوں میں پہنچو۔ آج رات۔ بدنام زمانہ اسمگلرز کے بحری جہاز مارلی کے ساحل سمندر سے گزرنے والے ہیں۔ ان دشمن ٹیلی پیتھی جاننے والوں نے اہم مورچوں کے مسلح گارڈز کو ہپناٹائز کیا ہوگا۔ وہ سب ان کے معمول بن جائیں گے پھر ان کے جہازوں کو گزرنے سے نہیں روکیں گے۔ اس کے برعکس قلعے کے اندر مارلی کو نقصان پہنچائیں گے۔"

"سر! ہم ان دشمنوں کے تنویمی عمل کا توڑ کریں گے۔ وہاں جتنے افراد کو معمول اور آلۂ کار بنایا گیا ہوگا۔ ان سب کو تنویمی عمل کے اثر سے باہر لے آئیں گے۔"

"تم سب بڑی رازداری سے ایسا کرو گے۔ آدھی رات کے بعد وہ بحری جہاز وہاں سے گزریں گے۔ اس سے پہلے دشمنوں کو یہ معلوم نہیں ہونا چاہیے کہ ان کی تمام چالوں کو ناکام بنا دیا گیا ہے۔"

"سر! ہم یہی کریں گے۔ ان کے تنویمی عمل کا توڑ کرنے میں دیر نہیں لگے گی۔ آپ ہمارے پاس آتے رہیں گے تو ہماری کارکردگی سے مطمئن ہوتے رہیں گے۔"

وہ سب میرے دماغ سے چلے گئے۔ ہیلی کاپٹر پرواز کر رہا تھا۔ ہم سب خاموش تھے۔ اس کے ماتحت گارڈز اس کی اجازت کے بغیر نہیں بولتے تھے اور وہ خود کسی سے نہیں بولتی تھی۔ میں اس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا ایک گارڈ پائلٹ کے فرائض انجام دے رہا تھا۔ دوسرا گارڈ ہمارے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے اچانک ہی ایک ریوالور نکال کر اس کی نال مارلی کی گردن سے لگا دی پھر کہا "کوئی حرکت نہ کرنا ورنہ گولی مار دوں گا۔"

پرواز سے پہلے مارلی نے مجھ سے پوچھا تھا کہ ان دونوں گارڈز پر بھی بھروسا کیا جاسکتا ہے کہ نہیں؟ ان میں سے ایک گارڈ جو پائلٹ تھا۔ وہ سچ مچ یوگا کا ماہر تھا۔ مارلی کو کوئی خطرہ نہیں تھا مگر دوسرا گارڈ مشکوک تھا۔ اس نے میری سوچ کی لہروں کو محسوس کر کے سانس نہیں روکی تھی۔ اسے جیسے کسی کا انتظار تھا۔ میں اس کے خیالات پڑھنا چاہتا تھا لیکن میری خاموشی کے باعث اس نے سانس روک لی۔

مجھے شبہ ہوا کہ وہ کسی دوسرے خیال خوانی کرنے والے کا انتظار کر رہا تھا۔ مخصوص کوڈ ورڈز مجھے معلوم نہیں تھے۔ اس لیے اس نے بعد میں یوگا کا مظاہرہ کیا تھا۔

اور اب وہ مارلی کو گن پوائنٹ پر رکھ کر یہ ثابت کر رہا تھا کہ وہ دشمنوں کا آلہ کار بن چکا ہے۔ مارلی نے غصے سے پوچھا "تم میرا نمک کھاتے ہو۔ مجھ سے نمک حرامی کر رہے ہو؟"

اس کے اندر کسی نے کہا "میڈم یہ بے چارہ بے قصور ہے۔ میں نے اسے اپنا آلہ کار بنایا ہے۔ یہ میری مرضی کے مطابق تمہیں کسی بھی لمحے... گولی مار دے گا۔"

مارلی نے پوچھا "تم کون ہو؟"

"ظاہر ہے کہ دوست نہیں ہوں۔ یوں سمجھ لو' ابھی تمہارے اندر ناناکا کوڈو پہنچا ہوا ہے۔ سوری... تمہارے اندر نہیں۔ ابھی تو ہیلی کاپٹر کے اندر جگہ بنائی ہے۔ اب زخمی کروں گا اور تمہارے دماغ میں جگہ بنالوں گا۔"

مارلی نے مجھ سے کہا "تم بیٹھے خاموشی سے سن رہے ہو۔ کچھ کرتے کیوں نہیں؟"

دشمن خیال خوانی کرنے والے نے پوچھا "یہ تمہارے ساتھ کون ہے۔ شاید کالج میں بھی تمہارے ساتھ یہی تھا۔ کیا کسی نئے بوائے فرینڈ کو پھانسا ہوا ہے؟"

میں اس گارڈ کے دماغ میں پہنچا ہوا تھا۔ اس کے دماغ کو کنٹرول کر رہا تھا۔ تاکہ وہ گولی نہ چلا سکے۔ ادھر مارلی کا دماغ آزاد تھا۔ اس نے میرا نام بتا دیا۔ وہ غصے سے بولی "یہ میرا بوائے فرینڈ نہیں۔ تمہارا باپ فرہاد علی تیمور ہے۔"

وہ حیرت سے تقریباً چیخ کر بولا "فرہاد؟ نہیں تم جھوٹ بول رہی ہو۔ بھلا تم فرہاد کو کہاں سے ڈھونڈ کر لا سکتی ہو؟"

میں صرف ایک بات کہنے مارلی کے دماغ میں پہنچا۔ وہ میری مرضی کے مطابق بولی "اگر تمہیں یقین نہیں ہے تو مجھ پر گولی چلاؤ مگر نہیں چلا سکو گے۔ میرا دعوا ہے کہ تم مجھے زخمی بھی نہیں کر سکو گے۔"

یہ کہتے ہی میں پھر اس آلہ کار کے دماغ میں آگیا۔ میں نے پوری طرح اسے اپنے شکنجے میں لے لیا۔ اس اجنبی ٹیلی پیتھی جاننے والے نے اسے گولی چلانے کا حکم دیا لیکن وہ ریوالور کو ہاتھ میں لیے بیٹھا رہا۔ اس نے آلہ کار کے دماغ پر قبضہ جمانا چاہا۔ تب اسے پتا چلا' پہلے ہی کسی نے قبضہ جما رکھا ہے۔ وہ دشمن ٹیلی پیتھی کے کئی ہتھکنڈے آزمانے لگا لیکن میں اس میدان کا پرانا کھلاڑی تھا۔ اس کا آلہ کار اپنے ریوالور کو مارلی کی گردن سے ہٹا کر آہستہ آہستہ اپنی طرف لا رہا تھا۔ آہستہ آہستہ اس کی نال پیشانی سے لگ گئی۔

دشمن ٹیلی پیتھی جاننے والے نے کہا "رک جاؤ۔ اسے ہلاک کرنے سے پہلے بتا دو کیا واقعی فرہاد ہو؟"

جواب میں ٹھائیں کی آواز کے ساتھ گولی چلی۔ وہ گولی اس کی پیشانی میں گھس کر کھوپڑی کے پیچھے سے نکل گئی۔ وہ لڑھک کر دو سیٹوں کے درمیان گر کر ہمیشہ کے لیے خاموش ہوگیا۔

میں نے مارلی سے کہا "تمہیں میرا نام لے کر مجھے مخاطب نہیں کرنا چاہیے تھا۔"

اس نے کہا "میں کیا کرتی؟ وہ مجھے گولی مارنے والا تھا اور تم خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔"

"کیا اتنی سی عقل نہیں ہے کہ خیال خوانی کرنے والے ایسے وقت خاموش رہا کرتے ہیں۔"

"مجھے عقل نہ سکھاؤ۔ یہ بتاؤ کہ تم نے اسے مارا ہے؟"

"نہیں۔ اسے اچانک یاد آگیا تھا کہ پچھلے سال اس کی محبوبہ مرگئی تھی۔ اس سے صدمہ برداشت نہ ہو سکا اس نے ابھی خودکشی کرلی۔"

"تم میرا مذاق اڑا رہے ہو۔"

"کیسی بے مروت ہو۔ میں نے ابھی تمہیں موت سے بچایا ہے۔ شکریہ کا ایک لفظ تو منہ سے نکالو۔"

وہ بولی "تھینک یو۔ میں بہت کنفیوز ہوگئی تھی۔ اس وقت ایسا ہی لگا تھا کہ دشمن کامیاب ہوگیا ہے اور میرا آخری وقت آگیا ہے مگر تم نے کمال کردیا۔ دشمنوں کو منہ توڑ جواب دیا ہے۔"

میں نے مانو کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ مارلی نے اسے میری طرف بھیجا۔ وہ بڑی اپنائیت سے میری گود میں آکر بیٹھ گئی۔ میں نے کہا "چلو رشتے داری شروع ہوگئی۔ ابھی یہ گود میں آئی ہے۔ کبھی تم آؤ گی۔"

اس نے مجھے گھور کر دیکھا۔ میں نے اس کی سوچ میں کہا "اس نے میری جان بچائی ہے۔ مجھے غصہ نہیں پیار آنا چاہیے۔ مجھے مسکرانا چاہیے۔"

میں نے اسے مسکرانے پر مائل کیا۔ وہ بے اختیار مسکرانے لگی پھر پریشان ہو کر بولی "یہ اچھی بات نہیں ہے۔ تم مجھے خواہ مخواہ مسکرانے پر مجبور کردیتے ہو۔"

"تمہیں اخلاقی طور طریقے سکھا رہا ہوں۔ کیا ایسے وقت اخلاقاً بھی نہیں مسکرانا چاہیے؟"

"میں کچھ اور کہہ رہی تھی۔ اب دشمن ٹیلی پیتھی جاننے والے کو یہاں دوبارہ پہنچنے کا کوئی ذریعہ حاصل نہیں ہو رہا ہوگا۔ کیا تمہیں اس پائلٹ پر اعتماد ہے۔ اب یہی ایک ذریعہ رہ گیا ہے۔"

میں نے کہا "ہم اس پر بھروسا کرسکتے ہیں۔ دشمنوں نے اسے ٹریپ نہیں کیا ہے۔"

وہ خوش ہو کر بولی "پورے انڈر ورلڈ میں کھلبلی پیدا ہوگئی ہوگی کہ فرہاد علی تیمور میرا محافظ بن گیا ہے۔"

"تم غلط کہہ رہی ہو۔ دشمن کہہ رہے ہوں گے کہ تم میری پناہ میں آگئی ہو اور پناہ حاصل کرنے کے لیے مجھے اپنے حسن و شباب کا ٹیکس ادا کر رہی ہو۔"

"واٹ نان سنس! میں کوئی معمولی عورت نہیں ہوں کہ میرے بارے میں ایسی رائے قائم کی جائے گی۔ آئندہ ایسی توہین آمیز باتیں نہ کرنا۔"

"تم بھی اپنی زبان پر قابو رکھو۔ سارے دوست اور دشمن میرے مزاج کو سمجھتے ہیں۔ میں کسی عورت کا باڈی گارڈ نہیں بنتا۔ تم نے یہ کیسے سوچ لیا کہ لوگ مجھے تمہارا گارڈ سمجھیں گے؟"

اس نے جواب نہیں دیا۔ دوسری طرف منہ پھیر لیا۔ سر جہاں بھی گھماؤ۔ گھوم جاتا ہے مگر دماغ تو وہیں رہتا ہے۔ وہ سوچ رہی تھی "کیا مشکل ہے۔ یہ میرے لیے بہت اہم بنتا جا رہا ہے۔ میں اس سے پیچھا چھڑا سکتی ہوں مگر آئندہ ناگہانی حملے سے کون بچائے گا؟"

وہ زندگی میں پہلی بار خود کو بے بس اور مجبور سمجھ رہی تھی۔ اس کے حالات ہی ایسے تھے۔ وہ پوری طرح دشمنوں میں گھری ہوئی تھی۔ اسے چیلنج کیا گیا تھا کہ اب اس کے علاقے سے گزرنے والا کوئی اسمگلر اس کا حصہ ادا نہیں کرے گا۔ آج رات ان کے جہاز حصہ ادا کیے بغیر قلعے کے سامنے سمندر سے گزر جائیں گے پھر آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا۔ وہ ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گی۔

میں نے اس کی سوچ میں کہا "مجھے یہ سوچنا چاہیے کہ ناناکا اور دوسرے تمام دشمن محض ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے ذریعے کامیاب ہوسکیں گے۔ ابھی ایک ٹیلی پیتھی جاننے والا میرے ہیلی کاپٹر میں گھس آیا تھا۔ آئندہ فرہاد نہیں رہے گا تو کئی دشمن میرے دماغ میں گھستے چلے آئیں گے۔"

اس کی اپنی سوچ کہنے لگی "ہاں دشمنوں کے پاس ٹیلی پیتھی کا ہتھیار ہے۔ وہ بڑی آسانی سے مجھے چیونٹی کی طرح مسل دیں گے۔ اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کے لیے فرہاد میرے لیے ضروری ہے۔"

وہ سوچتے سوچتے نیچے کی طرف دیکھنے لگی۔ کئی کلو میٹر پر پھیلا ہوا وسیع و عریض قلعہ نظر آرہا تھا۔ قلعے کی برجیوں اور اس کے دوسرے بلند مقامات پر مسلح گارڈز دکھائی دے رہے تھے۔ وہاں جدید طرز کی توپیں اور راکٹ لانچرز نصب کیے ہوئے تھے۔ ہر طرف مکمل حفاظتی انتظامات کیے گئے تھے۔

اس قلعے کو دیکھ کر دشمنوں پر مارلی کا رعب اور دبدبہ قائم رہتا ہوگا۔ بے شک وہ ناقابل شکست قلعہ تھا۔ اسے صرف ٹیلی پیتھی جاننے والے دشمن ہی فتح کرسکتے تھے۔

وہ ہیلی کاپٹر اس قلعے کے اوپر پرواز کر رہا تھا۔ قلعے کے اندر ایک وسیع و عریض میدان میں اسے اترنے کا سگنل دیا جا رہا تھا۔ کہا جاتا تھا کہ مارلی اپنے کسی اہم مہمان کو بھی قلعے کے اندر نہیں بلاتی تھی۔ میں پہلا شخص تھا' جو وہاں پہنچ رہا تھا۔

وہ ہیلی کاپٹر نیچے آتے آتے ہیلی پیڈ پر اتر رہا تھا۔

○☆○

ڈرگ مافیا کا گاڈ فادر ناناکا کوڈو اپنے ذاتی محل کے بیڈ روم میں تنہا بیٹھا ہوا تھا۔ وہ جسمانی طور پر تنہا تھا مگر اس کے اندر ٹیلی پیتھی جاننے والے پہنچے ہوئے تھے۔ وہ ٹیلی پیتھی جاننے والے بائرن ٹوڈ' باروے' بیکر برائٹ اور سائن تھے۔ بائرن کہہ رہا تھا "ناناکا! تمہیں یقین نہیں آرہا ہے۔ مجھے بھی یہ سن کر یقین نہیں آیا تھا کہ ہیلی کاپٹر میں مارلی کے ساتھ فرہاد بیٹھا ہوا ہے۔ میں اپنے آلہ کار کے ذریعے گولی چلا کر مارلی کو زخمی کرنا چاہتا تھا لیکن ایسا کرنے میں ناکام ہو رہا تھا۔ وہ آلہ کار میری گرفت سے پھسل رہا تھا۔ تب مجھے تسلیم کرنا پڑا کہ ٹیلی پیتھی کے اس مقابلے میں سبقت لے جانے والا فرہاد ہی ہوسکتا ہے۔"

ناناکا نے کہا "جس وقت تمہارے آلہ کار نے خود پر گولی چلائی' انہی لمحات میں تم اس کے ریوالور کا رخ مارلی یا فرہاد کی طرف کرسکتے تھے۔"

”سوری ناناکا! میں ٹیلی پیتھی کے ہتھکنڈے تمہیں سمجھا نہیں پاؤں گا۔ میں اور ہاروے ہ ذہ ع ہے...... سے خیال خوانی کررہے ہیں اس کی مختلف ٹیکنک کو سمجھ رہے ہیں مگر فرہاد ہم سب کے مقابلے میں بہت پرانا کھلاڑی ہے۔ میں سمجھ نہیں پایا کہ اس آلہ کار کے دماغ میں اس نے کیسی چال چلی تھی کہ میری گرفت اس پر کمزور ہوگئی تھی۔“

بیکر برائٹ نے کہا ”اب اس بحث سے کیا فائدہ حاصل ہوگا۔ اس مسئلے پر غور کیا جائے کہ فرہاد اس وچ لیڈی کے ساتھ رہے گا تو کیا آئندہ بھی ہمارے حملے ناکام رہیں گے؟“

ناناکا نے کہا ”ابھی مارلی پر بہت زبردست حملہ کیا گیا تھا۔ اس ہیلی کاپٹر کے اندر نہ وہ کسی دوا سے بچ سکتی تھی، نہ دعا سے۔ کوئی ٹیلی پیتھی جاننے والا بھی ہمارے آلہ کار کے دماغ میں پہنچ کر اسے نہیں بچا سکتا تھا مگر فرہاد نے بچالیا...... تم سب اس ناکامی کا تجزیہ کرو گے تو فرہاد کے ہتھکنڈے سمجھ میں آئیں گے۔“

”مسٹر ناناکا! تم فکر نہ کرو۔ وہ ہمارے ایک حملے سے بچ گئی۔ آج رات وہ اپنے قلعے کے اندر رہ کر بھی نہیں بچے گی۔ کل صبح مردہ پائی جائے گی۔“

سائرن نے کہا ”ہم چار ٹیلی پیتھی جاننے والے ہیں اور فرہاد اس کا تنہا محافظ ہوگا۔ ہوسکتا ہے فرہاد کے اور بھی ٹیلی پیتھی جاننے والے مددگار ہوں لیکن رات کے تیسرے پہر شاید وہ تنہا ہو۔“

ہاروے نے کہا ”اس کے دس مددگار ہوں گے۔ تب بھی فرق نہیں پڑے گا۔ ہم اس قلعے کے اندر مارلی کے بیس مسلح گارڈ کو ہپناٹائز کرچکے ہیں۔ وہ ہمارے حکم پر ہر طرف سے گولیوں کی بوچھاڑ کریں گے تو وہاں مارلی کے ساتھ فرہاد بھی مارا جائے گا۔ یوں سمجھو کہ وہ خود ہی مرنے کے لیے قلعے کے پنجرے میں پہنچ گیا ہے۔“

ناناکا نے کہا ”مجھے آج رات کا بے چینی سے انتظار ہے۔ رات تو ہو ہی چکی ہے لیکن آدھی رات کے بعد جب تم تمام ٹیلی پیتھی جاننے والے قلعے کے اندر اپنے آلہ کاروں کو حرکت میں لاؤ گے۔ تب دیکھا جائے گا کہ ہم اس دوسرے حملے میں کس حد تک کامیاب ہوسکے ہیں۔“

بائرن ٹوڈ نے کہا ”اب ہم جارہے ہیں۔ آدھی رات کے بعد تم سے رابطہ کریں گے۔“

وہ سب ناناکا کوڈو کے دماغ سے چلے آئے۔ بائرن ٹوڈ نے اپنے تینوں ساتھیوں کو اپنے اندر بلایا پھر کہا ”ہمارے سامنے بہت بڑا چیلنج ہے۔ ہم نے بیسویں صدی میں اپنے نام کا سکہ جمانے والے اور اکیسویں صدی میں ایک نیا چیلنج بن کر آنے والے فرہاد علی تیمور کو للکارا ہے۔ اگر ہم نے اسے زیر نہ کیا تو وہ ہم سب کو مٹا ڈالے گا۔ ہمارے وجود کو دھواں بنا کر فضا میں تحلیل کردے گا۔“

ہاروے نے کہا ”تم نے ہیلی کاپٹر میں مارلی پر حملہ کیا تھا۔ اس حملے نے فرہاد کو اور زیادہ محتاط بنا دیا ہوگا۔ پتا نہیں وہ ہمیں پھانسنے کے لیے کیسے کیسے جال بچھا رہا ہوگا۔“

”وہ ہمیں کیسے پھانسے گا؟ ہم اس سے ہزاروں میل دور بیٹھے، اس کی مارلی اور اس پر حملے کررہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ وہ ہماری پرچھائیں تک بھی نہیں پہنچ سکے گا۔“

بائرن ٹوڈ نے کہا ”فرہاد اور سونیا کی مکاریوں کو کوئی سمجھ نہیں پاتا ہے۔ وہ عجیب الجھانے والی چالیں چلتے ہیں۔ ابتدا میں ان کی چالیں کچھ ہوتی ہیں لیکن نتائج کچھ اور ہی برآمد ہوتے ہیں۔ ماضی میں جب فرہاد اور سونیا ایکشن میں رہا کرتے تھے تو بڑے بڑے خطرناک دشمن کہیں روپوش رہنے میں اپنی عافیت سمجھتے تھے۔“

بیکر برائٹ نے کہا ”وہ ہم سب کے حواس پر اس قدر چھا گیا ہے کہ ہم اپنے منصوبوں کو اور مستحکم بنانے کے بجائے ایک دوسرے کے سامنے اس کے قصیدے پڑھ رہے ہیں۔“

بائرن ٹوڈ نے کہا ”آج رات کا منصوبہ بہت ہی ٹھوس ہے۔ اس پر عمل کرتے وقت اگر ہم سے کوئی غلطی نہیں ہوگی تو مارلی اور فرہاد حرام موت مارے جائیں گے۔ اگر آدھی رات تک ہم میں سے کسی کے ذہن میں کوئی نئی اور بہترین تدبیر آئے گی تو ہم اس پر غور کریں گے۔ اگر وہ قابل عمل ہوگی تو ہم اس پر عمل بھی کریں گے۔ اب ہم ہانگ کانگ کے وقت کے مطابق رات ایک بجے ایک دوسرے سے رابطہ کریں گے۔“

بیکر برائٹ نے کہا ”جاتے جاتے میں ایک اہم اطلاع دینا چاہتا ہوں۔ اسکاٹ لینڈ یارڈ کی اعلیٰ عہدے دار اے، ڈی، جی، شیوانی نے ٹرانسفارمر مشین کا نقشہ حاصل کرلیا ہے۔“

بائرن ٹوڈ، ہاروے اور سائرن نے بے یقینی سے پوچھا ”کیا واقعی؟ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ نقشہ شیوانی حاصل کرچکی ہے؟“

اس کا جو جواب میں دوں گا، وہ دلچسپ بھی ہے اور ناقابل یقین بھی۔ شیوانی نے اسکاٹ لینڈ یارڈ میں بیان دیا ہے کہ اس نے ہمارے ٹیلی پیتھی جاننے والے ساتھی آندرے کی مدد سے وہ نقشہ حاصل کیا ہے۔ جبکہ ہم سب جانتے ہیں، آندرے پچھلے ایک ہفتے سے ہمارے ساتھ ہے۔ وہ شیوانی کے ساتھ چین یا ہانگ کانگ نہیں گیا تھا۔“

ہاروے نے کہا ”بے شک وہ تو ہمارے ساتھ رہا ہے۔ شیوانی جھوٹ کیوں بول رہی ہے۔ مشین کا نقشہ حاصل کرنا

بچوں کا کھیل نہیں ہے۔ وہ اتنا بڑا کارنامہ آندرے سے کیوں منسوب کررہی ہے؟“

بیکر نے کہا ”وہ تو خود کو بھی آندرے سے منسوب کررہی ہے۔ یہ دعوا کررہی ہے کہ اس نے ہانگ کانگ میں آندرے سے شادی کی تھی اور وہ بے چارہ حیران اور پریشان ہے کہ وہ ایسا جھوٹا دعوا کیوں کررہی ہے؟“

بائرن ٹوڈ نے کہا ”یہ معاملہ تو بہت ہی دلچسپ اور الجھا ہوا ہے۔ شیوانی غیر معمولی صلاحیتیں رکھنے والی ایک ذہین جاسوس عورت ہے۔ ہمیں اس سلسلے میں آندرے سے رابطہ کرنا چاہیے ہوسکتا ہے کہ ہم آندرے کے ذریعے مشین کے نقشے تک پہنچ جائیں۔“

وہ سب بیک وقت خیال خوانی کی پرواز کرتے ہوئے آندرے کے دماغ میں پہنچ گئے۔ بیکر نے کہا ”آندرے اس وقت میں تنہا نہیں ہوں۔ مسٹر بائرن ٹوڈ، مسٹر ہاروے اور سائرن بھی تمہارے موجودہ حالات کو سمجھنے آئے ہیں۔“

وہ بولا ”میں اپنے تمام ساتھیوں کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ میرے موجودہ حالات الجھتے جارہے ہیں۔ ویسے مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچ رہا ہے۔ میں اس لیے دلچسپی لے رہا ہوں کہ شیوانی نہ جانے کیوں اپنی زندگی کے اہم معاملات میں مجھے اہم مقام دے رہی ہے۔ پہلے تو اس نے کہا کہ میں نے مشین کے نقشے والی مائیکرو فلم اپنی جان جوکھم میں ڈال کر اس کے لیے حاصل کی ہے۔“

بائرن ٹوڈ نے کہا ”اچھا ہے۔ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر اس سے مشین کا نقشہ یا نقشے کی دوسری کاپی حاصل کرلو۔ اگر وہ مشین ہم نے تیار کرلی تو ٹیلی پیتھی کی فوج بنا کر تمام دنیا پر حکومت کریں گے۔“

آندرے نے کہا ”وہ نقشے والی مائیکرو فلم وہاں کے ریکارڈ روم میں پہنچ گئی ہے۔ اسے ریکارڈ روم کے سیف سے نکال لانے کی تدبیر کرنی ہوگی۔“

”تم شیوانی کو اپنی بیوی تسلیم کرو پھر اس کے دماغ پر قبضہ جما کر سیف سے وہ مائیکرو فلم نکال لاؤ اگر وہ سچ مچ تمہاری بیوی ہونے کا دعوا کررہی ہے تو تمہارے لیے یہ کام کرگزرے گی۔“

آندرے نے کہا ”وہ نئے نئے بیانات دے کر مجھے کنفیوز کررہی ہے۔ اب یہ کہہ رہی ہے کہ وہ میرے بچے کی ماں بننے والی ہے۔“

بائرن ٹوڈ نے پوچھا ”کیا اس ذہین عورت کا دماغ چل گیا ہے؟ اس کا طبی معائنہ کرانا چاہیے۔“

”وہ خود کو نارمل کہہ رہی ہے۔ اپنا طبی معائنہ نہیں کروائے گی۔“

”ان تمام معاملات میں ہمارے لیے وہ نقشہ اہم ہے۔ اگر کسی طرح شیوانی کے ذریعے وہ مائیکرو فلم حاصل کرسکتے ہو تو ان معاملات میں دلچسپی لو۔ ورنہ وقت ضائع نہ کرو۔“

ہاروے نے کہا ”مسٹر بائرن وقت ضائع نہیں ہوگا۔ نقشہ حاصل کرنے کا یہ بہترین موقع ہے۔ ہم سب کو آندرے کی مدد کرنی چاہیے۔“

بائرن ٹوڈ نے کہا ”بے شک وہ نقشہ بہت اہم ہے۔ ہم جی جان سے کوشش کریں گے تو کچھ وقت لگے گا مگر وہ مائیکرو فلم حاصل ہوجائے گی۔“

”آج کی رات بہت اہم ہے۔ فرہاد سے ٹکرانے کے بعد ہم اس نقشے کے سلسلے میں کل سے دلچسپی لیں گے۔ ابھی کسی بھی معاملے میں اپنے ذہن کو نہیں الجھانا چاہیے۔“

○☆○

شیوانی الجھنوں کا شکار ہورہی تھی۔ اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ پورس نے اچانک اس کا ساتھ کیوں چھوڑ دیا ہے۔ وہ ساتھ چھوڑنے کی وجہ بعد میں بتانے والا تھا..... فی الحال اس کے لیے مسائل پیدا ہورہے تھے۔ ہانگ کانگ سے گھنشام نامی ایک پراسرار شخص نے اس کے ساتھ سفر شروع کیا تھا۔ اس نے یہ انکشاف کیا کہ شیوانی اس کی دھرم پتنی ہے۔ ان کی شادی بچپن میں ہوچکی ہے۔

گھنشام کی ایک نفسیاتی کمزوری تھی۔ ایک تو وہ شیوانی کو بچپن سے چاہتا تھا پھر یہ کہ شادی کے وقت اسے دلہن کے روپ میں دیکھ کر سہاگ رات کی آرزو کرنے لگا تھا لیکن ان دنوں شیوانی کم سن تھی۔ اس لیے بابل کے انگنا سے رخصت نہیں کی گئی۔ تب سے گھنشام کنواری دلہنوں کا پیاسا ہوگیا۔ دماغی مریض بن گیا۔ اس نے ایسی چند کنواری لڑکیوں کو اس وقت ہوس کا نشانہ بنایا جب وہ دلہن بننے والی تھیں۔

وہ شیوانی کو پہچان کر اسے اپنی کنواری دلہن کہنے لگا۔ شیوانی نے اسے سمجھایا کہ وہ کنواری نہیں ہے۔ ایک بیاہتا ہے اور جس کی بیاہتا ہے۔ اس کے بچے کی ماں بننے والی ہے لیکن اس ذہنی مریض کے دل و دماغ پر کنواری دلہن کا نقش بہت گہرا تھا۔ وہ اسے بیاہتا ماننے کو تیار نہیں تھا۔ اسے چیلنج کررہا تھا کہ وہ اس کے پاس دلہن بن کر نہیں آئے گی تو وہ قانونی چارہ جوئی کرے گا۔ ہندوستان سے چشم دید گواہوں کو بلائے گا اور عدالت میں اسے اپنی بیوی ثابت کرے گا۔

وہ سرپھرا اسکاٹ لینڈ یارڈ کے اعلیٰ عہدے داروں تک پہنچ گیا تھا۔ ان کے سامنے بھی یہی دعوا کیا کہ ٹھوس ثبوت اور گواہوں کے ذریعے شیوانی کو اپنی دھرم پتنی ثابت کرے گا۔ اس کی شادی کسی آندرے کے ساتھ نہیں ہوئی ہے۔ وہ جھوٹ کہہ رہی ہے۔

اعلیٰ عہدے داروں نے شیوانی سے پوچھا "یہ کیا معاملہ ہے؟ تم کہتی ہو کہ آندرے سے تمہاری شادی ہو چکی ہے لیکن یہاں گھنشام نامی ایک شخص شوہر کی حیثیت سے تمہارا مطالبہ کر رہا ہے۔"

وہ بولی "وہ بدمعاش ہے، عیاش ہے۔ سراسر جھوٹ بول رہا ہے۔"

ایک عہدے دار نے کہا "اگر وہ جھوٹا ہے۔ تو تمہارا شوہر آندرے کہاں ہے؟ تم نے ہانگ کانگ سے اطلاع دی تھی کہ یہاں آندرے کے ساتھ آرہی ہو مگر تنہا آئی ہو۔"

"میں کہہ چکی ہوں۔ وہ ایک ضروری کام سے پیرس میں رک گیا ہے۔ بعد میں آئے گا۔"

"تم اس سے فون کے ذریعے یا ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتی ہو۔ کیا وہ اس..... گھنشام کو فراڈ ثابت کرنے کے لیے یہاں نہیں آسکتا؟"

الجھن یہ بھی تھی کہ وہ پورس کا پتا ٹھکانا اور موبائل نمبر نہیں جانتی تھی۔ پورس نے اس دوران میں اس سے دوبار رابطہ کیا تھا، وہ دونوں مرتبہ اسے آنے کے لیے کہہ چکی تھی۔ دوسری بار اس نے اس کے بچے کی ماں بننے کی خوش خبری سنائی۔ اس نے وعدہ کیا تھا کہ جلد ہی آئے گا لیکن اس کے بعد اس نے خیال خوانی کے ذریعے بھی رابطہ نہیں کیا تھا۔

ایسے وقت آندرے سے اس کا رابطہ ہو گیا تھا۔ وہ اسے اپنا شوہر کہنے لگی۔ اس نے اسے سمجھایا کہ وہ اسے غلط سمجھ رہی ہے۔ نہ وہ کبھی ہانگ کانگ گیا تھا اور نہ ہی کسی رجسٹرار کے دفتر میں اس سے شادی کی تھی۔ شیوانی نے اس سے کہا تھا کہ اس نے اس کے لیے ٹرانسفارمر مشین کی مائیکرو فلم حاصل کی تھی جو ایک بہت بڑا کارنامہ تھا اور وہ اتنا بڑا کارنامہ اس کے لیے انجام دے کر اسے بھول رہا ہے۔

کوئی اسے دھوکے باز نہیں کہہ سکتا تھا۔ وہ دھوکے باز ہوتا تو شیوانی کو وہ مائیکرو فلم لا کر نہ دیتا۔ وہ کسی بھی ملک سے اس مائیکرو فلم کے عوض لاکھوں ڈالرز وصول کر سکتا تھا۔

اس سلسلے میں اسکاٹ لینڈ یارڈ کے تمام اعلیٰ عہدے دار شیوانی کی ذہنی حالت پر شبہ کرنے لگے تھے۔ اس ادارے کے بڑے تجربہ کار ڈاکٹر نے کہا "عورت جب پہلی بار ماں بننے والی ہوتی ہے تو اس کے لاشعور میں کوئی ایسا المیہ ہوتا ہے۔ جو عارضی طور پر اسے متاثر کرتا ہے۔ ایسا کسی کسی کے ساتھ ہوتا ہے۔ شیوانی کا کیس بھی کچھ ایسا ہی لگتا ہے۔ اس کے ساتھ ایسا عارضی طور پر ہو رہا ہے۔ زچگی سے فارغ ہوتے ہی اس کا یہ دماغی خلل دور ہو جائے گا پھر وہ اپنے اصلی شوہر کو پہچاننے لگے گی۔"

ایک اعلیٰ عہدے دار نے کہا "اس کا کوئی شوہر ہے ہی نہیں تو کیسے پہچانے گی کیونکہ آندرے انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس نے شیوانی کے ساتھ تنہائی میں ایک لمحہ بھی نہیں گزارا ہے۔ نہ وہ شوہر ہے نہ ہونے والے بچے کا باپ ہے۔ دوسری طرف گھنشام اسے کنواری دلہن کہتا ہے۔ یعنی خود تسلیم کرتا ہے کہ شیوانی سے اس کے ازدواجی تعلقات نہیں رہے ہیں۔"

ڈائریکٹر جنرل نے کہا "ان دونوں میں سے کوئی اس کا شوہر نہیں ہے۔ شیوانی کی زندگی میں کوئی ایسا پراسرار شخص آیا ہے۔ جس نے اس سے شادی کی ہو یا نہ کی ہو لیکن اسے اپنے بچے کی ماں بنا کر روپوش ہو گیا ہے۔ تعجب ہے کہ اس فراڈ کرنے والے نے اسے پیار کے تحفے کے طور پر صرف ایک بچہ ہی نہیں، ٹرانسفارمر مشین کا نقشہ بھی دیا ہے۔ ہمیں ہر حال میں یہ معلوم کرنا ہوگا کہ اتنا نایاب اور بیش قیمت تحفہ دینے والا کون ہے؟"

پہلے عہدے داروں کو یہ شبہ ہوا تھا کہ اس فراڈ نے مشین کا نقشہ نہیں دیا ہے۔ اس مائیکرو فلم میں کچھ اور ہے۔ جب انہوں نے اس فلم کو بڑے سائز میں پرنٹ کیا اور مشینوں کے ماہرین کو دکھایا تو ثابت ہوا کہ وہ ٹرانسفارمر مشین کا ہی نقشہ ہے۔ یہ بات کسی کی سمجھ میں نہیں آرہی تھی کہ وہ شیوانی کو نقشہ دے کر کہاں چلا گیا ہے۔ اس نے کوئی معاوضہ طلب نہیں کیا۔ اس نے کوئی لالچ نہیں کیا۔ کوئی فائدہ نہیں اٹھایا، یا تو وہ فرشتہ ہے یا بہت بڑا چال باز ہے۔ اس نقشے کو چارے کے طور پر پیش کر کے ان کے خلاف کوئی بہت بڑی واردات کرنا چاہتا ہے۔

ڈائریکٹر جنرل نے حکم دیا کہ ابھی فیکس کے ذریعے ہانگ کانگ کے تمام رجسٹرار دفاتر سے معلوم کیا جائے کہ ادھر دس بارہ دنوں کے اندر شیوانی بھاسکر نے کس رجسٹرار کے دفتر میں جا کر شادی کی ہے۔ اس کی شادی کے کاغذات کی فوٹو اسٹیٹ کاپی فوراً بھیجی جائے۔

شیوانی بہت پریشان تھی۔ جے کافو، جے فلو اور جے ساموا اس کے معمول تھے۔ پورس نے ان تینوں کو ہپناٹائز کیا تھا اور انہیں شیوانی کا معمول بنا دیا تھا۔ وہ خیال خوانی کے ذریعے شیوانی سے باتیں کیا کرتے تھے۔ جے کافو نے کہا "ہمیں رہنے کے لیے بڑا آرام دہ بنگلا دیا گیا ہے لیکن ہم سمجھ رہے ہیں کہ ہماری سختی سے نگرانی کی جارہی ہے۔ ہماری خدمت کے لیے یہاں تین نوجوان خادمائیں ہیں۔ ان تینوں کو یوگا میں مہارت حاصل ہے۔ ہم ان کے خیالات نہیں پڑھ سکتے۔ صاف ظاہر ہے کہ وہ تینوں اس ادارے کی جاسوس ہیں۔"

جے فلو نے کہا "باہر مسلح گارڈز رہتے ہیں۔ دیکھا جائے تو انہوں نے ہمیں قیدی بنا کر رکھا ہے۔"

جے ساموا نے کہا "میڈم آپ نہیں جانتیں۔ ہم بہت کچھ جانتے ہیں۔ ہم تینوں خاموشی سے ان عہدے داروں کے دماغوں میں جاتے رہتے ہیں۔ وہ آج کل آپ کے بارے میں بڑی غلط رائے قائم کر رہے ہیں۔ آپ کو ایب نارمل سمجھ رہے ہیں۔ ہانگ کانگ سے فیکس کے ذریعے آپ کی شادی کے کاغذات منگوائے گئے ہیں۔ وہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ آپ نے کس سے شادی کی تھی؟"

شیوانی نے کہا "یہ تو اچھی بات ہے۔ رجسٹرار کے دفتر سے شادی کے کاغذات آئیں گے تو انہیں میری بات کا یقین ہو جائے گا کہ میں نے آندرے سے شادی کی ہے۔"

جے کافو نے کہا "لیکن یہ لوگ ہمارے بارے میں اچھی رائے نہیں رکھتے ہیں۔ وہ یہ فیصلہ کر رہے ہیں کہ ہم تینوں کو آپ کا نہیں بلکہ اسکاٹ لینڈ یارڈ کا وفادار بن کر رہنا چاہیے۔"

شیوانی نے کہا "یہ تو غلط ہے۔ وہ کیوں چاہتے ہیں کہ تم تینوں میرے وفادار نہ رہو؟ جبکہ میں اسکاٹ لینڈ یارڈ کی وفادار ہوں۔ وہ تو مجھ پر بہت بھروسا کرتے ہیں پھر ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں؟"

جے کافو نے کہا "میڈم ہم نے ٹیلی پیتھی کی دنیا میں کسی کو کسی کا وفادار نہیں دیکھا ہے۔ ٹیلی پیتھی ہماری دنیا کا سب سے خطرناک ہتھیار ہے۔ وہ نہیں چاہتے کہ یہ ہتھیار صرف آپ کے ہاتھ میں رہے۔"

"میں احتجاج کروں گی۔ یہ کبھی نہیں چاہوں گی کہ تم تینوں کا برین واش کیا جائے۔"

"آپ اس سلسلے میں ان سے باتیں کریں گی تو وہ آپ کو ٹال دیں گے۔ کبھی اعتراف نہیں کریں گے کہ وہ ہم تینوں کو آپ سے چھین رہے ہیں۔"

شیوانی کو یاد آیا۔ ایک بار آندرے نے اسے سمجھایا تھا کہ وہ اسکاٹ لینڈ یارڈ والوں پر اندھا اعتماد نہ کرے۔ اپنے تینوں ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو ان کے حوالے نہ کرے۔ وہ ٹیلی پیتھی جاننے والے ان تینوں کو اس کے پاس نہیں رہنے دیں گے۔

آندرے نے یہ بھی سمجھایا تھا کہ ٹرانسفارمر مشین کے نقشے کی ایک دوسری کاپی بنا کر اپنے پاس رکھے۔ اہم چیز کے لین دین کے وقت کسی پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے۔ ہوا کا رخ، اور آدمی کا مزاج اچانک بدلتا ہے۔ اسے اچانک شاک پہنچے گا۔ بہتر ہے کہ وہ پہلے سے محتاط رہے۔

شیوانی نے بڑے بڑے کارنامے انجام دیے تھے پھر وہ غیر معمولی صلاحیتوں کی حامل تھی۔ اسکاٹ لینڈ یارڈ والے اسے سر آنکھوں پر بٹھاتے تھے۔ اس کے مشورے ایسے مانتے تھے جیسے دنیا کا اتنا بڑا ادارہ اسی کے مشوروں سے چل رہا ہو۔ شیوانی نے پورس سے کہا تھا "تم نہیں جانتے کہ وہ لوگ مجھ پر کیسے اندھا اعتماد کرتے ہیں۔ وہ ٹیلی پیتھی جاننے والے تھری جے کے سلسلے میں مجھ پر بھروسا کریں گے۔ انہیں میرے زیر اثر رہنے دیں گے۔ انہوں نے کبھی میری کوئی چیز کبھی مجھ سے نہیں لی۔ تم میرے ساتھ لندن چلو۔ تمہیں معلوم ہوگا کہ میں وہاں کے ڈائریکٹر جنرل سے بھی زیادہ قابل اعتماد سمجھی جاتی ہوں۔"

اب وہ تینوں ٹیلی پیتھی جاننے والے بھی اس سے کچھ کہہ رہے تھے کہ اسکاٹ لینڈ یارڈ والے ان تینوں کو اس سے چھین لینا چاہتے ہیں۔ جے ساموا نے کہا "میڈم آپ ہماری طرح ٹیلی پیتھی جانتیں تو ان کے دماغوں میں گھس کر ان کے چور ارادوں کو معلوم کر لیتیں پھر بھی آپ کی آنکھیں غیر معمولی ہیں۔ آپ جسے دیکھتی ہیں۔ اس کی پیشانی گرم ہو جاتی ہے اور وہ آپ کے سامنے سچ بولنے لگتا ہے۔"

جے فلو نے کہا "یہاں ڈائریکٹر جنرل کے ساتھ پانچ اعلیٰ عہدے دار ہیں۔ ان کی خفیہ میٹنگ ہوتی رہتی ہے۔ وہی چھ افراد آپ کو ایب نارمل سمجھتے ہیں اور ہمیں اس ادارے کا محکوم بنانے کی پلاننگ کر رہے ہیں۔"

شیوانی نے کہا "ڈائریکٹر جنرل پچھلے تین دنوں سے نہ تو میرے سامنے آرہا ہے۔ نہ مجھے ملاقات کا وقت دے رہا ہے۔ وہ صرف فون پر گفتگو کرتا ہے۔ اب کبھی ایک بار بھی ان میں سے کسی کا سامنا ہوگا تو میں اپنی غیر معمولی آنکھوں کے ذریعے ان کے اندر کی بات اگلواؤں گی۔"

"میڈم! ڈائریکٹر جنرل اور وہ پانچوں اعلیٰ عہدے دار جب تک ہمیں اپنا غلام نہیں بنالیں گے۔ تب تک آپ کے سامنے نہیں آئیں گے۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ آپ انہیں سچ بولنے پر مجبور کر دیں گی۔"

شیوانی تھوڑی دیر تک سوچتی رہی پھر بولی "تم تینوں میرے دماغ میں رہو۔ میں ابھی اس سے بات کرتی ہوں۔"

اس نے فون کے ذریعے ڈائریکٹر جنرل سے رابطہ کیا پھر کہا "میں ابھی آپ سے ملنا چاہتی ہوں۔"

"میڈم شیوانی! میں تم سے پہلے بھی کہہ چکا ہوں۔ آج کل بہت مصروف رہنے لگا ہوں۔ میں ابھی کئی دنوں تک ملاقات نہیں کر سکوں گا۔"

"مسٹر ڈی جی! آخر بات کیا ہے؟ اس ادارے کے پانچ ایسے اعلیٰ عہدے دار ہیں، جو مجھ سے ملنے سے کترا رہے ہیں۔ آپ کی طرح مصروفیت کا بہانہ کرتے رہتے ہیں۔"

ڈائریکٹر جنرل نے کہا "تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ میں بھی تم سے بہانے کر رہا ہوں۔ میں بھلا تم سے کیوں کتراؤں گا۔

فرصت ملتے ہی تم سے ضرور ملوں گا۔ تم نے پندرہ دنوں کی چھٹی لی ہے۔ اپنی چھٹیاں انجوائے کرو۔ ہم سب کو اپنا کام کرنے دو۔"

شیوانی نے ان پانچ اعلیٰ عہدے داروں سے بھی باری باری رابطہ کیا۔ انہوں نے بھی اسی طرح کا جواب دیا۔ جے کافو نے کہا "دیکھا میڈم! آپ نے ۔۔۔؟ ہمارا برین واش کرنے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ آپ مائیکرو فلم دے چکی ہیں۔ جب وہ ہم تینوں کو بھی آپ سے چھین کر اپنی کسٹڈی میں لے لیں گے اور ہمیں اپنا غلام بنا لیں گے۔ تب شاید وہ آپ کے روبرو آ کر ملاقات کریں گے۔"

وہ تینوں خیال خوانی کے ذریعے اس سے باتیں کر رہے تھے۔ ایسے وقت فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ شیوانی نے ریسیور اٹھا کر کہا "ہیلو شیوانی اسپیکنگ!"

دوسری طرف سے ڈی جی نے کہا "ہیلو شیوانی میں تمہارا ڈی جی بول رہا ہوں۔ ہانگ کانگ سے تمہاری شادی کے سلسلے میں رپورٹ آئی ہے۔"

شیوانی نے کہا "تھینکس گاڈ، اب آپ لوگوں کو یقین آ جائے گا کہ آندرے سے میری باقاعدہ شادی ہو چکی ہے اور وہ گھنشام جھوٹا اور فریبی ہے۔"

ڈی جی نے کہا "ان دونوں کو گولی مار دو۔ ان دونوں میں سے کوئی تمہارا شوہر نہیں ہے۔ ہم حیران ہیں کہ تم نے شادی کسی سے کی ہے اور نام کسی اور کا لے رہی ہو۔"

"میں نہیں سمجھی، آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟"

"میڈم شیوانی! ہانگ کانگ کے رجسٹرار کے پاس سے آئی ہوئی فیکس رپورٹ میرے سامنے رکھی ہوئی ہے اور اس میں تمہارے شوہر کا جو نام لکھا ہوا ہے۔ اس نام نے ہم سب کو چونکا دیا ہے اور ہمیں تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔"

"میرے نکاح نامے میں ایسا کس کا چونکا دینے والا نام لکھا ہوا ہے کہ آپ جیسے اعلیٰ عہدے دار تشویش میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ کیا وہاں کسی شیطان کا نام لکھا ہوا ہے؟"

"ہاں شیطان ہی کا نام لکھا ہوا ہے۔ شیطانوں کے شیطان پورس کا نام درج ہے۔"

"کون پورس؟ کیا فرہاد علی تیمور کے بیٹے کا نام لکھا ہوا ہے؟"

"ہاں یہی نام اور یہی ولدیت لکھی ہوئی ہے۔ پورس علی سن آف فرہاد علی تیمور!"

وہ حیرانی سے بولی "نہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں نے کبھی پورس کی صورت نہیں دیکھی۔ کبھی اس کی آواز نہیں سنی۔ اس رجسٹرار نے غلط نکاح نامہ فیکس کیا ہے۔"

"ہمارے ہانگ کانگ کے سراغ رساں نادان بچے نہیں ہیں۔ انہوں نے خود رجسٹرار کے دفتر میں جا کر وہاں تمہارا [illegible] پڑھا ہے۔ تمہارے نام کے ساتھ تمہارے شوہر کا نام پورس علی ولد فرہاد علی تیمور لکھا ہوا ہے۔"

"یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ میں آندرے کے ساتھ شادی کرنے کے لیے اس دفتر میں گئی تھی۔"

"میڈم ٹیلی پیتھی کی دنیا میں ایسے ہی عجیب و غریب تماشے ہوتے ہیں۔ ہم سمجھ رہے ہیں کہ تمہارے ساتھ ہانگ کانگ میں کیا ہوا تھا۔ یہاں لندن میں کیا ہو رہا ہے اور آگے کیا ہونے والا ہے۔ ایسی کچھ باتیں ہماری سمجھ میں آ رہی ہیں۔ تمہیں اسکاٹ لینڈ یارڈ کی عدالت میں طلب کیا جا رہا ہے۔ کل صبح دس بجے حاضر ہو جاؤ اور اس سوال کا جواب دینے کے لیے تیار رہو کہ تم فرہاد کی بہو بن کر ہمارے خلاف کیسی کیسی سازشیں کر رہی ہو۔"

دوسری طرف سے فون بند کر دیا گیا۔ تھری جے میں سے ایک نے کہا "میڈم آپ کو بڑا مان تھا کہ یہاں سب سے زیادہ آپ پر بھروسا کیا جاتا ہے۔ یہ لوگ تو آپ کو ایک سازش کرنے والی عورت سمجھ رہے ہیں۔"

جے ساموں نے کہا "جب آپ کے ساتھ ایسا سلوک کیا جا رہا ہے تو یہ ہمارے ساتھ نہ جانے کیا کریں گے۔"

شیوانی کو بڑی شدت سے اپنی توہین کا احساس ہوا۔ اس نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لیں۔

پورس نے کہا تھا "وہ تمہاری کوئی چھوٹی سی بھول کو بھی معاف نہیں کریں گے۔ تم ایک غلطی کرو گی تو تمہارے پچھلے تمام کارناموں کو بھول کر تمہارا محاسبہ کیا جائے گا۔ ٹرانسفارمر مشین ایک خزانہ ہے۔ تم اپنے ایک ہاتھ پر خزانہ اور دوسرے ہاتھ پر تین ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو لے جا رہی ہو مگر جلد ہی تم وہاں سے خالی ہاتھ واپس آؤ گی۔"

پورس کوئی نجومی نہیں تھا۔ اس نے پیش گوئی نہیں کی تھی۔ محض اپنے تجربات کی روشنی میں کہا تھا کہ وہ بھی دھوکا کھا سکتی ہے اور شیوانی نے دعوے سے کہا تھا کہ وہ کبھی دھوکا نہیں کھائے گی۔ پورس نے اسے ایک اچھا سبق سکھانے کے لیے لندن پہنچنے سے پہلے علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ شادی کے سلسلے میں ایک شوہر کی حیثیت سے اس کا نام اسکاٹ لینڈ یارڈ والوں کو معلوم ہو جائے گا پھر شیوانی کے خلاف شبہات مستحکم ہوتے جائیں گے اور اس پر سے اعتماد ختم ہوتا جائے گا۔

اور یہ تو سمجھ میں آنے والی بات تھی کہ ان تینوں ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو شیوانی کی کسٹڈی سے لے لیا جائے گا۔ اس طرح یہ بات واضح ہو جائے گی کہ وہ تھری جے کے سلسلے میں شیوانی پر بھروسا نہیں کر رہے ہیں۔

پورس کا دعویٰ درست ہو رہا تھا۔ شیوانی تسلیم کر رہی تھی کہ اس نے پورس کی بات نہ مان کر بہت بڑی غلطی کی ہے۔

○☆○

ماریا کا ہیلی کاپٹر قلعے کے اندر بنے ہوئے ایک ہیلی پیڈ پر اتر گیا۔ میں اس کے ساتھ بیٹھا ہوا وہاں کا اندرونی منظر دیکھ رہا تھا۔ بہت ہی وسیع و عریض قلعہ تھا۔ اس کے بے شمار مسلح گارڈز ہیلی پیڈ کے چاروں طرف فوجی انداز میں الرٹ کھڑے ہوئے تھے۔ ماریا ہیلی کاپٹر سے باہر آئی تو سب اسے سیلوٹ کرنے لگے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ وہاں کی بے تاج ملکہ تھی۔

اس کے مسلح گارڈز قلعے کے اندر اور باہر ہزاروں کی تعداد میں تھے۔ وہ جدید ہتھیاروں سے لیس باقاعدہ ایک فوج تھی لیکن وہ اسے آرمی نہیں کہتی تھی۔ سیکیورٹی گارڈز کہا کرتی تھی۔ وہ قلعہ اتنا بڑا تھا کہ وہاں کے میدان میں جنگی مشقیں بھی ہوا کرتی تھیں۔ میں ماریا کے ساتھ سیکیورٹی گارڈز کے درمیان سے گزرتا ہوا قلعے کے اندر اس کے ذاتی محل میں آیا۔ اس محل میں باوردی ملازم اور کنیزیں تھیں۔ ماریا مجھے ایک بہت ہی خوب صورت سی خواب گاہ میں لے کر آئی۔ مجھ سے بولی "یہاں تمہاری ضرورت کا سامان موجود ہے۔ کسی چیز کی کمی ہو تو تم ملازم کو حکم دو۔ وہ فوراً حاضر کریں گے۔ غسل وغیرہ سے فارغ ہو جاؤ پھر ہم کھانے کی میز پر ملیں گے۔"

میں نے پوچھا "یہ بہت خوب صورت اور بڑی ہی رومان پرور خواب گاہ ہے۔ کیا میں یہاں تنہا رہوں گا۔"

میں اسے شرارت اور شوخی سے دیکھ رہا تھا۔ وہ منہ پھیر کر بولی "میرے محل میں حسین ترین کنیزیں ہیں۔ جسے بلاؤ گے وہ چلی آئے گی۔"

وہ جانے لگی۔ مانو اس کے آگے آگے چل رہی تھی۔ میں نے کہا "میں اس خواب گاہ میں مانو کے ساتھ رات گزاروں گا۔"

وہ پلٹ کر بولی "مانو میرے ساتھ رات گزارتی ہے۔ یہ میرے بغیر نہیں رہتی۔"

"اور میں مانو کے بغیر نہیں رہوں گا۔ اس حساب سے ہم تینوں ایک دوسرے کے بغیر نہیں رہیں گے پھر کیا خیال ہے؟"

اس نے مجھے گھور کر دیکھا۔ مانو نے دروازے پر سے میاؤں کہا۔ جیسے پوچھ رہی ہو رک کیوں گئیں؟ وہ اس کے پیچھے چلی گئی۔ اس کے جاتے ہی دو حسین کنیزیں مسکراتی ہوئی آئیں۔ میں نے کہا "بہت حسین ہو۔ لاجواب ہو مگر مجھے معاف کرو۔ کسی ملازم کو بھیج دو۔"

وہ دونوں سر جھکا کر چلی گئیں۔ چند سیکنڈ کے بعد ایک ملازم نے آ کر جھک کر سلام کرتے ہوئے کہا "خادم حاضر ہے۔ حکم کریں۔"

میں نے کہا "تم نے مجھے جھک کر سلام کیا ہے۔ کیا تمہیں بتایا گیا ہے میں مسلمان ہوں۔"

"یس سر۔ میڈم کا حکم ہے کہ مسلمان کنیزیں اور ہم مسلمان خادم آپ کی خدمت کے لیے حاضر رہا کریں اور آپ کے لیے اسلامی طرز کے کھانے پکوائے جائیں۔"

اس نے میرے حکم سے ایک بڑی سی الماری کھولی۔ اس میں مختلف قسم کے مردانہ ملبوسات تھے۔ میں نے اپنے لیے ایک لباس کا انتخاب کیا پھر خادم سے کہا "یہاں موجود رہو۔ میں شاور لے کر آ رہا ہوں۔"

وہ باادب کھڑا رہا۔ میں باتھ روم کے اندر آ گیا۔ دروازے کو بند کرنے کے بعد خادم کے خیالات پڑھے۔ وہ دوسرے ملازم کی طرح میڈم ماریا کا وفادار تھا۔ اس سے کسی طرح کا نقصان نہیں پہنچ سکتا تھا۔ میں غسل کرنے کے دوران میں ماریا کے پاس پہنچ گیا۔ وہ اپنی ایک شاہی طرز کی خواب گاہ میں تھی۔ اس خواب گاہ کے اندر دو لیڈی سیکیورٹی گارڈز تھیں اور دروازے کے باہر دو مرد سیکیورٹی گارڈ ہمہ وقت موجود رہتے تھے۔ میں ماریا کے ذریعے ان چاروں گارڈز کے دماغوں میں باری باری پہنچ گیا پھر میں نے اپنے ایک ماتحت سراغ رساں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "میں ماریا کے ساتھ قلعے کے اندر پہنچ گیا ہوں مجھے بتاؤ۔ تم سب یہاں کیا کر رہے ہو؟"

وہ مجھے رپورٹ پیش کرنے لگا۔ اس کی رپورٹ کے مطابق قلعے کے اندر چار سو مسلح گارڈز تھے۔ باقی گارڈز کی ڈیوٹی قلعے کے باہر رہا کرتی تھی۔ بابا صاحب کے ادارے سے تقریباً ایک سو سراغ رساں آ گئے تھے۔ انہوں نے ان ایک سو گارڈز کو ہپناٹائز کیا تھا۔ جو قلعے کے اہم مورچوں پر رات کے وقت ڈیوٹی پر رہا کرتے تھے۔ انہیں ہپناٹائز کرتے وقت پتا چلا کہ دشمنوں نے بھی ان پر بڑی عجلت میں مختصر سا تنویمی عمل کیا تھا۔ اب وہ ان کے عمل سے نجات پا چکے تھے لیکن ہمارے تنویمی عمل کے مطابق وہ دشمن ٹیلی پیتھی جاننے والوں پر یہی ظاہر کرنے والے تھے کہ وہ ان کے معمول ہیں۔ آدھی رات کے بعد عین وقت پر جب ہمارے سراغ رساں ..... ان کے دماغوں کو ایک مخصوص سگنل دیتے تو پھر وہ دشمنوں کے معمول نہ رہتے۔ ان کے کسی حکم کی تعمیل نہ کرتے۔

ہمارے تمام سراغ رساں بڑی ذہانت و مستعدی سے قلعے

کے تمام گارڈز کو اپنے زیر اثر لا رہے تھے۔ آدھی رات تک چار سو گارڈز کو ہپناٹائز کرنا ممکن نہیں تھا۔ انہوں نے یہ طے کیا تھا کہ نہایت ہی مختصر سے تنویمی عمل کے ذریعے باقی گارڈز کے دماغوں کو مقفل کردیا جائے گا۔ تاکہ دشمنوں کو کسی کے دماغ میں جگہ نہ ملے۔

میں نے پوچھا "یہاں میرے اور مارلی کے اطراف جو ملازم اور کنیزیں اور چند خاص باڈی گارڈز رہیں گے۔ کیا ان کے دماغوں کو مقفل کیا جارہا ہے۔"

اس نے جواب دیا "ابھی رات کی ڈیوٹی پر آنے والے ملازمین اور سیکیورٹی گارڈز تک پہنچا جارہا ہے۔ ان کے دماغوں کو لاک کیا جارہا ہے۔ آپ لوگوں کی آمد پر نئے گارڈز ڈیوٹی پر آئے ہیں۔ ہم ابھی ایک ایک کے دماغ میں پہنچ رہے ہیں۔"

میں نے اسے مارلی کی دو لیڈی سیکیورٹی گارڈز اور دو مرد گارڈز کے دماغوں میں پہنچا کر کہا "یہ چاروں صبح تک یہاں ڈیوٹی دیتے رہیں گے۔ پہلے ان چاروں کو اپنے زیر اثر لے آؤ۔"

میں نے غسل سے فارغ ہونے کے بعد ایک نیا لباس پہنا پھر مارلی سے کہا "میں تیار ہوں۔ ہم کب مل رہے ہیں؟"

اس نے کہا "اپنے خادم کے ساتھ ڈائننگ ہال میں چلے آؤ۔ ڈنر تیار ہے۔"

میں نے اس کے چور خیالات پڑھے۔ وہ مجھ سے پہلے کھانے کی میز پر پہنچ کر میرا انتظار نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اس کی مالکانہ شان و شوکت کا تقاضا تھا کہ پہلے میں وہاں پہنچ کر اس کا انتظار کروں۔ ایسا سوچتے وقت وہ بھول جاتی تھی کہ میں اس کے خیالات پڑھتا رہتا ہوں۔

وہ میری مرضی کے مطابق اپنی خواب گاہ سے نکل کر ایک شاہانہ طرز کی ڈائننگ ٹیبل کے پاس آئی۔ وہاں باوردی کنیزیں باادب کھڑی ہوئی تھیں۔ مجھے وہاں نہ دیکھ کر اسے مایوسی ہوئی۔ میں نے سوچ کے ذریعے کہا "آرام سے بیٹھ جاؤ اور میرا انتظار کرو۔ مجھے مرد کا انتظار کرنے والی عورت اچھی لگتی ہے۔"

وہ اندر ہی اندر تلملا کر رہ گئی۔ کنیزوں کے سامنے کسی وجہ کے بغیر غصہ نہیں دکھا سکتی تھی۔ وہ سوچ کے ذریعے بولی "میں دشمنوں میں گھری ہوئی ہوں۔ تم میری اس مجبوری سے فائدہ اٹھا رہے ہو۔ میری انسلٹ کررہے ہو۔"

"میں ایسا نہ کرتا تو تم کرتیں۔ تم چاہتی تھیں کہ میں یہاں پہلے آکر بیٹھوں اور ملکہ عالیہ کا انتظار کروں۔ میں تم سے دوستی کررہا ہوں۔ تمہارے کام آرہا ہوں مگر تم مجھے خود سے کم تر دیکھنے کی آرزو کرتی رہتی ہو۔"

میں سوچ کے ذریعے باتیں کرتا .... ہوا اس کے پاس آگیا۔ ایک بہت لمبی سی میز پر انواع و اقسام کے کھانے چنے گئے تھے۔ میز کے ایک سرے پر وہ بیٹھی ہوئی تھی۔ کنیزوں نے مجھے دوسرے سرے پر بیٹھانے کے لیے رہنمائی کی۔ وہ اتنی لمبی میز تھی کہ ہم دونوں کے درمیان تقریباً ... فٹ کا فاصلہ تھا۔ کئی کنیزیں ہم دونوں کی پسند کے ... ڈشیں اٹھا کر پیش کرنے لگیں۔ مارلی نے کہا "تم پہلے شخص ہو جو یہاں مہمان بن کر آئے ہو۔ تمہارے دین اور دستور کے مطابق یہ کھانا تیار کرایا گیا ہے۔"

میں اس کے دماغ میں تھا۔ وہ سوچ کے ذریعے بول رہی تھی۔ میں نے کہا "تم نے پوری طرح ہمارے دستور کا ... نہیں رکھا ہے۔"

وہ بولی "کوئی کمی ہو تو بولو۔ ابھی پوری کی جائے گی۔"

ہمارے دستور کے مطابق میزبان اپنے ہاتھوں سے مہمان کو کھانا پیش کرتا ہے۔ تمہیں خوش دلی سے مسکراتے ہوئے ڈشیں پیش کرنا چاہئیں۔

"یہ ملازموں اور کنیزوں کا کام ہے۔ میں کنیز نہیں ہوں۔ مہمان نوازی کرسکتی ہوں۔ خدمت نہیں کرسکتی۔ یہ میری شان کے خلاف ہے۔"

دوسرے ہی لمحے وہ اٹھ کر کھڑی ہوگئی۔ آس پاس کھڑی ہوئی کنیزیں پیچھے ہٹ گئیں۔ اس نے میز پر سے ایک ڈش اٹھائی۔ پریشان ہو کر سوچنے لگی "یہ میں کیا کررہی ہوں؟"

وہ ایسا نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن ایک ڈش اٹھا کر ناز و انداز سے چلتی ہوئی میری طرف آنے لگی۔ سوچ کے ذریعے کہنے لگی "یہ... یہ کیا کررہے ہو؟ میں نے کبھی ... نہیں کیا۔ میری انسلٹ نہ کرو۔ یہ کنیزیں کیا سوچ رہی ہوں گی۔ مجھے واپس اپنی کرسی پر جانے دو۔"

وہ اندر ہی اندر پریشان ہورہی تھی مگر اوپر ہی اوپر سے مسکراتے ہوئے میرے پاس آگئی۔ بڑی اپنائیت سے بولی "یہ ڈش خاص تمہارے لیے ہے۔ اسے چکھ کر دیکھو۔"

اس نے ڈش میں سے تھوڑا سا سالن نکال کر میری پلیٹ میں ڈالا۔ میں نے ایک لقمہ منہ میں رکھ کر چباتے ہوئے کہا "واہ میری جان۔ سالن تو مزیدار ہے ہی۔ تمہارے پیش کرنے کے انداز نے اسے اور مزے دار بنا دیا ہے۔ یہاں میرے پاس بیٹھو۔ خود کھاؤ اور مجھے کھلاؤ۔"

وہ میرے قریب کرسی پر بیٹھ گئی۔ دو کنیزیں آگے بڑھ کر اسے ڈش پیش کرنا چاہتی تھیں۔ میں نے کہا "رک جاؤ۔ تمہاری مالکن زندگی میں پہلی بار ایک مرد کی خدمت کر رہی ہے۔ میں بھی اسے ڈش پیش کروں گا۔"

میں کنیزوں کے سامنے واضح الفاظ میں کہہ رہا تھا کہ تمہاری مالکن میری خدمت کررہی ہے۔ گویا میں اسے خادمہ کہہ رہا تھا۔ اس کی ایسی توہین پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ یہ اس کے اپنے سوچنے کا انداز تھا۔ ورنہ میزبان اور مہمان محبت اور خلوص سے ایک دوسرے کو کھلاتے پلاتے ہیں۔ اس وقت وہ مجبور تھی۔ میرے ساتھ بیٹھ کر کھا رہی تھی اور مجھے کھلا رہی تھی۔

اس وقت اس نے کئی بار سوچا کہ غصہ دکھائے جھنجلا کر پلیٹیں اٹھا کر پھینکنا شروع کردے۔ یوں کنیزوں پر رعب جماتے ہوئے وہاں سے چلی جائے لیکن میں نے اسے ایسے تمام منفی ارادوں سے باز رکھا۔ وہ اندر ہی اندر کڑھتی رہی لیکن میری مرضی کے مطابق بظاہر مسکرا کر بولتی رہی۔ اس محل کی کنیزوں نے پہلی بار اسے اس قدر بولتے ہوئے سنا تھا۔

کھانے سے فارغ ہو کر وہ میرے ساتھ باتیں کرتی ہوئی میری خواب گاہ میں آئی۔ وہاں میں نے اس کے دماغ کو آزاد چھوڑ دیا۔ تب وہ جھنجلا کر بولی "آئی ہیٹ یو۔ میں تم سے نفرت کرتی ہوں۔ تم مجھے میرے مقام سے نیچے گرانے کے لیے یہاں آئے ہو۔ تمہیں مجھ سے کیا دشمنی ہے۔"

"ٹھنڈے دماغ سے سوچو۔ تم مجھ جیسے دوست سے دشمنی کررہی ہو۔ میں تمہارے ساتھ اسی وقت ایسا سلوک کرتا ہوں۔ جب تم مجھ پر برتری دکھانے اور مجھے کم تر بنانے کی کوششیں کرتی ہو۔ تم صحیح معنوں میں دوستی چاہتی ہو تو اپنے اندر سے غرور اور غصہ نکالو۔"

"میرے غرور سے تمہیں کیا نقصان پہنچتا ہے۔ میں یہاں اپنے محل میں ساتھ لاکر تمہیں عزت دے رہی ہوں مگر تم مجھے ذلیل کررہے ہو۔"

"میں کہہ چکا ہوں۔ میں صرف ایسے ہی وقت تمہارے مزاج کے خلاف کچھ کرتا ہوں۔ جب تم خوا مخواہ مجھ سے برتر ہونے کی کوششیں کرتی ہو۔ اگر یہ سیدھی سی بات تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گی تو تم آئندہ بھی ذلتیں اٹھاؤ گی۔ اپنی عزت رکھنا چاہتی ہو تو دماغ ٹھنڈا رکھو۔ میرے سامنے کبھی غرور نہ دکھاؤ۔ اب جاؤ یہاں سے۔"

اس نے مجھے بڑی بے بسی سے دیکھا پھر نفرت سے "اونہہ" کہہ کر جانا چاہتی تھی۔ میں نے پھر اسے اپنی طرف پلٹنے پر مجبور کردیا اور کہا "اونہہ نہیں۔ پیار سے ہائے کہتی ہوئی جاؤ۔"

"تم میرے مزاج کے خلاف مجھ سے کوئی کام نہ کراؤ۔ میں ایسا نہیں کروں گی۔"

"میں تمہیں محبت اور خوش دلی سے رہنا سکھا رہا ہوں۔ کوئی غلط کام نہیں کررہا ہوں۔ تم ایسا نہیں کرو گی۔ تو میں کرنے پر مجبور کردوں گا۔"

اس نے مجھے بے بسی سے دیکھا پھر مجبوراً مسکرانے لگی۔ مردہ سی آواز میں "ہائے" بولی۔ دوسرے ہی لمحے میں اس نے اچانک خوش دلی سے مسکراتے ہوئے مجھے دیکھا پھر "ہائے" کہہ کر بڑے ناز و انداز سے چلتی ہوئی دروازے تک گئی۔ وہاں بھی اس نے سینے پر ہاتھ رکھ کر "ہائے" کہا میں نے کہا "سدھر جاؤ۔ ورنہ ساری زندگی اسی طرح ہائے ہائے کرتی رہو گی۔"

وہ پھر ایک بار "ہائے" کہہ کر مسکراتی ہوئی چلی گئی۔ وہ اڑیل گھوڑی تھی۔ آسانی سے قابو میں آنے والی نہیں تھی۔ میں بھی ضدی شہسوار تھا۔ اسے بے لگام نہیں ہونے دے رہا تھا۔

میں ایک آرام دہ صوفے پر بیٹھ گیا۔ قلعے کے اندر اور باہر اطمینان تھا۔ ہمارے تمام سراغ رساں وہاں اپنی پوزیشن مستحکم کررہے تھے۔ دشمنوں کے متعلق معلومات حاصل کرنا بہت ضروری تھا کہ وہ کیسی پلاننگ کررہے ہیں۔ مارلی نے بتایا تھا کہ اسمگلروں کے بحری جہاز رات کے دو بجے تک اس کے سمندری علاقے میں آئیں گے۔ ایسے ہی وقت وہ نامعلوم ٹیلی پیتھی جاننے والے انہیں وہاں سے گزرنے کا موقع دیں گے اور مارلی کے تمام ساحلی گارڈز کو ناکارہ بنادیں گے۔ ان کا منصوبہ کسی حد تک ہمارے علم میں تھا۔

لیکن میں سمجھ رہا تھا کہ ناتا کا اور دوسرے انڈر ورلڈ والے ٹیلی پیتھی کا ہتھیار استعمال کریں گے۔ ابھی میں نہیں جانتا تھا کہ کتنے ٹیلی پیتھی جاننے والے ان کی مدد کررہے ہیں۔ وہ جتنے بھی ہوں۔ میرا تجربہ کہہ رہا تھا کہ وہ مارلی پر جان لیوا حملہ کرنے میں پہلی بار ناکام رہے ہیں۔ دوسری بار بڑی چالاکی سے قلعے کے اندر گارڈز وغیرہ کو آلہ کار بنا کر ان کے ذریعے قاتلانہ حملے کریں گے۔

انہیں یہ معلوم ہوچکا تھا کہ میں مارلی کے ساتھ ہوں۔ ان کی پوری کوشش یہی ہوگی کہ اس کے ساتھ میرا بھی خاتمہ ہوجائے۔ وہ بہت محتاط رہ کر بہت جم کر حملہ کریں گے۔

میرے پاس دشمنوں تک پہنچنے کا صرف ایک ہی راستہ تھا۔ میں نے ناتا کا کوڈو کی سیکریٹری جوزفین کے دماغ میں جگہ بنا رکھی تھی۔ وہ ناتا کا کوڈو کی پرسنل سیکریٹری تھی۔ اس لیے اکثر اس کے سامنے آتی جاتی رہتی تھی۔ اس کے خیالات پڑھ کر معلوم ہوا تھا کہ ناتا کا بہت ماہر سمورائی ہے۔ اس کی تلوار بازی کے آگے کوئی نہیں ٹھہرتا۔ وہ اتنی مشاقی سے تلوار بازی کے جوہر دکھاتا ہے کہ پلک جھپکتے ہی مقابل کا سر تن سے الگ کردیتا ہے۔ وہ یوگا کا ماہر ہے کوئی ٹیلی پیتھی جاننے والا اس کی مرضی کے بغیر اس کے اندر نہیں جاسکتا تھا۔

وہ اپنی یوگا میں مہارت کی وجہ سے محفوظ تھا۔ ورنہ میں بہت پہلے ہی جوزفین کے ذریعے اس کے دماغ میں پہنچ جاتا۔ مجھے موقع کا انتظار تھا۔ ہو سکتا تھا۔ کبھی موقع ملتا تو جوزفین کے ذریعے اسے زخمی کر سکتا تھا یا اس کے کھانے پینے کی کسی چیز میں اعصابی کمزوری کی دوا ملا سکتا تھا لیکن اب تک زخمی اس لیے نہ کر سکا کہ جوزفین کے پاس کوئی ہتھیار نہیں رہتا تھا اور نہ ہی وہ کسی کی موجودگی میں کھاتا پیتا تھا۔

اس کے چند ماتحت سمورائی اس کے ساتھ رہتے تھے۔ ان سب کے پاس تلواریں ہوتی تھیں لیکن وہ خاص باڈی گارڈز بھی یوگا کے ماہر تھے۔ میں ان میں سے کسی کو ٹریپ نہیں کر سکتا تھا۔ جوزفین کے خیالات سے معلوم ہوا تھا کہ وہ ایک سمورائی سے محبت کرتی ہے اور وہ سمورائی بھی اسے چاہتا ہے۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے ملنا چاہتے تھے لیکن ناناکا سے ڈرتے تھے۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کے چند باڈی گارڈز میں سے کوئی کسی دوسرے سے بات کرے۔ وہ تمام خاص سمورائی اپنی زندگی کے دن رات صرف ناناکا کے لیے وقف کر چکے تھے۔

عشق کے سلسلے میں یہ دیکھا گیا ہے کہ محبت کرنے والوں کے درمیان جتنی رکاوٹیں پیدا کی جاتی ہیں۔ اتنی ہی عشق میں شدت پیدا ہوتی جاتی ہے۔

میں نے سوچ لیا تھا کہ عشق کی آگ کو بھڑکاؤں گا۔ جوزفین کے اندر اس کے محبوب سمورائی کی ایسی طلب پیدا کروں گا کہ وہ خود ہی اس سے ملنے کا کوئی چور راستہ نکالے گی۔ اس وقت مجھے مارلی کی خواب گاہ میں فرصت سے بیٹھ کر جوزفین کے پاس جانے کا موقع ملا۔ میں اس کے دماغ میں پہنچ گیا۔ اس کے خیالات نے بتایا کہ آج رات ناناکا اس محل میں نہیں ہے اور اپنے چار سمورائی کے ساتھ کہیں گیا ہے اور جس سے وہ محبت کرتی ہے وہ دوسرے دو سمورائی کے ساتھ محل کے کسی حصے میں موجود ہے۔

جوزفین نے شام ہی سے اپنے محبوب تک پہنچنے کی تدبیریں کی تھیں۔ چونکہ تمام خاص سمورائی اس محل میں رہا کرتے تھے۔ اس لیے وہاں کے کچن میں ان کے لیے کھانا تیار کیا جاتا تھا۔ جوزفین نے جس طریقہ کار سے ان کے خاص مشروب میں اعصابی کمزوری کی دوا ملائی تھی۔ اس سے مجھے شبہ ہوا کہ جوزفین کے دماغ میں کوئی اور بھی موجود ہے۔ وہاں کے ہیڈ باورچی نے غائب دماغ رہ کر وہ دوا ان کے مشروب میں ملائی تھی۔ جوزفین سمجھ رہی تھی کہ وہ ہیڈ باورچی اس کی خواہش کے مطابق ایسا کر رہا ہے۔

اس نئی بات نے مجھے چونکا دیا۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ میرے علاوہ ناناکا کوڈو کا کوئی اور دشمن بھی ایسا ہوگا' جو اس کی شہ رگ تک پہنچنے کے لیے جوزفین اور ہیڈ باورچی کو آ کار بنائے گا۔

موجودہ حالات میں یہ معلوم کرنا بہت ضروری تھا کہ دوسرا ٹیلی پیتھی جاننے والا کون ہے۔ وہ ناناکا کوڈو کی کھو کے اندر کیوں پہنچنا چاہتا ہے؟ اس کے مقاصد کیا ہیں؟ و کوئی بھی تھا۔ میرے منصوبے کے مطابق اپنے طور اقدامات کر رہا تھا مگر یہ ضروری نہیں تھا کہ وہ میرا ہم نو اس کی منزل اور اس کے ارادے الگ ہو سکتے تھے اور آ چل کر میرے خلاف ہو سکتے تھے۔

ہیڈ باورچی نے غائب دماغ رہ کر سمورائی کے مشروب میں وہ دوا ملائی تھی۔ جوزفین کا سمورائی محبوب اس دوا محفوظ رہا تھا۔ وہ محل بہت ہی وسیع و عریض تھا۔ محل کے ا حصے میں جو ہوتا ہے۔ اس کا علم محل کے دوسرے ملازمو نہیں ہوتا۔ جوزفین نے ناناکا کوڈو کی خواب گاہ میں ا محبوب سے ملاقات کی۔ وہ اب تک دور ہی دور سے ا دوسرے کو دیکھتے رہے تھے۔ پہلی بار تنہائی میں ایک دو کا سامنا ہوا۔ جوزفین دوڑ کر اس سے لپٹ گئی۔ وہ بھی تھا وہ ناناکا کوڈو کا خاص باڈی گارڈ بننے کے بعد کئی برس کسی عورت کی قربت حاصل نہیں ہوئی تھی۔ وہ دیوانہ اسے چومنے لگا۔ دونوں محبت کا اظہار کرتے ہوئے ا دوسرے سے کچھ نہ کچھ بولتے رہے اور پیار کے نشے م ہوتے رہے۔

وہ ناناکا کوڈو کی خواب گاہ تھی۔ اس کی اجازت کے کوئی ملازم وہاں قدم نہیں رکھ سکتا تھا لیکن کوئی بادشاہ حاضر ہو تو اس کے ملازمین چوری چھپے اس کی بہت سی استعمال کرتے ہیں۔ وہ دونوں ناناکا کوڈو کا خوب صورت مہنگا بیڈ روم استعمال کرتے رہے۔

میں ان کا یہ رومانی اور جذباتی سین دیکھنا نہیں چا لیکن اس بات کا انتظار کر رہا تھا کہ جوزفین کے اندر ج ٹیلی پیتھی جاننے والا چھپا ہوا ہے۔ وہ آگے کیا کرنا چاہتا ہے ایسا لگتا تھا کہ وہ اس جذباتی سین سے لطف اندوز ہو رہا خواہ مخواہ وقت ضائع کر رہا تھا۔

جب جذبات کا طوفان ذرا تھم گیا تو سمورائی نے ک بہت خوب صورت ہو۔ میں تمہارا دیوانہ ہو گیا ہ تمہارے ساتھ زندگی گزارنا چاہتا ہوں مگر شاید یہ ممکن ہے۔"

جوزفین نے کہا "دو برس پہلے ناناکا نے ایک سمو شادی کرنے کی اجازت دی تھی۔ تم بھی اس سے اج لے سکتے ہو۔ میں بھی تمہارے بغیر نہیں رہوں گی۔"

"پتا نہیں ہمارا گاڈ فادر کب واپس آئے گا او

ہمیں شادی کی اجازت دے گا۔ تب تک ہم کیسے ملیں گے۔ آج تو اتفاق سے یہ تنہائی نصیب ہوگئی ہے۔"

"تنہائی خود بخود نصیب نہیں ہوتی ہے۔ میں نے چالاکی دکھائی ہے۔ دراصل تمہارے دو سمورائی بہت ہی سنگ دل ہیں۔ جب گاڈ فادر موجود نہیں ہوتا ہے تو وہ ہم سب کی سختی سے نگرانی کرتے رہتے ہیں۔"

"ہاں وہ میرے ساتھی ہیں لیکن میں بھی محل کے ایک حصے سے دوسرے حصے میں جاتا ہوں تو وہ اعتراض کرتے ہیں۔ تم نے ایسی کیا چالاکی دکھائی ہے کہ وہ دونوں اعتراض نہیں کررہے ہیں۔"

وہ ہنستے ہوئے بولی "وہ جسمانی کمزوری کے باعث ایک کمرے میں پڑے ہوئے ہیں۔ میں نے دھوکے سے اعصابی کمزوری کی دوا انہیں پلادی ہے۔"

اس نے چونک کر غصے سے پوچھا "تم نے انہیں کمزور بنا دیا ہے۔ جانتی ہو۔ کتنا بڑا جرم کیا ہے۔"

وہ مسکرا کر بولی "محبت اور جنگ میں ہر عمل جائز ہوتا ہے۔ میں تمہارے بازوؤں میں آنے کے لیے انہیں ہلاک بھی کرسکتی ہوں۔"

سمورائی نے اچانک ہی ایک طمانچہ جڑ دیا "تم سمورائی کو ہلاک کرو گی؟ ہمارے گاڈ فادر کی سیکیورٹی کو کمزور کرو گی۔ ہم تمام سمورائی نے ناناکاکوڈو پر قربان ہوجانے کی قسمیں کھائی ہیں۔ وہ موجود رہے یا نہ رہے۔ ہم اپنے آقا کی مرضی اور مزاج کے خلاف کبھی کوئی کام نہیں کرتے ہیں۔"

اس نے زوردار تھپڑ مارا تھا۔ وہ اپنا گال سہلاتے ہوئے بولی "میں نے تمہاری محبت میں ایسا کیا ہے اور تم میری توہین کررہے ہو۔ اگر اس کی مرضی اور مزاج کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے ہو تو ابھی میرے پاس مرنے کیوں آئے ہو؟ کیا ابھی تم اپنے آقا کو دھوکا نہیں دے رہے ہو؟"

"ہوس اندھا کردیتی ہے۔ تمہارے حسن و شباب کے جلوؤں نے میری فرض شناسی کو ذرا کمزور بنا دیا ہے۔ میں گاڈ فادر سے جلد از جلد تمہارے ساتھ شادی کی اجازت حاصل کروں گا تاکہ پھر ایسی غلطی نہ ہو۔ میں اپنے آقا کو خوب سمجھتا ہوں۔ اس کے سامنے اس ایک غلطی کا اعتراف کروں گا تو وہ مجھے معاف کردے گا۔"

"وہ تمہاری غلطی معاف کرے گا لیکن میں نے دو سمورائی کو عارضی طور پر ہی سہی مگر کمزور بنایا ہے۔ یہ بات اسے معلوم ہوگی تو وہ مجھے معاف نہیں کرے گا۔ اپنی تلوار سے میری گردن اڑا دے گا۔"

"ایسا نہیں ہوگا۔ میں تمہارے لیے معافی مانگ لوں گا۔ وہ سنگ دل ہے مگر رحم دل بھی ہے۔"

"میں تین برسوں سے یہاں ملازمت کررہی ہوں۔ تم بعد میں آئے ہو۔ میں نے کئی بار اس کی بے رحمی دیکھی ہے۔ وہ کسی نہ کسی بہانے اپنے تلوار کی پیاس انسانی لہو سے بجھاتا ہے۔ میں تمہیں سمجھاتی ہوں کہ کسی خوش فہمی میں نہ رہنا۔ اسے کبھی نہ بتانا کہ میں نے دو سمورائی کو عارضی طور پر کمزور بنایا تھا۔"

"سوری۔ یہ گاڈ فادر کی سیکیورٹی کا معاملہ ہے اور میں سیکیورٹی کا اہم حصہ ہوں۔ میں نے قسم کھائی ہے۔ اگر سچ بولنے پر وہ مجھے موت کی سزا دے گا تو میں اس کے سامنے سر جھکا کر جان دے دوں گا۔"

"کیا تم پاگل ہو؟ خوامخواہ جان دو گے! اگر ایسا ہی ہے تو مجھے محبت کے جال میں کیوں پھنسایا تھا؟"

"میں کہہ چکا ہوں کہ ہوس میں اندھا ہوگیا تھا لیکن میں اپنی اور تمہاری جان کا دشمن نہیں ہوں۔ میں تم سے شادی کروں گا۔ گاڈ فادر ہمیں معاف کردے گا۔ وہ ہمیں موت کی سزا نہیں دے گا۔"

تمہیں ایسا کرنے سے منع کررہی ہوں۔ اگر تم گاڈ فادر سے یہ کہنا چاہتے ہو کہ میں نے اس کے دو سمورائی کو کمزور بنایا ہے تو میں آج صبح ہونے سے پہلے ہی یہاں سے فرار ہوجاؤں گی۔"

"اگر میں تمہیں فرار ہونے کا موقع دوں گا۔ تو یہ اپنے آقا سے غداری ہوگی۔ تم کہیں نہیں جاؤ گی۔"

"میں جاؤں گی۔ حرام موت مرنے کے لیے یہاں نہیں رہوں گی۔ میں نہیں جانتی تھی تم اتنے احمق وفادار ہو۔"

وہ وہاں سے جانا چاہتی تھی۔ سمورائی نے ایک الٹا ہاتھ اس کے منہ پر رسید کیا۔ وہ پیچھے کی طرف لڑکھڑائی اور ایک صوفے سے ٹکرا کر گر پڑی۔ سمورائی نے اپنی پشت سے بندھی ہوئی نیام کے اندر سے تلوار کھینچ کر نکالی پھر کہا "تمہیں مرجانا چاہیے۔ زندہ رہوگی تو تمہارا حسن و شباب مجھے رجھاتا رہے گا۔ بار بار اپنے آقا کو دھوکا دینے پر مجبور کرتا رہے گا۔ تمہارے بعد پھر کوئی حسینہ مل جائے گی۔ آئندہ میں کسی حسینہ کے خاطر اپنی وفاداری پر آنچ نہیں آنے دوں گا۔"

کمرے کی روشنی میں تلوار کی دھار چمک رہی تھی۔ وہ سہم کر بولی "ٹھہرو۔ بے شک میری گردن اڑا دو لیکن تم بھی سمورائی ہو۔ تمہیں تو یہ ٹریننگ دی گئی ہے کہ کسی نہتے پر وار نہ کرو۔ اسے بھی ہتھیار دے کر برابر کا مقابلہ کرو۔ میں تمہیں چیلنج کرتی ہوں۔ مجھ سے مقابلہ کرو۔"

وہ حقارت سے بولا "تم...! تلوار بازی میں میرا مقابلہ کرو گی؟ تمہارے خاندان میں کبھی کسی نے تلوار پکڑی ہے؟"

"پوچھتے کیا ہو۔ مرد کے بچے ہو تو مجھے ایک تلوار دو۔ میں تمہارے ہوش اڑا دوں گی۔"

وہ دونوں ہاتھوں سے اپنی تلوار تھامے ہوا تھا۔ اس نے کمرے میں چاروں طرف نظریں دوڑائیں۔ وہاں کوئی دوسری تلوار نظر نہیں آرہی تھی۔ اس نے کہا "میں تمہاری حسرت ضرور پوری کروں گا۔ یہاں انتظار کرو۔ میں دوسری تلوار لے کر آتا ہوں۔"

وہ وہاں سے پلٹ کر دروازے تک گیا پھر بولا "یہ نہ سمجھنا کہ میرے جاتے ہی تمہیں فرار ہونے کا موقع مل جائے گا۔ میں تمہارے جیسی چالاک لومڑیوں کو خوب سمجھتا ہوں۔"

یہ کہہ کر اس نے دروازے کو باہر سے بند کردیا۔ اسے کمرے میں قید کردیا۔ وہاں سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ وہ مار کھانے کے بعد فرش پر پڑی ہوئی تھی۔ مسکراتے ہوئے اٹھ کر کھڑی ہوگئی۔ وہ ناناکاکوڈو کی موجودگی میں کئی بار اس بیڈ روم میں آچکی تھی۔ اس نے دیکھا تھا کہ وہ اپنے ہتھیار کہاں حفاظت سے رکھتا ہے۔ اس کے اسٹور روم میں تلواریں، ریوالور اور رائفلیں رکھی ہوئی تھیں۔ اس نے ایک گن اٹھا کر اس کے میگزین کو چیک کیا پھر اسے لے کر بیڈ روم میں واپس آئی۔ ایک کرسی کو اٹھا کر دروازے کی طرف رخ کرکے بیٹھ گئی۔

اس کرسی کی پشت خوف ناک انسانی چہرے سے مشابہت رکھتی تھی۔ ایسا دکھائی دیتا تھا کہ کسی کا منہ کھلا ہوا ہے اور دو آنکھیں اپنے شکار کا انتظار کررہی ہیں۔ وہ کرسی پر ایک پاؤں اٹھائے اور دوسرا پاؤں فرش تک پھیلائے، ایک ہاتھ میں گن لیے بیٹھی ہوئی تھی۔ سمورائی دروازہ کھول کر اندر آتے ہی ٹھٹک گیا۔

اس کے ہاتھ میں دو تلواریں تھیں۔ جوزفین کے ہاتھ میں ایک گن تھی۔ وہ اس کا نشانہ لیتے ہوئے بولی "ایک گن کے سامنے دو کیا۔ دو سو تلواریں لے آؤ۔ تب بھی مرو گے۔"

وہ ایک قدم آگے بڑھ کر بولا "تم نے برابر کا مقابلہ کرنے کی بات کی تھی اور اب مکاری دکھا رہی ہو۔"

وہ مسکرا کر بولی "میں نے پہلے بھی کہا تھا۔ اب بھی کہہ رہی ہوں۔ محبت اور جنگ میں سب جائز ہے۔"

وہ غصے سے دوڑتا ہوا تلوار سے حملہ کرنے کے لیے آگے آیا۔ قریب پہنچنے سے پہلے ہی ٹریگر دبا ٹھائیں کی آواز کے ساتھ گولی چلی۔ وہ اچھل کر فرش پر گرا اور تڑپنے لگا۔

اچانک جوزفین نے مجھے مخاطب کیا "فرہاد اتنی دیر سے تماشا دیکھ رہے ہو۔ کیا میری مدد نہیں کرسکتے تھے؟ آخر یہاں رہ کر کیا کررہے ہو؟"

میں مارلی کے محل کے ایک بیڈ روم میں بیٹھا خیال خوانی کررہا تھا۔ حیرانی سے اچھل کر کھڑا ہوگیا۔ یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ جوزفین اپنے اندر میری موجودگی کو سمجھتی رہی ہے۔ میں نے حیرانی سے پوچھا "تم نے کیسے سمجھ لیا کہ میں یہاں موجود ہوں؟ تمہارے چور خیالات بتا رہے ہیں کہ تم کسی کی موجودگی محسوس نہیں کررہی ہو۔"

وہ بولی "مگر تم سمجھ رہے ہو کہ میرے اندر کوئی دوسری خیال خوانی کرنے والی ہستی موجود ہے۔"

میں نے کہا "اچھا میں سمجھ گیا۔ یہ جوزفین نہیں بلکہ دوسری ہستی بول رہی ہے۔ تم کون ہو؟ تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا؟ کہ میں بھی جوزفین کے اندر موجود ہوں۔"

"تم نے ہی مجھے بتایا تھا کہ ناناکاکوڈو تک پہنچنے کے لیے جوزفین کے دماغ تک پہنچ گئے ہو۔"

میں نے شدید حیرانی سے پوچھا "میں نے کب تمہیں بتایا تھا؟ تم کون ہو۔"

مجھے اس کا قہقہہ سنائی دیا۔ مجھے یاد آگیا۔ میں نے دھپ سے صوفے پر گرتے ہوئے کہا "اوہ گاڈ! تم سونیا ہو۔ بے شک میں نے تمہیں جوزفین کے بارے میں بتایا تھا۔ کیا تم یہاں تک پہنچ گئی ہو؟"

"میں کہاں کہاں پہنچ جاتی ہوں۔ یہ تم اچھی طرح جانتے ہو۔ ویسے تم اتنی دیر سے کیا کررہے ہو۔"

"میں سمجھنے کی کوشش کررہا تھا کہ جوزفین کے اندر میرے علاوہ کون ہے۔"

"صرف اتنی سی بات معلوم کرنے کے لیے تم اپنے اہم کام بھول رہے تھے۔"

"کون سے اہم کاموں کی بات کررہی ہو۔"

"تم اس سے معلوم کرچکے ہو کہ دو سمورائی کو اعصابی کمزوری میں مبتلا کیا گیا ہے۔ تم ان کے دماغوں میں جاکر انہیں ہپناٹائز کرکے معمول بنا سکتے تھے مگر تم نے ایسا نہیں کیا ہے۔"

"میں جوزفین کے اندر رہ کر معلوم کرنا چاہتا تھا کہ تم اس کے ذریعے اور کیا کچھ کرنے والی ہو۔"

"یہ کیوں نہیں کہتے کہ یہاں رہ کر رومانی اور جذباتی تماشے سے لطف اندوز ہورہے تھے۔ تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ میں ایسی بے ہودگی کے وقت یہاں موجود نہیں تھی۔ ان دو سمورائی کے دماغوں میں جاکر انہیں ہپناٹائز کررہی تھی۔ وہ بہت زیادہ کمزوری میں مبتلا نہیں ہیں۔ تنویمی نیند سو کر اٹھیں گے تو ان کی توانائی بحال ہوجائے گی۔"

"تم تو بڑی تیزی دکھا رہی ہو۔ جو کام مجھے کرنا چاہیے تھا۔ وہ تم کرچکی ہو۔"

"اور کیا کرتی؟ میرا بڈھا فلم دیکھنے میں مصروف تھا۔ اس عمر میں بوڑھے یہی کرتے ہیں۔"

میں نے ہنستے ہوئے کہا "مجھے بوڑھا کہنے سے تمہیں خوشی ہوتی ہے تو خوش ہوتی رہو مگر کبھی آئینہ بھی دیکھ لیا کرو۔ میں نے تو یہی دیکھا ہے کہ دنیا کی کوئی عورت آئینے کے سامنے آکر بڑھاپے میں بھی خود کو جوان دیکھتی ہے۔ جب خود کو جوان دیکھو تو سمجھ لینا میں بھی جوان ہوں۔"

اس نے کہا "کام کی باتیں کرو۔ وہ دو سمورائی ایک کمرے کے بیڈ پر تنویمی نیند سو رہے ہیں۔ میں نے دروازے کو باہر سے بند کردیا ہے جوزفین نے گولی چلائی ہے۔ فائر کی آواز محل میں دور تک سنی گئی ہوگی لیکن ابھی تک کوئی یہاں نہیں آیا ہے۔"

"جوزفین کے خیالات بتا رہے ہیں کہ محل میں کچھ بھی ہوجائے۔ کوئی ملازم اپنی جگہ چھوڑ کر نہیں جاتا ہے۔ صرف سمورائی محل کے ایک حصے سے دوسرے حصوں میں جاتے ہیں۔ وہ سب یہی سمجھ رہے ہوں گے کہ یہاں تین سمورائی ہیں۔ وہ فائرنگ کی وجہ معلوم کررہے ہوں گے۔"

"ہاں یہی بات ہے۔ میں جوزفین کو یہاں سے لے جارہی ہوں۔ اگر تم زیادہ مصروف نہیں ہو تو میرے ساتھ رہو۔ جوزفین کو یہاں سے لے جانے میں میری مدد کرو۔"

میں نے گھڑی دیکھ کر کہا "شاید آدھی رات کے بعد میری مصروفیات شروع ہوں گی۔ میں تھوڑی دیر تک تمہارے ساتھ رہ سکتا ہوں۔ جوزفین کو لے چلو۔"

جوزفین نے گن پھینک دی پھر اپنے محبوب کی لاش کے قریب سے گزر کر کمرے سے باہر آگئی۔ اسے محل کے اندر روکنے والا کوئی سمورائی نہیں تھا۔ ایک مرچکا تھا اور دو سو رہے تھے۔ وہ محل کے مختلف حصوں سے گزرتی ہوئی باہر آئی۔ وہاں چند گارڈز کھڑے ہوئے تھے۔ وہ اسے دیکھ کر الرٹ ہوگئے۔ وہ ناناکاکوڈو کی پرسنل سیکریٹری تھی۔ سب ہی اس کی تعظیم کرتے تھے۔ اس نے سیکیورٹی افسر سے کہا "اندر فائرنگ ہوئی ہے لیکن تشویش کی بات نہیں ہے۔ یہ ہمارے تینوں سمورائی کی ذمے داریاں ہیں۔ وہ اپنی ڈیوٹی انجام دے رہے ہیں۔ مجھے گاڈ فادر نے بلایا ہے۔"

اس نے کار میں بیٹھ کر اسے اسٹارٹ کیا پھر وسیع و عریض احاطے کے مختلف راستوں سے گزر کر بڑے آہنی گیٹ سے باہر آگئی۔

میں نے سونیا سے پوچھا "اسے کہاں لے جانا چاہتی ہو؟"

"میں نے یہاں ایک کاٹیج کرائے پر حاصل کیا ہے۔ وہاں سونیا بن کر رہے گی۔"

جوزفین نے ڈیش بورڈ کے خانے سے موبائل فون نکال کر اسے آن کیا۔ ناناکاکوڈو کے مخصوص نمبر پنچ کیے۔ دوسری طرف کچھ دیر تک گھنٹی بجتی رہی پھر ناناکا کی جھنجلائی ہوئی آواز سنائی دی۔ وہ کہہ رہا تھا "جوزفین میرا یہ نمبر تم ہی جانتی ہو۔ تمہیں پتا ہے کہ میں آج کس قدر مصروف ہوں پھر بھی ڈسٹرب کررہی ہو۔ جلدی بکو کیا بکنا چاہتی ہو۔"

وہ بولی "اے، کتے کی طرح کیوں بھونک رہا ہے؟ جوزفین نہیں، سونیا ہوں۔ فرہاد کی وائف!"

وہ حیرانی سے بولا "کیا!... تم سونیا ہو؟ فرہاد کی وائف؟ تمہیں میرا یہ نمبر کیسے معلوم ہوا؟"

"اپنے ٹیلی پیتھی جاننے والوں سے پوچھو کہ ہم ٹیلی پیتھی کی سرنگ کھود کر کہاں کہاں پہنچ جاتے ہیں۔ تم سمجھ رہے کہ تمہارے محل کے اندر کوئی پرندہ بھی پر نہیں مار سکے گا لیکن میں وہاں پر یار کر آرہی ہوں۔ تمہارے ایک سمورائی کو مار ڈالا ہے۔ باقی دو سمورائی کو ایک کمرے میں بند کردیا ہے۔ وہ باہر نہیں نکل سکیں گے۔ میں دروازے کو لاک کرچکی ہوں اور تمہاری سیکریٹری جوزفین کو محل سے لے جارہی ہوں۔ اس کے ذریعے میں تم سے رابطہ رکھوں گی۔"

"تم میرے محل میں گھس کر اتنی بڑی واردات کرچکی ہو اور سمجھتی ہو میں تم سے رابطہ رکھوں گا!"

"میں میڈم مارلی کو تمہارے حوالے کروں گی اگر تم میرے سامنے اوندھے منہ گر کر مجھ سے دوستی کروگے۔"

"کیا مجھے نادان بچہ سمجھتی ہو۔ کیا اپنے شوہر کے خلاف مارلی کو میرے حوالے کروگی۔"

"میں نے کب کہا ہے کہ میں اپنے شوہر کے خلاف کرنا چاہتی ہوں۔ میں ایک محبت کرنے والی بیوی ہوں۔ گدھے کے بچے میں اپنے شوہر کو مارلی کے سحر سے نکالنا چاہتی ہوں۔ ایک بیوی کبھی یہ نہیں چاہتی کہ اس کا شوہر کسی حسینہ کا دیوانہ ہوجائے۔"

وہ قائل ہو کر بولا "یہ حقیقت سب ہی تسلیم کریں گے۔ کوئی بیوی کسی سوکن کو برداشت نہیں کرتی ہے۔ تم بھی مارلی کو برداشت نہیں کررہی ہو۔ یہ سب ہی جانتے ہیں کہ تم زبردست اور خطرناک ہو۔ مارلی کو بڑی آسانی سے ٹھکانے لگا سکتی ہو پھر اسے میرے حوالے کیوں کرنا چاہتی ہو!"

"تم نہیں چاہتے ہو تو نہیں کروں گی۔ کل اس کا آخری دن ہے۔ وہ فرہاد کے ساتھ اپنے جزیرے سے ہانگ کانگ آنے والی ہے۔ کل میں اسے اغوا کروں گی۔ اسے جان سے نہیں ماروں گی۔ اسے جم کاف کے حوالے کردوں گی۔"

وہ جم کاف کا نام سن کر چونک گیا۔ اس نے حیرانی سے پوچھا "تم اسے جانتی ہو؟"

"میں یہ بھی جانتی ہوں کہ وہ انڈر ورلڈ میں تم سے زیادہ زبردست ہے۔ تمہاری حکمرانی فار ایسٹ کے علاقوں تک محدود ہے وہ مڈل ایسٹ، یورپ اور امریکا تک چھایا ہوا ہے۔"

وہ پریشان ہو کر بولا "تم مارلی کو جم کاف کے حوالے نہیں کروگی۔ وہ یہاں فار ایسٹ میں اپنا محاذ کھولنا چاہتا ہے۔ میری برتری ختم کرنا چاہتا ہے۔ وہ مارلی کو حاصل کرنے کے بعد اس کے قلعے تک پہنچ جائے گا۔ اسے لن تاؤ جزیرے میں مضبوط قلعہ مل جائے گا۔"

ناناکا اس وقت اپنے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو اپنے دماغ میں بلا کر اہم گفتگو کررہا تھا۔ وہ سب ایک گھنٹے بعد مارلی کے سمندری علاقے میں آپریشن شروع کرنے والے تھے۔ وہ ٹیلی پیتھی جاننے والے اس کی اور سونیا کی گفتگو سن رہے تھے۔ بائرن ٹوڈ نے کہا "مسٹر ناناکا تمہیں پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ سونیا، مارلی کو کل اغوا کرنے کا دعوا کررہی ہے۔ مارلی کل تک زندگی رہے گی تو وہ اغوا کرے گی۔ ہم تو آج ہی اس کی زندگی کا ڈراپ سین کردیں گے۔"

ناناکا نے فون پر کہا "میڈم سونیا ہم جانتے ہیں۔ تم جو کہتی ہو وہ کرگزرتی ہو لیکن تم نہیں جانتیں کہ میں کتنا زبردست ہوں۔ میں مارلی کو تمہارے ہاتھ لگنے ہی نہیں دوں گا۔ اس سلسلے میں میں کیا کرنے والا ہوں۔ یہ تمہیں جلد معلوم ہوجائے گا۔ بس اب میرا وقت برباد نہ کرو۔"

اس نے فون بند کردیا۔ دوسری طرف جوزفین نے اپنا موبائل بند کیا۔ میں نے سونیا سے کہا "وہ مارلی کو آج رات ختم کرنے کی پلاننگ کرچکے ہیں۔ ناناکا بہت پر امید ہے۔ اس لیے تمہارے جال میں نہیں پھنس رہا ہے۔ بائی دا وے۔ تم کرنا کیا چاہتی ہو۔ پہلے بھی مجھ سے کہہ چکی ہو کہ مارلی کو اغوا کروگی۔ کیا ارادے ہیں تمہارے؟"

"جب ارادے پورے ہوں گے تب دیکھ لینا۔ اتنی دیر ساتھ رہے۔ بڑی مہربانی ہے تمہاری۔ اب جاؤ۔"

میں دماغی طور پر اپنی جگہ حاضر ہوگیا۔ آدھی رات ہوچکی تھی۔ میں نے مارلی کے پاس پہنچ کر دیکھا۔ وہ اپنے معمول کے مطابق سوگئی تھی۔ اس کے دو زنانہ اور مردانہ گارڈز جاگ رہے تھے۔ اس محل کے منتظم اعلیٰ کو بتا دیا گیا تھا کہ آج رات قلعے پر خطرات منڈلاتے رہیں گے۔ لہٰذا اسے جاگتے رہنا چاہیے۔ محل کا پورا اسٹاف جاگ رہا تھا۔

وہ ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے۔ قلعے کے اندر ہمیشہ سخت پہرا لگا رہتا ہے اور آج تو کچھ زیادہ ہی سختی ہے۔ بھلا اتنے مضبوط قلعے میں کون نقصان پہنچانے آسکتا ہے؟"

وہاں سبھی ٹیلی پیتھی کے بارے میں نہیں جانتے تھے مگر جو جانتے تھے۔ وہ کہہ رہے تھے۔ "خیال خوانی کرنے والے پاتال میں اور سمندر کی تہ میں پہنچ جاتے ہیں۔ انسانی دماغوں میں گھس کر بڑے سے بڑے مضبوط قلعے کو فتح کرلیتے ہیں۔"

ٹیلی پیتھی کے بارے میں ایسا کہنے والا ایک مسلح گارڈ اپنی جگہ سے اٹھ کر بولا "میں محل کے اندر ایک چکر لگا کر آتا ہوں۔ ہمیں باری باری اندر جانا چاہیے۔"

وہ وہاں سے چلتا ہوا محل کے اندر آگیا۔ اندر بھی کئی مسلح گارڈز جاگ رہے تھے اور اپنی اپنی جگہ مستعد کھڑے تھے۔ باہر سے آنے والے گارڈ نے ایک کوریڈور میں آکر وہاں کھڑے ہوئے گارڈ سے کہا "کوڈورڈز؟"

دوسرے گارڈ نے آہستگی سے کہا "میرا نام ہاروے ہے۔"

باہر سے آنے والے گارڈ نے کہا "میں بائرن ٹوڈ ہوں۔"

میں اپنے بیڈ روم میں ٹہل رہا تھا۔ مارلی کے اندر پہنچ کر بولا "ملکہ عالیہ تمہاری نیند میں خلل پڑ رہا ہے مگر کیا کیا جائے۔ جاگتے رہنا ضروری ہے۔ جب موت آئے گی تو ہمیشہ کے لیے سوجانا۔"

اس نے آنکھیں کھول کر نیند کی حالت میں اِدھر اُدھر دیکھا۔ سامنے وال کلاک میں رات کا ایک بجا تھا۔ وہ ناگواری سے بڑبڑائی "نہ جانے بے وقت میری آنکھ کیوں کھل گئی ہے۔"

وہ پھر آنکھیں بند کرنا چاہتی تھی۔ میں نے اس کی آنکھ کھول دی۔ نیند میں تھی۔ اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔ اس نے پھر آنکھیں بند کیں۔ میں نے پھر کھول دیں۔ وہ زیر لب بولی "یہ کیا ہورہا ہے۔ میری آنکھ بند کیوں نہیں ہورہی ہے۔ آپ ہی آپ کیوں کھل رہی ہے۔"

پھر وہ چونک کر اٹھ بیٹھی اور سوچ کے ذریعے بولی "فرہاد کیا تم موجود ہو؟"

"ہاں۔ میں تمہارے باپ کا نوکر نہیں ہوں کہ جاگتا رہوں اور تم سوتی رہو۔"

"لینگویج پلیز۔ تم بات بات پر میری انسلٹ کرنے لگے ہو۔"

"میں کہہ چکا ہوں۔ جب بھی غرور اور برتری دکھاؤ گی۔ تمہارے ساتھ ایسا ہی سلوک کروں گا۔"

"میں نے ابھی کوئی برتری نہیں دکھائی۔ میں تو سو رہی تھی۔ کیا میرا سونا بھی تمہیں برا لگتا ہے۔"

"تمہاری نیند مجھے کم تری کا احساس دلا رہی ہے۔ جیسے

میں تمہارا باڈی گارڈ ہوں۔ میں جاگتا رہوں گا، تم سوتی رہو گی۔ ملکہ عالیہ صبح اٹھ کر دیکھیں گی کہ اس باڈی گارڈ نے تمام دشمنوں کو بھگا دیا ہے۔"

"سوری۔ تم نے ہی کہا تھا کہ قلعے کے اندر اور باہر مکمل حفاظتی انتظامات ہیں۔ میں نے سوچا تھا رات دو بجے تک سو کر اٹھ جاؤں گی۔ اسمگلروں کے جہاز عموماً اسی وقت میرے علاقے سے گزرتے ہیں۔"

"تم آج تک اپنے جیسے مجرموں سے نمٹتی آئی ہو۔ پہلی بار ٹیلی پیتھی جاننے والوں سے سابقہ پڑ رہا ہے۔ ان کی چالوں کو بھی سمجھنا سیکھو، انہوں نے تمہیں چیلنج کیا ہے کہ آج رات تم اسمگلروں کے جہازوں کو نہیں روک سکو گی۔ تم نے یہ سمجھ لیا کہ ان کی تمام کارروائیاں باہر ہوں گی۔ تمہارے مسلح گارڈز ہمیشہ کی طرح انہیں وہاں سے گزرنے نہیں دیں گے اور میں ان کے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے اقدامات کا توڑ کروں گا۔"

وہ بولی "ہاں اتنے مکمل حفاظتی انتظامات ہیں۔ تو کیا مجھے سونا نہیں چاہیے۔"

"دشمن ٹیلی پیتھی جاننے والے یہی چاہتے ہیں کہ تم مطمئن رہو کیونکہ تم نے اندرونی حملوں کے بارے میں نہیں سوچا ہے۔ اگر سوچا بھی ہے تو تمہیں اپنے نائٹ گارڈز وغیرہ پر پورا بھروسا ہے۔ کیا وہ ٹیلی پیتھی جاننے والے ان کے دماغوں میں گھس کر تمہارے بیڈ روم میں نہیں آئیں گے؟"

میری بات ختم ہوتے ہی کہیں سے فائرنگ کی آواز سنائی دی۔ وہ اچھل کر بستر پر بیٹھ گئی۔ مانو اس کے پاس سو رہی تھی۔ وہ بھی چونک کر اٹھی اور غراتی ہوئی بند دروازے کی طرف دیکھنے لگی۔

رات کی خاموشی میں دوبارہ فائرنگ کی آواز سنائی دی تھی۔ فائرنگ محل کے اندر ہوئی تھی۔ مارلی چھلانگ لگا کر بستر سے فرش پر آئی پھر اس نے ایک الماری کھول کر ایک شاٹ گن نکالی۔ اسے چیک کیا پھر دروازے کی طرف دیکھتی ہوئی بولی "فرہاد کیا دشمن میرے محل میں فائرنگ کر رہے ہیں؟"

"کیا اب تمہیں عقل آگئی ہے۔ تم تو دو بجے تک سونے والی تھیں۔ ابھی تمہیں سونا چاہیے۔"

"مجھے طعنے نہ دو۔ پلیز بتاؤ؟ محل میں کیا ہو رہا ہے؟ ابھی تم کہاں ہو؟"

"تم نے مجھے رات گزارنے کے لیے ایک الگ کمرا دیا تھا۔ میں اس کمرے میں ہوں۔ ہم ایک ہی کمرے میں ہوتے تو تمہیں یہ گن اٹھانے کی ضرورت نہ پڑتی۔ تم مجھے پیار سے سنبھالتی رہتیں۔ میں دشمنوں کو سنبھالتا رہتا۔"

"یہاں دشمن گھسے آرہے ہیں۔ تم شوخی اور زندہ دلی دکھا رہے ہو۔ کیا تم یہاں نہیں آسکتے؟"

"اب عقل آرہی ہے۔ اب بلا رہی ہو تاکہ میں گولیاں کھاؤں اور وفات پاکر تمہارے پاس پہنچوں۔ کیا تم اپنے بیڈ روم میں کسی زندہ شخص کو نہیں بلاتی ہو۔"

اس بار مسلسل فائرنگ کی آواز سنائی دی۔ چند کنیزوں کے چیخنے کی آوازیں بھی سنائی دیں۔ یہ تشویش میں مبتلا کرنے والی بات تھی۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ بے گناہ ملازموں اور کنیزوں کی جان جائے۔ میں نے ایک سراغ رساں کو مخاطب کیا پھر پوچھا "یہ کیا ہو رہا ہے؟ محل کے بے گناہ افراد کیوں مارے جارہے ہیں؟ کیا یہاں ہمارا پورا کنٹرول نہیں ہے؟"

"سر پورا کنٹرول ہے۔ چار یا چھ گارڈز ایسے ہیں جو ہماری نظروں میں نہیں آئے تھے۔ دشمن ٹیلی پیتھی جاننے والوں نے انہیں اپنا معمول بنا کر اس وسیع و عریض قلعے میں کہیں چھپا دیا تھا۔ انہی سے کاؤنٹر فائرنگ ہو رہی ہے۔ ان کا ایک آلہ کار گارڈ مارا گیا ہے۔ شاید پانچ رہ گئے ہیں۔"

"محل کے افراد کو تحفظ دو۔ عورتوں کی جان بچاؤ۔ کیا مارلی کے بیڈ روم کی طرف گڑبڑ ہے۔ دشمن چھپتے چھپاتے اور فائرنگ کرتے ہوئے مارلی کی خواب گاہ کی طرف جارہے ہیں۔"

میں نے دوسرے سراغ رساں کو مخاطب کیا پھر پوچھا "محل کے اندر حفاظت کی ذمے داری تمہاری تھی پھر یہاں کیا ہو رہا ہے۔ میں نے عورتوں کی چیخیں سنی ہیں۔"

"سر۔ یہاں کی کسی عورت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا ہے۔ وہ اپنے ہی گارڈز کو دیکھ کر خوف سے چیخ پڑی تھیں۔ ہم جب چاہیں گے یہ فائرنگ روک دیں گے سین آپ نے حکم دیا تھا کہ ان دشمن خیال خوانی کرنے والوں کو میڈم مارلی تک پہنچنے دیا جائے۔ ابھی جلد ہی کاؤنٹر فائرنگ کا یہ ڈراما اپنے کلائمکس تک پہنچنے والا ہے۔"

میں مارلی کا یہ غرور توڑنا چاہتا تھا کہ وہ قلعے میں سخت حفاظتی انتظامات کے ساتھ رہتی ہے۔ وہاں کوئی دشمن کبھی اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ ٹیلی پیتھی جاننے والے دشمنوں سے کچھ پریشان ہو گئی تھی لیکن کسی حد تک مطمئن بھی تھی کیونکہ اس کے خاص باڈی گارڈز یوگا کے ماہر تھے۔ دشمن ان کے ذریعے اس کی جان نہیں لے سکتے تھے۔

اب اس کے ہوش اڑ رہے تھے۔ اس کی سمجھ میں آرہا تھا کہ دشمن ٹیلی پیتھی جاننے والے کیسی چال بازیوں سے محل کے اندر پہنچ گئے ہیں اور اب اس کے بیڈ روم میں بھی پہنچ سکتے ہیں۔ کیا وہ ایک گن سے ان کا مقابلہ کر سکے گی؟ ایسے وقت وہ بار بار سوچ کے ذریعے مجھے پکار رہی تھی۔ میں اپنے ماتحت سراغ رسانوں کے ساتھ مصروف تھا۔ خیال خوانی کے ذریعے محل کے اندر ہونے والی فائرنگ کو دیکھ رہا تھا۔ دشمن ٹیلی پیتھی جاننے والوں نے پہلے وہاں کے چھ گارڈز کو آلہ کار بنایا تھا۔ ان میں سے دو مارے گئے تھے۔ چار رہ گئے تھے۔

اس وقت میں نہیں جانتا تھا کہ دشمن ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی تعداد کتنی ہے۔ وہ صرف چار تھے۔ برائن ٹوڈ، ہاروے، بیکر ہائٹ اور سائمن۔ انہوں نے شام سے اب تک کئی گارڈز کو آلہ کار بنایا تھا۔ آدھی رات کے بعد انہیں پتا چلا کہ وہ تمام گارڈز ان کے آلہ کار نہیں رہے ہیں۔ میری طرف سے ان کے عمل کا توڑ کیا جا چکا ہے۔ ان چاروں نے بھی چالاکی دکھائی تھی۔ محل کے اندر چھ گارڈز کو اپنا معمول بنانے کے بعد کہیں چھپا رکھا تھا۔ اب وہ باہر آئے تھے۔ ان میں سے دو مارے گئے تھے۔ باقی چار کے اندر وہ چاروں ٹیلی پیتھی جاننے والے سمائے ہوئے تھے۔

مارلی کی خواب گاہ پر تڑا تڑ فائرنگ ہونے لگی۔ انہوں نے لاک توڑ کر دروازے پر لات ماری۔ وہ ایک دھڑاکے سے کھل گیا۔ مارلی چھلانگ لگا کر ایک الماری کی آڑ میں چلی گئی۔ وہاں سے فائر کرنے لگی۔ وہ چاروں چھپ چھپ کر فائر کرتے ہوئے، فرش پر رینگتے ہوئے خواب گاہ کے اندر پہنچ گئے۔ مارلی جوابی فائر کر رہی تھی لیکن وہ کب تک فائرنگ کر سکتی تھی؟ اس کی گن خالی ہو گئی۔

وہ موت سے نہیں ڈرتی تھی لیکن یوں بے بسی سے مرنا بھی نہیں چاہتی تھی۔ اس نے پریشان ہو کر آواز دی "فرہاد تم کہاں ہو؟ مگر جہاں بھی ہو۔ یہاں نہیں آسکو گے۔ سبھی کو اپنی جان پیاری ہوتی ہے لیکن میں مروں گی تو تمہارے ریکارڈ میں یہ داغ لگ جائے گا کہ تم میری حفاظت نہ کر سکے۔"

محل کے کئی مسلح گارڈز اس کی خواب گاہ کے سامنے آگئے تھے۔ اندر سے ایک آلہ کار نے چیخ کر کہا "میں برائن ٹوڈ بول رہا ہوں۔ میڈم مارلی کے بیڈ روم میں ہم تمام ٹیلی پیتھی جاننے والے موجود ہیں۔ تمہاری مالکن ہمارے گن پوائنٹ پر ہے اگر کوئی اندر آئے گا تو ہم مارلی کو گولی مار دیں گے اور تم میڈم مارلی اگر زندہ رہنا چاہتی ہو تو اپنے تمام آدمیوں کو ہتھیار پھینکنے کا حکم دو۔"

مارلی نے بلند آواز سے حکم دیا "ہتھیار پھینک دو اور کوئی اندر نہ آئے۔"

خواب گاہ کے باہر بے شمار گارڈز تھے۔ ان سب نے حکم کی تعمیل کی۔ اپنے ہتھیار پھینک دیے سب نہتے ہو گئے۔ ہاروے نے کہا "مارلی تم بہت طاقت ور کہلاتی تھیں۔ انڈر ورلڈ کے تمام گاڈ فادر اور فار ایسٹ کے اسمگلر تمہیں ناقابل شکست کہتے تھے۔ آج تم شکست ہو گئی ہو۔"

بیکر ہائٹ نے پوچھا "وہ تمہارا یار فرہاد علی تیمور کہاں ہے؟ اسے تو تمہارے بیڈ روم میں ہونا چاہیے تھا۔ ہم سمجھ رہے تھے تم اسے خوش کر رہی ہو گی۔"

میں باہر کھڑے ہوئے تمام نہتے گارڈ کے درمیان سے گزرتا ہوا خواب گاہ کے دروازے پر آگیا پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر بولا "مجھے دیکھو میں نہتا ہوں۔ دوست اور دشمن اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں اپنے پاس کبھی کوئی ہتھیار نہیں رکھتا۔ میں اندر آرہا ہوں۔ جو مجھے گولی مارنا چاہے مار سکتا ہے۔"

وہ چاروں مجھے بڑی توجہ سے دیکھ رہے تھے۔ میں آرام سے چلتا ہوا مارلی کے پاس آیا پھر اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنی طرف کھینچتا ہوا بولا "تمہاری مرضی کے بغیر کوئی تمہیں ہاتھ نہیں لگا سکتا اور میں سب کے سامنے تمہیں سینے سے لگا رہا ہوں۔ یہ چاروں دشمن بھی خوش ہو رہے ہیں کہ تمہارے غرور کا سر نیچا ہو رہا ہے۔"

برائن ٹوڈ نے ہنستے ہوئے کہا "ہم نے سنا تھا کہ میڈم مارلی فولاد ہے۔ کوئی اس فولاد کو موڑ نہیں سکتا جھکا نہیں سکتا۔ تم نے اس حد تک اسے جھکا لیا ہے۔ یہ بہت ہے۔ کیونکہ یہ ہمارا مال ہے۔ ہم اس کی خواب گاہ میں آکر اس کے چیتھڑے اڑائیں گے۔"

میں نے مارلی کو خود سے الگ کرتے ہوئے کہا "بائی دا وے۔ تم چاروں کے آنے سے یہ تو معلوم ہو گیا کہ ناناکاکوڈو کے چار ٹیلی پیتھی جاننے والے ہیں۔ تم میں سے ایک خود کو برائن ٹوڈ کہہ رہا تھا۔ دوسرا ہاروے ہے اور تیسرا بیکر ہائٹ، چوتھے کا نام بھی معلوم ہو ہی جائے گا۔ کیا تم لوگوں کو ایسا نہیں لگتا کہ ملک الموت نے تمہارے نام سن لیے ہیں۔ تمہاری بو سونگھ لی ہے اور اب یہ کسی دن۔ کسی وقت بھی تمہاری شہ رگوں تک پہنچ جائے گا۔"

"تمہارے بارے میں یہی مشہور ہے۔ ایک معمولی سا سوراخ ملتے ہی تم اپنے دشمن کی جڑوں تک پہنچ جاتے ہو مگر افسوس.... زندہ رہو گے تو پہنچو گے۔"

میں نے ہنستے ہوئے کہا "ہاں۔ یہ تو میں بھول ہی گیا تھا کہ تم چاروں مسلح ہو اور میں تمہارے نشانے پر ہوں لیکن کیسے ٹیلی پیتھی جاننے والے گدھے ہو۔ اتنا نہیں جانتے کہ جب تک ٹیلی پیتھی کا ٹریگر نہ دبایا جائے دنیا کی کسی بندوق سے گولی نہیں نکلتی۔ تم چاروں میں سے جو بھی گولی چلا سکتا ہے وہ چلائے ایک طویل مدت کے بعد فرہاد علی تیمور نشانے پر آیا ہے۔ دل میں کوئی حسرت نہ رہے۔ شوٹ می!"

میں مارلی کے سامنے ڈھال بن کر کھڑا ہو گیا۔ مارلی دونوں بانہیں پھیلا کر پیچھے سے لپٹ گئی پھر بولی "تم اس لیے سامنے آئے ہو کہ مجھے گولی نہ لگے۔ تم بہت عظیم ہو۔

تمہارے جیسا چال باز میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ میں تسلیم کرتی ہوں کہ تم مجھ سے برتر ہو۔"

میں نے کہا "بعد میں تسلیم کرتی رہنا۔ یہ تو دیکھو۔ بندوقیں ان کے پاس ہیں لیکن ٹریگر دبانے والی انگلی میرے پاس ہے۔ بے چارے ٹیلی پیتھی جاننے والے حیران پریشان ہیں کہ اب تک چاروں گارڈز ان کے آلہ کار تھے۔ اب کیوں نہیں رہے؟"

پھر میں نے انہیں مخاطب کیا "ہائے بائرن ٹوڈ' ہاروے' بیکر برائٹ اگر میں چاہتا تو تم میں سے کوئی یہاں کے کسی ایک گارڈ کو بھی اپنا آلہ کار نہ بنا پاتا لیکن میں نے جان بوجھ کر تم سب کو یہ موقع دیا تھا۔ مجھے یہ معلوم کرنا تھا کہ تم لوگ کون ہو اور کتنی تعداد میں ہو؟ میرا یہ مقصد پورا ہو چکا ہے۔ اب گھر جاکر اپنے ماں باپ سے کہنا کہ وہ تمہاری سلامتی کے لیے دعائیں مانگتے رہیں' اب جاؤ۔ یہ چاروں آلہ کار اپنی سانس روکیں گے۔ دوسری بار تم یہاں کے کسی بھی گارڈ کے اندر نہیں آسکو گے۔"

میری بات ختم ہوتے ہی ان چاروں نے سانسیں روک لیں پھر چند سیکنڈ کے بعد سانسیں لے کر مسکرانے لگے۔ ان میں سے ایک نے کہا "سر! ہم نے انہیں بھگا دیا ہے۔ اب ان میں سے کوئی اس قلعے کے اندر نہیں آسکے گا۔"

میں نے مارلی سے کہا "اپنے گارڈز کو حکم دو۔ خطرہ ٹل گیا ہے۔ اپنے ہتھیار اٹھالیں۔"

مارلی خوشی سے اچھل کر میرے سامنے آئی پھر میری گردن میں بانہیں ڈال کر بولی "تم فاتح اعظم ہو۔ تمہیں کوئی شکست نہیں دے سکتا۔ میں سب کے سامنے اعتراف کرتی ہوں کہ تم میرے بھی سکندر اعظم ہو۔"

پھر اس نے دروازے کی طرف پلٹ کر کہا "اپنے ہتھیار اٹھالو۔ آج سے اس قلعے کا مالک اور تمہارا آقا فرہاد علی تیمور ہے۔ تم سب اپنے آقا کے احکامات کی تعمیل کرتے رہو گے۔"

میں نے کہا "ہم نے قلعے کے اندر آنے والے دشمنوں کو ناکام بنا دیا ہے لیکن ابھی قلعے کے باہر حملے ہونے والے ہیں۔ اسمگلروں کے جہاز ہمارے علاقے سے گزرنے والے ہیں۔ ان کی کوششوں کو ناکام بنانا ہے۔ لہٰذا تم سب محتاط اور مستعد رہو۔ ہمیں ان کے تمام جہازوں کو سمندروں میں ڈبونا ہے۔"

وہ سب اپنے ہتھیار اٹھا کر میرے سامنے فوجی انداز میں ایڑیاں بجا کر الرٹ ہو گئے پھر سب نے مجھے سلیوٹ کیا۔ میں نے بھی ان کے جواب میں فوجی انداز سے سلیوٹ کیا پھر کہا "ڈس مس! یو مے گو ناؤ۔ میں یا میرے ساتھی تمہارے دماغوں میں آتے جاتے رہیں گے۔"

وہ سب چلے گئے۔ مانو بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اب اٹھ کر میری طرف دیکھتے ہوئے بڑی اپنائیت سے میاؤں ... میں نے مسکرا کر اپنے دونوں بازو پھیلائے۔ وہ اچھل کر ... آغوش میں آگئی۔ مارلی نے دروازے کو بند کرتے ہوئے ... "کم بختوں نے فائرنگ کرکے لاک توڑ دیے ہیں کیا ... ہے۔ ابھی اس کی مرمت کرالی جائے۔ ہم کسی دوسرے روم میں رات گزار لیں گے۔"

رات گزارنے والی بات بڑی ہی جان انگیز تھی ... اس رات میں ہر لمحے دماغی طور پر حاضر رہنا چاہتا تھا ... نے کہا "دروازہ کھلا رہنے دو۔ کل دوسرا لاک لگ جائے ... ابھی ان جہازوں کے انتظار میں ہمیں جاگتے رہنا ہے۔"

اس کی خواب گاہ میں شیشے کی ایک بہت خوب صور(ت) الماری تھی۔ اس میں دنیا کی بہترین اور مہنگی شراب بوتلیں تھیں۔ وہ اسے کھولتے ہوئے بولی "آج میں ... خوش ہوں۔ تم نے میرے دشمنوں کو ایسا منہ توڑ جواب ... ہے کہ جس کی انہوں نے کبھی توقع نہیں کی ہوگی۔"

وہ ایک بوتل اور شیشے کے دو نازک سے جام لے ... صوفوں کے پاس آئی پھر انہیں سینٹر ٹیبل پر رکھتی ہوئی ... "آؤ ہم جشن فتح منائیں گے۔"

میں نے ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے مانو کو اپنی آغ(وش) میں سہلاتے ہوئے کہا "مانو تمہاری یہ مالکن بہت ... ہے۔ میں کہہ رہا ہوں آج رات بیدار رہنا ہے' ہوشیار ... ہے اور یہ اپنے ساتھ مجھے بھی مدہوش کرنا چاہتی ہے ... مجھے پینا چاہیے؟"

اس نے غرا کر مارلی کو دیکھا پھر مجھے دیکھ کر میاؤں ... مارلی نے کہا "مانو تم بڑی نمک حرام ہو۔ فرہاد کی گود میں ... مجھ پر غرا رہی ہو۔"

میں نے کہا "اپنی مانو کی غراہٹ کو سمجھو۔ یہ ت(م سے) زیادہ سمجھ دار ہے۔ پینے سے منع کر رہی ہے۔"

"میں نے تمہیں پینے کے لیے یونہی کہہ دیا تھا ... جانتی ہو۔ یوگا کے ماہر ہو شراب کو ہاتھ نہیں لگاؤ گے ... ایک بہت بڑی نعمت سے محروم ہوا۔ ہائے یہ بھی ک(یا) ... ہے۔"

اس نے اپنے لیے ایک جام بنایا۔ میں نے کہا ... اس نعمت سے محروم نہیں ہوں۔ کوئی چیلنج کرے تو کئی ... پی جاتا ہوں مگر نشہ نہیں ہوتا۔ میری یوگا کی صلاحیت ... رہتی ہے۔"

"تم ڈینگیں مار رہے ہو۔ یہ بھی کوئی یقین کرنے ... ہے کہ کئی بوتلیں پی جاؤ گے اور نشہ نہیں ہوگا۔"

میں نے اس کی بوتل کو اٹھایا۔ اسے کھول کر منہ سے لگایا پھر غٹاغٹ پینے لگا۔ وہ تعجب سے دیکھنے لگی۔ ماضی میں میرے اور میرے بیٹوں کے ساتھ تقریباً ایک جیسے واقعات پیش آئے تھے۔ ہمیں زہریلی عورتوں سے پالا پڑا تھا۔ ان کے زہر نے ہمیں زہریلا بنا دیا تھا۔ ہم اس سلسلے میں خصوصی میڈیکل ٹریٹمنٹ حاصل کرتے رہے تھے۔ جس کے نتیجے میں ہمارے اندر کا زہر ختم ہو گیا تھا لیکن ہم زہر کے اس حد تک عادی ہو گئے تھے کہ کوئی زہریلی یا اعصابی طور پر نقصان پہنچانے والی دوا ہم پر اثر نہیں کرتی تھی۔ دنیا کا کوئی بھی خطرناک جان لیوا نشہ ہو۔ وہ ہمارے لیے پانی کی طرح بے ضرر ہوتا تھا۔

میں نے اس بوتل کی تمام شراب حلق سے اتار لی۔ اسے خالی کرکے مارلی کے سامنے میز پر رکھ دیا۔ وہ بڑی حیرانی سے دیکھ رہی تھی۔ اس کا خیال تھا۔ میں ابھی چکرا کر گر پڑوں گا۔ میں نے مسکرا کر پوچھا "کیا خیال ہے۔ مجھے کتنی بوتلیں پلاؤ گی۔ میں اسی طرح نارمل رہوں گا۔ یہ الماری خالی ہو جائے گی۔"

وہ صوفے سے اٹھ کر بولی "بائی گاڈ! تم بڑے باکمال ہو۔ عجیب وغریب انسان ہو۔ تمہارے جیسا شخص ہی مجھے جیت سکتا تھا اور تم نے جیت لیا ہے۔"

وہ میرے پاس آگئی۔ جیتنے والے کو جیت کا انعام دینے لگی۔ میں نے کہا "ابھی تو تم نے ایک جام نہیں پیا ہے اور تمہیں نشہ ہو رہا ہے۔ یہ بھول رہی ہو کہ دروازے کا لاک ٹوٹا ہوا ہے۔"

وہ مسکراتے ہوئے الگ ہو گئی۔ الماری کے پاس جاکر دو بوتلیں نکال کر لاتے ہوئے بولی "میں تو آدھی بوتل میں لڑھک جاتی ہوں۔ دوسری صبح تک ہوش نہیں رہتا۔ تم چاہو تو صبح تک پیتے پیتے پوری الماری خالی کرسکتے ہو۔ کل تمہارے لیے شراب کا ٹرک منگوالوں گی۔"

میں نے ہنستے ہوئے کہا "اس کی ضرورت نہیں ہے۔ تم نے چیلنج کیا تھا اس لیے میں نے پی لی دنیا کی کوئی سی شراب ہو مجھے سادے پانی کی طرح بالکل بے مزہ لگتی ہے۔ جب مزہ ہی نہ ہو تو پینے کا فائدہ کیا ہے۔"

اس نے ایک جام پیا تھا اور اب دوسرا پی رہی تھی۔ میں چاہتا تھا کہ وہ پیتی رہے اور مدہوش ہو کر سو جائے۔ وہ بیدار رہ کر مجھے اپنے ساتھ مصروف رکھتی اور میں جذباتی مصروفیات سے پرہیز کر رہا تھا۔

وہ پیتی رہی اور بولتی رہی۔ یہ وہی مغرور حسینہ تھی جو کسی سے بولتی نہیں تھی مگر اب ٹیپ ریکارڈر کی طرح بولے جارہی تھی۔ پانچ یا چھ پیگ میں ہی وہ آؤٹ ہونے لگی۔ آخری پیگ پورا نہ پی سکی۔ مدہوش ہو کر میری آغوش میں گر گئی۔ میں نے اسے بازوؤں میں اٹھا کر بیڈ پر لٹا دیا پھر مانو سے کہا "تم بھی یہاں رہو۔ اب میں صبح تک مصروف رہوں گا۔"

میں اس خواب گاہ سے جانے لگا تو مانو میرے پیچھے پیچھے آنے لگی۔ میں نے اسے مسکرا کر دیکھا۔ ایک بلی سے پیچھا چھوٹ گیا تھا دوسری چھوڑنا نہیں چاہتی تھی۔ میں نے بازو پھیلائے وہ اچھل کر میری آغوش میں آگئی۔

○☆○

حدیقہ اور جواد کی شادی کی تقریب تھی۔ اس روز الپا خوب بنی سنوری تھی۔ اسے اس تقریب میں شریک ہونا تھا۔ وہ مدتوں بعد ایسی تقریب میں اس لیے جارہی تھی کہ وہاں پارس بھی آنے والا تھا۔

وہ اس طرح بن سنور کر جانا چاہتی تھی کہ دلہن نہ لگے مگر دلہن سے زیادہ خوب صورت لگے۔ پارس اسے دیکھے تو پھر ایک بار ساری دنیا کو بھول جائے۔ اس کے اندر یہ اضطراب تھا کہ وہ پارس کو کس طرح متاثر کرے گی؟ اس نے گلاب کے پھولوں سے معطر کیے ہوئے پانی سے غسل کیا تھا۔ ایک بہت ہی ماہر بیوٹیشن سے اپنے چہرے کو نکھارا تھا۔ ہیر ڈریسر نے اس کی زلفیں سنواری تھیں۔ ڈریس میکر نے اس کے لیے بہت ہی خوب صورت اور دیدہ زیب لباس تیار کیا تھا۔ جب اس نے پوری طرح بن سنور کر نئے لباس میں خود کو دیکھا کہ وقت پیچھے چلا گیا ہے اور وہ ایک نوخیز دوشیزہ بن گئی ہے۔

اس نے جواد سے کہا تھا "میں کبھی کسی کی تقریب میں نہیں جاتی مگر تمہاری شادی میں پارس سے ملنے کی خاطر آؤں گی۔"

جب جواد کو یہ معلوم ہوا کہ پارس اس سے ناراض ہے تو اس نے وعدہ کیا کہ وہ اسے منائے گا اس کی ناراضگی دور کرے گا اور اسے الپا سے پھر ایک بار دوستی کرنے پر مائل کرے گا۔ الپا کو امید تھی کہ پارس اس کی بات مان لے گا۔ وہ کسی طرح ایک بار سامنے آئے گا تو وہ خود اس کے قدموں میں گر کر اسے منالے گی۔ اسی امید پر وہ خوب بن سنور کر اس تقریب میں آئی تھی۔

اس نے اپنی آمد کو راز میں رکھا تھا۔ یہ صرف جواد اور پارس جانتے تھے کہ وہ یہاں آرہی ہے۔ رازداری لازمی تھی کیونکہ الپا کے بے شمار ٹیلی پیتھی جاننے والے دشمن تھے۔ وہ اسے پہچانتے ہی گولی مار سکتے تھے۔ اس نے جواد کے دماغ میں پہنچ کر کہا "ہیلو جواد۔ میں آگئی ہوں لیکن تم مجھے چہرے سے نہیں پہچان سکو گے۔ تم نے اسپتال میں مجھے دیکھا تھا۔

میں نے اسپتال سے نکلنے کے بعد اپنے چہرے کو تبدیل کیا ہے۔"

"میڈم آپ آئی ہیں۔ یہ میرے لیے بڑے اعزاز کی بات ہے لیکن آپ میرے پاس نہیں آئیں گی۔ مجھے اور حدیقہ کو مبارک باد نہیں دیں گی تو ہم میاں بیوی کی خوشیاں ادھوری رہ جائیں گی۔"

"میں تم سے اور حدیقہ سے تنہائی میں ضرور ملوں گی لیکن اپنا وعدہ یاد رکھو۔ پارس کو راضی کرلو۔ اس سے ملاقات کرنے کے لیے بے چین ہورہی ہوں۔ اس سے بہتر موقع اور نہیں ملے گا۔"

جواد نے کہا "میڈم مجھے اپنا وعدہ یاد ہے۔ پارس نے ابھی سوچ کے ذریعے کہا تھا کہ وہ یہاں پہنچنے ہی والا ہے۔ یہاں سبھی لوگ مجھے شادی کی مبارک باد کے ساتھ تحفے دے رہے ہیں۔ میں نے پارس سے کہا ہے کہ میں اس سے اپنی پسند کا تحفہ لوں گا اور تحفے کے طور پر میڈم الپا سے اس کی دوستی چاہوں گا۔"

وہ خوش ہو کر بولی "اوہ جواد! تم نے مجھے خوش کردیا ہے۔ تم نے موقع سے فائدہ اٹھا کر ایسا تحفہ مانگا ہے کہ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی انکار نہیں کرے گا۔"

جواد کے اندر پارس کی آواز سنائی دی۔ اس نے کہا "بے شک میں جواد کے مطالبے سے انکار نہیں کروں گا۔ بھیا کے نابود ہونے کے بعد جواد کو ایک نئی زندگی ملی ہے اور اب ازدواجی مسرتیں ملنے والی ہیں۔ میں اتنی مسرتوں کے ہجوم میں اسے مایوس نہیں کروں گا لیکن ایک شرط ہے۔"

الپا نے کہا "اوہ نو پارس۔ پلیز کوئی شرط پیش نہ کرو۔ تم کوئی رکاوٹ پیدا کرو گے۔"

"جب میں نے جواد سے وعدہ کیا ہے تو ایک تحفے کی طرح یہاں حاضر ہوگیا ہوں۔ تم میرے لیے بے چین ہو۔ مجھے یہاں ڈھونڈلو۔ پہچان لو۔ تو ہم خود ہی روبرو ہوجائیں گے۔"

جواد نے کہا "میڈم یہ کوئی بڑی شرط نہیں ہے۔ آپ برسوں پارس کے ساتھ رہی ہیں آپ قد، جسامت اور اس کی چال ڈھال سے اسے پہچان سکتی ہیں۔ کچھ پانے کے لیے کچھ نہ کچھ تو محنت کرنا پڑتی ہے۔ آپ کے جذبے سچے ہیں تو آپ ڈھونڈلیں گی۔"

وہ بولی "اچھی بات ہے۔ پارس... کیا تم یہاں آچکے ہو۔"

"میں آچکا ہوں۔ یہاں تقریباً دو ہزار جوان اور بوڑھے مرد ہیں۔ میں رات گیارہ بجے تک یہاں رہوں گا۔ میرے پاس چلی آؤ۔"

جواد نے ہنستے ہوئے کہا "میری شادی میں آنکھ مچولی کھیلی جارہی ہے۔ کھیل کا انجام دلچسپ ہوگا۔"

الپا جواد کے دماغ سے نکل کر اپنی جگہ حاضر ہوگئی... حاضر دماغی سے ایک ایک مہمان کو توجہ سے دیکھنے لگی... شادی میں مہمان بہت زیادہ تھے۔ اس وقت رات کے ... بجے تھے۔ پارس وہاں گیارہ بجے تک رہنے والا تھا۔ ان ... گھنٹوں میں اس چور کو پکڑلینا تھا۔

اس نے اپنی ٹیلی پیتھی جاننے والی ذہین ماتحت کرونا کو وہاں بلایا تھا۔

الپا نے کرونا کو پارس کے قدوقامت کے علاوہ اس... طور طریقے بتائے تھے۔ کرونا نے کہا تھا صرف قد سے ... جاسکتا ہے کیونکہ میک اپ اور گیٹ اپ کے ذریعے چہرہ ... جاتا ہے اور بھاری لباس کے ذریعے جسم کچھ فربہ سا ... ہے۔ لب ولہجہ بھی بدل جاتا ہے لیکن تقریب میں ایک ... کے کئی لوگ ہوسکتے ہیں۔ ہم قد لوگ دس بیس ہی ہوں گے...

الپا نے کہا "تمہارا حساب درست ہے۔ ہم ہزار... میں نہیں صرف دس بیس میں اسے ڈھونڈیں گے۔ صرف ... خیال رکھنا ہے کہ اونچی ایڑی کے جوتوں سے اور ... مخصوص اونچی وگ کے ذریعے اپنا قد بلند کیا جاسکتا ہے۔"

کرونا بھی اسے تلاش کررہی تھی۔ پارس نے اسے مخاطب کیا "کیا اپنے کسی محبوب کو ڈھونڈ رہی ہو؟"

اس نے چونک کر سانس روک لی پھر سانس لینے ... پارس نے کہا "مرتے وقت سانس رکتی ہے بھری جوانی ... سانس روک کر کیوں مرنا چاہتی ہو؟"

وہ حیرانی سے بولی "میں پرائی سوچ کی لہروں کو محسوس کرلیتی ہوں۔ تعجب ہے۔ تمہیں محسوس نہیں کررہی ہوں... تم مخاطب کرتے ہو تو پتا چلتا ہے کہ میرے اندر ہو۔ تم ... ہو؟"

"وہی ہوں۔ جسے ڈھونڈ رہی ہو۔"

"کیا سچ کہہ رہے ہو؟ میڈم کو جس کی تلاش ہے؟ تم ... ہو؟ انہوں نے یہ نہیں بتایا تھا کہ تم ٹیلی پیتھی جانتے ہو... بتاؤ۔ وہ تمہیں کیوں ڈھونڈ رہی ہے؟"

"تم اس کی معمول ہو۔ میں اپنے بارے میں جو ... بتاؤں گا۔ الپا وہ سب کچھ تمہارے اندر آکر پڑھ لے ... لہٰذا نہ پوچھو تو بہتر ہے۔"

وہ بڑی ادا سے بولی "تم مجھے ٹال رہے ہو۔ میرا ... ہے کہ مجھے دیکھو گے تو دیکھتے ہی رہ جاؤ گے۔ یوں ٹالنا ... جاؤ گے۔ کیا ہم دوست نہیں بن سکتے؟"

وہ بڑی لگاوٹ سے بول رہی تھی۔ بالکل پھانسنے کا ... تھا۔ وہ پارس اور پورس کے بارے میں بہت کچھ جانتی ...

نہیں جانتی تھی کہ گھاٹ گھاٹ کا پانی پینے والے کو پھانسنے کی کوشش کررہی ہے۔ پارس نے کہا "ہم دوست بن سکتے ہیں۔ تمہاری یہ خواہش پوری ہوسکتی ہے مگر میں پھر وہی بات کہوں گا۔ الپا سے ہماری دوستی چھپی نہیں رہے گی۔ وہ تو تمہارے دماغ میں گھس کر سب کچھ معلوم کرلے گی۔"

"معلوم کرنے دو۔ یہ میرا ذاتی معاملہ ہے۔ وہ اعتراض نہیں کرے گی۔"

"تم اعتراض کی بات کرتی ہو۔ وہ تو تمہیں گولی مار دے گی۔ تم اس کے دشمن سے دوستی کرو گی تو کیا وہ خوش ہو کر تمہیں پھولوں کا ہار پہنائے گی۔ وہ مجھے نقصان پہنچانے کے لیے یہاں تلاش کررہی ہے۔"

"تم اس کے دشمن ہو یا وہ تمہاری دشمن ہے؟"

"ناک دائیں ہاتھ سے پکڑو یا بائیں ہاتھ سے، وہ ناک رہے گی۔ دشمنی نفرت سے کرو یا محبت سے، وہ دشمنی کہلائے گی۔ تمہاری سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ دشمنی کررہی ہے۔ مجھے نقصان پہنچانے کے لیے تلاش کررہی ہے۔"

"دشمنی کی وجہ کیا ہے؟"

"بہت لمبی وجہ ہے۔ بہت ہی پیچیدہ اور دکھ بھری داستان ہے۔ سنو گی تو کلیجہ منہ کو آئے گا۔ اسے منہ تک نہ آنے دو۔ اپنی جگہ رہنے دو۔ میں کہاں تک سناؤں گا؟ تم کہاں تک سنو گی؟"

"میں سنوں گی۔ ابھی کہیں تنہائی میں ملوں گی۔ پلیز اس ہجوم سے کہیں باہر ملو۔"

"الپا کو معلوم ہوجائے گا کہ ہم کہاں مل رہے ہیں۔"

"میں اسے کہہ دوں گی کہ تمہیں ٹریپ کرنے کے لیے تنہائی میں ملاقات کی تھی۔"

"وہ میری داستان غم سننے کی اجازت نہیں دے گی۔ جو کہوں گا اسے جھوٹ کہہ دے گی پھر وہ تمہارے دماغ سے ہمارے ملنے کی جگہ معلوم کرے گی اور وہاں پہنچ کر شاید مجھے گولی مار دے۔"

"آج نہ سہی کل مل سکتے ہیں۔ میں تمہارے جیسے ٹیلی پیتھی جاننے والے کو دوست بنانا چاہتی ہوں۔"

"جب الپا سورہی ہو تب مل سکتی ہو۔ ایسے وقت وہ اپنے آپ سے بھی بے خبر ہوگی۔"

"یہ اچھا آئیڈیا ہے۔ اتنی سی بات میری سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔ پتا نہیں آج رات وہ کب سوئے گی۔"

"وہ جب بھی سوئے گی، دوسری صبح اٹھے گی اور جب بھی تمہارے دماغ میں آئے گی، تمہارے چور خیالات پڑھ کر معلوم کرلے گی کہ تم نے اس کے دشمن سے ملاقات کی تھی۔ کیا اپنے چور خیالات... اس سے چھپا سکو گی؟"

وہ سوچ میں پڑگئی۔ پارس نے بہت پہلے الپا کے خیالات پڑھ کر کرونا کے بارے میں بہت کچھ معلوم کیا تھا۔ وہ بہت چالاک تھی۔ یوں نادان بن کر گفتگو کرتی تھی جیسے بہت بھولی ہو۔ کچھ نہیں جانتی ہو۔ پارس بھی اس سے گفتگو کرتے وقت سمجھ رہا تھا کہ وہ جان بوجھ کر نادان اور ناتجربے کار دوشیزہ بن رہی تھی اور اپنے چور خیالات کو چھپانے کی کوشش کررہی تھی۔

کرونا کے چور خیالات یہ تھے کہ وہ الپا اور پارس کے دیرینہ رشتے کے بارے میں بہت کچھ جانتی ہے۔ ٹیلی پیتھی کی دنیا میں سب ہی ان کی نفرت اور محبت کے قصے جانتے تھے۔ وہ ابھی سمجھ گئی تھی کہ خود کو الپا کا دشمن کہنے والا پارس ہی ہے۔ وہ انجان بن کر اس سے گفتگو کرتی رہی۔

اس کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی تھی کہ اسے ٹیلی پیتھی کی دنیا میں بہت اونچا اور بہت نمایاں مقام حاصل کرنا ہے۔ ایک نمایاں مقام تک پہنچنے کے لیے بڑی بڑی رکاوٹیں آتی ہیں۔ الپا جب بھی دشوار حالات سے ...تی رہی اور جان کی بازی لگاتی رہی، پارس ایسے حالات میں اس کی مشکلیں آسان کرتا رہا۔ کرونا بھی اپنی زندگی میں ایسا ساتھی چاہتی تھی اور ایسے معاملات میں پارس سے بہتر ساتھی کوئی ہو نہیں سکتا تھا۔ اسی لیے وہ خود کو انجان اور نادان لڑکی ظاہر کرکے پارس سے ملاقات کرنا چاہتی تھی۔

ادھر الپا مہمانوں کے ہجوم میں ایسے لوگوں کو توجہ سے دیکھ رہی تھی، جو چھ فٹ کے قد آور جوان تھے اور بوڑھے بھی تھے۔ وہ کسی نہ کسی بہانے ان سے گفتگو کرتی رہی۔ ان کے دماغوں میں جاتی رہی لیکن پارس کا سراغ نہیں مل رہا تھا۔ وہ پریشان ہو کر بولی "ہائے پارس! تم کہاں ہو؟ اس تقریب میں نہیں ہو۔ ا... ہوتے تو میں چھ فٹ کے قد آور لوگوں میں تمہیں پہچان لیتی۔"

وہ بولا "تم شاید یقین نہ کرو۔ میں نے اپنا قد تبدیل کرلیا ہے۔ مجھے پہچان نہیں سکو گی۔"

"ایسی ناممکن اور مضحکہ خیز بات نہ کہو۔ بھیس بدلنے کے لیے سب کچھ کیا جاسکتا ہے۔ اپنا قد تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔"

"میں نے ناممکن کو ممکن بنایا ہے۔ اپنے قد کو چھ انچ کم کردیا ہے۔ آج میں ساڑھے پانچ فٹ کا ہوں اور اس تقریب میں موجود ہوں۔ یقین نہ ہو تو جواد سے پوچھ لو۔"

اسے یقین نہیں آرہا تھا۔ دور ایک فوارے کے پاس جواد چند مہمانوں سے گفتگو کررہا تھا۔ وہ تیزی سے چلتی ہوئی اس کے پاس آئی پھر بولی "ا... یکسیوزمی۔ میں آپ سے کچھ کہنا چاہتی ہوں۔"

اس نے مہمانوں سے معذرت چاہی پھر اس کے ساتھ ایک طرف چلتے ہوئے بولا "فرمائیے۔"

وہ بولی "میرا نام سن کر نہ چونکنا۔ نہ حیرانی ظاہر کرنا۔ ورنہ انجانے دشمن مجھے پہچان لیں گے۔"

وہ خوش ہو کر بولا "میڈم! میں نے آپ کو پہچان لیا ہے۔ نام نہیں لوں گا۔ اتنی دیر سے سوچ رہا تھا۔ آپ آئی ہوئی ہیں اور میں نے آپ کا استقبال نہیں کیا ہے۔ آپ کی خاطر مدارات نہیں کی ہے۔"

"خاطر مدارات کیا کرو گے؟ یہاں کھانے پینے کے لیے بہت کچھ ہے۔ تمہارے رشتے دار بڑی محبت سے پیش آ رہے ہیں۔ بہترین آرکسٹرا ہے۔ کھیل تماشے ہو رہے ہیں۔ میں نے سوچا تھا' پہلے پارس کو تلاش کروں گی پھر تم سے ملاقات کروں گی مگر وہ بہت چالاک ہے۔ مجھے بھٹکا رہا ہے۔ ایسی ناممکن بات کہہ رہا ہے۔ جس پر کوئی یقین نہیں کرے گا۔ کیا کوئی قد گھٹا سکتا ہے؟"

"میڈم! میں بھی اسی بات پر حیران ہوں۔ سوچ رہا تھا' آپ میرے دماغ میں آئیں گی تو یہ ناقابل یقین بات آپ کو بتاؤں گا۔ بیس منٹ پہلے مسٹر پارس میرے پاس آئے تھے۔ بڑی دیر تک مجھ سے گفتگو کی۔ میں حیران ہوتا رہا۔ وہ پہلے کی طرح قد آور نہیں رہے ہیں۔ عقل تسلیم نہیں کر رہی ہے۔ انسان کی عمر گھٹتی ہے۔ قد کبھی نہیں گھٹتا مگر وہ گھٹ گئے ہیں۔"

"مسٹر جواد! تم پارس کی چالبازی نہیں سمجھ رہے ہو۔ اس نے ساڑھے پانچ فٹ کے کسی جوان کو ہپناٹائز کر کے اسے پارس بنا دیا ہے۔ وہ بے چارہ یہاں آ کر اس کی طرح بول رہا ہوگا۔ ہر پہلو سے خود کو پارس ظاہر کر رہا ہوگا۔"

"میں مسٹر پارس سے پہلے بھی ایک ہوٹل میں ملاقات کر چکا ہوں۔ انہیں پہچانتا ہوں۔ ابھی میں نے دھوکا نہیں کھایا ہے۔"

"آپ شاید نہیں جانتے' وہ زبردست بہروپیا ہے۔ چہرے بدلنے کا ماہر ہے۔ اس نے کسی کے چہرے پر اپنا چہرہ بنایا ہے۔"

"یہ تو آپ جانتی ہیں کہ میری اس انگلی میں غیر معمولی انگوٹھی ہے۔ مجھ سے مصافحہ کرنے والا میری شخصیت سے متاثر ہو جاتا ہے۔ مجھ سے کوئی جھوٹ بولنا چاہے۔ تب بھی بے اختیار سچ بولنے لگتا ہے۔ مسٹر پارس نے یہاں مجھ سے ابھی مصافحہ کیا تھا۔ میں نے بے یقینی ظاہر کی تو انہوں نے یقین دلایا کہ وہی پارس ہیں۔ آپ یقین نہیں کریں گی۔ انہیں پہچان نہیں سکیں گی۔"

"بے شک تمہاری انگوٹھی جھوٹ بولنے والوں کو متاثر کرتی ہے اور سچ بولنے پر مجبور کرتی ہے۔"

"آپ ان سے ایک بار ملاقات کریں۔ انہوں نے نیوی بلیو کلر کا سوٹ' اس سے میچ کرتی ہوئی نکٹائی اور وہائٹ شرٹ پہنی ہے۔ آپ انہیں پہچان لیں گی۔ قد سے دھوکا نہ کھائیں۔ وہ بڑے باکمال ہیں۔ انہوں نے اپنا قد گھٹانے کا کمال دکھایا ہے۔"

وہ باتیں کرنے کے دوران میں دور دور تک دیکھ رہی تھی۔ پارس نے پوچھا "مجھے تلاش کر رہی ہو؟"

وہ چونک کر بولی "ہاں۔۔۔ مگر تم نے مجھے الجھا دیا ہے۔ تم یہ کیسے کر سکتے ہو' جو کبھی ہو نہیں سکتا۔"

"یہ ضروری نہیں ہے کہ جو ابھی نہ ہو سکے تو پھر کبھی نہ ہو سکے اور کبھی ہو جائے تو اس پر یقین نہ کیا جائے۔"

"پارس! تم زبردست چالباز ہو۔ مجھے بے وقوف بنا رہے ہو۔ جواد تم سے مل کر حیران ہے یقین کرنے پر مجبور ہے۔"

"مجھ سے مل کر تم بھی یقین کرنے پر مجبور ہو جاؤ گی۔ میں جانتا ہوں جواد نے میری نشان دہی کی ہے۔ چلی آؤ۔"

"میں آ رہی ہوں۔ میری ایک بات مان لو۔ جب تک تم سے مل کر یقین نہ کروں۔ میرے دماغ میں نہ آؤ۔"

"تم سمجھ رہی ہو۔ میں تمہارے اندر رہ کر تمہیں یقین کرنے پر مجبور کروں گا۔ ٹھیک ہے جب تک نہیں بلاؤ گی۔ میں نہیں آؤں گا۔"

وہ چلا گیا۔ الپا نے کرونا کے پاس آ کر کہا "مجھے جس کی تلاش ہے' اس سے ملنے جا رہی ہوں۔ تم اسے دور سے دیکھتی رہو۔ بعد میں اس کا تعاقب کرو گی۔ اس کا پتا ٹھکانا اور اس کے حالات معلوم کرو گی۔"

"کیا آپ نے اس چھ فٹ کے قد آور دشمن کو پہچان لیا ہے؟"

"اب وہ چھ فٹ کا نہیں ساڑھے پانچ فٹ کا رہ گیا ہے۔ تمہیں یقین نہیں آئے گا۔ وہ چھ انچ گھٹ گیا ہے۔"

"او نو میڈم! یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ انسان جوانی میں جو قد نکالتا ہے۔ وہ قد بڑھاپے کی آخری سانس تک رہتا ہے۔"

"میں یہی دیکھنے اور معلوم کرنے جا رہی ہوں کہ اس نے کس ترکیب سے اپنا قد گھٹایا ہے؟"

"کوئی گھٹا ہی نہیں سکتا۔ یہ ناممکن ہے۔ کیا اس نے اپنے قد کے بارے میں ایسی بات کی ہے۔"

"اس کے کہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ میں خود اس سے ملنے جا رہی ہوں۔ دیکھوں گی حقیقت کیا ہے؟"

وہ ادھر سے ادھر جاتے ہوئے۔ کسی ساڑھے پانچ فٹ کے نیوی بلیو سوٹ والے کو تلاش کر رہی تھی۔ کرونا نے پوچھا "میڈم کیا آپ بتانا پسند کریں گی کہ وہ عجیب و غریب شخص کون ہے؟"

"میں اس سے ملوں گی۔ اس سے باتیں کروں گی تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ کون ہے؟"

وہ نیوی بلیو سوٹ والا ایک جگہ دکھائی دیا۔ الپا چلتے چلتے ٹھٹک گئی۔ پارس کا اصلی چہرہ دکھائی دے رہا تھا۔ جب وہ اس کے ساتھ ازدواجی زندگی گزارا کرتی تھی۔ تب وہ اسی چہرے کے ساتھ رہا کرتا تھا۔ وہ اسے لاکھوں میں پہچان سکتی تھی۔

اس نے دور ہی سے پہچان لیا تھا۔ وہ نیوی بلیو سوٹ میں ہوتا یا نہ ہوتا مگر صورت شکل پارس کی تھی۔ صرف قد ذرا چھوٹا تھا۔ الپا اسے مخاطب کرنے سے پہلے اس کی آواز اور لہجہ سننا چاہتی تھی۔ وہ ذرا گھوم کر آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اس کے پیچھے گئی۔ وہ اپنے سامنے والے شخص سے کہہ رہا تھا "جواد صاحب میرے بہت گہرے دوست ہیں۔ میں ایسی تقریبات سے دور رہتا ہوں مگر ان کے اصرار پر آگیا ہوں۔ رات گیارہ بجے تک چلا جاؤں گا۔"

پارس نے الپا سے بھی یہی کہا تھا کہ وہ رات گیارہ بجے تک چلا جائے گا۔ اس کا لب و لہجہ وہی تھا۔ وہ خیال خوانی کے ذریعے اس کے اندر پہنچ کر بولی "میں نے تمہیں ڈھونڈ لیا ہے۔ تمہارے پیچھے کھڑی ہوئی ہوں۔"

اس نے اپنے سامنے والے سے کہا "معذرت چاہتا ہوں۔ یہ خاتون مجھ سے ملنے آئی ہیں۔"

وہ شخص چلا گیا۔ اس نے گھوم کر الپا کو سر سے پاؤں تک دیکھا پھر کہا "تم نے اپنی ذہانت سے مجھے تلاش نہیں کیا ہے۔ جواد نے میری نشان دہی کی ہے لیکن مجھے ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟"

وہ بولی "تم اپنی حرکتوں سے ذہین لوگوں کو بھی چکرا دیتے ہو۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ تمہیں پارس تسلیم کروں یا نہ کروں۔ وہی آواز وہی لب و لہجہ ہے۔ تعجب ہے کہ اس ملک میں اپنے اصلی چہرے کے ساتھ ہو۔"

"میں نے آج ہی میک اپ اتارا ہے۔ اصلی چہرے کے ساتھ اس لیے آیا ہوں کہ مجھے پہچان سکو۔"

"یہ تم اپنی شناخت کرا رہے ہو یا مجھے الجھا رہے ہو؟ پلیز یہ حیرانی دور کرو۔ تم اپنے قد سے چھوٹے کیسے ہو گئے ہو؟"

"انسان کو اپنی بلندی پر غرور نہیں کرنا چاہیے۔ ایک نہ ایک دن اسے پست ہونا پڑتا ہے۔"

"تم مغرور نہیں ہو پھر پست قد کیسے ہو گئے؟ خوا مخواہ باتیں نہ بناؤ۔ میری الجھن دور کرو۔"

"میں خود الجھن میں ہوں۔ سمجھ میں نہیں آتا یہ کیسے ہو گیا ہے؟ شرم والے شرم سے زمین میں گڑ جاتے ہیں۔ میں چھ انچ زمین میں دھنس گیا ہوں۔"

"تم پھر باتیں بنا رہے ہو۔ پہلے مجھے شبہ ہوا تھا کہ تم نے کسی ساڑھے پانچ فٹ والے شخص کو تنویمی عمل کے ذریعے پارس بنایا ہے پھر اسے اپنا ہم شکل بنایا ہے لیکن ایسا نہیں ہے۔ اگر تم ڈمی پارس ہوتے تو جواد سے مصافحہ کرنے کے بعد اپنی اصلیت بیان کرنے لگتے۔ اس کی انگوٹھی کے زیر اثر آ کر تنویمی عمل کے باوجود سچ بولنے لگتے۔"

"تمہیں جواد نے بتایا ہوگا کہ میں سچ بول رہا ہوں۔ دھوکا نہیں دے رہا ہوں۔ تمہیں سوچنا چاہیے کہ میری ڈمی بھی میری طرح خیال خوانی کر سکتی ہے۔"

"بے شک تم ہر پہلو سے پارس ہو مگر عقل تسلیم نہیں کر رہی ہے۔ آج تک دنیا میں ایسا نہیں ہوا۔ یہ تمہارے ساتھ کیسے ہو رہا ہے؟ کوئی بونا قد آور نہیں بن سکتا اور قد آور کبھی بونا نہیں بن سکتا۔ تم کیسے بن گئے ہو؟"

"یہی بات میری سمجھ میں آ جاتی تو میں پریشان نہ ہوتا کیا کوئی شخص کم تر ہونا پسند کرتا ہے۔ مجھے پسند نہیں ہے۔ میں اپنے قد سے چھوٹا ہو کر اندر ہی اندر شرمندگی محسوس کر رہا ہوں لیکن قدرتی طور پر کبھی کبھی جو معجزے اور کرشمے ہوتے ہیں۔ اس سے نہ ہم انکار کر سکتے ہیں نہ قدرتی حالات سے لڑ سکتے ہیں۔ تم ہی مجھے بتاؤ۔ جو میرے ساتھ ہو رہا ہے۔ کیا میں اس پر قدرت سے احتجاج کر سکتا ہوں۔"

الپا اس وقت روبرو زبان سے گفتگو کر رہی تھی۔ پارس نے چونک کر کہا "پاپا آپ۔۔۔؟"

پارس نے الپا کو دیکھ کر اپنے سر کی طرف ایک انگلی سے اشارہ کیا۔ وہ اشارہ سمجھتے ہی خیال خوانی کے ذریعے اس کے دماغ میں آ گئی۔ اسے میری آواز سنائی دی۔ میں کہہ رہا تھا "ہاں بیٹے میں ہوں۔ یہ میں کیا سن رہا ہوں؟ مجھے یقین نہیں آ رہا ہے۔ کیا تمہارا قد پہلے سے کم ہو گیا ہے؟"

"یس پاپا! پورے چھ انچ کم ہو گیا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے' یہ کیسے ہو گیا ہے۔ میں پچھلی رات بالکل ٹھیک تھا۔ آج صبح پتلون پہنتے وقت پتا چلا۔ وہ چھ انچ لمبی ہو گئی ہے۔ میں نے اپنے قد کی پیمائش کی تو حیران رہ گیا۔ پتا چلا پتلون چھ انچ لمبی نہیں ہوئی ہے۔ میں چھ انچ سکڑ گیا ہوں۔"

"تم نے اسی وقت مجھ سے رابطہ کیوں نہیں کیا؟ اتنی بڑی بات ہو گئی اور تم نے مجھے نہیں بتایا۔"

"سوری پاپا۔ بتانے سے آپ کیا کرتے؟ کیا مجھے کھینچ کر لمبا کر دیتے؟"

"شٹ اپ۔ کوئی بیماری ہو تو اس کا علاج کیا جاتا ہے۔ کوئی مسئلہ ہو تو اسے حل کیا جاتا ہے۔ تم کل پہلی فلائٹ سے بابا کے ادارے میں چلے جاؤ۔ جناب تبریزی کو اپنے حالات بتاؤ۔ وہ تمہارا علاج کریں گے۔"

"میں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ بزرگ حضرات فرماتے ہیں کہ خدا جس حال میں رکھے' اس حال میں خوش رہنا چاہیے۔ آپ نے بھی ایک بار کہا تھا۔ اللہ جو کرتا ہے اچھے کے لیے کرتا ہے تو پھر میرے قد کے کم ہونے میں کوئی اچھائی ہوگی۔"

"باپ کی بات مانو اور چلے جاؤ۔ میں تم سے بحث نہیں کروں گا۔ میں اپنی جگہ بہت اہم معاملات میں مصروف ہوں۔ بعد میں رابطہ کروں گا۔"

پارس نے کہا "پلیز پاپا! آپ مجھے میرے حال میں خوش رہنے دیں۔ میں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ میں نے جوادسے وعدہ کیا ہے کہ الپا سے ناراض نہیں رہوں گا۔ اس سے دوستی کرلوں گا پھر اس کے ساتھ زندگی گزاروں گا۔"

وہ ذرا چپ ہوا پھر بولا "پاپا! ہیلو پاپا۔ کیا آپ نہیں ہیں؟ جاچکے ہیں؟"

وہ الپا کو دیکھ کر بولا "شاید وہ ناراض ہوگئے ہیں لیکن اب میں تمہیں چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گا۔"

وہ اس کے دماغ میں رہ کر باپ بیٹے کی باتیں سن رہی تھی۔ اسے یقین کرنا ہی پڑا کہ واقعی قدرتی طور پر اس کے ساتھ ایسا ہو رہا ہے اور اس بات پر اس کا باپ بھی پریشان ہے۔ اس غیر معمولی انگوٹھی کے اثر سے بھی ثابت ہو رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

الپا جذبات سے لبریز ہو کر آگے بڑھی اور اس سے لپٹ گئی۔ کہنے لگی "تمہارا قد کتنا ہی گھٹ جائے۔ تم میرے پاس رہو گے۔ میں ساری عمر تمہاری کنیز بن کر رہوں گی۔ تم نے یہ کہہ کر دل خوش کردیا ہے کہ اب مجھے چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤ گے۔ آج تمہیں پاکر میں ساری دنیا کو جیت رہی ہوں۔"

کرونا دور کھڑی انہیں دیکھ رہی تھی پھر اپنے اندر پارس کی آواز سن کر چونک گئی۔ وہ کہہ رہا تھا "اپنی میڈم کو دیکھو۔ وہ کبھی محبت کرتی ہے اور کبھی عداوت سے جان لینے سے بھی گریز نہیں کرتی۔ وہ پھر پارس سے محبت کر رہی ہے۔ پتا نہیں اس محبت کی عمر کتنی ہے۔"

کرونا نے حیرت سے کہا "وہاں میڈم تم سے لپٹی ہوئی ہیں اور تم مجھ سے باتیں کر رہے ہو۔ کیا تم پارس نہیں ہو؟ میں تو اب تک تمہیں پارس سمجھ رہی تھی۔"

"تم درست سمجھ رہی تھیں اور درست سمجھ رہی ہو۔ میں چھ فٹ کا پارس ہوں اور وہ ساڑھے پانچ فٹ کے پارس سے لپٹی ہوئی ہے۔"

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ کیا ادھر بھی تم ہو؟ ادھر بھی تم ہو؟ یعنی کہ تم میڈم کو دھوکا دے رہے ہو؟"

"تمہاری میڈم نے اتنے دھوکے دیے ہیں کہ اب دھوکا کھانے کا حوصلہ نہیں رہا ہے۔ آئندہ ساڑھے پانچ فٹ کا پارس دھوکا کھائے گا۔"

ادھر الپا پارس سے لپٹی ہوئی تھی۔ وہ جذباتی انداز میں بول رہا تھا "آہ! تمہارا قد پانچ فٹ سات انچ ہے۔ تم ایک انچ نیچے جھک کر مجھ سے گلے مل رہی ہو۔ میں آئندہ سیڑھی لگاؤں گا۔"

○☆○

ناناکاکوڈو کے ایک اور ذاتی محل میں انڈر ورلڈ کے تین گاڈ فادر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے کوئی ڈرگ مافیا کا گاڈ فادر تھا۔ کوئی امونیشن مافیا کا گاڈ فادر تھا۔ کوئی ہیرے جواہرات سے تعلق رکھنے والا گاڈ فادر کہلاتا تھا۔ ان سب کو اسمگلنگ کے لیے اس بحری راستے کی ضرورت تھی۔ جو مارلی کے قلعے کے سامنے سے گزرتا تھا اس راستے پر مارلی کی اجارہ داری تھی۔ اس لیے وہ سب اس کے دشمن بنے ہوئے تھے۔

ان تین گاڈ فادر کے علاوہ چار ٹیلی پیتھی جاننے والے بھی خیال خوانی کے ذریعے موجود تھے۔ ناناکاکوڈو نے کہا "یہ ہماری دوسری بڑی ناکامی ہے۔ فرہاد وہاں تنہا ٹیلی پیتھی جاننے والا ہے اور تم چار ہو۔ اس تنہا کو ختم کرنے میں آخری دشواری کیا تھی؟"

[illegible]ن ٹوڈ نے کہا "تم غلط سمجھ رہے ہو۔ فرہاد تنہا نہیں ہے۔ اس کے درجنوں ٹیلی پیتھی جاننے والے ماتحت ہیں۔ انہوں نے قلعے کے اندر اور باہر تمام مسلح گارڈز کو ٹیلی پیتھی کے ذریعے اپنے کنٹرول میں رکھا ہے۔ ہم جنہیں آلہ کار بنا کر مارلی کے بیڈ روم تک گئے تھے۔ انہیں بھی بڑی رازداری سے اپنا معمول بنالیا گیا تھا۔ ہمیں بعد میں پتا چلا کہ وہ ہمارے آلہ کار نہیں ہیں۔ ہم دھوکا کھا رہے تھے۔"

ایک گاڈ فادر نے کہا "انہوں نے قلعے کے تمام گارڈز کو اپنے کنٹرول میں کیا ہے۔ تمہیں تو صرف چار آلہ کاروں کو کنٹرول کرنا تھا۔ صرف ان چاروں کو پوری طرح اپنا معمول اور محکوم بنالیتے تو یوں دوسری بار ناکام نہ ہونا پڑتا۔ بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ تم چاروں نے ٹھوس پلاننگ نہیں کی تھی۔"

ہار[illegible]ے نے کہا "ہمارے اور فرہاد کے تجربات میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اس سے دوبار ٹکرانے کے بعد پتا چل رہا ہے کہ وہ ٹیلی پیتھی کی دنیا کا منجھا ہوا ناقابل شکست کھلاڑی ہے۔"

دوسرے گاڈ فادر نے پوچھا "اسے ناقابل شکست تسلیم کرنے کا مطلب یہ ہوا کہ اسے شکست نہیں دے سکو گے؟"

"یہ بات نہیں ہے۔ ہمیں یہ سمجھنا [illegible] کہ وہ ناقابل

شکست کیوں ہے؟ ہماری سمجھ میں یہ آرہا ہے کہ آئندہ اس پر حملہ کرنے سے پہلے اس کے داؤ پیچ اور اس کی چالبازیوں کو سمجھنا چاہیے۔"

[illegible]ن ٹوڈ نے کہا "قلعے کے تمام اہم مورچوں کے گارڈز بھی ہماری گرفت سے ایسے ہی نکل جائیں گے۔ جیسے وہ ہمارے چار آلہ کار نکل گئے تھے۔ ہم آخری وقت تک خوش فہمی میں مبتلا تھے کہ ہماری گرفت ان پر مضبوط ہے لیکن اب ہم دھوکا نہیں کھائیں گے۔ اسمگلرز کے جو جہاز وہاں سے گزرنے والے ہیں۔ ہم نے خیال خوانی کے ذریعے ان کے انچارج اور کیپٹن وغیرہ سے کہہ دیا ہے کہ وہ مارلی کو اپنے مال میں سے اس کا حصہ دیتے ہوئے گزریں ہم آج رات ان کے کسی کام نہیں آسکیں گے۔"

ناناکا نے کہا "ہماری بڑی انسلٹ ہو رہی ہے۔ مارلی ہماری بے عزتی پر قہقہے لگا رہی ہوگی۔ ہمارے ساتھیوں کے جہاز اپنے مال میں سے حصہ دینے پر مجبور ہوجائیں گے تو وہ اور قہقہے لگائے گی۔"

"مسٹر ناناکا! جنگ میں ہار جیت ہوتی ہے۔ آئندہ جیتنے کی پلاننگ کرنے کے لیے ذرا پیچھے ہٹنا پڑتا ہے اگر آئندہ آپ کامیابی چاہتے ہیں تو پھر صبر کریں۔ مارلی اور فرہاد کو قلعے سے باہر آنے دیں۔ ہم معلومات حاصل کر رہے ہیں کہ مارلی کب اور کیوں قلعے سے باہر آتی ہے۔"

بیکر برائٹ نے کہا "ہمیں پتا چلا ہے کہ وہ قلعے کے باہر کبھی بڑے سرکاری افسران سے ملنے ہانگ کانگ جاتی ہے۔ کبھی تفریح کی غرض سے وہاں رہ جاتی ہے۔ ہم نے اس کے ٹوئیٹر جہاز میں خرابی پیدا کی تھی۔ پتا چلا ہے' اس جہاز کی مرمت ہوچکی ہے۔ اسے جہاز اڑانے کا بہت شوق ہے۔ وہ یہاں کے جزیروں پر اپنے ٹوئیٹر میں بیٹھ کر پرواز کرتی ہے۔ کل وہ اپنا جہاز وہاں سے اڑانے کے لیے ضرور جائے گی۔"

ناناکا نے کہا "میں تم چاروں کو سمجھا چکا ہوں' ہانگ کانگ میں اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جاسکے گی۔ وہاں کے اعلیٰ سرکاری افسران مجھے دھمکی دے چکے ہیں کہ اس شہر میں مارلی کو کوئی بھی نقصان پہنچے گا تو میرے خلاف قانونی کارروائیاں کی جائیں گی۔"

[illegible]ن ٹوڈ نے کہا "ہم اسے جانی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ اسے اغوا کرکے وہاں سے کہیں لے جائیں گے۔"

ناناکا نے کہا "ہاں یاد آیا۔ پچھلی رات سونیا نے بھی یہی کہا تھا' وہ مارلی کو اغوا کرے گی۔ یہ اچھا موقع ہے۔ وہ ہانگ کانگ میں ہے۔ تم لوگ مارلی کو اغوا کرو گے تو الزام سونیا پر آئے گا۔"

اس نے اپنے موبائل کو آن کر نمبر پنچ کیے پھر رابطہ ہونے پر بولا "ہیلو ڈی جی انٹیلی جنس! میں ناناکاکوڈو بول رہا ہوں۔ یہ فرہاد علی تیمور میرے لیے درد سر بنا ہوا تھا۔ اب اس کی وائف سونیا بھی آگئی ہے۔ میری ایک لیڈی سیکریٹری مس جوزفین میرے ہانگ کانگ پیلس میں رہتی تھی۔ پچھلی رات سونیا میرے ایک سمورائی کو قتل کرکے جوزفین کو جبراً وہاں سے لے گئی ہے۔"

ڈی جی نے کہا "آخر ان لوگوں کو تم سے دشمنی کیا ہے؟ مسٹر فرہاد نے اب تک تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا ہے۔ بعد میں پتا چلے گا کہ سونیا نے بھی تم سے کوئی دشمنی نہیں کی ہے۔ تم ان کے خلاف کوئی الزام ثابت نہیں کرسکو گے۔ خوا مخواہ ہمیں پریشان کر رہے ہو۔"

"آپ جانتے ہیں' وہ ٹیلی پیتھی جاننے والوں کا خاندان ہے۔ ٹیلی پیتھی کے ذریعے اپنے خلاف تمام ثبوت مٹا دیتے ہیں اور ہمیں مجرم ثابت کروادیتے ہیں۔"

"مسٹر ناناکا! تم تو ٹیلی پیتھی کے بغیر ہی اپنے خلاف تمام ثبوت ضائع کردیتے ہو اور بڑے ہی مجرمانہ ہتھکنڈوں سے قانون کی آنکھوں میں دھول جھونکتے رہتے ہو۔"

"وہ ٹیلی پیتھی جاننے والے میاں بیوی میری جان کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔ میں آپ سے قانونی تحفظ کے لیے رپورٹ کر رہا ہوں لیکن آپ میرے خلاف بول رہے ہیں۔ میں ان کے خلاف ثبوت کے طور پر ایک واردات کی پیشگی اطلاع دے رہا ہوں۔ سونیا آج کل میں میڈم مارلی کو اغوا کرنے والی ہے۔ جب بھی مارلی قلعے سے باہر نکلے گی۔ اس کی زندگی خطرے میں پڑجائے گی۔ آپ میری یہ بات نوٹ کرلیں۔ میں ابھی پولیس کے اعلیٰ افسران کو بھی اس واردات کی پیشگی اطلاع دے رہا ہوں۔"

اس نے رابطہ ختم کیا پھر پولیس کے ایک اعلیٰ افسر سے رابطہ کرکے یہی پیشگی اطلاع دینے لگا کہ سونیا میڈم مارلی کو اغوا کرنے والی ہے۔

دوسری طرف قلعے کے اندر اور باہر تمام مسلح گارڈز صبح تک محتاط اور مستعد رہے تھے۔ مارلی کے سمندری حدود میں آنے والے تین جہازوں سے ان کے اسمگلرز نے وائرلیس کے ذریعے قلعے کے انچارج سے رابطہ کیا تھا اور کہا تھا "ہم اپنا نقصان نہیں چاہتے۔ ہمیشہ کی طرح آپ کا حصہ دے رہے ہیں۔ ہمیں امید ہے ہمارے جہازوں کو نقصان نہیں پہنچایا جائے گا۔"

انہوں نے واقعی حصہ ادا کردیا اور معمول کے مطابق اپنے جہازوں کو لے کر وہاں سے گزر گئے۔ کسی طرح کا خون خرابا نہیں ہوا۔ دونوں طرف کے لوگ سلامت رہے۔ مارلی نے صبح اٹھ کر مجھ سے کہا "سوری میں نے بہت پی لی تھی۔

کل رات فتح کی خوشی میں تمہارے ساتھ جشن منانا چاہیے تھا مگر۔۔۔"

میں نے بات کاٹ کر کہا "رات گئی بات گئی۔ کل نہ سہی آج رات جشن منالیں گے۔"

اس نے پوچھا "کیا انہوں نے پھر حملے کیے تھے؟"

"نہیں۔ دشمن سمجھ دار ہیں۔ وہ چاروں ٹیلی پیتھی جاننے والے اچھی طرح سمجھ گئے ہیں کہ وہ یہاں کے کسی بھی گارڈ کو آلہ کار بنا کر قلعے کے اندر یا باہر تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔"

وہ خوش ہو کر بولی "اتنی زبردست کامیابی مجھے پہلی بار حاصل ہو رہی ہے۔ انڈر ورلڈ کے تمام گاڈ فادر اپنی بدترین شکست اور توہین پر تلملا رہے ہوں گے۔ شاید وہ اب کبھی ادھر کا رخ نہیں کریں گے۔"

میں نے کہا "ایک آدھ کامیابی حاصل کر کے یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ ناکام ہونے والے دشمن کمزور ہیں۔ ان کے پاس بھی ٹیلی پیتھی کا ہتھیار ہے۔ وہ اپنا یہ ہتھیار اب قلعے کے باہر تم پر آزمائیں گے۔"

"میں ابھی کچھ عرصے تک قلعے کے باہر نہیں جاؤں گی۔ وہ انتظار کرتے رہیں گے اور جھنجلاتے رہیں گے۔"

"نہیں مارلی! قلعے کے باہر جانا چاہیے۔ ہم نے بارہ گھنٹے کے اندر دشمنوں کو دوبار شکست دی ہے۔ اگر پے در پے انہیں اور ایک آدھ بار ان کے منصوبوں میں ناکام بنا میں گے تو ان کے ہوش اڑ جائیں گے۔ تم ان کے حواس پر چھا جاؤ گی۔"

وہ قائل ہو کر بولی "ہاں وہ دوسرے حملے میں ناکام ہونے کے بعد ذرا جھک گئے ہیں۔ ان کے اسمگلرز میرا حصہ ادا کرنے کے بعد یہاں سے گئے ہیں۔ ایسی حالت میں انہیں سنبھلنے کا موقع نہیں دینا چاہیے۔ کیا اب ہماری طرف سے کوئی حملہ کیا جا سکتا ہے؟"

"میں نے پچھلی رات ایک حملہ کیا ہے۔ ناناکاکوڈو صرف اتنا جانتا ہے کہ اس کا ایک سمورائی مارا گیا ہے اور اس کی لیڈی سیکریٹری کو اغوا کیا گیا ہے لیکن وہ نہیں جانتا کہ اس ظاہری نقصان کے علاوہ اسے درپردہ کتنا بڑا نقصان پہنچنے والا ہے۔"

ناناکا کو درپردہ اس طرح نقصان پہنچنے والا تھا کہ سونیا نے اس کے دو سمورائی کو اپنا معمول بنالیا تھا۔ ابھی ناناکا ہانگ کانگ کے دوسرے حصے میں مصروف تھا۔ جب بھی وہ اپنے اس محل میں جاتا تو ہم ان دو سمورائی کے ذریعے اس کے پاؤں تلے سے زمین کھسکا سکتے تھے۔

انچارج نے اطلاع دی کہ ٹوسیٹر کی مرمت ہو چکی ہے۔ میڈم اسے اچھی طرح چیک کرنے کے بعد لے جا سکتی ہیں۔ مارلی نے مجھے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ میں نے کہا "چلو اس بہانے قلعے کے باہر چلیں۔ ٹوسیٹر میں پرواز کریں گے۔"

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر بولی "میں ایک گھنٹے میں تیار ہو جاؤں گی۔ ہم یہاں سے گیارہ بجے روانہ ہوں گے۔"

وہ غسل کرنے کے لیے باتھ روم میں چلی گئی۔ میں نے سونیا کو مخاطب کیا "ہائے سونیا! کہاں ہو؟ اور کیا کر رہی ہو؟ میری پچھلی رات بڑی اہم مصروفیات میں گزری ہے۔"

"میں جانتی ہوں۔ مارلی جیسی جوان چھیل چھبیلی حسینہ کے ساتھ ضرور اہم مصروفیات رہی ہوں گی۔"

"تم غلط سمجھ رہی ہو۔ پچھلی رات وہ بہت زیادہ پینے کے بعد لڑھک گئی تھی۔ بے ہوشی کی نیند سوتی رہی تھی۔"

"سن کر افسوس ہو رہا ہے۔ منہ کالا نہ کر سکے۔"

"اچھا فضول باتیں نہ کرو۔ کیا اپنی پلاننگ نہیں بتاؤ گی۔ تم نے دو سمورائی کو معمول بنایا ہے وہ آئندہ میرے کام آ سکیں گے لیکن جوزفین کو کیوں اغوا کیا ہے؟"

"اسے اغوا نہ کرتی۔ اسی محل میں چھوڑ دیتی تو ناناکا اسے قتل کر دیتا۔ بے چاری خوا مخواہ ماری جاتی۔ میں نے اس کی جان بچا کر نیکی کی ہے۔ تمہیں بھی موقع ملے تو نیکی کر لیا کرو۔"

"تمہاری نیکیوں کو میں خوب سمجھتا ہوں۔ کیا اصل بات نہیں بتاؤ گی؟"

"تمہیں بے چینی کیا ہے؟ ذرا صبر کرو۔ آج رات تک بتا دوں گی۔"

وہ کچھ چھپا رہی تھی۔ اس کی رازداری سے مجھے کبھی نقصان نہ پہنچتا۔ اس لیے میں نے رازداری کو اہمیت نہیں دی۔ گیارہ بجے اس قلعے کے ہیلی پیڈ سے میں نے مارلی اور مانو کے ساتھ پرواز کی۔ ہمارے پیچھے چار مسلح گارڈز بیٹھے ہوئے تھے۔ ان چاروں کو ٹھوک بجا کر رکھ لیا گیا تھا۔ ان کے دماغ مقفل تھے۔ دشمن انہیں آلہ کار نہیں بنا سکتے تھے۔

ہم نے ہانگ کانگ میں فلائنگ کمپنی پہنچ کر ٹوسیٹر کو اچھی طرح چیک کیا۔ میرے ساتھ ایک ماہر مکینک بھی تھا۔ میں نے اس کے خیالات پڑھ کر اطمینان حاصل کیا۔ اب اس جہاز میں کوئی گڑبڑ نہیں تھی۔ میں نے مارلی سے پوچھا "کیا خیال ہے۔ شہر میں رہو گی یا کہیں اور پرواز کریں گے۔"

اس نے کہا "ہم قریبی جزیرے پر پرواز کریں گے ہم واپس آکر آج رات اس شہر میں گزاریں گے۔ میں ابھی واش روم سے آتی ہوں۔"

وہ مانو کو بازوؤں میں اٹھا کر جانے لگی۔ میں نے کہا "اسے کہاں لے جا رہی ہو؟ میرے پاس رہنے دو۔"

وہ مسکرا کر بولی "یہ بھی میری باڈی گارڈ ہے۔ جہاں مرد نہیں جا سکتے۔ وہاں یہ میرے ساتھ جاتی ہے۔"

وہ مانو کے ساتھ چلی گئی۔ چاروں مسلح گارڈز ٹوسیٹر کے چاروں طرف مستعد کھڑے تھے۔ وہاں کسی کو جانے کی اجازت نہیں تھی۔ جب ہم اس میں بیٹھ کر پرواز کرتے تو وہ چاروں ہیلی کاپٹر میں سیکیورٹی کے طور پر ہمارے پیچھے پرواز کرتے رہتے۔

وہ مانو کے ساتھ واپس آ گئی۔ مسکرا کر بولی "آؤ چلیں اور یہ مجھے کیا ہو گیا ہے کہ تمہارے سامنے آتے ہی مسکرانے لگتی ہوں۔"

میں نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے کہا "تم عقلمند ہوتی جا رہی ہو۔ ویسے مسکرانے کے لیے ضروری ہے کہ دل میں اپنائیت اور محبت ہو۔"

ہم ٹوسیٹر میں آ گئے۔ وہ پائلٹ کی سیٹ پر بیٹھ کر بولی "مانو مجھ سے بہت چپکنے لگی ہو۔ فرہاد کے پاس جاؤ۔"

میں نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اس نے میاؤں کہتے ہوئے منہ پھیر لیا۔ وہ میرے پاس نہیں آنا چاہتی تھی۔ میں نے حیرانی سے پوچھا "اسے کیا ہو گیا ہے؟ کل تو یہ میرے پیچھے لگی ہوئی تھی۔"

مارلی نے ڈانٹ کر کہا "مانو! بری بات ہے۔ چلو جاؤ۔ مجھے جہاز چلانے دو۔"

وہ میرے پاس آ گئی۔ مارلی نے جہاز کو اسٹارٹ کیا۔ وہ رن وے پر دوڑنے لگا۔ میں نے مانو کو اپنی آغوش میں سہلاتے ہوئے اچانک محسوس کیا، کوئی گڑبڑ ہے۔ بلی بدل گئی ہے۔

وہ ٹوسیٹر ہوا کی رفتار سے رن وے پر دوڑتا ہوا فضا میں بلند ہو کر پرواز کرنے لگا۔ میں مانو کو بڑی توجہ سے دیکھ رہا تھا پھر میں نے کہا "مارلی! یہ کچھ بدلی بدلی سی لگ رہی ہے۔ یہ ہماری مانو نہیں لگ رہی ہے۔"

"بلیاں ایک جیسی دکھائی دیتی ہیں۔ جہاں یکسانیت ہوتی ہے۔ وہاں دھوکا ہوتا ہے، فرہاد علی تیمور! اور تم بہت بڑا دھوکا کھا چکے ہو۔"

میں نے ایک دم سے چونک کر دیکھا پھر خیال خوانی کی چھلانگ لگائی۔ اس کے دماغ میں پہنچا مگر اس نے سانس روک لی۔ میری سوچ کی لہروں کو بھگا کر قہقہے لگانے لگی۔

میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ میڈم مارلی یوں اچانک تبدیل ہو جائے گی۔ وہ تھوڑی دیر کے لیے واش روم میں گئی تھی۔ اپنے ساتھ مانو کو لے گئی تھی۔ صرف دس منٹ میں واپس آئی تو میں کیسے سمجھ سکتا تھا کہ اتنی جلدی کایا پلٹ سکتی ہے؟

مجھے وہی مارلی دکھائی دی۔ اس کے بازوؤں میں ویسی ہی بلی تھی۔ اب وہ مانو تھی یا نہیں؟ بلیاں تو ایک جیسی دکھائی دیتی ہیں۔ اس لیے مجھے شبہ نہیں ہوا۔ مارلی نے جہاز کی پائلٹ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا تھا "مانو فرہاد کے پاس جاؤ۔ مجھے جہاز چلانے دو۔"

اس نے میرے پاس آنے سے انکار کیا تھا۔ تب ہی میں حیران ہوا۔ وہ تو مجھ سے مانوس ہو گئی تھی پھر میرے پاس آنے سے کیوں انکار کر رہی تھی؟ مارلی نے اسے جبراً میرے پاس بھیج کر جہاز اسٹارٹ کیا۔ وہ رن وے پر دوڑنے لگا۔ میں نے بلی کو اپنے بازوؤں میں لے کر اسے سہلایا۔ غور سے دیکھا تو وہ مانو سے ذرا مختلف دکھائی دی۔

میں نے حیرانی ظاہر کی "مارلی! یہ مانو نہیں ہے۔"

جہاز رن وے پر دوڑتا ہوا فضا میں بلند ہو گیا تھا۔ وہ قہقہہ لگا کر بولی "یہ مانو نہیں ہے اور میں مارلی نہیں ہوں۔"

میں اس کا قہقہہ سنتے ہی سمجھ گیا تھا پھر وہ اپنے مخصوص لب و لہجے میں بول رہی تھی۔ وہ سونیا تھی۔ میں نے پوچھا "یہ کیا حرکت ہے؟"

اس نے کہا "شاید تم بھول گئے ہو۔ میں نے چیلنج کیا تھا کہ مارلی کو تمہارے پاس رہنے نہیں دوں گی۔ دیکھ لو کہ میں نے ایک رات کے لیے بھی اسے تمہارے قریب نہیں آنے دیا۔"

"تم کیسے کہہ سکتی ہو؟ میں نے پچھلی تمام رات قلعے کے اندر مارلی کے بیڈ روم میں گزاری ہے۔"

"کیسے گزاری؟ اس نے تو جشن فتح منانے کے لیے پینا شروع کر دیا تھا۔ پیتے پیتے مدہوش ہو گئی تھی۔ تم اسے چھوڑ کر اس بیڈ روم سے چلے گئے تھے۔ تم نے اپنے ماتحت سراغ رسانوں سے کہا تھا کہ سونے جا رہے ہو۔ کوئی خطرہ ہو تو تمہیں جگا دیا جائے۔"

"اس کا مطلب ہے۔ تم میرے ماتحت سراغ رسانوں کے اندر چھپی ہوئی تھیں۔"

"ان ماتحتوں میں میرا صرف ایک ماتحت تھا۔ میں اس کے ذریعے مارلی کے آس پاس جگہ بناتی رہی تھی۔"

"اچھا تو تمہیں مارلی کے دماغ میں گھسنے کا موقع مل گیا تھا۔ میں نے اس کے دماغ کو مقفل کیا تھا لیکن نشے کے باعث تمہیں جگہ مل گئی۔ تم نے اسے اپنی معمول بنا لیا ہے۔"

"ہاں میں نے اس کے دماغ میں یہ بات نقش کی تھی کہ جب کبھی کسی دوسری مارلی سے سامنا ہوگا تو وہ فرہاد علی تیمور کو بالکل بھول جائے گی۔"

"یعنی وہ مجھے بھول چکی ہے۔ کیا خود کو یاد رکھا ہے؟ آخر تم نے اسے کہاں روانہ کیا ہے؟"

"ایک وقت میں ایک سوال کرو۔ اس نے خود کو یاد رکھا ہے۔ واش روم میں مجھ سے سامنا ہونے پر اسے حیرانی نہیں ہوئی کہ میں اس کی ہم شکل ہوں۔ وہ تنویمی عمل کے مطابق پھر سے سحر زدہ ہو گئی تھی۔ میں نے اسے حکم دیا تھا کہ وہ کسی کی نظروں میں آئے بغیر پچھلے دروازے سے چلی جائے گی۔ فی الحال اپنے ساحلی کاٹیج میں جا کر رہے گی۔"

جہاز ہانگ کانگ کا ساحل چھوڑ کر سمندر پر پرواز کر رہا تھا۔ میں نے کہا "یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ وہ خود کو میڈم مارلی کی حیثیت سے پہچان رہی ہے۔ کیا دشمنوں کو شبہ نہیں ہوگا کہ ہم ایک ڈمی مارلی کے ذریعے انہیں دھوکا دینے والی چالیں چل رہے ہیں؟"

"وہ مارلی کسی کی نظروں میں نہیں آئے گی۔ کسی نے دیکھ لیا تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ وہ مارلی ہے مارلی ہی سمجھی جائے گی۔ ہم یہاں کسی دوسرے جزیرے میں رات گزاریں گے۔"

"اس جزیرے میں بھی تمہیں مارلی کی حیثیت سے پہچانا جائے گا۔ وہ یہاں پورے ہانگ کانگ میں اور تمام چھوٹے بڑے جزیروں میں پہچانی جاتی ہے۔"

"پریشان کیوں ہوتے ہو۔ دیکھتے جاؤ میں کیا کرتی ہوں۔"

میں نے اطمینان سے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا "تم اتنی مکار کیوں ہو؟"

"اپنے مرد کو لگام دینے کے لیے ہر بیوی کو مکار بن کر رہنا چاہیے۔"

میں مسکرانے لگا۔ اس نے جو چیلنج کیا تھا اس میں کامیاب ہو گئی تھی۔ اس کی جیت میری جیت تھی۔ اس نے وائرلیس کے ذریعے ایک جزیرے کی پرائیویٹ فلائنگ کمپنی سے رابطہ کیا پھر کہا "میں میڈم مارلی بول رہی ہوں۔ میں اپنے ٹوسیٹر کو تمہارے رن وے پر اور ہیلی کاپٹر کو ہیلی پیڈ پر اتارنا چاہتی ہوں۔"

میڈم مارلی کا نام ہی کافی تھا۔ ہمیں وہاں اترنے کی اجازت مل گئی۔ سونیا نے اس کمپنی کے واجبات ادا کرتے ہوئے کہا "یہ ٹوسیٹر اور ہیلی کاپٹر یہاں سے ابھی واپس جائے گا۔ آپ کے تعاون کا شکریہ۔"

ہیلی کاپٹر میں چار مسلح باڈی گارڈز آئے تھے۔ اس نے انہیں بلا کر حکم دیا "تم میں سے ایک میرا ٹوسیٹر لے جائے

باقی ہیلی کاپٹر میں ہانگ کانگ پرائیویٹ فلائنگ کمپنی میں جائیں۔ وہاں میرا انتظار کریں۔ میں دشمنوں سے چھپ کر وہاں کسی وقت بھی پہنچوں گی پھر تم سے رابطہ کروں گی۔ اب جاؤ یہاں سے۔"

اس کے احکامات کی تعمیل کی گئی۔ وہ چاروں گارڈز وہاں سے ٹوسیٹر اور ہیلی کاپٹر لے گئے۔ ہم نے وہاں سے ایک رینٹڈ کار حاصل کی۔ میں کار چلانے لگا۔ وہ میرے پاس بیٹھ کر ریڈی میڈ میک اپ کے ذریعے اپنے چہرے پر تبدیلیاں کرتے ہوئے بولی "اب تو دشمنوں کو شبہ نہیں ہوگا۔ مارلی صرف ہانگ کانگ میں دیکھی جائے گی۔"

میں نے مسکرا کر پوچھا "کیا میں تمہاری تعریفیں کروں؟"

کیا میں تمہاری تعریفوں کی محتاج ہوں۔ خواہ مخواہ مارلی سے پھنسے ہوئے تھے۔ وہ تمہیں اپنے معاملات میں الجھائے رکھتی اور تم نانا کے خلاف کچھ نہ کر پاتے۔"

"میں تو اب تک اسی کے خلاف سب کچھ کرتا چلا آ رہا ہوں۔"

"کیا خاک کر رہے ہو؟ میں نے اس کے دو سمورائی کو معمول بنایا ہے۔ تم نے اب تک ان سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ اب میں نے تمہیں مارلی سے نجات دلائی ہے۔ تم ان دو سمورائی کی طرف توجہ دو۔"

"تم نے ان سے فائدہ کیوں نہیں اٹھایا؟ تم تو صرف اپنے چیلنج کے مطابق مارلی کو مجھ سے دور کرنا چاہتی تھیں۔"

"تمہیں بہت تکلیف ہو رہی ہے۔ اسے واپس لے آؤں۔"

"شکریہ۔ میں تمہارا محتاج نہیں ہوں۔ جب چاہوں گا۔ اسے واپس لے آؤں گا۔ تم جانتی ہو کہ میں کیا ہوں۔ مجھے چیلنج نہ کرنا۔"

"تم نے مجھے چیلنج کرنے کی نادانی کی تھی۔ میں نادان نہیں ہوں۔ ہمیں نیا گیم شروع کرنا ہے اور دو مختلف سمتوں میں مصروف رہنا ہے۔ تم دونوں سمورائی کے ذریعے وہاں جو کر سکتے ہو اپنے طور پر کرو۔ میں ذرا مارلی کے سلسلے میں مصروف رہوں گی۔"

"کچھ معلوم تو ہو۔ مارلی کے سلسلے میں کیا کرنا چاہتی ہو؟"

"وہ کبھی ہانگ کانگ سے باہر دوسرے ملک نہیں جاتی ہے۔ اس کے تمام دشمن اسے یہاں الجھائے رکھتے ہیں۔ میں کل صبح ہی اسے یورپ کی طرف روانہ کروں گی۔ متعلقہ افسران کو اس کی روانگی کا علم ہوگا پھر ان افسران کے دماغوں سے بھی یہ بات مٹا دی جائے گی کہ مارلی باہر گئی ہوئی ہے پھر میں کسی شک و شبہے کے بغیر یہاں مارلی بن کر تمہارے ساتھ رہوں گی۔"

ہم نے ایک ہوٹل میں آ کر اپنے لیے ایک سوئٹ حاصل کیا پھر وہاں آ کر آرام سے بیٹھ گئے۔

میں یہ ذکر کر چکا ہوں کہ ساؤتھ ایسٹ چین کے پورے علاقے میں انڈر ورلڈ کے تین گاڈ فادر تھے۔ ان میں سے ایک ڈرگ مافیا کا گاڈ فادر نانا کا کوڈو تھا۔ دوسرا امونیشن (ہتھیار) مافیا کا گاڈ فادر تھا۔ تیسرے گاڈ فادر کا تعلق ہیرے جواہرات کے معاملات سے تھا۔ یہ تینوں ایک دوسرے کے تعاون سے وہاں پھل پھول رہے تھے۔

ان تینوں گاڈ فادرز کے تین مشیر تھے۔ وہ تینوں مشیر بدنام زمانہ مجرم تھے۔ ان تینوں کا یہ ریکارڈ تھا کہ وہ دنیا کے کسی بھی ملک میں گرفتار نہیں کیے گئے تھے۔ وہ گرفتاری سے پہلے ہی اس ملک کے سیاست دانوں کو بلیک میل کرنے کا راستہ نکال لیتے تھے اور اس ملک سے صاف بچ کر نکل آتے تھے۔

وہ تینوں مجرم ان تینوں گاڈ فادرز کو اپنے تجربات کے مطابق مشورے دیتے رہتے تھے۔ وہ ان پر عمل کرتے تھے اور کامیاب ہوتے رہتے تھے اور اپنے خلاف کبھی کوئی ثبوت نہیں چھوڑتے تھے۔

یورپ کے انڈر ورلڈ سے تعلق رکھنے والے کئی گاڈ فادرز نے ہانگ کانگ کے علاقے میں اپنے قدم جمانے کی کوششیں کیں لیکن ان تینوں کا اتحاد اتنا مضبوط تھا کہ وہ اس سلسلے میں ناکام ہوتے رہے۔

ان میں سے ایک گاڈ فادر جم کاف تھا۔ جم کاف کی رہائش لندن میں تھی۔ وہ بہت ضدی اور مستقل مزاج تھا۔ کئی بار ہانگ کانگ جا کر وہاں کے حالات کا جائزہ لیتا رہا تھا۔ کوئی اسے گاڈ فادر کی حیثیت سے نہیں پہچانتا تھا کیونکہ وہ لندن کی اونچی سوسائٹی میں ایک معزز امیر ترین شخص کی حیثیت سے مشہور تھا۔

وہ نہایت ہی چالاک اور مکار تھا۔ اعلیٰ حکام سے دوستی رکھتا تھا اور ان کی کمزوریاں معلوم کرنے کے بعد درپردہ ایک گاڈ فادر کی حیثیت سے انہیں بلیک میل کرتا تھا۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ ایشیا..... اور مشرق بعید میں ہتھیاروں کی بہت زیادہ کھپت ہے۔ وہاں کے تمام ملکوں میں دہشت گردی اور طوائف الملوکی کے باعث دن رات ہتھیاروں کی فروخت جاری رہتی ہے۔ وہاں کے گاڈ فادرز سونا کما رہے ہیں۔

جم کاف سونا کمانے کے لیے ان تینوں کے قدم اکھاڑنا چاہتا تھا۔ اس نے ایک آدھ بار مارلی سے رابطہ کیا تھا۔ اسے دوستی کی پیشکش کی تھی اور کہا تھا۔ اگر وہ اس پر بھروسا کرے

گی تو وہ اس کے تعاون سے ان تینوں کے قدم اکھاڑ پھینکے گا۔

مارلی نے کہا تھا "ان کے قدم اکھاڑنے کے لیے تم میرے قلعے میں آؤ گے کیونکہ یہی ایک محاذ ہے۔ یہاں تم محفوظ رہ کر ہو سکتا ہے انہیں کچل ڈالو لیکن انہیں کچلنے کے بعد مجھے کب چھوڑو گے؟"

"تم مجھے غلط نہ سمجھو۔ اپنے اطمینان کے مطابق مجھ سے معاہدہ کرلو۔ میں معاہدے سے نہیں پھروں گا۔"

"پھر جاؤ گے تو میں کیا بگاڑ لوں گی۔ مجرموں کے معاہدے کسی عدالت میں پیش نہیں کیے جاتے۔ وہ معاہدے ان کے جرائم کا اعتراف نامہ ہوتے ہیں۔ مجھ سے بچوں جیسی باتیں نہ کرو۔"

"مارلی! ہانگ کانگ کے جزیرے میں تمہاری جغرافیائی پوزیشن بہت مضبوط ہے لیکن اس جزیرے سے باہر دشمن تمہیں بھی تمہاری موت بن سکتے ہیں۔ اپنے موجودہ حالات پر غور کرو۔ تم ہمیشہ تنہا نہیں رہ سکو گی۔"

"جب تنہائی وبال جان بن جائے گی تو خود کشی کرلوں گی لیکن کسی مرد کو اپنے اوپر مسلط نہیں کروں گی۔"

وہ مارلی کو اپنی طرف مائل کرنے میں ناکام رہا۔ بابا صاحب کے ادارے سے تعلق رکھنے والے سراغ رساں دنیا کے ہر ملک اور شہر میں تھے۔ وہ ہر ملک کے سیاست دانوں اور مجرمانہ ذہن رکھنے والوں کے درمیان گھس کر ان کے خیالات پڑھ کر ان کے اندرونی راز معلوم کرتے رہتے تھے۔ انہوں نے سونیا کو بتایا تھا کہ جم کاف دُہری زندگی گزار رہا ہے۔ بظاہر ایک امیر ترین معزز شہری ہے مگر انڈر ورلڈ کا بے تاج بادشاہ ہے۔

انہوں نے یہ بھی بتایا "وہ ایک قد آور صحت مند باڈی بلڈر ہے۔ یوگا کا ماہر ہے۔ اس کے دماغ میں براہِ راست نہیں پہنچا جاسکتا اگر اجازت ہو تو اسے عارضی طور پر دماغی کمزوری میں مبتلا کیا جائے۔"

سونیا نے کہا تھا "ایسا نہ کرو۔ میں اس سے اپنے طور پر کام لوں گی۔"

اور اب اس نے اس کام کی ابتدا کی تھی۔ مارلی کو اغوا کیا تھا اور اسے سحر زدہ کرکے لندن جانے پر مائل کر رہی تھی۔ اس نے مجھ سے کہا "تم میری عادت جانتے ہو۔ میں دشمنوں سے خود الجھنے میں وقت ضائع نہیں کرتی۔ اب وہ جم کاف کے ساتھ یہاں واپس آئے گی اور جم کاف ایک مضبوط محاذ ملتے ہی ناناکاکوڈو اور یہاں کے دوسرے انڈر ورلڈ والوں سے نمٹنے لگے گا۔ ہم دور سے تماشا دیکھتے رہیں گے۔"

"اچھی پلاننگ ہے مگر میں بہت عرصے بعد ایکشن میں آیا تھا۔ تم مجھے پھر آرام طلب بنا رہی ہو۔"

"دور سے تماشا دیکھنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم آرام فرماتے رہیں گے۔ اصل لڑائی دماغ سے ہوتی ہے ہم دماغی جنگ لڑیں گے۔ میں اپنی ساری پلاننگ بتا چکی ہوں۔ اب ان دونوں سمورائی کی خبر لو۔ ایک کو تم ہینڈل کرو۔ دوسرے کو میں کروں گی۔ دیکھتے ہیں کہ ہم ان تمام انڈر ورلڈ والوں کے اطراف کتنی دور تک مضبوط جال بچھا سکتے ہیں۔"

"تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ میں نے صبح سے کچھ نہیں کھایا۔"

"ابھی ڈنر کا وقت نہیں ہوا۔ کچھ سینڈوچز منگوالو۔ ہم ڈنر کے وقت ڈائننگ ہال میں جائیں گے۔"

اس نے فون کے ذریعے سینڈوچز اور کافی کا آرڈر دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہماری مطلوبہ چیزیں آگئیں۔ ملازم چلا گیا۔ ہم کھانے اور کافی پینے کے دوران میں خیال خوانی کرنے لگے۔

وہ دونوں سمورائی ناناکاکوڈو کے محل میں تھے۔ اپنے آقا کی عدم موجودگی میں اس محل کے محافظ بنے ہوئے تھے۔ یوں تو ناناکاکوڈو کے درجنوں مسلح محافظ محل کے اندر اور باہر تھے لیکن وہ دو سمورائی اپنے آقا کے معتمد خاص تھے۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ ان کا آقا کب واپس آئے گا۔

ان کے خیالات نے بتایا کہ ان کے آقا کے علاوہ دو گاڈ فادر ہیں۔ ان کی آپس میں گہری دوستی ہے اور تین بدنام زمانہ مجرم ان کے مشیر خاص ہیں۔ ان سب کے بارے میں یہ معلوم ہوا کہ وہ بہت اہم ضرورت کے وقت ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ ورنہ فون کے ذریعے گفتگو کرتے ہیں اگر ناناکاکوڈو موجود نہ ہو تو اس کے خاص سمورائی کے ذریعے پیغام دیتے ہیں۔ وہ لوگ کسی اور سے اس لیے بات نہیں کرتے کہ ان میں سے کوئی بھی یوگا کا ماہر نہیں ہے۔

ہم نے ان کے خیالات کو کریدنا شروع کیا۔ یہ معلوم کیا کہ وہ سمورائی صرف ان کا فون اٹینڈ کرتے ہیں یا کبھی خود بھی ان سے فون پر کوئی ضروری بات کرتے ہیں۔

معلوم ہوا جب ان کا آقا انہیں حکم دیتا ہے کہ ان سے فون پر رابطہ کیا جائے اور اس کا پیغام پہنچایا جائے تب وہ ان سے رابطہ کرتے ہیں۔

میں نے سونیا سے کہا "میں ایک سمورائی کے ذریعے ان بدنام زمانہ مجرموں کی آوازیں سنوں گا۔ تم اتنی دیر سے مارلی کو بھولی ہوئی ہو اس کی خبر لینا چاہیے۔"

"میرے ماتحت اسے سنبھال رہے ہیں۔ ویسے تمہیں اہم مجرموں تک پہنچنے کا راستہ مل رہا ہے۔ تم ان کی خبر لو۔ میں مارلی کے پاس جا رہی ہوں۔"

اب میں اپنا ذکر بعد میں کروں گا۔ پہلے یہ بتا دوں کہ سونیا کا خاص ماتحت اس کے اندر موجود تھا۔ جب اس کے

چاروں گارڈز تو سیٹر جہاز اور ہیلی کاپٹر لے کر ہانگ کانگ پرائیویٹ فلائنگ کمپنی میں پہنچ گئے تو اس کے ایک گھنٹے بعد اس ماتحت نے مارلی کو فون کرنے پر مائل کیا۔ وہ رابطہ ہونے کے بعد اپنے ایک گارڈ سے بولی "میں واپس آگئی ہوں۔ ساحلی کاٹیج میں ہوں۔ یہاں چلے آؤ۔"

وہ چاروں گارڈز اس کے پاس پہنچ گئے تھے۔ اب اس کے ساتھ میں نظر نہیں آرہا تھا لیکن کسی گارڈ میں یہ پوچھنے کی جرأت نہیں تھی کہ وہ مجھے کہاں چھوڑ کر چلی آئی ہے۔ مارلی مجھے یکسر بھلا چکی تھی۔ اسے یاد نہیں رہا تھا کہ فرہاد علی تیمور اس کی زندگی میں آچکا ہے۔ اس نے فون کے ذریعے ایک متعلقہ افسر سے کہا "میں بڑی رازداری سے لندن جانا چاہتی ہوں۔ اپنا پاسپورٹ بھیج رہی ہوں۔ کل تک تمام ضروری کاغذات تیار کرا کے کسی بھی فلائٹ میں میری سیٹ ریزرو کرا دیں۔ تمہیں رازداری اور خدمات کے سلسلے میں پچاس ہزار ڈالر ملیں گے۔"

سونیا نے اپنے دو خاص ماتحتوں سے کہا "کل تک اس کی روانگی کے سارے انتظامات ہو جائیں گے۔ میں جا رہی ہوں۔ اس کے دماغ میں مسلسل رہنا ضروری نہیں ہے۔ کبھی کبھی آتے جاتے رہو۔ تاکہ ہماری توقع کے خلاف کچھ ہوگا تو ہمیں بروقت علم ہو جائے گا۔"

وہ دماغی طور پر میرے پاس حاضر ہوگئی۔ میں خیال خوانی کے ذریعے ان بدنام زمانہ مجرموں تک پہنچ رہا تھا۔

○☆○

پارس نے خوب چکر چلایا تھا۔ اس نے وہ کام کر دکھایا تھا۔ جو دنیا میں آج تک کبھی نہیں ہوا۔ وہ چھ فٹ کا جوان تھا۔ اس نے اپنے قد کو چھ انچ گھٹا دیا تھا۔ ساڑھے پانچ فٹ کا ہو گیا تھا۔

کوئی سننے والا تو کیا دیکھنے والا بھی اسے اپنے سامنے آنکھوں سے دیکھ کر یقین نہیں کرسکتا تھا کہ وہ چھ انچ گھٹ گیا ہے لیکن جواد کی وہ غیر معمولی انگوٹھی ایسی تھی کہ جس سے مصافحہ کرنے کے بعد پارس جھوٹ نہیں بول سکتا تھا۔ سچ بولنے پر مجبور ہو جاتا۔

وہ ساڑھے پانچ فٹ کا پارس واقعی ایک ڈمی تھا۔ وہ جواد سے مصافحہ کرتے ہی سچ بولنے والا تھا لیکن پارس نے اس کے دماغ پر قبضہ جمالیا تھا۔ وہ ڈمی کچھ نہ بول سکا۔ پارس نے اس کی زبان سے کہا "میں پارس ہوں میرا قد اور کم ہو جائے تب بھی پارس ہی رہوں گا۔"

جواد اور الپا کو یقین کرنا پڑا کہ وہ انگوٹھی کے زیر اثر سچ بول رہا ہے۔ تب الپا نے اسے دل و جان سے قبول کرلیا۔ وہ اس کے ساتھ پھر سے ایک نئی زندگی گزارنا چاہتی تھی۔ جواد سے رخصت ہونے کے بعد وہ اسے اپنے ساتھ فارم ہاؤس کے کاٹیج میں لے گئی۔

اس کے جانے کے بعد پارس نے کرونا سے کہا "اب تمہاری مالکن صبح تک پارس کے ساتھ مصروف رہے گی۔ اسے تمہارا خیال نہیں آئے گا۔ اب تم مجھ سے ملاقات کرسکتی ہو۔"

"کس ہوٹل میں ہو؟ کمرا نمبر بتاؤ!"

"سب بتا دوں گا۔ پہلے اس تقریب سے نکل کر آؤ۔"

"پہلے تم نے کہا تھا۔ یہاں موجود ہو اور دور ہی دور سے مجھے دیکھ رہے ہو۔ اب کہہ رہے ہو کہ ہوٹل میں آؤ۔ سچ کیا ہے؟ تم کہاں ہو؟"

"میں ہوٹل میں ہوں۔ یہ سچ ہے اور میں خیال خوانی کے ذریعے اس تقریب میں موجود ہوں۔ یہ بھی سچ ہے۔"

"اس کا مطلب ہے۔ خیال خوانی کے ذریعے تم نے میری صورت نہیں دیکھی ہے۔"

"تم یہاں آؤ گی تو دیکھ لوں گا۔ میں ہوٹل اسٹار لائٹ کے کمرا نمبر ۳۰۲ میں ہوں۔"

وہ بولی "میں کل صبح آؤں گی۔"

"پھر تو رات گئی۔ بات گئی ہوگی۔"

"میں بہت تھک گئی ہوں۔ گھر جاکر آرام کروں گی۔"

"میں تو تمہیں اتنا آرام پہنچاؤں گا کہ ساری زندگی یاد کرتی رہو گی۔ تم خود کو اتنا چالاک کیوں سمجھتی ہو۔ تم نے بڑی ہیرا پھیری سے میرا پتا پوچھ لیا تاکہ صبح ہونے سے پہلے ہی اپنی حکمت عملی سے مجھے ٹریپ کرسکو۔ اپنی عمر دیکھو اور سوچو کہ کتنی اونچی چھلانگ لگانا چاہتی ہو۔"

"میں تمہیں اپنے اندر رہ کر باتیں کرنے کا موقع دے رہی تھی اور تم میرے خیالات پڑھ رہے تھے۔ اتنی عقل مجھے بھی ہے لیکن اب تمہیں اپنے دماغ میں آنے نہیں دوں گی۔"

اس نے سانس روک لی۔ پارس اس کے دماغ سے نکل آیا۔ وہ اس کے اندر اپنی آواز اور لب و لہجے میں بول رہا تھا۔ وہ الپا کی معمول تھی۔ صرف اس کے لب و لہجے کو محسوس نہیں کرتی تھی۔

کرونا نے دوبارہ سانس لے کر انتظار کیا۔ اسے پارس کی لہریں محسوس نہیں ہوئیں۔ وہ مطمئن ہوگئی کہ اس نے پارس کو بھگا دیا ہے۔ وہ الپا کا لب و لہجہ اختیار کرکے اس کے اندر پہنچ گیا۔ وہ سوچ رہی تھی "پتا نہیں پارس نے اپنا صحیح پتا بتایا تھا یا نہیں۔ مجھے اسے پھانسنے کی حماقت نہیں کرنا چاہیے اس سے دور رہنا ہی دانش مندی ہے۔"

"وہ کار میں بیٹھ کر اپنی رہائش گاہ کی طرف جانے لگی۔ پارس اس کے چور خیالات سے اس کا پتا ٹھکانا اور فون نمبر وغیرہ معلوم کرچکا تھا۔ وہ اس سے پہلے ہی وہاں پہنچ گیا۔ وہ اپنے پرس میں سے چابی نکال کر دروازہ کھولنے لگی۔ وہ اس کے پیچھے آگیا پھر اس کے ساتھ اندر پہنچ گیا۔ وہ اسے دیکھ سکتی تھی لیکن غائب دماغ تھی۔ اپنے بیڈ روم میں آکر لباس تبدیل کرنے کے لیے الماری کے پاس گئی۔ اس نے اس کے دماغ کو کچھ ڈھیل دے دی۔

اسے محسوس ہوا جیسے وہ بے خیالی میں دروازہ کھول کر اپنے بیڈ روم تک آئی ہے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے انسان بے خیالی میں کچھ نہ کچھ کرتا ہے۔ بعد میں اسے احساس ہوتا ہے۔

وہ الماری سے رات کو پہننے کا ایک لباس نکال کر بیڈ کے پاس آئی۔ وہ اس کے پیچھے تھا۔ وہ اپنا لباس اتارنے لگی۔ اس نے اس کی سوچ میں کہا۔ یہاں چینج نہیں کرنا چاہیے۔ کوئی دیکھ رہا ہے۔"

اس نے اپنے طور پر سوچا "یہاں کون ہے۔ جو مجھے دیکھے گا۔"

اس نے اوپری لباس اتارا۔ اس بار اس کے حسن کا جلوہ دیکھ کر وہ اپنے لب ولہجے میں بولا "بڑی بھرپور ہو۔ جمناسٹک کے کمالات سیکھتی رہی ہو۔ اس لیے ایسا شان دار بدن ہے۔"

وہ شدید حیرانی سے پلٹ گئی۔ پارس کو دیکھتے ہی چیخ مار کر پیچھے گئی پھر بستر پر گر کر اپنے آپ کو اتارے ہوئے لباس میں چھپانے لگی۔ دوسری بار چیخ کر بولی "کون ہو تم؟"

اس نے مسکراتے ہوئے کہا "گھبراہٹ کے باعث میری آواز و لہجہ نہیں پہچان رہی ہو۔"

اس نے دیدے پھاڑ پھاڑ کر اسے دیکھا پھر بے یقینی سے بولی "تم! تم پارس ہو؟"

"تم مجھے پھانسنا چاہتی تھیں۔ میں خود ہی پھنسنے آگیا ہوں۔"

وہ جلدی جلدی لباس پہنتے ہوئے بولی "آئی سے گیٹ آؤٹ۔ تم تہذیب اور شرافت نہیں جانتے ایک لڑکی کی اجازت کے بغیر یہاں گھس آئے ہو۔"

"اگر میں تمہاری عامل الپا کے لب ولہجے میں تمہارے اندر نہ رہتا۔ میری جگہ کوئی اور پنچھی ہوتا تو تم اپنی تہذیب اور شرافت کا نمونہ اسے دکھا چکی ہوتیں۔"

وہ پیچھے ہٹ کر بولی "تم نے کیا کہا؟ تم میڈم الپا کے لب ولہجے میں چپ چاپ میرے اندر آتے رہے ہو؟ تم کیسے جانتے ہو کہ وہ میرے اندر آنے کے لیے کون سا مخصوص لہجہ اختیار کرتی ہیں؟"

"میں تمہارے اس سوال کا جواب دینے کا پابند نہیں ہوں۔ تم اپنی بات کرو۔ تمہاری یہ شدید خواہش ہے کہ تم الپا کے شکنجے سے نکل جاؤ۔ تم بہت خود سر ہو۔ آزادی اور خود مختاری چاہتی ہو۔ کسی کے زیر اثر رہنا تمہیں گوارا نہیں ہے۔ کیا میں سچ کہہ رہا ہوں؟"

"سچ ہے مگر تم یہ باتیں کیوں کر رہے ہو؟"

"کچھ باتیں سمجھائے بغیر سمجھ لیا کرو۔ میں تمہیں الپا کی حکمرانی سے نجات دلا سکتا ہوں۔"

"کیسے نجات دلاؤ گے؟ مجھے ہپناٹائز کرو گے؟ الپا کے عمل کو مٹا دو گے لیکن خود میرے حکمران بن جاؤ گے۔"

"آسمان سے گرنے والا کھجور میں اٹکتا ہے۔ تم جتنی اونچی چھلانگ لگا رہی ہو۔ اس کا نتیجہ تو اسی طرح سامنے آنا تھا۔"

"کچھ بھی ہو تم مجھے ہپناٹائز نہیں کرو گے۔ تم بہت خطرناک ہو۔ میں نے تمہاری پوری ہسٹری پڑھی ہے۔ میں میڈم کی تابع بن کر رہنا پسند کروں گی مگر تمہارے زیر اثر نہیں رہوں گی۔"

"کوئی بات نہیں۔ میں تمہاری مرضی کے خلاف ہپناٹائز نہیں کروں گا۔ خوامخواہ ہپناٹائز کرنے میں وقت ضائع ہوگا۔ میں الپا کے لب ولہجے میں اسی طرح آتا جاتا رہوں گا۔ اس طرح تم الپا کے علاوہ میرے بھی زیر اثر رہو گی۔"

اس بات نے اسے سوچنے پر مجبور کردیا۔ وہ دیکھ رہی تھی کہ پارس اسے ہپناٹائز کیے بغیر ہی اس کے اندر چلا آتا ہے۔ اس نے کہا "اچھی طرح سوچ لو اگر میں تم پر تنویمی عمل کروں گا۔ تو الپا کبھی تمہارے اندر نہیں آسکے گی۔"

وہ پریشان ہو کر بولی "تم کہاں سے میرے اندر آگئے ہو! میری سمجھ میں نہیں آتا مجھے کیا کرنا چاہیے؟"

"دانش مندی سے فیصلہ کرو۔ میں نے تمہارے خیالات پڑھ کر تمہارے عزائم کو سمجھا ہے۔ تمہارا ایک عزم یہ ہے کہ کبھی کسی کے زیر اثر نہیں رہو گی اور جس طرح الپا ٹیلی پیتھی کے ذریعے اپنا نمایاں مقام حاصل کرچکی ہے اور ایک طویل عرصے سے اسرائیل میں حکمرانی کرتی آرہی ہے اسی طرح تم بھی تنہا آزادی اور خود مختاری سے حکومت کرنا چاہتی ہو۔"

"ہاں یہ میرے عزائم ہیں مگر اڑنے سے پہلے ہی تم پر کاٹ رہے ہو۔"

"تم غلط سمجھ رہی ہو میں تمہیں شہ پر بنا رہا ہوں۔ الپا تو ایک چھوٹے سے ملک اسرائیل میں حکومت کر رہی ہے۔ میں تمہیں کسی بڑے ملک کی حکمران بنا سکتا ہوں۔"

"اور اس کے لیے مجھے تمہاری کنیز بن کر رہنا ہوگا۔ میں کہیں حکومت کروں گی مگر تمہارے شکنجے میں رہوں گی؟"

"حکومت کرنے والی عورت پورے ملک میں زبردست بن کر رہتی ہے مگر کسی ایک مرد کے زیر دست رہتی ہے۔"

"میں یہ [illegible] حکمرانی نہیں چاہتی۔ یہاں سے چلے جاؤ۔ ورنہ ابھی میڈم کو اپنے اندر بلاؤں گی وہ مجھے تمہارے تنویمی عمل سے بچائیں گی۔"

پارس نے پریشانی ظاہر کی اور کہا "یہ ہماری آپس کی بات ہے الپا کو میرے بارے میں کچھ نہ بتاؤ۔ میں نے بڑی مشکلوں سے اس سے پیچھا چھڑایا ہے۔ جب اسے معلوم ہوگا کہ میں تمہارے پاس ہوں تو یہ فراڈ کھل جائے گا کہ اس کے پاس ڈمی پارس ہے۔"

وہ بولی "اب آیا ہے اونٹ پہاڑ کے نیچے۔ تھینکس گاڈ۔ میں میڈم کے ذریعے تم سے پیچھا چھڑا سکتی ہوں۔ اب یہاں سے جاؤ۔ میں میڈم سے بات کرنے والی ہوں۔"

"میں ابھی جارہا ہوں مگر وعدہ کرو اسے ڈمی پارس کے سلسلے میں کچھ نہیں بتاؤ گی۔"

"میں تو نہیں بتاؤں گی لیکن وہ میرے چور خیالات سے معلوم کرلیں گی۔"

"جب کبھی تم پر شبہ ہوگا تب وہ چور خیالات پڑھیں گی۔ تب تک تم اپنی زبان بند رکھو گی۔"

"ٹھیک ہے میرا پیچھا چھوڑو اور یہاں سے جاؤ۔"

وہ شکست خوردہ انداز میں سر جھکا کر جانے لگا۔ ایسے وقت کرونا کے اندر موجود رہا وہ اس کے پیچھے آرہی تھی۔ جب وہ دروازہ کھول کر باہر نکلا اس نے دروازے کو اندر سے بند کردیا۔ اس کے چور خیالات نے بتایا تھا کہ ابھی وہ الپا سے رابطہ کرے گی۔ ورنہ پارس اپنی حرکتوں سے باز نہیں آئے گا۔ اس کا پیچھا نہیں چھوڑے گا۔

اس نے دروازہ بند کرتے ہی خیال خوانی کی پرواز کی۔ پارس نے اس کی پرواز کو اپنے دماغ میں پہنچایا پھر الپا کے لب ولہجے میں بولا "کیا بات ہے کرونا کیوں آئی ہو؟"

"میڈم آپ کے ساتھ بہت بڑا فراڈ ہو رہا ہے۔ جو پارس آپ کے پاس ہے وہ ڈمی ہے۔"

"یہ کیا کہہ رہی ہو۔ تم کیسے کہہ سکتی ہو کہ یہ ڈمی ہے۔"

"میڈم! اصلی پارس ابھی میرے پاس آیا تھا۔ میں نے اسے بھگا دیا ہے۔"

"نہیں کرونا۔ کوئی دشمن تمہارے پاس پارس بن کر آیا ہوگا۔ اصلی پارس میرے ساتھ ہے۔"

"پلیز آپ میری بات کا یقین کریں وہ آپ کا مخصوص لب ولہجہ اختیار کرکے میرے اندر چلا آتا ہے۔ وہ مجھے کسی وقت بھی ہپناٹائز کرسکتا ہے۔ مجھے آپ سے چھین سکتا ہے۔ پلیز میرے پاس آئیں اور میرے دماغ کو دوبارہ لاک کریں۔ میں نہیں چاہتی کہ وہ مجھ پر مسلط ہوجائے۔"

"تم نے مجھے بروقت اطلاع دی ہے۔ اب وہ اصل پارس ہو یا کوئی ٹیلی پیتھی جاننے والا دشمن ہو میں ان سب کا راستہ بند کردوں گی۔ تمہارے دماغ کو لاک کردوں گی۔ جاؤ بیڈ پر آرام سے لیٹ جاؤ۔"

وہ اپنے بیڈ روم میں واپس آکر بستر پر آرام سے لیٹ گئی۔ اپنے بدن کو ڈھیلا چھوڑ دیا۔ آنکھیں بند کرلیں۔ پارس نے تھوڑی سی دیر میں اسے تھپک تھپک کر سلا دیا پھر اس پر تنویمی عمل کرنے لگا۔

○☆○

وہ تینوں بدنام زمانہ مجرم انڈر ورلڈ کے گاڈ فادرز کے مشیر خاص تھے۔ ان ناقابل گرفت مجرموں کا ذکر ہوچکا ہے۔ ان میں سے ایک آئرن مین (فولادی انسان) کہلاتا تھا۔ دوسرا خود کو دی کلر (قاتل) کہتا تھا اور تیسرے کو دی ونر (جیتنے والا) کہتے تھے۔ وہ تینوں ایسے فخریہ نام رکھنے میں حق بجانب تھے کیونکہ آج تک اپنے نام کے مطابق کام کرتے رہے تھے۔

ان میں سے آئرن مین نے سمورائی سے فون پر گفتگو کی۔ اس سے پہلے بھی کئی بار گفتگو کرچکا تھا۔ اسے اعتماد تھا کہ وہ ناناکاکوڈو کا خاص باڈی گارڈ سمورائی ہے اور یوگا کا ماہر ہے۔ کوئی بھی دشمن ٹیلی پیتھی جاننے والا اس کے ذریعے ان تینوں تک نہیں پہنچ سکے گا۔

وہ اس اعتماد سے فون پر بولتا رہا اور میں سنتا رہا۔ سمورائی نے ایسے پیغام دیا تھا کہ ان کا آقا میڈم مارلی سے دوبارہ شکست کھانے کے بعد بہت پریشان ہوگیا ہے۔ وہ کل صبح چھ بجے اس اہم معاملے پر گفتگو کرنے کے لیے ان سے رابطہ کرے گا۔

آئرن مین نے کہا "ہم کئی برسوں سے تمہارے آقا کے کامیاب مشیر ثابت ہوتے رہے ہیں۔ کبھی کسی دشمن کے سامنے سر جھکنے نہیں دیا۔ برٹش چائنا کے دور میں ہانگ کانگ کے حکمران ناناکاکوڈو سے مرعوب رہا کرتے تھے۔"

سمورائی نے کہا "ہمیں پتا ہے تم تینوں نے ہمیشہ ہمارے آقا کا بول بالا رکھا ہے۔"

"لیکن اب تمہارا آقا ہم سے زیادہ ان ٹیلی پیتھی جاننے والوں پر بھروسا کرنے لگا ہے۔ ہم نے مشورہ دیا تھا کہ مارلی فرہاد سے دوستی کرچکی ہے۔ فی الحال اس عورت سے.. جائے۔ ابھی کوئی کارروائی نہ کی جائے لیکن تمہارے آقا نے ان چار خیال خوانی کرنے والوں کو ہم سے زیادہ اہمیت دی اور اس کا نتیجہ سامنے ہے۔"

سمورائی نے کہا "صبح ہمارے آقا سے رابطہ ہو تو آپ انہیں یہ باتیں سمجھا سکتے ہیں۔"

سمورائی نے فون بند کردیا۔ میں آئرن مین کے اندر رہ گیا۔ وہ اور اس کے دونوں ساتھی عیش و عشرت کے عادی تھے۔ شراب کو پانی کی طرح پیتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ چھپ کر رہتے تھے۔ بڑی محتاط زندگی گزارتے تھے۔ انہوں نے ناناکا کوڈو سے کہا تھا "تم بے شک ان ٹیلی پیتھی جاننے والوں سے دوستی کرو مگر کبھی اپنے اور ہمارے دماغوں میں آنے کا موقع نہ دو۔ ورنہ وہ پلک جھپکتے ہی انڈر ورلڈ کے بے تاج بادشاہ بن جائیں گے اور ہمیں دماغی مریض بنادیں گے۔"

ناناکا کوڈو ان کے اس مشورے پر عمل کررہا تھا۔ وہ تینوں اس کے ٹیلی پیتھی جاننے والے ساتھیوں سے محفوظ تھے لیکن ایسے بکروں کو کبھی نہ کبھی ٹیلی پیتھی کی چھری تلے آنا ہی پڑتا ہے اور وہ آگئے تھے۔

میں خاموشی سے اس کے خیالات پڑھتا رہا پھر اس کے ذریعے میں نے اس کے دونوں ساتھیوں دی کلر اور دی ونر کی آوازیں بھی سنیں۔ ان کے بھی خیالات پڑھے۔ وہ تینوں ایک دوسرے سے دور دور رہتے تھے۔ کسی ایک پر مصیبت آتی تو باقی دو ساتھی اسے تحفظ فراہم کرتے تھے۔ مصیبت لانے والوں کی زندگی حرام کردیتے تھے۔

آئرن مین اپنے بیڈ پر سونے جارہا تھا۔ میں نے اسے ایک پل کے لیے غائب دماغ بنا کر یہ سوچنے پر مجبور کیا کہ اس نے باہر کوئی آہٹ سنی ہے۔ ایسے مجرم اپنے سائے سے بھی محتاط رہتے تھے۔ وہ بیڈ روم سے نکل کر بیرونی دروازے کی طرف آیا۔ وہ سونے سے پہلے دروازوں اور کھڑکیوں کو مقفل کرلیتا تھا۔ اس نے دروازے سے کان لگا کر سنا۔ میں نے پھر اسے غائب دماغ بنایا۔ اس نے ایک ہاتھ سے دروازے پر دوبار دستک دی پھر پہلے کی طرح دروازے سے کان لگا کر کھڑا ہوگیا۔ میں نے اس کے دماغ کو ڈھیل دی تو اسے ایسا لگا۔ جیسے باہر سے کسی نے دستک دی ہے۔ وہ اچھل کر ایک قدم پیچھے آگیا۔ تیزی سے دوڑتا ہوا اپنے کمرے میں آیا۔ وہاں سے ایک گن لے کر واپس دروازے کے پاس آکر گرج کر بولا "کون ہے؟"

کوئی ہوتا تو جواب ملتا۔ باہر خاموشی رہی۔ اس نے باہر برآمدے وغیرہ کی لائٹس آن کردی تاکہ کوئی چھپا ہو تو روشنی ہوتے ہی بھاگ جائے۔ میں نے اس کے دماغ میں بھاگتے ہوئے قدموں کی آوازیں پیدا کیں۔ وہ کان لگا کر سنتا رہا پھر وہ آوازیں معدوم ہوگئیں۔

وہ پریشانی سے سوچتا ہوا ایک ایک دروازے اور ایک ایک کھڑکی کی طرف جا کر انہیں چیک کرنے لگا۔ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ پہلی بار ایسا ہوا تو کانوں میں خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگیں۔ اس نے بیڈ روم میں آکر موبائل فون کے ذریعے دی کلر سے رابطہ کیا۔ اسے بتایا "کوئی نامعلوم دشمن اس کے دروازے تک آیا تھا ایسا کون ہے؟ کیا وہ مجھے آئرن مین کی حیثیت سے جانتا ہے؟"

دی کلر نے کہا "ہم بہت محتاط رہتے ہیں۔ نشے کے اتنے عادی ہیں کہ مدہوشی میں بھی اپنا کوئی راز زبان پر نہیں لاتے۔ یہ خیال دل سے نکال دو کہ کوئی ہماری اصلیت جانتا ہے۔"

"تم ٹھیک کہتے ہو۔ ہانگ کانگ تو مجرموں کا گڑھ ہے۔ شاید کوئی مجرم ڈکیتی کی واردات کرنے آیا ہوگا۔ میں نے باہر کی لائٹ آن کی تو بھاگ گیا۔"

اس نے فون بند کردیا پھر سوچنے لگا "لیکن اس آنے والے نے تو دروازے پر دستک دی تھی۔ کیا وہ اتنا احمق تھا کہ دستک دے کر ڈاکا ڈالنا چاہتا تھا۔ اگر وہ دلیر تھا اور اسلحے سے لیس تھا تو پھر روشنی ہوتے ہی کیوں بھاگ گیا؟ یہ کیا معاملہ ہے؟ مجھے کچھ اور پینی ہوگی۔ خود کو سوچنے اور غور کرنے کے قابل بنانا ہوگا۔"

پہلے وہ پینے کے بعد سونے جارہا تھا پھر ایک بار پینے بیٹھ گیا۔ دوسری طرف دی کلر اپنے معمول کے مطابق پینے کے بعد سوگیا۔ میں نے اس کے خوابیدہ دماغ پر قبضہ جمایا۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ سرہانے سے موبائل فون اٹھا کر آئرن مین کے نمبر پنچ کیے پھر رابطہ ہونے پر آواز اور لہجہ بدل کر بولا "ہیلو آئرن مین کیا آج کچھ زیادہ پی رہے ہو؟"

آئرن مین نے پوچھا "تم کون ہو۔ یہ کیسے جانتے ہو کہ میں اس وقت بیٹھا پی رہا ہوں؟"

"جب میں تمہیں آئرن مین کہہ رہا ہوں تو پھر سمجھ لو کہ تمہارے اندر کی تمام باتیں جانتا ہوں۔ ابھی تمہارے دروازے پر دستک ہوئی تھی۔ تم نے دروازہ نہیں کھولا اب میں فون کے ذریعے تمہارے پاس آیا ہوں۔ فون بند کروگے تو کسی تیسرے راستے سے آجاؤں گا۔"

وہ غصے سے بولا "تم اتنے پراسرار کیوں بن رہے ہو۔ یہ کیوں نہیں بتاتے کہ کون ہو اور مجھے کیسے جانتے ہو؟"

"میں تمہیں جاننا نہیں چاہتا تھا مگر تم تینوں خوامخواہ ہم سے دشمنی کرنے لگے ہو۔ ناناکا کوڈو سے میرے اور میرے ساتھیوں کے خلاف بولنے لگے ہو۔ ناناکا کوڈو تم تینوں با اعتماد مشیروں کو ہمارے سامنے اہمیت نہیں دے رہا ہے۔ تمہیں اس بات کا بہت غصہ ہے۔"

آئرن مین نے حیرانی سے کہا "اوہ گاڈ! تم ان چار ٹیلی پیتھی جاننے والوں میں سے کوئی ہو مگر تمہیں میرا فون نمبر کیسے معلوم ہوا؟"

دی کلر نے فون بند کردیا۔ وہ نیند میں تھا۔ میری مرضی کے مطابق بولتا رہا تھا۔ میں نے اسے دوبارہ سونے کے لیے ... ادھر آئرن مین فون پر چیخ رہا تھا "ہیلو ہیلو تم خاموش کیوں ہوگئے؟ بولتے کیوں نہیں؟"

میں نے اس کے اندر کہا "ہم بولنے کے لیے فون کے محتاج نہیں ہیں۔"

شدید حیرانی کے باعث فون اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر پڑا۔ اس پر جیسے سکتہ طاری ہوگیا تھا کہ وہ ٹیلی پیتھی جاننے والے دشمن اس کے اندر گھس آئیں گے پھر وہ بے بسی سے بولا "تم مجھے دشمن نہ سمجھو۔ تم چاروں ٹیلی پیتھی جاننے والے ماریا پر دوبار حملے کرنے کے بعد بھی ناکام رہے۔ میں نے ان ناکامیوں پر اپنی رائے پیش کی تھی۔ ناناکا کوڈو کو سمجھایا تھا کہ فرہاد کی موجودگی میں اس عورت پر حملے نہ کیے جائیں۔"

"تم تینوں ساتھی ناناکا کوڈو کو اب تک بہت سمجھاتے اور مشورے دیتے آئے ہو۔ کب تک مشیر بن کر رہو گے۔ اب چھٹی کرو۔"

"ٹھیک ہے۔ تم چاہتے ہو تو ہم ناناکا سے کوئی تعلق نہیں رکھیں گے۔ اس سے دور چلے جائیں گے۔"

میں نے پوچھا "کتنی دور جاؤ گے؟"

"ہم یورپ یا امریکا چلے جائیں گے۔"

"یہ تو بہت قریب ہے۔ ٹیلی فون کے بٹن دباتے ہی مشوروں کا لین دین شروع ہوجائے گا۔ اتنی دور جاؤ۔ جہاں سے کوئی رابطہ نہ ہوسکے۔"

وہ گھبرا کر بولا "آں؟ یہ... یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ دیکھو ہماری ایسی کوئی دشمنی نہیں ہے۔ میں تمہارا دوست بن کر رہ سکتا ہوں۔ چاہو تو اپنا معمول بنالو۔ میں تمہارے بہت کام آؤں گا۔"

ہمارے پاس تم جیسے غلاموں کی کمی نہیں ہے۔ میں دس منٹ کے لیے جارہا ہوں۔ واپس آؤں تو مجھے تمہارے دماغ میں جگہ نہیں ملنا چاہیے۔ اس کی دو ہی صورتیں ہیں یا تو اپنے دماغ کو لاک کرو یا مردہ بنالو۔ دونوں صورتوں میں میری سوچ کی لہریں تمہارے اندر نہیں آئیں گی۔"

وہ چیختا ہوا اٹھ کر کھڑا ہوگیا۔ خلا میں تکتے ہوئے کہنے لگا "ابھی نہ جاؤ۔ میری باتیں سن لو۔ جس طرح بھی چاہو۔ مجھ سے سمجھوتا کرلو۔ میری جان کے دشمن نہ بنو۔"

میں خاموش رہا۔ جواب نہ ملنے پر اس نے نیچے پڑے ہوئے فون کو اٹھا کر نمبر پنچ کیے۔ دوسری طرف دی کلر سورہا تھا "فون کی آواز پر اٹھ گیا۔ اسے آن کرکے کان سے لگا کر بولا "ہیلو؟"

"ہیلو میں آئرن مین بول رہا ہوں۔ ہماری موت آگئی ہے۔ وہ چاروں ٹیلی پیتھی جاننے والے ناناکا کوڈو کے ساتھی ہمارا پتا ٹھکانا فون نمبر معلوم کرچکے ہیں۔ اس نے دس منٹ کی مہلت دی ہے۔ میرے دماغ میں آئے گا اور مجھے مار ڈالے گا۔ مجھے بچاؤ۔ کسی طرح مجھے بچاؤ۔"

دی کلر نے حیرانی سے پوچھا "وہ ٹیلی پیتھی جاننے والے تمہارے دماغ تک کیسے پہنچ گئے؟ تم فوراً ناناکا کوڈو سے رابطہ کرو۔ ان چاروں کو دشمنی سے باز رکھو۔ اس وقت ناناکا ہی تمہیں بچا سکتا ہے۔"

آئرن مین نے ناناکا کے پرائیویٹ نمبر پنچ کیے پھر کان لگا کر سننے لگا۔ تھوڑی دیر بعد ناناکا کی آواز سنائی دی۔ وہ جھنجلا کر بولا "کون ہے؟ کیوں اتنی رات کو پریشان کررہے ہو؟"

"ناناکا میں آئرن مین بول رہا ہوں۔ تمہارے وہ چاروں ٹیلی پیتھی جاننے والے میرے دماغ میں پہنچ گئے ہیں۔ انہیں اس بات کا غصہ ہے کہ ہم ان کی ناکامیوں کے خلاف تم سے بول رہے ہیں۔ اس نے دس منٹ کی مہلت دی ہے۔ یہ مہلت ختم ہورہی ہے۔ وہ آتے ہی ٹیلی پیتھی کے ذریعے مجھے مار ڈالے گا۔"

یہ کہتے وقت آئرن مین نے اپنا ریوالور اٹھالیا تھا۔ اس کی نال اپنی کنپٹی سے لگالی تھی پھر ٹریگر پر انگلی رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا "مجھے بچاؤ۔ کسی طرح بچاؤ۔ ان چاروں کو فوراً اپنے پاس بلاؤ۔ میں مرنا نہیں چاہتا۔ ناناکا میں نے برسوں تمہاری خدمت کی ہے۔ مجھے بچاؤ۔ نہیں۔ نہیں۔ نہیں..."

ٹریگر پر انگلی کا دباؤ بڑھ گیا۔ رات کے سناٹے میں ٹھائیں سے گولی چلنے کی آواز گونجنے لگی۔ یہ گونج فون کے ذریعے ناناکا تک پہنچی۔ اس نے چیخ کر پوچھا "کیا ہوا؟ کس نے گولی چلائی ہے؟ آئرن مین تم خیریت سے تو ہو؟ ہیلو۔ ہیلو۔ ہیلو...!"

اب ہیلو کہنے سے وہ ملنے والا نہیں تھا۔ ہمیشہ کے لیے ساکت ہوچکا تھا۔

○☆○

پورس نے عارضی طور پر شیوانی سے علیحدگی اختیار کی تھی۔ اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا تھا لیکن اس سے بے خبر نہیں تھا۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ وہ بڑی مشکلات کا سامنا کررہی ہے۔ پہلے تو یہ الجھن تھی کہ اس کا شوہر آندرے ہے یا گھنشام؟

گھنشام اسے اپنی شریک حیات ثابت کرنے پر تلا ہوا تھا اور آندرے اس کا شوہر کہلانے سے انکار کررہا تھا پھر وہ کس کے بچے کی ماں بننے والی تھی؟ جبکہ گھنشام اسے کنواری دلہن کہتا تھا۔

آخر ہانگ کانگ کے رجسٹرار آفس سے شادی کے کاغذات منگوائے گئے۔ تب یہ بھید کھلا کہ اس کی شادی پورس سے ہوئی تھی اور وہ پورس کو آندرے کہہ رہی تھی۔ اسکاٹ لینڈ یارڈ کی عدالت میں اس کا محاسبہ کیا گیا۔ اس سے پوچھا گیا "تم ہانگ کانگ میں پورس کے ساتھ رجسٹرار آفس گئیں۔ اس کے ساتھ شادی کے کاغذات پر تم نے دستخط کیے پھر پورس کو اب تک آندرے کہہ کر ہمیں کیوں دھوکا دیتی رہی ہو؟"

شیوانی نے جواب دیا "میں خود دھوکا کھاتی رہی ہوں۔ وہ اپنا نام پورس نہیں آندرے بتاتا رہا۔"

"اس نے پورس کے نام سے شادی کی۔ تم نے نکاح نامے میں پورس کا نام پڑھا پھر اس سے یہ کیوں نہیں پوچھا کہ وہ خود کو آندرے کیوں کہہ رہا ہے؟"

"مجھے نکاح کے کاغذات دیکھ کر اب معلوم ہو رہا ہے کہ اس کا نام پورس ہے۔ میں اب تک اس کی اصلیت سے بے خبر تھی۔ میں نے شادی کی خوشی میں نکاح نامے کو نہیں پڑھا تھا اور نہ ہی اس کے نام پر توجہ دی تھی۔ میں تو یہ جانتی تھی کہ میرے ساتھ آندرے آیا ہے۔ آندرے کے ساتھ نکاح ہو رہا ہے۔ اس لیے میں نے دستخط کر دیے۔"

ایک اعلیٰ عہدے دار نے سوال کیا "کیا پورس نے تمہیں ہپناٹائز کیا ہے؟"

"نہیں۔ پورس نے مجھ پر کوئی ایسا عمل نہیں کیا ہے۔ آپ شاید یہ سمجھ رہے ہیں کہ میں اس سے سحرزدہ رہتی ہوں۔ وہ جو کہتا ہے اس پر عمل کرتی ہوں مگر یہ درست نہیں ہے۔ میں اس کی معمول نہیں ہوں صرف ایک محبت کرنے والی بیوی کی حیثیت سے رہتی رہوں۔"

"تم اس سے محبت کرتی ہو پھر اس نے دھوکا کیوں دیا؟ وہ اپنا نام اپنی اصلیت تم سے کیوں چھپاتا رہا؟"

"میں اپنا نکاح نامہ پڑھنے کے بعد خود حیران ہوں کہ میں پورس کی بیوی اور فرہاد علی تیمور کی بہو بن چکی ہوں۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ پورس نے اتنی بڑی بات مجھ سے کیوں چھپائی تھی۔"

ایک اور اعلیٰ عہدے دار نے کہا "شیوانی تم اسکاٹ لینڈ یارڈ کی بہت ہی ذہین اور چالاک جاسوس تسلیم کی جاتی ہو۔ ہماری عقل نہیں مانتی کہ تم دھوکا کھا رہی تھیں۔ ایک بات صاف طور پر سمجھ میں آ رہی ہے کہ پورس نے تمہیں اپنی معمول بنایا ہے۔ اسی لیے تم اس کی اصلیت سے بے خبر رہی ہو۔"

"میں نہیں مانتی۔ کوئی میرے ذہن کو تسخیر نہیں کر سکتا۔ یہ سوچنا بھی اپنی توہین سمجھتی ہوں کہ پورس یا کوئی بھی ٹیلی پیتھی جاننے والا مجھے اپنا معمول بنائے گا اور میں بن جاؤں گی۔"

"تم اتنے یقین سے کہہ رہی ہو تو پھر ہم مان لیتے ہیں کہ تم اس کی معمول نہیں ہو۔ اس سے سحرزدہ نہیں ہو اور پوری حاضر دماغی سے اسے پورس سمجھتی رہی ہو لیکن ہمارے سامنے اس کی اصلیت چھپا کر اسے آندرے کہتی رہی ہو۔"

"میں کہہ چکی ہوں کہ اس نے مجھے دھوکا دیا ہے۔ اپنا نام آندرے بتاتا رہا ہے۔"

"وہ تمہیں دھوکا کیوں دے گا۔ وہ تو تم سے اتنی محبت کرتا ہے کہ تمہیں اپنے بچے کی ماں بنا رہا ہے۔ محبت اور اعتماد کا اس سے بڑا ثبوت کیا ہوگا کہ اس نے ٹرانسفارمر مشین کا نقشہ تمہیں دیا ہے پھر بھی تم اسے دھوکے باز کہہ رہی ہو۔ اس نے دنیا کی سب سے اہم چیز، سب سے اہم نقشہ تمہارے ذریعے ہمارے پاس کیوں پہنچایا ہے۔ ہمیں تو اس کے پیچھے کوئی بڑی سازش صاف دکھائی دے رہی ہے۔"

دوسرے عہدے دار نے کہا "اور شیوانی تم اس سازش میں شریک ہو۔"

تیسرے عہدے دار نے کہا "تمہیں بابا صاحب کے ادارے سے بہت بڑی آفر دی گئی ہے۔ تمہیں فرہاد علی تیمور کے خاندان کی بہو بنایا گیا ہے۔ تمہارے لیے اس سے بڑا اعزاز اور کیا ہو سکتا تھا۔ تم ان کی سازش میں شریک ہو گئیں۔ تم نے ان کی پلاننگ کے مطابق پورس کی اصلیت چھپائی اور اپنے شوہر کا نام آندرے بتا کر وہ نقشہ پیش کر کے ہمارا اعتماد حاصل کیا۔ ایک فرضی آندرے کا کارنامہ بیان کیا کہ اس نے جان جوکھم میں ڈال کر وہ نقشہ حاصل کیا ہے۔"

ایک اور عہدے دار نے کہا "جبکہ ٹرانسفارمر مشین کے ایسے نقشے بابا صاحب کے ادارے کے اسٹور روم میں سیکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں پڑے ہوں گے۔ تم وہاں سے نقشے کی مائیکرو فلم منگوا کر ہمارے پاس لے آئیں۔"

ایک اور عہدے دار نے کہا "اور ہم خوش ہوتے رہے کہ تم نے ہمیشہ کے مقابلے میں اس بار سب سے بڑا کارنامہ انجام دیا ہے۔ دانا لوگ کہتے ہیں کہ کسی وفادار پر بھی بھروسا نہیں کرنا چاہیے۔ تم نے اس مشہور و معروف خاندان کی بہو بننے کا اعزاز حاصل کرنے کے لیے اپنی برسوں کی وفاداری... اور اپنی تمام بہترین خدمات کو خاک میں ملا دیا۔ ہمارے اس الزام کے جواب میں کیا کہتی ہو؟"

اس نے تمام عہدے داروں کو دیکھتے ہوئے کہا "جسے میں آندرے سمجھتی رہی اس پورس نے ایک بار مجھے سمجھایا تھا کہ میں آپ جیسے عہدے داروں پر بھروسا نہ کروں۔ جب حالات بدلتے ہیں تو پھر کسی بھی وفادار پر بھروسا نہیں کیا جاتا۔

ایک وقت آئے گا۔ جب تم میں سے کوئی مجھ پر بھروسا نہیں کرے گا اور میں دیکھ رہی ہوں کہ میرے ساتھ یہی ہو رہا ہے۔"

"تم بھروسا دلاؤ۔ اپنے خلاف ان الزامات کو غلط ثابت کرو۔ ہم پھر تم پر اعتماد کرنے لگیں گے۔"

"میری یہ بات کیوں تسلیم نہیں کی جا رہی ہے کہ پورس نے مجھے دھوکا دیا ہے۔ میں اب تک اسے آندرے سمجھتی رہی ہوں لیکن آپ سب یہی کہہ رہے ہیں کہ میں کسی سازش کے تحت اسے آندرے کہتی رہی ہوں۔" اس نے ڈائریکٹر جنرل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا "آپ مجھے اپنا دست راست کہتے رہے ہیں۔ مجھ پر اندھا اعتماد کرتے رہے ہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ میرے اس برے وقت میں مجھ پر اعتماد کریں۔"

ڈائریکٹر جنرل نے کہا "تم پہلے والی ہماری شیوانی ہوتیں تو میں ابھی تمہاری حمایت میں بولتا مگر تم تو فرہاد کی بہو ہو۔ دشمن کی لابی میں پہنچ کر کہہ رہی ہو کہ اعتماد کروں اگر تم ان کی سازش میں شریک نہیں ہو تو کس مقصد کے لیے مشین کا یہ نقشہ ہمارے پاس لائی ہو؟"

"میں یہ نہیں جانتی تھی کہ مجھے یہ نقشہ پورس دے رہا ہے۔ میں اس کی اصلیت جانتی تو اس سے دوستی کرتی نہ شادی! میں تو ان کے خلاف چین میں ٹرانسفارمر مشین تباہ کرنے اور نقشہ چرا کر لانے گئی تھی۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ میرے لیے وہ نقشہ کوئی آندرے نہیں چرا رہا ہے۔ بلکہ پورس میرے ساتھ یہ کھیل کھیل رہا ہے۔"

"تم نے پورس سے یہ پوچھا تو ہوگا کہ وہ تمہارے ساتھ کیوں ایسا کر رہا ہے؟"

"پورس مجھ سے رابطہ نہیں کر رہا ہے اور میں اس کا پتا ٹھکانا اور فون نمبر نہیں جانتی ہوں۔"

"تمہارے پاس تین ٹیلی پیتھی جاننے والے تھری جے ہیں۔ وہ خیال خوانی کے ذریعے پورس سے رابطہ کر سکتے ہیں۔"

شیوانی نے کہا "مجھے کل رات کو معلوم ہوا کہ میری شادی پورس سے ہوئی ہے۔ اس نکاح نامے کو پڑھنے کے بعد میری نیند اڑ گئی۔ مجھے ابھی تک یقین نہیں آ رہا ہے کہ میں پورس کی بیوی ہوں۔ یہ کیسے ہو گیا؟ میں کیسے اس کی بیوی بن گئی؟ یہ الجھن دور نہیں ہو رہی ہے پھر مجھے یہاں عدالت میں حاضر ہونا تھا۔ میں پورس سے اس لیے بھی رابطہ نہیں کر سکی کہ تھری جے مجھ سے رابطہ نہیں کر رہے تھے اگر وہ ابھی آئیں گے تو ابھی پورس سے بات کرا سکیں گے۔"

"وہ تینوں ٹیلی پیتھی جاننے والے اب تم سے رابطہ نہیں کریں گے۔ پچھلی رات ان تینوں کو ہپناٹائز کرایا گیا ہے۔ ان کا برین واش کیا گیا ہے۔ آئندہ وہ تمہارے معمول نہیں رہیں گے۔ ان تینوں کی وفاداری صرف اسکاٹ لینڈ یارڈ کے لیے ہوگی۔"

وہ بولی "یہ ناانصافی ہے۔ میں نے اپنی محنت سے ان تینوں کی وفاداریاں حاصل کی تھیں۔ آپ انہیں جبراً مجھ سے چھین رہے ہیں۔"

"موجودہ حالات میں ہم جو بہتر سمجھ رہے ہیں وہ کر رہے ہیں۔ آج دوپہر عدالت میں ان تینوں کو پیش کیا جائے گا۔ وہ خیال خوانی کے ذریعے پورس سے رابطہ کریں گے۔ اس سے کہا جائے گا اگر وہ تمہیں واقعی بیوی مانتا ہے اور اپنی بیوی اور بچے کی بہتری چاہتا ہے تو یہاں عدالت میں حاضر ہو جائے۔"

جج نے کہا "دوپہر تک کے لیے عدالت برخاست کی جاتی ہے۔ یہ حکم دیا جاتا ہے کہ آخری فیصلہ سنانے سے پہلے پورس کو یہاں حاضر کیا جائے۔"

اب دو گھنٹے بعد عدالت میں حاضر ہونا تھا۔ شیوانی نے ڈائریکٹر جنرل سے کہا "میں نہیں جانتی تھی کہ پورس مجھے کیوں دھوکا دے رہا ہے۔ اب بات سمجھ میں آ رہی ہے۔ میں نے دعویٰ کیا تھا کہ آپ تمام اعلیٰ عہدے دار مجھ پر اندھا اعتماد کرتے ہیں۔ مجھ پر کسی بھی حال میں کبھی کسی طرح کا شبہ نہیں کریں گے لیکن پورس مجھ سے دور ہو کر عملی طور پر ثابت کر رہا ہے کہ میں صرف اس کی بیوی بننے کے باعث ناقابل اعتماد بن گئی ہوں۔ میری پچھلی تمام وفاداریاں، میرے تمام کارنامے بھلائے جا رہے ہیں۔"

"تم نے دشمنوں سے رشتے داری کی ہے۔ ہم تم پر بھروسا کیسے کر سکتے ہیں؟"

"آپ یہ نہیں دیکھ رہے ہیں کہ میں نے جان بوجھ کر رشتے داری نہیں کی ہے۔"

"جان بوجھ کر کی ہے۔ تم نادان بچی نہیں ہو کہ ساری زندگی ایک مرد کے ساتھ رہنے کے لیے اس کے نام سے دھوکا کھاتی رہو گی۔ پورس کو آندرے سمجھتی رہو گی۔ کیا یہ کوئی ماننے والی بات ہے؟"

وہ جھنجلا کر اسکاٹ لینڈ یارڈ کے گیسٹ ہاؤس میں آ گئی۔ دروازے کو بند کر کے بستر پر آ گئی۔ پورس کے بارے میں سوچنے لگی۔ اس پر غصہ آ رہا تھا مگر نفرت سے نہیں آ رہا تھا کیونکہ اسے اپنا تن من دے چکی تھی۔ اس کے ساتھ دن رات رہتی آئی تھی۔ اس کے پیار کا ایک ایک انداز اس کے دل پر نقش تھا۔

اس کے اندر یہ بات تھی کہ وہ بہت اچھا ہے۔ بہت

پیار کرنے والا جیون ساتھی ہے۔ ٹیلی پیتھی کے ذریعے اس کے لیے بہت کچھ کرتا رہا ہے۔ اس نے تھری جے کو ٹریپ کرکے اس کا معمول بنا دیا تھا لیکن ان تینوں۔۔۔۔ کو اب اس سے چھین لیا گیا تھا۔

پورس نے اسے جو کچھ دیا تھا۔ وہ سب اس کے اپنے اسکاٹ لینڈ یارڈ والے اس سے چھین چکے تھے۔ دل تو اسی کی طرف مائل رہے گا جو دیتا رہا تھا اور اب تو بچے کا ایک خوب صورت تحفہ دے رہا تھا۔ وہ سوچ کے ذریعے کہنے لگی "پورس کیسے سنگ دل محبوب ہو۔ محبت کی انتہا بھی کر رہے ہو اور مصائب میں بھی الجھا رہے ہو؟"

وہ ایک دم سے اچھل کر بیٹھ گئی۔ اسے اپنے اندر پورس کی آواز سنائی دی "اگر تم مجھے چیلنج نہ کرتیں تو میں یہ سب کچھ نہ کرتا۔ میں نے کہا تھا۔ تم اسکاٹ لینڈ یارڈ والوں کا اعتماد قائم نہیں رکھ سکو گی مگر تم میری بات ماننے کو تیار نہیں تھیں۔"

"ہاں یہ میری غلطی تھی۔ تم کہاں ہو فوراً آجاؤ۔"

"پہلے میری بات سمجھو۔ ہم پہلے ہی بھانپ لیتے ہیں کہ آئندہ کیا ہو سکتا ہے اور یہ بات تو آئینے کی طرح صاف نظر آرہی تھی کہ اسکاٹ لینڈ یارڈ والے تمہارا نکاح نامہ ضرور دیکھیں گے۔ تب انہیں میری اصلیت معلوم ہو جائے گی۔ میں ان کی گرفت میں نہیں آنا چاہتا تھا اس لیے لندن پہنچنے سے پہلے ہی تم سے دور ہو گیا۔"

"اور مجھے مصیبتوں میں چھوڑ دیا ہے کیا یہ تمہاری مردانگی ہے؟"

"ایسا نہ کرتا تو تمہیں کبھی عقل نہ آتی۔ جہاں تک مردانگی کا تعلق ہے تو میں تمہاری نگرانی کر رہا ہوں۔ تم پر اب تک کوئی آنچ نہیں آئی ہے۔ پریشان ہو رہی ہو مگر تجربات حاصل کرنے کے لیے ایسی پریشانیوں سے گزرنا پڑتا ہے۔"

"مگر میں نقصان اٹھا رہی ہوں۔ میرے تین ٹیلی پیتھی جاننے والے مجھ سے چھین لیے گئے ہیں۔"

"فکر نہ کرو کوئی شیر کے منہ سے لقمہ نہیں چھین سکتا۔ وہ تینوں ٹیلی پیتھی جاننے والے تھری جے ان اسکاٹ لینڈ یارڈ والوں کو بہت مہنگے پڑیں گے۔"

"کیا وہ تینوں مجھے مل جائیں گے؟"

"کیا یہ ایک ٹیلی پیتھی جاننے والا شوہر کافی نہیں ہے؟"

"تم شوہر ہو۔ میں انہیں اپنا معمول بنا کر رکھنا چاہتی ہوں۔ اسکاٹ لینڈ یارڈ کے تمام عہدے دار میرے لیے چیلنج بن گئے ہیں۔ میں انہیں چیلنج کا جواب دوں گی۔"

"یہ میں بتاؤں گا کہ چیلنج کا جواب کیسے دیا جاتا ہے۔ ایک گھنٹے بعد پھر عدالت میں حاضر ہونے جاؤ گی۔ یہ ساری باتیں بھول کر پیار و محبت کی باتیں کرو۔"

"صرف محبت کی باتیں کروں؟ کیا یہاں آکر مجھ سے نہیں لگاؤ گے۔ میرے اندر اپنے بچے کو محسوس نہیں کرو گے؟ میں بیان نہیں کر سکتی کہ ماں بننے کے لیے میرے کتنی مسرتیں بھر گئی ہیں۔"

"میں تمہارے خیالات پڑھ کر معلوم کر رہا ہوں یہ بتاؤ تم نے دل سے پورس کو قبول کیا ہے؟"

"یہ احمقانہ سوال ہے۔ تم آندرے ہو یا پورس بھی نام اپنے مرد کا ہو سکتا ہے۔ میں تو سب کچھ بھول کر سے پہلے اپنے بچے کے باپ کو قبول کر رہی ہوں۔ اس کے بعد پورس کی شخصیت اور فرہاد علی تیمور کا خاندان مجھے کرنے کے لیے بہت ہے۔"

"تو پھر یہ بتاؤ۔ میں تمہیں جہاں لے جاؤں گا وہاں گی۔ میرے مناسب فیصلوں سے انکار نہیں کرو گی؟"

"نہیں کروں گی۔ کہاں لے جانے کا ارادہ ہے؟"

"ہم تقریباً چھ ماہ تک مختلف ممالک میں رہیں گے جب تمہاری زچگی کا وقت قریب آئے گا۔ تو تم بابا صاحب کے ادارے میں چلی جاؤ گی۔"

وہ خوش ہو کر بولی "میں بابا صاحب کے ادارے میں جاؤں گی؟ جہاں کوئی پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا وہاں مجھے رہنے کی اجازت ملے گی؟"

"کیوں؟ تمہیں یقین نہیں آرہا ہے؟"

"یقین کیوں نہیں آئے گا۔ میں فرہاد علی تیمور کی بہو ہوں۔ تم میرے پاس کب آرہے ہو؟"

"میں تمہارے پاس ہوں۔ تمہارے اندر ہوں۔ تم سے بول رہا ہوں۔ میری جسمانی موجودگی چاہتی ہو تو ذرا انتظار کرو۔ پہلے اسکاٹ لینڈ یارڈ والوں سے نمٹ لوں۔"

وہ دو گھنٹے بعد پھر عدالت میں حاضر ہوئی۔ جج کے سامنے تمام اعلیٰ عہدے دار بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ بھی ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ ڈائریکٹر جنرل نے کہا "مائی لارڈ! ہمارے تین ٹیلی پیتھی جاننے والے جے کافو، جے فلو اور جے سامو یہاں خیال خوانی کے ذریعے موجود ہیں۔ ہم نے ان تینوں کو بہت سخت حفاظتی انتظامات میں رکھا ہے۔ انہیں پبلک پلیس میں لایا جائے گا تو دشمن انہیں نقصان پہنچائیں گے۔ لہٰذا وہ جسمانی طور پر یہاں حاضر نہیں ہوں گے۔ ہمارے یہ تین نوجوان جاسوس یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ تینوں ان کے دماغوں میں موجود ہیں۔"

جج نے کہا "میں اس ادارے کی بہتری اور سلامتی کے لیے ان تینوں کی نادیدہ موجودگی کو تسلیم کرتا ہوں۔ عدالت کی کارروائی شروع کی جائے۔"

ڈائریکٹر جنرل نے کہا "ہمارے تھری جے نے پورس سے رابطہ کیا تھا اور اسے شیوانی سے شادی کرنے کے سلسلے میں یہاں بیان دینے کے لیے کہا گیا تھا۔ اس نے حاضر ہونے کا وعدہ کیا ہے اگر وہ وعدے کا پابند ہے تو اپنی حاضری ثابت کرے۔"

ایک اعلیٰ عہدے دار نے اپنی جگہ سے اٹھ کر کہا "میں جارج فرنانڈو ہوں لیکن اس وقت میری شخصیت گم ہو گئی ہے۔ میں پورس ہوں اور اس کے اندر رہ کر بول رہا ہوں۔"

"مسٹر پورس کیا آپ شیوانی کو اپنی بیوی تسلیم کرتے ہیں؟"

"تسلیم کرتا ہوں۔ میں نے ہانگ کانگ کے رجسٹرار آفس میں شیوانی سے شادی کی تھی۔"

"کیا تم نے اپنا اصل نام چھپایا تھا اور خود کو آندرے کہا کرتے تھے؟"

"ہاں شیوانی کو یہ دعویٰ تھا کہ اس کی نگاہوں کی گرمی سامنے والے کو سچ بولنے پر مجبور کرتی ہے اور یہ میں نے دیکھا تھا۔ کوئی بھی شخص اس کے سامنے آکر اپنی اصلیت بیان کر دیتا تھا۔ میں اپنی غیر معمولی قوتوں کو آزمانا چاہتا تھا۔ اس لیے میں نے اسے ایک فرضی نام آندرے بتایا۔ اس سے کئی معاملے میں جھوٹ بولتا رہا تاکہ یہ اپنی غیر معمولی نظروں سے میرا سچ پکڑ لے لیکن یہ ناکام رہی۔ میں نے سوچا تھا۔ ہانگ کانگ سے واپسی پر اسے اپنی اصلیت بتا دوں گا۔"

"مگر تم نے واپسی پر بھی اصلیت نہیں بتائی۔ اسے اب تک دھوکا کیوں دے رہے ہو؟"

"دھوکے باز ہوتا تو اس عدالت میں حاضر نہ ہوتا۔ شیوانی میری محبت ہے۔ میرے ہونے والے بچے کی ماں ہے۔ میں دور رہ کر بھی اس کی نگرانی اور حفاظت کر رہا ہوں۔"

"مگر تم اس سے دور کیوں ہو؟"

"میں شیوانی سے نہیں تم لوگوں سے دور ہوں۔ میں جانتا تھا۔ جب نکاح نامے کے ذریعے تم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ میں پارس ہوں تو شیوانی پر شبہ کیا جائے گا کہ یہ ہم سے مل کر آپ لوگوں کے خلاف سازش کر رہی ہے لیکن شیوانی کا دعویٰ تھا کہ تم سب اس پر اندھا اعتماد کرتے ہو۔ یہ کبھی جھوٹ نہیں بولتی ہے۔ دھوکا نہیں دیتی ہے۔ اس ادارے کی وفادار ہے۔ لہٰذا اس پر شبہ نہیں کیا جائے گا۔ آج میں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ تم اس کی تمام خوبیوں' کارناموں اور وفاداریوں کو خاک میں ملا کر اس پر شبہ کر رہے ہو۔ جبکہ اس نے ایک چھوٹی سی غلطی بھی نہیں کی ہے۔ اسکاٹ لینڈ یارڈ کے خلاف کوئی سازش نہیں کی ہے۔ اس کے برعکس فائدہ پہنچایا ہے۔ اس ادارے کو مشین کا نقشہ لا کر دیا ہے۔"

ڈائریکٹر جنرل نے پوچھا "ہمارے ادارے سے کبھی تمہاری دوستی نہیں رہی پھر دوستی کے بغیر تم نے مشین کا نقشہ ہمیں کیوں دیا ہے؟ اور اسے دے کر ہم سے کچھ حاصل نہیں کیا ہے؟"

"اگر تم لوگوں سے ہماری دوستی نہیں تھی تو دشمنی بھی نہیں تھی۔ یہ الگ بات ہے کہ ہم کبھی ایک دوسرے کے کام نہیں آئے۔ اب میں نے دوستی کی ابتدا کی ہے تو اس میں شیوانی کا جرم کیا ہے؟"

"اگر دوستی کرنا چاہتے تو اپنا نام بتا کر مشین کا وہ نقشہ تحفے کے طور پر پیش کرتے۔"

"نام نہ بتانے کے باوجود تحفہ اپنی جگہ اہم ہے۔ میں کہہ چکا ہوں کہ صرف شیوانی کو سبق سکھانا چاہتا تھا۔ وہ آپ سب پر اتنا زیادہ اعتماد کر رہی تھی جو اسے نقصان پہنچانے والا تھا اور یہ بے چاری اعتماد کے باعث نقصان اٹھا رہی ہے۔ اس ادارے کی ایک اعلیٰ عہدے دار ہے لیکن ملزمہ بن کر عدالت میں کھڑی ہوئی ہے۔ اب اسے عقل آگئی ہے۔ میں نے سبق سکھا دیا ہے اس لیے خود کو ظاہر کر رہا ہوں؟"

"تم نے دنیا میں سب سے زیادہ خطرناک ہتھیار پیدا کرنے والی مشین کا نقشہ ہمیں دیا ہے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اس کے پیچھے تمہارے اور تمہارے باپ کے اور بابا صاحب کے ادارے کے اہم مقاصد ہیں۔ جنہیں تم چھپا رہے ہو۔ ہمیں کھل کر اپنے مقاصد بتاؤ۔"

"تم لوگ ہمارے مقاصد سمجھنا چاہو تو آسانی سے سمجھ لو گے۔ جب سے چین میں یہ مشین تیار ہوئی ہے۔ تمام دنیا میں کھلبلی پیدا ہو گئی ہے۔ امریکا پھر ایک نئی مشین تیار کر رہا ہے۔ اسرائیل میں جو مشین تیار ہو چکی ہے اس کی تیاری کے پیچھے ہمارا ہاتھ رہا ہے۔ ہم چاہتے ہیں دنیا کے تمام بڑے ممالک میں یہ مشین اور ٹیلی پیتھی جاننے والی فوج موجود ہو۔ جس طرح ایٹم بموں کی موجودگی کے خوف سے کوئی ایک دوسرے کے ملک پر بڑا حملہ نہیں کرتا ہے۔ اسی طرح ٹیلی پیتھی جاننے والی فوج ہر ملک میں موجود ہوگی تو کوئی کسی کے خلاف سازش نہیں کر سکے گا۔ خیال خوانی کے ذریعے سبھی کو ایک دوسرے کا کچا چٹھا معلوم ہوتا رہے گا اور وہ ایک دوسرے سے محتاط بھی رہا کریں گے اور محفوظ بھی رہا کریں گے۔"

"تم بڑے مضبوط دلائل کے ساتھ اپنے نیک ارادوں کا اظہار کر رہے ہو لیکن یہ بات عقل تسلیم نہیں کرتی کہ تم فرشتہ بن کر ساری دنیا میں طاقت کا توازن قائم کر رہے ہو اور

ہر ملک کو مشین کا نقشہ بانٹتے پھر رہے ہو۔ تم نے چین کے بعد یہ نقشہ ہمیں دیا ہے۔ کیا واقعی دوسرے ملکوں کو بھی دے رہے ہو؟"

"رفتہ رفتہ دوسرے ملکوں میں مشینیں تیار ہوتی رہیں گی۔ ٹیلی پیتھی جاننے والے بے شمار لوگ پیدا ہوتے رہیں گے۔ تب آپ کو ہماری بات کا یقین آئے گا۔"

"ہم دیکھیں گے کہ آئندہ ایسا ہوگا یا نہیں لیکن جب تک تمہارے نیک ارادوں کا ثبوت نہیں ملے گا۔ ہم اسے گہری اور نہ سمجھ میں آنے والی سازش سمجھتے رہیں گے اور تب تک شیوانی ہماری نظروں میں مشکوک رہے گی۔ ہم اسے لندن سے باہر جانے کی اجازت نہیں دیں گے۔ اس کی سختی سے نگرانی کی جائے گی۔"

پورس نے کہا "صاف لفظوں میں فیصلہ سناؤ کہ شیوانی کو یہاں قیدی بنا کر رکھیں گے۔"

جج نے کہا "یہ ضمانت کے طور پر یہاں رہے گی۔ آئندہ کبھی کسی سازش کے باعث ہمیں نقصان پہنچے گا تو شیوانی کو قرار واقعی سزا دی جائے گی۔"

"فرہاد علی تیمور کی بہو کو قیدی بنانے کا فیصلہ سنانے سے پہلے اچھی طرح سوچ لیں کہ اپنے لیے کیسے کیسے مسائل پیدا کرنے والے ہیں اگر آ۔ ۔ کی کسٹڈی میں رہنے سے شیوانی کو ایک ذرا سا بھی نقصان پہنچے گا تو پھر اس عالمی شہرت یافتہ ادارے کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے گی۔"

"شیوانی کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ ہم صرف اسے ضمانت کے طور پر اس کے بنگلے میں نظر بند رکھیں گے۔ یہ وہاں آرام سے رہے گی۔"

انہوں نے شیوانی کو قیدی بنا کر رکھنے کا فیصلہ سنا دیا۔ پورس اس فیصلے کے خلاف اسی وقت کارروائی کر سکتا تھا لیکن وہ مصلحتاً خاموش رہا۔ اس نے شیوانی سے کہا "میری جان یہ تمہیں ایک دن کے لیے بھی قیدی بنا کر نہیں رکھ سکیں گے۔ انہیں اپنے حفاظتی انتظامات پر بڑا ناز ہے۔ میں آج رات ہی تمہیں یہاں سے نکال لے جاؤں گا۔"

○☆○

ان تین بدنام زمانہ مجرموں کو بڑا فخر تھا کہ وہ ناقابلِ گرفت اور ناقابلِ شکست ہیں۔ ان میں سے آئرن مین شکستہ ہو چکا تھا۔ زندگی سے ٹوٹ پھوٹ کر اس دنیا سے نابود ہو چکا تھا۔ باقی دو رہ گئے تھے۔ ان میں سے ایک دی کلر اور دوسرا دی ونر تھا۔

دی کلر سنگدل قاتل تھا۔ دوسروں کی موت لاتا تھا۔ اب اپنی موت آنکھوں کے سامنے نظر آ رہی تھی۔ ایسی موت جس سے وہ پیچھا نہیں چھڑا سکتا تھا۔ ٹیلی پیتھی ایک ایسا ہتھیار تھا۔ جس سے بچنے کے لیے وہ کوئی ڈھال بنا سکتا تھا۔ وہ پریشان ہو کر اپنے ساتھی سے بولا "مر... وہ ٹیلی پیتھی جاننے والے ہمارا پتا ٹھکانا اور فون نمبر جان... گئے؟"

دی ونر نے کہا "میں کیا بتاؤں۔ مجھے تو ہیبت ... نہیں آتی ہے۔ مجھے بڑا غرور تھا کہ میں زندگی میں ہمیشہ ... ہوں لیکن یہ خیال خوانی کرنے والے کسی بھی لمحے م... موت دے دیں گے۔"

وہ دونوں بار بار ناناکا کوڈو سے رابطہ کر رہے تھے او... رہے تھے "تم نے اپنے فائدے کے لیے ان ٹیلی پیتھی... والوں سے دوستی کی لیکن وہ ہم سے دشمنی کر رہے ... انہوں نے آئرن مین کو مار ڈالا ہے اور تم ان سے پوچھ... کہہ رہے ہو۔"

ناناکا نے کہا "تم سب میرے لیے اہم ہو اور اہم... گے۔ میں ان ٹیلی پیتھی جاننے والوں کا محاسبہ کر رہا ہوں... قسمیں کھا کر کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے آئرن مین کو ہلا... نہیں کیا ہے۔"

"اور تم ان کی قسموں پر اعتبار کر رہے ہو۔ ہم آج... اتنی رازداری سے زندگی گزارتے آ رہے ہیں۔ کوئی ... آج تک ہمارے سائے تک بھی نہیں پہنچ سکا مگر تمہار... ٹیلی پیتھی جاننے والے پہنچ گئے ہیں۔"

"ٹیلی پیتھی جاننے والے دوسرے دشمن بھی ہیں ... نے آئرن مین کو ہلاک کیا ہوگا۔"

"فرہاد سے ہمارا کوئی تعلق نہیں رہا۔ دنیا میں سب... مجرموں کی طرح ہم بھی مجرم ہیں۔ اسے ہم مجرموں سے ... دشمنی ہوگی۔ دشمن تو تمہارے ٹیلی پیتھی جاننے والے ... ہم ان کے خلاف تم سے شکایتیں کرتے رہے ہیں وہ ... مخالفت برداشت نہیں کر رہے ہیں۔ آئرن مین کے بعد ... ہمیں زندہ نہیں چھوڑیں گے۔"

ناناکا نے یقین دلایا "ایسا نہیں ہوگا۔ چاروں ٹیلی... جاننے والے ، دونوں کو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔"

ناناکا کوڈو اپنے محل کے ایک حصے میں بیٹھا ہوا تھا۔ ... کے آس پاس اور پیچھے محافظ سمورائی کھڑے ہوئے تھے ... کے سامنے چار سیکیورٹی گارڈز تھے۔ ان چاروں کے ... بائرن ٹوڈ، ہاروے، بیکر برائٹ اور سائمن موجود تھے ... اپنے کان سے ریسیور لگائے دی کلر اور دی ونر کی باتیں ... رہا تھا اور وہ چاروں ٹیلی پیتھی جاننے والے باتوں کے جو... دے رہے تھے۔ اپنی طرف سے صفائی پیش کر رہے تھے ... الزام دے رہے تھے کہ میں ان کے ایک ساتھی کو ہلا... کر کے آپس میں اختلافات پیدا کر رہا ہوں۔

وہ دونوں یہ ماننے کے لیے تیار نہیں تھے۔ ان کا ساتھی اپنی موت سے پہلے ان کے خلاف بیان دے چکا تھا اور وہ یہ جانتے تھے کہ مجھ سے ان کا کبھی کوئی تعلق نہیں رہا ہے۔ تعلق تو صرف انہی چاروں سے ہے۔

اس معاملے نے ناناکا کوڈو کو بھی الجھا دیا تھا۔ وہ مانتا تھا کہ میں انہیں آپس میں لڑانے کی سازش کر سکتا ہوں لیکن یہ یقین نہیں آ رہا تھا کہ میں ان کے اندر پہنچ سکتا ہوں پھر وہ مجرم ناناکا سے بھی زیادہ پراسرار تھے۔ بڑی حکمت عملی سے چھپ کر رہتے تھے۔ ناناکا کا خیال تھا کہ میں ان پراسرار مجرموں تک نہ پہنچ سکوں گا اور نہ ہی میں انہیں جانتا ہوں۔

اسے شبہ تھا کہ بائرن ٹوڈ وغیرہ اس کے لیے کام تو کر رہے ہیں لیکن محل کے اندر اور باہر اس کے خاص آدمیوں کے دماغوں میں گھس رہے ہیں۔ اس کے اہم راز معلوم کر رہے ہیں۔ اس طرح وہ اس کے خاص مشیر آئرن مین کے اندر بھی پہنچ گئے تھے۔ اسے ہلاک کر دیا تھا۔ اب ناناکا کو اپنے دو مشیروں کی فکر تھی۔ وہ ان چاروں ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو بھی ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس نے کہا "تم کہتے ہو کہ فرہاد نے میرے ایک مشیر کو مار ڈالا ہے۔ چلو میں یقین کرتا ہوں لیکن میرے باقی دو مشیروں کو نقصان نہیں پہنچنا چاہیے۔"

بائرن ٹوڈ نے کہا "جب ہم تمہارے دو مشیروں کو جانتے نہیں ہیں تو انہیں کیسے نقصان پہنچائیں گے۔ تم یہ کیوں سمجھ رہے ہو کہ تمہارے آدمیوں کو ہم سے نقصان پہنچ رہا ہے؟"

ناناکا نے کہا "میرا ذہن بری طرح الجھا ہوا ہے۔ عقل کہتی ہے کہ فرہاد میرے مشیروں کو نہیں جانتا ہے اگر کسی طرح جان بھی لے تو انہیں ہلاک کر کے کچھ حاصل نہیں کر سکے گا اور جب وہ میرے مشیروں تک پہنچے گا تو مجھ تک پہنچنے کا بھی راستہ نکال لے گا اور وہ تو یہی چاہے گا کہ میرے اپنوں میں سے کسی کو نقصان پہنچائے بغیر خاموشی سے میری شہ رگ تک پہنچ جائے۔ اسے راستہ ملتے ہی وہ ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کرے گا۔ فوراً مجھے مار ڈالے گا۔"

ہاروے نے کہا "ناناکا تم ہم پر شبہ کر رہے ہو۔ کھل کر نہیں بول رہے ہو کہ ہماری دوستی پر اعتماد نہیں رہا ہے۔"

وہ بولا "ہماری تمہاری گہری دوستی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تم میں سے کوئی مجھے نقصان نہیں پہنچائے گا لیکن میرے وہ تینوں مشیر تمہاری مخالفت کر کے مصیبت میں پڑ گئے ہیں اگر تم سب ان دونوں کی حفاظت کرو گے۔ انہیں جانی نقصان نہیں پہنچنے دو گے۔ تب میں سوچوں گا کہ واقعی کسی دشمن ٹیلی پیتھی جاننے والے نے آئرن مین کو ہلاک کیا تھا۔"

بائرن ٹوڈ نے کہا "ہماری کوشش ہوگی کہ تمہارے دونوں مشیروں کو کہیں سے کسی طرح کا نقصان نہ ہو۔"

ناناکا نے دی کلر اور دی ونر سے فون پر کہا "یہ چاروں وعدہ کر رہے ہیں کہ تمہیں کسی طرح کا نقصان نہیں پہنچے گا۔ تم دونوں بھی اپنے طور پر سخت حفاظتی انتظامات رکھو۔"

پھر اس نے بائرن ٹوڈ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا "اطلاع ملی ہے کہ میڈم مارلی پچھلی رات اپنے ساحلی کاٹیج میں تھی۔ اب بھی وہاں ہو سکتی ہے۔ وہ تنہا ہے۔ پتا نہیں فرہاد کہاں ہے کیا اس موقع سے فائدہ اٹھا سکتے ہو؟"

"ہاں فائدہ تو ہر موقع سے اٹھایا جا سکتا ہے لیکن فرہاد کی ایک ایک حرکت پر غور کرنا ہوگا۔ مارلی پر دو بڑے حملے ہو چکے ہیں یہ سمجھنا ہوگا کہ وہ مارلی کو تنہا چھوڑ کر کہاں گیا ہے۔ ہم ابھی جا رہے ہیں پہلے مکمل معلومات حاصل کریں گے، ہر طرح سے اطمینان حاصل کریں گے پھر ایک کامیاب حملہ کریں گے۔"

بائرن ٹوڈ، ہاروے، بیکر برائٹ اور سائمن سبھی وہاں سے خیال خوانی کی پرواز کرتے ہوئے گئے پھر میرے اور مارلی کے سلسلے میں مختلف ذرائع سے معلومات حاصل کرنے لگے۔ انہیں معلوم نہ ہو سکا کہ میں کہاں ہوں اور مارلی اس وقت تک ایک فلائٹ سے لندن کے لیے روانہ ہو چکی تھی اور یہ بات انہیں ابھی معلوم نہیں ہو سکتی تھی۔

دی کلر اور دی ونر کو کسی حد تک اطمینان ہوا تھا کہ وہ محفوظ رہیں گے لیکن یہ بات کھٹک رہی تھی کہ وہ ٹیلی پیتھی جاننے والے ان کا پتا ٹھکانا اور فون نمبر جانتے ہیں۔ اب وہ پہلے کی طرح چھپ کر آزادی سے زندگی نہیں گزار سکیں گے۔ ہمیشہ ان خیال خوانی کرنے والوں کے رحم و کرم پر رہیں گے۔

میں نے دی کلر کے اندر کہا "یہی ہوتا رہے گا۔ جب ناناکا نے کہا ہے تو ہم تم میں سے کسی کو ابھی قتل نہیں کریں گے۔ اسے یقین دلاتے رہیں گے کہ آئرن مین کو فرہاد نے قتل کیا ہے پھر کبھی کوئی تو حادثہ تم میں سے کسی کو پیش آئے گا۔ تب ناناکا شبہ نہیں کرے گا اسے تمہاری حادثاتی موت سمجھ کر صبر کر لے گا۔"

میں انہیں دہشت میں مبتلا کر کے ایک سمورائی کے دماغ میں آیا۔ وہاں پتا چلا دو سمورائی تلوار بازی کا مظاہرہ کرتے وقت زخمی ہوئے تھے۔ انہیں طبی امداد پہنچائی جا رہی ہے۔ میں ان دونوں کے دماغوں میں پہنچ گیا۔ یہ بعد میں میرے کام آنے والے تھے۔

سونیا کے منصوبے کے مطابق مارلی لندن پہنچ گئی۔ اس نے ایک بہت مہنگے ہوٹل میں اپنے لیے ایک سوئٹ ریزرو کرایا تھا۔ بڑے شاہانہ انداز میں وہاں پہنچی تھی۔ سونیا کے

ماتحت اس کے انتظار میں تھے۔ انہوں نے انڈر ورلڈ کے گاڈ فادر جم کاف کے خاص ماتحتوں کو اپنا آلہ کار بنایا تھا۔ ان کے ذریعے شام کا وہ اخبار جم کاف کے سامنے پیش کیا۔ جس میں میڈم مارلی کی تصویر شائع ہوئی تھی اور یہ لکھا ہوا تھا کہ ہانگ کانگ کے جزیرہ لن تاؤ کی مالک میڈم مارلی لندن آئی ہوئی ہے۔ اس کا قیام ہوٹل میریٹ میں ہے۔

جم کاف یہ خبر پڑھتے ہی خوش ہوگیا۔ اس نے فوراً ہی اپنے ماتحتوں سے کہا "ہمارے درجنوں وفاداروں کو حکم دو کہ وہ ہوٹل میریٹ کے باہر اور اندر کسی نہ کسی بہانے دن رات موجود رہیں۔ کسی وقت کسی بھی لمحے میں ان کی خدمات کی ضرورت پیش آسکتی ہے۔"

پھر اس نے لندن کے میئر سے فون پر کہا "میں جم کاف بول رہا ہوں۔ یہاں فار ایسٹ جزیرے کی ایک ملکہ میڈم مارلی آئی ہوئی ہے۔ میں اس کی میزبانی کا شرف حاصل کرنا چاہتا ہوں لیکن وہ قبول نہیں کرے گی۔ آپ اس شہر کے میئر ہیں۔ ہوٹل میریٹ کے مالک کو حکم دیں کہ میڈم مارلی کے قیام و طعام کے سلسلے میں کبھی کوئی بل پیش نہ کیا جائے۔ اس کے لندن کے تمام اخراجات میں ادا کروں گا۔"

میئر نے کہا "آپ جیسا چاہتے ہیں ویسا ہی ہوگا۔"

"نہیں اس سے بھی زیادہ چاہتا ہوں۔ آپ مارلی سے کہہ دیں کہ وہ جب تک یو کے اور دوسرے بیرونی ممالک کے دورے پر رہے گی اس کے تمام اخراجات ہر ملک کے، ہر شہر کا میئر برداشت کرے گا۔ وہ پہلی بار یورپ آئی ہے۔ ہم اپنی روایات کے مطابق مہمان نوازی کے فرائض انجام دیں گے۔"

میئر نے مسکرا کر پوچھا "کیا مارلی بہت خوب صورت ہے؟ آپ تو بہت زیادہ مہربان ہو رہے ہیں۔"

"کچھ ایسی ہی بات ہے۔ اسے مہربان کرنے کے لیے یہ مہربانیاں کر رہا ہوں۔ پلیز فوراً رابطہ کریں۔"

میئر نے میڈم مارلی سے رابطہ کیا اور اسے یہ اطلاع دی کہ وہ یہاں اعزازی طور پر جب تک چاہے قیام کرے۔ میئر اس سے آج رات ڈنر کے وقت ملاقات کرے گا۔

مارلی نے شکریہ ادا کر کے فون بند کیا پھر خوش ہو کر سوچنے لگی "کیا میں اتنی مشہور ہوں کہ یہاں آتے ہی اخبارات میں میری تصویریں شائع ہوگئیں اور اس شہر کا میئر میرا میزبان بن گیا ہے۔"

اگر میئر کے علاوہ کوئی اور ایسی بات کرتا تو اسے شبہ ہوتا کہ انڈر ورلڈ کے لوگ اس سے دوستی کرنے کے لیے ایسا کر رہے ہیں پھر وہ ایسی آفر قبول نہ کرتی۔ رات کے لیے ڈائننگ ہال میں ایک بڑی سی ٹیبل اس کے لیے ریزرو کی گئی تھی۔ اسے فون کے ذریعے اطلاع دی گئی۔ میئر صاحب آرہے ہیں پلیز آپ ڈائننگ ہال میں تشریف لے آئیں۔

وہ خوب بن سنور کر نہایت قیمتی لباس پہن کر ڈائننگ ہال میں آئی۔ ایک میز پر اس کے نام کی تختی رکھی ہوئی تھی۔ وہاں ایک خوب رو صحت مند جوان بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے اٹھ کر پوچھا "میرا خیال ہے آپ میڈم مارلی ہیں۔"

وہ مسکرا کر بولی "ہاں اور آپ شاید اس شہر کے میئر ہیں۔"

دونوں نے مصافحہ کیا پھر ایک دوسرے کے سامنے میز کے اطراف بیٹھ گئے۔ مارلی نے کہا "آپ مجھے جانتے ہیں لیکن آپ نے اپنا نام نہیں بتایا۔"

جم کاف نے مسکرا کر کہا "میں اس شہر کے میئر کا چھوٹا بھائی ہوں۔ میرا نام جیمس کاف مین ہے۔ میئر بہت مصروف ہے اس لیے میں میزبانی کا شرف حاصل کرنے آیا ہوں۔"

وہ بولی "مجھے خوشی ہے کہ آپ لوگ مجھے اتنی عزت دے رہے ہیں۔"

وہ بولا "تم اتنی حسین و پرکشش ہو کہ صرف عزت کرنے کو ہی نہیں محبت کرنے کو بھی دل چاہتا ہے۔"

سونیا کا ایک خاص ماتحت مارلی کے اندر مستقل رہتا تھا۔ وہ اسے جم کاف کی طرف مائل کر رہا تھا۔ اس کے ذہن کو، اس کی شخصیت سے متاثر کر رہا تھا۔ اس نے حسن کی تعریف کی تو مارلی نے برا نہیں منایا۔ اپنے مزاج کے خلاف مسکرا کر کہنے لگی "تم بھی بہت خوب رو اور اسمارٹ ہو۔ میں سوچ رہی تھی۔ پہلی بار اس انجانے ملک میں آئی ہوں۔ نہیں یہاں کے لوگ کیسے ہوں گے۔"

"ہر ملک اور ہر شہر کے لوگ اچھے کم ہوتے ہیں۔ برے زیادہ ہوتے ہیں۔ اگر مجھ سے دوستی رہے گی تو یہاں کے لوگوں سے محفوظ رہو گی۔"

"کیا تم مجھے اتنا وقت دے سکو گے؟"

"تم چاہو گی تو ساری زندگی وقت دیتا رہوں گا۔ تمہیں پورے یورپ کی سیر کرنا چاہیے۔ یہاں کے مناظر قابل دید ہیں اور سوئٹزرلینڈ کا تو جواب نہیں ہے۔"

"میں بچپن میں کئی بار آچکی ہوں پھر شادی کے بعد یہاں نہ آسکی۔ تقریباً بارہ برس کے بعد آئی ہوں۔"

جم کاف نے مایوسی ظاہر کی "اچھا تو تمہاری شادی ہوچکی ہے؟"

"شادی ہوئی تھی! میں دو برس کے بعد ہی بیوہ ہوگئی۔ دس برس سے تنہا زندگی گزار رہی ہوں۔"

"تمہارے جیسی حسین و جمیل خاتون کو تنہا نہیں رہنا چاہیے۔ کوئی بھی چرا کر لے جائے گا۔"

وہ ہنستے ہوئے بولی "میں موم کی بنی ہوئی عورت نہیں ہوں۔ آج تک کسی نے مجھے ہاتھ لگانے کی جرأت نہیں کی۔ میں ہمیشہ آزاد و خود مختار رہ کر زندگی گزارتی ہوں۔"

"لیکن یہ جگہ تمہارے لیے انجانی ہے۔ تم بہت مشہور و معروف ہو۔ تمہارے دوست کم اور دشمن زیادہ ہوں گے۔ کیا اپنی حفاظت کی خاطر میرا ساتھ گوارا کرو گی؟"

"تم ایک اچھے مضبوط اور صحت مند جوان ہو۔ میں پہلی ملاقات میں تمہیں پسند کرنے لگی ہوں۔"

انہوں نے کھانے سے پہلے وہسکی کا آرڈر دیا۔ جم کاف ٹھہر ٹھہر کر، سنبھل سنبھل کر پیتا رہا اور باتیں کرتا رہا۔ وہ ذرا تیزی سے پینے کی عادی تھی۔ چوتھا پیگ پینے لگی تو جم کاف نے کہا "اب کھانا منگوایا جائے؟"

وہ بولی "ابھی تو پینے میں مزہ آرہا ہے۔ تم بہت اچھی باتیں کرتے ہو اور دو پیگ پینے کے بعد کھانا کھاؤں گی۔"

وہ بولا "زیادہ پینے کے لیے ڈائننگ ہال مناسب نہیں ہے۔ بہتر ہوگا اپنے سوئٹ میں چل کر پیو۔"

وہ راضی ہوگئی۔ دونوں وہاں سے اٹھ کر لفٹ کے ذریعے سیونتھ فلور پر آئے۔ جم کاف نے اس کے سوئٹ میں پہنچ کر دروازے کو اندر سے بند کیا پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی آغوش میں کھینچ کر بولا "میرا نام جیمس کاف مین ہے اس نام کا اختصار ہے جم کاف۔"

وہ ذرا چونک گئی مگر پریشان نہیں ہوئی اس کے دماغ میں یہ بات نقش کی گئی تھی کہ لندن میں جو بھی شخص اسے ملے گا وہ اسے قبول کرے گی۔ اس نے پوچھا "تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ تم جم کاف ہو۔ ایک عرصے سے میرے پیچھے پڑے ہو۔ مجھے پہلے معلوم ہوتا کہ تم اتنے خوب رو اور اسمارٹ ہو تو میں اسی وقت تمہیں قبول کر لیتی۔ تم سچے عاشق ہو۔ یہاں آتے ہی مجھے اسیر کر لیا ہے۔"

اس نے اپنی بانہوں کا ہار اسے پہنا دیا۔ دوستی کی ابتدا ہوگئی۔ محبت ہوگئی۔ شادی بھی ہوجائے گی.....!

○☆○

کرونا نے آنکھیں کھول کر دیکھا۔ صبح ہوگئی تھی۔ وہ اپنے بیڈ پر بڑی بے ترتیبی سے پڑی ہوئی تھی۔ وہ سوچنے لگی۔ پچھلی رات کب اپنے کمرے میں آئی تھی اور جب آکر سونے لگی تھی تو اس نے لائٹ کیوں نہیں بجھائی دن نکل آیا تھا اور لائٹ ابھی تک آن تھی۔ اسے روشنی میں نیند نہیں آتی تھی۔ اس کے باوجود وہ گہری نیند سو گئی تھی۔

پھر اس نے محسوس کیا کہ اس کے بدن پر لباس کے بجائے صرف ایک چادر ہے۔ لباس کا ایک حصہ بستر پر اور دوسرا حصہ فرش پر پڑا ہوا تھا۔ اس نے حیرانی سے سوچا "میں نے لباس کیوں نہیں پہنا تھا۔ اسے کیوں اس طرح پھینک دیا تھا؟"

وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ پریشان ہو کر سوچنے لگی۔ اسے کچھ یاد نہیں آرہا تھا کہ پچھلی رات کیا ہوچکا ہے پھر پارس نے اس کی سوچ میں کہا "وہ کوئی تھا۔ ہاں کوئی تھا۔ اس نے سمجھایا تھا مجھے زیادہ سوچنا نہیں چاہیے۔ پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ جو ہو رہا ہے۔ میری بہتری کے لیے ہو رہا ہے۔

وہ اپنے طور پر سوچنے لگی "ہاں مجھے یاد آیا۔ مجھے فوراً غسل سے فارغ ہو کر ایک نئے سفر کی تیاری کرنی ہے۔ ٹیلی پیتھی کے ذریعے نیا پاسپورٹ حاصل کرنا ہے۔ اس ملک سے فوراً باہر جانا ہے۔ ورنہ الپا مجھے پھر اپنا معمول بنا لے گی۔ اوہ نو! اب میں کسی کے زیر اثر نہیں رہوں گی۔"

وہ بیڈ سے اتر کر باتھ روم میں چلی گئی۔ غسل وغیرہ کرنے کے دوران میں خیال خوانی کرتی رہی پھر اس نے آئینے کے سامنے بیٹھ کر اپنے چہرے کو عارضی میک اپ کے ذریعے تبدیل کیا۔ ایک خودکار کیمرے سے اپنی کئی تصویریں اتاریں پھر وہ سب کچھ لے کر پاسپورٹ آفس کے ایک اعلیٰ عہدے دار کے پاس پہنچ گئی۔ اس کے دماغ پر قبضہ جما کر کہا "ابھی ایک گھنٹے کے اندر میرا پاسپورٹ تیار کراؤ اور جب تک میں یہاں رہوں۔ کسی سے ملاقات نہ کرو۔ میں نہیں چاہتی کہ کوئی میری صورت دیکھے۔

اس عہدے دار نے اس کے احکامات کی تعمیل کی۔ ایک گھنٹے کے اندر پاسپورٹ تیار ہوگیا۔ اسی طرح کرونا نے ٹریولنگ ایجنسی میں جا کر ایک فلائٹ میں اپنے لیے ایک سیٹ حاصل کی پھر واپس اپنے بنگلے میں آکر سفری بیگ میں اپنا ضروری سامان رکھنے لگی۔

پارس نے پچھلی رات اسے ہپناٹائز کیا تھا۔ اس کے ذہن سے اپنے بارے میں یہ بات مٹا دی تھی کہ کبھی وہ اس کے قریب آیا تھا۔ اب وہ اسی پارس کو جانتی تھی جو چھ انچ کم ہونے کے بعد الپا کے پاس رہ گیا تھا۔

اس کے دماغ میں یہ بھی نقش کیا گیا تھا کہ اس کے اندر کبھی کبھی مشورے دینے والی سوچ ابھرتی رہے گی اور وہ ان مشوروں پر عمل کرتی رہے گی۔

شام کو پانچ بجے اس کی فلائٹ جرمنی کے ایک شہر فرینکفرٹ جانے والی تھی۔ وہ اس میں سوار ہوگئی اس کے ساتھ والی سیٹ پر پارس بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اسے نہیں پہچان سکتی تھی کیونکہ اس کے ذہن سے اس نے خود کو مٹا دیا تھا۔

کرونا نے اس پر ایک نظر ڈالی پھر اس کے پاس بیٹھ گئی۔

پارس نے اسے دیکھا پھر کہا "تم میری ہم سفر ہو۔ میں تمہیں پہلے ہی سمجھا دیتا ہوں۔ مجھے لڑکیوں کا سگریٹ پینا

بالکل پسند نہیں ہے۔"

وہ ناگواری سے بولی "کیا میں تمہیں سگریٹ پیتی ہوئی دکھائی دے رہی ہوں؟"

"مجھے کیا پتا اگر پی رہی ہو تو بجھا دو۔ نہیں پی رہی ہو تو ناراض نہیں ہونا چاہیے۔ یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے کہ تم ان لمحات میں کینسر سے محفوظ ہو۔"

"کیا تم پاگل ہو یا مجھ سے لفٹ لینے کے لیے یوں بے تکے انداز میں بول رہے ہو؟"

"کیا سگریٹ نوشی سے منع کرنے والے پاگل ہوتے ہیں یا لفٹ لینے والے دیوانے ہوتے ہیں؟"

اس نے ناگواری سے دوسری طرف منہ پھیر لیا لیکن خیال خوانی کے ذریعے اس کے اندر پہنچ گئی۔ اس کے خیالات پڑھنے لگی۔ اس کے خیالات نے بتایا کہ اس کا نام جیری ہے۔ وہ دنیا میں بالکل تنہا ہے۔ پتا نہیں اس کے ماں باپ اور خاندان والے کون ہیں اور کہاں ہیں پتا نہیں وہ کب سے پاگل خانے میں تھا۔ علاج ہونے کے بعد اپنے وطن فرینکفرٹ واپس جا رہا ہے۔

کرونا کو اطمینان ہوا کہ وہ کوئی بہروپیا نہیں ہے۔ کبھی پاگل تھا۔ اب نہیں ہے پھر بھی پوری طرح نارمل نہیں ہے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ فرینکفرٹ پہنچ کر کہاں جائے گا؟ کہاں رہے گا؟ اور کیا کرے گا؟

کرونا نے اس سے پوچھا "کیا تم پاگل خانے سے آ رہے ہو؟"

پورس نے حیرانی سے پوچھا "تم کیسے جانتی ہو؟"

وہ مسکرا کر بولی "میں غیب کی باتیں جانتی ہوں!"

وہ خوش ہو کر بولا "میں بھی غیب کی باتیں جانتا ہوں۔ میں پاگل خانے کے ڈاکٹروں کو اور وہاں کے افسروں کو ان کے گزرے ہوئے دنوں کی باتیں بتاتا تھا پھر یہ بھی بتاتا تھا کہ وہ کیا سوچتے ہیں اور کیا کرنا چاہتے ہیں۔ وہ میری باتیں سن کر حیران ہوتے تھے۔ وہ مجھے خوب کھانے پینے کو دیتے تھے۔ مجھے صاف ستھرے کمرے میں رکھتے تھے اور اچھی طرح میرا علاج کرتے تھے۔"

کرونا نے پوچھا "تم غیب کی باتیں کیسے بتاتے تھے۔ کیا تمہیں کوئی علم آتا ہے؟"

"مجھے کوئی علم نہیں آتا۔ میرے دماغ میں آپ ہی آپ باتیں آنے لگتی ہیں۔ میں کسی کو دیکھتا ہوں تو مجھے ایسا لگتا ہے جیسے وہ بول رہا ہے۔ اس کی زبان چپ رہتی ہے۔ ہونٹ بند رہتے ہیں پھر بھی وہ مجھ سے کچھ نہ کچھ بولتا رہتا ہے۔"

وہ جہاز پرواز کرنے لگا تھا۔ کرونا نے پوچھا "کیا تم مجھے دیکھ کر میرے اندر کی باتیں بتا سکتے ہو؟"

"ہاں! جیسے دوسرے میرے اندر بولتے ہیں۔ ویسے تم بھی . . . ۔ تو میں تمہارے بارے میں بتاؤں گا۔"

"ٹھیک ہے! مجھے دیکھو اور میرے بارے میں کچھ بولو۔"

دونوں کی نظریں ایک دوسرے سے ملنے لگیں۔ کرونا نے اس کے اندر رہ کر سوچا "یہ ناممکن ہے۔ بھلا یہ غیب کی باتیں کیسے بتائے گا۔"

ایسے ہی وقت کرونا نے اس کے اندر اپنی سوچ کی لہروں کو سنا۔ سوچ کی وہ لہریں کہہ رہی تھیں "میرا نام کرونا ہے۔ میں ٹیلی پیتھی کے ذریعے غیب کی باتیں بتا دیتی ہوں۔ ٹیلی پیتھی کے بغیر تم کچھ نہیں بتا سکو گے۔"

کرونا اس کے دماغ میں اپنی سوچ کی لہروں کو سن کر حیران ہو رہی تھی۔ وہ اس کے اندر ایسے نہیں بول رہی تھی لیکن آواز اور لب و لہجہ بالکل اپنا تھا۔ وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ پارس مکاری سے اس کے لب و لہجے میں بول رہا ہے۔

پارس نے اس سے پوچھا "کیا تمہارا نام کرونا ہے۔ شاید تم یہی نام بتا رہی تھیں؟"

وہ بولی "میں نے تمہیں کچھ نہیں بتایا ہے۔ میں تو بالکل چپ تھی پھر تم نے میرا نام کیسے معلوم کیا؟"

"پاگل خانے کے ڈاکٹرز اور افسران بھی یہی پوچھتے تھے اب میں کیسے بتاؤں کہ اپنے اندر آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ پہلے میں بہت حیران ہوتا تھا۔ جب کچھ سمجھ میں نہیں آیا تو حیران ہونا بھول گیا اور ہاں تم نے یہ بھی بتایا ہے کہ تم ٹیلی پیتھی کے ذریعے غیب کی باتیں بتاتی ہو۔"

کرونا نے پریشان ہو کر سر گھماتے ہوئے اِدھر اُدھر دیکھا پھر دھیمی سرگوشی میں بولی "خاموش رہو۔ یہ بات کبھی زبان پر نہ لانا کہ میں ٹیلی پیتھی جانتی ہوں۔"

"میں جس کو بھی اس کے بارے میں بتاتا ہوں وہ کہتا ہے کہ میں اس کی بات دوسروں کے سامنے زبان پر نہ لاؤں۔ تم بھی یہی کہہ رہی ہو۔ ٹھیک ہے اگر کوئی مجھ سے پوچھے گا تو میں کہہ دوں گا کہ تم ٹیلی پیتھی نہیں جانتی ہو۔"

وہ بولی "کسی سے بھی یہ بولنے کی ضرورت ہی کیا ہے کہ میں ٹیلی پیتھی نہیں جانتی ہوں۔"

"اچھا تو کہہ دوں کہ جانتی ہو؟"

وہ جھنجلا کر بولی "کس پاگل سے واسطہ پڑ گیا ہے۔ تمہیں میرے بارے میں کسی سے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ٹیلی پیتھی کا ذکر تو بھول ہی جاؤ۔"

"تم کہتی ہو تو بھول جاؤں گا۔ مجھ سے دوستی کرو گی؟"

"مجھے پاگل سے دوستی کرکے پاگل خانے نہیں جانا۔ مجھے پاگل خانے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔"

"اب ڈاکٹر کہہ رہے تھے میں اتنا سمجھ دار ہو گیا ہوں کہ دوسروں کو پاگل بنا کر پاگل خانے بھیج سکتا ہوں۔"

"ڈاکٹروں نے درست کہا ہے کہ تم کسی کو بھی پاگل بنا سکتے ہو مگر مجھے نہیں بنا سکو گے۔"

ائر ہوسٹس اور اسٹیوارڈ وغیرہ شراب کی ٹرالیاں اور ٹھنڈے مشروبات کی ٹرالیاں لیے مسافروں کے درمیان سے گزر رہے تھے۔ مشروبات پینے والے کم تھے۔ شراب پینے والوں کی تعداد زیادہ تھی۔ وہ ٹرالی کرونا اور پارس کے پاس آ کر رکی۔ پارس نے شراب کی چھوٹی سی بوتل لی پھر اسے کرونا کی طرف بڑھا کر کہا "اسے پکڑو۔"

وہ انکار کرنا چاہتی تھی مگر اس کے زیر اثر تھی۔ اس نے مائل کیا۔ اس نے بوتل کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا۔ پارس نے شیشے کا ایک نازک سا جام لے کر اس کے سامنے کھانے والی ٹرے پر رکھ دیا پھر ائر ہوسٹس سے بولا "تھینک یو۔ میں کچھ نہیں پیوں گا۔"

ہوسٹس ٹرالی دھکیلتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ کرونا نے حیرانی سے پوچھا "اس کا مطلب کیا ہوا۔ تم کچھ نہیں پیتے پھر یہ بوتل کیوں لی ہے؟"

"بوتل تم نے پکڑی اور مجھ سے پوچھ رہی ہو۔ تمہارے سامنے جام رکھا ہوا ہے۔ پیو۔ شرماؤ نہیں۔"

وہ غصے سے بولی "میں یہ بوتل تمہارے سر پر توڑ دوں گی۔ تم نے کیسے سمجھ لیا تم کہو گے تو میں پی لوں گی۔"

"اس میں سمجھنے کی کیا بات ہے۔ تم میرے ساتھ بیٹھی ہوئی ہو۔ تمہیں کھلانا' پلانا میرا فرض ہے۔"

اس نے بوتل کو پارس کی گود میں پھینکنا چاہا۔ وہ ایسا نہیں چاہتا تھا۔ وہ ہاتھوں میں بوتل پکڑے جھنجلا رہی تھی کہہ رہی تھی "پاگل کے بچے۔ میں نشہ نہیں کرتی ہوں۔"

"لیکن تمہاری عمر کی یہودی لڑکیاں تو خوب پیتی ہیں۔ اس میں غصہ کرنے کی بات نہیں مگر تمہیں تو بات بات پر غصہ آ رہا ہے۔"

وہ گھور کر بولی "تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں یہودی ہوں؟"

"تمہارا نام کرونا ہے۔ میری ماں کا نام بھی کرونا تھا اور وہ یہودی تھی۔"

اس نے پریشان ہو کر سر گھماتے ہوئے اِدھر اُدھر دیکھا پھر دھیرے سے سرگوشی میں بولی "مجھے کرونا نہ کہو۔ میرا نام میری ہے۔"

"لیکن مجھے غیب سے تمہاری آواز سنائی دی تھی۔ تم نے اپنا نام کرونا بتایا تھا۔"

"تمہارا غیب کا علم جھوٹا ہے۔ میں سچ بول رہی ہوں' میرا نام میری ہے۔"

"زبان جھوٹ بول سکتی ہے مگر غیب کا علم جھوٹا نہیں ہوتا۔ میں ابھی پورے جہاز میں تمام مسافروں کے سامنے ثابت کر دوں گا کہ تمہارا نام کرونا ہے اور تم ٹیلی پیتھی جانتی ہو۔"

اس نے جلدی سے بوتل کو ٹرے پر رکھا پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر بولی "فار گاڈ سیک! خاموش بیٹھے رہو۔ میں مانتی ہوں۔ تمہارا غیب کا علم سچا ہے۔ میری زبان جھوٹی ہے۔ اوہ گاڈ تم اس جہاز میں کیوں سفر کر رہے ہو۔ کسی دوسرے جہاز میں مرنے کیوں نہیں گئے۔"

"کیا دوسرے جہاز میں جانے سے مر جاتے ہیں؟"

وہ مٹھیاں بھینچ کر بولی "کیا تم خاموش رہو گے۔ میری باتیں سنو گے۔ دیکھو میں تمہیں اس لیے برداشت کر رہی ہوں کہ پاگل ہو۔ خطرناک نہیں ہو۔ میں تمہیں پیار سے قابو میں رکھوں گی تو تم سے نقصان نہیں پہنچے گا۔"

وہ ایک دم سے سہم کر بولا "مجھے پیار کرو گی؟ نہیں میں تمہیں اپنے قریب نہیں آنے دوں گا۔ مجھے عورتوں کے منہ سے بہت ڈر لگتا ہے۔ وہ پیار کرتے کرتے کاٹنے لگتی ہیں۔"

وہ جل کر بولی "تمہیں کتنی عورتوں نے کاٹا ہے؟"

"میں نے کسی کو نزدیک نہیں آنے دیا۔ میری ماں نے سمجھایا تھا کہ مرد کی سمجھ میں نہیں آتا کہ عورت پیار کرنے کے دوران میں کس طرح غیر محسوس طریقے سے کاٹتی رہتی ہے۔ جب کاٹتے کاٹتے چھوڑتی ہے تو اس وقت تک مرد بوڑھا ہو جاتا ہے۔ بڑھاپے میں اسے پتا چلتا ہے کہ وہ پوری جوانی کٹتا رہا ہے۔"

"تمہاری ماں نے فضول سی بات تمہیں سمجھائی ہے۔"

"بات فضول ہو یا نہ ہو۔ خبردار مجھے پیار نہ کرنا۔ اپنا منہ میری طرف لاؤ گی تو اچھا نہیں ہوگا۔"

"کیا خود کو گلفام سمجھتے ہو؟ میں تمہارے جیسوں کو منہ نہیں لگاتی۔"

"مجھ جیسے کو نہ لگاؤ۔ دوسرے کو لگاؤ۔ میرا کیا جاتا ہے؟"

وہ بیزاری سے بولی "میں تم سے کچھ بول کر پچھتاتی ہوں اور جب بولتی ہوں تو کام کی بات رہ جاتی ہے۔ بہتر ہے تم سو جاؤ۔ سونے کے بعد میں تمہارا علاج کروں گی۔"

وہ اس کے دماغ میں پہنچ کر اسے سونے پر مائل کرنے لگی۔ اس نے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لیں۔ وہ اسے خیال خوانی کے ذریعے تھپکنے لگی۔ تھوڑی دیر بعد ہی اسے اطمینان ہوا' پارس کے خوابیدہ خیالات بتا

رہے تھے کہ وہ گہری نیند میں ڈوب گیا ہے۔

اس نے خدا کا شکر ادا کیا کہ وہ اسے ہپناٹائز کر کے اپنا معمول بنا سکتی تھی۔ پہلے اس نے اس کے چور خیالات پڑھے۔ اپنے خیال کے مطابق کچھ اہم معلومات حاصل کیں۔ اہم باتوں میں ایک بات یہ تھی کہ واقعی اسے غیب سے دوسروں کے اندر کی باتیں معلوم ہو جاتی ہیں۔ وہ اس کے دماغ میں رہ کر اس کے اندر اپنی آوازیں سنتی رہی تھی۔

اس نے دوسری بات یہ معلوم کی کہ کیا وہ واقعی جوان عورتوں کے پیار سے ڈرتا ہے۔ انہیں اپنے ہونٹ قریب لانے نہیں دیتا؟ اس کے چور خیالات نے بتایا کہ وہ سچ کہتا آ رہا ہے۔ وہ پاگل ہونے کے بعد نارمل ہوا ہے۔ معصوم ہے' جھوٹ نہیں بولتا ہے۔

وہ اپنی سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر کے ظاہر کرنے لگی کہ سو رہی ہے تاکہ تنویمی عمل کے دوران میں کوئی اسے مخاطب نہ کرے پھر وہ اس پر عمل کرنے لگی۔ اس کے دماغ سے یہ دو باتیں مٹا دیں کہ اس کا نام کرونا ہے اور وہ ٹیلی پیتھی جانتی ہے پھر اسے اطمینان ہوا کہ اب نہ کبھی اسے یہ باتیں یاد آئیں گی نہ وہ کسی کے سامنے بکواس کرے گا۔

اس نے آخر میں حکم دیا "اب وہ تنویمی نیند سوتا رہے گا پھر ڈنر سے پہلے بیدار ہو جائے گا۔"

کرونا نے اس عمل سے فارغ ہو کر اپنی آنکھیں کھولیں۔ جہاز کے پرسکون ماحول میں مسافروں کی دھیمی دھیمی سرگوشیاں ابھر رہی تھیں۔ اب وہ پارس کی طرف نہیں دیکھنا چاہتی تھی مگر دیکھنے لگی کیونکہ پارس یہ چاہتا تھا۔ وہ اس کی مرضی کے مطابق سوچنے لگی "کیا یہ سچ مچ عورتوں کے پیار سے ڈرتا ہے۔"

وہ اس کے ہونٹوں کو دیکھنے لگی۔ کشش محسوس کرنے لگی۔ اس کی سوچ نے پوچھا "کیا یہ اب تک کنوارا ہے؟ کسی کو اپنے قریب نہیں آنے دیتا؟ کیا نیند میں بھی نہیں آنے دے گا؟"

وہ کھسک کر اس کے قریب ہو گئی۔ اس نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ آگے پیچھے کئی جوڑے رومانس کے موڈ میں تھے۔ ایک دوسرے کو بازوؤں میں لے کر چومنا معیوب نہیں سمجھا جاتا تھا۔ وہ اس کے اور قریب ہو گئی اُس وقت وہ ایک عجیب سی دیوانہ وار کشش محسوس کر رہی تھی۔

وہ بے اختیار اپنی سیٹ پر سے اٹھ کر اس کے ہونٹوں پر جھکنے لگی۔ سوچنے لگی۔ میں اسے منہ نہیں لگاؤں گی۔ صرف اتنا دیکھنا چاہتی ہوں کہ کوئی پیار کرنے کے لیے قریب آئے تو یہ چونکے گا یا نہیں۔

اس کے سوچنے سے کیا ہوتا ہے۔ وہ منہ لگانا نہیں چاہتی تھی۔ پارس نے ایک ہلکا سا جھٹکا دیا تو وہ ایک [illegible] آکر اس کے ہونٹوں سے چپک گئی پھر جیسے چپک کر [illegible] سوچنے لگی "الگ ہونا چاہیے۔ نہیں ہونا چاہیے [illegible] چاہیے۔ نہیں ہونا چاہیے۔"

پارس اچانک آنکھیں کھول کر سہم کر کرونا کو دیکھ [illegible] یوں ظاہر کرنے لگا جیسے اس کے پیار کے ڈر سے تھر تھر [illegible] رہا ہے پھر اس نے اسے دھکا دیا۔ وہ اپنی سیٹ پر آ گر [illegible] بڑی پریشانی سے ہانپتے ہوئے اسے دیکھنے لگی۔ وہ بھی [illegible] ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔ اپنی مٹھیاں بھینچ کر غصہ ظاہر [illegible] تھا۔

وہ سوچ رہی تھی "مجھے کیا ہو گیا تھا۔ میں اس [illegible] کے خوف کو کیوں آزمانا چاہتی تھی۔ اوہ گاڈ یہ تو [illegible] مقناطیس ہے۔ میں تو چپک کر رہ گئی تھی۔"

وہ تنبیہہ کے انداز میں انگلی اٹھا کر بولا "تم [illegible] بدمعاش ہو اگر میری آنکھ نہ کھلتی تو میری آبرو لوٹ لیتیں [illegible]"

"بکواس نہ کرو۔ میں ایسی ویسی لڑکی نہیں ہوں۔ [illegible] میرے معمول ہو۔ میرے سامنے سر جھکا کر باتیں کرو گے [illegible]"

"کیا تم نے مجھے ٹیلی پیتھی کے ذریعے اپنا معمول [illegible] ہے؟"

وہ حیرانی سے بولی "ٹیلی پیتھی؟ کیا تم میری ٹیلی پیتھی [illegible] نہیں بھولے ہو؟ بتاؤ میرا نام کیا ہے؟"

"تم کیسا بچکانہ سوال کر رہی ہو۔ میں پہلے بھی بتا چکا [illegible] تمہارا نام کرونا ہے۔"

کرونا نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا۔ اسے [illegible] کہ اس کی تنویمی نیند پوری نہیں ہوئی ہے۔ تنویمی عمل کو [illegible] پر نقش ہونے کے لیے کچھ وقت لگتا ہے۔ اسی لیے معمول [illegible] تنویمی نیند سلایا جاتا ہے لیکن کرونا نے اپنے عمل کے [illegible] منٹ بعد ہی اس کے اندر ہلچل پیدا کر کے اسے جگا دیا [illegible] عمل ناکام رہا تھا۔

اسی قطار کے دوسرے سرے پر ایک ادھیڑ عمر کا [illegible] بیٹھا ہوا تھا۔ وہ سفر کے دوران میں خاموش تھا۔ اپنے [illegible] سفر سے بھی باتیں نہیں کر رہا تھا۔ آس پاس کہیں کہیں [illegible] مناظر تھے۔ وہ ایسے مناظر سے بھی دلچسپی نہیں لے [illegible] لیکن کرونا جب پارس سے چپک گئی تھی تو وہ ان دونوں [illegible] سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔ اس کے لیے یہ عجیب سی [illegible] تھی کہ ایک جوان لڑکی زبردستی چوم رہی تھی اور جوان [illegible] گھبرا رہا تھا۔ خوف سے تھر تھر کانپ رہا تھا۔ ایسے وقت [illegible] مرد بھی شرماتے ہیں اگر وہ شرماتا تو حیرانی کی کوئی بات نہ [illegible] لیکن وہ تو ایسے خوف زدہ ہو گیا تھا جیسے کوئی بلا اس سے [illegible] گئی ہو۔

اس ادھیڑ عمر کے شخص نے یہی خیال کیا۔ وہ لڑکی کوئی غیر معمولی ہے۔ اس کے اندر کوئی ایسی بات ہے جس نے اس جوان کو خوف زدہ کر رکھا ہے۔ یہ تجسس پیدا ہو گیا کہ لڑکی کون ہے؟ اور اس کے ساتھ کیوں ایسا سلوک کر رہی ہے؟ ایسے وقت ایک ائر ہوسٹس نے آ کر پوچھا "کیا میں آپ کے لیے کچھ کر سکتی ہوں؟"

پارس نے کہا "میری آبرو خطرے میں ہے۔ میں اس لڑکی کے ساتھ نہیں بیٹھوں گا۔ کیا مجھے دوسری سیٹ مل سکتی ہے؟ میں یہاں سے دور بہت دور جانا چاہتا ہوں۔"

ہوسٹس نے کہا "سوری۔ کوئی سیٹ خالی نہیں ہے۔ ایتھنز میں جہاز رکے گا کچھ مسافر اتریں گے تو ہو سکتا ہے کہ کوئی سیٹ مل جائے۔"

کرونا نے ہوسٹس سے کہا "یہ سیٹ تبدیل نہیں کرے گا۔ یونہی ناراض ہو کر کہہ رہا ہے۔ پلیز تم جاؤ۔"

وہ چلی گئی۔ ایسے ہی وقت کرونا نے پرائی سوچ کی لہروں کو محسوس کرتے ہی سانس روک لی۔ اس کا خیال تھا کہ میڈم الپا کو اس کے فرار کا علم ہو گیا ہے۔ وہ اسے تلاش کر رہی ہے۔

وہ الپا نہیں تھی۔ ادھیڑ عمر کا شخص تھا۔ جو قطار کے دوسرے سرے پر بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ ہوسٹس کے ذریعے کرونا اور پارس کی آوازیں سن چکا تھا۔ یہ سمجھ گیا کہ وہ یوگا جانتی ہے۔ یقیناً کسی غیر معمولی صلاحیت کی حامل ہے۔ وہ دوبارہ خیال خوانی کی پرواز کر کے پارس کے اندر پہنچا۔ وہاں جگہ مل گئی۔

وہ پارس کے خیالات پڑھنے لگا۔ اسے بھی یہی معلوم ہوا کہ وہ پاگل خانے سے آیا ہے۔ اب پاگل نہیں ہے۔ اسے دماغی صحت مندی کا سرٹیفکیٹ مل چکا ہے۔ اس کے خیالات نے بتایا کہ اس کے پاس بیٹھی ہوئی لڑکی کا نام کرونا ہے۔ کرونا نہیں میری ہے۔ وہ نہیں چاہتی کہ اسے کرونا کہا جائے اور یہ بھی نہیں چاہتی کہ اس کی ٹیلی پیتھی کا ذکر کیا جائے۔

پارس ایک نارمل ہونے والے پاگل کی حیثیت سے بڑے معصومانہ انداز میں یہ خیالات پیش کر رہا تھا۔ وہ ادھیڑ عمر کا شخص یہ سنتے ہی سیدھا ہو کر بیٹھ گیا کہ اس کا نام کرونا ہے اور وہ ٹیلی پیتھی جانتی ہے۔

اس نے فوراً ہی خیال خوانی کی پرواز کی پھر تیج پال سے کہا "میں جوزف وسکی بول رہا ہے۔"

تیج پال نے کہا "ہیلو جوزف تم تو تل ابیب سے فرینکفرٹ جا رہے ہو نا؟"

"ہاں میں اس وقت جہاز میں ہوں۔ الپا کے ایک ٹیلی پیتھی جاننے والے جوان کو ٹریپ کر کے لا رہا ہوں۔ پچھلے روز ایک اور ٹیلی پیتھی جاننے والے کو اپنا معمول اور محکوم بنا کر یہاں سے روانہ کیا تھا۔"

جوزف تم الپا کے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو معمول بنانے میں کامیاب رہے ہو۔ تمہارا ایک معمول تاشقند پہنچ گیا ہے۔ دوسرے کو تم لا رہے ہو۔ ہمارے لیے یہ دو بہت ہیں۔ یہ دونوں فاعل کی حیثیت سے ٹرانسفارمر مشین میں استعمال ہوں گے۔ وہاں تم کرونا کو تلاش نہ کر سکے کوئی بات نہیں ہے۔ تمہارا یہ سفر کامیاب رہا ہے۔"

"میں نے یہ خوش خبری سنانے کے لیے تم سے رابطہ کیا ہے۔ شاید کرونا مل گئی ہے اسی جہاز میں سفر کر رہی ہے۔"

"کیا واقعی؟ پھر تو تم لکی ہو۔ شکار خود بخود تمہارے قریب آ گیا ہے۔"

"مجھے مشورہ دو۔ اسے کس طرح ٹریپ کرنا چاہیے۔ وہ اپنے دماغ میں نہیں آنے دے گی۔ وہ میرے دماغ میں آنا چاہے گی۔ میں بھی سانس روک لوں گا۔ وہ یہی سمجھے گی کہ میں کوئی ٹیلی پیتھی جاننے والا دشمن ہوں۔"

تیج پال نے تھوڑی دیر سوچنے کے بعد کہا "ائر ہوسٹس کے ذریعے اسے اعصابی کمزوری کی دوا کھلاؤ۔"

"میرے پاس ایسی کوئی دوا نہیں ہے۔"

"جہاز میں فوری طبی امداد کے لیے دوائیں ہوتی ہیں۔ ان میں سے کوئی زود اثر دوا زیادہ مقدار میں کھلاؤ گے تو اس کا فوری ردِ عمل ہو گا۔ تم آزما کر دیکھو۔"

"ٹھیک ہے میں اس تدبیر پر عمل کروں گا۔"

ڈنر کے وقت جہاز کے تمام مسافروں کو کھانا پیش کیا جانے لگا۔ جوزف وسکی ایک ہوسٹس کو اپنا آلہ کار بنا چکا تھا۔ اس کے ذریعے اس نے کرونا کے کھانے میں دوا ملا دی تھی۔ اس کا خاطر خواہ نتیجہ سامنے آیا۔ کھانا ختم کرنے سے پہلے ہی کرونا کا دل گھبرانے لگا۔ سر چکرانے لگا۔ وہ سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا کر بولی "مجھے کچھ ہو رہا ہے۔ پلیز ڈاکٹر کو بلاؤ۔"

مسافروں میں دو ڈاکٹر تھے۔ ان میں سے ایک نے اس کا معائنہ کیا۔ اسے دوائیں دیں پھر کہا "آنکھیں بند کر کے سیٹ پر لیٹی رہو۔ جلد ہی آرام آ جائے گا۔"

پارس نے اس کی سیٹ کو بیڈ بنایا۔ وہ آنکھیں بند کر کے لیٹ گئی۔ پارس سمجھ رہا تھا کہ اس جہاز میں کوئی ٹیلی پیتھی جاننے والا موجود ہے۔ اس نے اس کے بھی خیالات پڑھے تھے اور اسے پاگل خانے سے آیا ہوا شخص سمجھنے لگا تھا۔ پارس کو یقین تھا کہ اسی نے کرونا کو بیمار بنایا ہے اور اب وہی کھیل شروع ہوا جو ہوتا آیا ہے۔ وہ شخص کرونا پر ضرور تنویمی عمل کرے گا۔

تھوڑی دیر بعد یہی ہونے لگا۔ کرونا گہری نیند میں تھی۔

جوزف وسکی اس کے اندر بول رہا تھا "تم کرونا ہو۔ تمہارے ماں باپ تمہیں بچپن میں چھوڑ کر روس چلے گئے تھے؟"

وہ بولی "ہاں میں وہی ہوں۔"

"کیا تم اپنے ماں باپ سے روس جا کر ملنا چاہو گی؟"

"جو مجھے چھوڑ کر چلے گئے میں ان کی صورت بھی نہیں دیکھوں گی؟"

"لیکن تمہیں جانا چاہیے۔ تمہارے ماں باپ نے تمہیں جان بوجھ کر نہیں چھوڑا تھا۔ وہ مجبور ہو گئے تھے اگر وہ تمہیں لینے اسرائیل آتے تو انہیں گرفتار کر لیا جاتا۔ انہیں گولی ماردی جاتی۔ میں چاہتا ہوں انہیں معاف کردو۔ ان کے پاس جاؤ۔ وہاں تمہاری ضرورت ہے۔"

"انہیں میری ضرورت کیوں ہے؟"

"وہاں ہمیں تمہاری ضرورت ہے۔ وہاں ایک ٹرانسفارمر مشین تیاری کے آخری مراحل میں ہے۔ ایک ہفتے بعد اسے پہلی بار آزمایا جائے گا۔ تم فاعل کی حیثیت سے اس مشین کے ایک بیڈ پر رہو گی۔ کسی مفعول کے دماغ میں تمہاری ٹیلی پیتھی کا علم منتقل کیا جائے گا۔"

کرونا خاموش رہی۔ جوزف وسکی نے کہا "میں تمہیں حکم دیتا ہوں تم فرینکفرٹ پہنچنے کے بعد وہاں سے تاشقند جاؤ گی۔ وہاں تمہارا باپ مسٹر جان آرمی انٹیلی جنس کا اعلیٰ عہدے دار ہے۔ وہاں تم عزت اور آزادی سے رہو گی۔"

پھر اس نے کرونا سے پوچھا "کیا تم الپا کی وفادار ہو؟"

"میں کسی کی وفادار نہیں ہوں۔ آزاد اور خود مختار ہوں۔"

"لیکن آج سے میری معمول اور محکوم بن کر رہو گی۔ میرے تمام احکامات کی تعمیل کرتی رہو گی۔"

"میں تمہاری معمول اور محکوم بن کر رہوں گی۔ تمہارے احکامات کے مطابق زندگی گزارتی رہوں گی۔"

اس نے کرونا کو تنویمی نیند سے سونے کا حکم دیا وہ سو گئی۔ اس وقت پارس کو یہ نہ معلوم ہو سکا کہ وہ عامل تیج پال کی ٹیم سے تعلق رکھنے والا جوزف وسکی ہے۔ ویسے جلد ہی معلوم ہونے والا تھا۔ جوزف کو یہ نہیں معلوم تھا کہ وہ پارس کے پاس آکر اس کی نظروں کے سامنے یہ کھیل کھیل رہا ہے اور یہ کھیل آگے چل کر بہت مہنگا پڑنے والا ہے۔

○☆○

ہانگ کانگ کے ساحل سے دور ناناکا کوڈو کا ایک بحری جہاز سمندر میں کھڑا ہوا تھا۔ اس جہاز میں وہ تینوں انڈر ورلڈ کے گاڈ فادرز موجود تھے۔ ان کی خفیہ ملاقات کے لیے جہاز کو سمندر کے اس حصے میں لایا گیا تھا۔ ایسی جگہ کوئی دشمن چھپ کر نہیں آسکتا تھا۔ آنے والا کھلے سمندر میں صاف نظر آجاتا۔

اس کے چھ سمورائی سمندر میں دور دور تک نظریں دوڑانے کے لیے جہاز کے عرشے پر چاروں طرف کھڑے ہوئے تھے۔ باقی چھ سمورائی جہاز کے اندر بڑے ہال میں تھے۔ اس ہال میں وہ تینوں گاڈ فادرز بیٹھے ہوئے تھے۔ چھ سمورائی میں سے دو ایسے تھے۔ جنہیں سونیا اپنا معمول بنا چکی تھی اور دو ایسے تھے جو تلوار بازی کا مظاہرہ کرنے کے دوران میں زخمی ہو گئے تھے۔

ان کے زخم معمولی تھے۔ مرہم پٹی کر دی گئی تھی۔ وہ پہلے کی طرح چاق و چوبند نظر رہے تھے لیکن مجھے ان کے دماغوں میں جگہ بنانے کا موقع مل گیا تھا۔ میں نے پچھلی رات انہیں بھی معمول بنا لیا تھا۔ اب وہاں چار سمورائی میرے اور سونیا کے معمول تھے۔ ہم دونوں ان کے ذریعے ناناکا کوڈو کے بالکل قریب پہنچے ہوئے تھے۔

اسے آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا تھا یا زخمی کر کے اس کے دماغ میں پہنچا جا سکتا تھا لیکن کچھ کرنے سے پہلے اچھی طرح سوچنا سمجھنا لازمی تھا ایسی جلدی نہیں تھی۔ وہ اس جہاز سے باہر سمندر میں کہیں جانے والا نہیں تھا۔

وہ تینوں بہت پریشان تھے۔ ناناکا کہہ رہا تھا "میں نے ان چار ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو دوست بنا کر بہت بڑی مصیبت مول لی ہے۔ انہوں نے ہمارے ایک اہم مشیر آئرن مین کو ہلاک کیا ہے اور انکار کر رہے ہیں کہ ایسا انہوں نے نہیں کیا ہے۔ ہم ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر سکتے۔ وہ بہت زبردست ہیں۔ کہاں رہتے ہیں؟ کیا کرتے ہیں؟ کس طرح ہمارے خاص آدمیوں کے دماغوں میں پہنچ رہے ہیں؟ ہمیں کچھ پتا نہیں چلتا ہے۔"

دوسرے گاڈ فادر نے کہا "وہ ہماری مدد کے لیے آئے تھے اور اب ہمارے ہی اندر بڑی رازداری سے ہمارے خلاف کیا کچھ کر رہے ہیں۔ ہم نہیں جانتے؟"

تیسرے گاڈ فادر نے کہا "یہ چاروں تو ہمارے لیے فرہاد سے زیادہ خطرناک بن گئے ہیں۔ ان سے کسی طرح پیچھا چھڑانا چاہیے۔"

ایک نے کہا "ہم آج اسی لیے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ فرہاد کے مقابلے میں ان کی ٹیلی پیتھی بہت مہنگی پڑ رہی ہے۔ ہم ٹیلی پیتھی کے بغیر ہی اس علاقے کے بے تاج بادشاہ بنے ہوئے تھے۔ ہم ذہانت، اپنی طاقت اور اپنے ذرائع کے مطابق بڑی آزادی سے حکومت کر رہے تھے لیکن اب ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے محتاج بن کر بالکل ہی تباہ و برباد ہونے والے ہیں۔ ہمیں فوراً ہی کچھ کرنا ہوگا۔"

ناناکا کوڈو نے کہا "میں ان سے صاف کہہ دوں گا۔ اب ہمیں ان کے تعاون کی ضرورت نہیں رہی ہے۔ وہ یہاں سے جا سکتے ہیں لیکن وہ نادان بچے نہیں ہیں۔ آسانی سے نہیں جائیں گے۔"

"ہمیں پہلے یہ معلوم کرنا چاہیے کہ وہ ہمارے کون کون سے راز معلوم کر چکے ہیں اور ہمارے کتنے اہم افراد کو اپنا معمول بنا چکے ہیں۔"

"یہ معلوم کرنا بہت مشکل ہے۔ ہمیں دماغوں میں گھسنا نہیں آتا۔ ہم کبھی معلوم نہیں کر سکیں گے کہ وہ کہاں کہاں تک پہنچے ہوئے ہیں۔ ہماری سلامتی اسی میں ہے کہ ہم فی الحال روپوش رہیں۔ ہمارے جتنے وفادار ہیں ان پر بھروسا نہ کریں۔ آئندہ نئے وفاداروں کی خدمات حاصل کریں۔ پرانے وفاداروں کو یہ معلوم نہیں ہوگا کہ ہم کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں؟ اس طرح وہ ٹیلی پیتھی جاننے والے بھی ہم تک نہیں پہنچ سکیں گے۔"

دونوں گاڈ فادرز نے تائید کی "ہمیں یہی کرنا چاہیے۔"

ناناکا نے کہا "مجھ سے وعدہ کرو۔ جب تک تمام ٹیلی پیتھی جاننے والوں سے نجات نہیں ملے گی۔ اس وقت تک ہم اپنی تنہائی میں کسی حسینہ کو نہیں بلائیں گے۔ وہ دشمن اس کے ذریعے ہماری شہ رگ تک پہنچ جائیں گے۔ میں تو کچھ عرصے تک تم دونوں سے بھی خفیہ میٹنگ کے لیے کہیں روبرو نہیں آؤں گا۔"

"ہم اپنی اپنی موٹر بوٹ کے ذریعے اس جہاز سے باہر جائیں گے۔ ایک دوسرے کو یہ نہیں بتائیں گے کہ کہاں جا رہے ہیں کچھ عرصے تک فون کے ذریعے بھی رابطہ نہیں کریں گے۔"

واقعی ان تینوں پر افتاد آپڑی تھی۔ وہ اپنی سلامتی کے لیے ٹھوس منصوبے بنا رہے تھے۔ ہم نے دو سمورائی کو حکم دیا تھا کہ ہمارا اشارہ ملتے ہی وہ ایکشن میں آجائیں۔ باقی دو سمورائی میں سے ایک کو سونیا کنٹرول کرنے والی تھی اور دوسرے کو میں آلۂ کار بنا کر استعمال کرنے والا تھا۔

ایک سمورائی نے میرے حکم کے مطابق قہقہہ لگایا پھر بائرن ٹوڈ کی آواز اور لہجے میں بولا "ہائے ناناکا تم نے فرہاد کے خلاف ہمیں دوست بنایا اور اب دشمنی کر رہے ہو۔"

ناناکا اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے اپنی پشت سے تلوار کھینچ کر اسے دونوں ہاتھوں سے تھام کر سمورائی سے کہا "بائرن ٹوڈ تم میرے سمورائی کے اندر گھس آئے ہو۔ میرے اعتماد کو دھوکا دے رہے ہو۔"

"اب تو کھل کر دھوکا دینا ہی پڑے گا۔ سوچا تھا۔ آئرن مین کی ہلاکت سے انکار کرتا رہوں گا اور اس کی ہلاکت کا الزام فرہاد کو دیتا رہوں گا مگر تم تو کہیں زیر زمین جا کر چھپنا چاہتے ہو۔"

دوسرے سمورائی نے اپنی پشت سے تلوار کھینچ کر ہاروے کی آواز اور لہجے میں کہا "ہم تمہیں چھپنے سے پہلے ہی ختم کر دیں گے پھر یہاں تمہاری جگہ انڈر ورلڈ کے بے تاج بادشاہ بن کر رہیں گے۔"

اس سمورائی نے ناناکا پر حملہ کیا۔ وہ حملے کے جواب میں حملے کرنے لگا۔ ناناکا بہت زبردست اور خطرناک تلوار باز تھا۔ اس نے ایک کے بعد دوسرا پینترا بدلتے ہی سمورائی کی گردن اڑا دی۔

دوسرا سمورائی اس کے مقابلے پر آیا پھر تیسرا آگیا۔ ناناکا چاروں طرف گھوم گھوم کر بڑی مشاقی سے تلوار چلا رہا تھا۔ وہاں دو سمورائی ہمارے زیر اثر نہیں تھے۔ وہ ناناکا کی طرف سے مقابلہ کرنے لگے۔ باقی دو گارڈز سہم کر ایک گوشے میں جا کر دبک گئے تھے۔

ناناکا کو اپنے دو سمورائی سے تحفظ حاصل ہو گیا تھا۔ اس نے تین منٹ کے اندر ہی ہمارے تینوں سمورائی کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ وہ قسمت کا دھنی تھا۔ میرے اور سونیا کے حملے سے بچنا ممکن نہیں ہوتا لیکن وہ بچ گیا تھا۔ یہ ہمارے لیے مایوسی کی بات نہیں تھی۔ میں نے بھی اس کے دو بڑے حملوں کو ناکام بنایا تھا۔

اس نے اپنے دونوں سمورائی سے کہا "اوپر عرشے پر چھ وفادار سمورائی ہیں لیکن میں صرف تم دونوں پر بھروسا کروں گا۔ جاؤ اور ہم تینوں گاڈ فادرز کی موٹر بوٹس نکالو۔ ہم کسی بھی سمورائی کی نظروں میں آئے بغیر ابھی یہاں سے جائیں گے۔"

وہ دونوں حکم کی تعمیل کے لیے چلے گئے۔ موبائل فون کا بزر سنائی دیا۔ ناناکا نے اسے آن کر کے کان سے لگایا پھر غصے سے پوچھا "کون ہے؟"

دوسری طرف سے بائرن ٹوڈ نے پوچھا "ناناکا اتنے غصے میں کیوں ہو؟"

وہ دہاڑتے ہوئے بولا "ذلیل، کتے تو نے میرے چار سمورائی کو آلۂ کار بنایا تھا۔ مجھے مار ڈالنا چاہتا تھا۔ کیا تو نے دیکھا نہیں کہ میں نے ان چاروں کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔ میں یہاں سے جا رہا ہوں تو اپنے آلۂ کاروں کا ماتم کرنے آسکتا ہے۔ تھو ہے تیری دوستی پر!"

اس نے فون بند کر دیا۔ دوسری طرف بائرن ٹوڈ نے اپنے فون پر ہیلو ہیلو کہہ کر اسے مخاطب کیا پھر فون بند کر کے سوچنے لگا "چار سمورائی؟ اور میرے آلۂ کار اس کا مطلب ہے فرہاد نے پھر میرے خلاف زبردست چال چلی ہے۔"

اس نے خیال خوانی کے ذریعے ہاروے، بیکر برائٹ اور

سائن کو بلایا پھر کہا "ہم سمجھ رہے تھے کہ فرہاد ہم پر حملے کرنے کے لیے ہمیں تلاش کرے گا لیکن اس نے ایسی چال چلی ہے۔ جس کی ہم توقع نہیں کرسکتے تھے۔"

ہاروے نے پوچھا "اب وہ کیا کررہا ہے؟؟"

"جو کرنا تھا۔ کرچکا ہے۔ پہلے اس نے ناناکا کے خاص مشیر آئرن مین کو قتل کیا اور اس کے دل میں یہ شک ڈال دیا کہ ہم نے اسے قتل کیا ہے۔"

بیکر برائٹ نے کہا "اس نے بچکانہ چال چلی ہے۔ ناناکا ہم سے بدظن نہیں ہوگا؟؟"

"ہوچکا ہے۔ فرہاد نے اس کے چار سمورائی کو آلہ کار بنا کر اس پر قاتلانہ حملے کرائے اور یہی ظاہر کیا ہے کہ ہم ان سمورائی کے ذریعے اسے قتل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ بچ گیا ہے اور اب اسے پورا یقین ہوگیا ہے کہ ہم دوستی کی آڑ میں اس سے دشمنی کررہے ہیں۔"

ہاروے نے کہا "ہم اسے سمجھائیں گے اس کی غلط فہمی دور کریں گے۔"

بائرن ٹوڈ نے غصے سے کہا "اس نے مجھے گالیاں دی ہیں۔ نہ وہ دوستی کرے گا اور نہ ہم کریں گے۔ میں نے کبھی اپنے ماں باپ سے بھی گالیاں نہیں سنیں۔ میں اس کتے کو گالیوں کا ایسا جواب دوں گا کہ وہ زندگی بھر یاد کرتا رہے گا۔"

بیکر برائٹ نے کہا "فرہاد یہی چاہتا تھا کہ ہم بھی غصے میں اس سے دشمنی کریں۔ وہ اپنے دشمن کو ہمارے ہاتھوں ذلیل کرنا اور مارنا چاہتا ہے۔"

"ناناکا میرے ہاتھوں برے انجام کو پہنچے گا۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ فرہاد بچ جائے گا۔ اس نے ایک بچکانہ چال چلی اور کامیاب ہوگیا لیکن ایسی چالیں ہمارے خلاف چلے گا تو کتے کی موت مارا جائے گا۔"

سائن نے پوچھا "فرہاد اس وقت کہاں ہوگا؟؟"

بائرن ٹوڈ نے کہا "مارلی کے ساتھ ہانگ کانگ میں ہے۔"

"تم کیسے جانتے ہو؟؟"

"میں یہ بتا دوں کہ وہ ہانگ کانگ پہنچا ہوا ہے۔ میں نے فلائنگ کمپنی میں مارلی کا ٹوسیٹر اور ہیلی کاپٹر دیکھا ہے۔ اب میں معلوم کررہا ہوں کس ہوٹل یا کس پرائیویٹ بنگلے میں ہے۔"

ہاروے نے پوچھا "تم ہانگ کانگ کیوں گئے ہو؟؟"

"ایک طویل عرصے کے بعد یہ معلوم ہوا ہے کہ فرہاد گوشہ نشینی سے نکل کر میدان عمل میں آیا ہے۔ ایسے وقت دشمن اسے ہر طرف سے گھیرتے ہیں۔ اسے ٹریپ کرتے ہیں۔ اسے قتل کرتے ہیں۔ بعد میں پتا چلتا ہے کہ وہ ڈمی فرہاد تھا لیکن اس بار سچ مچ اصل فرہاد ہانگ کانگ میں موجود ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ میں یہاں موجود ہوں۔ میں اس کا سامنا کروں گا۔ اسے اچھی طرح شکنجے میں لانے کے بعد اس کا اصل چہرہ دیکھوں گا پھر ٹیلی پیتھی کی دنیا کے سب سے بڑے کھلاڑی کو گولی مارنے کا اعزاز حاصل کروں گا۔"

ہاروے نے کہا "مارلی کے تمام دشمن اسے ہانگ کانگ شہر میں کبھی نقصان نہیں پہنچاتے۔ یہاں کی پولیس اور انٹیلی جنس والوں نے وارننگ دی ہے کہ مارلی کو کبھی نقصان پہنچا تو ناناکا کوڈز جیسے مجرموں کے خلاف کارروائیاں کی جائیں گی لیکن ہمارے خلاف کون کارروائی کرنے آئے گا۔ یہ اچھا موقع ہے۔ مارلی اور فرہاد کو اسی شہر میں گھیر کر ختم کیا جائے۔"

بیکر برائٹ نے کہا "اگر وہ دونوں قلعے میں چلے جائیں گے تو وہاں تک ہماری رسائی ممکن نہیں ہوگی۔"

بائرن ٹوڈ نے کہا "سائن تم پہلے بھی فلائنگ کمپنی کے چند افراد کو آلہ کار بنا کر مارلی کے ٹوسیٹر میں خرابی پیدا کر چکے ہو۔ وہ بار بار دھوکا نہیں کھائیں گے لیکن تم وہاں کے افراد کے دماغوں میں آتے جاتے رہو۔ مارلی یہاں سے روانگی کے سلسلے میں انہیں پہلے سے اطلاع دے گی۔ اس طرح ہمیں اس کی یہاں سے روانگی کا وقت معلوم ہو جائے گا۔ ہم اسے جزیرہ لن تاؤ اور قلعے میں جانے سے روک لیں گے۔"

"بیکر تم یہاں کے تمام ہوٹلوں اور کلبوں میں انہیں تلاش کرو۔"

ہاروے نے کہا "میں یہاں کے سرکاری عہدے داروں کے خیالات پڑھنے جارہا ہوں۔ ان میں سے کسی نہ کسی کو ضرور معلوم ہوگا کہ مارلی کا قیام کہاں ہے۔"

وہ چاروں مجھے اور سونیا کو گھیرنے اور ختم کرنے کے لیے بھرپور پلاننگ کررہے تھے۔ ہم نہیں جانتے تھے کہ وہ سب کہاں ہیں اور کیا کررہے ہیں۔ اتنی تو عقل تھی کہ ناناکا کوڈز کا اعتماد ہارنے کے بعد وہ چاروں اور شدت سے ہمیں تلاش کریں گے۔ ان کے لیے یہ آسانی ہوگی کہ میں مارلی کے ساتھ ہانگ کانگ میں ہوں۔

دشمنوں سے محتاط رہنے کا مطلب ہے 'موت سے ڈرتے رہو اور اس سے تو رہنا ہی پڑتا ہے۔ پیدا ہوتے ہی موت زندگی کو مار ڈالنے کی پلاننگ کرتی رہتی ہے۔ سبھی کے ساتھ ایسا ہوتا ہے۔ ہمارے ساتھ کچھ زیادہ ہورہا تھا۔

○☆○

شیوانی کو اس بنگلے میں نظر بند رکھا گیا تھا۔ بنگلے کے آگے پیچھے دو دو مسلح گارڈز دن رات پہرا دینے والے تھے۔ ویسے دیکھا جائے تو چار پہرے دار کچھ نہیں ہوتے۔ شیوانی انہیں دھوکا دے کر کسی وقت بھی جاسکتی تھی لیکن اعلیٰ عہدے داروں نے درپردہ بڑا سخت پہرا لگایا تھا۔ اپنے تین ٹیلی پیتھی جاننے والے تھری جے سے کہا تھا کہ وہ خیال خوانی کے ذریعے کڑی نگرانی کریں۔

تمام اعلیٰ عہدے داروں نے تھری جے کا برین واش کرایا تھا پھر اسکاٹ لینڈیارڈ کے ہپناٹزم کے ماہرین کے ذریعے انہیں اپنے ادارے کا وفادار بنایا تھا۔ ان تینوں پر پورا اعتماد تھا کہ آئندہ ان کے معمول، اور وفادار رہیں گے۔ ان کے ماہرین نے یقین سے کہا تھا کہ وہ تینوں شیوانی کے وفادار رہنا بھول چکے ہیں۔ پورس یا کوئی بھی ٹیلی پیتھی جاننے والا ان کے مقفل دماغوں میں نہیں جاسکے گا۔

جے کافو نے ڈائریکٹر جنرل سے کہا "شیوانی کا دماغ غیر معمولی ہے۔ کوئی بھی ٹیلی پیتھی جاننے والا اس کی مرضی کے بغیر نہ اس کے خیالات پڑھ سکتا ہے نہ اسے دماغی کمزوری میں مبتلا کرسکتا ہے۔ ہم اس کے دماغ میں رہ کر اس کی نگرانی نہیں کرسکیں گے۔"

جے فلو نے کہا "اس طرح ہم اس کی اور پورس کی گفتگو بھی نہیں سن سکیں گے۔ ہمیں یہ معلوم نہیں ہوسکے گا کہ وہ کیا سوچ رہی ہے اور کیا کرنے والی ہے۔"

جے سامو نے کہا "وہ بنگلے کے اندر تنہا ہے۔ کسی ملازم یا ملازمہ کو آنے کی اجازت نہیں دیتی ہے۔ بنگلے کے آگے پیچھے چار مسلح گارڈز ہیں۔ ہم ان کے دماغوں میں رہ کر باہر سے ہی شیوانی کی نگرانی کرسکتے ہیں۔"

ڈائریکٹر جنرل نے کہا "یہ بڑی مشکل ہے۔ یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ بنگلے کے اندر شیوانی کی نگرانی کیسے کی جائے اگر خفیہ الیکٹرونک آلات نصب کیے جائیں گے تو اس چالاک جاسوسہ سے چھپے نہیں رہیں گے وہ انہیں ناکارہ بنا دے گی۔"

ایک اعلیٰ عہدے دار نے کہا "اتنا اطمینان ہے کہ وہ ہمارے چار پہرے داروں کو دھوکا نہیں دے سکے گی اگر پورس اور دوسرے ٹیلی پیتھی جاننے والے ان پہرے داروں کو ٹریپ کریں گے تو ہمارے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو خبر ہوجائے گی۔ وہ ہمیں بروقت اطلاع دیں گے تو شیوانی کے فرار کے تمام راستے مسدود کردیے جائیں گے۔ تمام زمینی، دریائی اور فضائی راستوں کی ناکہ بندی کردی گئی ہے۔"

"ہم نے اپنے طور پر مکمل انتظامات کیے ہیں لیکن پورس نے عدالت میں کہا تھا کہ ہم فرہاد علی تیمور کی بہو کو ایک دن کے لیے بھی قیدی بنا کر نہیں رکھ سکیں گے۔"

ایک عہدے دار نے کہا "وہ تین گھنٹوں سے نظر بند ہے ابھی تک کچھ نہیں ہوا ہے۔ یہ اسکاٹ لینڈیارڈ ہے۔ دنیا کے تمام مجرموں پر ہمارے ادارے کی دہشت طاری رہتی ہے۔ یہاں کے ممنوعہ علاقوں میں ایک چیونٹی بھی رینگ کر نہیں آسکتی۔ اس نے بچکانہ دعویٰ کیا ہے۔"

دوسرے عہدے دار نے کہا "چوبیس گھنٹے کا ایک دن ہوتا ہے۔ تین گھنٹے گزر چکے ہیں۔ باقی اکیس گھنٹوں میں وہ کیا کرلے گا؟ کیا ہمارے سخت حفاظتی انتظامات کو توڑ کر آسکے گا؟؟"

وہ اس سلسلے میں تمام پہلوؤں پر غور کررہے تھے اور مطمئن ہورہے تھے پھر ڈائریکٹر جنرل نے کہا "اس نے مشین کا جو نقشہ دیا ہے۔ وہ اصلی ہے۔ ماہرین کہتے ہیں کہ کامیابی سے مشین تیار کرلیں گے لیکن عقل کہتی ہے کہ دشمن کے دیے ہوئے تحفے کے پیچھے بھی کوئی چال ہوتی ہے۔ ہماری توقع کے خلاف کوئی بات ہوسکتی ہے۔"

"یہ اندیشہ ضرور ہے لیکن پورس کی یہ بات بھی درست ہے کہ وہ لوگ ٹرانسفارمر مشین کے نقشے شیرنی کی طرح بانٹ رہے ہیں۔ یہی نقشہ انہوں نے جمہوریہ چین کو دیا ایسے ہی ایک نقشے سے اسرائیل میں مشین تیار ہوگئی۔ آئندہ خبر ملے گی کہ دوسرے ممالک بھی یہ مشین تیار کررہے ہیں یا کرچکے ہیں۔ ہمیں پیچھے نہیں رہنا چاہیے ہم یہ مشین ضرور تیار کریں گے۔"

ایک عہدے دار نے کہا "اگر مشین تیار کرنے کے بعد ہماری توقع کے خلاف کوئی نقصان پہنچے گا تو ہم اسے برداشت کریں گے اگر نقصان نہ پہنچا تو ہم چین اور اسرائیل کی طرح فائدے میں رہیں گے۔"

ایسے وقت جے کافو نے ڈائریکٹر جنرل کو مخاطب کیا "سر ممنوعہ علاقے میں کوئی داخل ہوا ہے۔ الیکٹرونک آلات کام نہیں کررہے ہیں۔ وہ شیوانی کے بنگلے سے ابھی دو کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ وہاں جو جاسوس اور سیکیورٹی گارڈز ہیں۔ ان کے خیالات بتا رہے ہیں کہ جو شخص آیا تھا۔ اس نے پتا نہیں انہیں کیسے سحرزدہ کیا تھا۔ وہ وہاں سے گزر گیا ہے اور یہ لوگ الیکٹرونک آلات کے ذریعے متعلقہ سیکیورٹی فورس کو سگنل نہیں دے رہے ہیں۔ پلیز فوراً ایکشن لیں۔"

ڈائریکٹر جنرل ٹیلی فون کے ذریعے تمام متعلقہ افسران اور سیکیورٹی فورس والوں کو خطرے سے آگاہ کرنے لگا۔ چند منٹوں میں پوری سیکیورٹی فورس حرکت میں آگئی۔ وہاں کے راستے پر گاڑیاں دوڑنے لگیں۔ وہ گاڑیاں شیوانی کے بنگلے کے چاروں طرف آکر رک گئیں۔ تمام گارڈز گنیں اٹھائے تیزی سے دوڑتے ہوئے پوزیشن لینے لگے۔ انہیں حکم دیا گیا تھا "وہاں آنے والے کو گولی نہ ماری جائے۔ گرفتار کیا جائے اگر وہ خود کو گرفتاری کے لیے پیش نہیں کرے گا تو اسے زخمی

کر کے قیدی بنایا جائے۔"
انہیں کوئی نظر نہیں آ رہا تھا۔ وہ انتظار کر رہے تھے۔ ڈائریکٹر جنرل کے موبائل کا بزر سنائی دیا۔ وہ اسے آن کر کے کان سے لگا کر بولا "ہیلو میں ڈی جی بول رہا ہوں۔"
دوسری طرف سے آواز سنائی دی "میں گھنشام بول رہا ہوں۔ آپ نے میری دھرم پتنی شیوانی کو قیدی بنایا ہے اور اس کے بنگلے کے چاروں طرف کرفیو لگا دیا ہے۔ مسلح فورس کا پہرا لگا دیا ہے۔ یہ ظلم ہے' ناانصافی ہے لیکن میں اپنی بیوی سے ملنے آیا ہوں۔ اس سے ضرور ملوں گا۔"
"تم پاگل ہو۔ بے وقوف ہو۔ یہ نہیں جانتے کہ اسے کتنی سخت نگرانی میں رکھا گیا ہے۔ تمہیں وہاں جانے کی اجازت نہیں ملے گی۔"
"کیا میں تمہاری اجازت کا محتاج ہوں؟ میں تو یہاں پہنچا ہوا ہوں۔"
"کیا!" ڈائریکٹر جنرل نے شدید حیرانی سے پوچھا "تم اس ممنوعہ علاقے میں ہو۔ کیا تمہیں کوئی نہیں دیکھ رہا ہے؟ نہیں۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ میرا وقت ضائع کر رہے ہو۔"
"میں تمہارے الیکٹرونک نظام کو ناکارہ بنا کر اس علاقے میں داخل ہو گیا ہوں۔ شیوانی کے بنگلے کے قریب ہوں' دو افسران اور کئی مسلح جوان میرے آس پاس ہیں لیکن میری آنکھوں کی حرارت سے ان کی کھوپڑیاں گرم ہو گئی ہیں۔ یہ میری مرضی کے بغیر میرے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر سکیں گے۔ میں حکم دوں گا تو یہ خودکشی کر لیں گے۔"
جے کا نو نے خیال خوانی کے ذریعے ڈی جی سے کہا "سر یہ درست کہہ رہا ہے۔ جو لوگ الیکٹرونک نظام کی دیکھ بھال کر رہے تھے۔ وہ بھی اس کی آنکھوں سے سحرزدہ ہو گئے تھے۔ یہ یکے بعد دیگرے پوری فورس کو سحرزدہ کرتا جائے گا۔"
ڈی جی نے پوچھا "تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ کیا اسے شیوانی سے ملنے کی اجازت دی جائے؟"
"میں چاہتا ہوں اسے دھوکا دیا جائے۔ اسے شیوانی سے ملنے کی اجازت دی جائے گی تو وہ پھر کسی کو سحرزدہ نہیں کرے گا۔ شیوانی کے عشق میں بنگلے کی طرف جائے گا۔ ایسے وقت اسے چاروں طرف سے دبوچ کر اس کے سر اور چہرے کو کسی غلاف سے ڈھانپ دیا جائے پھر وہ کسی کو دیکھ نہیں سکے گا۔ کسی کو سحرزدہ نہیں کر سکے گا۔"
اس مشورے پر عمل کیا گیا۔ یوں بھی گھنشام سر سے پاؤں تک ایک لبادے میں چھپا رہتا تھا۔ جسم کہیں سے نظر نہیں آتا تھا۔ کبھی کبھی چہرے کی جھلک دکھائی دیتی تھی۔ ایسے لباس میں وہ شیوانی سے ملنے کی اجازت حاصل کر کے بنگلے کی طرف جانے لگا تو اچانک اسے چاروں طرف سے دبوچ کر سر سے لے کر گردن تک پورے چہرے کو غلاف سے ڈھان[illegible] گیا۔ اس کے ہاتھوں کو پشت پر باندھ دیا گیا۔ ایک افسر نے اسے زمین پر گرا کر کہا "میں تمہیں گولی مار دوں گا۔ فوراً [illegible] کیوں آئے ہو۔ کیا تمہیں پورس نے بھیجا ہے؟"
گھنشام کو کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ وہ ایک طرف [illegible] اٹھا کر بولا "یہ پورس کون ہے؟ کیا میں اپنی بیوی سے ملنے کے لیے کسی پورس سے اجازت لے کر آؤں گا؟ میرا [illegible] کھولو۔"
جے سامو نے اس افسر سے کہا "پاگل کا بچہ [illegible] پورس کو نہیں جانتا ہے شیوانی کے عشق میں آیا ہے۔"
دوسری طرف ڈائریکٹر جنرل نے فون کے ذریعے [illegible] سے پوچھا "یہ کیا چکر ہے۔ ایسے وقت گھنشام کیوں [illegible] ہے۔ کیا تم اس کے ذریعے فرار ہو سکو گی۔"
شیوانی نے کہا "آپ لوگ بوکھلا گئے ہیں۔ میں اسے بنگلے کے اندر نہیں آنے دوں گی۔ اس سے بات بھی نہیں کرنا چاہوں گی تو وہ مجھے یہاں سے کیسے بھگا کر لے جائے گا۔ میں بری طرح ٹینشن میں ہوں۔ میری طبیعت خراب ہو رہی ہے۔ اس پاگل کو یہاں سے بھگائیں اور کسی لیڈی ڈاکٹر کو یہاں بھیج دیں۔"
ادھر گھنشام چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا "شیوانی میں تم پر [illegible] کر جاؤں گا۔ تمہارے لیے مقدمہ لڑوں گا۔ تمہیں اس [illegible] سے رہائی دلاؤں گا۔ ایک بار مجھ سے مل کر باتیں کرو۔"
شیوانی نے دروازہ کھول کر باہر برآمدے میں آ کر اسے دیکھا۔ پہلے تو وہ لبادے میں چھپا رہتا تھا۔ اب گردن [illegible] غلاف میں چھپا ہوا تھا۔ وہ بولی "مجھ سے مل کر کیا کرو گے [illegible] مجھے دیکھ نہیں سکو گے۔ میں زیادہ باتیں نہیں کروں گی تم [illegible] سچ مچ رہائی دلانا چاہتے ہو تو اب یہاں سے چلے جاؤ۔ میرے لیے قانونی جنگ لڑو۔ یوں منہ پر نقاب ڈال کر اندھے [illegible] بولتے رہو گے تو مجھے رہائی نہیں ملے گی۔ میں کچھ بیمار ہوں [illegible] فار گاڈ سیک یہاں سے جاؤ۔"
وہ پلٹ کر اندر گئی پھر دروازے کو اندر سے بند کر [illegible] گھنشام کو وہاں سے جانا پڑا۔ ڈائریکٹر جنرل نے جے کا نو [illegible] کہا "شیوانی ٹینشن میں ہے۔ اسے طبی معائنے کی ضرورت ہے۔ ہم اپنے ادارے کی قابل اعتماد لیڈی ڈاکٹر کو بھیج [illegible] ہیں۔ تم تینوں اس ڈاکٹر کے دماغ میں مسلسل رہو گے [illegible] ہماری توقع کے خلاف کوئی چال چل سکتے ہیں۔"
جے کا نو نے کہا "آپ اطمینان رکھیں گے۔ ہم [illegible] اس کے دماغ میں محتاط اور مستعد رہیں گے۔ دشمن [illegible] دھوکا نہیں دے سکیں گے۔"
پندرہ منٹ بعد شیوانی کو اطلاع دی گئی کہ اس کی [illegible]

جانچ کے لیے لیڈی ڈاکٹر معائنے کے لیے آ رہی ہے اگر وہ ٹینشن میں ہے تو اسے ذہنی آسودگی کے لیے دوائیں دی جائیں گی۔
پھر اسے وارننگ دی گئی کہ وہ پورس کی باتوں میں آ کر لیڈی ڈاکٹر کو نقصان پہنچانے اور وہاں سے فرار ہونے کی حماقت نہ کرے۔ ان کے ٹیلی پیتھی جاننے والے لیڈی ڈاکٹر کی حفاظت کے لیے موجود رہیں گے۔
سات گھنٹے گزر چکے تھے۔ رات ہو چکی تھی۔ بنگلے کے اطراف اب پہلے جیسی مسلح فورس نہیں تھی۔ سامنے ایک جیپ میں ایک سیکیورٹی افسر دو گارڈز کے ساتھ موجود تھا۔ اس نے لیڈی ڈاکٹر کی کار کو اچھی طرح چیک کیا۔ اسے غور سے دیکھا پھر جانے کی اجازت دی۔ کار احاطے کے اندر جا کر برآمدے کے سامنے رک گئی۔ لیڈی ڈاکٹر نے دروازے پر آ کر کال بیل کے بٹن کو دبایا۔ شیوانی نے آ کر دروازہ کھولا پھر مسکرا کر اسے اندر بلایا اور دروازے کو اندر سے بند کر دیا۔
اسکاٹ لینڈ یارڈ کے تمام اعلیٰ عہدے دار مطمئن تھے۔ ایک تو سخت حفاظتی انتظامات تھے پھر یہ تین ٹیلی پیتھی جاننے والے اس لیڈی ڈاکٹر کے اندر موجود تھے۔ کسی طرح بھی دھوکا نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ بات عقل میں نہیں آ سکتی تھی کہ ایسے میں خلاف توقع کوئی بات ہو سکتی ہے۔
ہاں جو کبھی سوچ نہیں سکتے تھے۔ وہ بہت پہلے ہو چکا تھا۔ پورس نے ہانگ کانگ میں بڑی محنتوں سے تھری جے کو اپنا معمول بنایا تھا۔ وہ ان سے محروم ہونے والی بازی ہارنا گوارا نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے اسکاٹ لینڈ یارڈ والوں کو موقع دیا تھا کہ ان تینوں کے برین واش کریں اور ان پر تنویمی عمل کرائیں۔ وہ تنویمی عمل کے دوران میں ان کے اندر موجود رہا تھا۔ جب انہیں تنویمی نیند سلایا گیا تب اس نے دوبارہ مختصر سے عمل کے ذریعے انہیں اپنا معمول بنا لیا تھا۔ وہ درپردہ اب بھی پورس کے ہی وفادار تھے۔
آدھے گھنٹے بعد بنگلے کا دروازہ کھل گیا۔ لیڈی ڈاکٹر باہر آ کر کار میں بیٹھ گئی۔ وہ کار اسٹارٹ ہو کر وہاں سے جانے لگی۔ کار کے ڈرائیور کو پہلے ہی آلہ کار بنا لیا گیا تھا۔ وہ تیزی سے ڈرائیو کرتا ہوا وہاں سے دس کلو میٹر دور ایک میدان میں آیا۔ وہاں ایک ہیلی کاپٹر کھڑا ہوا تھا۔ لیڈی ڈاکٹر کار سے نکل کر تیزی سے چلتی ہوئی ہیلی کاپٹر میں آ کر بیٹھ گئی پھر پنکھے گردش کرنے لگے۔ ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو کر پرواز کرتا ہوا وہاں سے دور جانے لگا۔
تھوڑی دیر بعد اعلیٰ عہدے داروں کو اطلاع دی گئی کہ ایک بہت بڑے پلے گراؤنڈ میں ایک ہیلی کاپٹر آ کر اترا تھا۔ ہیلی کاپٹر کے پائلٹ نے کوڈ ورڈز میں سگنلز دیے تھے۔ جس سے یقین ہوا کہ وہ اسکاٹ لینڈ یارڈ کا کوئی ہیلی کاپٹر ہے لیکن آدھے گھنٹے بعد ہی وہ ہیلی کاپٹر کوئی فلائنگ سگنل دیے بغیر وہاں سے چلا گیا ہے۔
ان تمام عہدے داروں کی توجہ شیوانی کی طرف تھی۔ وہ انتظار کر رہے تھے کہ لیڈی ڈاکٹر اسے دوائیں دے کر واپس جائے گی تو تھری جے ان سے رابطہ کریں گے لیکن ایک گھنٹا گزرنے کے باوجود انہوں نے رابطہ نہیں کیا۔
ایک نے حیران ہو کر پوچھا "یہ تینوں ٹیلی پیتھی جاننے والے خاموش کیوں ہیں۔ کیا شیوانی کا معائنہ کرنے اور دوائیں دینے میں اتنا وقت لگتا ہے۔ ڈاکٹر ابھی تک واپس نہیں گئی ہے؟"
بنگلے کے باہر ڈیوٹی پر رہنے والے سیکیورٹی افسر سے رابطہ کیا گیا۔ اس افسر نے کہا "سر لیڈی ڈاکٹر بہت پہلے ہی واپس جا چکی ہے۔"
ڈی جی نے حیرانی سے کہا "جب وہ جا چکی ہے تو تھری جے مجھے رپورٹ کیوں نہیں دے رہے۔"
ان تینوں ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو ایک بہت بڑا بنگلا الاٹ کیا گیا تھا۔ اس بنگلے کے اطراف سیکیورٹی گارڈز رہا کرتے تھے۔ وہ سب یوگا کے ماہر تھے تاکہ وہ تھری جے کبھی انہیں آلہ کار بنا کر وہاں سے فرار نہ ہو سکیں۔ وہاں کے سیکیورٹی افسر سے پوچھا گیا "کیا وہ تینوں اپنے بنگلے کے اندر ہیں؟"
"یس سر۔ ہم نے انہیں بنگلے کے باہر آتے نہیں دیکھا ہے۔ انہیں اندر ہی ہونا چاہیے۔"
اس افسر کو حکم دیا گیا "دروازے پر جاؤ۔ دستک دو۔ اسے کھلوانے کے بعد اندر جا کر دیکھو وہ تینوں موجود ہیں یا نہیں۔"
حکم کی تعمیل کی گئی۔ دروازے پر بار بار دستک دی گئی۔ اندر سے کوئی آواز نہیں آ رہی تھی۔ سیکیورٹی افسر اپنے گارڈز کے ساتھ دروازہ توڑ کر اندر آیا۔ وہ تینوں ڈائننگ روم میں نظر آئے۔ وہ فرش پر اِدھر اُدھر بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔ وہ سب تیزی سے ان کے پاس گئے۔ ان کا معائنہ کیا تو پتا چلا۔ وہ زندہ ہیں۔ ہوش و حواس میں بھی ہیں لیکن بے حد کمزور ہیں۔ کمزوری اتنی ہے کہ ان میں بولنے کی بھی سکت نہیں ہے۔ ان کے لیے فوراً طبی امداد طلب کی گئی اعلیٰ عہدے داروں کو اطلاع دی گئی۔
ڈی جی نے پریشان ہو کر اس سیکیورٹی افسر سے رابطہ کیا۔ جو شیوانی کے بنگلے کے باہر ڈیوٹی پر تھا۔ اسے حکم دیا گیا۔ فوراً بنگلے کے اندر جاؤ اور شیوانی کے بارے میں رپورٹ دو۔
وہ افسر بنگلے کے برآمدے میں آیا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔

اس نے اندر آکر دیکھا۔ ایک بیڈ پر لیڈی ڈاکٹر پڑی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے تھے اور منہ پر ٹیپ چپکا ہوا تھا۔

انہوں نے اس کے ہاتھ پاؤں کھولے۔ منہ پر سے ٹیپ ہٹایا پھر پوچھا "شیوانی کہاں ہے؟"

لیڈی ڈاکٹر نے کہا "وہ یہاں سے میرا لباس پہن کر باہر گئی تھی۔"

"اوہ گاڈ۔ وہ شیوانی تھی۔ ہم سمجھ رہے تھے تم اپنی کار میں جا رہی ہو۔ میں نے واپسی میں کار کی کھڑکی سے جھانک کر دیکھا تھا۔ تعجب ہے۔ اس کار کی پچھلی سیٹ پر تم دکھائی دے رہی تھیں۔"

"وہ میں نہیں تھی۔ میں تو یہاں ہوں۔ ٹیلی پیتھی کے ذریعے تمہیں غائب دماغ بنا کر یہ سمجھایا گیا ہوگا کہ میں اپنی کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھ کر جا رہی ہوں۔"

اس لیڈی ڈاکٹر کو اعلیٰ عہدے داروں کے سامنے پیش کیا گیا۔ اس کا اور سیکیورٹی افسروں کا بیان سنا گیا۔ ادھر تین ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو زود اثر دوائیں دی گئی تھی۔ وہ کسی حد تک بولنے کے قابل ہوگئے۔ انہوں نے بیان دیا "ہم ڈائننگ ٹیبل کے اطراف بیٹھے کھانا کھا رہے تھے اور دماغی طور پر لیڈی ڈاکٹر کے اندر موجود تھے۔ جب وہ شیوانی کا معائنہ کر رہی تھی۔ ایسے ہی وقت ہمیں کمزوری کا احساس ہوا۔ چند سیکنڈ کے بعد ہی ہماری خیال خوانی کی لہریں واپس آگئیں۔ ہم کمزوری کے باعث خیال خوانی کے قابل نہیں رہے تھے۔"

ڈی جی نے پوچھا "تمہارے کھانے پینے کی چیزوں میں ضرر رساں دوائیں کس نے ملائی ہوں گی؟ کیسے ملائی ہوں گی؟"

وہاں کے ڈاکٹروں کو حکم دیا گیا کہ ان کے کھانے پینے کی چیزوں کو چیک کیا جائے اور آئندہ چیکنگ کے بغیر کوئی چیز ان کے کچن اور فریج میں نہ پہنچائی جائے۔"

لیڈی ڈاکٹر کی کار کے بارے میں رپورٹ ملی کہ وہ ایک پلے گراؤنڈ میں کھڑی ہوئی ہے۔ اسی میدان میں ہیلی کاپٹر آیا تھا۔ یوں بات سمجھ میں آگئی کہ شیوانی اسی ہیلی کاپٹر کے ذریعے یہاں سے فرار ہو چکی ہے۔

اگر اسی وقت معلوم ہو جاتا تو اس ہیلی کاپٹر کو گھیر لیا جاتا۔ ملک سے باہر نہ جانے دیا جاتا لیکن دیر ہو چکی تھی۔ اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔

تمام اعلیٰ عہدے داروں کے سامنے وہاں کے نامور جاسوس اور مسلح افسران کھڑے ہوئے تھے۔ ان سب کے سر جھکے ہوئے تھے۔ ڈی جی نے کہا "کتنا زبردست حفاظتی انتظام کیا گیا تھا۔ کوئی انسانی طاقت شیوانی کو اس بنگلے سے باہر نہیں لے جا سکتی تھی لیکن پورس اسے لے گیا۔"

ایک عہدے دار نے کہا "ہم میں سے کسی نے یہ نہیں سوچا تھا کہ وہ ہمارے تینوں ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو ناکارہ بنا دے گا۔ انہیں ناکارہ بنانے کے بعد ہی اس نے بازی جیتی ہے۔"

ایک نے سوال کیا "کیا ہم میں سے کسی کی بھی عقل میں یہ بات نہیں آئی کہ وہ ایسا کر سکتا ہے؟"

"آئندہ ہم یاد رکھیں گے۔ اپنے تینوں ٹیلی پیتھی جاننے والوں پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔ ان کا کھانا پہلے دوسروں کو کھلایا جائے گا پھر انہیں کھانے کو دیا جائے گا۔"

وہ سب اتنا ہی سوچ رہے تھے۔ جتنی ان کی عقل تھی۔ یہ بات ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتی تھی کہ ان تینوں ٹیلی پیتھی جاننے والوں نے پورس کے حکم کے مطابق اعصابی کمزوری کی دوائیں خود ہی اپنے حلق سے اتاری تھیں۔ ایسی چوری اور چالبازی کو کبھی کوئی سمجھ نہیں سکتا تھا۔

ان میں سے ایک جوان افسر نے آگے بڑھ کر ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے ڈی جی سے کہا "مسٹر ڈی جی یہ اسکاٹ لینڈ یارڈ ہے۔ پوری دنیا میں اس ادارے کا رعب اور دبدبہ ہے لیکن میں نے پھولے ہوئے اس غبارے سے ہوا نکال دی ہے۔"

ڈی جی نے ناگواری سے پوچھا "تم کون ہو؟ ہمارے سامنے بیٹھنے کی جرأت کر رہے ہو؟"

"میں پورس بول رہا ہوں۔ میرے بیٹھنے پر اعتراض کر رہے ہو۔ کیا مجھے اس کرسی سے اٹھا سکو گے؟"

تمام عہدے دار اور افسران سوالیہ نظروں سے ڈی جی کو دیکھنے لگے۔ وہ بولا "تمہیں یہاں سے اٹھا کر پھینکنا کوئی بڑی بات نہیں ہے لیکن تم ٹیلی پیتھی کے ذریعے جنگ لڑ رہے ہو اور ہم اس ہتھیار سے خالی ہیں۔"

"جنگ کے دوران میں ہتھیار سے زیادہ ذہانت بہت ضروری ہوتی ہے۔ یہ ذہانت ہے جس نے تمہارے تین ٹیلی پیتھی کے ہتھیاروں کو ناکارہ بنا دیا ہے۔"

"تم نے ایسا تنہا نہیں کیا ہے۔ تمہارے پیچھے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی فوج ہے۔"

"یہ کبھی یقین نہیں کرو گے کہ میں نے اپنی بیوی کی رہائی کے لیے جو کچھ کیا ہے تنہا کیا ہے۔ بے شک میرے پیچھے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی کمی نہیں ہے۔ جب حالات بہت زیادہ مجبور کرتے ہیں تب میں انہیں استعمال کرتا ہوں۔ اسی لیے مشین کا نقشہ تمہیں دیا ہے۔ ٹیلی پیتھی جاننے والے سرمایہ حاصل کرو، بہت سے انسانوں کی فوج بناؤ پھر یہ شکایت نہیں ہوگی کہ ہمارے مقابلے میں اس ہتھیار سے خالی ہو۔"

"جب مشین کا نقشہ ہمیں مل ہی گیا ہے تو ہم اسے ضرور تیار کریں گے۔ جلد ہی تیار کریں گے اور تم نے یہ بہت اچھی بات بتائی ہے کہ ٹیلی پیتھی سے زیادہ ذہانت ضروری ہے۔ ہم تمہاری اس بات کو کبھی نہیں بھولیں گے۔"

اس جوان افسر نے کرسی سے اٹھ کر کہا "اور یہ بھی نہ بھولنا کہ ہم جو کہتے ہیں کر گزرتے ہیں۔ میں نے کہا تھا نا "فرہاد علی تیمور کی بہو کو ایک دن کے لیے بھی قیدی بنا کر نہیں رکھ سکو گے۔ تم دیکھ رہے ہو وہ آزاد ہو کر اسکاٹ لینڈ یارڈ کے تمام اہم راز لے کر یہاں سے جا چکی ہے۔"

وہ بولنے والا جوان خاموش ہو گیا۔ افسروں کی قطار میں جا کر ادب سے کھڑا ہو گیا۔ تب پتا چلا کہ پورس جا چکا ہے۔

○☆○

آدھی رات ہو رہی تھی۔ طیارے کے اندر خاموشی تھی۔ کئی مسافر سو رہے تھے اور کئی جاگ رہے تھے۔ سونے والوں میں کرونا تھی۔ جوزف وسکی نے اس پر تنویمی عمل کیا تھا۔ اب وہ اپنی تنویمی نیند پوری کر رہی تھی۔

کئی جاگنے والوں میں پارس اور جوزف وسکی بھی تھے۔ جوزف وسکی انتظار کر رہا تھا کہ کرونا تین گھنٹے بعد نیند سے بیدار ہوگی تو وہ اس کے دماغ میں جا سکے گا اور وہ ایک معمول اور محکوم کی حیثیت سے اسے محسوس نہیں کر سکے گی۔

وہ اسے ہپناٹائز کرنے کے بعد مطمئن ہو گیا تھا۔ یہ کبھی سوچ نہیں سکتا تھا کہ وہاں اس کے تنویمی عمل میں مداخلت کرنے والا کوئی موجود ہو سکتا ہے۔ وہ پارس کی طرف سے مطمئن تھا۔ اسے پاگل خانے سے آیا ہوا ایک جوان سمجھ رہا تھا۔

پارس نے اس کے یقین اور اطمینان سے فائدہ اٹھایا تھا۔ تنویمی نیند کی ابتدا میں ہی اس کے عمل کا توڑ کیا تھا۔ اسے دوبارہ اپنی معمول بنا لیا تھا۔ اب وہ اس شخص کو پہچاننا چاہتا تھا جو کرونا کو اپنی معمول بنانا چاہتا تھا۔ یہ سمجھ رہا تھا کہ وہ اسی جہاز میں موجود ہے اسے پہچاننے کا مسئلہ تھا۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اب اس جہاز میں چند سیٹیں خالی نظر آ رہی تھیں۔ وہ ذرا دور ایک سیٹ پر جا کر بیٹھ گیا۔

دانہ ڈال کر جاؤ تو مرغا خود ہی دانہ چگنے پہنچ جاتا ہے۔ پارس نے سوچا۔ جو کرونا کو پھانسنا چاہتا ہے وہ اسے تنہا دیکھ کر ضرور اس کے پاس آئے گا۔ ابھی نہیں آئے گا تو تنویمی نیند کا وقت پورا ہونے کے بعد ضرور آئے گا۔ شکار کھیلنے والے بھی کبھی اسی طرح شکار ہوتے ہیں۔

تھوڑی دیر بعد ہی اس نے دیکھا۔ جوزف وسکی کرونا کے پاس جا کر بیٹھ گیا تھا۔ پارس پہلے یقین کرنا چاہتا تھا کہ دانے پر آنے والا مرغا وہی ہے۔ کوئی دوسرا بھی خالی سیٹ دیکھ کر ایک حسین و جوان لڑکی کے پاس آسکتا تھا۔ کوئی جلدی نہیں تھی۔ انتظار کیا جا سکتا تھا۔

تین گھنٹے گزر گئے۔ کرونا نے آنکھیں کھولیں۔ تھوڑی دیر تک نظریں جھکائے سوچتی رہی پھر سیدھی ہو کر سیٹ پر بیٹھ گئی۔ جوزف وسکی نے کہا "ہیلو تم بہت سوتی ہو۔"

کرونا نے چونک کر اسے دیکھا پھر اِدھر اُدھر نظریں دوڑاتے ہوئے پوچھا "وہ کہاں ہے؟"

"کیا اسے پوچھ رہی ہو جو یہاں بیٹھا ہوا تھا؟ وہ تو کوئی پاگل اور احمق سا جوان تھا۔ مجھ سے دوستی کرو۔ اب تو ہمیں ساتھ رہنا ہے۔"

وہ تعجب سے بولی "ہمیں ساتھ کیوں رہنا ہے؟ تم کون ہو؟ کیا تم بھی پاگل خانے سے آئے ہو؟"

وہ ہنستے ہوئے بولا "تمہیں پاگل بنانے آیا ہوں۔ تم میری دیوانی بن کر رہو گی۔"

وہ پریشان ہو کر بولی "اوہ گاڈ! ایک پاگل گیا۔ دوسرا آگیا۔ دیکھو مسٹر میں تمہیں وارننگ دیتی ہوں جہاں سے آئے ہو۔ وہاں جا کر بیٹھ جاؤ۔ ورنہ منہ توڑ کر ہاتھ پر رکھ دوں گی۔"

اس نے بڑے فخر سے مسکراتے ہوئے خیال خوانی کی پرواز کی۔ اس کے دماغ میں پہنچنا چاہا۔ اس نے فوراً ہی سانس روک لی۔ جوزف نے بڑی حیرانی سے اسے دیکھا۔ یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس کی معمول اور محکوم اسے اپنے دماغ میں نہیں آنے دے گی۔ اس نے دوسری بار اس کے دماغ میں پہنچنا چاہا تو پھر اس نے سانس روک کر اسے بھگا دیا پھر وہ اسے گھور کر بولی "کیا تم ٹیلی پیتھی جانتے ہو؟ کیا تم ہی میرے دماغ میں آ رہے ہو؟"

وہ حیران و پریشان تھا۔ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا اپنے تنویمی عمل میں ناکام کیسے رہا ہے۔ وہ غصے سے بولی "الو کی طرح کیوں گھور رہے ہو۔ میری بات کا جواب دو۔ تم اپنی سیٹ چھوڑ کر میرے پاس کیوں آئے ہو؟ تم کون ہو؟"

اس کا وہ غرور ختم ہو گیا کہ اسے اپنا معمول بنا چکا ہے۔ اس نے عاجزی سے کہا "میں دوست ہوں۔ تمہیں اچھی طرح جانتا ہوں۔ تمہارا نام کرونا ہے۔"

وہ پریشان ہو کر اسے دیکھنے لگی۔ یہ نہیں چاہتی تھی کہ کوئی اسے کرونا کی حیثیت سے پہچان لے۔ اس نے پوچھا "تم مجھے کیسے جانتے ہو؟"

"میں تمہاری بچپن سے ہسٹری جانتا ہوں۔ تمہارے باپ کا نام جان ڈوگلس ہے۔ تمہاری ماں روسی تھی۔

اسرائیل میں ان دونوں کا داخلہ ممنوع تھا۔ اس لیے تم بچپن ہی سے والدین سے بچھڑ گئی تھیں۔ میں تمہیں ان کے پاس پہنچا سکتا ہوں۔ مجھ پر بھروسا کرو۔ مجھ سے دوستی کرو۔"

"تم مجھے وہاں کیوں پہنچانا چاہتے ہو؟ جو ماں باپ مجھے بچپن میں چھوڑ کر چلے گئے۔ میں ان کی صورت بھی دیکھنا گوارا نہیں کروں گی۔ تم میرے بارے میں اور کیا جانتے ہو؟"

"تم نے اسرائیلی آرمی ٹریننگ سینٹر میں بڑی زبردست تربیت حاصل کی ہے۔ الپا نے تمہیں ٹیلی پیتھی سکھائی ہے۔ اس نے یقیناً تمہیں اپنی معمول بنایا ہوگا۔"

"کیا تم نے بھی مجھے معمول بنانے کی کوشش کی تھی؟"

وہ ہچکچاتے ہوئے بولا "ہاں کوشش تو کی تھی۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ میرا عمل ناکام کیسے ہوگیا۔ کیا تمہاری میڈم الپا نے مجھے ناکام بنایا ہے؟"

"میں تم میں سے کسی کو اپنے اندر محسوس نہیں کررہی ہوں اور نہ کرنا چاہتی ہوں۔"

"تمہیں ناراض نہیں ہونا چاہیے۔ میں سمجھ رہا ہوں۔ ابھی تمہارے اندر کوئی نہیں ہے۔ آئندہ میں تمہیں معمول بنانے کی غلطی نہیں کروں گا۔ مجھ سے دوستی کرو۔"

پارس نے کرونا کے ذریعے پوچھا "کیا واقعی دوستی کرنا چاہتے ہو؟ کیا دوست بننے کا ثبوت دوگے؟"

"بے شک تم آزما کر دیکھو۔ میں سچا دوست ثابت ہوسکتا ہوں۔ تم کیا ثبوت چاہتی ہو۔"

"میں تمہاری سچائی چاہتی ہوں۔ سچ بتاؤ۔ تم کون ہو؟ تنہا ہو یا تمہارے آس پاس اور بھی ٹیلی پیتھی جاننے والے ہیں؟ جھوٹ بولو گے تو دوستی نہیں ہوگی۔"

وہ تھوڑی دیر تک سوچتا رہا پھر بولا "میرا نام جے کافو ہے۔ ہم ٹیلی پیتھی جاننے والے تین ساتھی ہیں۔"

پارس اپنے بھائی پورس کے کچھ حالات جانتا تھا۔ یہ معلوم تھا کہ تھری جے اس کے معمول ہیں۔ کرونا نے اس کی مرضی کے مطابق کہا "جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو کتے کی طرح بھونکتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ میں پھر تمہیں ایک موقع دیتی ہوں۔ سچ بولو۔ ورنہ یہاں سے اٹھ کر چلے جاؤ۔"

"مجھے جھوٹا نہ سمجھو۔ تم اب تک اسرائیل میں رہی ہو۔ باہر کی دنیا میں ٹیلی پیتھی جاننے والوں سے واقف نہیں ہو۔ میں تمہیں بتا دوں گا کہ کون ٹیلی پیتھی جاننے والا کہاں ہے۔"

"تم صرف اپنے بارے میں بتاؤ پھر میں بتاؤں گی کہ وہ تھری جے آج کل کہاں ہیں۔"

"ہوسکتا ہے تم بتا دو لیکن ان میں سے ایک میں جے کافو ہوں اور تمہارے پاس بیٹھا ہوا ہوں۔"

"اب یہاں سے اٹھو اور جاؤ۔ جب بھی سچ بولنے کا موڈ ہو تو دوستی کرنے کے لیے چلے آنا۔"

وہ اٹھتے ہوئے بولا "میں ابھی ٹوائلٹ سے آتا ہوں پھر تمہیں اپنی سچائی کا یقین دلاؤں گا۔"

وہ ٹوائلٹ کی طرف جانے لگا۔ پارس اپنی سیٹ سے اٹھ کر اس کے پیچھے ہوگیا۔ جب وہ ٹوائلٹ کا دروازہ کھول کر اندر جانے لگا تو اچانک ہی پارس نے پیچھے سے دھکا دیا۔ وہ دھکا کھا کر اندر گیا۔ پارس نے بھی اندر جا کر دروازے کو بند کرلیا۔ وہ جھنجلا کر بولا "یہ کیا حرکت ہے؟"

پارس نے اس کی ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ لے جا کر گلے کو دبوچ لیا۔ جوزف وسکی کمزور نہیں تھا۔ وہ خود کو چھڑانے کی جدوجہد کرنے لگا لیکن اس کا گلا اس طرح شکنجے میں تھا کہ اس کی سانس رکنے لگی۔ جدوجہد کمزور پڑنے لگی۔ سانس رکنے کا مطلب یہ تھا کہ دماغ پر اثر پڑ رہا ہے اگر اس کے دماغ میں پہنچ جائے گا تو مزید سانس روک کر یوگا کا مظاہرہ نہیں کرسکے گا۔

پارس نے اس کے اندر پہنچ کر کہا "اب تو بتاؤ گے کہ کون ہو؟"

اس نے سانس روکنے کی کوشش کی۔ پارس نے ہلکا سا زلزلہ پیدا کیا۔ وہ شدید دماغی تکلیف کے باعث چیخنا چاہتا تھا لیکن پارس نے اس کے دماغ پر قبضہ جما کر چیخنے سے روک دیا۔ وہ ٹوائلٹ کے اندر گر کر فرش پر تڑپنے لگا۔ جب تکلیف کی شدت میں کمی ہوئی تو اس کے خیالات نے بتایا۔ اس کا نام جوزف وسکی ہے اور رچ پال کی ٹیم سے اس کا تعلق ہے۔ وہ لوگ روس میں ٹرانسفارمر مشینیں تیار کررہے ہیں۔ ایک مشین اگلے ہفتے تیار ہوجائے گی۔ انہیں مشین کو آزمانے کے لیے آلہ کار ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی ضرورت ہے۔ جنہیں وہ فاعل کی حیثیت سے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے اس نے الپا کے دو ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو ٹریپ کیا ہے۔ ایک کو تاشقند پہنچا چکا ہے دوسرے کو اپنے ساتھ لے جا رہا ہے۔

پارس نے کہا "اپنے دونوں معمول ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے دماغوں میں جس مخصوص آواز اور لہجے کے ساتھ جاتے ہو۔ وہ مجھے سناؤ۔"

اس نے اس مخصوص آواز اور لہجے کو سنایا۔ پارس نے کہا "تمہاری دماغی تکلیف کم ہوگئی ہے۔ میرا اندازہ ہے تم اگلے ایک گھنٹے تک خیال خوانی کرنے کے قابل نہیں رہو گے۔ اپنے کسی ساتھی کو مدد کے لیے نہیں بلا سکو گے لیکن میں تمہارا وقت چاہتا ہوں۔"

کہتے ہی اس نے پھر ایک بار زلزلہ پیدا کیا اور فوراً ہی اس کے دماغ پر قبضہ جما لیا تاکہ وہ چیخیں نہ مار سکے۔ وہ پھر شدید تکلیف کے باعث فرش پر تڑپنے لگا۔ تکلیف کے بعد رفتہ رفتہ آرام آتا ہی ہے۔ اسے بھی آرام آنے لگا لیکن اس پر نیم بے ہوشی طاری تھی۔ وہ اٹھنے کے قابل نہیں تھا۔ پارس نے اسے پکڑ کر اٹھایا اور کہا "کھڑے رہو۔ میں تمہارے دماغ میں کسی حد تک توانائی پیدا کروں گا۔ تم یہاں سے جا کر اپنی سیٹ پر آرام سے لیٹ جاؤ۔"

پارس نے اس کا لباس درست کیا۔ اس کے بالوں میں کنگھی کی پھر تھپک کر کہا "شاباش جاؤ۔"

پارس نے دروازہ کھول لیا۔ وہ باہر نکل کر آہستہ آہستہ چلتا ہوا اپنی سیٹ کی طرف جانے لگا۔ پارس پچھلی قطار کی ایک خالی سیٹ پر آکر بیٹھ گیا۔ اس نے جوزف وسکی کا وہ حال کیا تھا کہ حالت قابل رحم ہوگئی تھی۔ وہ اپنی سیٹ پر جا کر نیم دراز ہوگیا تھا۔ آنکھیں بند کرلی تھیں۔ پارس اس کے اندر پہنچا ہوا تھا۔ اسے نیند آتے ہی اس پر عمل کرنے لگا۔

کرونا پچھلے تین گھنٹوں تک سوتی رہی تھی۔ اب اسے نیند نہیں آرہی تھی۔ وہ اس اجنبی کے بارے میں سوچ رہی تھی جو اسے ہپناٹائز کرنا چاہتا تھا۔ وہ اس کے بارے میں بہت کچھ جانتا تھا۔ اس نے یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ خود کون ہے۔

نہ بتانے کے باوجود ٹیلی پیتھی کی دنیا میں یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ سامنے والا ہمارا دوست کبھی نہیں ہوسکتا اور اس جہاز میں ایک دشمن کی موجودگی کا علم ہوچکا تھا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ دشمن ناکامی کے بعد کون سی چال چلے گا۔ کیونکہ دشمنی ظاہر ہونے کے بعد اپنے اپنے بچاؤ کے لیے اور ایک دوسرے کو ٹریپ کرنے کے لیے طرح طرح کے ہتھکنڈے آزمائے جاتے ہیں۔ وہ دشمن کیا کرے گا؟ اور خود اسے کیا کرنا چاہیے۔

وہ کبھی یہ نہیں چاہتی تھی کہ کوئی اسے کرونا کی حیثیت سے پہچانے۔ وہ اس پہچاننے والے کی زبان بند کردینا چاہتی تھی۔ اس کے لیے سوچ رہی تھی۔ اس دشمن کو اسی جہاز میں ختم کرنا چاہیے۔ ورنہ وہ فرینکفرٹ پہنچ کر دوسروں کو اس کے بارے میں بہت کچھ بتا دے گا۔

ایسے وقت اس نے پرائی سوچ کی لہروں کو محسوس کیا پھر سانس روک لی۔ چند سیکنڈ کے بعد دوبارہ سانس لینے لگی تو الپا کی آواز سنائی دی "سانس نہ روکو۔ میں ہوں تمہاری میڈم الپا۔"

وہ بولی "یس میڈم۔ فرمائیے؟"

"میں بہت دیر تک مصروف رہی۔ ابھی تمہاری یاد آئی ہے تو تمہارے پاس آئی ہوں۔ تم نے سانس کیوں روکی تھی؟ کیا میری سوچ کی لہروں کو محسوس کرنے لگی ہو؟ یا کوئی اور بات ہے؟"

"بات کوئی بھی ہے۔ یہ تو آپ دیکھ رہی ہیں کہ میں پرائی سوچ کی لہروں کو قبول نہیں کرتی ہوں۔ آپ بھی میرے لیے پرائی ہیں۔"

الپا نے تعجب سے کہا "اوہ گاڈ! تمہارے خیالات سے پتا چل رہا ہے کہ تم کسی طیارے میں ہو۔ نہیں۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ تم تو تل ابیب میں تھیں۔ مجھے فوراً بتاؤ۔ تم کہاں ہو؟ کہاں جا رہی ہو؟"

"یہ بتانا ہوتا تو آپ سے اجازت لے کر جاتی۔"

"اس کا مطلب ہے۔ تم نمک حرام ہو۔ اپنے ملک اور قوم سے غداری کررہی ہو۔"

"میں نے تمہارا نمک نہیں کھایا ہے اور تم ہی ایک محب وطن یہودی نہیں ہو۔ میں بھی تمہاری طرح آزاد اور خودمختار رہ کر اپنے ملک اور قوم کی خدمت کرتی رہوں گی۔"

"یہ۔ یہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم میرے تنویمی عمل سے آزاد کیسے ہوگئیں۔"

"میڈم تم سوچتی رہو۔ میرا وقت ضائع نہ کرو۔ اپنی اس نئی آزاد زندگی میں بڑے چیلنج کا سامنا ہے۔ مجھے اپنا کام کرنے دو۔ یہاں سے جاؤ۔"

اس نے سانس روکی۔ الپا دماغ سے نکل گئی۔ وہ مسکرانے لگی۔ یہ بہت بڑی خوشی تھی کہ اس نے الپا سے نجات حاصل کی تھی۔ خوشی کے ساتھ یہ بھی دیکھ رہی تھی کہ ایک دشمن اچانک ہی جہاز کے اندر پہنچ گیا۔ وہ فوری طور پر اپنے بچاؤ کے لیے چند چیزیں ساتھ لے کر آئی تھی۔ اس کے پرس میں ایک چھوٹا سا پستول تھا۔ ایک چھوٹی سی شیشی میں اعصابی کمزوری کی دوا تھی۔ سر کے گھنے بالوں کے اندر اس نے ایک ہیئرپن چھپائی تھی۔ وہ پن زہریلی تھی۔ وہ جسے چبھوتی وہ رفتہ رفتہ کمزوری محسوس کرتا پھر انتہائی کمزوری میں مبتلا ہو کر مرجاتا۔ وہ سوچ رہی تھی۔ فرینکفرٹ پہنچ کر ایسی اور چند چیزیں خریدے گی۔

پارس اس کے پاس آکر بیٹھ گیا۔ اپنا لباس اور سر کے بال درست کرتے ہوئے بڑبڑانے لگا "الو کا پٹھا۔ مجھے کمزور سمجھتا تھا۔ میں نے ایسی پٹائی کی ہے کہ صبح تک اٹھ نہیں سکے گا۔"

وہ گھور کر بولی "کیوں بڑبڑا رہے ہو پھر یہاں کیوں آئے ہو؟"

"تمہیں بتانے آیا ہوں۔ وہ جو ابھی تمہارے پاس آکر بیٹھا ہوا تھا نا۔ میں نے اسے بے ہوش کردیا ہے۔"

وہ چونک کر بولی "کس کی بات کررہے ہو؟"

"ارے وہی تھا۔ میں ٹوائلٹ میں جانے لگا تو مجھے دھکا دے کر پہلے جانے کی کوشش کرنے لگا۔ میں کبھی کسی سے پیچھے نہیں رہتا پھر یہ کہ ٹوائلٹ کا معاملہ تھا۔ دیر ہوجاتی تو میری پتلون خراب ہوجاتی۔ میں نے اس کی اچھی طرح پٹائی کردی۔ اس کی ناک سے اور باچھوں سے لہو رسنے لگا۔ اس کا سر چکرانے لگا۔ وہ مجھ سے معافی مانگ کر چلا گیا۔ وہ دیکھو۔ ایسے پڑا ہے۔ جیسے بے ہوش ہوگیا ہو۔"

کرونا نے اپنی قطار کے آخری سرے پر دیکھا۔ جوزف وسکی اپنی سیٹ پر آنکھیں بند کیے نیم دراز تھا۔ اسے یقین نہیں آیا کہ اس کا پاگل ہم سفر درست کہہ رہا ہے۔ اس نے سوچا "اگر واقعی اس کا سر چکرا گیا ہے تو دماغی طور پر کسی حد تک کمزور ہوگا۔ میری سوچ کی لہروں کو محسوس نہیں کرے گا۔ مجھے آزمانا چاہیے کہ یہ پاگل سچ کہہ رہا ہے یا ڈینگیں مار رہا ہے۔"

وہ خیال خوانی کی پرواز کرتی ہوئی جوزف وسکی کے اندر پہنچ گئی۔ وہ اسے محسوس نہیں کررہا تھا۔ پورس کی مرضی کے مطابق جوزف وسکی کے خیالات کہہ رہے تھے کہ پاگل جوان نے ٹوائلٹ میں اس کی پٹائی کی ہے اور اب وہ مار کھا کر کمزوری کے باعث سو رہا ہے۔

وہ خوش ہوگئی۔ اسے ایسی خوشی مل گئی۔ جیسے دعا مانگے بغیر ہی خزانہ مل گیا ہو۔ ابھی وہ اس دشمن کو کسی طرح ہلاک کرکے اس سے نجات حاصل کرنے کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ اگرچہ اسے ہلاک کرنے میں بڑی دشواریاں پیش آسکتی تھیں۔ تاہم اپنی سلامتی اور رازداری کے لیے دشواریوں سے گزرنا ہی پڑتا۔

اب ایسی کوئی دشواری نہیں رہی تھی۔ دشمن خود ہی اس کی جوتیوں تلے آگیا تھا۔ اس نے مسکرا کر پارس کو دیکھا۔ وہ ذرا سہم کر پیچھے ہٹ کر بولا "یہ اپنا مسکراتا ہوا منہ میرے قریب نہ لانا۔ اب میں عزت پر حملہ نہیں کرنے دوں گا۔"

وہ ہنستے ہوئے بولی "تم بہت اچھے ہو۔ میری ایک بات مانو۔ میں ذرا آدھے گھنٹے تک آنکھیں بند کیے سوتی رہوں گی۔ مجھ سے بالکل بات نہ کرنا۔"

"صرف آدھے گھنٹے تک کیوں سونا چاہتی ہو۔ میں تمہیں ایک گانا سناؤں گا تو صبح تک سوتی رہو گی۔"

"میں پھر کبھی تمہارا گانا سنوں گی۔ ابھی مجھے آدھے گھنٹے تک ڈسٹرب نہ کرو۔"

پارس مان گیا۔ وہ سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کرکے جوزف کے دماغ میں پہنچ گئی۔ اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنے لگی۔ اس نے آرمی کے ریکارڈ روم میں تمام ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی ہسٹری پڑھی تھی۔ یہ پار[س] کی پہلی جیت تھی کہ وہ بیج پال کی ٹیم کے ایک ٹیلی پیتھی جاننے والے کے اندر پہنچ گئی تھی اور کسی رکاوٹ کے بغیر اسے معمول بنا رہی تھی۔

پارس بھی تنویمی عمل کے دوران میں موجود تھا۔ کرونا کی سوچ میں اسے سمجھا رہا تھا کہ کون کون سی اہم بات جوزف کے دماغ میں نقش کرنا چاہیے۔ وہ اس کی مرضی کے مطابق یہی کررہی تھی۔ اس نے جوزف کو حکم دیا "تم یہ بھول جاؤ گے کہ تم نے مجھ پر ایک ناکام تنویمی عمل کیا تھا۔ تمہیں یہ یاد رہے گا کہ مجھے ہپناٹائز کرنا چاہتے تھے مگر تمہیں موقع نہیں ملا۔ تم فرینکفرٹ پہنچ کر میرا تعاقب کرنا چاہو گے مگر مجھ سے دور ہوجاؤ گے۔ تمہیں یہ بھی یاد نہیں آئے گا کہ ایک پاگل جوان نے کبھی تمہاری پٹائی کی تھی۔ تم عارضی طور پر کمزور ہوگئے تھے اور میں نے تم پر تنویمی عمل کیا تھا۔ تم تنویمی نیند پوری کرنے کے بعد جاگو گے تو میرے عمل کو بھول چکے ہوگے۔"

وہ اس کا معمول اور محکوم بن چکا تھا۔ آئندہ اس کے تمام احکامات کی تعمیل کرنے والا تھا۔ وہ تنویمی نیند سو گیا۔ اس عمل میں تقریباً ایک گھنٹا صرف ہوا کیونکہ وہ بیج پال کی پوری ٹیم کے بارے میں معلومات حاصل کرتی رہی تھی۔ اب وہ آنکھیں کھولنا چاہتی تھی لیکن پارس نے اسے اسی طرح لیٹے رہنے اور سوچتے رہنے پر مائل کیا۔ وہ اس کی مرضی کے مطابق اپنے آئندہ دنوں کے متعلق سوچنے لگی۔

"مجھے فرینکفرٹ پہنچنے کے بعد کیا اسی شہر میں رہنا چاہیے؟"

اس کے عزائم ہمیشہ سے بلند رہے تھے۔ وہ بہت پہلے ہی یہ مستحکم ارادہ کرچکی تھی کہ ایک دن آزادی حاصل کرے گی اور اپنی مرضی کے مطابق زندگی گزارے گی۔ ایسی زندگی گزارتے وقت جانے کیسے کیسے ٹیلی پیتھی جاننے والوں سے ٹکراؤ ہوگا۔ اس نے تمام اہم ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے بارے میں بڑی تفصیلی معلومات حاصل کی تھیں۔ اس نے سوچا تھا کہ کسی بڑے ملک میں جاکر وہاں کے حکام اور آرمی افسران کو رفتہ رفتہ اپنے زیر اثر لائے گی اور خود کو ظاہر کیے بغیر وہ ان پر حکومت کرتی رہے گی۔ ایک دن الپا کی طرح ان تمام حکام اور اعلیٰ افسران کا اعتماد حاصل کرلے گی۔

اب وہ سوچ رہی تھی "مجھے روس کے حالات معلوم ہوچکے ہیں۔ وہاں ایک ہفتے کے اندر ٹرانسفارمر مشین تیار ہوجائے گی۔ میں نے جوزف وسکی کو اپنا معمول بنالیا ہے اور وہ دو ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو اپنا معمول بنا چکا ہے۔ ان میں سے ایک تاشقند پہنچ گیا ہے۔ دوسرا اس کے ساتھ جارہا ہے۔ میں جوزف کا لب و لہجہ اختیار کرکے ان دونوں کو آلۂ کار بناتی رہوں گی۔"

وہ الپا سے نجات حاصل کرنے کے بعد اسرائیل سے نکلتے ہی اتنی کامیابیاں حاصل کررہی تھی۔ جن کی وہ توقع نہیں کرسکتی تھی۔ اب وہ سوچ رہی تھی کہ جوزف کے ذریعے بیج پال اور اس کے دوسرے ساتھیوں کی گفتگو سنتی رہے گی۔ ان کے تمام منصوبے اور تمام راز اسے معلوم ہوتے رہیں گے۔ وہ رفتہ رفتہ مزید کامیابیاں حاصل کرتی رہے گی لیکن بڑے صبر و تحمل سے کام لینا ہوگا۔ ورنہ بے صبری اور جلد بازی سے کام بگڑ جائے گا۔

پارس نے اسے اس بات پر مائل کیا کہ وہ فرینکفرٹ میں فی الحال ایک عام سی لڑکی کی طرح کچھ عرصہ رہے گی۔ کسی دوست یا دشمن کی مداخلت کے بغیر آئندہ کے لیے اسی طرح ٹھوس منصوبے بناتی رہے گی۔ اسے معمول بنانے والی الپا کو یہ دکھا دے گی کہ وہ اس سے کسی طرح کم نہیں ہے۔

ادھر الپا کی نیند اڑ گئی تھی۔ اسے اطلاع ملی تھی کہ اس نے آرمی کے جن دلیر، ذہین اور باصلاحیت جوانوں کو ٹیلی پیتھی سکھائی تھی۔ ان میں سے دو جوان کہیں گم ہوگئے ہیں۔ اسے ایک اور شاک پہنچا تھا کہ اس کی خاص اور اہم معمول کرونا بھی فرار ہوگئی ہے۔ اس کا ذہن کام نہیں کررہا تھا کہ اچانک یہ سب کچھ کیسے ہوگیا ہے۔

اس نے کرونا پر بڑی سخت گرفت رکھی تھی۔ یقین تھا کہ اس کی گرفت سے وہ کبھی نہیں پھسلے گی لیکن ایسے ہی وقت صدمہ پہنچتا ہے۔ جب خلاف توقع کوئی بات ہوجاتی ہے۔

اس نے آرمی کے تمام اعلیٰ افسران سے کہا "میں نے یہ مشین اس لیے تیار نہیں کی ہے کہ میں تم لوگوں کے لیے ٹیلی پیتھی جاننے والے پیدا کروں اور تم انہیں اغوا ہونے کے لیے آزاد چھوڑ دیا کرو۔"

ایک اعلیٰ افسر نے کہا "میڈم ہم نے بڑی مضبوط گرفت رکھی ہے لیکن وہ دو جوان شہر کے باہر ایک ویرانے میں ٹریننگ کے دوران اچانک لاپتا ہوگئے۔"

"تم لوگوں نے ملک سے باہر جانے والے تمام راستوں کی ناکہ بندی کیوں نہیں کی۔ کرونا کو بھی فرار کا موقع کیسے مل گیا۔ کیا ان واقعات سے تم لوگوں کی کوتاہیاں ثابت نہیں ہورہی ہیں؟"

"ایسی بات نہیں ہے میڈم۔ آپ جانتی ہیں کہ ہم فرض شناس ہیں۔ ہم اپنے کسی بھی ٹیلی پیتھی جاننے والے سے غافل نہیں رہتے ہیں۔ سبھی کو سخت پابندیوں میں رکھتے ہیں۔"

الپا نے کہا "آئندہ بھی ان میں سے کسی کو اغوا کیا جائے گا تو تم لوگ اسی طرح کی صفائی پیش کرکے فرض شناس بنتے رہو گے۔ امریکا میں ایک عرصے سے یہی ہوتا آیا ہے۔ ان کے ٹیلی پیتھی جاننے والے اغوا ہوتے رہے ہیں۔ وہاں کے ذمے دار افسران اپنی کوتاہیوں اور کمزوریوں کو سمجھ نہیں پاتے ہیں۔ اگر ایسا یہاں ہوتا رہے گا تو کیا ہم اس دنیا میں سر اٹھا کر جی سکیں گے؟"

"میڈم ہم وعدہ کرتے ہیں۔ آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ ہم اپنے ان تینوں کے بعد اب کسی چوتھے کو کسی دشمن کے ہاتھ نہیں لگنے دیں گے۔"

"میں اس بار صبر کرتی ہوں لیکن یاد رکھو۔ آئندہ ہمارا ایک بھی ٹیلی پیتھی جاننے والا تمہاری کسٹڈی سے نکلے گا تو میں ٹرانسفارمر مشین تباہ و برباد کردوں گی پھر ہمارے ملک میں کوئی ٹیلی پیتھی جاننے والا پیدا نہیں ہوگا۔ تم ان تمام ملکوں کے غلام بن کر رہو گے جو ٹیلی پیتھی کی فوج تیار کررہے ہیں۔"

انہوں نے وعدہ کیا "آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔"

الپا نے ان سے رابطہ ختم کرکے پارس کو مخاطب کیا پھر پوچھا "تم کہاں ہو؟ میں بڑی الجھن میں ہوں۔ کیا ابھی میرے پاس آؤ گے؟"

ڈمی پارس نے کہا "میں تمہارے خیالات پڑھ چکا ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ اچانک تین ٹیلی پیتھی جاننے والے تمہارے ہاتھوں سے نکل گئے۔ تم ان کے پر اچھی طرح کترنے میں ناکام رہی ہو۔"

"میں اکیلی کہاں کہاں دھیان دے سکتی ہوں۔ ان کی نگرانی کی ذمے داریاں آرمی اور انٹیلی جنس والوں پر تھیں۔ کیا تم معلوم کرسکتے ہو کہ ان تینوں کو کس نے اغوا کیا ہے؟"

"جب اڑنے والوں کے پر نکل آتے ہیں تو ان کی پرواز کو کوئی نہیں روک پاتا۔ ہوسکتا ہے انہوں نے خود ہی کسی طرح آزادی حاصل کی ہو اور اگر کسی دشمن نے انہیں اغوا کیا ہے تو دشمن سبھی ایک جیسے ہیں۔ کوئی دوسرا بھی ایسا کرے گا۔ تم کتنوں کو غصہ دکھاؤ گی۔ بہتر ہے اپنے گھر کی دیواریں اور دروازے مضبوط رکھو۔"

"تم یہ باتیں میرے پاس آکر کرسکتے ہو۔ ابھی کہاں ہو؟"

"چند فلسطینی مسلمانوں نے مجھے دعوت پر بلایا تھا۔ میں ان کے ساتھ وقت گزار رہا ہوں۔ ابھی تم سے ایک ضروری بات کرنے کے لیے رابطہ کرنے والا تھا۔"

"کیا تم ضروری باتیں دور ہی دور سے کرتے رہو گے؟"

"میں دعوت کے بعد آؤں گا۔ ابھی میں نے دس تعلیم یافتہ اور ذہین مسلمانوں کے ناموں کی فہرست تیار کی ہے۔

میں چاہتا ہوں انہیں ٹرانسفارمر مشین سے گزارا جائے۔"

وہ پریشان ہو کر بولی "یہ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ فلسطینی مسلمان اسرائیلی حکومت کے وفادار نہیں رہتے۔ باغیانہ سرگرمیوں میں مصروف رہتے ہیں۔ تم انہیں ٹیلی پیتھی سکھانے کے لیے کہہ رہے ہو؟"

"ارض اسرائیل سے فلسطینی مسلمانوں کا صدیوں پرانا گہرا رشتہ ہے۔ یہاں تمہارے بھی پیغمبر آئے اور ان کے بھی۔ تمہارے بھی حکمران آئے اور ان کے بھی۔ یہاں آج کے فلسطینی مسلمانوں کا پورا حق ہے۔ یہ اپنے حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں تو انہیں باغی کہا جاتا ہے۔"

"پارس کیوں ان جھگڑوں میں پڑ رہے ہو؟ پہلے تو تم نے ایسی کوئی بات نہیں کی تھی۔"

"پہلے ٹرانسفارمر مشین نہیں تھی۔ یہ مشین تمہاری بھی ہے۔ میری بھی ہے۔ تم یہودیوں کو ٹیلی پیتھی سکھا رہی ہو تو میں مسلمانوں کو سکھا سکتا ہوں۔ بالکل جائز باتیں کر رہا ہوں۔"

وہ پریشان ہو گئی تھی۔ کہنے لگی "اوہ نو پارس! میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں۔ مجھے اور پریشان نہ کرو۔"

"میں اپنی مشین اپنے طور پر استعمال کرنا چاہتا ہوں۔ تمہیں پریشانی کیوں ہو گی؟"

"تم سمجھتے کیوں نہیں۔ میرے تمام اکابرین کو جب معلوم ہو گا کہ میں فلسطینی مسلمانوں کو ٹیلی پیتھی سکھا رہی ہوں تو میری تمام حب الوطنی اور تمام وفاداریاں خاک میں مل جائیں گی۔ مجھے غدار کہا جائے گا۔"

"اپنے اکابرین کو سمجھاؤ۔ یہ فلسطینی مسلمانوں کے ساتھ متفق ہو کر اور متحد ہو کر رہنے کا بہترین موقع ہے۔ ٹیلی پیتھی کے ذریعے یہاں ہمیشہ اتحاد قائم رہے گا۔ کوئی ایک دوسرے کے خلاف سازش نہیں کر سکے گا۔ ٹیلی پیتھی کسی بھی سازش کو پنپنے نہیں دے گی۔"

"تم نہیں جانتے۔ ہمارے اکابرین کبھی راضی نہیں ہوں گے۔"

"وہ صلح صفائی، اتحاد اور امن و امان کے لیے راضی نہیں ہوں گے تو میں ان سے مذاکرات کروں گا۔ تم موجود رہو گی۔ میں جائز باتوں کی تائید کروں گا تو وہ قائل ہو جائیں گے۔"

وہ کچھ اور پریشان ہو گئی۔ اس نے کہا "نہیں۔ تم ان سے مذاکرات نہ کرو۔ میں خود ہی ان سے باتیں کروں گی اور کسی نہ کسی طرح انہیں قائل کروں گی۔"

"بہتر ہے۔ میں انتظار کروں گا۔ کل شام تک مجھے جواب دو اگر انہوں نے انکار کیا تو میں ٹرانسفارمر مشین کو اس ملک میں رہنے نہیں دوں گا۔"

ڈمی پورس نے رابطہ ختم کر دیا۔ وہ بری طرح بدحواس ہو گئی تھی۔ کبھی سوچ نہیں سکتی تھی کہ پارس کے تعاون سے مشین تیار کرے گی تو وہ اس مشین پر اپنا بھی حق جتائے گا اور ایسی بات منوانا چاہے گا۔ جسے یہودی قوم قیامت تک نہیں مانے گی۔

اس کی نیند اڑ چکی تھی۔ وہ بے چینی سے ٹہلنے لگی۔ اب یہ بات اس کے دماغ میں شدت سے چبھ رہی تھی کہ وہ پارس کی معمول ہے اس کی سوچ کی لہروں کو اپنے دماغ میں آنے سے روک نہیں پاتی ہے۔

وہ ٹہلتے ٹہلتے رک گئی۔ ایک طرف خلا میں تکتی ہوئی بولی "پارس میں تم سے کچھ کہنا چاہتی ہوں۔ پلیز مجھ سے بات کرو۔"

وہ اسی طرح خلا میں تکتی ہوئی جواب کا انتظار کرنے لگی پھر بولی "دیکھو پارس۔ بہت ضروری ہے۔ پلیز مجھ سے ٹیلی پیتھی کی آنکھ مچولی نہ کھیلو۔ خاموش نہ رہو؟ میری ایک بات سن لو۔"

وہ بار بار اسے مخاطب کرنے لگی۔ ڈمی پارس واقعی اس وقت موجود نہیں تھا۔ اس نے سوچا تھا بعد میں اس کے اندر جا کر معلوم کرے گا کہ وہ اس کے نئے مطالبے کے سلسلے میں کیا کر رہی ہے۔

الپا سوچنے لگی "پتا نہیں پارس میرے اندر موجود ہے یا نہیں۔ مجھے اپنے طور پر کچھ کر گزرنا چاہیے بعد میں جو ہو گا۔ دیکھا جائے گا۔"

اس نے یروشلم کے ایک آرمی افسر کو مخاطب کر کے کہا "میں الپا بول رہی ہوں۔ اس وقت جس حال میں بھی ہو۔ جس لباس میں بھی ہو۔ فوراً اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ اب ہمارے ماہر تنویمی عمل کرنے والے کو فوراً ہی یہاں لے کر آؤ۔ میں فارم ہاؤس کے کاٹیج میں انتظار کر رہی ہوں۔ ایک منٹ بھی ضائع نہ کرو۔ میں تمہارے دماغ میں رہوں گی۔ فوراً آؤ۔"

اس کے احکامات کی تعمیل ہونے لگی۔ وہ آرمی افسر بیس منٹ کے اندر ایک ہپناٹائز کرنے والے کے ساتھ وہاں پہنچ گیا۔ الپا نے آرمی افسر سے کہا "میں تم پر بھروسا کرتی ہوں۔ یہ عامل ابھی مجھے ہپناٹائز کرے گا اور میرے دماغ کو مقفل کرے گا تاکہ کسی کی سوچ کی بھی لہریں میرے اندر آئیں تو میں فوراً محسوس کرتے ہی انہیں بھگا دوں۔ تم عامل کی نگرانی کرو۔ تاکہ یہ مجھ پر کوئی اور عمل نہ کرے۔ صرف ایک گھنٹے کے لیے تنویمی نیند سونے کا وقت مقرر کرے۔"

افسر نے کہا "میڈم میں یہاں مستعد کھڑا رہوں گا آپ کے حکم کے مطابق تنویمی عمل کیا جائے گا۔"

الپا نے کہا "میری تنویمی نیند پوری ہونے تک تم تہ خانے میں جاؤ گے۔ یہاں میرے اعتماد کے لوگ موجود ہیں۔ تم ان کی مدد سے مشین کھول کر پیک کراؤ گے پھر اسے کسی خفیہ اڈے میں تنہا پہنچاؤ گے۔ کسی کو اپنا رازدار نہیں بناؤ گے۔"

وہ تمام ضروری ہدایات دینے کے بعد بستر پر چاروں شانے چت لیٹ گئی۔ اپنے جسم کو ڈھیلا چھوڑ دیا پھر آنکھیں بند کرتی ہوئی بولی "کم آن مجھ پر عمل کرو۔ دیر نہ کرو۔"

اس کمرے میں خاموشی چھا گئی۔ الپا خیال خوانی کے ذریعے خود کو تھپک کر سلا چکی تھی اور وہ عامل اس پر عمل کر رہا تھا۔

○☆○

ناناکا اور وہ دونوں گاڈ فادرز منظر عام سے غائب ہو گئے۔ اب کسی کو نظر نہیں آ رہے تھے۔ کسی سے فون کے ذریعے رابطہ بھی نہیں کر رہے تھے۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ وہ کہاں گم ہو گئے ہیں۔

اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ شکست کھا کر کہیں منہ چھپا رہے ہیں یا دشمن کو زبردست سمجھ کر اپنا برا وقت ٹال رہے ہیں۔ تاکہ خطرناک دشمن ٹل جائیں تو وہ پھر منظر عام پر آ جائیں۔

وہ تینوں گاڈ فادرز موت کو کھیل سمجھتے تھے۔ کسی سے ڈر کر کہیں چھپنا گوارا نہیں کرتے تھے لیکن ان کے اپنے ٹیلی پیتھی جاننے والوں نے دھوکا دیا تھا۔ ناناکا پر زبردست جان لیوا حملہ کیا تھا اگر وہ اپنی بہترین تلوار بازی کی صلاحیتوں کے باعث خود کو نہ بچاتا تو بے موت مارا جاتا۔

حالانکہ حملہ میں نے اور سونیا نے کرایا تھا اور یہ ظاہر کیا تھا کہ ان کے اپنے ٹیلی پیتھی جاننے والے ایسا کر رہے ہیں۔ ناناکا بری طرح ان سے بدظن ہو گیا تھا۔ پریشان ہو گیا تھا کہ اپنے ہی مددگار بننے والے آستین کا سانپ بن کر ڈس رہے ہیں۔

جب اپنے ہی دشمن بن جائیں تو دوسرے دشمنوں سے زیادہ خطرناک بن جاتے ہیں۔ یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ پھر کب اور کہاں اچانک حملے کریں گے۔ ان سے بچنے کے لیے وقتی طور پر چھپنا بہت ضروری تھا تاکہ وہ ان ٹیلی پیتھی جاننے والے دوست نما دشمنوں کو ختم کر سکے یا انہیں وہاں سے بھگا سکے۔

وہ عارضی طور پر چھپ گئے تھے۔ یہ بات میں نہیں جانتا تھا کیونکہ وہاں میری معلومات کے ذرائع فی الحال ختم ہو گئے تھے۔ میرے چاروں آلہ کار سمورائی مر چکے تھے۔ وہاں اب نئے آلہ کار بنانے کی ضرورت تھی۔

ناناکا کے دو مشیر دی کلر اور دی ونر میرے آلہ کار بن سکتے تھے۔ میں جب چاہتا ان کے اندر پہنچ جاتا لیکن ناناکا نے ان دونوں سے بھی رابطہ ختم کر دیا تھا۔ انہیں اپنی روپوشی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔

سونیا نے کہا "ہم نے ناناکا پر حملہ کر کے اسے اچھی طرح دہشت زدہ کیا ہے۔ اس پر ایسے لگاتار حملے کیے جائیں تو وہ مارا جائے گا یا یہ علاقہ چھوڑ کر بھاگ جائے گا۔"

میں نے کہا "اس کی کوئی خبر نہیں ہے کہ وہ کہاں ہے۔ اپنی جگہ بدلتا رہتا ہے۔"

شکار کو پھانسنے کے لیے اس کے آگے چارہ ڈالنا پڑتا ہے۔ میں نے جوزفین کو اسی لیے محل سے اغوا کیا ہے کہ وہ کبھی ہمارے کام آئے گی۔ وہ ناناکا کے بہت سے اہم راز لے آئی ہے۔ اس کے آدمی اسے تلاش کر رہے ہیں وہ نظر آئے گی تو ناناکا تک اس کی اطلاع پہنچائیں گے اس طرح ہم اس کا خفیہ اڈا معلوم کر سکتے ہیں۔

میں نے کہا "چلو یہ تدبیر آزما لیتے ہیں۔ مارلی لندن میں جم کاف کے ساتھ وقت گزار رہی ہے۔ اس کی واپسی تک تمہیں اس کا بھرپور رول ادا کرنا ہے۔"

"اس کی پروا نہ کرو۔ جب تک میں نہیں چاہوں گی۔ وہ واپس نہیں آ سکے گی۔"

جوزفین کو میک اپ کے ذریعے چھپایا گیا تھا۔ وہ ہمارے سراغ رسانوں کی نگرانی میں آزادی سے گھومتی پھرتی رہتی تھی۔ اسے اب تک کسی نے نہیں پہچانا تھا۔

میں نے اپنے ماتحت سے کہا "جوزفین کے چہرے سے میک اپ اتار دو۔ اسے اپنے اصلی چہرے کے ساتھ گھومنے پھرنے دو۔ اس پر دور ہی دور سے نظر رکھو۔"

وہ ماتحت جوزفین کے دماغ میں رہا کرتا تھا۔ جوزفین نے اس کی مرضی کے مطابق آئینے کے سامنے بیٹھ کر عارضی میک اپ کو اتارا پھر غسل کرنے اور لباس تبدیل کرنے کے بعد اپنا ہینڈ بیگ لے کر اپارٹمنٹ سے باہر آ گئی۔ ایک فٹ پاتھ پر چلنے لگی۔ اندر سے سہمی ہوئی تھی کہ دشمنوں نے دیکھ لیا تو کیا ہو گا۔

ڈرنے کے باوجود اسے وہی کرنا تھا جو ہم چاہتے تھے۔ وہ ایک اوپن ریسٹورنٹ میں آ کر بیٹھ گئی۔ تاکہ کھلی جگہ سبھی کو نظر آتی رہے۔

اس نے چائے اور سینڈوچز کا آرڈر دیا تھا۔ آرام سے بیٹھ کر کھا رہی تھی۔ چائے پی رہی تھی۔ زیادہ وقت گزار رہی تھی مگر کوئی دشمن اسے لفٹ نہیں دے رہا تھا۔ اسے تعجب ہو رہا تھا۔ اتنے بڑے گاڈ فادر ناناکا کو ڈو کی پرسنل سیکریٹری

تھی اور اسے کوئی نہیں پوچھ رہا تھا۔ اس نے اپنا موبائل نکال کر اسے آن کیا۔ اس کے نمبر پنچ کیے پھر رابطہ ہونے پر بولی "ہیلو کون بول رہا ہے؟"

دوسری طرف سے پوچھا گیا "تم کون بول رہی ہو؟ پہلے اپنی شناخت کراؤ۔"

"میں جوزفین بول رہی ہوں۔ اپنے گاڈ فادر ناناکا سے بات کرنا چاہتی ہوں۔"

"میں محل کا سیکیورٹی افسر ہوں۔ ہمارا گاڈ فادر یہاں نہیں ہے۔ کسی دوسری رہائش گاہ میں ہوگا تم کہاں چلی گئی ہو؟ کیا واقعی تمہیں اغوا کیا گیا ہے؟"

"ہاں مجھے اغوا کیا گیا تھا لیکن میں دشمنوں کی قید سے نکل آئی ہوں۔ اِدھر اُدھر چھپتی پھر رہی ہوں۔ کسی طرح ناناکا کو اطلاع دو۔ وہ مجھے مصیبتوں سے بچائے گا۔"

"تم ابھی کہاں ہو؟ اپنا کوئی پتا ٹھکانا بتاؤ؟ میں یہاں ایک سمورائی سے کہتا ہوں۔ وہ تمہارے لیے کچھ کرے گا۔ اپنا فون نمبر بھی بتاؤ۔"

وہ اپنا موبائل نمبر بتا کر بولی "میرا کوئی ٹھکانا نہیں ہے۔ میں بھاگتی پھر رہی ہوں۔ ابھی انڈر گراؤنڈ ٹرین کے سب وے اسٹیشن کی طرف جا رہی ہوں۔ وہاں سے ٹرین میں بیٹھ کر ویسٹ ہانگ کانگ جاؤں گی۔ ایک گھنٹے بعد من ماؤ ٹیمپل میں مل سکتی ہوں۔"

اس نے رابطہ ختم کیا پھر ریسٹورنٹ کا بل دے کر سب وے اسٹیشن کی طرف جانے لگی۔ جس وقت محل کا سیکیورٹی افسر اس سے باتیں کر رہا تھا۔ اس وقت بائرن ٹوڈ اس کے اندر موجود تھا۔ اس نے ناناکا کوڈو کی کتنی ہی رہائش گاہوں کے سیکیورٹی افسران کو اپنا آلہ کار بنایا تھا۔ ان رہائش گاہوں کے ملازموں تک بھی پہنچتا رہتا تھا۔ اس طرح معلوم ہوتا رہتا تھا کہ وہ گاڈ فادر کس وقت کہاں موجود ہے۔ ابھی اسے ناناکا کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو رہا تھا۔ کسی بھی رہائش گاہ کا سیکیورٹی افسر اپنے آقا کے بارے میں بے خبر تھا کہ وہ کہاں ہے؟ یوں اسے ڈھونڈتے پھرنے کے وقت بائرن ٹوڈ نے سیکیورٹی افسر کے ذریعے جوزفین کی باتیں سنیں پھر اس سیکریٹری کے دماغ میں پہنچ گیا۔

جوزفین سب وے کاؤنٹر سے ٹکٹ لے کر ٹرین میں آکر بیٹھ گئی تھی۔ ہانگ کانگ میں زمین کے نیچے ریلوے لائنیں بچھی ہوئی ہیں۔ لوگ شہر کے ایک حصے سے دوسرے حصوں تک سفر کرتے رہتے ہیں۔ وہ ٹرین مغربی ہانگ کانگ کی طرف جا رہی تھی۔ جب وہ چلنے لگی تو دو چینی باشندے اس کے قریب آکر بیٹھ گئے۔ ایک نے کہا "تعجب ہے تم سیکیورٹی کے بغیر محل سے باہر نہیں آتی ہو لیکن ابھی بالکل تنہا ہو۔"

جوزفین نے پوچھا "تم کون ہو؟ مجھے کیسے جانتے ہو؟"

"میں بھی اسی آقا کا غلام ہوں۔ جس کی تم سیکریٹری ہو۔ تم مجھے اپنا سیکیورٹی گارڈ سمجھ سکتی ہو۔"

وہ بولی "اگر تم اپنے ہی آدمی ہو تو مجھے کسی طرح ناناکا تک پہنچا دو۔ میں محفوظ نہیں ہوں۔ دشمن مجھے تلاش کر رہے ہیں۔"

"کیا تمہارے پاس موبائل فون ہے۔ میں محل کے سیکیورٹی افسر کو فون کروں گا۔ تمہیں فوراً مدد ملے گی۔"

"اتنی عقل مجھ میں بھی ہے۔ میں ایسا کر چکی ہوں۔ وہاں سے میری مدد کرنے کا وعدہ کیا گیا ہے لیکن میں صرف مدد نہیں چاہتی۔ ناناکا تک پہنچنا چاہتی ہوں۔ وہاں میں ہر طرح سے محفوظ رہوں گی۔"

دوسرے چینی جوان نے کہا "ویسٹ ہانگ کانگ چلو۔ وہاں ہم اپنے آقا کے بارے میں کچھ نہ کچھ معلوم کریں گے۔ اسے تمہارے بارے میں معلوم ہوگا تو وہ خود ہی تمہیں تحفظ فراہم کرے گا۔"

میں اور سونیا ان دو جوانوں کے خیالات پڑھ چکے تھے ان دونوں کا تعلق ہانگ کانگ کی انٹیلی جنس سروس سے تھا۔ وہ جوزفین کو سیکیورٹی کے بغیر دیکھ کر حیران ہوئے تھے اور اس کے حالات معلوم کر رہے تھے۔ ہم یہ نہیں جانتے تھے کہ بائرن ٹوڈ بھی جوزفین کے اندر چھپا ہوا ہے۔

وہ ٹرین کے ذریعے ویسٹ ہانگ کانگ پہنچ گئی۔ وہ ٹرین سے اتر کر سیڑھیاں چڑھتے ہوئے زمین کے اندر سے باہر آئی۔ ان میں سے ایک انٹیلی جنس والے نے پوچھا "تم کہاں جاؤ گی؟ تمہیں تنہا نہیں رہنا چاہیے۔"

"میں من ماؤ ٹیمپل جا رہی ہوں۔ وہاں میرے آقا کے خاص آدمی میری حفاظت کے لیے آئیں گے۔"

میں سونیا کے ساتھ پہلے ہی اس ٹیمپل میں پہنچا ہوا تھا۔ وہ وہاں کا بہت مشہور ٹیمپل تھا۔ پچھلے زمانے میں سمندری ڈاکوؤں کی بڑی دہشت تھی۔ وہ سمندر سے گزرنے والے جہازوں کا مال لوٹ لیا کرتے تھے۔ چیونگ پوسائی اپنے وقت کا ایک بہت ہی خطرناک بحری ڈاکو تھا۔ اس نے اچانک مجرمانہ زندگی سے توبہ کر لی تھی اور بدھ مذہب کی طرف مائل ہو گیا تھا۔ اسی نے عبادت کے لیے یہ ٹیمپل بنایا تھا۔

چینی زبان میں من کے معنی لٹریچر (ادب) اور ماؤ کے معنی جنگ ہیں۔ اس من ماؤ ٹیمپل کے داخلی حصے میں دو بڑے مجسمے ہیں ایک مجسمے کے ہاتھ میں کتاب اور قلم ہے۔ وہ من کہلاتا ہے۔ دوسرے مجسمے کے ہاتھ میں خون آلود تلوار ہے وہ ماؤ کہلاتا ہے۔ ان کے درمیان ایک قربان گاہ ہے۔ اس قربان گاہ میں چھوٹے چھوٹے مجسموں کے ذریعے یہ دکھایا گیا ہے کہ دیوتاؤں کے آگے انسانوں کی قربانیاں دی جاتی تھیں۔ اب من مجسمہ ہاتھ میں کتاب اور قلم لیے ایسی درندگی کو روک رہا ہے۔

مندر کے اندر ایسے کئی دلچسپ مناظر تھے۔ میں اور سونیا اس وسیع و عریض مندر کے مختلف حصوں سے گزر رہے تھے۔ وہاں جوزفین سے سامنا ہوا تو وہ سونیا کو دیکھ کر حیرانی سے بولی "میڈم مارلی آپ؟"

سونیا نے انجان بن کر پوچھا "تم کون ہو؟"

جوزفین نے کہا "میں ایک پرائیویٹ فرم میں سیکریٹری ہوں۔ اخباروں میں آپ کی تصویریں دیکھی ہیں۔ آج آپ کو روبرو دیکھ رہی ہوں۔ کیا میں آپ سے مصافحہ کر سکتی ہوں۔"

سونیا نے مارلی کے انداز میں غرور سے کہا "مصافحہ کرنا ضروری نہیں ہے۔ تم نے دیکھ لیا۔ مجھ سے دو باتیں کر لیں۔ یہی بہت ہے۔"

یہ کہہ کر سونیا شاہانہ انداز میں چلتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ جوزفین کے اندر بائرن ٹوڈ بڑی دیر سے چھپا ہوا تھا۔ اہم معلومات حاصل کرنے کی توقع تھی۔ وہ توقع پوری ہونے لگی۔ وہ ناناکا تک پہنچنا چاہتا تھا لیکن مارلی مل گئی تھی۔ وہ ناناکا سے زیادہ اہم تھی۔

اس نے بے چینی سے سوچا "مارلی جا رہی ہے اسے نظروں سے اوجھل نہیں ہونا چاہیے۔ اس کے ساتھ جو شخص ہے وہ یقیناً فرہاد ہوگا۔ ایسا سنہری موقع پھر ہاتھ نہیں آئے گا۔"

اس نے فوراً ہی ہاروے سے کہا "تمام ساتھیوں کو میرے اندر لے آؤ۔"

وہ سب چند سیکنڈ کے اندر اس کے دماغ میں آگئے۔ اس نے جوزفین کے دماغ پر قبضہ جما کر اسے مارلی کے پیچھے لگا دیا تھا تاکہ وہ اور فرہاد برابر نظروں میں رہیں۔ ہاروے نے پوچھا "کیا بات ہے؟"

وہ بولا "مارلی اور فرہاد نظروں میں آگئے ہیں۔ میں نے جوزفین کو دور ہی دور سے ان کے تعاقب میں لگایا ہے۔ تم سب جوزفین کے ذریعے انہیں دیکھ سکتے ہو۔"

بیکر برائٹ نے کہا "یہ کیسے یقین کیا جائے کہ وہی مارلی اور فرہاد ہیں۔ فرہاد بہت مکار ہے۔ وہ ان دونوں کی ڈمی پیش کر کے دھوکا دے سکتا ہے۔"

"ہاں وہ ایسا کر سکتا ہے مگر ہم دھوکا نہیں کھائیں گے۔ جلد بازی سے کام نہیں لیں گے ہر پہلو سے انہیں آزمائیں گے تم سب فوراً ہی اپنے آلہ کاروں کو اس من ماؤ مندر میں لے آؤ۔ ان کے آس پاس اور دور تک آلہ کاروں کو اس ترتیب سے ان کے تعاقب میں لگاؤ کہ یہ اب کبھی نظروں سے اوجھل نہ ہونے پائیں۔"

ہاروے نے کہا "بے شک ابھی سب سے اہم بات یہی ہے کہ یہ برابر ہماری نظروں میں رہیں اور ان کا موجودہ ٹھکانا ہمیں معلوم ہو جائے۔"

بائرن ٹوڈ نے کہا "مارلی کے پاس جو بلّی ہے اسے بھی توجہ دو۔ کبھی اس بلی کے ذریعے بھی ان دونوں تک پہنچا جا سکتا ہے۔"

وہ سب خوش تھے کہ ہم نظروں میں آگئے ہیں۔ ان کی یہ خوشی بے جا نہیں تھی۔ وہ واقعی ہمیں تلاش کر چکے تھے۔ ہم اس حقیقت سے بے خبر تھے کہ ٹیلی پیتھی جاننے والے دشمنوں نے ہمیں ڈھونڈ لیا ہے۔ ہم نے تو ناناکا تک پہنچنے کے لیے جوزفین کو چارے کے طور پر پیش کیا تھا۔

ہم یہ سوچ نہیں سکتے تھے کہ ان دشمنوں میں سے ایک بائرن ٹوڈ خود ہانگ کانگ آئے گا اور اپنی آنکھوں سے ہمیں دیکھے گا۔ ٹیلی پیتھی جاننے والے تو بہت محتاط رہتے ہیں۔ دور ہی دور سے خیال خوانی کے ذریعے جنگ لڑتے ہیں لیکن ہماری توقع کے خلاف بائرن ٹوڈ وہاں پہنچ کر کامیابی حاصل کر رہا تھا۔

ویسے ابھی ان کی منزل دور تھی۔ ابھی وہ تمام پہلوؤں

سے ہمارے اصلی ہونے کی تصدیق کرنا چاہتے تھے۔ وہ ہمارے اطراف جال پھیلا رہے تھے۔ انہوں نے اس شہر میں درجنوں آلہ کار بنائے تھے۔ اب وہ ان کے کام آرہے تھے۔ وہ سب ٹیلی پیتھی کے ذریعے اور ٹیلی فون کے ذریعے آلہ کاروں کو ایک دوسرے سے مربوط کررہے تھے۔ بائرن ٹوڈ نے ان دو انٹیلی جنس کے جوانوں کو آلہ کار بنایا۔ جو انڈر گراؤنڈ ٹرین میں جوزفین سے مل چکے تھے۔ اس وقت میں سونیا کے ساتھ اس مندر کے دس مجسموں کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔ وہ دس مجسمے جنت کے دیوتا کہلاتے تھے۔ یہ تمام دیوتا جنت کے منتظم تھے۔ وہاں نیک بندوں کی رہائش کے انتظامات کرتے تھے۔ جن سے خوش ہوتے تھے۔ انہیں جنت میں پہنچا دیتے تھے۔

ایک دیوتا میں بھی کہلاتا ہوں۔ مجھے دشمن جنت میں نہیں جہنم میں پہنچانے کے انتظامات کررہے تھے۔ دونوں انٹیلی جنس کے جوانوں نے مارلی کے سامنے آکر روایتی انداز میں جھک کر اسے سلام کیا پھر حیرانی سے پوچھا "میڈم آپ سیکیورٹی کے بغیر یہاں گھوم رہی ہیں۔"

سونیا نے انجان بن کر پوچھا "تم کون ہو؟"

ان دونوں نے اپنے آئیڈینٹی کارڈز دکھائے۔ ایک نے کہا "ہم آپ کے خادم ہیں۔ آپ حکم دیں گی تو ہم سرکاری گارڈز بلائیں گے۔"

"شکریہ! اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے سیکیورٹی گارڈز یہاں سادے لباس میں موجود ہیں۔ میں دشمنوں کو دھوکا دے رہی ہوں۔ یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ ان حالات میں مجھ پر کس طرح حملے کریں گے۔"

ان دونوں جوانوں کے اندر بائرن ٹوڈ موجود تھا۔ ہاروے بھی آگیا تھا۔ اس نے ایک جوان کے ذریعے میرے بارے میں پوچھا "یہ صاحب کون ہیں؟"

سونیا نے مارلی کی حیثیت سے کہا "یہ میرے ساتھی ہیں۔ آپ ان پر شبہ نہ کریں۔"

بائرن ٹوڈ نے دوسرے جوان کے ذریعے کہا "میڈم آپ تو جانتی ہیں۔ ہم انٹیلی جنس والے سوالات کرنے کے عادی ہیں۔ کیا آپ ہمیں ان کا نام اور ان کی مصروفیات بتا سکتی ہیں۔"

"سوری۔ تمہارے کسی اعلیٰ افسر نے پوچھا تو بتاؤں گی۔ تم اور کوئی سوال نہ کرو۔ یہاں سے جاؤ۔"

سونیا کا انداز بالکل مارلی جیسا تھا۔ وہ یقین کرتے جارہے تھے کہ وہی میڈم مارلی ہے۔ فرہاد کا نام نہیں بتارہی ہے۔ اس کی اصلیت چھپا رہی ہے۔ بیکر برائٹ نے کہا "یہ تصدیق ہورہی ہے کہ یہی مارلی اور فرہاد ہیں۔"

ہاروے نے کہا "اور دو طرح سے تصدیق کرنا چاہیے۔ کچھ ایسے حالات پیدا ہوں کہ مارلی کا وہ ساتھی خیال خوانی کرنے پر مجبور ہو۔ اس کے انداز سے پتا چل جائے گا کہ وہ ٹیلی پیتھی کے ذریعے کہیں پہنچا ہوا ہے اور کسی سے بول رہا ہے پھر یقین ہوگا کہ مارلی کے ساتھ رہ کر خیال خوانی کرنے والا شخص فرہاد ہی ہے۔"

بائرن ٹوڈ نے کہا "ایک اور طریقہ ہے مارلی پر حملہ کیا جائے اور دیکھا جائے کہ وہ ساتھی مارلی کی کس طرح حفاظت کرے گا۔ اس کے لیے جنگ کرے گا اور خیال خوانی کا ہتھیار استعمال کرے گا تو پھر اس کے فرہاد ہونے میں شبہے کی کوئی گنجائش نہیں رہے گی۔"

وہ ایسی ہی تدابیر سے میرے اصل فرہاد ہونے کا یقین کرسکتے تھے۔ ان سب نے مل کر یہی فیصلہ کیا کہ مارلی پر حملہ کیا جائے اور یہ خیال رکھا جائے کہ حملہ ناکام نہ ہو اگر ناکام ہو تو ان دونوں کو فرار ہوکر کہیں روپوش ہونے کا موقع نہ دیا جائے۔

ہمارے درمیان چوہے بلی کا کھیل ہورہا تھا۔ ایسے وقت مانو کو وہاں کہیں چوہا نظر آگیا۔ وہ سونیا کے بازوؤں سے نکل کر اچھلتی ہوئی ایک طرف دوڑتی ہوئی جانے لگی۔ سونیا نے آواز دی "مانو رک جاؤ۔ کہاں جارہی ہو؟ رک جاؤ مانو۔"

لیکن وہ ایک طرف بھاگتی ہوئی نظروں سے اوجھل ہوگئی۔ میں نے کہا "جانے دو۔ وہ تمہارے بغیر نہیں رہتی ہے۔ ابھی آجائے گی۔"

مارلی کی طرح اس کی بلی مانو کو بھی دشمن جانتے تھے۔ دن رات مارلی کے ساتھ اس طرح لگی رہتی تھی کہ اس کی شخصیت کا ایک حصہ بن گئی تھی۔ سونیا نے مانو کہہ کر اسے بار بار مخاطب کیا تو دشمنوں کو یقین ہوگیا کہ وہی مانو ہے۔ جسے میڈم مارلی مخاطب کررہی ہے۔

ادھر بائرن ٹوڈ بلی کے پیچھے بھاگتا ہوا گیا۔ خیال خوانی کے ذریعے اپنے آلہ کار سے بولا "میری کار میں انڈیکیٹنگ کمپیوٹر ہے۔ اسے فوراً لے آؤ۔"

وہ مندر کے مختلف حصوں میں دوڑتا ہوا گیا پھر اس نے ایک جگہ بلی کو دبوچ لیا۔ بلی کے گلے میں ایک پٹا بندھا ہوا تھا۔ اس نے اپنی جیب سے ایک چھوٹے سے بٹن کے برابر ننھا سا آلہ نکالا۔ وہ انڈیکیٹر تھا۔ ایک ایسا سگنل تھا۔ جو یہ بتانے والا تھا کہ آئندہ وہ بلی کہاں کہاں جاتی رہے گی۔

اس نے وہ آلہ اس پٹے سے منسلک کردیا پھر بلی کو چھوڑ دیا۔ وہ دوڑتی ہوئی ایک طرف چلی گئی۔ وہ جس چوہے کے پیچھے گئی تھی۔ وہ نظر نہیں آیا کسی بل میں جاکر چھپ گیا تھا۔ وہ آرام سے چلتی ہوئی واپس سونیا کے پاس آگئی۔ سونیا نے اسے بازوؤں میں لے کر اسے سہلاتے اور پچکارتے ہوئے کہا "یو نانی بے بی۔ تم ضرور کسی چوہے کے پیچھے گئی تھی۔ یہ گندی عادت ہے۔ کیا تمہیں اچھی خوراک نہیں ملتی ہے۔ آئندہ چوہوں کے پیچھے نہ جانا۔"

میں نے خیال خوانی کے ذریعے کہا "ہمیں گھیرا جارہا ہے اب یہاں سے چلیں۔ کہیں دور تک جاتے رہیں گے تو تعاقب کرنے والے ہماری نظروں میں آتے رہیں گے۔"

ہم مندر سے نکل کر کار پارکنگ ایریا کی طرف جانے لگے۔ بائرن ٹوڈ تیزی سے چلتا ہوا اپنی کار میں آکر بیٹھ گیا۔ اپنے آلہ کار سے بولا "ڈرائیو کرتے رہو۔ میں تمہیں راستہ بتاتا رہوں گا۔"

وہ کار کی پچھلی سیٹ پر تھا۔ بریف کیس نما کمپیوٹر اسکرین پر دیکھ رہا تھا۔ بلی کے پٹے سے جو انڈیکیٹر منسلک کیا گیا تھا۔ وہ انڈیکیٹر کمپیوٹر اسکرین پر سگنل دے رہا تھا۔ اسکرین پر ایک چھوٹا سا نکتہ جلتا بجھتا ایک طرف حرکت کررہا تھا۔ بائرن ٹوڈ کو معلوم ہورہا تھا کہ مارلی میرے... اور اپنی بلی کے ساتھ کن راستوں سے گزر رہی ہے۔ وہ اسی کے مطابق اپنے آلہ کار کو ان راستوں پر چلنے کا حکم دے رہا تھا۔ خیال خوانی کے ذریعے ہاروے بیکر، سائمن اور آندرے سے کہہ رہا تھا "اپنے تمام آلہ کاروں کو حکم دیتے رہو۔ وہ میری کار کے ساتھ آتے رہیں گے۔"

سونیا ڈرائیو کررہی تھی۔ میں نے آدھے گھنٹے تک اچھی طرح دیکھتے رہنے کے بعد کہا "ہمارا تعاقب کیا جارہا ہے۔ ہم دونوں کو ایک ساتھ نہیں رہنا چاہیے۔ راستہ الگ کرنا چاہیے۔ ورنہ ایک ساتھ گرفت میں آجائیں گے۔"

سونیا ڈرائیو کرتی ہوئی کار کو ایک طرف موڑتی ہوئی ایک تنگ سی گلی میں آئی۔ وہاں اس نے چند سیکنڈ کے لیے کار روکی۔ میں اتر گیا۔ میں نے ایک ٹیکسی میں آکر بیٹھتے ہوئے ایک ماتحت سے کہا "ٹیکسی ڈرائیور کو کنٹرول کرو اور سونیا کی کار سے فاصلہ رکھ کر چلتے رہو۔"

ماتحت نے میرے ذریعے ڈرائیور کی آواز سنی پھر اس کے دماغ میں پہنچ کر میرے حکم کی تعمیل کرنے لگا۔ دشمنوں کا خیال تھا کہ وہ مجھے اور مارلی کو گھیر رہے ہیں۔ جبکہ سونیا انہیں گھیرتی ہوئی شہر سے ذرا دور ایک کھنڈر میں لے آئی۔ ہمیں یہ معلوم کرنا تھا کہ تعاقب کرنے والوں میں ناناکا کے کتنے خاص آدمی ہیں اور ہم کس طرح انہیں آلہ کار بنا کر پھر پہلے کی طرح ناناکا کے قریب پہنچ سکیں گے۔

ہم اب تک بائرن ٹوڈ اور اس کے ٹیلی پیتھی جاننے والوں سے بے خبر تھے لیکن یہ بات ذہن میں تھی کہ وہ خیال خوانی کرنے والے بھی ہمارے خلاف کچھ نہ کچھ کررہے ہوں گے۔

ایسے وقت میرے ماتحت نے بتایا کہ میں جس ٹیکسی میں سفر کررہا ہوں۔ اس کا ڈرائیور شہر کے ایک حصے سے دوسرے حصے تک ہتھیار وغیرہ سپلائی کرتا ہے۔ میں جہاں بیٹھا ہوا ہوں اس سیٹ کے نیچے جدید ساخت کی شاٹ گن اور ہینڈ گرنیڈ چھپا کر رکھے گئے ہیں۔ وہ مجھے میری منزل تک پہنچانے کے بعد وہ تمام ہتھیار ایک مطلوبہ شخص تک پہنچائے گا۔

سونیا ایک جگہ کار کو روکنے کے بعد ان کھنڈرات میں پہنچ گئی تھی۔ ان کھنڈرات کے آس پاس کئی گاڑیاں آکر رک گئی تھیں۔ بائرن ٹوڈ کے کئی مسلح آلہ کار ان گاڑیوں سے نکل کر ان کھنڈرات کے مختلف حصوں تک پھیلتے جارہے تھے۔ ہاروے، سائمن، بیکر اور آندرے ان تمام آلہ کاروں کو کنٹرول کررہے تھے۔ وہاں ایک جگہ سونیا چلتے چلتے ٹھٹک گئی۔ سامنے کچھ فاصلے پر بائرن ٹوڈ آکر کھڑا ہوگیا تھا۔ مسکرا کر کہہ رہا تھا "ہائے مارلی ابھی تم اپنے یار کے ساتھ تھیں۔ اسے کہاں چھوڑ دیا ہے؟"

سونیا مانو کو سہلاتے ہوئے بولی "اپنی موٹی عقل سے سمجھ سکتے ہو کہ میں تنہا مصیبتوں کو دعوت دینے یہاں نہیں آئی ہوں۔ میرا محافظ ٹیلی پیتھی جانتا ہے۔ وہ میرے اندر موجود ہے۔"

"ہاں وہ بہت بڑا چال باز ہے۔ خود کو جسمانی طور پر نقصان سے بچا رہا ہے۔ تمہیں یہ یقین ہے کہ وہ پہلے کی طرح اس بار بھی خیال خوانی کے ذریعے تمہاری جان بچائے گا لیکن کیسے بچائے گا؟"

سونیا نے اچانک ہی گھوم کر ایک کک ماری۔ وہ لات ہتھوڑے کی طرح اس کے منہ پر پڑی۔ وہ پیچھے کی طرف لڑ

کھڑا تا ہوا ایک شکستہ دیوار سے ٹکرا کر رک گیا پھر ایک ہاتھ اٹھا کر بولا "بس دوسرا حملہ نہ کرنا۔ ورنہ گولیوں سے چھلنی ہو جاؤ گی۔ اپنے آس پاس دیکھو۔"

سونیا نے اِدھر اُدھر گھوم کر دیکھا۔ اس کے پیچھے اور دائیں بائیں کتنے ہی گن مین کھڑے ہوئے تھے۔ سب نے اسے نشانے پر رکھا ہوا تھا۔ بائرن ٹوڈ نے کہا "تمہارا خیال خوانی کرنے والا فرہاد ایک ہے یا اس کے پیچھے ایک ہزار خیال خوانی کرنے والے ہیں لیکن وہ سب ہم میں سے کسی کے دماغ میں نہیں آسکیں گے۔ یہ تمام گن مین گونگے ہیں اور میں یوگا کا ماہر ہوں۔ اب تمہارا کیا بنے گا مارلی؟"

یہ واقعی مشکل پچویشن تھی۔ سونیا کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا تھا۔ وہ دشمنوں کے خیال کے مطابق میڈم مارلی ہوتی تو بہت زیادہ تشویش کی بات نہ ہوتی لیکن وہ تو سونیا تھی۔ میری جان تھی۔ وہ مرتی تو میں شرم سے مر جاتا۔

میں نے کہا "وہ شاید گولی نہیں چلائیں گے۔ زیادہ سے زیادہ تمہیں زخمی کریں گے۔ قیدی بنائیں گے لیکن تمہیں زخمی کرنے کا انہیں موقع نہیں دینا چاہیے۔"

وہ بولی "ہاں میں پہلی بار بری طرح پھنس گئی ہوں۔ تم دور رہ کر کوئی بھی کارروائی کرو گے تو یہ مجھ پر گولیاں برسائیں گے۔ تمہیں کچھ کرنے کا موقع نہیں ملے گا۔"

"آزمائش کی گھڑی ایسی ہی ہوتی ہے۔ اس مشکل آزمائش میں تم سلامت نہیں رہو گی تو پھر کون تمہیں سونیا اور مجھے فرہاد کہے گا۔ آؤ ہم اپنی اپنی حاضر دماغی کو آزمائیں۔"

وہ مانو کو سہلاتے ہوئے بولی "اب مجھ سے باتیں نہ کرنا۔ میں پوری طرح دماغی طور پر حاضر رہوں گی۔"

"ٹھیک ہے مگر مانو کو میرے پاس بھیج دو۔"

وہ مانو سے بولی "یہاں چاروں طرف موت ہے۔ تمہیں میرے ساتھ نہیں مرنا چاہیے جاؤ یہاں سے۔"

اس نے بلی کو نیچے چھوڑ دیا۔ وہ دوڑتی ہوئی ایک طرف چلی گئی پھر اس نے بائرن ٹوڈ سے پوچھا "تم کون ہو؟ مجھ سے کیا چاہتے ہو؟"

وہ ہنستے ہوئے بولا "میں وہی ہوں جس نے ہیلی کاپٹر میں تم پر حملہ کیا تھا پھر تمہارے قلعے میں اپنے آلہ کاروں کے ذریعے پہنچا تھا۔ فرہاد نے بڑی چالبازیوں سے تمہاری جان بچائی تھی۔ اس بار پوچھو وہ تمہیں کیسے بچائے گا؟"

"اچھا تو تم ٹیلی پیتھی جاننے والوں میں سے ایک ہو۔ میرا خیال ہے۔ مجھے جان سے نہیں مارو گے؟ مجھے قیدی بنا کر میرے جزیرے پر اور میرے قلعے پر قبضہ جماؤ گے؟ اپنے ٹیلی پیتھی جاننے والے ساتھیوں کے ساتھ وہاں حکومت کرو گے؟"

"یہ فرہاد سے پوچھو کہ وہ تمہیں زخمی ہونے اور قیدی بننے سے کیسے بچائے گا؟ اگر تم چاہتی ہو کہ زخمی نہ کیا جائے تو پھر مجھے اپنے دماغ میں آنے دو۔ میں تمہارے اندر معمولی سا زلزلہ پیدا کروں گا۔ تمہارے دماغ کو کمزور بناؤں گا پھر تمہارے اندر بیٹھ کر حکومت کرتا رہوں گا۔"

وہ بولی "یہ بات میرے مزاج کے خلاف ہے۔ میں مر جاؤں گی مگر کسی ٹیلی پیتھی جاننے والے دشمن کی کنیز نہیں بنوں گی۔"

"تم بڑے اطمینان سے بول رہی ہو۔ کیا تمہارے یار نے تمہیں یقین دلایا ہے کہ تمہیں یہاں سے زندہ سلامت لے جائے گا؟"

وہ یار ہی کیا جو ان حالات میں پیار نہ کرے اور اپنے پیار کی حفاظت نہ کرے۔ تم مجھے زخمی کرنے اور مار ڈالنے کے لیے یہاں کتنے گن مین لے آئے ہو۔ تم نے فرہاد کی ٹیلی پیتھی کا راستہ روک دیا ہے۔ مجھے کہیں سے بھی مدد پہنچے گی تو اس سے پہلے ہی تمہارے آلہ کار مجھے گولیوں سے چھلنی کر دیں گے مگر ایسا نہیں ہوگا۔ جب دشمن موت بن کر زندگی کے تمام راستے بند کر دیتے ہیں۔ تب ہماری ذہانت گل کھلاتی ہے۔ یہ دیکھو۔"

بائرن ٹوڈ نے ایک طرف دیکھا۔ مانو تیزی سے دوڑتی ہوئی آئی تھی پھر اچھل کر سونیا کے بازوؤں میں پہنچ گئی تھی۔ تب بائرن ٹوڈ نے چونک کر دیکھا۔ بلی کے گلے میں جو پٹا بندھا ہوا تھا اس پٹے سے ایک ہینڈ گرنیڈ منسلک تھا۔

سونیا نے اس ہینڈ گرنیڈ کو پٹے سے الگ کرتے ہوئے بائرن ٹوڈ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا "ایک ذرا سی حرکت کرو گے یا اپنے آلہ کاروں کو فائرنگ کا حکم دو گے تو یہ گرنیڈ پھٹے گا۔ جب تمہارے آدمیوں کے ہاتھوں مرنا ہی ہے تو پھر کیوں نہ تمہیں بھی ساتھ لے مروں؟ ہم تو ڈوبیں گے صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے۔"

سونیا نے گرنیڈ کی چابی کو اپنے دانتوں میں دبا رکھا تھا۔ چابی کو کھینچتے ہی وہ گرنیڈ ایک زبردست دھماکے سے پھٹنے والا تھا۔ ان سب کے چیتھڑے اڑانے والا تھا۔

بائرن ٹوڈ کے دیدے خوف سے پھیل گئے تھے۔ اس کے دماغ میں ہاروے، بیکر، سائمن اور آندرے سہمے ہوئے کہہ رہے تھے "اوہ گاڈ۔۔۔! بائرن تم کہاں آکر پھنس گئے ہو؟ ہم نے فرہاد کی ٹیلی پیتھی کو ناکام بنایا تھا۔ وہ ہماری خیال خوانی کو ناکام بنا رہا ہے۔ ہم تمہیں کیسے بچائیں؟"

سونیا موت کو دانتوں تلے دبائے اس کے قریب آگئی تھی۔

☆

اے موت تیرا کوئی ٹھکانا نہیں ہے ادھر آتے آتے
ادھر چلی جاتی ہے۔

ایک پل میں موت سونیا کی طرف آرہی تھی۔ وہ بائرن ٹوڈ کی طرف پلٹ گئی تھی۔ ہتھیار ان کے پاس بھی تھے اور میں جس ٹیکسی میں تھا اس کی سیٹ کے نیچے بھی ہتھیار تھے۔ میں کھنڈر سے کچھ فاصلے پر تھا۔ وہاں سے ان ہتھیاروں کو استعمال کرتا تو دوسرے ہی لمحے وہ سونیا کو گولی مار دیتے۔ ایسے وقت حاضر دماغی سے سوچنا ہوتا ہے۔ سانپ کو اس طرح مارا جائے کہ اپنی لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔

میں نے سونیا کو ٹوٹنے نہیں دیا۔ بلی کے گلے میں گھنٹی نہیں باندھی جاتی۔ میں نے بم باندھ کر بھیج دیا تھا۔ اس بم کو بلی کے پٹے سے منسلک کرتے وقت میں نے اس انڈی کیٹر کو دیکھا جسے بائرن ٹوڈ نے وہاں چھپا رکھا تھا۔ میں نے خیال خوانی کے ذریعے سونیا کو اس انڈی کیٹر کے بارے میں بتا دیا تھا۔

وہ بائرن ٹوڈ کو وارننگ دے رہی تھی کہ وہاں ایک بھی گولی چلے گی تو اسی لمحے گرنیڈ بلاسٹ ہوگا اور وہ حرام موت مارا جائے گا۔

بائرن ٹوڈ یہ اعزاز حاصل کرنا چاہتا تھا کہ ٹیلی پیتھی کی دنیا کے سب سے پرانے کھلاڑی کو اس نے گھیر کر ہلاک کیا ہے۔ وہ مجھے گھیرنے یا مارنے کے لیے ہانگ کانگ آیا تھا۔ اب اس کی موت سونیا کے دانتوں تلے آگئی تھی۔ وہ اپنے دانتوں سے گرنیڈ کی پن کو دبائے ہوئے تھی۔ اسے ایک جھٹکے سے الگ کرتے ہی موت یقینی ہو جاتی۔

وہ خوف سے لرزتے ہوئے بولا "اسے دانتوں سے ہٹاؤ۔ پہلے میری بات سن لو۔"

سونیا اس کے پیچھے آگئی۔ ایک ہاتھ سے اس کی گردن دبوچ کر بولی "اب میں نے اسے دانتوں سے ہٹا دیا ہے میرے پیچھے دیوار ہے۔ سامنے سے یا دائیں بائیں سے گولیاں چلیں گی تو پہلے تمہیں لگیں گی۔"

یہ کہتے ہوئے اس نے نہایت صفائی کے ساتھ اس ننھے سے انڈی کیٹر کو بائرن ٹوڈ کی جیب میں ڈال دیا۔ ادھر میں نے اس کی کار کے پاس آکر بریف کیس نما کمپیوٹر کو پچھلی سیٹ سے اٹھا لیا۔ ڈرائیور کو وہاں سے بھاگنے پر مجبور کیا پھر ٹیکسی میں واپس آکر بیٹھ گیا۔ اس نے ہمارا پتا ٹھکانا معلوم کرنے کے لیے جو حربہ استعمال کیا تھا۔ اب وہی حربہ ہم اس پر استعمال کرنے والے تھے۔

میں نے کہا "سونیا اسے فرار ہونے کا موقع دو اور یہاں چلی آؤ۔"

سونیا نے ایک بازو سے اس کی گردن دبوچ رکھی تھی۔ اس نے کہا "اب میں پھر اسے دانتوں سے دبا رہی ہوں۔ یہاں سے جاتے وقت کوئی مجھ پر گولی نہ چلائے ورنہ تمہارا یہ باس مارا جائے گا۔"

وہ اس کی گردن دبوچ کر ایک طرف لے جاتے ہوئے کہنے لگی "تمہارے ٹیلی پیتھی جاننے والے ساتھی تمہاری یہ حالت زار دیکھ رہے ہوں گے۔ پہلے فرہاد مجبور تھا۔ اب تمہارے ساتھی مجبور ہیں۔ تمہیں ٹیلی پیتھی کے ذریعے بچا نہیں سکیں گے۔"

وہ بولا "تم مجھے کہاں لے جا رہی ہو؟"

"اپنی موت سے دُور اور تمہاری موت کے قریب لے جا رہی ہوں۔ زندہ رہنا چاہتے ہو تو ان سب کو یہاں سے بھاگ جانے کا حکم دو۔"

اس کے تمام ٹیلی پیتھی جاننے والے ساتھی ان سب کو وہاں سے بھاگ جانے کا حکم دے رہے تھے۔ وہ واپس جانے لگے۔ جب وہ اپنی گاڑیوں میں بیٹھ کر دُور نکل گئے تو سونیا جان بوجھ کر یوں گر پڑی جیسے ٹھوکر کھا کر گر پڑی ہو۔ بائرن ٹوڈ نے بڑی پھرتی دکھائی۔ فوراً ہی جھک کر اس کے ہاتھ سے گرنیڈ چھین کر وہاں سے بھاگنے لگا۔ وہ اپنی سلامتی کے لیے وہاں گرنیڈ کو بلاسٹ نہیں کر سکتا تھا۔ سونیا وہاں سے اٹھ کر۔۔۔ دوڑتی ہوئی میرے پاس آگئی۔ میں نے دروازہ کھولا۔ وہ بیٹھ گئی پھر ٹیکسی وہاں سے چل پڑی۔

بائرن ٹوڈ جان بچانے کے لیے جیسے سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ رہا تھا۔ اس نے اپنی گاڑی کے پاس آکر دیکھا۔ ڈرائیور نظر نہیں آیا۔ یہ معلوم کرنے کا وقت نہیں تھا کہ وہ کہاں چلا گیا ہے؟ وہ خود ہی کار ڈرائیو کرتے ہوئے وہاں سے روانہ ہو گیا۔

بیکر نے کہا "میں ابھی اس ڈرائیور کے دماغ میں گیا تھا۔ وہ خوا مخواہ کہیں بھاگا جا رہا ہے۔ فرہاد کے کسی ٹیلی پیتھی جاننے والے نے اس کے دماغ پر قبضہ جمایا ہوگا۔"

ہاروے نے کہا "ڈرائیور کو جہنم میں ڈالو۔ بائرن کی جان بچ گئی۔ یہ ہمارے لیے خوشی اور اطمینان کی بات ہے۔"

آندرے نے کہا "اس سے زیادہ خوشی کی بات یہ ہے کہ فرہاد، مارلی کو بچانے میں مصروف تھا اسے اتنا موقع نہیں ملا کہ وہ بائرن کو زخمی کر کے اس کے دماغ میں گھس جاتا۔"

ہاروے نے کہا "واقعی بائرن یہ تمہاری خوش قسمتی ہے۔ اب فرہاد تم پر قابو پانے کے لیے کوئی بھی ذریعہ اختیار

نہیں کرسکے گا۔ تم اپنی جگہ بدل دو۔ کسی دوسری جگہ رہائش اختیار کرو۔"

سائرن نے کہا "بائرن کو وہاں رہنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ فرہاد نے اس کی بُو سونگھ لی ہے۔ اب وہ پورے ہانگ کانگ میں اسے تلاش کرتا پھرے گا۔"

بائرن نے کہا "میں بہت پریشان ہوگیا ہوں۔ یہ کبھی سوچ نہیں سکتا تھا کہ یوں اچانک فرہاد کے شکنجے میں آجاؤں گا۔ تھینکس گاڈ۔ خوش قسمتی سے بچ گیا ہوں۔ اب یہاں نہیں رہوں گا۔ کسی بھی پہلی فلائٹ سے میری روانگی کا انتظام کرو۔"

ایک نے کہا "سائرن تمہاری روانگی کا انتظام کررہا ہے۔ ہم محسوس کررہے ہیں کہ تم اب تک اندر سے لرز رہے ہو۔ اب تک فرہاد کے حملے کی دہشت طاری ہے۔ خود کو سنبھالو۔ حاضر دماغ رہو۔"

اس نے کار ایک جگہ روک دی پھر وہاں سے اتر کر کافی دُور پیدل چلنے کے بعد ایک ہوٹل کے کمرے میں آگیا۔ ہاروے نے کہا "یہ تیسرے درجے کا ہوٹل ہے۔ نہ صاف ستھرا ماحول ہے، نہ صاف ستھرا کھانا ملتا ہے۔"

مجھے یہاں ہمیشہ نہیں رہنا ہے۔ جلد سے جلد سیٹ حاصل کرو۔ میں رات کی کسی بھی فلائٹ سے چلا جاؤں گا۔ فرہاد کبھی یہ نہیں سوچے گا کہ میں ایسے تھرڈ کلاس ہوٹل میں رہ سکتا ہوں۔"

سائرن نے کہا "کل صبح تمہیں آٹھ بجے کی فلائٹ سے جانا ہے۔"

"تمہیں ابھی رات کی فلائٹ میں سیٹ حاصل کرنا چاہیے تھی۔"

"میں نے پرائیویٹ فلائنگ کمپنی کے ایک آلۂ کار کے خیالات پڑھے ان سے پتا چلا ہے کہ مارلی رات گیارہ بجے اپنے ٹوسیٹر میں یہاں سے جائے گی۔ شاید فرہاد بھی اس کے ساتھ جائے گا۔ اس کے بعد یہاں تمہارے لیے کوئی خطرہ نہیں رہے گا۔ تم دشمنوں کی نظروں میں آئے بغیر صبح کی فلائٹ سے جاسکو گے۔"

بائرن ٹوڈ نے قائل ہو کر کہا "یہ ٹھیک ہے۔ پہلے دشمن کو یہاں سے جانا چاہیے۔ میں بری طرح نروس ہوگیا ہوں۔ صبح تک یہیں آرام کروں گا۔"

وہ ہوٹل کے ایک کمرے میں قید ہوگیا۔ یہ طے کرلیا کہ باہر نہیں نکلے گا۔ ہاروے نے ایک آلۂ کار کے ذریعے اس کے کمرے میں میک اپ کا سامان پہنچایا۔ وہ اپنا چہرہ تبدیل کرنے لگا رات کو اس نے کھانے کا آرڈر دیا۔ کھانے کے بعد اسے چہل قدمی کی عادت تھی۔ وہ ہر رات کھانے کے بعد دور تک ٹہلنے کے لیے جایا کرتا تھا لیکن اس رات باہر نہیں گیا۔ سوچا ہوٹل کی چھت پر جاکر تھوڑی دیر تک ٹہلنا چاہیے۔

جب وہ چھت پر جانے کے لیے اپنے کمرے سے نکلا تو پیٹ میں کچھ گڑبڑ ہونے لگی۔ وہ واپس آکر ٹوائلٹ چلا گیا۔ پیٹ واقعی خراب ہوگیا تھا وہ ٹوائلٹ سے آکر تھکے ہوئے انداز میں ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اسے پھر ضرورت محسوس ہوئی۔ وہ پھر ٹوائلٹ میں گیا۔ ہاروے نے کہا "میں نے پہلے ہی تم سے کہا تھا۔ یہ کوئی صاف ستھرا ہوٹل نہیں ہے۔ یہاں کا کھانا تمہارے مزاج کے مطابق نہیں ہوگا۔"

جب ایک گھنٹے بعد اسے تیسری بار ٹوائلٹ جانا پڑا تو اس نے ہوٹل کے مالک سے کھانے کی شکایت کی اور ڈاکٹر کو بلانے کے لیے کہا۔ ڈاکٹر نے آکر معائنہ کیا پھر دوائیں دیتے ہوئے کہا "آپ سے کھانا ہضم نہیں ہوا ہے۔ آپ یہ دو گولیاں رکھیں۔ ابھی ایک کھالیں۔ اگر افاقہ نہ ہو تو دوسری کھالیں۔"

میں کمپیوٹر اسکرین پر دیکھتا رہا تھا کہ وہ کس ہوٹل میں پہنچا ہوا ہے۔ میں نے وہاں کے ایک ملازم کو آلۂ کار بنا کر اس کے کھانے میں معمولی سی گڑبڑ کی تھی تاکہ اسے اور اس کے ساتھیوں کو کسی قسم کا شبہ نہ ہو اور وہ نہیں سمجھ پارہے تھے کہ پہلے میں اس کی کمزوری کا معقول جواز پیدا کررہا ہوں پھر اسے رفتہ رفتہ کمزور بنا رہا ہوں۔ میں نے ڈاکٹر کے دماغ پر بھی قبضہ جمایا تھا اور اس کے ذریعے ایسی گولیاں دیں، جنہوں نے الٹا اثر دکھایا۔ اس کے پیٹ میں اور گرمی پیدا ہوگئی اور زیادہ گیس پیدا ہونے لگی۔ صبح ہوتے ہوتے وہ اس قدر کمزور ہوگیا کہ اسے اسپتال پہنچانا پڑا۔

وہ سفر کرنے کے قابل نہیں رہا۔ ڈاکٹر نے مشورہ دیا "اسے کم از کم دو دنوں تک آرام کرنا چاہیے۔" اس کے تمام ساتھی دیکھ رہے تھے کہ وہ اپنی غلطی سے بیمار ہوا ہے۔ کسی پہلو سے بھی دشمنی کا شبہ نہیں کیا جاسکتا تھا۔ وہ بالکل محفوظ تھا۔ اس کے ساتھیوں نے کسی کو اس کے دماغ میں محسوس نہیں کیا تھا۔

میں اس کے اندر جگہ بنا چکا تھا۔ پچھلی رات اس کے تمام چور خیالات پڑھنے کا موقع مل گیا تھا۔ پتا چلا اس کا نام بائرن ٹوڈ ہے۔ اس کے ٹیلی پیتھی جاننے والے چار ساتھی ہیں۔ ہاروے، بیکر برائٹ، سائرن اور آندرے۔ یہ چاروں اس کے دماغ میں آتے جاتے رہتے ہیں۔ اسے یقین دلاتے رہتے ہیں کہ فرہاد اس کی بیماری سے بے خبر ہے۔ کوئی دشمن نہ آرہا ہے نہ آسکے گا۔

میں نے اس کے خیالات سے اس کے ساتھیوں کا پتا ٹھکانا معلوم کیا۔ عام طور پر ایک دوسرے کے دوست بن کر رہنے والے اپنے قابل اعتماد دوستوں کو بھی اپنا پتا نہیں بتاتے۔ یہ اندیشہ رہتا ہے کہ کوئی دشمن ایک کو ٹریپ کرے گا تو اس کے ذریعے دوسرے ساتھیوں کا پتا معلوم کرلے گا۔

لیکن وہ ایک دوسرے کا پتا ٹھکانا جانتے تھے۔ بائرن ٹوڈ، بیکر برائٹ کا پتا اس طرح جانتا تھا کہ اسی نے بیکر کو ہندوستان میں انڈر ورلڈ کا گاڈ فادر بنایا تھا۔ یہ جانتا تھا کہ وہ اپنی محبوبہ ایملی کے ساتھ ممبئی کے ایک بہت مہنگے اور شان دار علاقے میں رہتا تھا۔

بائرن ٹوڈ نے سائرن اور آندرے کو بھی فرانس اور اٹلی میں انڈر ورلڈ کا گاڈ فادر بنایا تھا لہٰذا ان کے بارے میں بھی جو کچھ جانتا تھا وہ میں نے معلوم کرلیا۔

بائرن ٹوڈ اور ہاروے دونوں برسوں پرانے دوست تھے پھر ان کے درمیان رشتے داری ہوگئی تھی۔ بائرن نے ہاروے کی بہن سے شادی کی تھی اور ہاروے، بائرن کی بہن کے ساتھ زندگی گزار رہا تھا۔ وہ ایک دوسرے سے دور رہتے تھے لیکن ایک دوسرے کے گھر آتے جاتے رہتے تھے۔

میں نے اپنے ماتحت سراغ رسانوں کو ان چاروں ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے نام، پتے اور فون نمبرز بتائے پھر تاکید کی کہ انہیں اس طرح ٹریپ کیا جائے کہ کسی کو ایک دوسرے کی خبر نہ ہو۔ ایک کو ٹریپ کیا جائے تو دوسرا محتاط نہ ہونے پائے۔

وہ تمام ماتحت میری ہدایات پر عمل کرنے لگے۔ میں اور سونیا ٹاٹا کا تک پہنچنا چاہتے تھے۔ اس کے لیے جوزفین کو آلۂ کار بنایا تھا لیکن ان ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی شامت آئی تھی۔ وہ ہمارے بچھائے ہوئے جال میں پھنس رہے تھے۔ ابھی یقین سے نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ میرے شکنجے میں آجائیں گے۔ چند گھنٹوں کے بعد نتائج سامنے آنے والے تھے۔

○☆○

الپا اپنا اصل رنگ دکھانے لگی۔ سانپ اپنی فطرت سے مجبور ہوتا ہے۔ دودھ پلانے والے کو بھی ڈس لیتا ہے۔ الپا دہری فطرت کی حامل تھی۔ وہ بے شک و شبہ پارس کو دل و جان سے چاہتی تھی اور اس بار تو وہ ساری زندگی اس کے قدموں سے لپٹ کر رہنا چاہتی تھی کیونکہ اس نے بدترین دشمنوں کو اس کے دماغ میں آنے سے روکا تھا۔ جب تک وہ اسپتال میں بیمار پڑی رہی وہ اس کی حفاظت کرتا رہا تھا۔

پھر اس نے دوسرا بہت بڑا احسان کیا تھا۔ اسے ٹرانسفارمر مشین بنانے کا موقع دیا تھا۔ وہ اپنے خدا کو حاضر و ناظر جان کر یہ عہد کرچکی تھی کہ مرتے دم تک اس کی وفادار رہے گی۔

لیکن وہ کٹر یہودی تھی۔ اس نے اپنی ٹیلی پیتھی کی تمام صلاحیتوں اور اپنی دن رات کی تمام محنتوں کو اپنی قوم کے لیے وقف کردیا تھا۔ وہ پارس کی خاطر اپنی جان دے سکتی تھی مگر ایمان نہیں دے سکتی تھی اس کا ایمان صرف اپنے ملک اور اپنی قوم کے لیے تھا۔

اپنے مذہب اور اپنی قوم کی بات آئی تو بات بگڑنے لگی۔ پارس نے اتنا ہی کہا تھا کہ اس نے دس فلسطینی مسلمانوں کی فہرست تیار کی ہے ان دس افراد کو مشین کے ذریعے ٹیلی پیتھی سکھائی جائے۔ اس نے اپنے طور پر انصاف سے یہ بات کی تھی۔ ایک تو مسلمان فلسطین کے صدیوں پرانے باشندے تھے۔ وہ مستحق تھے کہ ارض فلسطین سے اپنے تمام حقوق حاصل کریں۔

پارس کی دوسری جائز بات یہ تھی کہ اس ٹرانسفارمر مشین پر پارس کا بھی برابر کا حق تھا اگر وہ ساتھ نہ دیتا تو الپا کبھی بھی وہ مشین تیار نہ کرپاتی۔ اب وہ اس مشین کے ذریعے ٹیلی پیتھی جاننے والے یہودیوں کی فوج تیار کررہی تھی۔ پارس بھی اس مشین سے مسلمانوں کو یہ علم سکھانے کا حق رکھتا تھا لیکن الپا کے نقطۂ نظر سے اس کا یہ مطالبہ جائز نہیں تھا۔ فلسطینی مسلمان بدترین دشمن سمجھے جاتے تھے اور وہ دشمنوں کو یہ علم سکھا کر انہیں اپنے اور اپنی قوم کے لیے مصیبت نہیں بنانا چاہتی تھی۔

اس نے پارس کو بڑے پیار سے سمجھایا کہ وہ اس مطالبے سے باز آجائے۔ جواباً پارس نے اسے سمجھایا کہ وہ جائز مطالبہ تسلیم کرنے سے انکار نہ کرے۔ ورنہ اس کے پاس وہ مشین نہیں رہے گی۔ وہاں کے مسلمانوں کی طرح یہودی بھی آئندہ وہ علم نہیں سیکھ سکیں گے۔

پارس کے اس چیلنج نے الپا کو پریشان کردیا۔ وہ جانتی تھی کہ اس کا محبوب اور اس کا محسن کتنا ضدی ہے۔ وہ اس کی چال بازیوں کو سمجھ نہیں پائے گی اور دیکھتے ہی دیکھتے مشین سے محروم ہوجائے گی۔ وہ مشین فوجی قوت اور ملکی استحکام کے لیے بہت ضروری تھی۔ جب سے وہ مشین تیار ہوئی تھی

تب سے تمام بڑے ممالک پر پہلے سے زیادہ اسرائیل کا رعب و دبدبہ طاری ہوگیا تھا۔

وہ اتنی بڑی قوت سے محروم نہیں ہونا چاہتی تھی اور نہ ہی فلسطینی مسلمانوں کو ٹیلی پیتھی سکھا کر اپنے برابر طاقت ور بنانا چاہتی تھی۔ اس مشین کو پارس سے چھپا کر رکھنا ضروری ہوگیا تھا اور اسے چھپا کر رکھنے سے پہلے یہ ضروری تھا کہ وہ خود پارس کی نظروں سے اوجھل ہوجاتی۔

وہ اس کے دماغ میں دستک دیے بغیر چلا آتا تھا وہ اسے روک نہیں سکتی تھی۔ مشین کو چھپانے کے لیے اسے دماغ میں آنے سے روکنا ضروری تھا۔

اس نے سب سے پہلے یہی کیا اور خود پر تنویمی عمل کرا کر اپنے دماغ کو لاک کرالیا۔ اس کے قابل اعتماد فوجی افسر نے مشین کا ایک ایک حصہ الگ کرکے انہیں پیک کیا اور پھر اس پوری مشین کو ایک خفیہ اڈے میں پہنچا دیا تھا۔

وہ تین گھنٹے بعد تنویمی نیند سے بیدار ہوئی۔ آنکھیں کھول کر دیکھا۔ اس کا ماتحت فوجی افسر کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے بیدار ہوتے ہی اٹھ کر کھڑا ہوگیا پھر فوجی انداز میں سلیوٹ کرتے ہوئے بولا "میڈم آپ کے تمام احکامات کی تعمیل ہوچکی ہے۔ میں نے مشین کو ایک خفیہ اڈے میں پہنچا دیا ہے۔ آپ میرے دماغ میں آکر اس اڈے کے بارے میں معلوم کرسکتی ہیں۔"

اس نے پوچھا "وہ تنویمی عمل کرنے والا کہاں ہے؟"

"میں اسے رخصت کرچکا ہوں۔ آپ جب چاہیں گی اسے یہاں طلب کرلیا جائے گا۔"

"کیا تم اس کے تنویمی عمل سے مطمئن ہو؟"

"یس میڈم! میں پوری طرح مطمئن ہوں۔ ہمارے اس ہپناٹزم کے ماہر نے کوئی فراڈ نہیں کیا ہے۔"

"تم تھوڑی دیر خاموش رہو۔ میں اپنے طور پر معلوم کرلوں گی۔ تب مجھے اطمینان ہوگا۔"

وہ آنکھیں بند کرکے سامنے کھڑے ہوئے افسر کے دماغ میں پہنچ گئی۔ تنویمی عمل کرنے والے کا ایک ایک لفظ اس کے دماغ میں محفوظ یادداشت سے پڑھنے لگی۔ اس طرح اسے اطمینان ہوا کہ عامل نے اس کے مزاج کے خلاف اس کے دماغ میں کوئی غیر ضروری بات نقش نہیں کی تھی۔

وہ بستر سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔ الماری کھول کر ایک بیگ میں ضروری سامان رکھتے ہوئے بولی "میں یہاں سے جارہی ہوں۔ تم سے دماغی رابطہ رکھوں گی۔ جب مجھے دشمنوں کی طرف سے اطمینان ہوجائے گا تو ہم اس خفیہ اڈے میں ٹرانسفارمر مشین کو دوبارہ اسمبل کرکے اپنے کام کے قابل بنائیں گے۔"

وہ افسر اس کا بیگ اٹھا کر باہر آیا اور کار کی پچھلی سیٹ پر رکھ دیا۔ وہ اسٹیئرنگ سیٹ پر آگئی پھر کار اسٹارٹ کرکے وہاں سے روانہ ہوگئی۔

ایسے وقت تقدیر نے اس کا ساتھ دیا تھا۔ اس دوران میں پارس اس کے اندر نہیں رہا تھا۔ اس نے مسلمانوں کو ٹیلی پیتھی سکھانے کے سلسلے میں اس سے جواب طلب کیا تھا اور بعد میں جواب سننے کے لیے آنے والا تھا۔ اسے یقین تھا کہ وہ کہیں نہیں جائے گی اور نہ ہی اتنی بڑی مشین کہیں چھپا کر رکھ سکے گی لیکن اس نے پارس کی چند گھنٹوں کی غیر حاضری سے فائدہ اٹھالیا تھا۔

وہ اب تک یروشلم کے ایک فارم ہاؤس میں تھی۔ وہاں سے تل ابیب واپس آگئی۔ وہ شہر اس کے لیے کئی برسوں سے... وہاں رہ کر وہ کامیابیاں حاصل کرتی رہی تھی۔ وہ اپنے پرائیویٹ بنگلے میں آگئی۔

وہاں پہنچ کر اس نے اپنے چہرے پر تبدیلیاں کیں۔ اسے خیال آیا کہ وہ اس بنگلے میں آکر بہت بڑی غلطی کررہی ہے۔ پارس نے اس کے اندر رہ کر اس کے تمام اہم راز معلوم کیے ہیں۔ اس کی تمام خفیہ رہائش گاہوں کے بارے میں بھی معلوم کیا ہوگا۔ اب تو اسے اپنی تمام زمین جائیداد سے دور رہنا چاہیے۔ کسی اور جگہ اطمینان سے بیٹھ کر اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ وہ اس کے بارے میں کیا کچھ معلوم کرچکا ہوگا۔

اس نے مشین کے ذریعے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی اپنی ایک ذاتی فوج بنائی تھی۔ ابھی وہ فوج مختصر تھی۔ مزید بیس ایسے معمول تھے جو اس کے لیے کسی وقت بھی اپنی جان دے سکتے تھے۔

اس نے ان میں سے ایک معمول سے رابطہ کیا اور کہا "تم اپنے بیوی بچوں کے ساتھ رہتے ہو۔ میں عارضی طور پر تمہارے پاس رہنے آرہی ہوں۔ تمہیں یہ ظاہر کرنا ہے کہ میں تمہاری یروشلم والی بہن ہوں۔"

"میڈم! یہ میری خوش قسمتی ہے کہ آپ میرے گھر میرے ساتھ رہیں گی۔ میں ابھی اپنی بیوی بچوں کو گہری نیند سلا کر ہپناٹائز کروں گا۔ ان کے دماغوں میں یہ نقش کردوں گا کہ آپ میری بہن ہیں۔ آپ سے خون کا رشتہ ہے اور میرے بیوی بچے آپ کو برسوں سے اس رشتے کے حوالے سے جانتے اور پہچانتے ہیں۔"

الپا نے کہا "تم بہت ذہین ہو۔ میرے سمجھانے سے پہلے ہی سمجھ لیتے ہو کہ کن حالات میں تمہیں کیا کرنا چاہیے۔ میں تمہیں بہت پسند کرتی ہوں۔"

"شکریہ میڈم! میں ہمیشہ آپ کا اعتماد بحال رکھوں گا۔"

الپا نے رابطہ ختم کیا۔ وہ اپنا چہرہ تبدیل کرچکی تھی۔ اس بنگلے میں رہنا خطرے سے خالی نہیں تھا۔ وہ اپنا ضروری سامان لے کر وہاں سے نکل گئی۔

کوئی اور دشمن ہوتا تو اسے اس قدر پریشانی نہ ہوتی۔ پارس کی پہنچ سے دور رہنے کے لیے وہ اتنی جدوجہد کررہی تھی۔ اچانک اس نے پرائی سوچ کی لہروں کو محسوس کیا۔ محسوس کرتے ہی فوراً سانس روک لیا۔ وہ کار ڈرائیو کررہی تھی۔ اسے سڑک کے کنارے روک کر انتظار کرنے لگی۔

تھوڑی دیر بعد پھر پرائی سوچ کی لہریں محسوس ہوئیں۔ اس نے کہا "اگر تم پارس ہو تو فارم ہاؤس کی ملازمہ کے دماغ میں آؤ۔"

یہ کہتے ہی اس نے سانس روک لیا۔ پرائی سوچ کی لہریں دماغ سے نکل گئیں پھر وہ خیال خوانی کی پرواز کرکے اس ملازمہ کے دماغ میں آگئی۔ وہاں تھوڑی دیر انتظار کرنے کے بعد بولی "پارس کیا تم موجود ہو۔"

وہ بولا "ہاں تم نے تو بڑی تیزی دکھائی ہے الپا! تم یہ کہا کرتی تھیں کہ تمہارا دل اور دماغ میرے لیے ہیں۔ تم جب تک زندہ رہو گی۔ مجھے اپنے اندر آنے سے نہیں روکو گی مگر تم نے تو دماغ کو مقفل کرنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہیں کی۔"

"مجھے طعنہ نہ دو۔ میں اب بھی تمہیں دل کی گہرائیوں سے چاہتی ہوں۔ کبھی تمہارے کام آنے کے لیے مجھے اپنی جان دینا پڑے گی تو تمہاری خاطر جان پر کھیل جاؤں گی۔"

"بس کرو الپا! بڑے بڑے دعوے نہ کیا کرو۔ تم نے اپنے دماغ کو مقفل کراکے اپنے بہت بڑے دعوے کی نفی کی ہے۔ میں تمہیں یہ بتادوں۔ میں نے کبھی تم پر بھروسا نہیں کیا۔ اس بار بھی میرا تجربہ کہتا تھا کہ تم کسی وقت بھی دھوکا دے سکتی ہو۔ کیا ڈھٹائی ہے کہ زبان سے پھر کر وفادار رہنے کا دعویٰ کررہی ہو۔"

"پلیز پارس! یہ تو سمجھو تم نے خود ایسا کرنے پر مجھے مجبور کیا ہے۔ تم ان فلسطینی مسلمانوں کو ٹیلی پیتھی سکھانے کا مطالبہ کررہے تھے جو ہمارے ملک اور ہماری قوم کے دشمن ہیں۔"

"یہ فلسطینی مسلمان نہ تمہاری قوم کے دشمن ہیں نہ تمہارے ملک کے۔ یہ ان کا بھی ملک ہے۔ جب انہیں حقوق نہیں ملتے ہیں تو یہ جہاد کرتے ہیں۔ اس جہاد کو تم دشمنی کہتی ہو۔ بہرحال میں اس سلسلے میں مزید بحث نہیں کروں گا۔ تمہیں جو کرنا تھا وہ کرچکیں۔ اب میں سوچوں گا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔"

"میں جانتی ہوں۔ تم جوابی کارروائیاں کرو گے مگر اب میں تمہارے مزاج اور تمہاری مرضی کے خلاف کوئی کام نہیں کروں گی۔ تم شروع سے میری اس فطرت کو جانتے ہو کہ میں ہمیشہ اپنی یہودی قوم کو ترجیح دیتی آئی ہوں۔ اس کے بعد میں نے ہر معاملے میں تمہیں ترجیح دی ہے۔"

"کسی دن موقع ملے تو مجھے ہپناٹائز کرا کے اپنا غلام بنالینا اور کہنا کہ یہودی قوم کو ٹیلی پیتھی سکھانے کی خاطر مجھے غلام بنایا ہے۔ ورنہ غلام بنانے کے باوجود مجھے ترجیح دے رہی ہو اور مجھ پر قربان ہورہی ہو۔"

"تم خوامخواہ مجھے طعنے دے رہے ہو۔"

"میں جاتے جاتے یہ بتادوں کہ ٹرانسفارمر مشین کا نقشہ مختلف ممالک میں پہنچانا ہمارا مشن ہے۔ ہم ایسا کیوں کررہے ہیں۔ یہ بعد میں بڑے ممالک کو معلوم ہوجائے گا۔ ابھی تو یہ سمجھ لو کہ اسی سلسلے میں تمہیں وہ مشین بنانے کا موقع دیا گیا ہے۔ یہ غلط فہمی دماغ سے نکال دو کہ میں نے تمہارے عشق میں گرفتار ہوکر یہ مہربانی کی ہے۔ نہ میں تم سے محبت کرتا تھا نہ تمہارے ساتھ زندگی گزارنا چاہتا تھا۔ نہ اب گزارنے آیا تھا۔ جو پارس ابھی تمہاری زندگی میں آیا تھا۔ وہ اپنے قد سے چھ انچ کم تھا۔ ایسے ساڑھے پانچ فٹ کے جتنے پارس درکار ہوں، مجھے بتانا میں آئندہ بھی سپلائی کرتا رہوں گا۔ اوکے سو فار!"

اس نے رابطہ ختم کردیا۔ وہ سوچ میں پڑ گئی کہ ابھی وہ کیا کہہ گیا ہے۔ یعنی وہ ساڑھے پانچ فٹ کا پارس جس کے ساتھ اس نے ایک دن اور ایک رات گزاری۔ وہ اصلی نہیں تھا۔ وہ ایسے اور کئی بونے پارس اسے سپلائی کرسکتا ہے۔

وہ اس بات پر غصے سے تلملا گئی کہ وہ خود نہیں تھا۔ اس نے اپنی ڈمی بھیج کر پارس نام کا کھلونا دے کر اسے بہلایا تھا۔ اسے بے وقوف بنایا تھا۔ جیسے وہ کوئی بازاری عورت تھی۔ جس کے پاس اس نے پارس نام کا گاہک بھیجا تھا۔ وہ غصے سے سیدھی اس کے دماغ میں پہنچی پھر بولی "میں ہوں الپا۔ تم نے ابھی مجھ سے کیا کہا تھا؟ کیا پچھلی رات تم میرے ساتھ فارم ہاؤس کے کاٹیج میں نہیں تھے؟ کیا وہ تمہاری ڈمی تھا؟ سچ سچ بتاؤ۔ وہ تم تھے یا نہیں؟"

"کیا میں بے وقوف ہوں کہ تمہارے جیسی عورت کے ساتھ رات گزاروں گا۔ اپنے حالات پر غور کرو۔ جب بھی تم مجھے دھوکا دینے والی ہوتی ہو تو ایسے وقت خود ہی دھوکا کھاتی ہو۔"

"میں پوچھتی ہوں تم نے اس بونے بدمعاش کو میرے پاس کیوں بھیجا تھا؟"

"میں نے تو صرف بھیجا تھا۔ تم تو اس کے کلیجے سے لگ گئی تھیں۔ تم نے کس عقل سے تسلیم کیا تھا کہ میرا قد چھ انچ کم ہو سکتا ہے کیا دنیا میں آج تک کبھی ایسا ہوا ہے؟"

"تم نے مجھے دھوکا کیوں دیا۔ کیا میں کوئی بازاری عورت ہوں کہ جسے چاہو گے اسے میرے پاس بھیج دو گے۔ تم نے صرف مجھ سے نہیں۔ میری عزت آبرو سے بھی دشمنی کی ہے۔"

"تمہاری آبرو کہاں ہے؟ میں نے تو تمہیں شریک حیات بنا کر عزت دی تھی لیکن تمہیں عزت راس نہیں آئی۔ تم نے میرے لیے ایک بیٹی پیدا کی۔ اس وقت تک میں تمہیں بے حیائی سے روکتا رہا۔"

"تم خود غرض اور مطلب پرست ہو۔ اتنے ظالم ہو کہ ایک ماں سے اس کی بیٹی چھین لی ہے۔"

"اگر ایسا نہ کرتا تو تم اسے یہودی بنا دیتیں۔ آج وہ بابا صاحب کے ادارے میں ایک مسلمان باپ کی بیٹی کی حیثیت سے پرورش پا رہی ہے۔ بہت جلد تم اس سے ملو گی مگر خود کو اس کے سامنے ماں نہ کہنا۔ ورنہ وہ تمہارے منہ پر تھوک دے گی۔"

"تم اور کیا کرو گے۔ میری بیٹی کے دماغ میں بچپن سے میرے خلاف زہر بھر رہے ہو۔"

"میں ایسا نہیں کر رہا ہوں لیکن وہ تمہارے پاس ہوتی تو تم اس بیٹی کو باپ کا دشمن بنا دیتیں۔"

"میں تم سے بحث نہیں کروں گی مگر تم نے ڈمی پارس کے ذریعے میری آبرو کو کھلونا بنا دیا۔ کیا اس بے حیائی پر تمہیں ذرا بھی شرم آ رہی ہے؟"

"میرے پاس تمہاری ایک ایک بے حیائی کا حساب ہے۔ میرے بعد تم کتنوں کے ساتھ منہ کالا کرتی رہی ہو۔ یہ بات مجھ سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ تمہارے پرائیویٹ عیش کدے میں کبھی جمال رابن، کبھی کمال رابن جیسے جادوگر آئے۔ کبھی بوبی اسمتھ آیا، کوئی نہ کوئی آتا جاتا رہا اگر ایک اور ڈمی پارس آ گیا تو تمہارے لیے کیا فرق پڑا؟ تم تو بازاری عورتوں سے بھی گئی گزری ہو۔ میرے پاس آ کر اپنی پارسائی نہ جتاؤ۔ آئینے کے سامنے لباس اتار کر دیکھو۔ شان دار، اندر سے کھنڈر بن چکی ہو۔"

وہ غصے سے چیخ کر بولی "یو شٹ اپ! میں ہوں، کھنڈر نہیں ہوں۔ مجھے برباد کرنے والے بے غیرت تم ہو۔ تم میری توہین کر رہے ہو۔ میں ضرور لوں گی۔"

وہ اس کے دماغ سے نکل آئی، اپنی جگہ حاضر ہو کر غصے سے ہانپنے لگی۔ اسے یوں لگ پارس کئی برسوں سے اسے دوڑاتا رہا ہو۔ اس کی ہو۔ وہ سوچنے لگی "اب میں کسی خوش فہمی میں گی۔ وہ کبھی پیار سے قابو میں نہیں آئے گا۔ یہ سوچنا سے بڑی حماقت ہے کہ ایک مسلمان سے دوستی داری ہو سکتی ہے۔"

وہ موجودہ حالات کے مطابق سوچ رہی تھی۔ اس کے تعاون سے مشین تیار کی ہے اور اب اسے دے کر اس مشین کو ایک خفیہ اڈے میں چھپا رہا اسے تلاش کرنے اور تباہ کرنے کی کوشش میں کر دشمنی کرے گا۔ مجھے پہلے سے زیادہ محتاط رہنا چاہیے

وہ اب تک پارس سے ٹکراتے رہنے کے نقصان اٹھاتی رہی تھی لیکن ٹرانسفارمر مشین حاصل کے بعد یقین ہو گیا تھا کہ وہ پہلے سے کئی گنا طاقت ہے۔ پارس کے مقابلے میں ہزاروں ٹیلی پیتھی جاننے پیدا کر سکتی ہے۔ پہلے کی طرح روپوش رہ کر اس سے سکتی ہے۔

اس نے اپنے تمام پرائیویٹ بنگلوں کو چھوڑ عقل کہتی تھی کہ پارس نے پچھلے دنوں اس کے دماغ کر اس کی تمام خفیہ رہائش گاہوں کے بارے میں معلوم کیا ہوگا اور نہ جانے کیسے کیسے راز معلوم گے۔ بہرحال اس نے عارضی طور پر اپنے قابل اعتماد کے بیوی بچوں کے ساتھ رہنے کا ارادہ کیا تھا۔

اتنی دیر تک پارس سے الجھنے سے اسے خطرات کا احساس ہوا۔ وہ اس بات پر بھی غور کر اپنے اس قابل اعتماد ماتحت کے ساتھ رہنا چاہیے اس کے اندر یہ بات پک رہی تھی کہ اس نے جتنے ٹیلی پیتھی سکھائی ہے اور جتنے افراد کو اپنا معمول انہیں معمول بنانے کے لیے تنویمی عمل کے دوران پارس موجود رہا ہوگا اس سے اپنی موجودگی کو چھپا کر کرتا رہا ہوگا کہ وہ کس آواز اور مخصوص لہجے

معمولوں کے اندر پہنچتی ہے۔

اپنے گویا اس کے جتنے معمول تھے وہ پارس سے محفوظ نہیں تھے۔ وہ جب چاہتا ہوگا ان کے اندر آتا جاتا ہوگا۔ اس کا قابل اعتماد ماتحت بھی پارس کو اپنے اندر محسوس نہیں کرتا ہوگا۔ یہ کتنی بڑی ناکامی تھی کہ ٹرانسفارمر مشین کے ذریعے بہت کچھ حاصل کرنے کے بعد بھی اسے کچھ حاصل نہیں ہو رہا تھا۔

وہ جھنجلانے لگی۔ پارس کو گالیاں دینے لگی۔ یہ بات اچھی طرح سمجھ میں آ گئی کہ اس نے اپنی مشین سے اب تک جتنے یہودی ٹیلی پیتھی جاننے والے پیدا کیے ہیں۔ وہ سب محفوظ نہیں ہیں۔ پتا نہیں پارس ان میں سے کتنوں کے دماغوں میں پہنچتا رہتا ہوگا۔

اس کا مطلب یہ تھا کہ جتنے بھی آرمی کے جوان اور افسران ٹیلی پیتھی سیکھ چکے ہیں۔ ان سب کو ہپناٹائز کر کے ان کے برین واش کیے جائیں یا تو ان کے دماغوں کو لاک کیا جائے یا برین واش کرنے کے بعد دوبارہ بڑی رازداری سے مشین کے ذریعے ٹیلی پیتھی سکھائی جائے اور تنویمی عمل کے ذریعے صرف اپنا تابع بنایا جائے اس طرح ان سب کو پارس سے نجات مل سکے گی۔

یہ تو بہت لمبا اور تھکا دینے والا کام تھا۔ اس نے مشین کے ذریعے ٹیلی پیتھی کی دنیا میں عروج حاصل کرنے کے لیے جہاں سے ابتدا کی تھی پھر وہیں پہنچ گئی تھی۔

وہ دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

○☆○

بائرن ٹوڈ اور اس کے تمام ٹیلی پیتھی جاننے والے ساتھی پوری طرح مطمئن ہو گئے تھے کہ بائرن ٹوڈ کی بیماری حالات کا نتیجہ ہے۔ اسے مجھ جیسے دشمن نے بیمار نہیں بنایا ہے۔ وہ ایک دن اور ایک رات تک اس کے دماغ میں باری باری جاتے آتے رہے تھے۔

ویسے وہ چوبیس گھنٹے اس کے اندر نہیں رہ سکتے تھے۔ میں نے موقع پا کر اس پر آدھے گھنٹے پر مختصر سا تنویمی عمل کیا تھا۔ ایسے وقت اس کا کوئی ساتھی اس کے پاس نہیں تھا اگر کوئی آتا تو میرے تنویمی عمل کا توڑ ضرور کرتا۔ سونیا نے کہا "میں بھی بائرن کے اندر جاتی آتی رہی ہوں۔ تمہارا تنویمی عمل کامیاب رہا ہے۔ آئندہ اس کا نتیجہ سامنے آئے گا۔"

ہم نے تنویمی عمل سے پہلے بائرن ٹوڈ کے چور خیالات پڑھ کر اس کے تمام ساتھیوں کے پتے اور فون نمبرز معلوم کیے اپنے ماتحتوں کو ہدایت کی تھی کہ وہ ان میں سے ہر ایک کو خوب سوچ سمجھ کر ٹریپ کریں۔ ایک کو ٹریپ کرتے وقت دوسرے کو پتا نہ چلے ورنہ دوسرا ہوشیار ہو جائے گا اور گرفت میں آنے سے پہلے روپوش ہو جائے گا۔

ہاروے کے بارے میں معلوم ہوا تھا کہ وہ اور بائرن ٹوڈ آپس میں دوست بھی ہیں اور رشتے دار بھی۔ انہوں نے ایک دوسرے کی بہن کو اپنی شریک حیات بنایا ہے اور اکثر ایک دوسرے کے گھر آتے جاتے رہتے ہیں۔

ہمارا ایک ماتحت ہاروے کے پتے پر پہنچ کر اس کی بیوی اور اس کے بچے کو دیکھ چکا تھا۔ ان سے پتا چلا تھا کہ ہاروے موجود نہیں ہے۔ ملک سے باہر گیا ہوا ہے۔ میں نے یہ رپورٹ سن کر ماتحت کو مشورہ دیا۔

"ہاروے کا انتظار نہ کرو۔ پتا نہیں وہ کب تک واپس آئے گا۔ اس کی بیوی کو ہپناٹائز کرو۔ وہ ہماری معمول بن کر رہے گی تو اس کے ذریعے کسی دن بھی ہاروے کو ٹریپ کر سکو گے۔"

وہ یہی کرنے لگا۔ ہمارا دوسرا ماتحت بیکر برائٹ کو پھانسنے والا تھا۔ بیکر برائٹ کا ذکر پہلے ہو چکا ہے کہ وہ ممبئی میں تھا۔ بائرن ٹوڈ اور ہاروے نے اسے وہاں کے انڈر ورلڈ کا گاڈ فادر بنایا تھا۔ ہندوستان کے دوسرے تمام صوبوں کے گاڈ فادرز کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ سب بیکر برائٹ کو انڈیا میں ہیڈ آف دی گاڈ فادرز تسلیم کریں۔"

ان میں سے چند گاڈ فادرز بیکر برائٹ کی برتری تسلیم نہیں کرنا چاہتے تھے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ بیکر نے اپنی محبوبہ ایملی کو مہاراشٹر کے صوبے میں انڈر ورلڈ کی ملکہ بنایا تھا۔ ایملی نے بچپن ہی سے جرائم کی دنیا میں پرورش پائی تھی اور وہاں کے تمام ہتھکنڈوں سے اچھی طرح واقف تھی اس لیے وہ انڈر ورلڈ کی ملکہ کی حیثیت سے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کر رہی تھی۔ اس کی مجرمانہ صلاحیتوں کے باعث بیکر وہاں کے معاملات سے مطمئن تھا۔ اسے کسی معاملے میں بہت زیادہ الجھنا نہیں پڑتا تھا۔ کوئی الجھن ہوتی تو خیال خوانی کے ذریعے دور کر دیتا تھا۔ ایملی کے لیے راستے ہموار کر دیتا تھا لیکن چند گاڈ فادرز ایک عورت کی برتری تسلیم نہیں کر رہے تھے۔

ہمارا ماتحت ایملی کے ذریعے ہی بیکر برائٹ تک پہنچ سکتا تھا۔ ایملی ان دنوں آندھرا پردیش میں تھی۔ وہاں کا گاڈ فادر کرشنا مورتی باغی ہو گیا تھا۔ اس نے کہہ دیا تھا کہ اپنے علاقے کی آمدنی میں سے ایملی کو حصہ نہیں دے گا۔ حصہ لینا ہے تو بیکر برائٹ براہ راست لین دین کرے۔

ایملی نے آندھرا پردیش پہنچ کر کرشنا مورتی کو چیلنج کیا تھا کہ وہ اس کے باپ سے بھی اپنا حصہ وصول کر کے رہے گی۔ وہ مدراس کے ایک فائیو اسٹار ہوٹل میں ٹھہری ہوئی تھی۔ کرشنا مورتی نے اپنے ایک دست راست کو حکم دیا کہ وہ اس عورت کو یہاں سے زندہ نہ جانے دے۔ بیکر برائٹ کو اس کی لاش کا تحفہ بھیجا جائے گا تو آئندہ وہ کسی عورت کو ان پر مسلط نہیں کرے گا۔

انڈیا کے تمام علاقوں کے گاڈ فادرز سے یہ بات چھپائی گئی تھی کہ بیکر برائٹ ٹیلی پیتھی جانتا ہے۔ یوں بھی تجربے کار ٹیلی پیتھی جاننے والے کبھی کھل کر اپنی خیال خوانی کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ بیکر نے خیال خوانی کے ذریعے ایملی سے کہا "وہاں ہوشیار رہو۔ تمہارے قتل کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ ویسے تو میں اس سے نمٹ لوں گا لیکن کبھی کسی اہم مصروفیت کے باعث تمہاری طرف توجہ نہیں دے سکوں گا اسی لیے بہتر ہے کہ جلد سے جلد واپس آجاؤ۔"

ایملی نے کہا "تم کرشنا مورتی کو میرے ذریعے سزا دو۔ میں اسے ذلیل کرنا چاہتی ہوں۔ وہ میرے ہاتھوں شکست کھا کر کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے گا۔ میری غلامی پر مجبور ہو جائے گا۔"

کرشنا مورتی کے دست راست نے یہ طے کیا تھا کہ اسی ہوٹل میں ایملی کو قتل کرے گا۔ وہ اس کی تاک میں تھا۔ جب وہ باہر سے شاپنگ کر کے ہوٹل میں آئی اور لفٹ کے ذریعے اوپر اپنے کمرے کی طرف جانے لگی تو وہ بھی لفٹ کے اندر آگیا۔ لفٹ بند ہوگئی۔ اس نے کہا "ایک عورت ہو کر ہم پر حکومت کرنے آئی ہو۔ تمہاری حیثیت ایک چیونٹی سے زیادہ نہیں ہے۔ اسی لفٹ کے اندر ایک چٹکی سے مسل کر چلا جاؤں گا۔ کسی کو خبر نہیں ہوگی۔"

ایملی نے کہا "تو پھر مسل کیوں نہیں دیتے۔ بولتے کیوں ہو؟"

وہ اپنی جیب سے ریوالور نکال کر بولا "ہمارے گاڈ فادر نے کہا ہے۔ تمہیں زندگی مل سکتی ہے۔ میں چند کاغذات لایا ہوں۔ ان پر دستخط کر کے گاڈ فادر کرشنا مورتی کی حاکمیت قبول کرو۔ یہ کاغذات بائرن ٹوڈ کو بھیج دیے جائیں گے پھر وہ کرشنا مورتی کو ہیڈ آف دی گاڈ فادرز بنا دے گا۔ کیا اپنی جوانی پر ترس کھا کر زندہ رہنا چاہتی ہو؟"

لفٹ رک گئی۔ دروازہ کھل گیا۔ ایملی نے کہا "اتنی دیر سے ایک کتے کی طرح بھونک رہے ہو۔ مجھے گولی نہ مار سکے۔ جاؤ۔ وہ گولی اپنے نام کر لو۔"

وہ باہر آئی۔ لفٹ کا دروازہ بند ہوگیا۔ جب وہ لفٹ ... جانے لگی تو نیچے سے ایک گولی چلنے کی آواز سنائی دی۔ ا... نے موبائل فون کے ذریعے کہا "کرشنا مورتی اپنے دو... کتوں کو یہاں بھیج دو۔ تمہارے ایک کتے کی لاش لفٹ ... اندر پڑی ہوئی ہے۔"

وہ اپنے کمرے میں آگئی۔ بیکر نے خیال خوانی کے ذریعے کہا "وہ تمہیں قتل کرنے آیا تھا میں نے لفٹ کے اندر اس کا کام تمام کر دیا۔ اب کرشنا مورتی پر تمہاری دہشت طاری ہو جائے گی۔"

وہ بستر پر چاروں شانے چت ہو کر بولی "ہائے بیکر! تمہاری ٹیلی پیتھی نے تو مجھے ناقابل شکست بنا دیا ہے۔ ... ورلڈ میں کوئی میرے سامنے سر اٹھا کر بات نہیں کر ... اور انٹیلی جنس والے میرے خلاف ثبوت اور گواہ تلاش کرتے رہتے ہیں اور ناکام ہوتے رہتے ہیں۔ ... میں کرشنا مورتی کو اور ذلیل کروں گی۔ اسے اپنے سامنے جھکنے اور غلام بن کر رہنے پر مجبور کروں گی پھر کل کی فلائٹ سے تمہارے پاس آجاؤں گی۔"

فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ وہ اٹھ کر ٹیلی فون کے پاس ... اور ریسیور اٹھا کر بولی "ہیلو میں مسز ایملی بیکر ہوں۔"

"میں کرشنا مورتی ہوں۔ تم میرے ایک آدمی کو مار ... بہت خوش ہو۔ ابھی تمہیں میری طاقت کا اندازہ نہیں ہے ... چلو ہوٹل سے نکلو اور میرے پاس چلی آؤ۔ یہ میرا حکم ہے ..."

دوسری طرف سے فون بند ہوگیا۔ بیکر نے ہنستے ہوئے ... "یہ کرشنا مورتی بڑی خوش فہمی میں مبتلا ہے۔ بڑے یقین ... ساتھ تمہیں حکم دے رہا ہے۔ تمہیں اپنے باپ کی لازم ... سمجھتا ہے۔"

وہ ریسیور رکھ کر اپنا ہینڈ بیگ اٹھا کر کمرے سے باہر جانے لگی۔ بیکر نے پوچھا "کیا ہوا؟ کہاں جا رہی ہو؟ تم کمرے میں آرام کرنے آئی تھیں۔"

اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ کمرے سے باہر آکر لفٹ کی طرف جانے لگی۔ بیکر نے حیرانی سے پوچھا "تم خاموش کیوں ہو؟ جواب کیوں نہیں دیتیں؟ آخر کہاں جا رہی ہو ..."

وہ سحر زدہ آواز میں بولی "کیا تم نے سنا نہیں تھا ... کرشنا مورتی نے بلایا ہے۔"

بیکر نے فوراً اس کے خیالات پڑھے پتا چلا وہ غائب ... ہوگئی ہے اور کچھ سوچے سمجھے بغیر ہوٹل کے باہر جا رہی ہے ... وہ اپنے آپ میں نہیں ہے۔ اس کے اندر صرف ایک بات ہے کہ اسے کرشنا مورتی کے پاس جانا ہے اور وہ ...

... اس نے اپنی دانست میں ایملی کے دماغ پر قبضہ جمایا پھر حکم دیا "رک جاؤ۔" وہ چلتے چلتے رک گئی۔ اس نے کہا "کمرے میں واپس ..."

... اسے واپس جانے کے لیے پلٹنا چاہیے تھا لیکن وہ ... لفٹ کی طرف جانے لگی۔ وہ حیرانی سے بولا "تم نے ... نہیں؟ میں تمہیں کمرے میں واپس جانے کے لیے کہہ رہا ... "

اس نے لفٹ کے پاس آکر بٹن دبایا۔ وہ حیران ہو رہا ... وہ اس کی بات نہیں مان رہی تھی۔ لفٹ کا دروازہ کھل ... وہ اندر چلی گئی۔ دروازہ بند ہوگیا۔ لفٹ گراؤنڈ فلور کی طرف جانے لگی۔ بیکر اپنی ٹیلی پیتھی کی صلاحیتیں آزمانے ... اس کے دماغ کو اپنی گرفت میں لینے کی کوشش کرنے لگا ... لیکن وہ گرفت میں نہیں آرہی تھی۔ گراؤنڈ فلور پر پہنچنے کے ... ہوٹل کے باہر جا رہی تھی۔

... ٹیلی پیتھی کا علم تجربات چاہتا ہے۔ تجربات کے بغیر اس میں پختگی نہیں آتی۔ جو برسا برس سے خیال خوانی کرتے ... ہے ہیں اور عجیب و غریب تجربات حاصل کرتے رہتے ہیں وہ ... نئے ہتھکنڈے سیکھ جاتے ہیں۔ اس دنیا میں مجھ سے زیادہ ... خیال خوانی کسی نے نہیں کی ہوگی۔ میں نے جیسے تجربات حاصل کیے ہیں اور جیسے نہ سمجھ میں آنے والے ہتھکنڈے ... آزماتا رہتا ہوں ان سے دشمن پریشان ہو جاتے ہیں۔

بیکر بھی پریشان ہو رہا تھا۔ وہ کبھی سمجھ نہیں سکتا تھا کہ ... نے ایملی کے تحت الشعور کو کس طرح اپنے شکنجے میں لیا ... ہے۔ میرے ماتحت نے مجھے رپورٹ دی تھی کہ بیکر برائٹ ... ممبئی کے ایک بہت ہی مہنگے علاقے میں اپنا اصلی چہرہ چھپا کر ... ایک بزنس مین کی حیثیت سے رہتا ہے۔ کبھی کبھی ایملی سے ... ملنے کے لیے بیکر برائٹ کے روپ میں آجاتا ہے۔

میرے ماتحت نے مجھے ایملی اور کرشنا مورتی کے ... معاملات کو ... دماغوں میں پہنچایا تھا۔ میں نے سونیا سے کہا "ہم بائرن ٹوڈ اور ... اس کے ساتھیوں تک پہنچ گئے ہیں۔ میں بیکر برائٹ کی طرف ... توجہ دے رہا ہوں تم ناناکا کوڈو کو تلاش کرو۔ پتا نہیں وہ کہاں ... روپوش ہوگیا ہے۔"

سونیا نے کہا "میں مارلی اور جم کاف کو ہانگ کانگ آنے ... پر مائل کروں گی۔ وہ یہاں آئے گی تو ناناکا جہاں بھی چھپا ... ہے، باہر آنے پر مجبور ہو جائے گا۔"

میں نے تائید کی "جم کاف، مارلی کے شوہر کی حیثیت سے ادھر آئے گا تو ناناکا کوڈو کی انڈر ورلڈ کی بادشاہت خطرے میں پڑ جائے گی۔ اسے اپنی مملکت کو بچانے کے لیے گوشہ نشینی سے باہر آنا ہوگا۔ وہ روپوشی میں جم کاف کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔"

سونیا، ناناکا کوڈو کی طرف توجہ دینے لگی۔ میں بیکر برائٹ کو ٹریپ کرنے چلا آیا۔ ممبئی میں اس کا مکمل پتا ٹھکانا معلوم ہو چکا تھا۔ میرا ماتحت اس کی نگرانی کر رہا تھا۔ وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہو سکتا تھا۔ میرا ماتحت کوئی مناسب موقع دیکھ کر بیکر کو دماغی کمزوری میں مبتلا کرنے والا تھا۔

اس وقت تک میں ایملی کے پاس آکر بیکر کو الجھا رہا تھا۔ وہ اس بات سے حیران و پریشان تھا کہ خیال خوانی میں ناکام کیوں ہو رہا ہے۔ اس نے سوچا "کیا میری ٹیلی پیتھی کی صلاحیت ختم ہوگئی ہے۔"

اپنی صلاحیت کو آزمانے کے لیے اس نے خیال خوانی کی پرواز کی اور آندرے کے دماغ میں پہنچ کر بولا "تھینکس گاڈ میری یہ صلاحیت برقرار ہے۔"

آندرے نے پوچھا "کیا بات ہے؟ تم اپنی ٹیلی پیتھی کی صلاحیت کو کیوں آزما رہے ہو؟"

"میں ایملی کے دماغ میں پہنچ کر ناکام ہو رہا ہوں۔"

"تعجب ہے! جب ناکام ہو رہے ہو تو اس کے دماغ میں کیسے پہنچ رہے ہو؟"

"یہی بات سمجھ میں نہیں آرہی ہے۔ میں اس کے اندر جا رہا ہوں لیکن اس کے دماغ کو اپنی گرفت میں لیتے وقت ناکام ہو جاتا ہوں۔ وہ کرشنا مورتی سے ملنے جا رہی ہے اور میں اسے روک نہیں پا رہا ہوں۔ تم ایملی کے دماغ میں آؤ۔ ابھی معلوم ہو جائے گا۔"

آندرے اس کے ساتھ ایملی کے اندر پہنچا۔ اس وقت تک وہ کرشنا مورتی کے ایک خفیہ اڈے میں پہنچ چکی تھی۔ کرشنا مورتی قہقہے لگاتے ہوئے کہہ رہا تھا "دیکھو میری طاقت کو سمجھو۔ میرے ایک حکم پر تم یہاں چلی آئی ہو۔"

اس وقت میں نے ایملی کے دماغ کو ڈھیل دی تھی۔ وہ چاروں طرف دیکھ کر پریشان ہو رہی تھی اور پوچھ رہی تھی "میں یہاں کیسے آگئی ہوں؟"

وہ بیکر کو آواز دینے لگی "بیکر تم کہاں ہو؟ کیا تم ٹیلی پیتھی کے ذریعے مجھے یہاں لائے ہو۔"

کرشنا مورتی نے ہنستے ہوئے پوچھا "کیا تمہارا بیکر برائٹ ٹیلی پیتھی جانتا ہے؟ اگر جانتا ہے تو اسے بلاؤ۔ میرے گرو وید بہت بڑے جادوگر ہیں۔ ان کا جادو تمہیں میرے پاس لے آیا

ہے۔"

کرشنا مورتی کو خوش فہمی تھی کہ وہ ایملی پر جادو کرا رہا ہے اور کامیاب ہو رہا ہے۔

بیکر برائٹ نے کرشنا مورتی کے اندر پہنچ کر کہا "گدھے کے بچے کون ہے تیرا گرودیو؟ اگر اس نے ایملی کے دماغ پر قبضہ جمایا تھا تو اس سے بول کہ مجھ سے باتیں کرے۔"

کرشنا مورتی نے پریشان ہو کر پوچھا "تم کون ہو؟ میرے دماغ میں کیسے بول رہے ہو؟"

"میں بیکر برائٹ ہوں۔ ایملی تم سے ابھی کہہ چکی ہے کہ میں ٹیلی پیتھی جانتا ہوں۔ کہاں ہے تیرا گرودیو؟ میں تیرے ساتھ اسے بھی خاک میں ملا دوں گا۔"

کرشنا مورتی نے موبائل فون پر گرودیو کے نمبر پنچ کیے اور بولا "ہیلو گرودیو میں بول رہا ہوں۔ آپ کا داس ہوں۔"

دوسری طرف سے گرودیو نے کہا "ہاں بولو ہم سن رہا ہوں۔ ہمری کا جرورت ہے؟"

"بہت ضرورت ہے گرودیو۔ آپ کی مہربانی سے میری دشمن ایملی میرے پاس آگئی ہے۔"

"ارے کیسے آگئی ہے؟ ہم تو ابھی جادو منتر نہیں کیا ہوں پھر وہ کیسے آگئی ہے؟"

"آپ تو مہا گرو ہیں۔ جادو کرنے سے پہلے ہی ڈر کے چلی آئی ہے۔"

گرودیو نے خوش ہو کر ہنستے ہوئے کہا "اس سنسار کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک ہمری دھونس ہے۔ اب بولو اور کا (کیا) چاہتے ہو۔"

"گرودیو! ایملی کے ساتھ ایک ٹیلی پیتھی جاننے والا بھی آگیا ہے۔ وہ میرے اندر بول رہا ہے اسے ابھی یہاں سے بھگا دو۔"

"ہمرے لیے یہ بڑی بات نائیں ہے۔ ایک کالا بکرا اور دس ہجار روپے بھیج دو۔ ہم بکرے کی بلی چڑھاویں گے۔ وہ سسرا ٹیلی پیتھی جاننے والا بھاگ جائے گا۔"

میں نے کرشنا مورتی کے دماغ پر اچانک ہی قبضہ جمایا۔ اس نے سانس روکا۔ بیکر برائٹ اس کے دماغ سے نکل گیا۔ وہ چند سیکنڈ کے بعد دوسری بار آیا پھر تیسری بار آیا۔ میں کرشنا مورتی کا سانس روکتا رہا پھر وہ سانس لے کر قہقہے لگاتا رہا۔

بیکر نے ایملی کے اندر آکر اس کے ذریعے کہا "تمہارے گرودیو کا جادو مجھے تمہارے اندر سے بھگا رہا ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں جا رہا ہوں اور ایملی کو یہاں سے لے جا رہا ہوں۔ اگر تم اسے روکو گے یا اسے نقصان پہنچاؤ گے تو میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

ایملی وہاں سے جانے لگی۔ کرشنا مورتی نے ...

"ارے جاؤ جاؤ مجھے تمہاری بیوی کی ضرورت نہیں ... ثابت کر دیا ہے کہ تمہاری ٹیلی پیتھی کے مقابلے ... کمزور نہیں ہوں۔ تم اینٹ مارو گے تو میں پتھر ماروں گا۔"

وہ چلی گئی۔ کرشنا مورتی نے اپنے ماتحت سے کہا ... تم ابھی جاؤ۔ ایک کالا بکرا اور دس ہزار روپے لے جا کر ... دیو کے چرنوں میں رکھو۔ جے ہو گرودیو کی! کیا چمتکار ... ہے۔ ٹیلی پیتھی جاننے والے کو بھگا دیا ہے۔"

ایملی ہوٹل کے کمرے میں واپس آگئی۔ بیکر نے ...

"میرا دوست آندرے بھی تمہارے دماغ میں موجود ہے ... میں یہ سوچ کر پریشان ہو گیا تھا کہ کوئی اجنبی ٹیلی پیتھی ... والا میرے مقابلے پر آگیا ہے اور تمہارے دماغ پر قبضہ ... میری صلاحیتوں کو چیلنج کر رہا ہے۔"

آندرے نے کہا "کوئی ٹیلی پیتھی جاننے والا ایملی ... دماغ پر قبضہ جماتا تو ہم اپنی صلاحیتوں سے اسے بھگا ... لیکن یہ کم بخت کالا جادو جاننے والے بڑے خطرناک ہیں۔ میرا مشورہ ہے کہ ایملی کو یہاں نہیں رہنا چاہیے۔"

وہ بولی "میری واپسی کا ٹکٹ ہے۔ میں آج رات ... فلائٹ سے واپس آجاؤں گی لیکن میں یہ سوچ کر ... محسوس کر رہی ہوں کہ ہم ایک گاڈ فادر سے شکست کھا ... ہیں۔ وہ انڈر ورلڈ میں ہم سے برتر ہو جائے گا۔"

بیکر نے کہا "ایسی کوئی بات نہیں ہوگی۔ جب تم ... آجاؤ گی تو شاید اس کا گرودیو تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا ... گا پھر میں اس گرو اور اس کے چیلے دونوں سے نمٹ ... گا۔"

آندرے نے کہا "میں جا رہا ہوں۔ جب بھی گاڈ ... کرشنا مورتی سے نمٹنا ہو تو مجھے بلا لینا ہم دونوں مل کر ... دونوں کو کالے جادو سمیت خاک میں ملا دیں گے۔"

آندرے چلا گیا۔ رات کے آٹھ بجے ایملی نے ... میں سوار ہوتے وقت فون کے ذریعے کہا "بیکر میں ... ہوں۔ دس بجے تک اپنے ممبئی کے بنگلے میں پہنچ جاؤں گی ... تم ائیرپورٹ آؤ گے یا بنگلے میں ملو گے؟"

بیکر نے کہا "میں ایک جگہ روپوش ہوں۔ ٹیلی ... جاننے والے دشمنوں سے خطرہ محسوس کر رہا ہوں ... افسوس ہے ابھی کچھ روز تک تم سے نہیں مل سکوں گا۔"

میرے ماتحت نے مجھے بتایا تھا کہ بیکر اپنے ذاتی بنگلے ... ایک حسین دوشیزہ کو لے کر آیا ہے۔ وہ ایملی سے ...

بول رہا تھا۔ اسے ٹیلی پیتھی جاننے والے دشمنوں سے کوئی خطرہ نہیں تھا۔ وہ ہمارے بارے میں بھی کچھ نہیں جانتا تھا۔ ہم جو کچھ کر رہے تھے اس سے وہ بے خبر تھا۔

ایملی نے میری مرضی کے مطابق کہا "بیکر! مجھ سے جھوٹ نہ بولو۔ تمہیں کسی بھی دشمن کی طرف سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔"

"ایملی! تم پہلی بار مجھے جھوٹا کہہ رہی ہو۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کیا میں کبھی تم سے جھوٹ بول سکتا ہوں؟"

"میں پہلے نہیں جانتی تھی۔ آج معلوم ہوا ہے کہ پہلے بھی تم جھوٹ بولتے رہے ہو۔ جب بھی کوئی جوان چھوکری نظر آتی ہے۔ اپنی مصروفیت کا بہانہ کرکے اس کے ساتھ راتیں گزارتے ہو۔"

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ کیا میرے خلاف کوئی تمہیں بہکا رہا ہے؟"

"گرودیو کسی کو نہیں بہکاتے۔ کسی سے جھوٹ نہیں بولتے۔ انہوں نے مجھے فون پر بتایا ہے کہ آج تم ایک جوان چھوکری کو اپنے پرائیویٹ بنگلے میں لے گئے ہو۔"

"وہ گرودیو جھوٹا اور مکار ہے۔ میرا کوئی پرائیویٹ بنگلا نہیں ہے۔ تم میری دولت اور جائداد کا حساب جانتی ہو۔ میں نے تم سے چھپ کر کوئی بنگلا نہیں خریدا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ تم ایک فراڈ گرو کی باتوں میں آکر مجھ پر بھروسا نہیں کر رہی ہو۔"

"وہ فراڈ نہیں ہے۔ وہ اپنے جنتر منتر سے سچی باتیں بتاتا ہے۔ پلیز جھوٹ نہ بولو۔ مجھے دھوکا نہ دو۔ میں ابھی آ رہی ہوں۔ مجھے ائیرپورٹ پر ملو۔"

"اگر تم کہتی ہو کہ وہ سچی باتیں بتاتا ہے تو پھر اس نے یہ کیوں نہیں بتایا کہ میرا وہ پرائیویٹ بنگلا کہاں ہے؟ جب ہے ہی نہیں تو وہ جھوٹا بتائے گا کیسے؟"

"گرودیو نے کہا ہے کہ ابھی وہ منتر پڑھ رہا ہے۔ ایک گھنٹے بعد تمہارے اس پرائیویٹ بنگلے کا پتا مجھے فون پر بتائے گا۔"

وہ پریشان ہو کر بولا "کیا وہ ایک گھنٹے بعد بتا دے گا؟ نہیں۔ جب ایسا کوئی بنگلا ہے ہی نہیں تو وہ کیا بتائے گا؟ تمہیں بے وقوف بنانے کے لیے کسی دوسرے بنگلے کا پتا بتا دے گا۔"

"وہ مجھے جس بنگلے کا بھی پتا بتائے گا۔ میں وہاں جاؤں گی۔ جب وہ تمہارا بنگلا نہیں ہوگا اور تم وہاں نہیں ملو گے تو میں اس گرودیو کو جھوٹا سمجھ لوں گی۔"

وہ بولا "اچھی بات ہے۔ تم یہاں آؤ۔ میں ایک گھنٹے بعد تم سے رابطہ کروں گا۔"

اس نے فون بند کر دیا۔ جب اسے ضرورت ہوتی تھی تو وہ خیال خوانی کے ذریعے ایملی کو مخاطب کرتا تھا اور جب ایملی کو ضرورت ہوتی تھی تو وہ ٹیلی فون کے ذریعے اسے مخاطب کرتی تھی۔ وہ ایملی کی زبان سے یہ سن کر پریشان ہو گیا تھا کہ وہ ایک حسین دوشیزہ کو اپنے پرائیویٹ بنگلے میں لایا ہے۔

اس کے ذہن میں یہ سوال چیخ رہا تھا کہ ایملی کو پہلے کبھی ایسی باتیں معلوم نہیں ہوئیں۔ اب کیسے معلوم ہو گئیں۔ کیا کالا جادو ایسا ہوتا ہے کہ آدمی کے اندر چھپے ہوئے راز بتا دیتا ہے۔ اگر اس کم بخت گرودیو نے اس کے پرائیویٹ بنگلے کا پتا بتا دیا تو کیا ہوگا؟

ہوگا کیا! زیادہ سے زیادہ ایملی ناراض ہوگی لیکن ایسے ٹیلی پیتھی جاننے والے محبوب اور محافظ کو نہیں چھوڑے گی۔ بس ایک بیوی کی طرح لڑتی جھگڑتی رہے گی لیکن تشویش یہ تھی کہ کالا جادو جاننے والا اس کے اندر کے راز معلوم کرنے لگا ہے۔

وہ اب تک ٹیلی پیتھی جاننے والے دشمنوں سے محتاط رہا کرتا تھا۔ اب اس گرودیو کی آمد اسے سمجھا رہی تھی کہ کالا جادو جاننے والے بھی مصیبت بن سکتے ہیں۔ ایسے گرودیو سے جلد از جلد پیچھا چھڑانا ہوگا۔

ایملی ممبئی پہنچ گئی۔ میرے ماتحت نے فون پر اس سے کہا "میں گرودیو بول رہا ہوں۔ مجھے تمہارے بیکر کے پرائیویٹ بنگلے کا پتا معلوم ہو چکا ہے۔ وہ بنگلا باندرہ ہل میں ہے۔ یہ کہہ کر اس نے بیکر کا پورا پتا بتا دیا۔ تم وہاں کسی وقت بھی جا کر اپنے محبوب کا جھوٹ پکڑ سکتی ہو۔"

بیکر پچھلے ایک گھنٹے سے پریشان تھا۔ بار بار ایملی کے دماغ میں آ رہا تھا۔ ایک بار اس نے آکر فون پر ہونے والی یہ گفتگو سنی۔ گرودیو ایملی کو بنگلے کا پتا بتا رہا تھا۔ بیکر وہ پتا سنتے ہی خوش ہو کر ہنسنے لگا کیونکہ وہ پتا غلط تھا۔ وہ گرودیو اپنے کالے جادو سے صحیح پتا معلوم کرنے میں ناکام رہا تھا۔

بیکر نے خیال خوانی کے ذریعے ایملی سے پوچھا "کیا اس فراڈ گرودیو نے تمہیں پتا بتایا ہے۔"

ایملی نے وہ پتا بتایا۔ بیکر نے ہنستے ہوئے کہا "میں پہلے ہی کہتا تھا۔ جب میرا کوئی پرائیویٹ بنگلا ہے ہی نہیں تو وہ کیا خاک بتائے گا۔ پتا نہیں اس نے کس کے بنگلے کا نمبر بتایا ہے۔ تم وہاں جاؤ گی تو پریشان ہو جاؤ گی۔"

"کوئی بات نہیں۔ میں جاؤں گی۔ اپنی تسلی کروں گی۔ تمہیں اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔"

"میں بھلا کیوں اعتراض کروں گا۔ جاؤ اپنی تسلی کرو۔ اِدھر اُدھر بھٹکتی رہو۔ شاید باندرہ ہل میں اس نمبر کا کوئی بنگلا ہی نہ ہو۔ جو تمہیں اس نے بتایا ہے بہرحال میں بہت مصروف ہوں۔ مجھے فون پر ڈسٹرب نہ کرو۔ میں خود ہی کسی وقت رابطہ کروں گا۔"

وہ دماغی طور پر اپنے پرائیویٹ بنگلے میں حاضر ہوگیا۔ وہ اپنے بیڈ روم میں بیٹھا خیال خوانی کرتا رہا تھا۔ جو حسین دوشیزہ اس کے بنگلے میں آئی تھی۔ وہ ٹی وی لاؤنج میں بیٹھی ہوئی ناچ گانے کے پروگرام دیکھ رہی تھی۔ وہ اس کے پاس آکر بیٹھ گیا۔ وہ بولی "میں اکیلی بور ہو رہی ہوں۔ تم بند کمرے میں کیا کر رہے تھے؟"

"جب میں کوئی اپنا اہم کام کرتا ہوں تو اپنے کمرے کے دروازے اور کھڑکیاں بند کرلیتا ہوں۔ اب کوئی کام نہیں ہے۔ ہم صبح تک رنگین اور سنگین وقت گزاریں گے۔"

"مجھے بھوک لگی ہے کچھ کھانے کے لیے تو پوچھو۔"

"فریج میں کھانے کا سامان بھرا پڑا ہے۔ کچن میں بھی ہے۔ چاہو تو تازہ پکا کر کھاؤ یا فریج سے ٹن پیکڈ کھانے نکال کر کھالو۔"

وہ اٹھ کر جانا چاہتی تھی اس نے ہاتھ پکڑ کر قریب کھینچ لیا اور بولا "اپنی بھوک مٹانے سے پہلے میری تھوڑی سی پیاس بجھادو۔"

وہ شوخی سے بولی "کیا صبر نہیں کرسکتے۔ مجھے دیکھتے رہو' للچاتے رہو تو پیار کا مزہ آئے گا۔ مجھے ایسی جلد بازی اچھی نہیں لگتی۔"

"میں جلد باز نہیں ہوں مگر تھوڑا تھوڑا قسطوں میں پیار دیتی رہو تو صبح تک پیٹ بھر جائے گا۔ کم آن پہلی قسط ادا کرو۔"

وہ قسط وصول کرنے کی کوششیں کرنے لگا۔ وہ شوخی اور شرارت سے مچلنے لگی۔ اسی وقت ڈرائنگ روم کا دروازہ کھلا۔ بیکر نے ٹی وی لاؤنج سے دیکھا۔ دور کھلے ہوئے دروازے پر ایملی کھڑی ہوئی تھی۔

وہ حیرانی سے اچھل کر کھڑا ہوگیا "تم؟ ایملی؟ تم یہاں کیسے آگئیں!"

"ابھی گرو دیو نے فون پر کہا ہے کہ ان سے منتر پڑھنے میں غلطی ہوگئی تھی۔ صحیح منتر پڑھنے سے صحیح پتا معلوم ہوتے ہی انہوں نے مجھے بتایا اور میں یہاں آگئی۔"

بیکر دونوں ہاتھوں سے سر تھام کر گرنے کے انداز میں صوفے پر بیٹھ گیا۔ ایملی نے قریب آکر کہا "گھر... نہیں ہے۔ تم جھوٹے ہو۔ تم اس پرائیویٹ بنگلے میں ... کے لیے رہتے ہو اور مجھ سے یہ باتیں چھپاتے ہو۔ میں ... دل و جان سے چاہتی ہوں۔ مجھے دھوکا دیتے ہوئے ... شرم نہیں آرہی ہے۔"

وہ ہاتھ اٹھا کر بولا "غصہ نہ دکھاؤ۔ میں دنیا جہان کی دولت تمہارے لیے کماتا ہوں۔ ایک بار جھوٹ بولنے سے ... کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ ایک رات کے لیے آئی ہے ... چلی جائے گی۔ تم مرتے دم تک میرے ساتھ رہو گی۔ اس لیے جھگڑا نہ کرو۔ چپ چاپ یہاں سے چلی جاؤ۔"

اس نے ایملی کے دماغ پر قبضہ جمایا۔ وہ چپ چاپ وہاں سے پلٹ کر جانے لگی۔ بیکر نے کہا "اپنی کار میں ... سیدھی گھر جاؤ۔ میری بات نہیں مانو گی' جھگڑا کرو گی تو ... تمہیں چھوڑ کر کہیں چلا جاؤں گا۔ جاؤ اور فیصلہ کرو ... ساتھ چھوڑنا چاہتی ہو یا ہمیشہ ساتھ رہنا چاہتی ہو۔"

وہ اپنی کار میں بیٹھ کر چلی گئی۔ بیکر دونوں مٹھیاں بھینچ کر خلا میں تکتے ہوئے بولا "ابے او فراڈ گرو دیو تو کالا جادو ایسے جانتا ہے جیسے ٹیلی پیتھی جانتا ہو۔ سیکڑوں میل دور سے ... بدل بدل کر پڑھ رہا ہے۔ میرے لیے نئی مصیبتیں پیدا کر رہا ہے۔ میں تجھے نہیں چھوڑوں گا۔ ابھی دیکھوں گا کہ تو کہاں ... میں ہے۔"

اس حسینہ نے پوچھا "یہ کیا ہو رہا ہے۔ کیا وہ تمہاری بیوی تھی؟ اس کے سامنے میری توہین کر رہے تھے کہ ... ایک رات کے لیے لائے ہو۔ کیا میری کوئی عزت نہیں ہے؟"

وہ غصے میں تھا۔ ڈانٹ کر بولا "یو شٹ اپ! میرا ... کا موڈ چوپٹ ہوگیا ہے۔ تم یہاں سے جاؤ۔ کھاؤ پیو اور ... روم میں آرام کرو۔ میں پتا نہیں کتنی دیر مصروف رہوں ... فرصت ملے گی تو تمہارے پاس آؤں گا۔"

وہ اٹھ کر وہاں سے کچن کی طرف چلی گئی۔ بیکر نے خیال خوانی کے ذریعے آندرے اور سائن کو اپنے پاس بلایا ... "وہ گرو دیو ٹیلی پیتھی جاننے والوں سے بھی زیادہ پریشان ... ہے۔ وہ کالے جادو کے ذریعے میرے اس خفیہ بنگلے ... معلوم کرچکا ہے۔"

وہ اپنے ساتھیوں کو تفصیل سے بتانے لگا کہ اس ... کس طرح اپنے جنتر منتر سے کام لے کر ایملی کو وہاں ... تھا۔ اگر اس کم بخت کو خاک میں نہ ملایا گیا تو وہ اس کی

رہی تک بھی پہنچ جائے گا۔

آندرے نے کہا "یہ تمہارے دشمن گاڈ فادر کرشنا مورتی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ اسی نے اپنے گرو دیو کو ایملی کے پیچھے لگایا ہے اور وہ ایملی کو آلہ کار بنا کر تمہیں پریشان کر رہا ہے۔"

سائن نے کہا "گاڈ فادر کرشنا مورتی تمہیں یہاں گاڈ فادر بن کر رہنے نہیں دے گا۔ اسے اور اس کے گرو دیو دونوں کو ہی ختم کرنا ہوگا۔"

وہ تینوں خیال خوانی کی پرواز کرتے ہوئے کرشنا مورتی کے دماغ میں پہنچے۔ بیکر نے کہا "تم نے مجھ سے دشمنی مول لے کر اپنی موت کو دعوت دی ہے۔ تم آج رات کی صبح نہیں دیکھ سکو گے۔"

کرشنا مورتی دو حسیناؤں کے درمیان بیٹھا ہوا شراب پی رہا تھا۔ اس نے کہا "مجھے موت کی دھمکی نہ دو۔ ہم مجرمانہ زندگی گزارنے والے جانتے ہیں کہ کسی وقت بھی کہیں سے بھی موت آسکتی ہے لیکن یاد رکھو۔ تم میرے گرو دیو کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکو گے۔ وہ اپنی طرف آنے والی موت کو تمہاری طرف پلٹا دے گا۔"

سائن نے کہا "ہم تمہارے خیالات پڑھ کر اس گرو دیو کا پتا معلوم کرچکے ہیں۔ اس کے تین چیلے ہیں جو اس کے ساتھ رہا کرتے ہیں۔ تم اسے فون کرو اور اس کے چیلوں سے باتیں کرو۔"

کرشنا مورتی نے کہا "میں تمہارا غلام نہیں ہوں۔ مجھے فون پر باتیں کرنے کا حکم نہ دو۔"

سائن نے اس کے دماغ پر قبضہ جمالیا۔ وہ بے اختیار اپنے موبائل کو آن کرکے رابطہ قائم کرنے لگا۔ انہوں نے معلوم کیا تھا کہ گرو دیو.... کے تینوں چیلے یوگا کے ماہر نہیں ہیں۔ وہ ان کے دماغوں میں جا کر گرو دیو کو ہلاک کرسکتے تھے یا اسے طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا کرسکتے تھے۔

وہ حسینہ ایک ٹرالی میں کچھ کھانے پینے کی چیزیں لے آئی اور بیکر برائٹ سے بولی "تمہاری بیوی اچانک یہاں آگئی تھی۔ اس کا غصہ مجھے دکھا رہے ہو۔ غصہ تھوکو اور کچھ کھالو۔"

اس کے مخاطب کرنے پر بیکر دماغی طور پر حاضر ہوگیا تھا۔ اسے بھوک لگ رہی تھی لیکن گرو دیو جیسے زبردست دشمن سے جلد از جلد نمٹنا تھا۔ اس نے کہا "مجھے ڈسٹرب نہ کرو۔ کام کرنے دو۔"

"تم خاموش بیٹھے سوچ رہے ہو' کام تو نہیں کر رہے ہو۔ سوچتے سوچتے کھا تو سکتے ہو۔"

آندرے نے کہا "بیکر! کچھ کھالو۔ ہم اس سے نمٹ رہے ہیں۔ تم کھاتے پیتے بھی خیال خوانی کرسکتے ہو۔"

بیکر نے ایک پلیٹ اٹھا کر حسینہ سے کہا "میں ایک بہت اہم مسئلے پر غور کر رہا ہوں۔ کھاتے وقت مجھ سے باتیں نہ کرو۔"

وہ کھانے لگا۔ ادھر کرشنا مورتی نے فون کے ذریعے گرو دیو سے کہا "آپ مہاشکتی مان ہیں۔ آپ نے ٹیلی پیتھی جاننے والے گاڈ فادر کو دہشت زدہ کردیا ہے۔ اب وہ میرے دماغ میں آکر مجھے پریشان کر رہا ہے۔ اس نے مجھے ابھی فون کرنے پر مجبور کیا ہے۔ کہتا ہے۔ میں آپ کے چیلوں سے باتیں کروں۔"

گرو دیو نے کہا "یہاں ہمرے چیلے ہوں گے تو تم بات کرسکو گے وہ تو صبح تک منتروں کا جاپ کرنے کے لیے شمشان بھومی گئے ہوئے ہیں۔"

بیکر کھانے کے دوران میں خیال خوانی کے ذریعے یہ باتیں سن رہا تھا۔ اس نے آندرے سے کہا "ان تینوں کے علاوہ اور بھی اس گرو دیو کے خدمت گار ہوں گے۔ کسی طرح ان خدمت گاروں تک پہنچو۔"

ادھر کرشنا مورتی فون پر کہہ رہا تھا "گرو دیو میری جان خطرے میں ہے۔ اس نے دھمکی دی ہے کہ میں آج رات کی صبح نہیں دیکھ سکوں گا۔"

گرو دیو نے کہا "تم کونو چنتا مت کرو۔ وہ سسرا تمرا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ تم پھر ایک کالا بکرا اور دس ہزار روپے بھیج دو۔ ہم بکرے کی بلی چڑھائیں گے۔ تمہاری موت بکرے کو آئے گی تم بچ جاؤ گے؟ تم ہمرے بکرے ہو۔ ہم تم کا مرنے نائیں دیں گے۔"

کرشنا مورتی نے فون بند کرکے اپنے ماتحت کو بلا کر کہا "ابھی ایک کالا بکرا اور دس ہزار روپے لے کر گرو دیو کے پاس جاؤ۔ اس گاڈ فادر کی ابھی ایسی کی تیسی ہوجائے گی۔"

بیکر اچانک گھبراہٹ سی محسوس کرنے لگا۔ فون کی گھنٹی بج رہی تھی۔ اس نے ریسیور اٹھا کر پوچھا "ہیلو کون ہے؟"

میرے ماتحت نے اسے فون کیا تھا۔ میں نے اس کی زبان سے کہا "ہم تمرے باپ ہیں۔ ہم کا پہچانو۔ ہم گرو دیو ہیں۔ تم ہمرے کرشنا مورتی کو جان سے مارنے کی دھمکی دیتے ہو۔ ہم تمرے اندر سے جان کھینچ لیں گے۔"

بیکر نے خیال خوانی کے ذریعے کہا "آندرے' سائن میرے پاس آؤ۔ مجھے گھبراہٹ سی ہو رہی ہے اور یہ کم بخت

گرودیو مجھ سے فون پر بول رہا ہے۔"

وہ دونوں بیکر کے اندر آگئے۔ میں کہہ رہا تھا "تم ہمرے کرشنا مورتی کو کا مارو گے ابھی تم دیکھو تمرے اندر کا ہو رہا ہے۔ ہم منتر پڑھتے پڑھتے تم کا کمزور بنا دیں گے۔ تم سدا بیمار رہو گے۔"

آندرے اور سائن اپنے دوست کے اندر رہ کر اس کی گھبراہٹ اور کمزوری کو محسوس کر رہے تھے۔ سائن نے پریشان ہو کر کہا "اس شیطان کا کالا جادو ہماری ٹیلی پیتھی سے زیادہ تیز رفتار ہے۔ اسے منتر پڑھنے سے روکنا ہوگا۔"

آندرے نے کہا "تم بیکر کو سنبھالو۔ میں اس سے نمٹنے جا رہا ہوں۔"

میں نے اس حسینہ کے ذریعے بیکر کو اعصابی کمزوری کی دوا کھلائی تھی۔ وہ دوا اثر کر رہی تھی۔ میں بڑی ہیرا پھیری کے بعد اسے کمزوری میں مبتلا کر رہا تھا۔ اب وہ اور اس کے ساتھی یہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ میں نے بائرن ٹوڈ کے ذریعے بیکر تک رسائی حاصل کی ہے اور اسے اعصابی کمزوری کی دوا کھلا کر جسمانی اور ذہنی طور پر کمزور بنا رہا ہوں۔ وہ سب پورے یقین کے ساتھ گرودیو کو اپنا دشمن سمجھ رہے تھے۔ اس کی بڑھتی ہوئی کمزوری کو کالے جادو کا نتیجہ سمجھ رہے تھے۔

آندرے کسی طرح گرودیو تک پہنچنے کی کوششیں کر رہا تھا۔ میں بھی یہی کوشش کرنے لگا اگر وہ کسی طرح اس گرودیو کے دماغ میں پہنچ جاتا تو یہ بھید کھل جاتا کہ اس نے اپنے کالے جادو سے نہ ایملی کو خفیہ بنگلے میں پہنچایا تھا اور نہ ہی بیکر کو جسمانی و دماغی کمزوریوں میں مبتلا کیا تھا۔

آندرے، کرشنا مورتی کو مجبور کر کے وہاں سے دس کلو میٹر دور گرودیو کے پاس لے گیا تھا۔ اس وقت میں بھی کرشنا مورتی کے اندر موجود تھا۔ اب بیکر برائٹ کے پاس رہنا ضروری نہیں تھا۔ وہ کئی گھنٹوں کے لیے کمزور اور بیمار ہو چکا تھا۔ میں اس سے بعد میں نمٹ سکتا تھا۔

گرودیو اپنی کٹیا میں رات کا کھانا کھا رہا تھا۔ اچانک دروازہ کھلا تو اس نے چونک کر دیکھا۔ اس کے سامنے کرشنا مورتی کھڑا ہوا تھا۔ وہ بولا "تم نے آنے کی کھبر نہیں دی۔ اچانک کیسے آئے ہو؟ کونو مصیبت میں ہو۔"

وہ پریشان ہو کر بولا "آپ بھی مصیبت میں ہیں۔ وہ ٹیلی پیتھی جاننے والا میرے اندر ہے۔ مجھے پکڑ کر یہاں لایا ہے۔"

وہ لقمہ چباتے ہوئے بولا "کونو چنتا مت کرو۔ ایک کالا بکرا اور دس ہزار روپے لے کر آؤ۔ ہم اس سسرے کو اپنے یہاں سے بھگا دیں گے۔"

آندرے نے کرشنا مورتی کے دماغ پر قبضہ جمایا پھر اس کی جیب سے پستول نکال کر گرودیو کا نشانہ لیتے ہوئے کہا "اب کسی کالے بکرے کی نہیں تمہاری بلی چڑھے گی۔ میں تمہیں زخمی کر کے تمہارے اندر گھس کر اپنے دوست کو تمہارے کالے جادو سے نجات دلاؤں گا۔"

اس نے یہ کہتے ہی ایک فائر کیا۔ وہ اس کے بائیں بازو میں گولی مار کر صرف زخمی کرنا چاہتا تھا۔ ایسے وقت میں نے ایک ذرا نشانہ بہکا دیا۔ گولی اس کے دل میں پیوست ہو گئی۔ آندرے نے پریشان ہو کر کہا "شٹ۔ میرا نشانہ بہک گیا۔ یہ کم بخت مر جائے گا۔"

وہ فرش پر گر کر تڑپ رہا تھا۔ آندرے نے فوراً ہی اس کے اندر پہنچ کر پوچھا "جلدی بتاؤ تم نے بیکر پر جو عمل کیا ہے اس کا توڑ کیسے ہوگا۔ اس کی بیماری کیسے دور ہوگی؟"

میں نے گرودیو کے دماغ پر قبضہ جما لیا تھا۔ وہ تکلیف سے تڑپتے ہوئے دم توڑ رہا تھا۔ آندرے نے پھر پوچھا "جلدی بتاؤ۔ تمہارے کالے جادو کا توڑ کیا ہے۔"

وہ اٹک اٹک کر بولا "ارے ہم زندگی سے ٹوٹ رہا ہوں۔ ہمرے کالے جادو کا توڑ کھد یہ کھد ہو جائے گا۔ ہمرے لیے کالا۔۔۔ بکرا۔۔۔ بکرا۔۔۔"

بولتے بولتے اس کی گردن ڈھلک گئی۔ وہ اپنے پچھلے تمام کالے بکروں کے پاس چلا گیا اس کے مردہ دماغ سے ہم دونوں خیال خوانی کرنے والے نکل آئے۔

اب وہ کبھی یہ نہیں جان سکتے تھے کہ بیکر برائٹ کو ٹیلی پیتھی کے ذریعے بیمار بنایا گیا ہے۔ میں نے اپنے ماتحت سے کہا "بیکر برائٹ کے دماغ میں رہو۔ جب اس کے ساتھی چلے جائیں۔ اس کے اندر کوئی نہ رہے تو اسے ہپناٹائز کر کے اس طرح اپنا معمول بنا لو کہ ان میں سے کسی کو اس کے معمول بنائے جانے کا شبہ نہ ہو سکے۔"

میں اسے ہدایت دے کر اپنی جگہ دماغی طور پر حاضر ہو گیا۔ اس کے بعد آندرے اور سائن کو شکار کرنا تھا۔ ہانگ کانگ میں رات کے دو بج رہے تھے دوسرے دن شکار کھیلا جا سکتا تھا۔ میں اپنے دماغ کو ہدایت دے کر سو گیا۔

○☆○
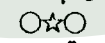
کرونا فرینکفرٹ میں تھی۔ اس نے ایک چھوٹا سا بنگلا کرائے پر حاصل کیا تھا۔ اس نے ایک ملازم اور دو ملازماؤں کو اپنی خدمت کے لیے رکھا تھا۔ وہ اسرائیل میں بچپن سے

...تی میں رہی تھی پھر آرمی ٹریننگ سینٹر میں تعلیم ...رفتاری سے حاصل کرتی رہی تھی۔ ہمیشہ ان اکابرین کی پابندیوں ...میں رہتی آئی تھی۔ اسے آزاد پنچھی کی طرح کھلی فضاؤں میں پرواز کرنے کا شوق تھا۔ ٹیلی پیتھی سیکھنے کے بعد آزادی کی خواہش اور بڑھ گئی تھی۔

ایسے وقت الپا نے اسے اپنا معمول بنا کر تنویمی عمل کی مضبوط زنجیروں میں جکڑ لیا تھا۔ وہ ان زنجیروں کو توڑنا چاہتی تھی۔ یہ کام آسان نہیں تھا مگر اچانک آسان ہو گیا تھا۔ ایک صبح اسے پتا چلا کہ وہ الپا کے شکنجے سے نکل گئی ہے۔ کسی نے اس کے اندر کہا تھا "تم فوراً یہ ملک چھوڑ کر کہیں چلی جاؤ۔"

اس وقت اس کے اندر یہ تجسس پیدا نہیں ہوا تھا کہ وہ بولنے والا اجنبی کون ہے؟ اور اچانک ہی اس نے الپا سے کس طرح نجات حاصل کی ہے۔ اس وقت اس کے اندر یہی بات سمائی ہوئی تھی کہ اسے الپا سے دور جانا ہے۔ اس نے ایک ہی دن میں نئے چہرے اور نئے حلیے کے مطابق پاسپورٹ حاصل کیا اور اس ملک سے نکل آئی تھی۔

سفر کے دوران میں پارس اس کے ساتھ موجود رہا تھا اور اس کے تنویمی عمل کے مطابق وہ اسے بھول گئی تھی۔ اسے یاد نہیں رہا تھا کہ پچھلی رات پارس اس کے بیڈ روم میں آیا اور اس کی زندگی کا ایک نیا باب شروع کر کے چپ چاپ چلا گیا تھا۔

فرینکفرٹ جاتے وقت پارس ایک نیم پاگل اجنبی کی حیثیت سے اس کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ اسی طیارے میں جوزف دسکی بھی تھا۔ فرینکفرٹ پہنچنے تک اس طیارے میں جو کچھ ہوتا رہا اس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔

کرونا نے پارس کے تعاون سے جوزف دسکی کو اپنا معمول بنا لیا تھا۔ آئندہ اس کے ذریعے تیج پال اور اس کے ٹیلی پیتھی جاننے والے ساتھیوں کے بارے میں بہت کچھ معلوم کر سکتی تھی۔ پارس عارضی طور پر اس سے جدا ہو گیا تھا۔ جوزف دسکی اپنے اس معمول جوان کو ساتھ لے کر وہاں سے ایک دوسری فلائٹ کے ذریعے تاشقند چلا گیا تھا جسے الپا نے ٹیلی پیتھی سکھائی تھی۔

تیج پال اور اس کے ساتھیوں نے جوزف دسکی سے پوچھا "تم نے کرونا کو ٹریپ کیوں نہیں کیا جب کہ وہ جہاز میں تمہاری ہم سفر تھی؟"

اس نے جواب دیا "وہ بہت چالاک ہے۔ میں نے اسے قابو میں کرنے کے لیے کئی حربے آزمائے لیکن وہ میری گرفت میں نہ آسکی۔ فرینکفرٹ پہنچ کر کہیں گم ہو گئی ہے۔"

تیج پال نے کہا "کوئی بات نہیں۔ تم نے الپا کے دو ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو معمول بنا کر بہت بڑا کام کیا ہے۔ ہم سب مشین کی تیاری کے سلسلے میں بہت مصروف ہیں۔ اسی ہفتے یہ مشین تیار ہو جائے گی یہ مصروفیات نہ ہوتیں تو ہم کرونا کو ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔"

بڈی رابرٹ نے کہا "ہمیں ایسی ہی چالاک اور تیز و طرار لڑکی کی ضرورت ہے۔ ویسے سنا ہے کہ وہ زبردست فائٹر بھی ہے؟"

تیج پال نے کہا "اس کے چالاک اور مکار ہونے کا یہ بہت بڑا ثبوت ہے کہ اس نے خود کو الپا کے شکنجے سے نجات دلائی ہے۔ اس لڑکی سے کبھی سامنا ہوگا تو ہم اس سے دوستی کریں گے۔ کرونا جیسی لڑکیوں کو جبراً اپنا محکوم بنا کر نہیں رکھا جا سکتا۔"

کرونا اپنے بنگلے کے بیڈ روم میں آرام سے بیٹھی جوزف دسکی کی محکومی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کے دماغ میں رہ کر اس کے تمام ساتھیوں کی گفتگو سن رہی تھی۔ ان کا ایک ٹیلی پیتھی جاننے والا مائک مورد کہہ رہا تھا "ہم چار ٹیلی پیتھی جاننے والے ہیں۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ چاروں مشین کے سلسلے میں مصروف رہیں۔ ہم میں سے کوئی ایک فرینکفرٹ میں کرونا کو تلاش کر سکتا ہے۔"

تیج پال نے کہا "بے شک ہمیں اپنی ٹیم کو بھی مضبوط سے مضبوط تر بنانا ہے۔ غیر معمولی صلاحیتیں رکھنے والے ذہین ٹیلی پیتھی جاننے والے جہاں بھی ملیں، جب بھی ملیں، انہیں اپنے اعتماد میں لے کر اپنا دوست بنانا چاہیے۔"

بیزون نے کہا "میں نے روسی آرمی کے دس افسران اور پانچ اعلیٰ سرکاری عہدے داروں کو معمول بنایا ہے۔ ان سب پر میری گرفت مضبوط ہے۔ ہم جس طرح چاہیں گے ان سے کام لیتے رہیں گے اگر تم لوگ چاہو تو میں کرونا کو تلاش کرنے کی مہم پر لگ جاتا ہوں۔"

بڈی رابرٹ نے کہا "تم شادی شدہ ہو۔ مونو ریٹا کو معلوم ہوگا کہ تم ایک جوان لڑکی کے پیچھے پڑے ہوئے ہو تو وہ تم سے لڑنے لگے گی۔"

اس پر سب ہنسنے لگے۔ بیزون نے کہا "بڈی! یہ کیوں نہیں کہتے کہ تم اس کے پیچھے جانا چاہتے ہو۔ میں تو ایک نیک مقصد کے لیے اسے تلاش کرنا چاہتا تھا۔ تم اپنا گھر بسانا چاہتے ہو تو اس کے پیچھے جاؤ۔ ہو سکتا ہے وہ پہلے تمہیں شوہر بنائے اور پھر باپ بنا دے۔"

جوزف وسکی نے کہا "میں نے سفر کے دوران میں اسے دیکھا ہے اور بڈی رابرٹ کے سامنے اس کے حسن و جمال کی تعریفیں کی ہیں۔ یہ تب ہی سے اس کی طرف پھسل رہا ہے۔"

اس پر پھر سب کے سب ہنسنے لگے۔ کرونا ان کی باتیں سن کر مسکرا رہی تھی۔ تیج پال نے کہا "تم سب بڈی کا مذاق نہ اڑاؤ۔ یہ خوب رو جوان ہے۔ کسی سے کم نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کرونا اس کی طرف مائل ہو جائے۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ وہ ہمیں محبت سے ملے۔ اس طرح بڈی رابرٹ کا گھر بھی آباد ہو گا۔ کرونا کی محبت اور اس کا اعتماد بھی حاصل ہو گا اور ہمارے مقاصد بھی پورے ہوتے رہیں گے۔"

کرونا یہ باتیں سن رہی تھی۔ تسلیم کر رہی تھی کہ تیج پال ذہین اور اچھے مزاج کا حامل ہے۔ وہ محبت اور دوستی کے حوالے سے سوچتا ہے کرونا کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا کہ وہ ان میں سے کسی کے ساتھ محبت کرے گی اور اپنا گھر بسائے گی۔ وہ رومانی جذبات کو کبھی اہمیت نہیں دیتی تھی۔ اس کا ایک ہی خواب تھا۔ وہ ٹیلی پیتھی کے ذریعے الپا کی طرح کسی ملک پر حکومت کرنا چاہتی تھی۔

تیج پال اور اس کے تمام ساتھیوں نے فیصلہ کیا کہ بڈی رابرٹ فرینکفرٹ جا کر کرونا کو تلاش کرے گا۔ وہ سب اس بات سے بے خبر تھے کہ کرونا کو ان کے اس منصوبے کا علم ہو چکا ہے وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ جوزف وسکی، کرونا کا معمول بن کر اسے ان کی خفیہ میٹنگ میں پہنچا رہا ہو گا۔

تیج پال نے پوچھا "بڈی! فرینکفرٹ میں لاکھوں جوان لڑکیاں ہوں گی۔ ان میں ہزاروں کرونا کی طرح حسین و پرکشش ہوں گی۔ تم اسے کیسے تلاش کرو گی؟ کیسے پہچانو گے؟"

بڈی نے کہا "اس سلسلے میں چند نکات ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ بالکل تنہا ہے۔۔۔"

مائک مورو نے کہا "کوئی ضروری نہیں کہ وہ اب بھی تنہا ہو۔ اسے الپا تلاش کر رہی ہو گی پھر جوزف وسکی نے اسے ٹریپ کرنے کی کوششیں کی تھیں۔ اتنا تو وہ سمجھ ہی چکی ہو گی کہ اس کے ایک نہیں کئی دشمن ہیں۔ ان سے محفوظ رہنے، انہیں دھوکا دینے کے لیے وہ کسی شخص کو اپنا معمول بنا کر اس کی بیوی بہن یا بیٹی بن کر رہ سکتی ہے۔ اس طرح تم تنہا لڑکیوں کے پیچھے بھاگتے رہو گے مگر کرونا کبھی نہیں ملے گی۔"

بڈی رابرٹ نے کہا "پہلے میری پوری بات سن لو۔ میں ایسی جوان عورتوں کے بھی دماغوں میں جاؤں گا جو کسی فیملی کے ساتھ رہتی ہوں گی۔ میں اس شہر کے تمام ہوٹلوں میں ایسی جوان لڑکیوں اور جوان عورتوں کو چیک کروں گا۔

تیج پال نے کہا "ہو سکتا ہے۔ وہ کسی بوڑھی میک اپ میں ہو۔"

بڈی رابرٹ نے کہا "ایک جوان لڑکی خواہ بوڑھی ہونے کا میک اپ کر لے۔ سر سے پاؤں تک کہیں سے اس کی جوانی جھلک ہی جاتی ہے۔ مجھے شبہ ہو گا۔ میں کم از کم چوبیس گھنٹے اس بڑھیا کی گا۔ کبھی نہ کبھی نادانستگی میں اس سے بھول ہو اس کی چال، اس کی آواز اور لہجے میں کوئی فرق ہے پھر آخری بات یہ کہ جس بڑھیا پر بھی شک خیال خوانی کے ذریعے اس کے دماغ میں پہنچ جاؤں سانس روکے گی تو میرے شبہے کی تصدیق ہو جائے دنیا میں بہت کم بوڑھی عورتیں یوگا کی ماہر ہیں۔"

تیج پال نے کہا "درست کہتے ہو۔ تمہیں فرینکفرٹ چاہیے۔ تمہارا جذبہ عشق کہتا ہے کہ تم اس کے پاس ہی دم لو گے۔۔۔"

بیزون نے کہا "۔۔۔یا دم چھوڑ دو گے۔"

اس بات پر سبھی قہقہے لگانے لگے۔ ان کی یہ پال کے دماغ میں ہو رہی تھی۔ اس طرح کرونا کو دماغ میں رہنے کا موقع ملا تھا لیکن وہ اس کے چور پڑھنے میں ناکام رہی تھی۔ پتا چلا کہ ان چاروں جاننے والے دوستوں نے اس کے چور خیالات کے لاک کر دیا تھا۔ اسی لیے کرونا یہ معلوم نہ کر سکی کہ ملک اور کس شہر میں ہے۔

ان کی میٹنگ برخاست ہو رہی تھی۔ ایسے وقت کے ملازم نے آ کر کہا "میڈم! کوئی صاحب آپ آئے ہیں۔"

کرونا اب تک خیال خوانی کے ذریعے تیج پال کے ساتھیوں کے درمیان تھی۔ ملازم کے مخاطب اپنی رہائش گاہ میں دماغی طور پر حاضر ہو گئی۔ اس کے دماغ میں جھانک کر معلوم کیا۔ باہر دو افراد کھڑے تھے۔ ان میں سے ایک وہ ایجنٹ تھا جس سے کرونا مکان رہائش کے لیے حاصل کیا تھا۔ اس نے ملازم "انہیں ڈرائنگ روم میں بٹھاؤ۔"

ملازم وہاں سے چلا گیا۔ کرونا نے ایجنٹ کے پڑھے۔ پتا چلا اس کے ساتھ آنے والا اس بنگلے کا مالک وہ ملک سے باہر گیا ہوا تھا۔ اب یہاں رہنے آیا ہے وہ بیڈ روم سے نکل کر ڈرائنگ روم میں

ایجنٹ کے ساتھ دوسرے فرد کی صورت دیکھتے ہی چونک گئی۔ پاگل (پارس) تھا جو اس کے ساتھ اسرائیل سے فرینکفرٹ تک آیا تھا۔ وہ حیرانی سے بولی "تم۔۔۔"

پارس بھی حیرانی سے اچھل کر کھڑا ہو گیا پھر دونوں بازو پھیلا کر اس کی طرف بڑھتے ہوئے بولا "کرونا! میری ہم سفر تم ائیرپورٹ سے کہاں غائب ہو گئی تھیں؟"

وہ پیچھے ہٹ کر بولی "ارے کہاں گھسے آ رہے ہو۔ مجھ سے دور رہو۔" پھر ایجنٹ سے بولی "تم اس مصیبت کو یہاں کیوں لائے ہو؟"

ایجنٹ نے کہا "سوری یہ مصیبت نہیں، اس بنگلے کے مالک ہیں۔ اسرائیل کے ایک پاگل خانے میں ان کا علاج ہو رہا تھا۔ وہاں سے صحت یاب ہو کر اپنے بنگلے میں رہنے آئے ہیں۔"

وہ پریشان ہو کر بولی "کیا یہاں رہنے کے لیے؟ ہرگز نہیں۔ میں نے ایک سال کا ایڈوانس کرایہ دے دیا ہے۔ یہاں کوئی دوسرا آ کر نہیں رہ سکتا۔"

پارس نے کہا "میں دوسرا نہیں ہوں۔ اس بنگلے کا مالک ہوں اگر تمہاری جگہ کوئی دوسری ہوتی تو میں اس کی رقم واپس کر کے اسے یہاں سے نکال دیتا مگر تمہیں کیسے نکال سکتا ہوں۔ تمہیں تو اپنے دل سے بھی نہیں نکال پا رہا ہوں۔"

اس نے اسے حیرانی سے دیکھا پھر کہا "اے! تم عاشقوں کے انداز میں کیوں بول رہے ہو؟ کام کی بات کرو اور یہاں سے جاؤ۔"

"کہاں جاؤں؟ تم مجھے ائرپورٹ پر تنہا چھوڑ کر چلی گئی تھیں۔ میں کل سے تمہیں تلاش کر رہا ہوں۔ میری نیند اڑ گئی ہے۔ میری بھوک مر گئی ہے۔ تمہارے نہ رہنے سے ہر چیز رہی تھی۔ اب میں زندہ ہو رہا ہوں۔"

"تم نے مجھے پہلے نہیں بتایا کہ اس شہر میں تمہارا کوئی بنگلا بھی ہے۔"

"میں خود بھول گیا تھا۔ کل سے تمہیں اور اس بنگلے کو تلاش کر رہا تھا۔ اتفاق سے یہ ایجنٹ مجھے مل گیا۔ یہ ایجنٹ نہیں ہے۔ رحمت کا فرشتہ ہے۔ اس نے تمہیں یہاں جگہ دے کر شادی سے پہلے میرا گھر بسا دیا ہے۔"

"گھر بسا دیا ہے! کیا بک رہے ہو؟ میں کرائے دار رہوں۔ تمہارا گھر بسانے نہیں آئی ہوں۔"

"ناراض کیوں ہوتی ہو۔ یہ ہمارا آپس کا معاملہ ہے۔ ہم آپس میں نمٹ لیں گے۔ اس رحمت کے فرشتے ایجنٹ کو یہاں سے جانے دو۔"

"تم بھی یہاں سے جاؤ۔ ایک برس کے بعد آؤ گے تو یہ بنگلا خالی کروں گی۔"

"ایک برس میں تو بچے بھی ہو جائیں گے۔ تم اتنی دور تک کیوں سوچتی ہو۔ پہلے ساتھ رہیں گے پھر بچوں کے بارے میں سوچا جائے گا۔"

"یہ کیا بکواس کر رہے ہو؟ خود کو نارمل کہتے ہو اور الٹی سیدھی بکواس کر رہے ہو۔ تمہیں پاگل خانے واپس جانا چاہیے۔"

"میں تمہارے ساتھ کہیں بھی جانے کو تیار ہوں مگر یقین کرو پاگل نہیں ہوں۔ ذرا سوچو۔ میں تمہارے کتنے کام آیا تھا۔ میں نے جہاز میں اس شخص کی پٹائی کی تھی اور تم خوش ہو گئی تھیں۔"

کرونا نے اسے سوچتی ہوئی نظر سے دیکھا۔ اس نے طیارے میں جوزف وسکی کی پٹائی کی تھی۔ وہ ٹیلی پیتھی جاننے والا دشمن اسے کرونا کی حیثیت سے پہچان گیا تھا۔ جب کہ وہ اپنی اصلیت چھپا کر ایک نئی زندگی گزارنا چاہتی تھی۔ یہ اندیشہ تھا کہ وہ فرینکفرٹ پہنچ کر اس کے لیے مشکلات پیدا کرے گا، اسے ٹریپ کرے گا۔ اپنا معمول بنائے گا۔

وہ سفر کے دوران میں پریشان ہو گئی تھی۔ کسی طرح جوزف وسکی سے پیچھا چھڑانا چاہتی تھی۔ ایسے وقت پارس نے اس کی پٹائی کر کے کرونا کی مشکل آسان کر دی تھی۔ جوزف وسکی کے دماغ میں پہنچنے کا راستہ کھول دیا تھا۔ اس نیم پاگل ہم سفر کی بدولت وہ جوزف وسکی کو اپنا معمول بنا چکی تھی۔

وہ پارس کو دیکھتے ہوئے یہ سب کچھ سوچ رہی تھی۔ دوسرے لفظوں میں پارس اسے سوچنے پر مجبور کر رہا تھا۔ اس کی سوچ میں کہہ رہا تھا "یہ جوان آئندہ بھی میرے کام آ سکتا ہے۔ بلکہ میں اس پاگل کو اور پاگل بنا کر اس سے کام لے سکتی ہوں۔ مجھے تنہا نہیں رہنا چاہیے۔ اس کے ساتھ رہوں گی تو دشمن مجھ پر شبہ نہیں کریں گے۔"

اسے الپا کی طرف سے بھی خطرہ تھا۔ وہ خطرناک عورت اسے تلاش کر رہی ہو گی پھر اس نے جوزف وسکی اور اس کے ساتھیوں کی گفتگو سنی تھی۔ بڈی رابرٹ اس کی تلاش میں آ رہا تھا۔ ان تمام دشمنوں کو دھوکا دینے اور ان سے چھپ کر رہنے کے لیے وہ پارس کو اپنا آلۂ کار بنا کر اپنے ساتھ رکھ سکتی تھی۔ اس نے ایجنٹ سے کہا "تم جاؤ۔ میں اس بنگلے کے مالک سے خود نمٹ لوں گی۔"

وہ ایجنٹ چلا گیا۔ پارس نے کہا "اسے بھیج دیا۔ یہ اچھا

کیا۔ اب ہم یہاں تنہا رہیں گے اور دن رات محبت کرتے رہیں گے۔"

وہ اس بار مسکرا کر بولی "ہاں مگر دور ہی دور سے محبت کریں گے۔ تم سب سے کہو گے کہ میں تمہاری بیوی ہوں۔ میں بھی کہوں گی کہ تم میرے شوہر ہو۔"

"تو پھر چلو۔ ہم کورٹ میرج کریں گے۔ نیک کام میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔"

"زیادہ پھیلنے کی کوشش نہ کرو۔ کیا میں پاگل ہوں جو تم سے شادی کروں گی۔ ہم صرف دنیا والوں کو دکھانے کے لیے میاں بیوی بن کر رہیں گے۔"

وہ انکار میں سر ہلا کر بولا "نہیں میں شادی کے بغیر تمہارے بیڈ پر نہیں آؤں گا۔ تم بار بار بلاؤ گی۔ میں ایک بار بھی نہیں آؤں گا۔"

اس نے چڑ کر کہا "تم نے یہ کیسے سوچ لیا کہ میں تمہیں اپنے ساتھ سونے کے لیے بلاؤں گی۔"

"ابھی تم نے میری بیوی بننے کی بات کی ہے۔ بیوی تو سونے کے لیے ہوتی ہے بیٹھنے کے لیے نہیں ہوتی۔"

"میں خواہ مخواہ تمہارے جیسے پاگل سے الجھ رہی ہوں۔ مجھے جو کرنا ہے۔ وہ اس طرح کروں گی کہ آئندہ میرے اشاروں پر ناچتے رہو گے۔ میرے ساتھ بیڈ روم میں چلو۔"

وہ ادھر جانے لگی۔ پارس اس کے پیچھے چلتے ہوئے بولا "مجھ سے بیزار بھی ہوتی ہو۔ مجھے بیڈ روم میں بھی لے جاتی ہو مگر میں کہہ چکا ہوں۔ پہلے ہماری کورٹ میرج ہوگی۔"

وہ دونوں بیڈ روم میں آگئے۔ اس نے حکم دیا "جاؤ بیڈ پر لیٹ جاؤ۔"

یہ کہتے وقت کرونا نے اپنی دانست میں اس کے دماغ پر قبضہ جمایا۔ وہ بستر پر جا کر لیٹ گیا پھر بولا "میں سمجھ رہا ہوں۔ تم کیا کرنے والی ہو۔"

اس نے گھور کر پوچھا "تم کیا خاک سمجھو گے۔ اچھا بتاؤ! کیا کرنے والی ہوں؟"

"تم کوئی منتر پڑھو گی؟ کوئی جادو کرو گی؟ پھر مجھے سحر زدہ کرنے کے بعد میری عزت لوٹ لو گی۔"

وہ غصے سے بولی "یو شٹ اپ! چپ چاپ آنکھیں بند کرو۔ منہ سے کوئی آواز نہ نکالو۔"

پارس نے آنکھیں بند کرلیں۔ کرونا اس کے دماغ میں پہنچ کر اسے ہپناٹائز کرنے لگی۔ اس نے یہ طے کیا تھا کہ وہ اسے اپنا معمول بنا کر رکھے گی۔ اس طرح وہ اس کے لیے دردِ سر نہیں بنے گا۔

وہ بے چاری ایسے پاگل کو ہپناٹائز کر رہی تھی
لاشعوری طور پر اسے پاگل بنا چکا تھا۔ وہ اس کے
"تم میری آواز سن رہے ہو۔"

"میں اسرائیل سے تمہاری آواز سنتا آرہا ہوں۔"

"میں ابھی تمہارے اندر بول رہی ہوں۔ تم ابھی
رہے ہو اور تم گہری نیند سو رہے ہو۔"

"پارس نے اس کے اندر یہ خیال پیدا کیا کہ مجھے
سے لیٹ کر تنویمی عمل کرنا چاہیے۔

وہ خود معمول اور محکوم تھی۔ کسی حیل و حجت کے
اس کے پاس آکر بیڈ پر لیٹ گئی پھر بولی "میں آرام سے
کر تم پر عمل کر رہی ہوں۔"

پارس نے اس کی سوچ میں کہا "مجھے آنکھیں بند کر
عمل کرنا چاہیے۔"

کرونا نے آنکھیں بند کرلیں پھر دونوں کے درمیان عجیب
و غریب تنویمی عمل ہونے لگا۔ اسے یہ معلوم ہی نہ ہوسکا کہ
عامل بنتے بنتے معمول بن رہی ہے۔

○☆○

ہانگ کانگ کے شمال مشرق میں ایک بلند پہاڑ ہے۔
کی چوٹی پر مہاتما بدھ کا ایک بہت بڑا مندر ہے۔ وہ مندر
میل کے رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ مہاتما بدھ کے لاکھوں
عقیدت مند اور غیر ملکی سیاح وہاں جاتے ہیں۔ وہاں عبادت
کرتے ہیں۔ وہاں کی تصاویر اتارتے ہیں۔ وہ مندر تاریخی
اہمیت کا حامل ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ جو وہاں جا کر دل سے
عبادت کرتا ہے تو اس عبادت کے نتیجے میں اس کی مرادیں
پوری ہوتی ہیں۔

اس کے آس پاس کی پہاڑیوں میں ہینگنگ چیئر
اسٹیشن تھے۔ تمام عقیدت مند اور سیاح ہینگنگ چیئر
ذریعے اس تاریخی مندر تک پہنچتے تھے۔ ایسے عقیدت مند
بھی تھے جو اس بلندی پر پیدل جاتے تھے اور ہر قدم پر دعا
مانگتے تھے ان کا عقیدہ تھا کہ اس طرح جسمانی مشقت
ساتھ اتنی بلندی پر چڑھتے ہوئے ان کی دعائیں ضرور قبول
ہوتی ہیں۔

ناناکاکوڈو بھی دو گاڈ فادر کے ساتھ اس پہاڑ پر چڑھ رہا
تھا۔ پچھلی بار میں نے اور سونیا نے اس پر جان لیوا حملے کیے
تھے۔ ان حملوں نے اسے دہشت زدہ کردیا تھا۔ یہ سمجھ رہا
کہ اس کے ٹیلی پیتھی جاننے والے مددگار رابرٹ، ٹوڈ، ہارڈ
بیکر، سائرن اور آندرے اس سے دوستی کی آڑ میں
کر رہے ہیں۔

ان ٹیلی پیتھی جاننے والوں نے ماریلی اور مجھ پر دو زبردست مگر ناکام حملے کیے تھے۔ ناناکاکوڈو یہ سمجھ رہا تھا کہ وہ ٹیلی پیتھی جاننے والے بظاہر اس کے کام آرہے ہیں لیکن درپردہ اس کے خاص ماتحتوں اور خاص سمورائی محافظوں کے دماغوں میں پہنچ کر ان کے ذریعے ناناکاکوڈو کی شہ رگ تک پہنچنا چاہتے ہیں۔

جب اپنے ہی دوست آستین کا سانپ بن جائیں تو پھر انہیں ڈسنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ انہیں اپنی آستین سے نکال کر دور پھینکنا لازمی ہوجاتا ہے۔ فی الحال بچاؤ کی یہی صورت تھی۔ جو ناناکاکوڈو اور دونوں گاڈ فادرز نے اختیار کی تھی۔ وہ تینوں ایسے روپوش ہوگئے تھے کہ خیال خوانی کرنے والے بھی انہیں تلاش نہیں کرسکتے تھے۔

وہ ساری زندگی منہ چھپا کر نہیں رہ سکتے تھے۔ وہ انڈر ورلڈ کے بے تاج بادشاہ تھے۔ اپنی مملکت میں واپس آکر حکمرانی کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں کبھی شکست نہیں کھائی تھی۔ ہانگ کانگ کی برٹش گورنمنٹ کو بھی اپنے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کرتے رہے تھے۔ پولیس اور انٹیلی جنس والے کبھی ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرسکے لیکن وہ ٹیلی پیتھی جاننے والوں کا مقابلہ نہیں کرسکتے تھے۔ ان سے دور رہنے اور محفوظ رہنے کا صرف یہی ایک راستہ رہ گیا تھا کہ وہ پہلے روپوش ہوجائیں، پھر کوئی ایسی تدبیر کریں کہ خیال خوانی کرنے والوں سے ہمیشہ کے لیے نجات مل جائے۔

جب دوا کام نہیں آتی تو دعا کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ وہ تینوں گاڈ فادر اس بلند پہاڑ پر چڑھتے ہوئے اور دعائیں مانگتے ہوئے اس مندر میں پہنچ گئے۔ وہاں مقامی اور غیر ملکی عقیدت مندوں کا ہجوم تھا۔ مندر کے مختلف حصوں میں بڑی چہل پہل تھی۔ ایک بڑے ہال میں گیروے رنگ کے لباس میں کئی بھکشو فرش پر پلتھی مارے سر جھکائے بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک گرو دیو اونچے آسن پر بیٹھے دین دھرم کی باتیں کر رہے تھے۔ ناناکاکوڈو اور دونوں گاڈ فادر عبادت سے فارغ ہو کر اس ہال میں آئے تو اس وقت تک تمام بھکشو وہاں سے جاچکے تھے۔ ان تینوں نے گرو دیو کے پاس آکر ان کے سامنے سر جھکایا پھر ہاتھ جوڑ کر پلتھی مار کر بیٹھ گئے۔ گرو دیو نے کہا "میں یہاں ایک اونچی چٹان پر بیٹھا دیکھ رہا تھا۔ تم تینوں بڑی مشقت سے اس پہاڑ پر چڑھتے ہوئے آئے ہو۔ اس کا مطلب ہے۔ بہت پریشان ہو۔ مصیبتوں میں گرفتار ہو۔"

ناناکاکوڈو نے کہا "گرو دیو آپ انتر گیانی ہیں۔ ہماری پریشانیوں کو سمجھ رہے ہیں۔ ہم ہر طرف سے مجبور ہو کر اور تھک ہار کر آپ کے چرنوں میں آئے ہیں۔ ہماری کچھ مدد کریں۔"

گرو دیو کے سامنے پیتل کا ایک لوٹا رکھا ہوا تھا۔ انہوں نے اس لوٹے کو اٹھا کر کہا "اس لوٹے میں مہاتما بدھ کے جنم استھان سے لایا ہوا پَوِتر جل (مقدس پانی) ہے۔ یہاں آؤ اور اسے پیو۔ تمہاری پریشانیاں کم ہوجائیں گی۔ تمہیں ذہنی سکون ملے گا۔"

ناناکاکوڈو فرش پر رینگتا ہوا ان کے قریب آیا پھر دو زانو ہوگیا۔ گرو دیو نے لوٹے سے ایک چمچ پانی نکال کر اس کی طرف بڑھایا۔ اس نے اسے پی لیا۔ اس طرح ان دونوں گاڈ فادرز نے بھی ان کے آگے دو زانو ہو کر اس پوتر جل کو پیا پھر اپنی جگہ واپس جا کر پلتھی مار کر بیٹھ گئے۔

رفتہ رفتہ انہیں محسوس ہونے لگا۔ جیسے نظر دھندلا رہی ہے۔ سامنے بیٹھا ہوا گرو دیو دھندلا سا دکھائی دے رہا تھا۔ در و دیوار دھواں دھواں سے ہو رہے تھے۔ کوئی بھی چیز نہ تو صاف اور واضح دکھائی دے رہی تھی اور نہ واضح طور پر کچھ سمجھ میں آرہا تھا۔

پھر وہ تینوں اپنی اپنی سوچ کے ذریعے بولنے لگے۔ اپنے حالات بیان کرنے لگے۔ اپنی پوری ہسٹری سنانے لگے کہ ان پر کیا گزر رہی ہے۔

وہ تینوں سر جھکائے اپنے اپنے حالات بیان کرتے جارہے تھے۔ تینوں کے حالات ایک جیسے تھے لیکن انڈر ورلڈ میں ان کے دھندے الگ الگ تھے۔ وہ اپنے اپنے مجرمانہ دھندے کے بارے میں بھی بتا رہے تھے پھر وہ باری باری ایک آواز سننے لگے۔ ان کے اندر جیسے کوئی کہہ رہا تھا۔ "تمہاری مصیبتوں کے دن ختم ہو رہے ہیں۔ لوہے کو لوہا کاٹتا ہے۔ ایک فولاد کے پاس جاؤ۔"

ان کے اندر جیسے آواز گونج رہی تھی "اس فولاد کا نام ہے زاؤ کوم کوبرا۔ کوبرا ایک ایسا ناگ جس کا کاٹا پانی نہیں مانگتا۔"

کوئی خیال خوانی کرنے والا دشمن اس کوبرا کے زہریلے دماغ میں نہیں آئے گا۔ وہ فولاد صرف زہریلا ہی نہیں ہے اس کے دماغ کی طرح اس کا جسم بھی ایسا فولاد کا بنا ہوا ہے کہ وہ تمہارے تمام فولادی دشمنوں کو کاٹ کر رکھ دے گا۔ جاؤ اس کے قدموں میں رہو۔ وہ تمہاری تمام مشکلیں آسان کرتا رہے گا۔ اس پورے علاقے میں پہلے سے زیادہ تمہارا رعب اور دبدبہ قائم کرے گا۔ جاؤ، چلے جاؤ۔"

ناناکاکوڈو نے کہا "ہم کہاں جائیں؟ ہمارے سامنے

اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔"

"اسی اندھیرے میں جاؤ۔ وہ تمہیں سورج بن کر ملے گا۔"

خاموشی چھا گئی۔ ان تینوں کی آنکھیں بند ہو گئی تھیں۔ انہیں اپنی خبر نہیں تھی کہ وہ کہاں ہیں اور کس حال میں ہیں۔ وہ یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ ان لمحات میں سو رہے ہیں یا جاگ رہے ہیں۔

جب ان کی آنکھ کھلی تو انہوں نے خود کو اس مندر کے ایک آشرم میں پایا۔ ان کے ذہنوں سے یہ باتیں مٹ گئی تھیں کہ پوتر جل پینے کے بعد ان پر کیسی بے خودی طاری ہو گئی تھی اور ان پر کیا گزرتی رہی تھی؟ انہوں نے بیدار ہونے کے بعد غسل کیا۔ عبادت کی پھر کچھ کھانے پینے کے بعد ہینگنگ چیئر کے ذریعے دوسری پہاڑی پر آ گئے۔ وہاں سے وہ پرائیویٹ فلائنگ کمپنی میں آئے۔ ایک ہیلی کاپٹر کرائے پر حاصل کیا۔ اس کے پائلٹ نے انہیں اس سرحدی علاقے میں پہنچا دیا۔ جہاں سے چین کا علاقہ شروع ہوتا تھا۔ اب یہ سرحد ختم ہو چکی ہے۔ ہانگ کانگ چین کا ایک حصہ بن گیا ہے۔

اس علاقے میں سال بھر برف جمی رہتی ہے۔ وہ ہیلی کاپٹر انہیں وہاں چھوڑ کر چلا گیا اس سے آگے پرواز کی قانونی اجازت نہیں تھی۔ وہاں ایک برف پوش پہاڑی کے غار میں زاؤ کوم کوبرا رہتا تھا۔ اس غار میں آرام و آسائش اور زندگی کی ضروریات کا تمام سامان موجود تھا۔ وہ پچھلے پچیس برسوں سے وہاں رہائش پذیر تھا۔ اس علاقے سے کبھی کبھی اسمگلروں کے قافلے گزرتے تھے۔ وہ ان پر حملے کرتا تھا۔ بڑی جی داری سے مقابلہ کرکے انہیں قتل کرتا تھا اور ان کا تمام مال و اسباب لوٹ لیا کرتا تھا۔

کئی اسمگلروں نے متحد ہو کر اس پر کئی بار حملے کیے تھے لیکن انہیں ایسا لگتا تھا جیسے وہ کوئی شیطان ہے۔ ان کے اندر کی باتیں جانتا ہے۔ ان کے حملوں اور ان کی ایک ایک حرکت کو سمجھ کر اپنا بچاؤ کرتا ہے اور ان کی گردنیں اڑا دیتا ہے۔ اس کے بارے میں یہ متفقہ رائے تھی کہ وہ ایک جنونی قاتل ہے۔ اسے انسانی کھوپڑیاں جمع کرنے کا شوق ہے۔ پہاڑی کے ایک حصے میں بے شمار انسانی کھوپڑیاں تھیں۔ اتنی زیادہ تھیں کہ ان کھوپڑیوں کا ایک چھوٹا سا ٹیلا بن گیا تھا۔ وہ انہیں دیکھ کر خوش ہوتا تھا۔ اپنی تلوار لے کر زرہ بکتر پہن کر بڑے فخر سے ان کھوپڑیوں کے اوپر کھڑا ہوتا تھا۔ ادھر ادھر ایسے دیکھتا تھا جیسے پوچھ رہا ہو "کیا اور کوئی سر رہ گیا ہے؟ سروں کو سر کرنا میرا مشغلہ ہے۔"

فی زمانہ ٹرانسفارمر مشین کے ذریعے ٹیلی پیتھی سیکھی جا رہی تھی لیکن ایسی ٹیلی پیتھی کا علم عارضی ہوتا ہے۔ کچھ عرصے پہلے یورپ نے اینٹی ٹیلی پیتھی میڈیسن یعنی ٹیلی پیتھی مخالف دوا تیار کی تھی۔ اس دوا کو اسپرے کیا جاتا تھا اور جو ٹیلی پیتھی جاننے والا اس اسپرے کی ہوئی فضا میں سانس لیتا تھا' اس کی ٹیلی پیتھی کا علم اس کے دماغ سے محو ہو جاتا تھا۔ ختم ہو جاتا تھا۔ ماضی میں مشین سے سیکھنے والے بے شمار افراد ٹیلی پیتھی کے علم سے محروم ہو گئے تھے۔ صرف وہی رہ گئے تھے۔ جنہوں نے قدرتی طور سے برسوں کی عبادت و ریاضت سے یہ علم حاصل کیا تھا۔

میرا اور آمنہ فرہاد کا یہ علم کبھی مٹنے والا نہیں تھا۔ ہماری آخری سانسوں تک رہنے والا تھا کیونکہ یہ قدرتی طور پر پائیدار تھا۔ ہماری طرح جس نے بھی یہ علم سیکھا تھا' وہ کبھی کسی سے مات نہیں کھا سکتے تھے۔ ان کا علم قائم رہنے والا تھا۔ زاؤ کوم کوبرا نے بھی قدرتی طریقوں کو اپنایا تھا کئی برسوں تک دن رات محنت کرتا رہا تھا۔ اس کے اندر اس علم کی پختگی تھی۔

ناتا کا کوڈو اور دونوں گاڈ فادر نے گرو دیو کے ہاتھوں سے پوتر جل پیا تھا۔ اس جل میں ایسا نشہ تھا جس نے انہیں اپنے آپ سے غافل کر دیا تھا۔ اس غفلت کے دوران میں انہوں نے اپنے اندر ایک آواز سنی تھی۔ وہ آواز انہیں زاؤ کوم کوبرا کے پاس جانے کا حکم دے رہی تھی۔ وہ اسی کوبرا کی آواز تھی۔ وہ خیال خوانی کے ذریعے ان تینوں کے اندر آ کر بولتا رہا تھا۔

وہ تینوں اس خیال خوانی کو نہ سمجھ سکے۔ انہیں یہ بھی نہ معلوم ہو سکا کہ تمام رات غفلت سے سونے کے دوران میں ان پر تنویمی عمل کیا گیا تھا اور کوبرا نے انہیں اپنا معمول بنالیا تھا۔ وہ تینوں بیدار ہونے کے بعد یہی سمجھ رہے تھے کہ وہ پہلے کی طرح یوگا کے ماہر ہیں۔ نہ کوئی ان کے دماغ میں آیا ہے' نہ آ سکے گا۔

وہ تینوں اس برفانی علاقے میں پیدل چلتے ہوئے کوبرا کے غار میں پہنچ کر اس کے سامنے جھک گئے۔ وہ خوش ہو کر بولا "مجھے جھکے ہوئے سر اچھے لگتے ہیں۔ میں اٹھے ہوئے سروں کو کاٹ کر پھینک دیا کرتا ہوں۔"

ناتا کا کوڈو نے کہا "ہم ساری زندگی تمہارے سامنے سر جھکائیں گے۔ تم ہمارے جھکے ہوئے سروں کو دشمنوں کے سامنے اٹھا دو۔ ان کے سر ہمارے سامنے جھکا دو۔"

"تم جو چاہتے ہو۔ وہی ہو گا۔ جب تم یہاں سے جاؤ گے تو کوئی ٹیلی پیتھی جاننے والا تمہیں کسی طرح کا نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔"

"ہم نہیں جانتے کہ تم کتنے طاقت ور ہو مگر ہمیں بدھ مندر کے گرو نے بتایا ہے کہ تم زہریلے بھی ہو اور فولادی بھی۔ ہمارا پہلا دشمن فرہاد بھی کچھ ایسا ہی ہے۔ زہریلا بھی ہے اور فولادی بھی اور وہ پانچ ٹیلی پیتھی جاننے والے دشمن بائرن ٹوڈ' ہاروے اور۔۔۔"

کوبرا نے ہاتھ اٹھا کر کہا "آگے نہ بولو۔ میں جانتا ہوں۔ تمہارے ایک ایک دشمن کو جانتا ہوں۔ تم یہاں سے جاؤ۔ اپنے آس پاس ایسے سیکیورٹی گارڈز رکھو جو یوگا کے ماہر ہوں ان کے سوا کسی پر کبھی بھروسا نہ کرو۔ کسی سے روبرو ملاقات نہ کرو۔ اپنے تمام دشمنوں سے صرف فون' فیکس اور ای میل کے ذریعے رابطہ کرو۔ میں تمہارے پیچھے رہ کر ان تمام دشمنوں کو ہلاک نہیں کروں گا۔ اپاہج بنا دوں گا۔ تمہارے دوسرے دشمن انہیں دیکھ کر عبرت حاصل کرتے رہیں گے۔"

وہ تینوں وہاں سے چلے آئے۔ ایک گاڈ فادر نے ناناکا سے کہا "زاؤ کوم کوبرا کو دیکھنے سے دہشت طاری ہو جاتی ہے۔ میرا دل کہتا ہے۔ یہ دشمنوں کو ہمارے علاقے سے مار بھگائے گا۔"

ناناکا نے کہا "یہ ہمارے اندر کی باتیں جانتا ہے۔ ضرور ٹیلی پیتھی جانتا ہو گا پھر گرو نے کہا تھا یہ بہت زہریلا ہے۔ ہمارے جس دشمن کی شامت آئے گی۔ وہ اس کے سامنے آئے گا اور زہریلی موت مارا جائے گا۔"

"کیا اب ہم شہر واپس جائیں گے؟"

ناناکا نے کہا "میں تو جا رہا ہوں۔ وہاں چھپ کر دیکھوں گا کہ کوبرا کے سہارے دشمنوں کو للکارنے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔"

"ٹھیک کہتے ہو۔ پہلے چھپ کر کوبرا کی طاقت کو آزمانا چاہیے۔ دیکھنا چاہیے کہ وہ کیا کر سکتا ہے۔"

ہانگ کانگ میں ان کے کئی خفیہ اڈے تھے۔ وہ ایک دوسرے سے جدا ہو کر اپنی اپنی خفیہ رہائش گاہ میں آ گئے۔ وہاں ناناکا کوڈو کے اندر یہ خیال پیدا ہوا کہ اپنے دونوں مشیروں دی کلر اور دی ونر سے رابطہ کرنا چاہیے۔ دراصل کوبرا نے خیال خوانی کے ذریعے اسے مائل کیا تھا۔ اس نے ای میل کے ذریعے دی کلر سے رابطہ کیا۔ اسے اپنا فون نمبر بتا کر کہا "مجھ سے ابھی رابطہ کرو۔"

تھوڑی دیر بعد ہی فون کا بزر سنائی دیا۔ اس نے موبائل کو آن کیا اور کہا "ہیلو! میں ناناکا کوڈو بول رہا ہوں۔"

"میں ہوں دی کلر! ہم سب حالات سے مجبور ہو کر روپوش ہو گئے ہیں۔ ایسا لگتا ہے جیسے مدتوں بعد تمہاری آواز سن رہا ہوں۔ تم خیریت سے ہو؟"

"خیریت سے ہوں اور یہ سمجھ رہا ہوں کہ جلد ہی ہماری یہ روپوشی ختم ہو جائے گی۔ ہمیں ایک ایسی طاقت حاصل ہوئی ہے۔ جس کے سامنے ٹیلی پیتھی جاننے والے دشمن ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔"

"بڑی اچھی خبر سنا رہے ہو۔ ایسی کون سی طاقت حاصل ہو گئی ہے۔"

ناناکا اسے زاؤ کوم کوبرا کے بارے میں بتانے لگا۔ دی کلر نے تمام باتیں سننے کے بعد کہا "وہ کوبرا ٹیلی پیتھی بھی جانتا ہے اور زہریلا بھی ہے پھر تو دشمنوں پر بھاری پڑ سکتا ہے لیکن غیر معمولی علم اور غیر معمولی صلاحیتیں حاصل ہونے کے بعد بھی پوری ذہانت اور حاضر دماغی سے کام نہ لیا جائے تو تمام غیر معمولی صلاحیتیں دھری کی دھری رہ جاتی ہیں۔"

ناناکا نے کہا "بے شک ہم نہیں جانتے کہ کوبرا ہمارے دشمنوں کے مقابلے میں اپنے علم اور اپنی صلاحیتوں سے کس طرح کام لے گا۔ اس لیے میں پہلے چھپ کر دشمنوں کو للکاروں گا۔ جب وہ مجھے تلاش کریں گے اور مجھ پر حملہ آور ہونا چاہیں گے تو دیکھوں گا کہ کوبرا کیسی جوابی کارروائی کرے گا۔ تم اس سلسلے میں کیا مشورہ دیتے ہو؟"

"تمہیں یہی کرنا چاہیے فی الحال اپنی روپوشی میں کوبرا کو آزمانا چاہیے۔ ویسے کوبرا سے ملاقات کرنے سے پہلے تمہیں مجھ سے مشورہ کرنا چاہیے تھا۔"

"ہم بہت پریشان تھے۔ جس انداز میں ہم نے کوبرا تک رسائی حاصل کی ہے۔ وہ کچھ عجیب تھا ہم اس سے سحر زدہ ہو گئے تھے۔ اس وقت تم سے مشورہ لینے کا خیال دل میں نہیں آیا۔ خیال آتے ہی تم سے مشورہ کر رہا ہوں۔"

"ناناکا! ہم لین دین والی دنیا میں رہتے ہیں۔ یہاں کچھ لینے کے لیے دینا پڑتا ہے اور کسی کو کچھ دینے سے پہلے اس سے کچھ وصول کرنا پڑتا ہے۔ کوبرا تمہیں اپنا علم' اپنی صلاحیتیں' اپنی طاقت اور اپنا وقت تمہیں دے رہا ہے۔ کیا اس کے عوض تم سے کچھ وصول نہیں کر رہا ہے؟ کیا اس کا کوئی مطالبہ نہیں ہے؟"

"وہ کیا مطالبہ کرے گا؟ اس کے پاس کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں ہے۔ ہم نے اس کے غار میں

ہیرے جواہرات اور سونے کی اینٹیں دیکھی ہیں۔ پتا نہیں وہ مستقل اسی غار میں رہتا ہے یا امیرانہ شان و شوکت سے کہیں شہری زندگی بھی گزارتا ہے۔"

دی کلر نے کہا "یقیناً وہ دہری زندگی گزار رہا ہو گا۔ وہ ہیرے جواہرات اور سونے کی اینٹیں لے کر کسی دور افتادہ غار میں بیٹھے بیٹھے زندگی نہیں گزارے گا اور یہ نہ کہو کہ وہ کسی چیز کا محتاج نہیں ہے۔ انسان کو جتنا ملتا ہے اتنی ہی اس کی ضرورت اور محتاجی بڑھتی جاتی ہے۔ ایک ملک فتح کرنے کے بعد دوسرے تیسرے اور پھر ساری دنیا کو فتح کرنے کی خواہش پیدا ہو جاتی ہیں۔"

ناناکا نے کہا "کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ کوبرا ہمارے انڈر ورلڈ کے علاقے فتح کرے گا؟"

"یہ تو تمہیں کوبرا سے پوچھنا چاہیے تھا۔ صاف صاف معاہدہ کرنا چاہیے تھا۔ وہ خدا کے نام پر تمہاری مدد نہیں کر رہا ہے۔ وہ کیا چاہتا ہے؟ تمہیں اس سے پوچھنا چاہیے تھا۔"

"تم درست کہتے ہو۔ مجھے پوچھنا چاہیے تھا۔ ویسے اب وہ رابطہ کرے گا تو میں ضرور لین دین کے معاملات طے کروں گا۔"

"تم انتظار نہ کرو کہ وہ تم سے رابطہ کرے گا۔ تمہیں خود رابطہ کر کے اس سے معاملات طے کرنے چاہئیں۔"

"ہماری ملاقات اس سے غار میں ہوئی تھی۔ وہاں کوئی فون نہیں تھا۔ اس غار میں فیکس اور ای میل کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس نے کہا ہے کہ وہ خود ہی رابطہ کیا کرے گا۔"

"کسی برے وقت میں اس کی مدد ضروری ہو گی تو کیا اس کا انتظار کرتے رہو گے؟"

"وہ بہت پہنچا ہوا ہے۔ اس نے کہا ہے کہ وہ ہماری نگرانی کرتا رہے گا اور ہم پر کوئی آنچ نہیں آنے دے گا۔ یہی آزمانے کے لیے تو ہم ابھی چھپے ہوئے ہیں۔"

"ناناکا! تم دشمنوں کے حملوں سے بری طرح بدحواس ہو گئے ہو۔ ان سے نجات حاصل کرنے کے لیے آنکھیں بند کر کے کوبرا پر بھروسا کر رہے ہو۔ یقین سے کہہ رہے ہو کہ وہ تمہاری نگرانی کر رہا ہے مگر تم سے دور رہ کر کیسے کر رہا ہے؟ میرے ذہن میں تو ایک ہی بات آتی ہے کہ وہ خیال خوانی کے ذریعے نگرانی کر رہا ہے۔ تمہاری عقل کیا کہتی ہے؟"

ناناکا سوچ میں پڑ گیا پھر بولا "ہاں یہی بات سمجھ میں آ رہی ہے۔ وہ ہمارے دماغوں میں آ کر ہماری نگرانی کر رہا ہو گا۔"

"یعنی یہ مان رہے ہو کہ کوبرا نے تمہارے دماغ میں جگہ بنا لی ہے۔ تم تینوں گاڈ فادرز یوگا کے ماہر ہو لیکن اس کی سوچ کی لہروں کو اپنے اندر محسوس نہیں کر رہے ہو۔ اس وقت بھی وہ تمہارے اندر ہو گا۔ ہماری باتیں سن رہا ہو گا اور تمہارے ذریعے میرے اندر بھی پہنچ چکا ہو گا۔"

"شاید یہی ہو رہا ہے۔ میں زاؤ کوم کوبرا کو مخاطب کر رہا ہوں "مسٹر زاؤ! تم ابھی موجود ہو۔ پلیز مجھ سے باتیں کر کے یہ الجھن دور کرو۔"

وہ دونوں فون کے ذریعے گفتگو کر رہے تھے۔ تھوڑی دیر خاموش رہ کر انتظار کرنے لگے لیکن ناناکا کوڈو کے دماغ میں خاموشی رہی۔ کوبرا کا جواب سنائی نہیں دیا۔ وہ دی کلر سے بولا "میرے اندر خاموشی ہے اگر وہ ہوتا تو ضرور بولتا۔ میں یوگا کا ماہر ہوں۔ اس کی سوچ کی لہروں کو محسوس کر سکتا ہوں۔ وہ جب بھی آئے گا میں اسے محسوس کر لوں گا۔"

"اگر اس نے تمہیں ہپناٹائز کیا ہو گا تو کبھی اسے محسوس نہیں کر سکو گے۔"

"کیسی باتیں کرتے ہو اگر وہ ایسا کرتا تو کیا مجھے خبر نہ ہوتی۔ ہم تینوں گاڈ فادرز نے اس کے غار میں جا کر ایک گھنٹے تک اس سے گفتگو کی تھی پھر واپس آ گئے تھے۔ میں اس ایک گھنٹے تک ہوش و حواس میں تھا۔ اسے ہپناٹائز کرنے کا موقع ہی نہیں ملا تھا۔"

"تم بھول رہے ہو۔ تم تینوں گاڈ فادرز نے مندر کے آشرم میں ایک رات گزاری تھی۔ اس رات نیند کے دوران میں تمہارے ساتھ کیا ہوا ہو گا۔ یہ تم نہیں جان سکو گے۔"

"دی کلر! تم مجھے تشویش میں مبتلا کر رہے ہو۔ ایسا ہوتا ہے جس پر تنویمی عمل کیا جاتا ہے۔ وہ بعد میں بھول جاتا ہے کہ اس پر عمل کیا گیا ہے۔ کیا میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا ہے؟"

"صرف تمہارے ساتھ ہی نہیں۔ ان دو گاڈ فادرز کے ساتھ بھی یہی ہوا ہے۔"

"تو پھر کوبرا کو یہ بات چھپانا نہیں چاہیے اگر وہ میرے اندر ہے تو مجھ سے گفتگو کرنا چاہیے۔"

دی کلر نے کہا "ہو سکتا ہے۔ وہ ابھی تمہارے اندر موجود نہ ہو۔ اپنے کسی معاملے میں کہیں مصروف ہو۔ تم اسے بعد میں مخاطب کرو تو شاید تمہیں اپنے اندر جواب ملے گا۔"

ناناکا بری طرح پریشان ہو گیا تھا۔ اس کے مشیر دی کلر نے اسے سمجھا دیا تھا کہ وہ زاؤ کوم کوبرا کا معمول اور محکوم بن

چکا ہے۔ اس نے آج تک کبھی کسی کی برتری تسلیم نہیں کی تھی۔ آج حالات نے اسے کوبرا کے آگے کم تر بنا دیا تھا۔ وہ دوسروں پر حکومت کرتا آیا تھا۔ اب کوبرا اس پر حکومت کرنے والا تھا۔ اسے اپنی ذلت کا احساس ہو رہا تھا لیکن وہ ذلت سے بچنے کے لیے اب کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

وہ بری طرح مایوس ہو کر دی کلر سے بولا "میں فرہاد اور دوسرے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کا غلام نہیں بننا چاہتا تھا۔ ان سے محفوظ رہنے کے لیے کوبرا کا سہارا لیا ہے اور اس نے بڑی مکاری سے مجھے اپنا غلام بنا لیا ہے۔ کسی بھی ٹیلی پیتھی جاننے والے پر بھروسا نہیں کیا جا سکتا۔"

دی کلر نے کہا "اب افسوس کرنے سے کیا ہوگا۔ فرہاد اور بائرن ٹوڈ جیسے بڑے بڑے دشمن تمہارے مقابلے پر ہیں۔ ان پر غالب آ کر گاڈ فادر کی حیثیت سے زندہ رہنے کے لیے کسی نہ کسی بڑی طاقت کے آگے تمہیں جھکنا ہی تھا۔ کوبرا نے تمہیں جھکا لیا ہے۔ پلیز اب مجھ سے رابطہ نہ کرنا۔ میں نہیں چاہتا کہ وہ تمہارے ذریعے میرے اندر پہنچ جائے۔"

دی کلر نے رابطہ ختم کر دیا پھر اس نے اپنے دوسرے ساتھی دی ونر کو فون کے ذریعے ناناکا اور دونوں گاڈ فادرز کے متعلق بتایا اور کہا "میں نے اپنا یہ فون بند کر دیا ہے۔ تم بھی کوئی فون اٹینڈ نہ کرو فیکس اور ای میل کے ذریعے بھی ختم کردو۔"

دی ونر نے کہا "ہانگ کانگ میں ٹیلی پیتھی جاننے والے دشمنوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ ہمیں کچھ عرصے کے لیے یہ ملک چھوڑ دینا چاہیے۔"

وہ دونوں اس بات پر متفق ہو گئے کہ وہ یورپ کے کسی ملک میں جا کر رہیں گے لیکن وہ ایسا نہ کر سکے۔ ناناکا نے کوبرا کی مرضی کے مطابق دی کلر سے رابطہ کیا تھا۔ کوبرا اس کے ذریعے دی کلر کی آواز اور لب و لہجہ سن چکا تھا پھر مصروفیات کے باعث چلا گیا تھا۔ اس نے چند گھنٹے کے بعد دی کلر کے دماغ میں آ کر کہا "ہیلو! میں زاؤ کوم کوبرا بول رہا ہوں۔"

دی کلر کہیں باہر جانے کی تیاری کر رہا تھا۔ اپنے اندر اس کی آواز سنتے ہی جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔ کوبرا نے کہا "تمہیں مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ مجھے بھی تمہارے جیسے ذہین مشیروں کی ضرورت ہے۔ میں تمہیں غلام نہیں بناؤں گا۔ مجھے اپنا دوست سمجھو۔"

"تم مجھے غلام بناؤ یا دوست بناؤ۔ تم میرے اندر آ چکے ہو۔ اپنی مرضی سے کچھ بھی کر سکتے ہو۔ تمہاری ٹیلی پیتھی کی دنیا میں ہم جیسے لوگ آزاد نہیں رہ سکتے۔ ہمیں کسی نہ کسی کی پابندی میں رہنا ہی پڑتا ہے۔"

"تم میرے کام آتے رہو گے تو آئندہ دیکھو گے کہ میں تم پر کسی طرح کی پابندی عائد نہیں کر رہا ہوں۔"

"ٹھیک ہے آنے والا وقت بتائے گا کہ تم میرے ساتھ کیسا سلوک کر رہے ہو۔"

"میں تم سے صرف مشورے طلب کروں گا۔ ناناکا ٹیلی پیتھی جاننے والے دشمنوں سے بہت پریشان ہے۔ میں ان دشمنوں کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اب وہ تینوں گاڈ فادرز ان دشمنوں سے مرعوب اور دہشت زدہ نہیں ہیں۔ تمہارا کیا مشورہ ہے۔ مجھے اس سلسلے میں کیا کرنا چاہیے؟"

دی کلر نے کہا "یوں زبانی دعویٰ کرنے سے فرہاد اور دوسرے ٹیلی پیتھی جاننے والے تینوں گاڈ فادرز کی طاقت کو تسلیم نہیں کریں گے۔ عملی طور پر کچھ کرنا ہوگا۔"

"یہی تو میں پوچھ رہا ہوں کہ کیا کرنا ہوگا؟"

"فرہاد آج کل میڈم مارلی کے ساتھ ہے۔ تم ناناکا سے کہو۔ وہ مارلی سے رابطہ کرے۔ ناناکا نے اس پر دو بار حملے کیے ہیں اور ناکام رہا۔ مارلی کو تیسرے حملے کی دھمکی دی جائے۔"

"تم یہ مشورہ دے رہے ہو کہ ناناکا، مارلی پر پھر ایک بار حملہ کرے۔"

دی کلر نے کہا "بے چارہ ناناکا کیا حملہ کرے گا۔ یہ سارا ٹیلی پیتھی کا کھیل ہے۔ تمہیں حملہ کرنا ہوگا اور یہ ظاہر کرنا ہوگا کہ بائرن ٹوڈ اور اس کے دوسرے ٹیلی پیتھی جاننے والے ساتھی مارلی پر حملے کر رہے ہیں۔"

"تمہارا یہ مشورہ بہت خوب ہے۔ میں ابھی خود کو ٹیلی پیتھی جاننے والے کی حیثیت سے ظاہر کرنا نہیں چاہتا ہوں۔ فرہاد اور مارلی کو اس دھوکے میں رکھا جائے کہ ناناکا کے ٹیلی پیتھی جاننے والے بائرن ٹوڈ وغیرہ ان پر حملے کر رہے ہیں۔"

"مارلی اور فرہاد ہانگ کانگ کے کسی علاقے میں ہیں۔ مارلی کا ٹوسیٹر جہاز اور ہیلی کاپٹر پرائیویٹ فلائنگ کمپنی کے احاطے میں کھڑے ہوئے ہیں۔ اس طرح یقین ہو جاتا ہے کہ مارلی ہانگ کانگ میں ہے۔ وہاں کسی نہ کسی اعلیٰ سرکاری افسر کو ضرور معلوم ہوگا کہ مارلی ہانگ کانگ کے کس علاقے میں ہے۔"

"ٹھیک ہے۔ میں کسی سرکاری افسر کے دماغ میں گھس کر مارلی کا پتا ٹھکانا معلوم کروں گا۔ تم آرام کرو۔ تمہارے اور دی ونر کے دماغوں کو فوراً لاک کرنا ضروری ہے۔ آئندہ کوئی دشمن تمہارے اندر نہیں آ سکے گا۔"

کوبرا نے اس کے دماغ پر قبضہ جمایا وہ بستر پر آ کر لیٹ گیا پھر آنکھیں بند کر لیں۔ اس نے کہا تھا "دی کلر کو غلام نہیں بنائے گا۔ اس پر پابندیاں عائد نہیں کرے گا" لیکن وہ ایسا کرنے لگا۔ اپنے مخالفین کی ٹیلی پیتھی سے انہیں محفوظ رکھنے کے لیے ایسا کرنا لازمی تھا۔

میں سونیا کے ساتھ ہانگ کانگ میں تھا۔ اصل مارلی لندن میں تھی۔ سونیا نے مارلی بن کر دشمنوں کو بڑی حد تک کامیابی سے اپنی طرف متوجہ کر لیا تھا۔ ہم نے بائرن ٹوڈ کو ٹریپ کیا تھا پھر ممبئی میں بیکر برائٹ کو معمول بنا لیا تھا۔ اس کے دوسرے ساتھیوں کو بھی پھانسنے والے تھے لیکن ہمیں ناناکا اور دوسرے دو گاڈ فادرز کا سراغ نہیں مل رہا تھا۔

ہم چھپنے والوں کو باہر نکالنا جانتے ہیں۔ سونیا نے کہا "اب مارلی کو لندن سے یہاں آنا چاہیے دشمنوں کو یہ دھماکا خیز اطلاع مل جانی چاہیے کہ وہ جم کاف جیسے گاڈ فادر سے شادی کر چکی ہے اور اسے یہاں کے تینوں گاڈ فادرز کے مقابلے میں لے آئی ہے اگر وہ تینوں اپنے بل میں سے نہیں نکلیں گے تو جم کاف ان کے علاقوں پر رفتہ رفتہ قبضہ جما لے گا۔"

اتنے بڑے چیلنج کے بعد وہ تینوں گاڈ فادرز کبھی چھپ کر نہیں رہ سکتے تھے۔ ویسے بھی ہماری لاعلمی میں کوبرا خود ہی مارلی تک پہنچنے کی پلاننگ کر رہا تھا۔

کچھ عرصے کی خاموشی کے بعد ہانگ کانگ میں پھر ہنگامے شروع ہونے والے تھے۔

○☆○

پہلے یوں لگتا تھا کہ الپا اور پارس کی دوستی اب نہیں ٹوٹے گی۔ ایک طویل عرصے کے بعد یہ گہری دوستی قائم ہوئی تھی لیکن صرف ایک بات پر الپا پھر یہ دوستی ہار گئی۔ پارس نے اسے کامیابیوں کے آسمان پر پہنچا دیا تھا لیکن اس نے پارس کا صرف ایک مطالبہ تسلیم نہیں کیا تھا۔

وہ چاہتا تھا کہ فلسطینی مسلمانوں کو بھی ٹیلی پیتھی سکھائی جائے اور یہ مطالبہ الپا کے یہودی مزاج کے خلاف تھا۔ اس نے پھر عادت کے مطابق پارس کو دھوکا دیا۔ ایک قابل اعتماد افسر کے ذریعے مشین کو دوسرے خفیہ اڈے میں چھپایا اور اپنے دماغ کو لاک کرا لیا۔ اس طرح پارس کو اپنے اندر آنے سے روک دیا۔ اب وہ فلسطینی مسلمانوں کی حمایت کے لیے اسے مجبور نہیں کر سکتا تھا۔

ایسی مخالفت سے الپا کو دو فائدے حاصل ہوئے۔ سب سے پہلا اور بڑا فائدہ یہ تھا کہ وہ پارس کی معمول نہیں رہی تھی۔ اس سے نجات حاصل کر چکی تھی۔ دوسرا فائدہ یہ ہوا کہ ٹرانسفارمر مشین صرف اس کی اپنی ملکیت بن گئی۔ پارس اس مشین پر اپنا حق نہیں جتا سکتا تھا۔

اس مخالفت سے نقصان بھی بہت ہوا۔ پچھلے دنوں پارس نے اس کے دماغ میں رہ کر تمام اہم راز معلوم کیے تھے۔ الپا نے آرمی اور انٹیلی جنس کے درجنوں افسران اور اہم افراد کو ٹیلی پیتھی سکھائی تھی اور خفیہ طور سے ٹیلی پیتھی جاننے والے بیس افراد کی مختصر سی ذاتی فوج بنائی تھی لیکن اب یہ خیال پریشان کرنے لگا کہ پتا نہیں پارس نے اس کے کتنے معمولوں کے دماغوں میں رازداری سے جگہ بنالی ہوگی۔

جب وہ ٹیلی پیتھی سکھانے کے بعد تنویمی عمل کے ذریعے انہیں معمول بنایا کرتی تھی۔ تب اسے یہ معلوم نہیں ہوتا تھا کہ وہ عمل کرنے کے دوران پارس اس کے اندر موجود رہتا تھا یا نہیں۔ اس کی مخالفت کے بعد یہ شبہ ہو رہا تھا کہ وہ ایسے وقت موجود رہتا ہوگا۔ اسے معلوم ہوگا کہ الپا نے کون سا خاص لب و لہجہ مقرر کیا ہے اور کس طرح اپنے معمولوں کے دماغوں کو لاک کیا ہے۔

یہ بات بڑی پریشان کن تھی۔ اپنا شبہ دور کرنے کے لیے لازمی تھا کہ دوبارہ اپنے تمام معمولوں پر تنویمی عمل کرے اور نئے لب و لہجے کے ساتھ ان کے دماغوں کو لاک کرے۔ یہ کام اتنا آسان نہیں تھا۔ خوب سوچنے اور سمجھنے کی ضرورت تھی کہ پارس کب اس کے معمولوں کے اندر نہیں آئے گا۔ یہ یقین کرنے کے بعد ہی کہ وہ موجود نہیں ہے۔۔ وہ دوبارہ انہیں اپنا معمول بنا سکتی تھی۔

طریقہ کار یہ ہو سکتا تھا کہ پہلے وہ کسی ایک معمول کے دماغ میں مسلسل دن رات رہتی۔ یہ سمجھنے کی کوشش کرتی رہتی کہ پارس وہاں نہیں ہے۔ تب مطمئن ہو کر اس معمول کو دوبارہ ہپناٹائز کرتی۔

اس کام میں بڑا وقت لگنے والا تھا۔ بڑے تحمل اور اطمینان کی ضرورت تھی اور ان دنوں اسے کہیں اطمینان اور سکون حاصل نہیں ہو رہا تھا۔ اس کے کئی خفیہ بنگلے تھے۔ وہ جگہ بدل بدل کر چھپ کر رہا کرتی تھی لیکن اب وہ رہائش گاہیں خفیہ نہیں رہی تھیں۔ پارس اس کے تمام راز معلوم کر چکا تھا۔ یہ خوف تھا کہ وہ جہاں رہے گی۔ پارس اسے دبوچنے کے لیے آ جائے گا۔

اس نے اپنے ایک معمول کے بیوی بچوں کے ساتھ رہنے کا ارادہ کیا تھا پھر خیال آیا اس تابع پر بھی بھروسا نہیں کیا جا سکتا۔ ہو سکتا ہے پارس اس کے دماغ میں آتا رہتا ہو۔

وہ پریشان ہوگئی تھی۔ پارس سے چھپ کر رہنے کا مسئلہ تھا۔ کیسے رہتی؟ کہاں رہتی؟

وہ کسی ہوٹل میں یا کسی کے بنگلے میں پے انگ گیسٹ کی حیثیت سے رہ سکتی تھی۔ پارس اسے ہر جگہ تلاش نہیں کرسکتا تھا لیکن دوسرے ملکوں کی طرح اسرائیل میں بھی غیر ملکی جاسوس اور سیکرٹ ایجنٹس آتے رہتے تھے اور طرح طرح کے بہروپ میں رہتے تھے۔ اسرائیل کے یہودی جاسوس ایسے غیر ملکیوں کی تلاش میں رہتے تھے۔ جس پر شبہ ہوتا تھا اس کا محاسبہ کرتے تھے۔ الپا نے سوچا۔ "وہ کہیں بھی چھپ کر رہے گی تو اپنے ہی یہودی جاسوس اس کا محاسبہ کریں گے کیونکہ کسی نے اس کا اصلی چہرہ کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ خود کو الپا کہتی تو کوئی تسلیم نہ کرتا۔ تسلیم کرانے کے لیے خیال خوانی کا مظاہرہ کرنا پڑتا۔ ایسا کرنے سے وہ پارس اور اس کے ماتحت سراغ رسانوں کی نظروں میں آسکتی تھی۔"

بڑی مشکلات پیدا ہورہی تھیں۔ وہ اپنے ہی ملک میں چھپ کر محفوظ نہیں رہ سکتی تھی۔ جبکہ برسوں سے چھپ کر رہتی آئی تھی لیکن اب حالات بدل گئے تھے۔ کتنے ہی آرمی اور انٹیلی جنس والے ٹیلی پیتھی جانتے تھے۔ وہ اس کے دماغ میں گھسنا چاہتے تو وہ سانس روک کر انہیں بھگا دیتی۔ اس طرح بھی وہ الپا کی حیثیت سے ظاہر ہوجاتی۔

اس نے پہلے کبھی خود کو ظاہر نہیں کیا اور نہ اب ظاہر ہونا چاہتی تھی۔ اب ایک ہی راستہ رہ گیا تھا کہ وہ کچھ عرصے کے لیے ملک سے باہر چلی جائے۔ وہ کسی دوسرے ملک میں رہ کر آرام سے خیال خوانی کرسکتی تھی۔ اپنے معمولوں کو دوبارہ ہپناٹائز کرکے پارس کو ان کے دماغوں سے دور رکھ سکتی تھی۔

اس کے لیے یہی مناسب تھا۔ وہ اپنے ملک سے زیادہ دور نہیں جانا چاہتی تھی۔ چونکہ جانا ضروری ہوگیا تھا۔ اس لیے قاہرہ کی طرف روانہ ہوگئی۔ سفر کے دوران میں ایک شخص اس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ یہ سوچ کر چلی تھی کہ قاہرہ میں کسی کو دوست بنائے گی پھر اسے آلہ کار بنا کر اپنے ساتھ رکھے گی تاکہ تنہا نہ رہے اور کوئی اس پر شبہ نہ کرے۔

اس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھے ہوئے شخص نے پوچھا "تم کہاں جارہی ہو؟ کیا تنہا ہو؟"

"ہاں بالکل تنہا ہوں۔ میں نے بیوہ ہونے کے بعد دوسری شادی نہیں کی۔"

"کیوں نہیں کی؟ تمہارے جیسی حسین اور جوان عورت کو تنہا نہیں رہنا چاہیے۔"

وہ اسے جوان کہہ رہا تھا۔ پچھلے دنوں پارس نے اس سے کہا تھا "تم نے مجھ سے طلاق لینے کے بعد اتنی عیاشی کی ہے کہ اندر سے کھنڈر بن کر رہ گئی ہو۔ صرف اوپر سے حسین اور جوان دکھائی دیتی ہو۔ کوئی عقل کا اندھا ہی تمہیں دیکھ کر الو بنے گا۔ اسے پارس کے اس تبصرے پر بڑا غصہ آیا تھا اور اب وہ اپنے ہم سفر کے منہ سے اپنی تعریف سن کر خوش ہورہی تھی۔ اس ہم سفر نے پوچھا "قاہرہ میں کہاں رہوگی؟"

"میں پہلی بار وہاں جارہی ہوں۔ وہاں کچھ عرصے تک ہوٹل میں رہوں گی۔ سنا ہے دریائے نیل کا ساحلی منظر خوب صورت اور قابل دید ہوتا ہے اگر وہ جگہ پسند آئی تو میں وہاں اپنے لیے کوئی بنگلا خرید لوں گی۔"

"اس کا مطلب ہے بہت امیر کبیر ہو۔ آج کل میں بھی کنوارا ہوں۔"

"آج کل کا مطلب کیا ہوا؟ کیا پہلے کنوارے نہیں تھے؟"

"پہلے شادی شدہ تھا۔ عجیب اتفاق ہے۔ تمہارا شوہر مرگیا۔ میری بیوی چھوڑ کر چلی گئی ہے میں دوسری شادی کے لیے انٹرویو دینے جارہا ہوں۔"

"وہ کون ہے؟ جو شادی سے پہلے انٹرویو لینے والی ہے۔"

"وہ بہت مالدار ہے۔ تم کبھی سوچ بھی نہیں سکتیں کہ اس کے پاس کتنی دولت ہے اگر میرا یہ سفر کامیاب رہا اور میں اس کے پاس زندہ سلامت پہنچ گیا اور اس نے جو کام دیا ہے وہ پورا کردوں گا تو وہ مجھ سے شادی کرلے گی۔"

"ایسا کون سا کام ہے جسے کرنے کے بعد تم انٹرویو میں کامیاب ہوجاؤ گے اور تم زندہ سلامت پہنچو گے تو وہ تم سے شادی کرلے گی۔"

"مجھے افسوس ہے۔ میں اس سلسلے میں کچھ نہیں بتا سکوں گا۔ یہ کچھ ذاتی اور پرائیویٹ قسم کا معاملہ ہے۔"

الپا اپنی سیٹ پر سے اٹھ کر بولی "کوئی بات نہیں۔ میں ذرا واش روم سے آرہی ہوں۔"

وہ ٹوائلٹ کی طرف جانے لگی۔ وہ پہلے ہی اس کے خیالات پڑھ چکی تھی۔ وہ ایک اسمگلر تھا۔ ایک بہت ہی مالدار عورت کے لیے کام کرتا تھا۔ اس سے شادی کا خواہش مند تھا۔ اس عورت نے کہا تھا کہ تل ابیب کے ایک جوہری کے پاس بیش قیمت ہیرے ہیں۔ اگر وہ انہیں چرا کر لے آئے گا تو وہ اس سے شادی کرلے گی۔

وہ انہیں چرا کر لے جارہا تھا۔ تل ابیب سے روانہ ہوتے وقت اس نے ہیروں کی چرمی تھیلی کو الپا کی نظروں سے بچا کر اس کے بیگ میں رکھ دیا تھا تاکہ کسٹم والے اسے گرفتار نہ کریں۔ اسے یقین تو نہیں تھا لیکن امید تھی کہ شاید ایک عورت کی پوری طرح تلاشی نہیں لی جائے گی تو وہ ہیرے بعد میں الپا سے وصول کرے گا۔

الپا یہ تماشا دیکھ چکی تھی۔ اس نے کسٹم چیکنگ سے گزرتے وقت چیک کرنے والے کو غائب دماغ رکھا تھا۔ وہ ہیرے ابھی اسی کے ہینڈ بیگ میں رکھے ہوئے تھے۔ انہیں ابھی قاہرہ کے کسٹمز والوں کے سامنے سے گزرنا تھا۔ اس اسمگلر نے انہیں الپا کے آسرے پر چھوڑ دیا تھا۔

وہ کسٹمز چیکنگ کے وقت الپا کے ساتھ تھا۔ دھڑکتے دل سے سوچ رہا تھا۔ وہ ہیرے یہاں سے نکل پائیں گے یا نہیں؟ اسے گرفتاری کا خوف نہیں تھا اس کے خیال میں الپا گرفتار ہونے والی تھی لیکن وہ ہیرے اگر نہ لے جاتا تو وہ مالدار عورت اسے لفٹ نہ دیتی۔

ایک کسٹمز آفیسر نے الپا کے ہینڈ بیگ کو چیک کیا۔ اس کے اندر سے وہ چرمی تھیلی نکلی جس میں پانچ عدد بیش قیمت ہیرے رکھے ہوئے تھے۔ الپا نے اس افسر کے دماغ پر قبضہ جمالیا تھا۔

وہ ان ہیروں کو چرمی تھیلی سے نکال کر دیکھ رہا تھا۔ الپا نے کہا "یہ امی ٹیشن ہے۔ نقلی ہیرے ہیں۔ بالکل اصلی دکھائی دیتے ہیں۔"

افسر نے انہیں الٹ پلٹ کر دیکھتے ہوئے کہا "مجھے تو اصلی دکھائی..... دے رہے ہیں۔ جو چیز نقلی ہوتی ہے۔ وہ نقلی ہی دکھائی دیتی ہے۔"

افسر نے یہ کہہ کر ہیروں کو چرمی تھیلی میں ڈالا پھر انہیں ہینڈ بیگ میں رکھ کر بولا "آپ جاسکتی ہیں۔"

الپا اپنا سامان لے کر آگے بڑھ گئی۔ وہ اسمگلر بھی اپنا مختصر سا سامان چیک کرانے کے بعد ائرپورٹ کی عمارت سے باہر آیا۔ الپا کو دور سے دیکھ کر دوڑتا ہوا اس کے پاس پہنچا پھر بولا "میں تمہیں ڈھونڈ رہا ہوں۔ تم مجھے چھوڑ کر یہاں آگئی ہو۔"

وہ بولی "سفر ختم ہوا، ساتھ ختم ہوا، تم اپنے راستے جاؤ۔ میں اپنے راستے جاؤں گی۔"

"یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ تم نے اتنا بڑا کام کیا ہے۔ میں تمہیں انعام دوں گا۔ تمہاری رہائش کا انتظام کروں گا۔ آؤ میرے ساتھ چلو۔"

"سوری۔ میں کسی کا احسان نہیں لیتی۔ تم اس عورت کے پاس انٹرویو دینے جاؤ۔"

"ٹھیک ہے۔ مجھے وہ تھیلی دو۔ جس میں ہیرے ہیں۔"

"وہ نقلی ہیرے لے کر کیا کرو گے؟"

"وہ نقلی نہیں اصلی ہیں۔ تم نے کسٹم کے آفیسر کو خوب دھوکا دیا ہے۔"

"کیا بک رہے ہو۔ میں اس افسر کو کیوں دھوکا دوں گی۔ میں تل ابیب سے یہ نقلی ہیرے لے کر آئی ہوں۔"

"تم نہیں لائی ہو۔ میں لایا ہوں۔ میں نے انہیں تمہارے بیگ میں رکھ دیا تھا۔ ایسے قیمتی ہیرے دیکھ کر تمہاری نیت بدل گئی ہے۔"

الپا نے اپنا ہینڈ بیگ کھول کر اس تھیلی کو نکالتے ہوئے کہا "تم بکواس کررہے ہو۔ میں نقلی ہیرے لے کر آئی ہوں۔ یہ نقلی ہی رہیں گے۔ تمہارے کہنے سے اصلی نہیں ہوجائیں گے۔"

اس نے چرمی تھیلی سے ان ہیروں کو نکال کر اسے دکھایا۔ اس کے دماغ پر قبضہ جمایا۔ وہ انہیں حیرانی سے دیکھنے لگا۔ ایک ایک ہیرے کو اٹھا کر کہنے لگا "میں تو سفید چمکتے ہوئے اصلی ہیرے لے کر آیا تھا لیکن یہ تو پیلے پیلے، نیلے نیلے ہیرے ہیں۔ بالکل نقلی ہیں۔"

وہ بولی "اب یقین آیا کہ میرے نقلی ہیرے ہیں۔ اب جاؤ یہاں سے۔"

"کیسے جاؤں؟ یہ اصلی سے نقلی کیسے ہوگئے۔ میں انہیں اپنی ہونے والی بیوی کے پاس لے جاؤں گا وہ انہیں دیکھ کر میری بات کا یقین کرے گی۔"

وہ الپا سے چرمی تھیلی لے کر اس میں ہیرے دکھانا چاہتا تھا لیکن ذرا سی دیر کے لیے غائب دماغ ہوگیا۔ اس نے وہ ہیرے الپا کو دیے اور چرمی تھیلی اپنے سفری بیگ میں رکھ لی۔ وہاں سے ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر چلا گیا۔

الپا نے محض تفریح کے لیے اسے الو بنایا تھا۔ وہ بڑے مسائل کے درمیان الجھی ہوئی تھی۔ خود کو تھوڑی دیر کے لیے ان الجھنوں سے دور رکھنا چاہتی تھی۔ اس نے ہوٹل میں پہنچ کر اپنے لیے ایک کمرا لیا پھر وہاں آرام سے لیٹ کر خیال خوانی کرنے لگی۔ وہ صبح سے بار بار اپنے قابل اعتماد ٹیلی پیتھی جاننے والے ایک معمول کے دماغ میں جارہی تھی۔ اسے یقین ہورہا تھا کہ پارس اس کے دماغ میں نہیں آرہا ہے۔ تب وہ دوبارہ اسے ہپناٹائز کرنے لگی۔

اس نے اس ایک معمول کو کامیابی سے دوبارہ اپنا بنالیا۔ ویسے حقیقت یہ تھی کہ پارس کو اس کے کسی معمول سے دلچسپی نہیں تھی۔ اس نے کبھی کسی کے دماغ میں جانے

کی زحمت گوارا نہیں کی تھی۔ اسے خود پر اتنا اعتماد تھا کہ جب کبھی اسے کسی طرح کی جوابی کارروائی کرنا ہوگی تو وہ کر گزرے گا۔

الپا نے اپنی ذاتی ٹیلی پیتھی جاننے والی فوج کے دوسرے معمول کو آزمایا۔ بار بار اس کے دماغ میں جاتی رہی پھر اسے بھی دوبارہ ہپناٹائز کرکے اپنے یقین کے مطابق معمول بنالیا۔

وہ خوا مخواہ اتنی محنت کررہی تھی۔ اپنے اطمینان کے لیے یہ ضروری بھی تھا۔ وہ کبھی دماغی سکون کے لیے، تفریح کے لیے نکل جاتی تھی۔ کبھی ہوٹل میں آکر کمرے کو اندر سے بند کرکے خیال خوانی میں مصروف ہوجاتی۔ اپنے معمولوں پر دوبارہ تنویمی عمل کرنے لگتی تھی۔

چھ دن اور چھ راتوں تک محنت کرتے رہنے کے بعد اس نے اپنے بیس معمولوں کو مکمل اعتماد کے ساتھ پھر سے اپنا بنالیا۔ اس بات کا اطمینان ہوا کہ اب وہ تنہا نہیں ہے۔ اس کے بیس عدد جانثار ہیں۔ جو اس کے ایک اشارے پر اس کے لیے جانیں دے سکتے ہیں۔

پارس سے مخالفت کے بعد اس نے یہ بڑی کامیابی حاصل کی تھی۔ اس نے اپنے دو جانثاروں کو اپنے پاس قاہرہ میں بلالیا۔ ان سے کہا "ہم اپنے چہرے اور شخصیت بدل کر تل ابیب جائیں گے تم میں سے ایک میرا شوہر کہلائے گا اور دوسرا میرا بھائی بن کر رہے گا مگر بھائی بننے والے کو یہاں کسی سے شادی کرنی ہوگی۔ اس عورت کو اور دو لاوارث بچوں کو ہپناٹائز کرکے اپنے بیوی بچے ثابت کرنا ہوگا۔ اس طرح ہم ایک خاندان کے افراد بن کر وہاں جاکر رہائش اختیار کریں گے۔"

وہ دونوں جانثار اس کے احکامات پر عمل کرنے لگے۔ ایک حسین عورت اور دو لاوارث بچوں کو تنویمی عمل کے ذریعے اپنا فیملی ممبر بنانے لگے۔

الپا نے یروشلم کے ایک آرمی افسر کو اپنا معمول بنایا تھا۔ اس نے الپا کے حکم کے مطابق ٹرانسفارمر مشین کے مختلف حصوں کو الگ الگ لکڑی کے مختلف ڈبوں میں پیک کرنے کے بعد ایک خفیہ اڈے میں پہنچا دیا تھا۔ اس سے پہلے وہ مشین فارم ہاؤس کے ایک تہ خانے میں تھی۔ یہ راز پارس کو معلوم تھا اور کوئی آرمی افسران بھی جانتے تھے الپا اپنے ساتھ اس مشین کو بھی وہاں سے لے گئی تھی۔ پارس اس مشین کے ذریعے اس کا سراغ لگا سکتا تھا۔ آرمی افسران کے بھی دماغوں میں پہنچ کر اس مشین کے بارے میں معلوم کرسکتا تھا۔ اسی لیے الپا نے بڑی رازداری سے اس مشین کو دوسری جگہ منتقل کرا دیا تھا۔

وہ خود روپوش رہنے کے دوران میں مطمئن رہی کہ وہ مشین اس مقام پر پوری طرح محفوظ ہے اور اس خفیہ اڈے کے بارے میں کوئی کچھ نہیں جانتا ہے صرف ایک آرمی افسر اس کا رازدار تھا۔

اس نے خیال خوانی کے ذریعے اس افسر سے رابطہ کیا۔ اس کے خیالات پڑھے یہ اطمینان ہوا کہ وہ مشین اس خفیہ اڈے میں محفوظ تھی۔ اس نے افسر سے پوچھا "کیا تم اس خفیہ اڈے میں جاتے ہو۔"

"یس میڈم! دو دن پہلے گیا تھا۔ بار بار جانا مناسب نہیں سمجھتا ہوں۔ کوئی بھی میرا تعاقب کرکے اس خفیہ اڈے تک پہنچ سکتا ہے۔"

"درست کہتے ہو۔ مشین کے سلسلے میں اسی طرح محتاط رہنا چاہیے۔ اب میں تمہارے دماغ میں رہ کر اس خفیہ اڈے کو دیکھنا چاہتی ہوں۔ یہ یقین کرنا چاہتی ہوں کہ وہ مشین آئندہ بھی وہاں محفوظ رہے گی اور میں کسی کی نظروں میں آئے بغیر اسے استعمال کرسکوں گی۔ تم ابھی وہاں چلو۔"

وہ جیپ میں بیٹھ کر اس طرف روانہ ہوگیا۔ الپا نے پوچھا "وہ مشین میں نے وہاں سے منتقل کرائی ہے اس سلسلے میں دوسرے افسران کو تجسس ہوگا۔ کیا کسی نے اس سلسلے میں تم سے کچھ پوچھا تھا۔"

"جی ہاں! تل ابیب سے بھی کئی افسران آئے تھے۔ وہ میرے علاوہ دوسرے افسران سے بھی پوچھ رہے تھے کہ میڈم کہاں ہیں؟ اور وہ مشین تہ خانے میں کیوں نہیں ہے۔ وہ بڑی سختی سے پوچھ رہے تھے۔ میں اب تک لاعلمی ظاہر کرتا رہا ہوں۔"

وہ جیپ ڈرائیو کرتا ہوا، چھوٹی بڑی پہاڑیوں کے درمیان سے گزر کر ایک غار کے سامنے پہنچا۔ اپنی جیپ کو غار کے اندر بڑی دور تک لے گیا۔ وہاں لکڑی کے بڑے بڑے ڈبے رکھے ہوئے تھے۔ جن میں مشین کے مختلف حصے پیک تھے۔

وہ ان ڈبوں کو دیکھتے ہی چونک گیا۔ الپا نے اس کے خیالات سے معلوم کیا۔ لکڑی کے وہ ڈبے کھلے پڑے تھے اور سب کے سب خالی دکھائی دے رہے تھے۔ ایک نظر میں معلوم ہوگیا کہ ان ڈبوں کو توڑ کر مشین کے تمام حصے غائب کردیے گئے تھے۔

الپا نے چیخ کر پوچھا "یہ کیا ہے؟ یہ ڈبے کس نے توڑے

ہیں؟ مشین کون لے گیا ہے؟"

وہ افسر حیران پریشان گم صم کھڑا تھا۔ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ٹوٹے ہوئے ڈبوں کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے خیالات بتا رہے تھے کہ وہ بے قصور ہے۔ اس کی لاعلمی میں اس مشین کو وہاں سے چرایا گیا ہے۔ الپا نے غصے سے پوچھا "تم تو کہہ رہے تھے کہ یہ جگہ محفوظ ہے تو مشین کہاں ہے؟ مجھے مشین چاہیے ورنہ میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گی۔"

اس افسر نے اپنا ریوالور نکالتے ہوئے کہا "میڈم آپ مجھے ہلاک نہ کریں۔ میں خود شرم سے مررہا ہوں۔ آپ نے جو ذمے داری مجھے سونپی تھی۔ میں اسے پورا نہ کرسکا۔ ایک مشین کی حفاظت نہ کرسکا۔ میں خود کو سزائے موت دے رہا ہوں۔"

الپا نے اس کے ہاتھ سے ریوالور گرا دیا پھر کہا "تم ابھی نہیں مروگے۔ پہلے میں معلوم کروں گی کہ مشین کس نے چرائی ہے پھر تمہاری زندگی اور موت کا فیصلہ کروں گی۔"

ان خالی ڈبوں کو دیکھتے ہی الپا کے دماغ میں پارس کا خیال آیا وہی ایک دشمن تھا۔ وہی ایک ایسا شیطان تھا جو بڑی مکاری سے اس خفیہ اڈے تک پہنچ کر مشین کو چرا سکتا تھا۔ اس نے فوراً خیال خوانی کے ذریعے اسے مخاطب کیا "پارس! میں بول رہی ہوں۔ میں جانتی تھی تم انتقامی کارروائی ضرور کروگے۔ کبھی نہ کبھی مجھے بہت بڑا نقصان پہنچاؤ گے مگر یہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ مجھے روپوش رہنے کے معاملے میں الجھا کر اتنی جلدی ٹرانسفارمر مشین چرا کر لے جاؤ گے۔"

"اچھا تو وہ مشین چوری ہوچکی ہے اور تمہاری کھوپڑی میں صرف یہی بات آرہی ہے کہ میں نے اسے چرایا ہے۔"

"تمہارے سوا کوئی ایسا نہیں کرسکتا۔ میں نے صرف تمہارے ہی ڈر سے اس مشین کو دوسرے خفیہ اڈے میں چھپایا تھا مگر تم وہاں بھی پہنچ گئے۔ اب لاکھ باتیں بناؤ۔ اس چوری سے انکار کرو مگر میں کبھی یقین نہیں کروں گی۔ تم نے بہترین دوست بن کر بدترین دشمنی کی ہے۔"

"تم یقین نہ کرو۔ تم مجھے الزام دے کر گولی نہیں مارو گی۔ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکو گی۔ یقین کرسکتی ہو تو کرلو۔ مشین میں نے نہیں چرائی۔ میں تو یہ بھی نہیں جانتا کہ تم نے اسے کسی دوسری جگہ منتقل کیا ہے۔ اپنی عادت کے مطابق مجھ پر شبہ کررہی ہو مگر سچ جاننے کی بھی کوشش کرو۔ ورنہ مشین چرانے والے دشمن تمہیں آئندہ بھی نقصان پہنچاتے رہیں گے اور تم مجھے ہی اپنا دشمن سمجھتی رہو گی۔"

اس نے اپنا سانس روک لیا۔ الپا کی سوچ کی لہریں اس کے دماغ سے نکل گئیں۔ وہ سوچنے لگی "شاید وہ درست کہہ رہا ہے۔ وہ مجھ سے انتقام لے کر بڑے فخر سے کہہ سکتا تھا کہ اس نے مجھے مشین سے محروم کردیا ہے۔"

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر ٹہلنے لگی۔ اتنی اہم مشین سے محروم ہوجانا کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ اسے ایسا لگ رہا تھا۔ جیسے وہ اپنی سانسوں سے محروم ہوگئی ہے۔ وہ بڑے حوصلے سے اس محرومی کو برداشت کررہی تھی۔

اس کی عقل کہہ رہی تھی کہ اسے اتنا بڑا نقصان صرف پارس ہی پہنچا سکتا ہے اور کوئی دشمن ہے ہی نہیں۔ دوسرے معاملات میں کئی دشمن تھے لیکن ان میں اتنا دم خم نہیں تھا کہ وہ اتنی بڑی مشین چرا کر لے جاتے۔ اسے جب بھی فائدہ پہنچتا رہا تو پارس سے اور جب بھی نقصان پہنچتا رہا تو پارس سے لہٰذا وہ گھوم پھر کر اسے ہی چور سمجھ رہی تھی۔

اسے اپنے قابل اعتماد آرمی افسر پر غصہ آنے لگا۔ اس نے بڑے یقین سے کہا تھا کہ اس خفیہ اڈے تک کوئی نہیں پہنچ سکے گا۔ وہ دوبارہ اس کے دماغ میں آکر غصہ دکھانا چاہتی تھی لیکن اس کے اندر پہنچتے ہی معلوم ہوا کہ خفیہ اڈے میں آرمی کے دو افسران مسلح جوانوں کے ساتھ پہنچے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک افسر الپا کے اس قابل اعتماد افسر سے کہہ رہا تھا "وہ ٹرانسفارمر مشین سرکاری ملکیت ہے۔ تم نے اسے یہاں لاکر چھپایا تھا۔ تمہیں بتانا ہوگا کہ تم درپردہ کس ملک کے لیے کام کررہے ہو۔ اس مشین کو کہاں پہنچانا چاہتے تھے؟ اگر تم جھوٹ بولو گے تو ہم تمہیں زخمی کرکے تمہارے دماغ سے حقیقت معلوم کرلیں گے۔"

اس افسر نے جواب دیا "میں ایک محب وطن آرمی افسر ہوں۔ پلیز مجھے غدار نہ سمجھیں۔ میں نے میڈم الپا کے حکم سے ایسا کیا تھا۔ آپ میڈم سے پوچھ سکتے ہیں۔"

"میڈم نے تمہیں یہاں مشین چھپانے کے لیے کیوں کہا تھا؟"

"یہ تو میڈم جانتی ہیں کہ وہ ایسا کیوں کررہی تھیں۔ انہوں نے خود پر تنویمی عمل بھی کرایا تھا۔ اپنے دماغ کو لاک کرایا تھا۔ میرا اندازہ ہے کہ وہ دشمن ٹیلی پیتھی جاننے والوں سے خطرہ محسوس کررہی تھیں۔"

الپا نے اس محاسبہ کرنے والے اعلیٰ افسر کے دماغ میں پہنچنا چاہا۔ اس نے سانس روک لی۔ وہ اپنے قابل اعتماد افسر کے ذریعے بولی "میں الپا بول رہی ہوں۔ ابھی تمہارے دماغ میں آنا چاہتی تھی تم نے سانس روک لی۔ مجھے اپنے اندر آنے دو۔ میں کچھ باتیں کرنا چاہتی ہوں۔"

اس اعلیٰ افسر نے کہا "سوری میڈم یہاں میں' میرا یہ ساتھی افسر اور یہ مسلح جوان میرے اپنے خاص لوگ ہیں۔ آپ نے جتنے آرمی کے افراد کو ٹیلی پیتھی سکھائی ہے۔ ہم نے ان سب کے دماغوں کو لاک کرا دیا ہے۔ آپ ہماری سینیر SENIOR ہیں لیکن ہم آپ کو بھی اپنے اندر نہیں آنے دیں گے۔"

الپا نے اپنے قابل اعتماد افسر کے ذریعے کہا "یہ کیا بکواس کررہے ہو؟ مجھے اپنے اندر کیوں نہیں آنے دو گے؟ کیا مجھے ناقابل اعتماد سمجھ رہے ہو؟ یا ان چند آرمی کے جوانوں کے ساتھ بغاوت کررہے ہو۔"

"ہم آرمی والے دن رات اپنے ملک اور قوم کی خدمت کرتے رہتے ہیں۔ بغاوت ہم نہیں کررہے ہیں۔ آپ کررہی ہیں۔ آپ اس ملک میں ٹیلی پیتھی کی فوج تیار کررہی تھیں لیکن درپردہ ہمیں دھوکا دے کر اپنی ایک ذاتی فوج بھی تیار کرچکی ہیں۔"

"یہ جھوٹ ہے۔ میں نے اپنی کوئی ذاتی فوج تیار نہیں کی ہے۔ تم بکواس کررہے ہو۔"

"آپ جانتی ہیں کہ ہماری انٹیلی جنس کے سراغ رساں کتنے ذہین اور تجربے کار ہیں۔ انہیں آپ کی دوغلی حرکتوں کا علم ہوچکا ہے۔ وہ ثابت کرچکے ہیں کہ آپ ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی ایک خفیہ ذاتی فوج تیار کررہی ہیں۔"

"وہ سراغ رساں جسے فوج کہہ رہے ہیں۔ وہ میرے چند سیکیورٹی گارڈز ہیں۔ مجھے یہ حق حاصل ہے کہ میں اپنے اطمینان کے مطابق پرسنل سیکیورٹی کو مستحکم کروں۔"

"آپ کو تحفظ فراہم کرنا ہمارا فرض ہے۔ ہم آپ کے لیے ہمیشہ سے یہی کرتے آرہے ہیں لیکن مشین تیار کرتے ہی آپ ڈکٹیٹر بن گئی ہیں۔ ایک ملک میں ایک ہی فوج ہوتی ہے۔ آپ اپنے لیے دوسری فوج تیار کررہی تھیں۔ آپ کو ایسی مجرمانہ حرکتوں سے باز رکھنے کے لیے ہم نے مشین کو اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔"

الپا نے چونک کر پوچھا "کیا؟ یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ کیا تم اس مشین کو چرا کر لے گئے ہو؟"

"ہم نے جو کچھ کیا ہے۔ اسے چوری نہیں کہتے۔ وہ مشین سرکاری ملکیت ہے۔ اسے سرکاری تحویل میں پہنچایا گیا ہے۔ آپ کو اس قانونی کارروائی پر اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔"

ذرا دیر کے لیے الپا پر سکتہ طاری ہوگیا تھا۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اس کے اپنے لوگ مشین کو اس طرح چھین کرلے جائیں گے۔ وہ چیخ کر بولی "یہ تمہاری قانونی کارروائی نہیں بدمعاشی ہے۔ مشین کو سرکاری تحویل میں لینے کے لیے مجھ سے کہا جاسکتا تھا۔ وہ مشین میرے پاس غیر محفوظ نہیں تھی۔ اس سلسلے میں مجھ سے مشورہ کیا جاسکتا تھا۔"

"اگر ہم مشورہ کرتے تو آپ اس مشین کو کسی تیسرے خفیہ اڈے میں پہنچا دیتیں۔ ہمارا ایک سراغ رساں آپ کے اس معمول افسر کا تعاقب کرکے یہ جگہ دیکھ چکا تھا پھر اس سے پہلے کہ وہ مشین یہاں سے کہیں اور منتقل کی جاتی' ہم نے اسے سرکاری تحویل میں پہنچا دیا ہے۔"

دوسرے اعلیٰ افسر نے کہا "میڈم ہم آپ کے معمول افسر کو اس الزام میں گرفتار کررہے ہیں کہ اس نے آپ کے مجرمانہ احکامات کی تعمیل کی ہے۔"

"یو شٹ اپ! تم مجھے مجرم کہہ رہے ہو۔ میں اپنی پوری زندگی صرف اپنے ملک اور اپنی قوم کے لیے وقف کرکے برسوں سے تنہا ٹیلی پیتھی کے ذریعے بڑے بڑے کارنامے انجام دیتی آرہی ہوں۔ آج تم لوگ مجھے مجرم کہہ کر مجھ سے دشمنی کررہے ہو۔ میں تمہیں ایسی عبرت ناک سزا دوں گی کہ پھر کوئی مجھے مجرم کہنے کی جرات نہیں کرسکے گا۔"

وہ ہنستے ہوئے بولا "ہم پہلے ہی جانتے تھے کہ آپ ایسی ہی جوابی کارروائیاں کرنا چاہیں گی اور یہ بھول جائیں گی کہ اب ہم آرمی والے بھی ٹیلی پیتھی جانتے ہیں۔ آپ کے جواب میں ہم بھی ٹیلی پیتھی کا ہتھیار استعمال کرسکتے ہیں۔ ہم اپنے لیے حفاظتی انتظامات کرچکے ہیں۔"

دوسرے اعلیٰ افسر نے کہا "آپ آرمی کے کسی بھی افسر کے خلاف کوئی کارروائی کریں گی تو ملک دشمن کہلائیں گی۔ ہم آپ کو نقصان پہنچا کر ایسا کوئی الزام اپنے سر نہیں لیں گے۔ آپ صلح صفائی کا راستہ اختیار کریں۔ کل صبح دس بجے تمام اکابرین کانفرنس ہال میں جمع ہورہے ہیں۔ وہاں مشین کے سلسلے میں آپ جو کہنا چاہتی ہیں۔ کہیں! ہماری شکایتیں بھی کریں تاہم فیصلہ ہمارے اکابرین کریں گے۔"

وہ الپا کے اس معمول افسر کو گرفتار کرکے لے گئے۔ یہ اس کی توہین تھی۔ وہ اپنے معمول کو گرفتاری سے نہیں بچا سکتی تھی۔ ٹیلی پیتھی کا مظاہرہ نہیں کرسکتی تھی کیونکہ وہاں سب ہی ٹیلی پیتھی جاننے والے یوگا کے ماہر تھے۔ وہ دماغی طور پر اپنی جگہ حاضر ہوکر غصے میں تلملانے لگی۔ اس کے ایک جانثار نے پوچھا "میڈم کیا بات ہے؟ آپ اچانک پریشان ہوگئی ہیں؟"

وہ اپنے دونوں جانثاروں کو آرمی افسران کی مخالفت کے بارے میں بتانے لگی۔ ایک جانثار نے کہا "ہمارے ان افسروں نے آپ سے ٹیلی پیتھی سیکھی ہے اور اب آپ سے دشمنی کررہے ہیں۔"

دوسرے جانثار نے کہا "وہ افسران محب وطن نہیں ہیں۔ وہ اپنی ایک الگ جماعت بنا کر بغاوت کررہے ہیں۔ اس مشین کو چرا کر ہمارے ملک کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔"

دوسرے دن دس بجے الپا خیال خوانی کے ذریعے کانفرنس ہال میں پہنچی۔ وہاں اس سے کہا گیا کہ مشین کو واقعی سرکاری تحویل میں لے لیا گیا ہے۔ وہ ٹیلی پیتھی جاننے والے افسران غدار نہیں ہیں چونکہ الپا بہت سے معاملات میں مصروف رہتی ہے۔ اس لیے مشین کو آرمی کے چند اعلیٰ افسران کے حوالے کیا گیا ہے۔ وہ اس مشین کے ذریعے ٹیلی پیتھی جاننے والی فوج تیار کریں گے۔"

الپا نے کہا "آپ لوگوں نے مجھ سے مشین طلب نہیں کی ہے بلکہ اسے چھین لیا ہے۔ یہ باتیں جواب کررہے ہیں' پہلے مجھ سے کیوں نہیں کی گئیں؟ آپ لوگوں کو مجھ پر بھروسا نہیں تھا۔ اس لیے آپ نے ایسے اقدامات کیے ہیں۔"

ایک اعلیٰ حاکم نے کہا "تمہارے خلاف یہ ثبوت مل چکا ہے کہ تم ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی ایک ذاتی فوج تیار کررہی ہو۔ ایک ملک میں دو حکمران اور دو فوجیں نہیں ہوتیں۔ دوسری فوج کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ بغاوت کے لیے تیار کی جارہی ہے۔"

"وہ فوج نہیں میرے سیکیورٹی گارڈز ہیں۔ آپ لوگوں کو غلط اطلاع دے کر میرے خلاف بھڑکایا جارہا ہے اگر آپ کو یقین ہے کہ میں باغی ہوں تو میری برسوں کی خدمات کو بھول کر ابھی فیصلہ سنا دیں کہ میں باغی ہوں۔ مجھے سزائے موت دی جائے گی یا اس ملک سے نکال دیا جائے گا۔"

ایک اور اعلیٰ حاکم نے کہا "آپ سے مشین لینے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم آپ پر بھروسا نہیں کرتے۔ ہماری پوری قوم آپ پر اندھا اعتماد کرتی ہے چونکہ آپ ہم سے چھپ کر اپنی ذاتی فوج تیار کررہی تھیں۔ اس لیے آرمی والوں نے بھی آپ کی لاعلمی میں وہ مشین آپ سے لی ہے۔ آپ کو یہ اطمینان ہونا چاہیے کہ آئندہ وہ مشین آرمی ہیڈ کوارٹر میں محفوظ رہے گی اور آرمی والے اپنے برسوں کے تجربات کے مطابق نئی نئی فوج تیار کرتے رہیں گے۔"

الپا نے کہا "آپ باتیں بنا رہے ہیں لیکن کھل کر یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ مشین مجھ سے کیوں لے لی گئی ہے؟ میں ثابت کردوں گی کہ میرے پاس صرف چھ ٹیلی پیتھی جاننے والے گارڈز ہیں۔ کوئی فوج نہیں ہے۔ میں نے قانون کے خلاف کوئی کام نہیں کیا ہے۔ مجھے اپنی مرضی سے چھ گارڈز رکھنے کا حق حاصل ہے۔ آپ قانوناً میرا جرم ثابت کریں پھر یہ بھی ثابت کریں کہ میں نے کبھی اپنے ملک اور اپنی قوم کو نقصان پہنچایا ہے اگر نہیں تو اب مشین کے ذریعے کیسے نقصان پہنچا سکتی ہوں؟ جب آپ ثابت نہ کرسکیں تو وہ مشین میرے حوالے کردیں۔"

آرمی کے ایک اعلیٰ افسر نے کہا "مشین کا تعلق فوج سے ہے۔ اس کے ذریعے ٹیلی پیتھی کے ہتھیار تیار کیے جائیں گے۔ لہٰذا یہ مشین فوج کی کسٹڈی میں رہا کرے گی۔ تم فوج کے ساتھ مل کر پہلے کی طرح ملک و قوم کی خدمت کرتی رہو گی۔"

"مجھے یہ نہ بتاؤ کہ میں کیا کرتی رہوں گی۔ میرا ایک مطالبہ ہے۔ وہ مشین میں نے تنہا اپنی محنت سے تیار کی ہے۔ وہ میری ہے۔ میرے پاس رہے گی۔ اگر وہ واپس نہ کی گئی تو میں ناانصافی کرنے والے تمام اکابرین سے ہمیشہ کے لیے رابطہ ختم کردوں گی۔"

ایک اعلیٰ افسر نے کہا "تم واضح الفاظ میں بغاوت کا اعلان کررہی ہو۔"

"تمہارے جیسے ملک دشمن افسران میری برسوں کی وفاداریوں کو بھول کر مجھے باغی کہو گے مگر تمہارے کہنے سے میری وطن پرستی میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ میں جو ہوں' جیسی ہوں اسے میری پوری یہودی قوم نے دیکھا ہے اور سمجھا ہے اگر آئندہ میری خدمات کی ضرورت نہیں رہی ہے تو میں بھی تم لوگوں سے تعلقات رکھنا ضروری نہیں سمجھتی۔ مجھے صرف یہ فیصلہ سنایا جائے کہ میری مشین مجھے واپس دی جائے گی یا نہیں؟ میں اپنی مشین کی چوری کا مقدمہ دائر کررہی ہوں۔ میں آج نہیں تو کل اس کا فیصلہ سنوں گی۔ بہتر ہے تم لوگ اس معاملے پر غور کرو اور کل صبح دس بجے اسی جگہ اپنا فیصلہ سنا دو۔ میں جارہی ہوں۔ کل آؤں گی۔ خدا تم لوگوں کو عقل سلیم عطا کرے۔"

کانفرنس ہال میں خاموشی چھا گئی۔ ایک اعلیٰ حاکم نے اور ایک اعلیٰ افسر نے باری باری الپا کو مخاطب کیا لیکن کوئی جواب نہیں ملا پھر ایک حاکم نے کہا "وہ جاچکی ہے۔ کل فیصلہ سننے آئے گی۔"

دوسرے حاکم نے کہا "یہ اچھا نہیں ہورہا ہے۔ ایک ہی ملک میں ٹیلی پیتھی جاننے والی دو پارٹیاں ہوں گی۔ دونوں ہی حب الوطنی کا دعویٰ کریں گی لیکن آپس میں عداوت رکھیں گی

تو ہمیں فائدہ پہنچنے کے بجائے نقصان پہنچتا رہے گا۔"

ایک اعلیٰ افسر نے کہا "اگر الپا مشین کی واپسی کا دعویٰ کرتی رہے گی تو ہم اسے محب وطن نہیں کہیں گے۔ وہ اب تک تنہا ٹیلی پیتھی جاننے والی تھی۔ اپنی من مانی کرتی رہتی تھی۔ ہم اس کی ٹیلی پیتھی کے خوف سے کچھ بولتے نہیں تھے۔ اس کے دباؤ میں رہا کرتے تھے۔ اب آپ لوگوں کو بھی اس کے دباؤ میں نہیں رہنا چاہیے۔"

دوسرے اعلیٰ افسر نے کہا "ہم کسی حال میں مشین اس کے حوالے نہیں کریں گے۔ وہ زیادہ سے زیادہ ہمارے خلاف انتقامی کارروائی کرے گی۔ ہم اس سے نمٹ لیں گے۔"

ایک حاکم نے کہا "ابھی الپا نے محاذ آرائی شروع نہیں کی ہے۔ اس سے پہلے ہی آپ اس سے نمٹنے کے لیے محاذ بنا چکے ہیں۔ ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ الپا کی ناراضگی سے کیا ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ ہم نادان نہیں ہیں۔ ہماری سیاسی عقل کہتی ہے کہ الپا کو ناراض نہ کیا جائے۔ اس کی عداوت بہت مہنگی پڑے گی۔ میں صاف طور سے الپا کی حمایت کا اعلان کرتا ہوں۔"

آرمی کے ایک اعلیٰ افسر نے کہا "مجھے اپنے آرمی افسران کا ساتھ دینا چاہیے لیکن میں میڈم الپا کے معاملے میں میڈم کی حمایت کروں گا۔ میرے جیسے اور کئی افسران ہیں۔ جو میڈم کو مشین واپس دینے کا فیصلہ سنائیں گے۔ صرف ایک مشین واپس کرنے سے ہمارے آپس کے تمام جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔"

ایک اعلیٰ افسر نے کہا "یہ تم نہیں بول رہے ہو۔ ابھی تمہارے اندر الپا ہے یا اس کے ٹیلی پیتھی جاننے والے جانثار ہیں۔ جو اس کی حمایت میں تمہاری زبان سے بول رہے ہیں۔"

دوسرے افسر نے کہا "اگر الپا کسی کو ٹیلی پیتھی سکھانا چاہے گی تو پہلے ہم اس سیکھنے والے کی پوری ہسٹری معلوم کریں گے۔ اس کی ذہانت اور صلاحیتوں کو آزمائیں گے' تب اسے مشین سے گزار کر اپنی فوج کا وفادار بنائیں گے۔ کسی کو بھی ملک کی سلامتی کے لیے الپا کا نہیں ملک کا وفادار رہنا چاہیے۔"

الپا نے یہ ظاہر کیا تھا کہ وہاں سے جا چکی ہے لیکن وہ وہیں خاموشی سے ان کی باتیں سن رہی تھی۔ وہاں اس کے حمایتی بھی تھے اور خاصی تعداد میں مخالفین بھی تھے۔ اس نے پارس کو مخاطب کیا۔

وہ بولا "اب کیا ہوا؟ کیا چوری کے الزام میں گرفتار کرنے آئی ہو۔"

"نہیں؟ چور میرے گھر کے ہی لوگ ہیں۔ میرے ملک کے آرمی افسران نے مشین مجھ سے چھین لی ہے۔"

"یہ تمہارا آپس کا معاملہ ہے۔ میرے پاس کیوں آئی ہو؟"

"یہ کہنے آئی ہوں کہ تم سے بڑا شیطان اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ تم نے خود مشین نہیں چرائی ہے مگر مشین کے ذریعے ہمارے درمیان فساد پیدا کر رہے ہو۔ ہمیں ایک دوسرے کی مخالفت پر مجبور کر رہے ہو۔"

"اگر میں ایسا کر رہا ہوں تو تم آرمی والوں کی مخالفت نہ کرو۔"

"مجھ سے زبردستی میری مشین چھین لی گئی ہے۔ یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ میں قابل اعتماد نہیں ہوں آرمی والے قابل اعتماد ہیں۔ کیا اس ناانصافی پر مجھے غصہ نہیں آئے گا؟ کیا میں اپنی توہین برداشت کرلوں تم نے مجھے اس مقام پر پہنچایا ہے۔ ان افسران کے دماغوں میں رہ کر مجھے مشین سے محروم کر رہے ہو۔"

"محرومیت کیسی؟ اگر گھر سے ایک چیز چوری ہو کر گھر میں ہی رہتی ہے تو اسے چوری نہیں کہتے۔ مشین تمہارے ہی ملک میں ہے۔ تمہارے ہی لوگوں کے پاس ہے۔ تم اسے دیکھ دیکھ کر خوش ہوتی رہو۔"

"خوش ہو رہے ہو۔ میرا مذاق اڑا رہے ہو۔ تم نے سمجھ لیا تھا کہ میں نے مشین کو تمہارے پاس جانے نہیں دیا تھا تو کسی اور کے پاس بھی رہنے نہیں دوں گی۔ اپنی حکمرانی قائم رکھنے کے لیے وہ مشین میرے لیے بہت ضروری ہے۔ اس لیے تم اس کے ذریعے ہمارے درمیان فساد پیدا کر رہے ہو۔"

"جو جرم میں نے نہیں کیا ہے۔ تم اسے میرے نام کر رہی ہو۔ ویسے یہ اچھا آئیڈیا ہے۔ اس مشین کے ذریعے تم سب کو آپس میں لڑایا جا سکتا ہے۔ تمہارا شکریہ تم نے اتنی اچھی تدبیر سجھائی ہے۔ میں تمہیں مایوس نہیں کروں گا۔ آئندہ اس تدبیر پر عمل کروں گا۔"

یہ کہہ کر پارس نے سانس روک لیا۔ الپا کی سوچ کی لہریں وہاں سے رخصت ہو گئیں۔ وہ خود فرینکفرٹ میں کرونا کے ساتھ تھا۔ اس نے اس بنگلے کے مالک اور ایجنٹ کے دماغوں پر قبضہ جمایا تھا اور خود مالک مکان بن کر کرونا کے پاس آگیا تھا۔ وہ بنگلا خالی نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اس لیے اس کے ساتھ رہنے پر مجبور ہو گئی تھی۔

کرونا کو یہ بات پریشان کر رہی تھی کہ وہ پارس کے ساتھ ایک بنگلے میں ہی نہیں' ایک بیڈ روم میں بھی رہنے لگی تھی۔ اس طرف بے اختیار کھنچی جاتی تھی۔ اپنے مزاج کے مطابق کسی مرد کو منہ نہیں لگانا چاہتی تھی لیکن اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اس پاگل جوان میں کیسی خوبیاں ہیں۔ کیسی نامعلوم سی کشش ہے کہ بے اختیار اس کی طرف کھنچی جاتی ہے۔

وہ کچھ سمجھ نہیں پاتی تھی۔ ایک بے خودی کے عالم میں خود کو اس کے حوالے کر دیا کرتی تھی۔ بعد میں جھنجلاتی تھی کہ اسے اپنے تن من کا مالک کیوں بنا دیا ہے۔ ویسے وہ ضروری بھی تھا۔ جب دور تک تعلقات قائم ہو چکے تھے تو اس کے ساتھ بیوی کی حیثیت سے رہنے میں سلامتی تھی۔ دشمن اسے تلاش کر رہے تھے تیج پال کی ٹیم کا بڈی رابرٹ اسے تلاش کرنے کے لیے فرینکفرٹ آرہا تھا۔

پارس نے خود کو اس کی ضرورت بنانے کے لیے الپا بن کر اس سے رابطہ کیا تھا۔ جب کرونا کو معلوم ہوا کہ الپا اس کے اندر گفتگو کرنا چاہتی ہے تو اس نے انکار کر دیا تھا۔ اس سے پہلے بھی وہ سانس روک کر اسے بھگا چکی تھی۔ دوسری بار پارس کی شرارت سے یہ اندیشہ بڑھ گیا کہ الپا اس کے پیچھے پڑ گئی ہے۔ اسے تلاش کر رہی ہے۔ ایسے تمام دشمنوں سے محفوظ رہنے کے لیے اس نے رجسٹرار کے دفتر میں جاکر پارس سے شادی کرلی۔ یہ سرٹیفکیٹ حاصل کرلیا کہ وہ جیری نام کے اس جوان کی شریک حیات ہے۔

پارس نے اسے دوبارہ ہپناٹائز کیا تھا۔ اس کے دماغ میں یہ باتیں نقش کی تھیں کہ وہ پرائی سوچ کی لہروں کو محسوس کرکے سانس نہیں روکے گی بلکہ محسوس ہی نہیں کرے گی۔ اس کی شخصیت بدل چکی ہے اس کا نام کرونا نہیں میری ہے۔ نہ وہ یوگا کی ماہر ہے نہ ٹیلی پیتھی جانتی ہے۔ ایک عام سی عورت ہے اور اپنے شوہر جیری کے ساتھ ایک اچھی ازدواجی زندگی گزار رہی ہے۔

اس تنویمی عمل کے بعد وہ دہری زندگی گزار رہی تھی۔ ایک طرف کرونا کی حیثیت سے ٹیلی پیتھی جانتی تھی اور اپنے معمول جوزف وسکی کے ذریعے تیج پال کی ٹیم کے تمام منصوبے معلوم کرتی رہتی تھی۔ دوسری طرف کوئی اس کے دماغ میں آتا تو اس کی شخصیت بدل جاتی۔ وہ ٹیلی پیتھی سے محروم میری نامی ایک عام سی بیاہتا عورت بن جاتی۔

تیج پال کے چاروں ٹیلی پیتھی جاننے والے روس میں ٹرانسفارمر مشین تیار کر چکے تھے۔ دوسرے دن اس مشین کو آزمایا جانے والا تھا۔ جوزف وسکی دو ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو اسرائیل سے لایا تھا۔ انہیں فاعل کی حیثیت سے اس مشین میں استعمال کرنا تھا اور روسی آرمی کے دو ذہین اور تجربے کار افسران کو ٹیلی پیتھی سکھانی تھی اور ادھر کرونا نے یہ طے کیا تھا کہ وہ لوگ جتنے افراد کو ٹیلی پیتھی سکھائیں گے اور پھر انہیں ہپناٹائز کرکے اپنا معمول بنائیں گے تو وہ بھی انہیں اپنا معمول بنا لیا کرے گی۔

اس نے دوسرے دن پارس سے کہا "جیری میں چند گھنٹوں تک بہت مصروف رہوں گی۔ تم مجھے ڈسٹرب نہیں کرو گے۔ میرے بیڈ روم میں نہیں آؤ گے۔"

"میں نہیں آتا تو تم ہی مجھے بلاتی ہو۔ پہلے غصے سے کہا کرتی تھیں کہ اپنے قریب نہیں آنے دوں گی مگر تم بہت ہی جذباتی ہو۔ خود ہی پکے ہوئے پھل کی طرح میری آغوش میں آگرتی ہو۔"

اس نے بے بسی سے اسے دیکھا پھر کہا "پتا نہیں کیا بات ہے۔ تم سے دور رہنا چاہتی ہوں مگر رہا نہیں جاتا۔ تمہارے سینے سے لگنے اور تمہارے بازوؤں میں چھپنے کو جی چاہتا ہے۔ کبھی کبھی یوں لگتا ہے۔ جیسے تم کوئی پراسرار جادوگر ہو۔ مجھ پر جادو کرتے ہو اور میں بے اختیار تمہارے بازوؤں میں چلی آتی ہوں۔"

وہ بولا "مجھے بھی کچھ ایسا ہی لگتا ہے۔ جیسے تم کوئی ساحرہ ہو۔ تم نے سحر طاری کرکے اپنے پاس بلا کر پہلے میری عزت لوٹ لی۔ بعد میں مجھ سے کورٹ میرج کی۔"

کرونا نے کئی بار پارس کے دماغ میں رہ کر اس کے خیالات پڑھے تھے۔ اسے یہی معلوم ہوتا رہا کہ اس کا نام واقعی جیری ہے۔ پہلے وہ ایک پاگل خانے میں زیر علاج تھا۔ اب دماغی طور پر صحت مند ہو کر اپنے وطن فرینکفرٹ واپس آیا ہے۔ تاہم اب بھی پوری طرح نارمل نہیں ہے۔ بے تکی باتیں اور حرکتیں کرتا رہتا ہے اور اسے بھی پاگل بناتا رہتا ہے۔ ویسے اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا تھا۔ وہ فائدہ حاصل کر رہی تھی۔ اسی کی وجہ سے اس نے جوزف وسکی کو بڑی کامیابی سے اپنا معمول بنایا تھا اور آئندہ بڑی بڑی کامیابیاں حاصل کرنے والی تھی۔ فی الحال اسے شوہر بنا کر تحفظ حاصل کر رہی تھی۔

اس نے ناشتے کی میز سے اٹھ کر پارس سے کہا "میں بیڈ روم میں جا رہی ہوں۔ جب تک تمہارے پاس نہ آؤں۔ تم مجھے ڈسٹرب کرنے نہ آنا۔"

اس نے بیڈ روم میں جاکر دروازے کو اندر سے بند

کرلیا۔ پارس بھی تنہائی چاہتا تھا۔ وہ ناشتا کرنے کے بعد چائے پیتے وقت ایک اسرائیلی آرمی افسر کے دماغ میں پہنچ گیا۔ وہاں کانفرنس ہال میں مشین کے مقدمے کا فیصلہ ہونے والا تھا۔ جو ٹیلی پیتھی جاننے والے آرمی افسران الپا کی مخالفت کررہے تھے۔ انہوں نے اپنی ایک مضبوط ٹیم بنالی تھی۔ اس ٹیم کے لیڈر کا نام بن بورین تھا۔ وہ بری فوج کا کمانڈر تھا۔ وہ اور اس کی ٹیم کے افراد مشین کے ذریعے ٹیلی پیتھی سیکھ چکے تھے۔ انہوں نے شراب اور دوسرے نشے سے توبہ کی تھی۔ تنویمی عمل کے ذریعے ایک دوسرے کے دماغوں کو لاک کردیا تھا۔ الپا ان کے دماغوں میں نہیں پہنچ سکتی تھی لیکن ایسے آرمی ٹیلی پیتھی جاننے والے بھی تھے جو الپا کے وفادار تھے۔ پارس ایسے افراد کے ذریعے بن بورین اور اس کے ساتھیوں تک کسی وقت بھی پہنچ سکتا تھا۔

اس کانفرنس میں تمام اسرائیلی اکابرین موجود تھے۔ آرمی افسران بھی خاصی تعداد میں تھے الپا نے ایک آلۂ کار کے ذریعے کہا "میں یہاں موجود ہوں۔ فیصلہ سننے آئی ہوں۔"

ایک اعلیٰ افسر نے کہا "ہم تمام ٹیلی پیتھی جاننے والے یہاں اپنے اکابرین کے سامنے موجود ہیں۔ الپا کو بھی یہاں جسمانی طور پر موجود رہنا چاہیے۔ جب ہمیں دشمنوں سے خطرہ نہیں ہے تو اسے بھی نامعلوم خطرات کا بہانہ کرکے روپوش نہیں رہنا چاہیے۔"

الپا نے کہا "تم لوگ اپنے کمانڈر بن بورین کے معمول ہو۔ اس کے حکم سے یہاں چلے آئے ہو لیکن وہ خود روپوش ہے۔ جب تم سب کسی طرح کا خطرہ محسوس نہیں کررہے ہو تو تمہارے لیڈر بن بورین کو بھی خطرہ محسوس نہیں کرنا چاہیے اور یہاں حاضر ہوجانا چاہیے۔"

ایک حاکم نے کہا "الپا اور بن بورین' دونوں کو جسمانی طور پر یہاں حاضر ہونا چاہیے۔"

دوسرے حاکم نے کہا "بے شک فریقین کی موجودگی میں عدالتی فیصلے ہوا کرتے ہیں۔ کوئی ایک موجود نہ ہو تو اس مقدمے کی تاریخ بڑھادی جاتی ہے۔"

"میں نہیں چاہتی کہ تاریخ بڑھائی جائے۔ مشین کی تحویل کا فیصلہ آج ہی ہوگا۔ بن بورین کو یہاں حاضر ہونے کا حکم دیا جائے۔ میں بھی دس منٹ کے اندر یہاں پہنچ جاؤں گی۔"

ایک افسر نے کہا "ہمارا کمانڈر بن بورین راضی ہے۔ وہ بھی دس منٹ کے اندر آرہا ہے۔"

ایک حاکم نے کہا "یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ دونوں نے ہماری بات مان لی ہے۔ دونوں یہاں حاضر ہورہے ہیں اگر یہ دونوں مشین کے سلسلے میں بھی ہمارے فیصلے کو تسلیم کریں گے تو یہ آپس کا جھگڑا ہمیشہ کے لیے ختم ہوجائے گا۔ ورنہ یہ مشین ہمارے ملک اور ہماری قوم کے لیے بہت بڑی مصیبت بن جائے گی۔"

دس منٹ گزر گئے۔ بن بورین اپنے دو ماتحت افسروں کے ساتھ اس کانفرنس ہال میں آیا۔ اس کے تمام حمایتی اس کی آمد پر تالیاں بجانے لگے۔ وہ ایک سیٹ کے پاس آکر بیٹھنے سے پہلے بولا "میں اپنے ملک کے اعلیٰ حکام کا وفادار ہوں۔ ان کی عزت کرتا ہوں۔ آپ دیکھ رہے ہیں۔ ان کے حکم کے مطابق حاضر ہوگیا ہوں لیکن الپا ابھی تک نہیں آئی ہے۔"

الپا نے اپنے ایک آلہ کار کی زبان سے کہا "میں بن بورین کی طرح احمق نہیں ہوں۔ جھوٹی اور مکار بھی نہیں ہوں۔ میں نے بن بورین کو جھوٹا اور فریبی ثابت کرنے کے لیے خود یہاں آنے کا وعدہ کیا تھا اور میں ثابت کرچکی ہوں۔ یہ بن بورین نہیں ہے۔ اس فراڈ نے اپنی یہ ڈمی بھیجی ہے۔ یہ پلاننگ کی ہے کہ میں اسے یہاں دیکھ کر آؤں گی تو یہ مجھے گولی ماردے گا۔"

بن بورین نے کہا "یہ جھوٹ کہہ رہی ہے۔ میں بن بورین ہوں۔ بری فوج کا کمانڈر ہوں۔ الپا یہاں نہ آنے کے لیے مجھے جھوٹا اور فریبی کہہ رہی ہے۔"

الپا کے آلۂ کار نے اپنا ریوالور نکال کر بن بورین کا نشانہ لیتے ہوئے کہا "تم مروگے تو بن بورین کا جھوٹ اور فریب ثابت ہوجائے گا۔"

یہ کہتے ہی اس نے بن بورین کو گولی ماردی۔ ایک نہیں دو فائر کیے۔ وہ گولیاں کھاکر اپنی سیٹ پر سے نیچے گرا پھر فرش پر گرتے ہی ٹھنڈا پڑگیا۔ اس کے کتنے ہی حمایتی غصے میں آکر فائرنگ کرنے لگے انہوں نے اس آلہ کار کو گولی ماردی۔ فائرنگ کے باعث کانفرنس ہال میں بھگدڑ مچ گئی۔ اکابرین کرسیوں اور میزوں کے نیچے چھپنے لگے۔ فوج کے جوانوں نے جلد ہی ان فائرنگ کرنے والوں کو چاروں طرف سے گھیر کر ہتھیار پھینکنے پر مجبور کردیا۔

وہ ہنگامہ اچانک شروع ہوا تھا پھر اچانک خاموشی چھاگئی تھی۔ امن و امان قائم ہوگیا تھا۔ تمام اکابرین اپنی سیٹوں پر آکر بیٹھ گئے۔

الپا نے دوسرے آلۂ کار کے ذریعے کہا "میرے ایک آلہ کار کو خوامخواہ گولی ماری گئی ہے۔"

ایک آرمی افسر نے کہا "تم نے ہمارے کمانڈر کو ہلاک کیا ہے۔ ہم تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے۔"

الپا نے کہا "تمہارا کمانڈر زندہ ہے۔ جس کی لاش یہاں سے لے جائی گئی ہے وہ تمہارے کمانڈر کی ڈمی تھا۔ یہ بات تم سب جانتے ہو۔ وہ ابھی تمہارے اندر بول رہا ہوگا۔"

ایک آرمی افسر نے کہا "الپا نے ہم سب کے سامنے بن بورین کو ہلاک کیا ہے۔ اس کی لاش ہمارے حوالے کی جائے۔ ہم اسے تدفین کے لیے لے جائیں گے۔"

ایک افسر نے کانفرنس ہال میں آکر کہا "وہ لاش یہاں ساتھ والے کمرے میں ہے۔ ہماری انٹیلی جنس کے سراغ رسانوں نے اس کا معائنہ کیا تھا۔ یہ ثابت ہوگیا ہے کہ ہلاک ہونے والا بن بورین نہیں تھا۔ ماسک میک اپ کے ذریعے یہاں بن بورین بن کر آیا تھا۔"

اس لاش کو دوبارہ کانفرنس ہال میں لایا گیا۔ اس کے آدھے چہرے سے ماسک ہٹایا گیا تھا۔ تمام اکابرین کے سامنے باقی آدھے چہرے سے ماسک کو ہٹایا گیا۔ انٹیلی جنس کے دو سراغ رسانوں نے گواہی دی کہ وہ بن بورین نہیں ہے۔ یہاں دھوکا دینے آیا تھا۔

الپا نے کہا "میں نے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کیا ہے۔ میں چاہتی تو اپنی ڈمی بھیج کر اعلیٰ حکام کو دھوکا دے سکتی تھی لیکن میں نے آج تک...... اپنے اکابرین سے نہ کبھی جھوٹ کہا ہے نہ کبھی دھوکا دیا ہے۔ بن بورین کا جھوٹ اور فریب ثابت ہوچکا ہے۔ وہ میرے خلاف بہت بڑی سازش کررہا تھا۔ جب میں نے وعدہ کیا کہ میں یہاں آرہی ہوں تو اس نے مجھے قتل کرنے کے لیے اپنی یہ ڈمی یہاں بھیج دی تھی۔ آپ تمام اکابرین اب اس سازش کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔"

بن بورین نے اپنے ایک آلۂ کار کے ذریعے کہا "یہ موقع سے فائدہ اٹھاکر مجھے الزام دے رہی ہے۔ دراصل مجھے اندیشہ تھا کہ میں یہاں آؤں گا تو یہ مجھے گولی ماردے گی۔ میرا اندیشہ درست ثابت ہوا ہے۔ اس نے میری ڈمی کو بن بورین سمجھ کر ہلاک کیا ہے۔"

الپا نے کہا "میں نے ہلاک کرنے سے پہلے ہی واضح الفاظ میں کہا تھا کہ وہ کمانڈر بن بورین نہیں ہے۔ جھوٹ اور فریب کو ثابت کرنے کے لیے اسے گولی ماری گئی۔"

ایک اعلیٰ حاکم نے کہا "الپا درست کہہ رہی ہے۔ ایک تو تم نے خود آنے کا وعدہ کرکے اپنی جگہ ایک فراڈ کو بھیجا۔ ہم سے جھوٹ بولا۔ ہم کو دھوکا دیا۔ تمہیں ایسا کرنے کی ضرورت کیا تھی۔ تم بھی الپا کی طرح یہاں نہ آتے تو ہم یہ مان لیتے کہ تم ہم سے جھوٹ نہیں بول رہے ہو۔ اپنی ڈمی بھیج کر ہمیں دھوکا نہیں دے رہے ہو اور الپا کے خلاف کوئی سازش نہیں کررہے ہو۔"

دوسرے حاکم نے کہا "اب تم پر سازش کرنے کا الزام ہے۔ کیا تم اپنی صفائی میں کچھ کہنا چاہوگے؟"

وہ بولا "الپا ٹرانسفارمر مشین حاصل کرنے کے لیے پہلے مجھے آپ کی نظروں سے گرا رہی ہے۔ اس نے بھی جھوٹا وعدہ کیا تھا کہ یہاں آئے گی مگر نہیں آئی۔ آپ اس بات کو نظرانداز کررہے ہیں کہ یہ بھی جھوٹی ہے اس نے بھی وعدے کے مطابق یہاں نہ آکر صرف مجھے ہی نہیں آپ حضرات کو بھی دھوکا دیا ہے۔"

ایک اعلیٰ افسر نے کہا "ہمارا کمانڈر درست کہتا ہے۔ ہمارا ایک بہترین افسر کمانڈر کی ڈمی بن کر یہاں آیا تھا۔ یہ بات الپا کو معلوم تھی۔ اس نے اسے گولی مار کر ہمارے ایک بہترین ٹیلی پیتھی جاننے والے کو ہلاک کیا ہے۔ یہ اسی طرح آئندہ بھی مختلف حیلوں بہانوں سے ہم سب کو ہلاک کرتی رہے گی۔ ہماری تعداد کم کرتی رہے گی۔ اس کی چال بازی بہت جلد آپ کی سمجھ میں آجائے گی۔"

اس کی بات ختم ہوتے ہی اچانک ایک مسلح جوان نے اپنی گن سیدھی کی پھر بن بورین کی حمایت میں بولنے والے آرمی افسر کو گولی ماردی۔ وہ بولنے والا اپنی سیٹ پر بیٹھنے بھی نہیں پایا تھا گولی کھاکر سیٹ کے پاس فرش پر گرکر ٹھنڈا پڑگیا۔

پھر ایک ہنگامہ برپا ہوگیا۔ بن بورین کے تمام حمایتی احتجاج کرنے لگے۔ کہنے لگے "اب ہم منظرعام پر نہیں آئیں گے۔ روپوش رہیں گے۔ ورنہ الپا ہم میں سے ایک ایک کو اسی طرح ہلاک کرتی رہے گی۔"

وہ سب وہاں سے اٹھ کر جارہے تھے۔ الپا پریشان ہوگئی تھی۔ اس بار اس نے اپنے اس مخالف کو گولی نہیں ماری تھی۔ فوری طور پر یہی سمجھ میں آرہا تھا کہ بن بورین اسے آرمی والوں کی دشمن ثابت کرنا چاہتا ہے اور یہ ثابت کرنے کے لیے اس نے ایک آلہ کار کے ذریعے اپنے ہی ایک آرمی افسر کو گولی ماری ہے۔

اسے جو سمجھنا چاہیے تھا۔ وہ نہیں سمجھ رہی تھی۔ اس نے خوامخواہ پارس کو الزام دیا تھا کہ وہ انہیں آپس میں لڑا رہا ہے۔ لہٰذا پارس نے سوچا۔ "جب اس پر الزام آہی رہا ہے تو پھر کیوں نہ انہیں آپس میں لڑا دیا جائے۔" لہٰذا وہ اپنی کارروائی شروع کرچکا تھا۔ اس نے بن بورین کے ایک خاص

ٹیلی پیتھی جاننے والے آرمی افسر کو گولی ماری تھی۔ ان اکابرین کو بن بورین کو اور الپا کو الجھاتے رہنے کی ابتدا کرچکا تھا۔

○☆○

میڈم مارلی لندن میں جم کاف کے ساتھ وقت گزار رہی تھی۔ جب جم کاف سے اس کی پہلی ملاقات لندن کے ایک ہوٹل میں ہوئی تو سونیا اس کے اندر موجود رہ کر اسے جم کاف کی طرف مائل کرتی رہی تھی۔ ایسے وقت اس نے محسوس کیا تھا کہ وہ خود اپنے طور پر اس خوب رو گاڈ فادر جم کاف کی طرف مائل ہو رہی ہے۔

سونیا خاموشی سے اس کے خیالات پڑھنے لگی۔ پہلے کی طرح اسے جم کاف کی طرف مائل نہیں کیا۔ تھوڑی دیر بعد پتا چلا کہ مارلی کی ایک سوچ اپنے مزاج کے مطابق جم کاف سے کترا رہی ہے اور دوسری سوچ اسے جم کاف سے متاثر کررہی ہے۔ اس طرح صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ کوئی ٹیلی پیتھی جاننے والا مارلی کی سوچ کے ذریعے اسے جم کاف کی طرف مائل کررہا ہے۔

سونیا نے مجھ سے کہا "فرہاد میرے علاوہ مارلی کے دماغ میں کوئی اور چھپا ہوا ہے۔ تم ذرا مارلی کے خیالات پڑھو۔ ہوسکتا ہے میرا خیال غلط ہو۔"

میں مارلی کے اندر آکر خاموشی سے اس کے خیالات پڑھنے لگا۔ یہی معلوم ہوا کہ مارلی کے اندر اس کی اپنی دو سوچیں ہیں۔ ایک سوچ جم کاف کو اس کے حواس پر مسلط کررہی تھی۔ اسے متاثر کررہی تھی۔ دوسری سوچ اس کے مزاج کے مطابق جم کاف سے کترانا چاہتی تھی لیکن وہ سوچ بہت کمزور تھی۔ مارلی اپنے مزاج کو بھول کر اس سے متاثر ہوگئی تھی۔

میں نے سونیا سے کہا "تم درست سمجھ رہی ہو۔ کوئی اس کے دماغ میں ہے۔ وہ اسے جم کاف کی طرف مائل کرچکا ہے۔"

سونیا نے کہا "تعجب ہے۔ یہ ٹیلی پیتھی جاننے والا کون ہوسکتا ہے؟"

"اب تو ہماری دنیا میں ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی تعداد اتنی بڑھتی جارہی ہے کہ کسی وقت بھی کوئی بھی اچانک ہماری نظروں میں آجاتا ہے۔ ابھی ہم یہ سمجھ نہیں پائیں گے کہ یہ کوئی پرانا کھلاڑی ہے یا پھر نیا ٹیلی پیتھی سیکھنے والا ہے۔"

سونیا نے کہا "ہم مارلی کو اپنے طور پر ہینڈل کررہے ہیں۔ پتا نہیں اس اجنبی ٹیلی پیتھی جاننے والے کے ارادے کیا ہیں؟ اگر مارلی کے یہاں آنے پر وہ اپنے مطلب کی کوئی الگ بازی شروع کرے گا تو پھر اس سے نمٹنے لگے گی۔ مارلی کے یہاں آنے تک ہمیں اس کے متعلق کچھ معلوم کرلینا چاہیے۔"

"تم مارلی کو کنٹرول کررہی ہو۔ تم ہی سمجھو کہ اس کو کیسے بے نقاب کیا جائے گا۔ میں دوسری جگہ مصروف ہوں۔ فرصت ملتی رہے گی تو مارلی کے اندر بھی پہنچا رہوں گا۔"

میں اپنے معاملات میں مصروف ہوگیا۔ سونیا مارلی کی طرف پوری توجہ دینے لگی۔ وہ اجنبی ٹیلی پیتھی جاننے والا تشویش پیدا کررہا تھا۔ پتا نہیں کون تھا اور کیا چاہتا تھا؟ ہمارے منصوبے کے مطابق مارلی کو جم کاف کی طرف مائل کررہا تھا۔

سونیا کے ماتحت سراغ رسانوں نے ابتدا میں جم کاف کے متعلق معلومات حاصل کی تھیں۔ وہ نشے کا عادی نہیں تھا۔ یوگا کا ماہر تھا۔ سونیا کا کوئی ماتحت اس کے دماغ تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔ وہ ماتحت جم کاف کے باڈی گارڈز اور اس کے قریبی ساتھیوں کے دماغوں میں رہ کر اس کے متعلق معلومات حاصل کرتے رہے تھے یہ نہیں جان سکتے تھے کہ اندر سے کیا ہے۔ یہ اندازہ تھا کہ وہ ٹیلی پیتھی نہیں جانتا۔ اگر وہ جانتا تو بہت پہلے ہی مارلی کے دماغ میں پہنچ کر اسے ٹریپ کرلیتا۔

اس نے ایسا کچھ نہیں کیا تھا۔ اب مارلی کے لندن پہنچنے پر اس کے اندر کسی ٹیلی پیتھی جاننے والے کا سراغ ملا تھا۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ اس ٹیلی پیتھی جاننے والے نے لندن میں پہلی بار مارلی کے دماغ میں جگہ بنائی ہے۔ اسے مارلی سے کچھ دلچسپی ہے تو وہ یہ کیوں چاہتا ہے کہ وہ جم کاف سے محبت کرے اور اسی کی بن جائے۔ وہ اجنبی اسے اپنی طرف کیوں مائل نہیں کررہا ہے۔

سونیا کو زیادہ دیر تجسس میں مبتلا رہنا اچھا نہیں لگتا تھا۔ ایسے وقت وہ کوئی نہ کوئی ایسی حرکت کرتی تھی۔ جس سے حقیقت معلوم ہوجاتی تھی اور تجسس ختم ہوجاتا تھا۔ اس نے جم کاف سے پہلی ملاقات میں ہی مارلی کو اس کا دیوانہ بنا دیا تھا۔ وہ اجنبی بھی یہی چاہتا تھا۔ وہ بھی یہی کررہا تھا۔ پھر ایسا ہوا کہ مارلی ہوٹل کے ڈائننگ ہال سے اٹھ کر اپنے کمرے میں آگئی۔

وہ رات کو پینے کی عادی تھی۔ شراب کی مستی نے اسے مدہوش اور مست بنا دیا ایسے وقت سونیا نے مارلی کے ذریعے جم کاف جیسے جنون میں مبتلا ہو رہا تھا۔ ایسے وقت سب ہی جذباتی ہوتے ہیں مگر اس کا جنون میں مبتلا ہونا ایک عجیب سی بات تھی۔ وہ نہایت سنجیدہ' ذہین اور بڑا ہی معاملہ فہم تھا۔ ایسے لوگ جنون میں مبتلا نہیں ہوتے۔ سونیا نے فوراً ہی خیال خوانی کی چھلانگ لگائی۔ اس کے دماغ میں پہنچنا چاہا تو کسی رکاوٹ کے بغیر پہنچ گئی۔

جنون میں انسان کو اپنا ہوش نہیں رہتا۔ وہ بھی اپنے ہوش و حواس میں نہیں تھا پھر سونیا کی سوچ کی لہروں کو کیسے محسوس کرتا؟ سونیا کو اتنی ہی دیر کے لیے اس کے دماغ میں جگہ مل گئی تھی۔ جتنی دیر تک وہ جنون میں مبتلا رہتا۔ وہ موقع سے فائدہ اٹھا کر تیزی سے اس کے خیالات پڑھنے لگی۔

پتا چلا کوئی اس کے دماغ میں آتا رہتا ہے۔ اس نے کئی بار پوچھا تھا کہ وہ کون ہے اور اس پر کیوں مہربان ہے؟ اس اجنبی نے کہا تھا۔ میرے بارے میں کچھ نہ پوچھو۔ میرا کوئی نام نہیں ہے۔ مجھے گمنام یا ان نون کہہ سکتے ہو۔ مجھے ساری دنیا میں ڈھونڈتے پھرو گے۔ میں نظر نہیں آؤں گا۔ مجھے تلاش کرنے میں اپنا وقت ضائع نہ کرنا۔ میں تمہارے پاس آنے لگا ہوں۔ یہ تمہاری خوش قسمتی ہے۔"

"کوئی ضرورت کے بغیر کسی کے پاس نہیں آتا۔ پلیز سچ بتاؤ۔ میرے پاس کیوں آتے ہو؟"

"میں سچ بولتا ہوں کیونکہ سچ بولنے سے کوئی میرے پاس آکر مجھے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔"

"تم ایک قد آور بلڈر ہو۔ بھرپور جوان ہو۔ میں ایسا نہیں ہوں۔ تمہارے اندر آکر تمہارے دماغ پر پوری طرح چھا کر خود کو باڈی بلڈر جم کاف بنا لیتا ہوں۔ تمہارے اندر رہ کر کسی حسینہ سے عشق کرنے اور اس کے ساتھ جذباتی لمحات گزارنے کا جو مزہ حاصل ہوتا ہے۔ اسے میں بیان نہیں کرسکتا۔"

جم کاف نے پوچھا "کیا تم کوئی نفسیاتی مریض ہو۔"

"تم ایسا کہہ سکتے ہو۔ میں تمہارے اندر سما کر ایک مکمل صحت مند جم کاف بن جاتا ہوں۔ جس حسینہ کو تم حاصل کرتے ہو۔ دراصل اسے میں حاصل کرتا ہوں۔ اس کا حسن' اس کا شباب' اس کی ادائیں' اس کا حجاب' اس کے سارے جذبات صرف میرے لیے ہوتے ہیں۔"

"کیا تم صرف اسی لیے میرے پاس آتے ہو؟"

"یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ کتنے ہی لوگ مکمل مرد بننے کے لیے دوائیں کھاتے ہیں۔ مہنگے سے مہنگا علاج کراتے ہیں پھر بھی انہیں وہ مردانگی اور وہ مسرتیں حاصل نہیں ہوتیں جو میں خیال خوانی کے ذریعے تمہارے اندر سما کر حاصل کرتا ہوں۔"

جم کاف نے کہا "تم مجھ سے فائدہ حاصل کررہے ہو۔ مجھے بھی فائدہ پہنچایا کرو۔"

"میں ضرور تمہارے کام آؤں گا۔ بولو مجھ سے کیا چاہتے ہو۔ جس بینک کی طرف اشارہ کرو گے۔ اس بینک کا تمام خزانہ تمہارے پاس پہنچا دوں گا۔ جس دشمن کا نام لو گے۔ اسے تمہارے قدموں میں لا کر جھکا دوں گا۔"

ان دنوں جم کاف کسی طرح بھی مارلی کو حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اس کے جزیرے اور اس کے قلعے کو ایک مضبوط محاذ بنا کر وہاں کے انڈر ورلڈ سے ناناکا کوڈو کے قدم اکھاڑنا چاہتا تھا۔ اس نے کہا "مسٹر ان نون ہانگ کانگ کے جنوب میں ایک جزیرہ ہے۔ وہاں کی مالکن ایک جوان بیوہ ہے۔ اسے میڈم مارلی کہتے ہیں۔ میں اسے پھانس کر اس علاقے کے تین گاڈ فادرز کو ختم کرنا چاہتا ہوں اور خود وہاں کا گاڈ فادر بننا چاہتا ہوں۔"

"یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ تم مجھے مارلی کی آواز سناؤ۔ میں اس کے اندر گھس کر اسے تمہارے پاس لے آؤں گا۔"

جم کاف نے ہانگ کانگ کے ایک اعلیٰ پولیس افسر سے رابطہ کیا۔ فون کے ذریعے اس سے گفتگو کی۔ اس طرح ان نون کو اس اعلیٰ افسر کی آواز سنا کر کہا "یہ اعلیٰ افسر میڈم مارلی کا وفادار اور خدمت گار ہے۔ سرکاری افسر ہے مگر مارلی کے لیے کام کرتا ہے۔"

ان نون نے اس افسر کے ذریعے مارلی کی آواز سنی تھی پھر جم کاف کے پاس آکر کہا تھا "میں جب چاہوں۔ مارلی کے دماغ میں پہنچ سکتا ہوں لیکن ابھی اسے ٹریپ نہیں کرسکتا۔"

"کیوں نہیں کرسکتے؟ تم تو بڑے بڑے دعوے کررہے تھے۔ اب کیا ہوگیا۔"

"ابھی مجبوری ہے۔ فرہاد علی تیمور مارلی کے پاس پہنچا ہوا ہے۔ وہ کسی عورت کے ساتھ زیادہ وقت نہیں گزارتا ہے۔ ذرا صبر کرو۔ جیسے ہی وہ مارلی کو چھوڑ کر جائے گا۔ میں اسے تمہارے پاس لے آؤں گا۔ وہ ایک بھرپور عورت ہے۔ میں بھی اسے چاہتا ہوں مگر شیر کے منہ سے لقمہ چھیننا دانشمندی نہیں ہوگی۔ صبر کرنے سے میٹھا پھل ملے گا۔"

اس کے بعد جم کاف اور ان نون کسی اچھے موقع کا انتظار کرنے لگے۔ آخر ایک دن مارلی لندن پہنچ گئی۔ جم کاف کے ساتھ ساتھ ان نون کی بھی مرادیں پوری ہوگئیں۔ جم

کاف اس کے ساتھ صرف ایسے لمحات نہیں گزارنا چاہتا تھا۔ مارلی کے ذریعے ہانگ کانگ اور جنوبی چین کے علاقوں میں گاڈ فادر بھی بننا چاہتا تھا۔ کچھ سونیا کے تعاون سے اور کچھ ان نون کی مدد سے اسے اپنی منزل ملنے والی تھی۔

سونیا نے یہیں تک جم کاف کے چور خیالات پڑھے تھے مگر پھر اس کا جنون سرد پڑتے ہی ان نون نے کہا "جم کاف تمہارا ابھی کام ہوگیا۔ مجھے بھی مسرتیں حاصل ہوگئیں۔ اب میں جارہا ہوں۔ کل صبح آؤں گا۔"

ان نون کے جاتے ہی جم کاف سونیا کی سوچ کی لہروں کو محسوس کرسکتا تھا۔ اس لیے وہ اس کے دماغ سے نکل آئی۔ یہ معلوم ہوگیا تھا کہ جم کاف مارلی یا کسی حسینہ کے ساتھ ایسا رومانی اور جذباتی وقت گزارے گا تو ان نون اس کے اندر موجود رہے گا اور جب تک وہ رہے گا۔ جم کاف اپنے اندر سونیا کی سوچ کی لہروں کو محسوس نہیں کرے گا۔ اس وقت پھر اسے اس کے خیالات پڑھتے رہنے کا موقع ملتا رہے گا۔ اس طرح وہ ان نون کے بارے میں مزید اہم معلومات حاصل کرسکے گی۔

دوسرے دن مارلی اور جم کاف نے کورٹ میرج کی۔ جم کاف لندن کی اونچی سوسائٹی میں بہت مشہور تھا۔ یورپ کے تمام اخبارات میں اس شادی کی خبریں شائع ہوئیں۔ مارلی پورے ہانگ کانگ میں ایک جزیرے کی ملکہ کی حیثیت سے مشہور تھی۔ وہاں کے اخبارات نے یہ خبر شائع کی کہ مارلی نے لندن کے ایک خاندانی رئیس جم کاف سے شادی کی ہے اور دوسرے دن کی فلائٹ سے جم کاف کے ساتھ ہانگ کانگ واپس آرہی ہے۔

ادھر ناناکاکوڈو کے دونوں مشیر دی کلر اور دی ونر یہ معلوم کرنے کی کوششیں کررہے تھے کہ مارلی میرے ساتھ ہانگ کانگ کے کس علاقے میں ہے۔ مارلی کے جتنے دشمن تھے۔ وہ سب یہی سمجھ رہے تھے کہ مارلی میرے ساتھ ہے۔ سونیا مارلی بن کر سب کو دھوکا دے رہی تھی۔

زاؤکوم کوبرا نے دی کلر کو حکم دیا تھا کہ وہ مجھے اور مارلی کو تلاش کرے گا۔ دی کلر نے کہا "مسٹر کوبرا! پولیس کا ایک اعلیٰ افسر مارلی کا خاص خدمت گار ہے۔ وہ اس کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے لیکن کسی کو اندر کی بات نہیں بتائے گا۔ اس کے اندر کی باتیں تم معلوم کرسکتے ہو۔"

کوبرا نے فون کے ذریعے اس اعلیٰ افسر کی آواز سنی پھر اس کے اندر پہنچ کر معلوم کیا۔ اس کی سوچ نے بتایا کہ مارلی سی ویو ہوٹل کے ایک کمرے میں فرہاد کے ساتھ رہتی ہے۔

اس کمرے کے آس پاس اس کے خاص باڈی گارڈز رہتے ہیں پھر سرکاری طور پر بھی وہاں اس کے لیے سیکورٹی کا انتظام کی گئی ہے۔ کسی کو اس کمرے کی طرف جانے کی اجازت نہیں دی جاتی ہے۔

کوبرا نے یہ طے کیا کہ وہ ٹیلی پیتھی کے ذریعے وہاں پہنچنے کی کوشش کرے گا۔ مجھے کسی دشمن ٹیلی پیتھی جاننے والے کی موجودگی کا علم ہوگا تو وہ خود کو بائرن ٹوڈ ظاہر کرے گا۔ مجھے یہ معلوم نہیں ہونے دے گا کہ وہ خیال خوانی جانتا ہے اور میرے خلاف ناناکاکوڈو کی مدد کررہا ہے۔

کوبرا ایک آلہ کار کے ذریعے اس ہوٹل میں پہنچ گیا۔ سونیا ہوٹل کے لاؤنج میں بیٹھی کافی پی رہی تھی۔ وہ آلہ کار اسے دیکھ کر ٹھٹک گیا۔ کوبرا نے پوچھا "کیا بات ہے؟"

اس نے کہا "میں میڈم مارلی کو دیکھ رہا ہوں۔ وہ لاؤنج میں ایک صوفے پر بیٹھی چائے یا کافی پی رہی ہے۔"

وہ حیرانی سے بولا "تعجب ہے۔ ہم اسے پورے ہانگ کانگ میں تلاش کرتے پھر رہے ہیں اور وہ یہاں پبلک پلیس میں بیٹھی ہوئی ہے۔"

آلہ کار نے کہا "اس کے پیچھے دو گن مین کھڑے ہوئے ہیں۔ باقی دو گن مین ادھر ادھر کچھ فاصلے پر ہیں۔"

"تم وہاں ٹہلتے رہو۔ فرہاد بھی وہیں کہیں ہوگا۔"

وہ اپنے آلہ کار کے اندر رہ کر مارلی کو... قریب اور دور سے دیکھنے لگا۔ اسے میری تلاش تھی۔ میں وہاں نہیں تھا۔ وہاں کوئی بھی شخص کسی ضرورت سے مارلی یعنی سونیا کے پاس آتا تو یہی سمجھا جاتا کہ میں اس کے پاس آیا ہوا ہوں پھر ایسا ہوا۔ ایک قد آور صحت مند شخص مارلی کے پاس آکر صوفے پر بیٹھ گیا پھر اس سے بولا "ہائے مارلی ہم تمہیں دن رات تلاش کرتے رہتے ہیں اور تم یہاں اپنی سیکورٹی کے ساتھ بیٹھی ہوئی ہو۔"

سونیا نے پوچھا "کون ہو تم؟"

"میں ناناکاکوڈو کا ایک خادم ہوں۔ تمہارا فرہاد میرے دماغ میں نہیں آسکے گا اور تمہارے یہ گن مین مجھے نہیں مار سکیں گے کیونکہ میرا ہاتھ کوٹ کی جیب میں ہے۔ جیب میں ریوالور ہے۔ میں تمہارے گارڈز کے ہاتھوں مرنے سے پہلے ہی تمہیں گولی ماردوں گا۔"

کوبرا کا آلہ کار ان سے دور تھا۔ کوبرا ان کی باتیں نہیں سن سکتا تھا۔ سونیا اس اجنبی شخص سے مسکرا کر بول رہی تھی "اچھا تو تم پورے انتظامات کے ساتھ آئے ہو۔"

کوبرا سونیا کی مسکراہٹ سے دھوکا کھا گیا۔ اس کی

سمجھ میں آیا کہ مارلی مسکرا کر فرہاد سے باتیں کررہی ہے۔

وہ اجنبی شخص سونیا سے کہہ رہا تھا "ہاں پورے انتظامات کے ساتھ آیا ہوں۔ باہر گاڑی کھڑی ہوئی ہے۔ تم میرے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر اس طرح بے تکلفی سے چلو کہ تمہارے گارڈز مجھے تمہارا دشمن نہ سمجھیں۔"

وہ اٹھ کر کھڑا ہوگیا۔ سونیا ایسے دشمنوں سے نمٹنا جانتی تھی۔ اس نے اٹھ کر مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالا پھر اپنے گارڈز سے بولی "یہاں ٹھہرو۔ میں ابھی آتی ہوں۔"

کوبرا نے سونیا کا یہ انداز دیکھا تو پورے یقین سے سمجھ لیا کہ وہ میرے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر مسکراتی ہوئی جارہی ہے۔ میں کوبرا اور تمام گاڈ فادرز کے لیے بہت بڑی رکاوٹ تھا۔ وہ مجھے راستے سے ہٹا کر ہی مارلی کو قیدی بنا کر جزیرے پر اور قلعے پر قبضہ کرسکتے تھے۔

کوبرا نہیں چاہتا تھا کہ میں نظروں میں آجانے کے بعد بچ کر چلا جاؤں۔ اس نے فوراً ہی آلہ کار کے دماغ پر پوری طرح قبضہ جما کر نشانہ لیا پھر ٹریگر کو دبا دیا۔ ٹھائیں کی آواز کے ساتھ ہی اس اجنبی کے حلق سے چیخ نکلی۔ سونیا کے ہاتھ سے اس کا ہاتھ چھوٹ گیا۔ وہ اچھل کر فرش پر گرا پھر تڑپنے لگا۔ سونیا فوراً ہی چھلانگ لگا کر ایک ستون کے پیچھے چلی گئی۔

اس کے گارڈز نے اس آلہ کار کو دیکھ لیا تھا۔ ایک گارڈ نے ایک لمحہ بھی ضائع کیے بغیر اس پر گولی چلائی۔ گولی اس کے ہاتھ پر لگی۔ آلہ کار کے ہاتھ سے ریوالور چھوٹ گیا۔ سونیا نے ان گارڈز کو حکم دیا تھا کہ دشمنوں کو کبھی ہلاک نہ کیا کریں۔ صرف زخمی کیا کریں۔ انہوں نے یہی کیا تھا۔ فوراً ہی دوڑتے ہوئے آکر اس کا ریوالور اٹھا لیا تھا پھر ایک نے پوچھا "کون ہو تم؟"

وہ تکلیف سے کراہتے ہوئے بولا "میں... میں نہیں جانتا۔ میں نے اپنی مرضی سے گولی نہیں چلائی ہے۔ میں تو دور سے میڈم مارلی کو دیکھ رہا تھا۔ میں سچ کہتا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ میں نے کیوں ریوالور نکالا اور کیوں ایک اجنبی پر گولی چلادی۔"

سونیا ستون کے پیچھے کھڑی اپنے گارڈز کے دماغ میں رہ کر زخمی ہونے والے آلہ کار کی باتیں سن رہی تھی پھر اس کے دماغ میں پہنچ کر اس کے خیالات پڑھنے لگی۔ کوبرا اپنے نارمل میں تھا۔ وہ اپنی تلوار لے کر انسانی کھوپڑیوں کے درمیان جا کر کھڑا ہوگیا۔ سینہ تان کر بولا "جس فرہاد کو ربع صدی سے قتل کرنے کی کوششیں کی جارہی تھیں۔ اسے میں نے ایک پل میں موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔"

اس نے خیال خوانی کے ذریعے ناناکاکوڈو سے کہا "ہانگ کانگ کے سی ویو ہوٹل میں جاؤ اور اپنی آنکھوں سے فرہاد کی لاش دیکھ لو۔ میں ٹیلی پیتھی کی دنیا کے ایک طویل باب پر "ختم شد" لکھ چکا ہوں۔"

ناناکا نے بے یقینی سے کہا "مجھے یقین نہیں آرہا ہے۔ فرہاد تمہیں کہاں مل گیا تھا؟"

"میں نے اپنے آلہ کار کے ذریعے مارلی کو سی ویو ہوٹل میں دیکھا تھا۔ وہ فرہاد سے محبوبانہ انداز میں باتیں کررہی تھی پھر اس کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر اس کے ساتھ جارہی تھی...."

فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ ناناکا نے ریسیور اٹھا کر ہیلو کہا۔ دوسری طرف سے کہا گیا "باس آپ کے ماتحت کو ایک شخص نے گولی ماردی ہے۔ وہ ماتحت مارلی تک پہنچ گیا تھا۔ میں دور سے دیکھ رہا تھا۔ مارلی اس کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر اس کے ساتھ جانے پر مجبور ہوگئی تھی۔ ایسے وقت ایک اجنبی نے اسے گولی ماردی اس کی لاش سی ویو ہوٹل میں پڑی ہوئی ہے۔ پولیس والے آگئے ہیں۔"

ناناکا نے کہا "جسٹ اے منٹ! تم نے ابھی سی ویو ہوٹل کہا ہے۔ وہاں تو فرہاد کی لاش پڑی ہوئی ہے۔ مجھے ابھی معلوم ہوا ہے کہ وہاں فرہاد کو قتل کیا گیا ہے۔"

"تو باس کسی نے آپ کو غلط اطلاع دی ہے۔ فرہاد کو نہیں آپ کے ماتحت کو گولی ماری گئی ہے۔"

کوبرا ناناکاکوڈو کے اندر رہ کر یہ باتیں سن رہا تھا اور سوچ رہا تھا۔ جو شخص اس ہوٹل میں مارلی کے ساتھ جارہا تھا۔ وہ فرہاد نہیں تھا؟ کیا وہ ناناکاکوڈو کا ماتحت تھا۔

ناناکا ریسیور رکھ کر بولا "مسٹر کوبرا تم کچھ کہہ رہے ہو اور میرا ماتحت کچھ کہہ رہا ہے۔ حقیقت کیا ہے؟"

کوبرا فوراً ہی اپنے اس آلہ کار کے دماغ میں پہنچا۔ جس کے ذریعے اس نے گولی چلائی تھی اور اپنی دانست میں مجھے قتل کیا تھا۔ اس کے اندر پہنچتے ہی اس نے سونیا کی آواز سنی۔ وہ پوچھ رہی تھی "کیا پہلے بھی تمہارے دماغ میں کوئی آتا رہا ہے۔"

وہ زخمی کراہتے ہوئے بول رہا تھا "میں نہیں جانتا کوئی کسی کے دماغ میں کیسے آتا ہے۔ میں آج پہلی بار اپنے اندر کسی کی آوازیں سن رہا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ وہ میرا باس ہے۔ میں اس کا معمول ہوں۔ اس کے احکامات پر عمل کرتا رہوں گا تو مالا مال ہوجاؤں گا۔"

سونیا نے کہا "اس زخمی کو جس نے بھی آلہ کار بنایا ہے۔ وہ ابھی ضرور موجود ہوگا۔ کیا وہ مجھ سے باتیں کرنا چاہے گا، ہو سکتا ہے کہ ہم دوست بن جائیں۔"

کوبرا نے کہا "میں بول رہا ہوں۔ پہلے اپنا تعارف کراؤ۔ تم کون ہو؟ اور میرے اس آلہ کار کے دماغ میں کیسے پہنچ گئی ہو۔ تم یقیناً اس ہوٹل میں جسمانی طور پر بھی موجود ہو۔"

"تم کافی سمجھ دار ہو۔ میں یہاں موجود ہوں۔ کیا ملنے آؤ گے؟"

وہ ہنستے ہوئے بولا "میں یہاں سے سیکڑوں میل دور ہوں۔ ہو سکتا ہے تم ہزاروں میل دور ہو مگر مجھے دھوکا دینے کے لیے یہاں اپنی ڈمی کو بھیج سکتی ہو۔"

سونیا نے کہا "واہ تم تو ضرورت سے زیادہ سمجھ دار ہو۔ اب میں اپنا نام بتاؤں گی تو تم یقین نہیں کرو گے۔ کہو گے فرضی نام بتا کر دھوکا دے رہی ہو۔"

یقیناً کوئی ٹیلی پیتھی جاننے والا کسی کو اپنی اصلیت نہیں بتاتا ہے پھر بھی پوچھ رہا ہوں۔ تم مجھے کیا نام بتانے والی ہو؟ چلو کوئی خوب صورت سا نام بتا دو۔"

"میرا نام مارلی ہے۔"

کوبرا نے قہقہہ لگا کر کہا "کسی ایسی عورت کا نام لو۔ جو ٹیلی پیتھی جانتی ہو اور ٹیلی پیتھی کی دنیا میں خیال خوانی کرنے والی بہت کم عورتیں رہ گئی ہیں۔ جن میں الپا سب سے پرانی ہے۔ ایک رسونتی تھی جو اب آمنہ فرہاد بن کر گوشہ نشین ہو گئی ہے۔ فرہاد کی فیملی کی دوسری عورتوں نے مشین کے ذریعے ٹیلی پیتھی سیکھی ہے ان میں سے صرف سونیا اور ثانی کے نام جانتا ہوں۔"

سونیا نے کہا "میں مارلی ہوں۔ میں نے ٹیلی پیتھی سیکھنے کے لیے ہی فرہاد سے دوستی کی تھی۔ اس مقصد کے لیے پیرس اور لندن گئی تھی۔"

کوبرا نے کہا "کیوں جھوٹ بول کر میرا وقت ضائع کر رہی ہو۔ مارلی مستقل ہانگ کانگ میں رہتی ہے۔ کبھی یہاں سے باہر نہیں جاتی ہے۔ وہ یہاں فرہاد کے ساتھ عیش کر رہی ہے۔"

سونیا نے ہنستے ہوئے کہا "فرہاد تمہارے جیسے دشمنوں کو بے خبر رکھنا جانتا ہے۔ اس نے مجھے یورپ کے ملکوں میں پہنچا دیا تھا۔ میں نے وہاں جا کر بابا صاحب کے ادارے میں مشین کے ذریعے ٹیلی پیتھی سیکھی ہے پھر لندن جا کر انڈر ورلڈ کے گاڈ فادر جم کاف سے شادی کی ہے۔ کیا تم کسی جنگل میں رہتے ہو۔ تم نے آج کا اخبار نہیں پڑھا ہے۔ کئی اخبارات میں میری اور جم کاف کی شادی کی خبریں شائع ہو چکی ہیں۔"

"میں ابھی معلوم کرتا ہوں کہ تم کتنا جھوٹ اور کتنا سچ بول رہی ہو۔"

وہ ناناکاکوڈو کے پاس آ کر بولا "کیا تم نے آج کا اخبار پڑھا ہے؟"

اس نے کہا "میں روپوش رہتا ہوں۔ باہر کی دنیا سے اور اخبارات سے مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔"

"آج کا اخبار پڑھو اور دیکھو ان اخبارات میں مارلی اور گاڈ فادر جم کاف کی شادی کی خبریں شائع ہو چکی ہیں۔ مارلی یہاں سے پیرس اور لندن گئی اور تم سب بے خبر رہے اگر یہ پہلے سے معلوم ہوتا تو ہم مارلی کو وہیں ختم کر دیتے۔ یہاں واپس نہ آنے دیتے۔ فوراً اخبار پڑھو۔ میں ابھی آتا ہوں۔"

اس نے دی کلر کے پاس پہنچ کر پوچھا "کیا تم نے آج کا اخبار پڑھا ہے۔"

"ہاں پہلے ایک اخبار پڑھا تو یقین نہیں آیا پھر میں نے چینی اور انگریزی زبان کے کئی اخبارات پڑھے سب میں یہی خبر شائع ہوئی ہے کہ مارلی لندن میں تھی۔ اس نے جم کاف سے شادی کی ہے اور اب ہانگ کانگ واپس آ رہی ہے۔ ہم تو اب تک یہی سمجھتے رہے کہ وہ ہانگ کانگ میں ہے۔"

کوبرا اپنے اس زخمی آلہ کار کے دماغ میں واپس آیا پھر بولا "مارلی! کیا تم موجود ہو؟"

سونیا نے کہا "اچھا تو تم اخبارات پڑھ کر آ رہے ہو۔ میرا خیال ہے اب تمہیں یقین آ جانا چاہیے کہ میں نے بھی ٹیلی پیتھی سیکھ لی ہے۔ اب دو زبردست ہتھیار لے کر نانا اور تمہارے جیسے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو منہ توڑ جواب دینے کے لیے آ رہی ہوں۔ میرا ایک ہتھیار ہے ٹیلی پیتھی اور دوسرا ہتھیار ہے گاڈ فادر جم کاف۔ وہ انڈر ورلڈ والوں سے نمٹنا خوب جانتا ہے۔"

"تم بہت چالاک ہو۔ تم نے فرہاد کو پھانس کر ٹیلی پیتھی سیکھی اور جم کاف کو پھانس کر یہاں کے تمام گاڈ فادرز کے خلاف مضبوط محاذ بنا رہی ہو۔"

"میں جو کر رہی ہوں وہ تم سب کے سامنے آ رہا ہے۔ میں نے اپنے بارے میں سب کچھ سچ سچ بتا دیا ہے۔ تم نے اپنے بارے میں نہیں بتاؤ گے۔"

کوبرا نے کہا "تم تو جانتی ہی ہو کہ ہم ٹیلی پیتھی جاننے والے ناناکاکوڈو کی مدد کر رہے ہیں۔ میں ان میں سے ایک ہوں۔ میرا نام بائرن ٹوڈ ہے۔"

سونیا مسکرانے لگی۔ وہ جانتی تھی کہ میں بائرن ٹوڈ اور بلیک رائٹ کو اپنا معمول بنا چکا ہوں۔ سائمن اور آندرے کو بھی ان کی طرح معمول بناؤں گا۔ ہاروے اپنی رہائش گاہ میں نہیں تھا۔ ابھی تک ہماری گرفت سے دور تھا۔ یہ سوچا جا سکتا تھا کہ شاید ہاروے نے سی ویو ہوٹل میں دھوکا کھایا ہے۔ اس ابھی کو فرہاد سمجھ کر قتل کیا ہے اور اب ایک زخمی کے دماغ میں رہ کر سونیا کو اپنا نام بائرن ٹوڈ بتا رہا ہے۔

سونیا نے اس زخمی کے دماغ میں کہا "جھوٹ بول رہے ہو۔ تم بائرن ٹوڈ نہیں ہو۔ وہ اور اس کے ساتھی ناناکاکوڈو کے دشمن بن چکے ہیں اور وہ دوستی کے لیے فرہاد سے رابطہ کر رہے ہیں۔ وہ فرہاد کو ناراض کرنے کے لیے مجھ سے دشمنی نہیں کریں گے۔"

کوبرا نے سمجھ لیا کہ اس کا جھوٹ نہیں چلے گا۔ اس نے کہا "میں کوئی بھی ہوں مگر ناناکاکوڈو کا نیا دوست اور مددگار ہوں۔"

سونیا اور کوبرا بڑی دیر سے باتیں کر رہے تھے۔ وہ اس کے چور خیالات پڑھنا چاہتی تھی۔ دو بار اس کے دماغ میں جانے کی کوششیں کر چکی تھی مگر ناکام رہی تھی۔ کوبرا نے بھی ایسی کوششیں کی تھیں اور سونیا نے سانس روک کر اسے بھگا دیا تھا۔ آخر وہ بولی "تم مجھے اپنے دماغ میں نہیں آنے دو گے اور سچ نہیں بولو گے لیکن فرہاد پاتال میں اور سمندر کی تہ میں چھپ کر رہنے والوں کو بھی باہر نکال لاتا ہے۔ تم باہر آنے کے لیے سامان سفر ضرور باندھ لو۔"

وہ چپ ہو گئی۔ کوبرا نے اسے آوازیں دیں پھر جواب نہ پا کر ناناکا کے پاس آیا۔ اس سے بولا "کیا تم یقین کرو گے کہ مارلی صرف جم کاف سے شادی کرنے کے لیے ہی نہیں بلکہ مشین کے ذریعے ٹیلی پیتھی سیکھنے کے لیے بھی گئی تھی۔ اس نے خیال خوانی کے ذریعے ابھی مجھ سے گفتگو کی تھی۔"

"نہیں یہ یقین کرنے والی بات نہیں ہے۔ اسے سیکھنے کے لیے مشین کہاں سے مل جائے گی!"

"یہ کیوں بھول رہے ہو کہ فرہاد اس کی پشت پر ہے۔ اس نے اسے ٹرانسفارمر مشین تک پہنچایا ہے۔"

"او گاڈ! اس نے فرہاد کو اسی مقصد کے لیے پھانسا تھا۔ وہ ہمارے خلاف بہت مضبوط محاذ بنا رہی ہے۔ ایک تو ٹیلی پیتھی سیکھ لی۔ دوسرا یہ کہ جم کاف جیسے چال باز کو میرے مقابلے پر لے آئی ہے۔"

"بے شک وہ زبردست چالیں چل رہی ہے۔ ہمارے لیے زبردست چیلنج بن رہی ہے مگر وہ ابھی مجھے نہیں جانتی ہے۔ اسے جم کاف کے ساتھ ہانگ کانگ آنے دو پھر میں اس سے نمٹ لوں گا۔"

"مسٹر کوبرا میری بات کا برا نہ ماننا۔ تھوڑی دیر پہلے تم نے بڑے فخر سے کہا تھا کہ ربع صدی سے جس فرہاد کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکا۔ اسے تم نے ایک پل میں ہلاک کر دیا ہے۔ جبکہ تم نے میرے ایک خاص ماتحت کو ہلاک کیا ہے۔ آئندہ تمہیں یاد رکھنا چاہیے کہ فرہاد ناقابل شکست ہے۔ بچے اسے ہلاک کرنے کا خواب دیکھ سکتے ہیں تمہیں ایسا خواب نہیں دیکھنا چاہیے۔"

وہ غصے سے بولا "بکواس مت کرو۔ جنگ جاری رہنے کے دوران میں ہار جیت کا سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ ایک بار میری ہار ہوئی ہے تو کیا ہوا۔ میرا نام زاؤ کوم کوبرا ہے۔ دوسری بار فرہاد شرمناک شکست کھائے گا۔"

"تمہیں غصے میں نہیں آنا چاہیے۔ تم کہہ رہے ہو کہ مارلی جم کاف کے ساتھ ہانگ کانگ آنے والی ہے۔ جبکہ میرے ماتحت نے اور تمہارے آلہ کار نے اسے سی ویو ہوٹل میں دیکھا ہے۔"

"مارلی شروع سے تم سب کو دھوکا دیتی رہی ہے۔ وہ پیرس اور لندن میں تھی۔ اس نے اپنی ایک ڈمی یہاں رکھ چھوڑی ہے۔ میرے اور تمہارے ماتحت نے اسی ڈمی کو سی ویو ہوٹل میں دیکھا تھا۔"

اچانک ناناکا نے اپنے اندر ایک نسوانی قہقہہ سنا پھر سونیا کی آواز سنائی دی۔ میں جانتی تھی کہ تمہارا یہ ٹیلی پیتھی جاننے والا مددگار موجودہ معاملات پر باتیں کرنے کے لیے تمہارے پاس آئے گا اور جب تک یہ موجود رہے گا۔ تم میری سوچ کی لہروں کو محسوس نہیں کر سکو گے۔"

پھر وہ بولی "ہائے زاؤ کوم کوبرا میں نے چند منٹ میں ہی تمہیں سمندر کی تہ سے نکالا ہے۔ اب تمہیں فرہاد پاتال سے نکال کر پوری طرح بے نقاب کرے گا۔"

کوبرا ایک دم سے بوکھلا گیا۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ ایسے کسی ہتھکنڈے سے اس کا نام معلوم کرلے گی۔ اس نے میرے مقابلے پر آنے کے لیے بڑی زبردست تیاریاں کی تھیں۔ یہ طے کیا تھا کہ کبھی خود کو ظاہر نہیں ہونے دے گا۔ ہمیشہ پراسرار بن کر رہے گا۔ میں اسے ساری زندگی تلاش کرتا رہوں گا مگر کبھی اس کا نام تک معلوم نہیں کرسکوں گا۔

اور سونیا نے بڑی چالاکی سے چند منٹ میں ہی اس کا نام معلوم کرلیا تھا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ کس مکار زمانہ عورت سے باتوں میں الجھا ہوا تھا۔ وہ جھنجلا کر بولا "تم۔ تم مارلی نہیں ہوسکتیں۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ تم سونیا ہو۔ ایسی چال باز صرف سونیا ہی ہوسکتی ہے۔"

سونیا نے کہا "مجھے پہچان کر بھی حاضر دماغی سے کام لینا بھول رہے ہو۔ تم بدحواسی میں یہ نہیں سوچ رہے ہو کہ میں تمہارے آلہ کار ناناکا کوڈو کا کیا حشر کروں گی؟"

یہ کہتے ہی اس نے ناناکا کے دماغ میں زلزلہ پیدا کیا۔ وہ چیختا ہوا پیچھے دیوار سے جا کر ٹکرایا اور اوندھے منہ فرش پر گر کر تڑپنے لگا۔ کوبرا کو سوچنے سمجھنے کا موقع نہیں ملا تھا۔ وہ چاہتا تو سونیا کے چیلنج کرتے ہی ناناکا کے دماغ سے فوراً نکل جاتا پھر ناناکا سونیا کی سوچ کی لہروں کو سانس روک کر بھگا دیتا مگر ایسا کرنے کا موقع نہیں ملا تھا۔ اب وہ اس کی دماغی تکلیف دور کرنے کی کوششیں کررہا تھا۔

جہاں تک مارشل آرٹ اور تلوار بازی کا تعلق ہے تو ناناکا بہت ہی خطرناک اور ناقابل شکست فائٹر سمجھا جاتا تھا۔ آج تک اس نے کسی سے شکست نہیں کھائی تھی۔ پہلی بار ٹیلی پیتھی کے ہتھیار سے مار کھا رہا تھا۔

کوبرا اسے تسلیاں دے رہا تھا۔ ناناکا حوصلہ کرو۔ فکر نہ کرو۔ میں تمہیں اس عورت سے مات کھانے نہیں دوں گا۔

وہ دماغی تکلیف سے کراہتے ہوئے بولا "مات تو کھا رہا ہوں اور کیا باقی رہ گیا ہے۔"

"ابھی ایک بہت بڑا مرحلہ رہ گیا ہے۔ یہ دماغی طور پر کمزور کرنے کے بعد تمہیں ہپناٹائز کرے گی پھر اپنا معمول بنائے گی۔"

وہ انکار میں سر ہلا کر دونوں ہاتھ ہلاتے ہوئے بولا "نہیں! نہیں میں کسی عورت کا محکوم نہیں بنوں گا۔ تم میرے دماغ میں ہو۔ مجھے کسی طرح بھی مار ڈالو۔"

"تمہیں مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ میں تمہیں کسی کا غلام بننے نہیں دوں گا۔ سونیا کو کبھی ہپناٹائز کرنے کا موقع نہیں دوں گا۔ وہ جب بھی ایسا کرنا چاہے گی۔ میں اسے ناکام بناتا رہوں گا۔"

سونیا کا قہقہہ سنائی دیا۔ وہ بولی "ناناکا تم اس علاقے پر پہاڑ جیسے طاقت ور تھے۔ اب ایک ذرے کی طرح فرش پر پڑے ہوئے ہو۔ کوبرا تمہیں طفل تسلیاں دے رہا ہے۔ تمہیں مجھ سے بچانے کا دعویٰ کررہا ہے تو پھر یہ تمہیں کیوں نہیں بچا رہا ہے۔ میں پھر زلزلہ پیدا کرنے والی ہوں۔ ایک۔۔۔ دو!"

اس کے تین کہنے سے پہلے ہی کوبرا نے ناناکا کے دماغ پر قبضہ جماتے ہوئے کہا "میں تمہارے لیے ڈھال بن رہا ہوں۔ تم بھی حوصلہ کرو۔ سانس روکنے کی کوشش کرو۔"

ناناکا نے سانس روکنے کی کوشش کی مگر زلزلے کے باعث دماغ ابھی تک پھوڑے کی طرح دکھ رہا تھا۔ وہ پریشان ہو کر بولا "میں بہت کمزوری محسوس کررہا ہوں۔ سانس روکنے کے قابل نہیں ہوں۔ مجھے بچاؤ۔ کسی طرح بچاؤ۔ میری توانائی بحال ہوگی تو پھر میں خود ہی اپنی حفاظت کیا کروں گا۔"

"تم دیکھ رہے ہو۔ میں تمہاری حفاظت کررہا ہوں۔ تمہارے اندر دوسری بار زلزلہ پیدا کرنا چاہتی تھی مگر یہ ٹیلی پیتھی کی قوت سے اسے ناکام بنا رہا ہے۔"

سونیا ہنسنے لگی۔ کوبرا نے چونک کر پوچھا "کیا میرے قبضہ جمانے کے باوجود تم موجود ہو؟"

"میرا قہقہہ سن کر بھی پوچھ رہے ہو۔ ٹیلی پیتھی کا ہتھیار کیسے کیسے ہتھکنڈوں سے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ تم نہیں جانتے۔ کسی دشمنی کے بغیر ناناکا کے دوست بن کر میرے مقابلے پر آئے ہو تو ابھی بہت کچھ سیکھو گے۔ میں دوسری بار زلزلہ پیدا کرسکتی ہوں مگر مجھے جلدی نہیں ہے۔ میں دیکھتی رہوں گی کہ تم کتنے گھنٹے اور کتنے دنوں تک اس کی نگرانی کرو گے۔ کب تک اس کے دماغ پر قبضہ جما کر بیٹھے رہو گے۔ تمہیں کھانا پینا اور ٹوائلٹ جانا ہوگا۔ اس وقت دوبارہ زلزلہ پیدا کروں گی۔ ابھی جارہی ہوں مگر آتی جاتی رہوں گی۔"

کوبرا سوچ میں پڑ گیا۔ وہ کب تک ناناکا کا کوڈو کی اسے سونیا سے بچاتا رہے گا۔ وہ جھنجلا کر بولا "تم خود کو کیا سمجھتی ہو؟ اگر تم میری غیر موجودگی میں اس کے اندر زلزلہ پیدا کروگی تو زیادہ سے زیادہ اسے کمزور بنا سکو گی لیکن تنویمی عمل کرکے اسے معمول نہیں بنا سکو گی۔"

ناناکا کے دماغ میں خاموشی رہی۔ سونیا کی آواز سنائی نہیں دی۔ کوبرا نے کہا "تم خاموش رہ کر یہ جتانا چاہتی ہو کہ یہاں سے جاچکی ہو۔ اب میں بھی خاموش رہوں گا۔ تمہیں یہ معلوم نہیں ہوسکے گا کہ میں موجود ہوں یا نہیں؟"

"کوبرا میری ذرا دیر کی خاموشی نے تمہیں پھر بہلا دیا۔ ناناکا کے دماغ پر تمہاری گرفت پھر ڈھیلی پڑ گئی ہے۔"

اس نے یہ کہتے ہی پھر زلزلہ پیدا کیا۔ ناناکا حلق پھاڑ کر

چیخنے لگا۔ پہلے زلزلے میں دماغ کمزور ہوگیا تھا۔ دوسرے زلزلے میں آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ دماغی تکلیف اتنی شدید تھی کہ ذہن نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا۔ اسے نہ کچھ نظر آرہا تھا نہ کچھ سنائی دے رہا تھا۔ کوبرا اس کے اندر چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا "سونیا! میں جسے قتل کرنے کی قسم کھا کر اپنی تلوار ننگی کردیتا ہوں تو وہ اس کے لہو میں ڈوبنے کے بعد نیام میں واپس جاتی ہے۔"

وہ بولی "گدھے کا بچہ۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے دور میں تلوار لے کر میرے پیچھے گھوم رہا ہے۔"

وہ چیخ کر بولا "میں نے اسی دور میں اپنی تلوار سے بے شمار سروں کو ان کے تن سے جدا کیا ہے۔ میرے غار میں انسانی کھوپڑیوں کا انبار لگا ہوا ہے۔ جلد ہی تمہارا کٹا ہوا سر بھی انبار میں ہوگا۔"

"اچھا تو تمہارا تعلق کسی غار سے ہے؟"

"آں؟" اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔

سونیا نے کہا "بس بھولے رام اتنا ہی کافی ہے۔ اسی لیے موت اس غار کو تلاش کررہی ہے۔"

ناناکا دماغی اذیت کی شدت کو برداشت نہ کرسکا اور بے ہوش ہوگیا۔ دونوں کو اس کے دماغ سے نکلنا پڑا۔ کوبرا کا دماغ چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا۔ اسے فوراً ہی وہ غار چھوڑ دینا چاہیے۔ وہ سونیا کی مکاریوں کے چند نمونے دیکھ چکا ہے۔ اس سے باتیں کرتے وقت پتا نہیں چلتا کہ وہ کیسے الجھا رہی ہے۔ اب نہ تو اس سے بولنا چاہیے اور نہ ہی اسے قریب آنے کا موقع دینا چاہیے۔

وہ غار کے اس حصے میں آیا۔ جہاں سونے کی اینٹیں اور ہیرے جواہرات رکھے ہوئے تھے۔ وہ اتنے زیادہ تھے کہ انہیں فوراً دوسری جگہ منتقل نہیں کیا جاسکتا تھا۔ اس نے سوچا وہ یہ سب کچھ چھوڑ کر جائے گا مگر اس خزانے کو کسی کے ہاتھ لگنے نہیں دے گا۔

اس نے بارود اور ہتھیاروں کے ذخیرے سے ایک ڈائنا مائٹ نکالا۔ اسے غار کے دروازے پر رکھ کر اس سے منسلک تار کو دور تک لے گیا پھر وہاں سے اس نے اسے بلاسٹ کیا۔ ایک زبردست دھماکے کے ساتھ پتھر اور چٹانیں ٹوٹ کر گرنے لگیں۔ ٹوٹنے والے پتھروں اور چٹانوں نے غار کے دہانے کو ڈھانپ دیا۔ اب کسی کو خزانے کا سراغ نہیں مل سکتا تھا۔ وہ کبھی واپس آکر وہاں سے اپنا سب کچھ حاصل کرسکتا تھا۔

وہ مطمئن ہو کر وہاں سے دور ہانگ کانگ کی طرف روانہ ہوگیا۔

○☆○

کانفرنس ہال میں ہنگامہ برپا ہوگیا تھا۔ اس کانفرنس میں بن بورین نے خود حاضر ہونے کے بجائے اپنی ڈمی کو بھیجا تھا۔ الپا نے یہ کہہ کر اس ڈمی کو گولی ماری تھی کہ وہ نقلی ہے' فراڈ ہے۔ اس نے اسے گولی مار کر دعویٰ کیا تھا کہ بن بورین زندہ ہے۔ وہ اپنی اس ڈمی کے ذریعے اسے اور اسرائیلی اکابرین کو دھوکا دینا چاہتا تھا اور جب وہ کانفرنس ہال میں حاضر ہوتی تو بن بورین اسے اپنی ڈمی کے ذریعے ہلاک کردیتا۔

اس طرح الپا نے بن بورین کی پوزیشن کمزور بنا دی تھی۔ یہ ثابت کردیا تھا کہ وہ جھوٹا ہے اور مشین کے معاملے میں اس پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔

بن بورین اور اس کے حمایتی اس بات پر احتجاج کررہے تھے کہ الپا نے بن بورین کے جھوٹ اور فراڈ کا فیصلہ اکابرین کو کرنے کا موقع کیوں نہیں دیا۔ خود اسے گولی کیوں ماردی۔ اس طرح تو وہ بن بورین کے ایک ایک آدمی کو ہلاک کرتی رہے گی۔

اسی وقت پارس نے ایک آلہ کار کے دماغ پر قبضہ جما کر بن بورین کے حمایتی افسر کو گولی ماردی۔ یہ اس بات کی تصدیق تھی کہ الپا اسی طرح انہیں ایک ایک کرکے ہلاک کرے گی۔

بن بورین کے ساتھی الپا کے خلاف چیختے چلاتے کانفرنس ہال سے یہ کہہ کر جانے لگے کہ وہ محفوظ نہیں ہیں۔ وہ بھی الپا کی طرح روپوش رہ کر خیال خوانی کے ذریعے کانفرنس ہال میں حاضر رہیں گے۔

الپا پریشان ہوگئی تھی۔ اس نے بن بورین کے اس حمایتی افسر کو قتل نہیں کیا تھا۔ وہ چیخ چیخ کر اکابرین سے کہنے لگی "بن بورین مکار ہے۔ وہ خود اپنے ایک حمایتی کو گولی مار کر مجھے آپ لوگوں کی نظروں سے گرانا چاہتا ہے۔ میں نے ابھی اسے جھوٹا اور فریبی ثابت کیا تھا۔ اب وہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ میں اپنے ہی ملک کے فوجیوں کی دشمن ہوں جبکہ آج تک میں اپنے ملک اپنی فوج اور اپنی قوم کی حفاظت ٹیلی پیتھی کے ذریعے کرتی آرہی ہوں۔"

بن بورین نے کہا "تم پہلی بار ہم آرمی والوں سے صرف اس لیے دشمنی کررہی ہو کہ ہم نے وہ ٹرانسفارمر مشین تم سے چھین لی ہے۔"

بن بورین کے ٹیلی پیتھی جاننے والے تمام ساتھی اس کانفرنس ہال سے چلے گئے تھے۔ اب اپنے لیڈر کی طرح خیال خوانی کے ذریعے بول رہے تھے۔ اس کے ایک حمایتی نے کہا "الپا نے آرمی کے بڑے افسر کو گولی ماری ہے اور یہ بچکانہ الزام دے رہی ہے کہ ہم نے اپنے اتنے سینئر اہم افسر کو ہلاک کیا ہے۔"

دوسرے حمایتی نے کہا "جب تک اکابرین مشین کا فیصلہ نہیں کریں گے اور یہ ان کے فیصلے کو تسلیم نہیں کرے گی۔ تب تک یہ پاگل ہوتی رہے گی۔ ہمارے لوگوں کو ہلاک کرتی رہے گی اور یہی احمقانہ الزام دیتی رہے گی کہ ہم اپنے لوگوں کو ہلاک کررہے ہیں۔ کیا یہ یقین کرنے کی بات ہے کہ ہم اپنے پیروں پر آپ کلہاڑی مار رہے ہیں۔"

ایک اعلیٰ حاکم نے کہا "ہماری مشین کا معاملہ ہماری توقع سے زیادہ پے چیدہ اور تشویش ناک ہوگیا ہے۔ ہم آپس کی اس لڑائی میں اندر سے بالکل کھوکھلے ہوجائیں گے۔ فوج کسی بھی ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہوتی ہے۔ یہ ہڈی ٹوٹے گی تو ہم جسمانی طور پر سلامت نہیں رہیں گے اور الپا ہمارے ملک اور ہماری قوم کا دماغ ہے۔ وہ برسوں سے ٹیلی پیتھی کے ذریعے ہماری بے مثال قوت بنتی رہی ہے۔ ہمارا وقار بلند کرتی رہی ہے۔ ہم نہ تو فوج کی وفاداری پر شبہ کرسکتے ہیں اور نہ ہی الپا کی برسوں کی خدمات سے انکار کرسکتے ہیں۔"

دوسرے حاکم نے کہا "ہم الپا اور بن بورین سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ اب ایک دوسرے کے خلاف کوئی انتقامی کارروائی نہ کریں۔ ہمیں اس نازک موقع پر عقل سے کام لینا چاہیے۔ ہم مشین کے سلسلے میں اپنا فیصلہ سنا رہے ہیں۔ اس فیصلے کو دونوں تسلیم کریں گے تو یہ جھگڑا ابھی ختم ہوجائے گا۔"

الپا نے کہا "میں اپنے ملک اور قوم کی سلامتی کے لیے اپنی جان بھی دے سکتی ہوں۔ آپ سب گواہ ہیں کہ میں تنہا بڑے بڑے ٹیلی پیتھی جاننے والے دشمنوں سے ٹکراتی آئی ہوں۔ میں نے کبھی پارس سے شادی کی تھی۔ یہ میری غلطی تھی۔ میں پچھلے دنوں ایک حادثے کا شکار ہوکر اسپتال میں زیر علاج تھی۔ اس وقت کتنے ہی دشمن میرے دماغ پر قبضہ جماکر مجھے اپنا معمول بنانا چاہتے تھے۔ گویا میرے ملک کے تمام اکابرین کو اپنا غلام بنانا چاہتے تھے۔ اس وقت پارس نے مجھے ان دشمنوں سے محفوظ رکھا تھا۔ مجھے اس کا یہ احسان کبھی نہیں بھولنا چاہیے تھا لیکن وہ پچھلے دنوں یہ مطالبہ کررہا تھا کہ یہاں کے دس فلسطینی مسلمانوں کو ٹیلی پیتھی سکھائی جائے۔ میں یہ مطالبہ مرتے دم تک نہیں مان سکتی تھی۔ میں نے فوراً ہی ایک عامل کے ذریعے اپنے دماغ کو لاک کرایا تاکہ پارس میرے اندر کبھی نہ آسکے پھر میں نے ٹرانسفارمر مشین کو اس کی پہلی جگہ سے ہٹاکر دوسرے خفیہ اڈے میں پہنچایا۔ اس طرح وہ ہماری مشین کو نقصان پہنچانے کے سلسلے میں ناکام رہا ہے۔"

وہ ایک ذرا توقف سے بولی "لیکن وہ ہمیں اس مشین کے سلسلے میں ایک دوسرے سے لڑاکر ہمیں نقصان پہنچا رہا ہے۔ میں یقین سے کہتی ہوں کہ اسی نے بن بورین کے افسر کو گولی ماری ہے۔ تاکہ مجھ پر شبہ کیا جاسکے جبکہ میں بن بورین پر شبہ کیا تھا کہ وہ مجھے آپ لوگوں کی نظروں سے گرانے کے لیے ایسا کرچکا ہے۔ میں اپنا الزام واپس لیتی ہوں۔ مجھے اور بن بورین کو یہ اچھی طرح سمجھنا چاہیے کہ آپس کی دشمنی میں ایک دوسرے کو ایک بار نقصان پہنچائیں گے تو پارس بار بار ہمیں نقصان پہنچاکر ہمارے اکابرین کے سامنے یہ ثابت کرتا رہے گا کہ ہم مشین کے حصول کے لیے پاگل ہوکر ایک دوسرے کو ہلاک کررہے ہیں۔"

وہ پھر ایک ذرا توقف سے بولی "یہی ذہانت سے کام لینے کا وقت ہے۔ میں آئندہ بن بورین کے خلاف ایک لفظ نہیں بولوں گی۔ اب میرے اکابرین جو فیصلہ کریں گے اسے قبول کرلوں گی۔"

اس کی اس بات پر تمام اکابرین خوش ہوکر تالیاں بجانے لگے پھر ایک اعلیٰ حاکم نے کہا "آج کے دور میں ٹیلی پیتھی سب سے زیادہ خطرناک ہتھیار بن چکا ہے۔ ٹرانسفارمر مشین یہ کام کرتی ہے لہٰذا اس مشین کو فوج کی تحویل میں ہونا چاہیے۔"

یہ سنتے ہی بن بورین کے تمام ساتھی خوشی سے تالیاں بجانے لگے۔ بن بورین نے کہا "میرے جو ٹیلی پیتھی جاننے والے ساتھی کانفرنس ہال سے اٹھ کر چلے گئے تھے۔ وہ خوشی سے تالیاں بجارہے ہیں۔"

اعلیٰ حاکم نے کہا "آپ پہلے پورا فیصلہ سن لیں پھر فراخ دلی سے تسلیم کریں۔ اس ٹرانسفارمر مشین کو الپا نے اپنی ذہانت اور محنت سے تنہا تیار کیا ہے۔ لہٰذا اس مشین پر اس کا پورا حق ہے۔ تمام اکابرین کے متفقہ فیصلے کے مطابق بن بورین کو یہ حکم دیا جاتا ہے کہ الپا جب بھی وہ مشین استعمال کرنا چاہے۔ اسے اس سلسلے میں کھلی اجازت ہو اور اس مشین کو "الپا دی گریٹ" کا نام دیا جائے۔"

الپا کے حمایتی افسران خوش ہوکر تالیاں بجانے لگے۔ بن بورین نے کہا "آپ اکابرین نے ابھی یہ تسلیم کیا ہے کہ جنگی ہتھیار کو فوج کے سوا کوئی ہاتھ نہیں لگاتا۔ ہم الپا کو ضرور اجازت دیں گے لیکن اسے پہلے تحریری اجازت لینا ہوگی۔ اسے بتانا ہوگا کہ وہ کن افراد کو ٹیلی پیتھی سکھانے کے لیے اس مشین کو استعمال کرنا چاہتی ہے۔"

الپا نے پوچھا "کیا بن بورین مجھے یہ بتائے گا کہ وہ کن افراد کو ٹیلی پیتھی سکھانے والا ہے۔ میں نے آج تک کسی سے پوچھ کر کام نہیں کیا۔ ہر کام کے سلسلے میں مجھ پر اعتماد کیا جاتا رہا ہے پھر یہ بے اعتمادی کیوں ہے؟ اگر بن بورین بھی مشین کو استعمال کرنے سے پہلے مجھے اس بات سے باخبر رکھے گا کہ وہ کن افراد کو ٹیلی پیتھی سکھا رہا ہے۔"

بن بورین نے کہا "تم نے کبھی ہمارے اکابرین کو یہ نہیں بتایا کہ اہم معاملات میں کیا کرنے والی ہو اور اکابرین کی لاعلمی میں کیا کرتی رہتی ہو پھر ہم یہ فوجی راز کیوں بتائیں کہ ہماری اور انٹیلی جنس والوں میں سے کن افراد کو ٹیلی پیتھی سکھائی جارہی ہے۔ سب جانتے ہیں کہ سیاسی تبدیلیوں کے باعث یہ اکابرین تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ ان کی جگہ دوسرے آتے رہتے ہیں۔ فوجی راز سیاست دانوں اور حکمرانوں کو بتائے نہیں جاتے۔"

اسی طرح میں بھی نہیں بتایا کرتی ہوں تم اپنے رازوں کی حفاظت کرو۔ مجھے کچھ نہ بتاؤ اسی طرح مجھے اپنے رازوں کی حفاظت کرنے دو۔ مجھ سے کچھ نہ پوچھو اور نہ میں کبھی بتاؤں گی کہ میں کن افراد کو کن مقاصد کے لیے ٹیلی پیتھی سکھا رہی ہوں۔"

"یعنی اس طرح تم اپنی ذاتی ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی فوج تیار کرو گی۔"

"تم بھی کسی کو کچھ بتائے بغیر ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی جو فوج تیار کررہے ہو اور آئندہ بھی کرتے رہو گے۔ وہ فوج تمہاری ذاتی کہلائے گی۔"

"میں فوج کا اعلیٰ افسر ہوں۔ برسوں سے فوج کو اپنے طور پر استعمال کررہا ہوں۔ کبھی میں نے اس فوج کو اپنی ذاتی فوج نہیں بنایا۔"

"میں نے بھی جب میں تنہا ٹیلی پیتھی جاننے والی تھی تو تمہارے جیسے اعلیٰ افسران کو تنویمی عمل کے ذریعے اپنا معمول نہیں بنایا۔ میں پوری فوج کو معمول بناکر اپنی ذاتی فوج بناسکتی تھی مگر میں نے کبھی ایسا نہیں کیا پھر تم مجھے ذاتی فوج بنانے کا الزام کیسے دے سکتے ہو۔"

اعلیٰ حاکم نے کہا "تم دونوں پھر آپس میں الجھ رہے ہو۔ ہمیں تم دونوں پر بھروسا ہے۔ تم میں سے کوئی اپنی ذاتی فوج نہیں بنائے گا۔ اپنے ملک اور اپنی قوم کی بہتری کے لیے ٹیلی پیتھی جاننے والے پیدا کرتے رہو گے۔ بن بورین کو ہمارا فیصلہ تسلیم کرنا چاہیے۔"

"میں تسلیم کررہا ہوں لیکن الپا پر جو پابندیاں عائد کررہا ہوں وہ ہمارے فوجی قوانین کے مطابق ہیں۔ آپ حضرات بھی ان قوانین کو تسلیم کریں۔"

الپا نے کہا "میں آپس کا جھگڑا ختم کرنا چاہتی ہوں۔ پارس جیسے دشمن کو اپنے درمیان آنے کا موقع نہیں دینا چاہتی لیکن بن بورین کی بے جا ضد سے یہ ثابت ہورہا ہے کہ پارس نے اسے اپنا معمول بنالیا ہے۔ یہ پارس کی مرضی کے مطابق یہاں صلح صفائی اور امن و امان نہیں چاہتا ہے۔ یہاں ہمارے درمیان فساد جاری رکھ کر ہمیں اندر سے کھوکھلا کرنا چاہتا ہے۔"

"الپا! کیا بکواس کررہی ہو؟ مجھے پارس نے ہپناٹائز نہیں کیا ہے اور نہ ہی میں اس کا معمول ہوں۔ یہ آپ لوگوں کو میری طرف سے تشویش میں مبتلا کررہی ہے۔ آپ حضرات کو ہم فوجیوں پر بھروسا کرنا چاہیے۔"

اعلیٰ حاکم نے کہا "مسٹر بن بورین تمہیں بھی ہمارا فیصلہ تسلیم کرکے یہ ثابت کرنا چاہیے کہ پارس جیسا دشمن تم پر اثر انداز نہیں ہورہا ہے۔"

بن بورین نے کہا "میں سیدھی سی بات جانتا ہوں کہ میں فوجی قوانین کے مطابق الپا کو مشین استعمال کرنے کی اجازت دے رہا ہوں اور چند ضروری پابندیاں عائد کررہا ہوں۔ مجھے آپ کا فیصلہ منظور ہے۔ الپا کے لیے آرمی ہیڈ کوارٹر کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔ وہ جب چاہے میری عائد کردہ پابندیوں پر عمل کرتے ہوئے اس مشین کو استعمال کرسکتی ہے۔"

اعلیٰ حاکم نے کہا "الپا ہم جانتے ہیں کہ تم صلح جوئی سے کام لے رہی ہو۔ آپس کا جھگڑا ختم کرنا چاہتی ہو۔ یہ پابندیاں قبول کرلو۔"

الپا نے کہا "میں آج تک کبھی کسی کی پابند نہیں رہی ہوں۔ میں اپنا فیصلہ سناتی ہوں۔ میرا فیصلہ یہ ہے کہ میں مشین کے حصول سے دستبردار ہورہی ہوں۔ یہ مشین میرے ملک میں ہے۔ میرے اپنے لوگ اسے استعمال کررہے ہیں۔ میں اس خیال سے مطمئن رہوں گی۔ میرے ساتھ آپ سب دعا مانگیں کہ بن بورین پارس کا معمول نہ ہو اور اپنی غلامی سے ہمارے ملک کو تباہی کی طرف نہ لے جائے۔ آپ حضرات مجھے بھول جائیں۔ کبھی ضروری سمجھوں گی تو آپ لوگوں سے رابطہ کروں گی۔ گڈ لک فاریو اینڈ گڈ بائی فار ایور۔"

اعلیٰ حاکم نے کہا "نہیں الپا! تم اس طرح نہیں جاؤ گی۔ تم ہمارے ملک اور ہماری قوم کا قیمتی سرمایہ ہو ہم تمہیں ناراض ہوکر نہیں جانے دیں گے۔"

دوسرے حاکم نے کہا "تم آپس کے جھگڑے کو ختم کرنے اور ہم سب کو تباہی سے بچانے کے لیے مشین سے دستبردار ہورہی ہو۔ تم تنہا ایک ٹیلی پیتھی کا پہاڑ ہو۔ تمہیں مشین کی ضرورت نہیں ہے لیکن ہمیں تمہاری ضرورت ہے۔ تمہیں ناراض ہوکر نہیں جانا چاہیے۔"

تمام اکابرین باری باری اسے مخاطب کررہے تھے لیکن جواب نہیں مل رہا تھا۔ اعلیٰ حاکم نے مایوس ہوکر کہا "وہ جاچکی ہے لیکن وہ کٹر یہودی اور محب وطن ہے۔ ہم سے

ناراض ہو کر بھی ہم چھپ کر ملک و قوم کی بہتری اور سلامتی کے لیے کام کرتی رہے گی۔"

پارس کو یہ توقع نہیں تھی کہ وہ مشین کو چھوڑ کر چلی جائے گی۔ وہ انہیں آپس میں خوب لڑانا چاہتا تھا۔ یہ قصہ اسی جگہ ختم نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس نے سوچا۔ جب وہ آرمی والے اس مشین سے ٹیلی پیتھی جاننے والے پیدا کریں گے تو وہ پھر انہیں الجھائے گا۔

وہ دماغی طور پر اپنی جگہ حاضر ہو گیا۔ وہ فرینکفرٹ کے بنگلے کے ڈرائنگ روم میں بیٹھا خیال خوانی کر رہا تھا۔ کرونا یہ کہہ کر بیڈ روم میں گئی تھی کہ وہ وہاں مصروف رہے گی۔ وہ بیڈ روم کے دروازے کو اندر سے بند کر کے خیال خوانی میں مصروف تھی۔ روس میں ٹرانسفارمر مشین تیار ہو چکی تھی اور پہلی بار دو روسی افسروں کو اس کے ذریعے ٹیلی پیتھی سکھائی جا رہی تھی۔

کرونا پچھلے کئی دنوں سے جوزف وسکی کے ذریعے ان تمام اہم افراد کے دماغوں میں پہنچتی رہی تھی جنہوں نے ٹرانسفارمر مشین تیار کی تھی۔ وہ سب یوگا کے ماہر تھے۔ جوزف وسکی اور اس کے دوسرے ساتھیوں نے مخصوص لب ولہجے کے ذریعے ان کے دماغوں کو لاک کیا تھا۔ کرونا اس مخصوص لب ولہجے کے ذریعے ان سب کے دماغوں میں پہنچ رہی تھی۔

روس کے دو ذہین اور تجربے کار افسران کو مشین سے گزارا گیا۔ مشین سے گزرنے کے دوران میں وہ بے ہوش رہے۔ جب وہ ہوش میں آنے لگے تو بڈی رابرٹ اور بائرن ٹوڈ نے ان دونوں کو ہپناٹائز کر کے اپنا معمول بنایا اور مخصوص لب ولہجے کے ذریعے ان کے دماغوں کو لاک کیا۔ ایسے وقت مائیک مورو اور جوزف وسکی بھی ان دونوں کے دماغوں میں رہے اور کرونا جوزف وسکی کے ذریعے ان دونوں کے دماغوں میں پہنچانے والے مخصوص لب ولہجے کو یاد کرتی رہی۔

پارس بھی اسرائیل میں بالکل اسی طریقہ کار پر عمل کر رہا تھا۔ وہ بن بورین کے ٹیلی پیتھی جاننے والے کئی ساتھیوں کے دماغوں میں جگہ بنا چکا تھا۔ ان کے ذریعے بن بورین کے منصوبے معلوم کرتا رہتا تھا۔ الپا کے ناراض ہو کر چلے جانے کے بعد اس کے مخالفین بہت خوش تھے۔ بن بورین نے ایک خفیہ میٹنگ میں اپنے قابل اعتماد ساتھیوں سے کہا "ہمیں بہت محتاط رہنا ہوگا۔ الپا مشین سے دستبردار ہونے کا اعلان کر کے کوئی نئی چال چل رہی ہے۔ وہ آئندہ ہماری بہترین کارکردگی کو چالبازی سے بدترین بنا سکتی ہے۔ ہمیں اکابرین اور اپنی قوم کی نظروں سے گرا سکتی ہے۔"

اس کے ایک ساتھی افسر نے کہا "وہ عورت بہت [illegible] ہے۔ ٹیلی پیتھی کی دنیا میں برسوں سے اپنی اہمیت منواتی [illegible] ہے۔ وہ ہمارے خلاف ضرور ایسی چالیں چلے گی جن کی ہم توقع نہیں کر رہے ہیں۔"

ایک اور ساتھی افسر نے کہا "اس نے کانفرنس ہال میں ہمارے ایک اہم ساتھی کو گولی مار کر پہلے بن بورین کو الجھا دیا پھر یہ بات بنائی کہ ہمارے اس ساتھی افسر کو پارس نے گولی ماری ہے۔ وہ آئندہ بھی ہمیں نقصان پہنچا کر کہہ سکتی ہے کہ وہ نقصان بھی پارس نے پہنچایا ہے۔"

بن بورین نے کہا "اسی لیے میں کہتا ہوں کہ ہمیں بہت زیادہ محتاط رہنا چاہیے۔ تم سب میرے قابل اعتماد دوست ہو۔ میرا مشورہ ہے کہ تم سب ہیڈ کوارٹر سے چلے جاؤ۔ پہلا طرح کہیں روپوش رہو۔ کبھی پبلک پلیس میں خیال خوانی کرو۔ ورنہ وہ بلا تمہارے پیچھے پڑ جائے گی۔"

بن بورین کے دس قابل اعتماد حواری تھے۔ وہ سب میٹنگ ختم ہوتے ہی ہیڈ کوارٹر سے چلے گئے۔ انہوں نے طے کیا تھا کہ روپوش رہ کر الپا اور اس کے ٹیلی پیتھی جاننے والے جان نثاروں کو تلاش کرتے رہیں گے اور ایک دوسرے سے خیال خوانی کے ذریعے رابطے میں رہیں گے۔

پارس ان دس حواریوں میں سے دو کے دماغوں میں جگہ بنا چکا تھا۔ انہیں ابتدا سے شراب پینے کی بری عادت تھی۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ انہوں نے الپا کو ابھی تک اپنی آواز نہیں سنائی ہے۔ اگر وہ رات کو عادت کے مطابق پی کر صبح تک حواس میں رہیں گے تو کوئی بھی ٹیلی پیتھی جاننے والا ان کے اندر نہیں آسکے گا۔

ان کے دماغوں کو اس طرح لاک کیا گیا تھا کہ وہ رات کو نشے میں رہنے کے بعد دوسری صبح تازہ دم ہو کر یوگا کی مہارت کا مظاہرہ کر سکتے تھے۔ وہ رات کو عادتاً پیتے تھے۔ پارس ان کی ان عادتوں سے فائدہ اٹھانے لگا۔

بن بورین نے آرمی کے تین جوانوں اور انٹیلی جنس کے دو سراغ رسانوں کو ٹیلی پیتھی سکھانے کے لیے منتخب کیا۔ اپنے دس حواریوں سے کہا "وہ ان پانچوں کے دماغوں میں رہیں تاکہ انہیں مشین سے گزارتے وقت الپا کسی طرح کی گڑبڑ نہ کر سکے۔"

اس مشین کو ہیڈ کوارٹر میں ایسی جگہ رکھا گیا تھا۔ جہاں صرف یوگا اور ٹیلی پیتھی جاننے والے افسران کو جانے کی اجازت تھی۔ بن بورین نے اس مشین کو حاصل کرنے کے بعد پہلی بار اپنی نگرانی میں اسے آپریٹ کرایا۔ اس کے دس حواری مشین کو آپریٹ کرنے والے ماہرین کے دماغوں میں موجود رہے۔ انہیں مشین سے گزارنے کے بعد جب

ہوش میں آنے لگے تو انہوں نے ان پانچوں کو ہپناٹائز کیا۔ ان کے ذہنوں میں ایک مخصوص لب ولہجہ نقش کیا اور یہ حکم دیا کہ اس لب ولہجے کے علاوہ وہ کسی بھی پرائی سوچ کی لہروں کو محسوس کرتے ہی سانس روک کر انہیں اپنے اندر سے بھگا دیا کریں گے۔"

اس کے بعد انہوں نے ان پانچوں کو تنویمی نیند سونے کے لیے چھوڑ دیا۔ پارس نے ان میں سے ایک ایک کے دماغ میں جا کر کہا "ابھی یہ عمل مکمل نہیں ہوا ہے۔ تم اس مخصوص لب ولہجے کو صرف چوبیس گھنٹے تک یاد رکھو گے۔ چوبیس گھنٹے کے بعد یہ دوسرا لب ولہجہ تمہارے ذہن میں نقش ہو جائے گا اور تم الپا کے معمول بن جاؤ گے۔"

اس نے ان پانچوں کے دماغوں میں باری باری یہ اضافی عمل کیا پھر انہیں تنویمی نیند سونے کا حکم دیا۔ جو کچھ وہ اسرائیل میں کر رہا تھا۔ وہی کرونا روس میں کرتی رہی تھی۔ اس نے صرف یہ معلوم کیا تھا کہ پہلے جن دو افراد کو ٹیلی پیتھی سکھائی گئی ہے۔ ان کے ذہنوں میں کس طرح کا لب ولہجہ نقش کیا گیا ہے۔

یہ معلوم کر کے وہ مطمئن ہو گئی تھی۔ انہیں باقاعدہ معمول بنانا ضروری نہیں تھا۔ وہ ضرورت کے وقت ان کے دماغوں میں با آسانی پہنچ سکتی تھی۔

وہ اپنی اس کامیابی پر مسکراتی ہوئی بیڈ روم سے باہر آئی اور پارس سے بولی "سوری۔ تم اتنی دیر تک تنہا بور ہوتے رہے ہو۔ میں مجبور تھی۔ ایک ضروری معاملے میں مصروف تھی۔"

وہ بولا "بند کمرے میں کیا معاملہ ہو سکتا ہے؟ کیا تمہیں کوئی پریشانی ہے؟ اگر کوئی مسئلہ ہے تو مجھے بتاؤ۔ میں تو منٹوں میں بڑے بڑے مسائل حل کر دیتا ہوں۔"

وہ اس کے پاس بیٹھ کر مسکراتے ہوئے بولی "میں تمام مسائل سے اور تمام دنیا سے تنہا نمٹ سکتی ہوں۔ میں کسی سے مدد نہیں مانگتی۔"

"ڈینگیں نہ مارو۔ کیا تمہیں مجھ جیسے شوہر کی مدد کی ضرورت نہیں پڑتی ہے؟"

"شوہر کو بیوی کی اور بیوی کو شوہر کی ضرورت پڑتی ہے اگر تم نہ ہوتے تو یہاں تمہاری جگہ کوئی دوسرا شوہر ہوتا۔"

"یعنی میری کوئی اہمیت نہیں ہے پھر تو مجھے یہاں نہیں رہنا چاہیے۔ میں ابھی چلا جاؤں گا۔"

وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ کرونا نے اس کا ہاتھ کھینچ کر اسے دوبارہ بٹھایا پھر کہا "زیادہ اکڑ نہ دکھاؤ، میں نہیں چاہتی کہ تم جاؤ اور میں کسی دوسرے کو شوہر بنا کر یہاں رکھوں۔ اس علاقے کے لوگ مجھ پر شبہ کریں گے۔"

"شبہ کرنے دو۔ میں تو یہ سمجھ رہا تھا تم مجھ سے محبت کر رہی ہو مگر تم نے تو دنیا کو دکھانے کے لیے مجھے شوہر بنا رکھا ہے۔ میں یہاں نہیں رہوں گا۔ ابھی چلا جاؤں گا۔"

"غصہ نہ دکھاؤ۔ مجھ سے محبت نہ کرو۔ میرے شوہر نہ بنو مگر میرے ساتھ رہو۔ تم میرے لیے کوئی قیمتی سرمایہ نہیں ہو۔ میں اپنے حالات کے مطابق تمہیں ساتھ رکھنے پر مجبور ہوں۔"

ایک ملازم نے آ کر کہا "ایک شخص آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ اپنا نام ٹونی لوکیس بتا رہا ہے۔"

کرونا بہت پہلے معلوم کر چکی تھی کہ بڈی رابرٹ اسے تلاش کرنے کے لیے آ رہا ہے اور آج کل میں یہاں پہنچنے والا ہے۔ اس نے ملازم سے کہا "اسے یہاں بھیج دو۔"

ملازم چلا گیا۔ وہ پارس سے بولی "جو شخص مجھ سے ملنے آ رہا ہے۔ اس کے سامنے الٹی سیدھی باتیں نہیں کرو گے۔ ایک محبت کرنے والے شوہر کی طرح یہاں بیٹھے رہو گے۔"

"تم مجھ سے محبت نہیں کرتی ہو۔ صرف میاں بیوی کا کھیل کھیلتی ہو۔ میں کسی آنے والے کے سامنے تم سے محبت نہیں کروں گا۔ کیا تم مجھے اُلّو سمجھتی ہو؟"

"میں صرف اُلّو سمجھتی ہی نہیں ہوں۔ اُلّو بنا کر بھی رکھتی ہوں۔ ابھی تمہیں جیسا کہوں گی ویسا ہی کرتے رہو گے۔"

وہ شخص جس کا نام ٹونی لوکیس تھا۔ اس ایجنٹ کے ساتھ آیا۔ جس نے وہ بنگلا کرونا کو کرائے پر دیا تھا پھر وہ ایک دن پارس کے ساتھ وہاں آیا تھا۔ اس نے کرونا سے کہا تھا کہ یہ مسٹر جیری ہیں۔ اس بنگلے کے مالک ہیں۔ اب پھر وہی ایجنٹ آیا تھا۔ اس نے کرونا سے کہا "میڈم یہ مسٹر ٹونی لوکیس ہیں۔ اس بنگلے کے مالک ہیں۔ اپنا بنگلا خالی کرانا چاہتے ہیں۔"

کرونا صوفے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ غصے سے بولی "یہ کیا بکواس کر رہے ہو۔ اس بنگلے کے کتنے مالک ہیں۔ اس سے پہلے تم مسٹر جیری کو بنگلے کا مالک بنا کر لائے تھے اور اب اسے پکڑ کر لائے ہو۔"

کرونا کو فوراً ہی اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ آنے والا شخص بڈی رابرٹ ہو سکتا تھا۔ اس کے سامنے یہ نہیں کہنا چاہیے کہ جیری یعنی بنگلے کا پہلا مالک یہی ہے۔ جو اب اس کا شوہر بنا ہوا ہے۔

کرونا نے فوراً ہی خیال خوانی کے ذریعے اس ایجنٹ کے دماغ میں پہنچ کر اس کے ذریعے کہا "میڈم وہ مسٹر جیری جو یہاں مالک بن کر آئے تھے۔ وہ فراڈ تھے۔ یہ مسٹر لوکیس اصلی مالک ہیں۔"

ٹونی لوکیس نے ایجنٹ سے کہا "تم یہاں سے جاؤ۔ میں

میڈم سے باتیں کروں گا۔"

وہ ایجنٹ چلا گیا۔ ٹونی لوئیس نے مسکرا کر کہا "تمہیں ایجنٹ کے دماغ میں آکر اس کی زبان سے نہیں بولنا چاہیے تھا کیونکہ میں اس کے اندر موجود تھا۔"

کرونا نے اسے چونک کر دیکھا۔ وہ اپنے لباس کے اندر سے ریوالور نکال کر اسے نشانے پر رکھتے ہوئے بولا "کرونا میں نے سنا تھا۔ تم بہت ذہین اور چالاک ہو اور بڑی خطرناک فائٹر بھی ہو۔ میں نے اس لیے ریوالور نکالا ہے کہ تم ہاتھا پائی پر نہ اتر آؤ۔ ہم شریف لوگ ہیں۔ شرافت سے معاملات طے کریں گے۔"

پارس نے ریوالور دیکھ کر خوف سے کانپتے ہوئے کہا "یہ۔۔۔ یہ تو بڑی خطرناک چیز ہے۔ یہ تو ٹھائیں سے بولتی ہے اور پھر بولنے والے کو ہمیشہ کے لیے چپ کر دیتی ہے۔"

بڈی رابرٹ نے ہنستے ہوئے کہا "تم نے کس بزدل جوان کو اپنا شوہر بنا رکھا ہے۔ میں یہاں آنے سے پہلے چھپ کر تم دونوں کو دیکھ چکا ہوں۔ تم دونوں کی باتیں سن چکا ہوں۔ اس کے خیالات پڑھ چکا ہوں۔ یہ بے چارہ پہلے پاگل تھا۔ کیوں اس بے چارے کا خانہ خراب کر رہی ہو۔ اسے یہاں سے جانے دو۔"

پارس نے کہا "آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔ یہ میری بیوی بن چکی ہے۔ اسے بھی جانے دو۔ ہم دونوں تمہیں دعا میں دیں گے۔"

اس نے پارس کو ڈانٹ کر کہا "جاؤ یہاں سے۔ میرا وقت ضائع نہ کرو۔ ورنہ۔۔۔"

پارس نے ایک دم آگے بڑھ کر کہا "ورنہ تم مجھے گولی مار دو گے۔ ورنہ تم مجھے۔۔۔"

اس نے اپنی بات ادھوری چھوڑ کر اچانک گھوم کر ایک کک ماری۔ ہاتھ پر ٹھوکر پڑتے ہی ریوالور دور جا کر فرش پر گر پڑا۔ اس نے گھوم کر دوسری کک ماری۔ منہ پر ٹھوکر پڑی۔ وہ اچھل کر صوفے پر آیا۔ صوفہ پیچھے کی طرف الٹ گیا۔ وہ بھی صوفے سمیت الٹ کر فرش پر اوندھا ہو گیا۔

کرونا نے فرش پر پڑے ہوئے ریوالور کو اٹھا لیا تھا۔ اس نے بڈی رابرٹ کا نشانہ لیتے ہوئے کہا "میں بھی تمہاری طرح لڑائی جھگڑا پسند نہیں کروں گی۔ ایک گولی مار کر زخمی کروں گی اور تمہارے دماغ میں پہنچ جاؤں گی۔"

وہ اٹھ کر کھڑا ہو رہا تھا۔ پارس نے اس کی گردن دبوچ کر کرونا سے کہا "اے خبردار! گولی نہ چلانا۔ مجھے ٹھائیں کی آواز سے ڈر لگتا ہے۔ گولی چلاؤ گی تو میں یہاں سے بھاگ جاؤں گا۔"

وہ مسکرا کر بولی "جیری میری جان! تم نہیں جانتے کہ کس طرح میرے کام آتے جا رہے ہو۔ میں تمہیں کہیں نہ جانے دوں گی۔ تم کہتے ہو تو گولی نہیں چلاؤں گی۔ تم اس کی گردن اتنی زور سے دبوچ لو کہ یہ سانس لینے کے قابل نہ رہے اور میری سوچ کی لہروں کو محسوس کر کے سانس روکنے کے قابل نہ رہے۔"

اس کی گردن میرے شکنجے میں ہے مگر یہ سوچ کی لہریں کیا ہوتی ہیں؟

کرونا نے جواب نہیں دیا' بڈی رابرٹ کے دماغ میں پہنچتے ہی زلزلہ پیدا کیا۔ وہ چیختا چلاتا پارس کی گرفت سے نکل کر فرش پر گر پڑا۔ پارس نے حیرانی سے پوچھا "کیا تم نے اسے گولی ماری ہے؟ مجھے ٹھائیں کی آواز تو سنائی نہیں دی۔"

وہ بولی "میں نے اسے ٹیلی پیتھی کی گولی ماری ہے۔ تم نہیں سمجھو گے مگر تم نے کمال کیا ہے۔ ریوالور سے ڈرنے کے باوجود تم نے اس کے ہاتھ سے ریوالور گرا دیا۔"

"میں ریوالور سے نہیں ڈرتا۔ مجھے ٹھائیں کی آواز سے ڈر لگتا ہے مگر اسے کیا ہوا ہے؟ یہ اس طرح کیوں تڑپ رہا ہے۔"

وہ بولی "تم ذرا خاموش رہو۔ مجھے اس سے نمٹنے دو۔ یہ مجھے پھانسنے آیا تھا۔"

وہ بڈی رابرٹ سے بولی "کم آن گیٹ اَپ۔ تمہاری دماغی تکلیف کچھ کم ہو رہی ہے۔ تم یہاں سے ایک بیڈ روم میں جا سکتے ہو۔"

پارس نے معصومیت سے پوچھا "کیا اب اسے بیڈ روم میں لے جایا کرو گی؟"

"یُو شٹ اَپ! یہاں بیٹھے رہو۔ میں تھوڑی دیر بعد آؤں گی۔ تم بیڈ روم میں نہ آنا۔"

"کیوں نہیں آؤں گا؟ ضرور آؤں گا۔ میں تمہارا شوہر ہوں۔ بے حیائی کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ میری آنکھوں کے سامنے۔ ایک غیر مرد کو۔ اپنے بیڈ روم میں۔ توبہ توبہ۔"

وہ بڈی رابرٹ کے دماغ پر حاوی ہو گئی تھی۔ بڈی تکلیف سے کراہتا ہوا اس کے پیچھے ایک بیڈ روم میں آیا۔ پارس بھی پیچھے پیچھے آ رہا تھا۔ وہ دروازہ بند کرتے ہوئے بولی "تم باہر رہو۔ ادھر نہ آنا۔ تم نہیں سمجھو گے میں کیا کرنے والی ہوں۔ پلیز مجھے ڈسٹرب نہ کرنا۔"

دروازہ اس کے منہ پر بند ہو گیا۔ وہ مسکراتا ہوا ڈرائنگ روم میں آکر ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے بڈی رابرٹ کے دماغ میں پہنچ گیا۔ وہ ایک بیڈ پر جا کر لیٹ گیا تھا۔ جسم کو ڈھیلا چھوڑ کر اس نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔ اس پر ٹیلی پیتھی کے ذریعے تنویمی عمل کرنے والی تھی۔ اچانک پارس کی خیال خوانی کا سلسلہ ٹوٹ گیا۔

اسے مخاطب کیا "ہیلو میں بول رہی ہوں۔ سانس نہ روکنا۔"

"میں سانس لیتا رہوں گا اور زندہ رہوں گا۔ تمہیں کیا تکلیف ہے بولتی رہو؟"

"میں نے وہ مشین چھوڑ دی ہے۔ وہ میرے لیے نہیں میرے ملک کے لیے ضروری ہے۔"

"مشین چھوڑ کر حماقت کر رہی ہو۔ یہ تمہاری حب الوطنی نہیں ہے۔ مشین غلط ہاتھوں میں رہے گی تو تمہارے ملک کو نقصان پہنچتا رہے گا۔"

"تم ایسے مشورہ دے رہے ہو۔ جیسے میرے ملک سے بہت محبت رکھتے ہو اور میری بھلائی چاہتے ہو۔"

"تم احسان فراموش ہو۔ یاد کرو۔ میں نے ہمیشہ تمہارے ساتھ بھلائی کی ہے۔ تم خود اپنی حرکتوں سے میری بھلائیوں کو برائیوں میں بدلتی رہی ہو۔"

"میں تمہارا مطالبہ مان کر فلسطینی مسلمانوں کو ٹیلی پیتھی نہیں سکھا سکتی تھی۔ ہمارے درمیان اچھی دوستی تھی تم نے اس مطالبے سے دوستی کو دشمنی میں بدل دیا ہے۔"

"سوری۔ میں فلسطینی مسلمانوں کے حقوق کو نظر انداز کر کے تم سے دوستی نہیں رکھ سکتا تھا۔ میری شرافت دیکھو کہ میرا مطالبہ نہ ماننے کے باوجود میں نے کوئی انتقامی کارروائی نہیں کی تھی مگر تم نے مجھ پر مشین کی چوری کا الزام لگایا۔ یہ الزام غلط ثابت ہو گیا۔ تمہارے اپنے لوگ تمہاری حب الوطنی کے منہ پر جوتے مار کر وہ مشین لے گئے ہیں۔ میں تمہارے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرنا چاہتا تھا۔"

"مگر تم کر رہے ہو۔ تم ہمیں آپس میں لڑا رہے ہو۔"

"میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا مگر تم بار بار آکر مجھ پر جھوٹے الزامات عائد کر رہی تھیں۔ کبھی مشین کی چوری کا الزام لگایا۔ کبھی یہ الزام لگایا کہ میں تم سب کو آپس میں لڑا رہا ہوں۔ یہ تو وہی بات ہو گئی۔ آ بیل مجھے مار۔ تم بے بنیاد الزامات میرے سر تھوپ رہی تھیں تو میں نے سوچا کہ تمہاری حسرتیں پوری کی جائیں۔ ان الزامات کو سچ کیا جائے۔ لہٰذا میں سچ کر رہا ہوں۔ میں نے بن بورین کے خاص نائب کو گولی مار کر تمہارے آپس کے جھگڑوں میں اور شدت پیدا کر دی ہے۔"

"میں اتنے عرصے تک تمہارے ساتھ رہ کر تمہاری چالبازیوں کو اچھی طرح سمجھنے لگی ہوں۔ اس لیے مشین سے دستبردار ہو کر آپس کے جھگڑوں کو ختم کر چکی ہوں۔"

"تم نے اس مشین بن بورین کے حوالے کر کے کتنی بڑی حماقت کی ہے۔ یہ تمہیں کل معلوم ہوگا۔"

اس نے چونک کر پوچھا "کل کیا معلوم ہوگا؟ تم میرے خلاف کیا کر رہے ہو؟"

"تمہارا دعویٰ ہے کہ میری چالبازیوں کو سمجھتی ہو اور تم مشین سے دستبردار ہو کر میری چالوں کو ناکام بنا رہی ہو۔ تمہیں اسی خوش فہمی میں رہ کر کل کا انتظار کرنا چاہیے۔"

اس نے سانس روک کر اسے بھگا دیا۔ وہ دوسری بار آئی۔ اس نے پھر سانس روک لیا۔ وہ یہ سن کر پریشان ہو گئی تھی کہ پارس نے کوئی چال چلی ہے اور اس کا نتیجہ دوسرے دن سامنے آنے والا ہے۔ وہ تیسری بار اس کے دماغ میں آئی۔ پارس نے کہا "مزید کوئی بات کرنا چاہتی ہو تو مجھے اپنے دماغ میں آنے دو۔"

وہ واپس چلی گئی۔ وہ کبھی اسے اپنے دماغ میں نہ آنے دیتی۔ کیونکہ وہ آتے ہی اس کے چور خیالات پڑھ لیتا۔ یہ معلوم کر لیتا کہ وہ آج کل قاہرہ میں ہے۔ وہ اس سے دور رہنے میں ہی اپنی بہتری سمجھتی تھی۔ ابھی صرف یہ معلوم کرنے آئی تھی کہ وہ آئندہ کیا کرنے والا ہے۔

اور وہ کچھ کر چکا تھا اور اس کا نتیجہ سامنے آنے والا تھا۔ یہ تجسس اور بے چینی پیدا ہو گئی تھی کہ پتا نہیں اس نے کیا کیا ہے؟ اور کیا ہونے والا ہے؟

وہ کرونا کے دماغ میں آیا۔ وہ بڈی رابرٹ پر تنویمی عمل کر چکی تھی۔ اسے تین گھنٹے تک تنویمی نیند سونے کا حکم دیا تھا۔ اس نے جوزف وسکی کے بعد بڈی رابرٹ کو معمول بنا کر بہت بڑی کامیابی حاصل کی تھی۔ بیڈ روم سے نکل کر اس کی طرف آ رہی تھی۔ اس نے صوفے پر لیٹ کر آنکھیں بند کر لیں۔ یوں خراٹے لینے لگا جیسے گہری نیند سو رہا ہو۔ وہ اسے دیکھ کر بولی "عجب ہے۔ بے وقت سو رہے ہو۔"

اس نے اسے آواز دی "جیری اٹھو۔ تم نہیں جانتے میں کیسی کیسی کامیابیاں حاصل کر رہی ہوں۔"

وہ خراٹے لیتا رہا۔ وہ اسے چھوڑ کر کچن کی طرف چلی گئی۔ پارس نے کرونا کے خیالات پڑھ کر یہ معلوم کیا کہ اس نے بڈی رابرٹ کے اندر پہنچنے کے لیے کون سا مخصوص لب و لہجہ اس کے دماغ میں نقش کیا ہے۔

وہ بڈی رابرٹ کے اندر پہنچ گیا۔ بڈی کو اپنے طور پر بھی معمول بنانے کے لیے ایک اضافی عمل کرنا چاہتا تھا۔ وہ اس کے اندر پہنچ کر پہلے خاموش رہا۔ معلوم کرنے لگا کہ واقعی وہ تنویمی نیند سو رہا ہے یا نہیں۔

وہ سو رہا تھا لیکن اس کے اندر اس کا ایک ٹیلی پیتھی جاننے والا ساتھی بیزدن بول رہا تھا "اوہ گاڈ! ابھی میں تمہارے پاس نہ آتا تو تم تنویمی نیند پوری کر کے کسی کے معمول بن جاتے۔ پلیز جاگو اور بتاؤ ایسا کس نے کیا ہے؟ تم کہاں ہو؟ تم تو کرونا کو تلاش کر رہے تھے؟"

اس کی تنویمی نیند ٹوٹ گئی۔ بڈی نے کہا "میں کرونا کے

بنگلے میں ہوں۔ یہ لڑکی بہت ہی مکار ہے۔ اس نے اپنے ساتھی کی مدد سے مجھے ٹریپ کیا ہے۔ اب مجھے یاد آرہا ہے کہ یہ مجھے ہپناٹائز کررہی تھی۔"

بیزدن نے پوچھا "کرونا کے ساتھ یہاں کون ہے؟"

"ایک جوان شخص ہے۔ وہ پاگل تھا۔ علاج ہونے کے بعد پاگل خانے سے یہاں آیا ہے۔"

بڈی رابرٹ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ کہنے لگا "کرونا نے میرے اندر زلزلہ پیدا کیا تھا۔ میرا دماغ اب تک کمزور ہے۔ میں خیال خوانی کے قابل نہیں ہوں۔ تم میرے دماغ میں رہو۔ یہاں سے فرار ہونے میں میری مدد کرو۔"

"کیا میدان چھوڑ کر بھاگنا چاہتے ہو۔ کرونا نظروں سے اوجھل ہوگئی تو پھر اسے ٹریپ نہیں کرسکو گے۔"

"میں کرونا کو نہیں چھوڑوں گا۔ یہ میرے لیے چیلنج بن گئی ہے۔ میں اس بنگلے سے باہر جاکر اس کی نگرانی کروں گا وہ پاگل شخص جیری یوگا کا ماہر نہیں ہے۔ تم اس کے دماغ میں رہ کر کرونا پر نظر رکھ سکتے ہو۔"

پارس اس کے دماغ پر قبضہ جما کر اسے دماغی کمزوری کا احساس دلانے لگا۔ وہ بستر سے اٹھ کر جانا چاہتا تھا۔ دونوں ہاتھوں سے سر تھام کر پھر بیٹھ گیا۔ کہنے لگا "میرا سر چکرا رہا ہے۔ اس کمینی نے زلزلہ پیدا کرکے میرے دماغ کی چولیں ہلا ڈالی ہیں۔"

بیزدن نے کہا "آرام سے لیٹے رہو۔ دماغی توانائی بحال ہونے تک تمہیں یہاں رہنا چاہیے۔"

"کیا کہہ رہے ہو؟ جب اسے معلوم ہوگا کہ اس کا تنویمی عمل ناکام رہا ہے تو وہ پھر ہپناٹائز کرے گی۔"

"ایسا نہیں ہوگا۔ اس نے جو مخصوص لب ولہجہ تمہارے ذہن میں نقش کیا ہے اسے تم جب بھی محسوس کرو تو سانس نہ روکو۔ اسے دماغ میں آنے دو۔ اس کے احکامات کی تعمیل کرتے رہو۔ یہ یقین دلاتے رہو کہ تم اس کے معمول بن چکے ہو۔ میں اور دوسرے ساتھی مسلسل تمہارے اندر موجود رہیں گے۔ اس طرح ہم اس بنگلے میں کرونا کے قریب رہ کر اسے آسانی سے ٹریپ کرسکیں گے۔"

وہ آرام سے لیٹ گیا۔ بیزدن نے کہا "تمہیں سونا چاہیے۔ جتنا ذہنی سکون حاصل ہوگا۔ اتنی ہی جلدی دماغی توانائی بحال ہوگی۔ آنکھیں بند کرو۔ میں تمہیں سلا رہا ہوں۔"

اس نے آنکھیں بند کرلیں۔ بیزدن اسے خیال خوانی کے ذریعے سلانے لگا۔ جب وہ گہری نیند سوگیا تو اس کے اندر گہری خاموشی چھاگئی۔ پارس خاموشی سے ان کی باتیں سنتا رہا تھا۔ یہ سمجھ رہا تھا کہ بڈی رابرٹ کے سونے کے باوجود بیزدن ابھی موجود ہوگا اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کررہا ہوگا کہ کرونا چھپ کر ان کی باتیں سنتی رہی ہے یا نہیں؟

پارس نے ایک گھنٹے بعد بڈی رابرٹ کے دماغ میں جاکر اس کے خوابیدہ خیال پڑھے کوئی اس کے اندر نہیں آرہا تھا۔ بیزدن مطمئن ہو کر چلا گیا تھا۔ تب پارس نے بیزدن کے مقررہ وقت کے مطابق اسے تنویمی نیند سونے کے لیے چھوڑ دیا۔ دماغی طور پر حاضر ہو کر آنکھیں کھول دیں۔ صوفے پر اٹھ کر بیٹھ گیا۔

○☆○

میں نے بائرن ٹوڈ اور بیکر برائٹ کے بعد سائمن اور آندرے کو بھی اپنا معمول بنالیا تھا۔ صرف ایک ہاروے رہ گیا تھا۔ میں ہاروے کی بیوی مارتھا کے دماغ میں جاتا رہتا تھا۔ اس کے ذریعے معلوم ہوتا تھا کہ وہ دوسرے ملکوں میں بہت مصروف ہے۔

میں نے ہاروے کے تمام ساتھیوں کو اس طرح معمول بنایا تھا کہ اسے کسی طرح کا شبہ نہ ہو لیکن مجھ سے یا میرے ٹیلی پیتھی جاننے والے ماتحت سے کہیں کوئی غلطی ہوگئی تھی۔ ہاروے ہوشیار ہوگیا تھا۔ وہ اپنے کسی ساتھی سے دماغی رابطہ قائم نہیں کررہا تھا۔ اپنی بیوی مارتھا کے فون کا جواب بھی نہیں دے رہا تھا۔ سونیا نے مجھ سے کہا "اتنا ہی کافی ہے کہ ہم نے بائرن ٹوڈ، بیکر، ہاروے، سائمن اور آندرے کو معمول بنا کر ٹھنڈا کردیا ہے۔ اب یہ لوگ ہماری مرضی کے خلاف محاذ آرائی نہیں کریں گے۔"

میں نے کہا "ہم ہاروے کو ٹریپ نہ کرسکے۔ کوئی بات نہیں۔ وہ اپنے چار ساتھیوں کا انجام دیکھ کر دہشت زدہ ہوگا۔ تنہا ہمارے خلاف کچھ کرنے کی جرأت نہیں کرے گا۔"

سونیا نے کہا "دشمن تنہا رہ جائے تو اور زیادہ خطرناک ہوجاتا ہے۔ جب اپنے آس پاس خطرات کو منڈلاتے ہوئے دیکھتا ہے تو مارنے یا مرنے پر اتر آتا ہے۔"

"درست کہتی ہو۔ تم نے زاد کوم کوبرا کو بھی تنہا کردیا ہے۔ اسے یقین ہوگیا ہے کہ جب تم اس کا نام معلوم کرسکتی ہو اور اس کے خفیہ غار کے بارے میں معلوم کرچکی ہو تو ضرور کسی دن اس کی شہ رگ تک پہنچ جاؤ گی۔ وہ اپنے بچاؤ کی تدبیریں کررہا ہوگا اور تمہیں ختم کردینے کے منصوبے بنا رہا ہوگا۔"

جس روز اخبارات میں میڈم مارلی اور جم کاف کی شادی کی خبریں شائع ہوئی تھیں۔ اسی دن سونیا نے اپنے چہرے سے مارلی کا میک اپ مٹا دیا تھا۔ ہم ایک عام میاں بیوی کی حیثیت سے کرائے کے ایک کاٹیج میں آگئے تھے۔ سونیا نے ناناکا کوڈو کو دماغی تکلیف میں مبتلا کیا تھا۔ وہ بستر پر

ہوا تھا۔ کوبرا اپنی سلامتی کے لیے اسے چھوڑ کر چلا گیا تھا لیکن گھنٹے دو گھنٹے بعد اس کے دماغ میں آکر یہ معلوم کرتا رہتا تھا کہ سونیا ناناکا کوڈو کو ہپناٹائز کرنے کا عمل کررہی ہے یا نہیں!

میں نے مارلی کو قابو میں کرکے اس کے جزیرے اور قلعے تک رسائی حاصل کی تھی۔ کوبرا نہیں چاہتا تھا کہ سونیا ادھر ناناکا کوڈو پر مسلط ہوجائے اور اس کے ذریعے اس کے انڈر ورلڈ کے علاقوں پر حکمرانی کرتی رہے۔

کوبرا تمام رات ناناکا کے اندر جاتا اور آتا رہا۔ جب اسے یقین ہوگیا کہ سونیا اس کے اندر نہیں ہے تو اس نے ایک مختصر سا تنویمی عمل کرکے اس کے دماغ کو لاک کردیا پھر اسے حکم دیا "تم ایک گھنٹے تک تنویمی نیند پوری کرو گے۔ اس کے بعد یہ رہائش گاہ چھوڑ کر کسی ایسی جگہ رہائش اختیار کرو گے۔ جہاں سونیا نہ پہنچ سکے۔ جب تک میں حکم نہ دوں تم کسی سے رابطہ نہیں کرو گے۔"

سونیا بھی ناناکا کو ہپناٹائز کرنا چاہتی تھی۔ یہ جانتی تھی کہ کوبرا اس کے اندر آتا جاتا رہے گا۔ لہٰذا وہ صبح ہونے سے پہلے اس پر تنویمی عمل کرے گی۔ اس وقت تک کوبرا تھک ہار کر سو رہا ہوگا۔

اس نے صبح ہونے سے پہلے ناناکا کے دماغ میں پہنچنا چاہا تو اس نے سانس روک لی۔ واپس آکر مسکرا کر مجھ سے بولی "کوبرا نے بڑی پھرتی دکھائی ہے۔ وہ ناناکا کے دماغ کو لاک کرچکا ہے۔"

میں نے کہا "اب ناناکا اتنا اہم نہیں رہا ہے۔ کوبرا کی اہمیت ہے۔ وہ کبھی سامنے نہیں آئے گا۔ ناناکا اور دوسرے گاڈفادرز کو آلہ کار بنا کر ہمارے خلاف کارروائیاں کرتا رہے گا۔"

"کوبرا کو اب دو محاذوں پر لڑنا ہوگا۔ ایک طرف ہم ہیں۔ دوسری طرف مارلی اور جم کاف ہیں وہ چند گھنٹوں میں یہاں پہنچنے ہی والے ہیں۔"

سونیا کچھ سوچنے لگی پھر بولی "اور نئے محاذ کے کھلنے میں دیر نہیں لگے گی۔ ہم اس اَن نون کے بارے میں کچھ نہیں جانتے ہیں۔ جو ہوس پرست ہے اور جم کاف کے دماغ میں آتا رہتا ہے۔"

جم کاف نشہ نہیں کرتا تھا۔ یوگا کا ماہر تھا۔ پتا نہیں وہ اَن نون کس طرح اس کے اندر پہنچ گیا کہ اسے اپنا معمول بنا چکا تھا۔ وہ اَن نون کی ہوس کے مطابق حسین دوشیزاؤں سے ملاتا رہتا تھا۔ اس کے عوض ان نون اس کے کام آتا رہتا تھا۔ اس کا دعویٰ تھا کہ اس نے مارلی کو جم کاف کی طرف مائل کیا ہے۔ اس سلسلے میں جم کاف اس کا احسان مند تھا۔

سونیا نے مجھ سے پوچھا "تمہارا کیا خیال ہے۔ وہ ان نون صرف ہوس پرست ہوگا۔ کیا وہ یہاں انڈر ورلڈ میں اقتدار نہیں چاہتا ہوگا؟"

"اقتدار کون نہیں چاہتا؟ وہ بھی چاہتا ہوگا اور جم کاف بھی یہی چاہتا ہے۔ مارلی کے ذریعے یہاں کا حکمران بننے آرہا ہے۔"

سونیا نے کہا "جم کاف ہماری نظروں میں ہے اور مارلی کے ذریعے ہماری نظروں میں رہا کرے گا لیکن اَن نون غائب رہ کر ہمارے لیے مسائل پیدا کرسکتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ مارلی تمہارے ساتھ رہ چکی ہے۔ تم ہانگ کانگ میں ہو اور اس کے معاملات میں دلچسپی لیتے رہو گے۔ وہ شخص تمہاری مداخلت پسند نہیں کرے گا۔ چھپا ہوا دشمن ہمیشہ خطرناک ہوتا ہے۔ اسے جلد سے جلد بے نقاب کرنا ہوگا۔"

میں نے مسکرا کر کہا "میں جانتا ہوں۔ جب تک اس کی جڑوں تک نہیں پہنچوگی۔ سکون سے نہیں بیٹھوگی۔"

مارلی اور جم کاف صبح دس بجے کی فلائٹ سے ہانگ کانگ آگئے۔ سرکاری طور پر ان کے لیے سیکیورٹی کے انتظامات تھے۔ مارلی کے بھی درجنوں سیکورٹی گارڈز ائرپورٹ پہنچے ہوئے تھے۔ اخبارات کے چند رپورٹرز اور فوٹو گرافرز کو اس سے مختصر سی ملاقات کی اجازت دی گئی تھی۔ اس کی اور جم کاف کی تصویریں اتاری جارہی تھیں۔ اس سے سوالات کیے جارہے تھے۔

ایک اخباری رپورٹر نے پوچھا "آپ ایک طویل عرصے کے بعد ہانگ کانگ سے باہر گئی تھیں لیکن رازداری سے کیوں گئی تھیں؟"

"میں شادی کرنے گئی تھی چونکہ دلہن شرماتی ہے۔ اس لیے میں نے شرم سے کسی کو نہیں بتایا تھا۔"

اس بات پر سب ہنسنے لگے۔ دوسرے صحافی نے کہا "آپ مذاق میں ٹال رہی ہیں۔ آپ کے معاملات کچھ پیچیدہ ہیں۔ آپ وہاں لندن میں تھیں لیکن یہاں ہانگ کانگ میں بھی دیکھی جارہی تھیں۔"

مارلی نے کہا "میں دو نہیں ہوں۔ ایک ہوں۔ آپ نے دوسری کو اس شہر میں کہاں دیکھا؟ اور کب دیکھا؟ کسی نے بھی آنکھوں سے یہاں مجھے دیکھا ہوگا تو یقیناً اس وقت میں یہاں رہی ہوں گی۔ اس کے بعد لندن جاکر ایک دلہا لانے میں کتنی دیر لگتی ہے۔"

اس بات پر پھر سب ہنسنے لگے۔ مارلی نے کہا "دیکھیے سب آپ پر ہنس رہے ہیں۔ بے تکی باتیں کرکے اپنی ہنسی نہ اڑائیں اور اب مجھے جانے دیں۔ میں بہت تھکی ہوئی ہوں۔"

میں اور سونیا مارلی اور اس کے خاص باڈی گارڈز کے اندر موجود تھے۔ کوبرا خیال خوانی کے ذریعے کسی کو آلہ کار بنا کر کچھ بھی کر سکتا تھا۔

کوبرا وہاں خیال خوانی کے ذریعے موجود تھا لیکن اب بہت محتاط ہو گیا تھا۔ خاموش رہ کر معلوم کر رہا تھا کہ مارلی ہانگ کانگ میں کب تک رہے گی اور کب اپنے جزیرے میں جائے گی؟

اس وقت ہاروے نے بڑی ذہانت سے کام لیا۔ اس نے سوچا۔ ہم مارلی اور جم کاف کی آمد پر اس کے پاس مصروف رہیں گے۔ بائرن ٹوڈ وغیرہ جیسے معمولوں کو فی الوقت نظر انداز کریں گے۔

واقعی اس نے درست سوچا تھا۔ میں نے اور سونیا نے انہیں نظر انداز کر دیا تھا۔ اس نے بائرن ٹوڈ کے اندر پہنچ کر مختصر سا تنویمی عمل کیا۔ اس کے دماغ کو لاک کیا پھر حکم دیا "تم صرف آدھے گھنٹے تک تنویمی نیند پوری کرو گے پھر بیدار ہوتے ہی یہ رہائش گاہ چھوڑ کر دوسری جگہ چلے جاؤ گے۔"

پھر اس نے بیکر برائٹ، سائمن اور آندرے پر بھی ایسا ہی مختصر سا تنویمی عمل کیا۔ ان کے دماغوں کو بھی لاک کیا پھر انہیں بھی رہائش گاہیں تبدیل کرنے کا حکم دے کر دماغی طور پر حاضر ہو گیا۔

اسے اپنی اور بائرن ٹوڈ کی بیوی پر بھروسا نہیں تھا۔ یہ سمجھ میں آنے والی بات تھی کہ ہم نے انہیں بھی آلہ کار بنایا ہوگا۔ لہٰذا اس نے ان دو عورتوں کے دماغوں کو بھی لاک کر دیا۔ ہم نے انہیں معمول بنا کر ہاروے کو بڑے مسائل میں الجھا دیا تھا۔ اب ان کی جتنی بھی دولت اور جائداد شاندار بنگلے اور جتنے بھی ہوائی جہاز اور ہیلی کاپٹر تھے۔ انہیں وہ استعمال نہیں کر سکتے تھے۔ یہی شبہ ہوتا کہ ہمارے ٹیلی پیتھی جاننے والے ان کی تمام املاک تک پہنچے ہوئے ہیں اور ان املاک کے منتظمین کو بھی اپنا آلہ کار بنایا ہے۔ وہ اپنے ہیلی کاپٹرز اور جہازوں کو چلانے والے ماتحتوں پر بھی بھروسا نہیں کر سکتے تھے۔

ان کے سامنے یہی ایک راستہ رہ گیا تھا کہ تمام املاک کو فروخت کر دیا جائے۔ انڈر ورلڈ میں ان کے جتنے راز دار اور فرماں بردار ہیں۔ ان سب کی چھٹی کر دی جائے۔

وہ بڑا نقصان اٹھا رہے تھے اور بڑی پیچیدگیوں سے گزرنے والے تھے۔

ادھر جم کاف نے اخبارات والوں کو بیان دیتے ہوئے کہا تھا "میں مارلی کے ساتھ جزیرہ لن تاؤ میں زندگی گزارنے آیا ہوں۔ میں نے سنا ہے کہ کئی ملک کے اسمگلرز اور انڈر ورلڈ والے میری وائف کو پریشان کرتے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اب میں اس جزیرے اور قلعے کا مالک ہوں۔ انہیں روٹیاں ہضم نہیں ہو رہی ہیں تو وہ مجھ سے باتیں کریں۔ مجھ سے معاملات طے کریں۔ میرے بیان کے ساتھ میرے فون نمبرز شائع کیے جائیں۔ میں ان کا انتظار کروں گا۔"

اس نے اخبار والوں کو اپنے فون اور فیکس نمبر نوٹ کروا دیے۔ حکومت کے تمام عہدے داروں نے مارلی اور جم کاف کا استقبال کیا تھا۔ مہمان نوازی کے لیے ایک معروف اور مہنگے ہوٹل میں ان کے لیے ایک سوئٹ ریزرو کرایا تھا۔ جب وہ اپنے سوئٹ میں آئے تو جم کاف کے موبائل کا بزر سنائی دیا۔ اس نے اسے آن کر کے کان سے لگایا پھر کہا "ہیلو۔"

دوسری طرف سے کسی نے کہا "یہاں سبھی تمہیں خوش آمدید کہہ رہے ہیں لیکن میں نہیں کہوں گا۔"

"اچھا تم ان میں سے ہو جو میری آمد سے پریشان ہو رہے ہیں۔ تمہیں کیا تکلیف ہے؟"

"تکلیف مجھے نہیں تمہیں ہونے والی ہے اگر چاہتے ہو کہ زندہ سلامت رہو اور ہنستے کھیلتے زندگی گزارو تو مارلی کے اصولوں پر نہ چلو۔ تم اس سے زیادہ سمجھ دار ہو۔ سمجھوتے اور دوستی کے راستے ہموار کرو۔"

"میں یہی کرنے آیا ہوں۔ دشمنی صرف مجھے نہیں۔ تم سب کو بھی مہنگی پڑے گی۔ لہٰذا مہنگا سودا نہ تم کرو، نہ میں کروں گا۔ بائی دا وے تم کون ہو؟"

"مارلی نے اب تک مجھے دشمن بنایا ہوا ہے۔ ابھی دشمن ہی سمجھو۔ دوستی ہوگی تو نام پتا اور ٹھکانا سب معلوم ہو جائے گا۔"

"یعنی مرد نہیں ہو۔ میری طرح کھل کر سامنے نہیں آؤ گے۔"

"میں مرد بھی ہوں۔ زبردست بھی ہوں۔ جب سامنے آؤں گا تو تمہارے ہوش اڑ جائیں گے۔"

"اس دعوے میں ذرا بھی سچائی ہے تو سامنے آ کر میرے ہوش اڑاؤ۔"

"پہلے تم ہمارے مطالبات تسلیم کرو گے۔ دوستی کرو گے پھر تمہارے سامنے آؤں گا۔"

"میں پردے میں رہنے والوں سے دوستی نہیں کرتا۔ پہلے سامنے آؤ اور نہ آنا چاہو تو دوبارہ فون پر میرا وقت برباد نہ کرنا۔"

اس نے اپنا فون بند کر دیا پھر مارلی سے پوچھا "تمہارا کیا خیال ہے۔ یہ کون بول رہا تھا؟"

وہ بولی "یہاں تاناکا کوڈو میرا بدترین دشمن ہے۔ اسی نے فون کیا ہوگا۔"

جم کاف نے کہا "وہ خیال خوانی کرنے والے بائرن ٹوڈ وغیرہ بھی تو ہو سکتے ہیں۔ چونکہ میرے دماغ میں نہیں آ سکتے۔ اس لیے فون پر رابطہ کیا ہوگا۔"

جم کاف ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔ مارلی اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔ وہ کچھ کہنا چاہتی تھی۔ وہ بولا "پلیز تھوڑی دیر خاموش رہو۔ میں اس اہم مسئلے پر غور کر رہا ہوں۔"

وہ بولی "تم اکثر یہی کہتے ہو۔ کچھ سوچنے سے پہلے کہتے ہو کہ میں تمہیں ڈسٹرب نہ کروں۔ ایسا لگتا ہے کہ خیال خوانی کرتے رہتے ہو اور میری مداخلت پسند نہیں کرتے ہو۔"

"مارلی میں تم سے کچھ نہیں چھپاؤں گا۔ تمہیں سب کچھ بتاؤں گا۔ پلیز ابھی خاموش رہو۔"

میں مارلی کے اندر تھا۔ اس کی باتیں سن کر سمجھ گیا کہ ان نون اس کے اندر پہنچا ہوا ہے۔ اس سے باتیں کرنا چاہتا ہے۔ ان نون کی موجودگی میں وہ میری سوچ کی لہروں کو محسوس نہیں کر سکتا تھا۔ میں اس کے اندر پہنچ گیا۔

واقعی ان نون اس کے اندر تھا۔ اس سے کہہ رہا تھا "میری باتیں یاد رکھا کرو۔ میں نے کہا تھا۔ تم ہانگ کانگ پہنچ کر یہ معلوم کرو گے کہ فرہاد اب تک وہاں موجود ہے یا نہیں اگر نہیں ہے تو مارلی کے دماغ میں چھپ کر تم پر نظر رکھتا ہوگا۔"

جم کاف نے کہا "تم مارلی کے اندر بھی جاتے ہو۔ کیا اس کے چور خیالات سے فرہاد کے بارے میں معلومات حاصل نہیں کر سکتے۔"

"مارلی کے اندر ہمیشہ خاموشی رہتی ہے۔ میں نے کبھی کسی کو بولتے ہوئے نہیں سنا ہے۔ فرہاد بہت چالاک ہے۔ وہ اس کے اندر آ کر خاموش رہتا ہوگا۔ تم مارلی سے کہو کہ وہ فون، فیکس اور ای میل کے ذریعے کسی طرح اس سے رابطہ کرے۔ اس سے پہلے جیسی دوستی کرے۔ تم بھی اس سے دوستی کرو۔ تم دونوں سے برابر اس کا رابطہ رہے گا تو میں اس کی باتیں سنتا رہوں گا۔ باتوں سے بہت کچھ معلوم کرنے کی کوششیں کرتا رہوں گا۔ وہ آج نہیں تو کل تمہارا زبردست مخالف بننے والا ہے۔"

"تم غلط سمجھ رہے ہو۔ وہ مارلی کا ہمدرد ہے۔ تم اس کے چور خیالات پڑھ کر معلوم کر چکے ہو کہ اس نے مارلی کے ساتھ ایک رات بھی نہیں گزاری۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ ہوس پرستی اور دولت پرستی کے لیے مارلی کے قریب نہیں رہا تھا اور تم کہتے ہو کہ ایسا شخص میری مخالفت کرنے والا بنے۔"

"تم جزیرے میں پہنچ کر مارلی کے اصولوں کے خلاف دشمنوں سے سودے بازی کرو گے اور جزیرے کے حکمران بنو گے تو فرہاد مارلی کی حمایت اور تمہاری مخالفت کرے گا۔"

"میں مارلی کے اصولوں کے خلاف کوئی کام نہیں کروں گا۔ ایسے سخت اصول مجھے بھی پسند ہیں۔"

"کیا تم ساری زندگی مارلی سے چپک کر رہو گے۔ میں ہمیشہ نیا حسن و شباب چاہتا ہوں۔ اب میں مارلی سے بیزار ہو گیا ہوں۔ اس کے قلعے میں پہنچ کر اسے اس طرح ہلاک کرو کہ کوئی تم پر شبہ نہ کرے۔ فرہاد بھی یہی سمجھے کہ ٹیلی پیتھی جاننے والے دشمنوں نے اسے ہلاک کیا ہے۔"

"مسٹر ان نون۔ یہ تم میرے اصولوں کے خلاف بول رہے ہو۔ مارلی جرائم کی دنیا کی بہت ہی منجھی ہوئی تجربے کار عورت ہے۔ اس علاقے میں میرے تجربات سے زیادہ اس کے تجربات کام آئیں گے۔ وہ میری بہترین لائف اور بزنس پارٹنر بن کر رہے گی۔ تم آئندہ اس کے خلاف ایک لفظ نہیں بولو گے۔"

"میں ایک بات جانتا ہوں۔ مجھے نیا حسن اور زرخیز بدن چاہیے۔ تم قلعے میں دوسری حسیناؤں کے ساتھ وقت گزارو گے تو مارلی اعتراض کرے گی۔ تم سے جھگڑا کرے گی۔ اس سے پہلے کہ وہ تمہاری مخالفت کرے اور تمہیں جانی نقصان پہنچائے۔ تمہیں ایسی خطرناک عورت کو اپنے راستے سے ہٹا دینا چاہیے۔"

"میں تمہیں منع کر رہا ہوں اور تم پھر اس کے خلاف بول رہے ہو۔ تم حسین اور نوخیز دوشیزائیں چاہتے ہو۔ میں تمہارے یہ مطالبات پورے کیا کروں گا۔ مارلی کو راضی کروں گا۔ وہ میری عیاشی پر اعتراض نہیں کرے گی۔ عقل کی بات کرو ان نون۔ اس طرح میں مارلی اور فرہاد دونوں کو دوست بنا کر رکھوں گا۔ انڈر ورلڈ میں مجھے کیا کرنا ہے۔ یہ تم مجھ سے زیادہ نہیں جانتے ہو۔"

"میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ تم یہ نہیں جانتے کہ میں جرائم کی دنیا کا بہت پرانا کھلاڑی ہوں۔ تم یہاں انڈر ورلڈ کے تینوں گاڈ فادرز کو ختم کر کے پورے جنوبی چائنا پر حکمرانی کرنے آئے ہو۔ یہی میرا بھی ارادہ ہے۔ میں دوسرے صحت مند اور تگڑے جوانوں کے ذریعے بھی حسین دوشیزاؤں کو حاصل کر سکتا ہوں لیکن دوسرے تیسرے جوانوں کے اندر جانے سے میری ہوس پرستی چھپی نہیں رہے گی۔ تم سے دو فائدے ہیں۔ ایک تو میری ہوس پوری ہوتی ہے۔ دوسرا یہ کہ تم انڈر ورلڈ کے شیطانوں سے نمٹنا جانتے ہو۔ میں تمہارے ذریعے یہاں حکومت کرتا رہوں گا۔"

"اوہ گاڈ تمہارے ارادے تو بڑے خطرناک ہیں۔ تم نے مجھے پہلے نہیں بتایا۔ میرے ساتھ مارلی کو ذریعہ بنا کر یہاں تک آئے ہو۔ خود کو ہوس پرست ظاہر کر کے مجھے اب تک

دھوکا دیتے رہے ہو۔"

"میں دھوکا نہیں دے رہا ہوں۔ تم یہاں کامیاب ہونے کے بعد حکومت کرتے رہو گے اور میں تمہارے دماغ میں رہ کر حکمرانی کرتا رہوں گا۔ تمہیں ٹیلی پیتھی جاننے والے دشمنوں سے محفوظ رکھوں گا اور ناناکا جیسے عام دشمنوں کو چٹکیوں میں مسلتا رہوں گا۔ میرے احسانات کو سمجھو۔ پورے علاقے میں تمہاری دہشت طاری رہے گی۔"

جم کاف پریشان ہو کر سوچنے لگا۔ یہ میرے دماغ پر حکمرانی کرے گا۔ اپنی من مانی کرے گا۔ اس کی زیادہ مخالفت کروں گا تو یہ ٹیلی پیتھی کے ذریعے مجھے ہلاک کرکے میری جگہ کوئی دوسرا آلہ کار لے آئے گا۔ اس نے میری زندگی کا آخری سانس اپنی مٹھی میں لے رکھا ہے۔ جب چاہے گا۔ آخری سانس چھین لے گا۔

اَن نون نے ہنستے ہوئے کہا "تم میرے خلاف سوچ رہے ہو مگر درست سوچ رہے ہو۔ میری مخالفت کرو گے تو نہ گھر کے رہو گے نہ گھاٹ کے۔ لندن بھی واپس نہیں جاسکو گے۔ ابھی میں دوست ہوں، مہربان ہوں۔ میری دوستی اور مہربانی سے فائدہ اٹھاؤ۔"

"اب میں اپنا فائدہ نہیں دیکھوں گا۔ اپنی سلامتی کے لیے تمہیں دوست بنائے رکھوں گا۔"

"شاباش! سمجھ داری سے کام کرتے رہو۔ مارلی سے کہو۔ کسی طرح فرہاد سے رابطہ کرے، رابطہ ہونے پر تم فرہاد سے دوستی کرو۔"

میں ان دونوں کی تمام گفتگو سن رہا تھا۔ اس نے مارلی سے کہا "فرہاد تمہارا بہترین دوست ہے۔ وہ تمہیں شادی کی مبارک باد دینے نہیں آیا ہے۔ تمہیں اس سے رابطہ کرنا چاہیے۔"

وہ بولی "رابطہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ابھی وہ ایک منٹ کے لیے میرے پاس آیا تھا۔ اس نے مجھے مبارک باد دی ہے۔ مجھ سے کہا ہے کہ میرے قریب ہی ہے۔ جب اطمینان ہوجائے گا کہ کوئی خطرہ نہیں ہے تو وہ ہم سے ملنے آئے گا۔"

"میں بے چینی سے انتظار کروں گا۔ مسٹر فرہاد جیسا ساتھی ہمارے ساتھ رہے گا۔ تو ہم جانے انجانے دشمنوں سے بہ آسانی نمٹ سکیں گے۔"

"تم اتنی دیر سے خاموش رہ کر مجھے بور کررہے ہو۔ کیا میں دیواروں سے باتیں کرتی رہوں؟ آخر تم اتنی دیر تک کیا سوچتے رہتے ہو؟"

"یہاں ایک نہیں کئی دشمن ہیں۔ ان سے نمٹنے کے لیے پلاننگ کرتا رہتا ہوں۔ پھر اس پلاننگ میں تبدیلیاں کرتا رہتا ہوں۔"

لنچ کا وقت ہوگیا تھا۔ انہوں نے لنچ کا آرڈر دیا۔ وہ اسی سوئٹ میں کھانا چاہتے تھے۔ باہر جانا مناسب نہیں سمجھتے تھے۔ روم سروس والا ویٹر ایک قد آور جوان تھا۔ میں نے اس کے دماغ پر قبضہ جمالیا۔ وہ کھانے کی بڑی سی ٹرالی لے کر ان کے سوئٹ میں آیا۔ جم کاف نے کہا "کھانے کی ڈشیں ڈائننگ ٹیبل پر رکھو اور کھانے کے دوران میں یہاں حاضر رہو۔"

میں نے ویٹر کے ذریعے کہا "سوری میں اس ہوٹل کا ملازم نہیں ہوں۔ فرہاد علی تیمور ہوں۔"

دونوں نے اسے چونک کر دیکھا۔ مارلی خوشی سے اٹھ کر کھڑی ہوگئی۔ میرے پاس آکر میرے بازو کو تھام کر جم کاف کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی "یہ ہیں مسٹر جیمز کاف مین۔ یعنی جم کاف ہیں۔ میرے ہزبینڈ تم سے ملنے کے لیے بہت بے چین ہیں۔"

جم کاف نے میرے پاس آکر بڑی گرم جوشی سے مصافحہ کیا۔ میں نے اسے شادی کی مبارک باد دی اور کہا "تمہاری دلہن بہت خوب صورت ہے مگر بہت خطرناک ہے۔ خطرات سے کھیلتی رہتی ہے۔ اب تمہاری زندگی بھی ایسے ہی کھیلوں میں گزرے گی۔"

وہ بولا "آپ جیسا دوست اور مہربان ہو تو ہم کسی خطرے کو خاطر میں نہیں لائیں گے۔"

مارلی نے ایک خالی پلیٹ اور ڈش اٹھا کر میری طرف بڑھاتے ہوئے کہا "تمہارے ساتھ لنچ کرکے بہت خوشی ہوئی۔ بہت سے مسائل پر گفتگو کرنی ہے۔ تم میرے تمام مسائل سے واقف ہو۔ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ میں ان سے کیسے نمٹوں۔ تم پر کتنا بوجھ ڈالوں۔"

ہم سب کھانے لگے۔ میں نے کہا "جب تم سے دوستی نہیں ہوئی تھی، تب بھی تمہارے دشمن میرے دشمن تھے اور اب بھی ہیں۔ میں تو اپنے تحفظ کے لیے تم پر ہونے والے حملوں کو ناکام بناتا رہوں گا۔"

ایسے وقت سونیا جم کاف کے دماغ میں پہنچی ہوئی تھی۔ یہ یقینی بات تھی کہ میری اچانک موجودگی نے اَن نون کو چونکا دیا ہوگا اور وہ جم کاف کے اندر رہ کر میری باتیں سنے گا اور میری اسٹڈی کرتا رہے گا۔ اس نے جم کاف سے کہا "فرہاد سے پوچھو۔ اس شہر میں کہاں رہتا ہے؟"

اس نے مجھ سے پوچھا "آپ یہاں جس جگہ رہتے ہیں؟"

میں نے مسکرا کر کہا "کوئی ٹیلی پیتھی جاننے والا اپنی خفیہ رہائش گاہ کے بارے میں نہیں بتاتا۔"

وہ بولا "مجھے یہ پوچھنا نہیں چاہیے تھا۔ دراصل میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ آپ تنہا نہ رہیں۔ کل ہم جزیرہ لن ماؤ جارہے ہیں۔ آپ ہمارے ساتھ قلعے میں رہا کریں۔"

"میں تو تم دونوں کو شادی کی مبارک باد دینے کے لیے جسمانی طور پر یہاں آگیا ہوں۔ جلد ہی یہاں سے جاکر گم ہوجاؤں گا۔ تم دونوں کے ساتھ خیال خوانی کے ذریعے قلعے میں موجود رہوں گا۔"

جم کاف نے ان نون کی مرضی کے مطابق کہا "آپ اس سے پہلے مارلی کے ساتھ جسمانی طور پر قلعے میں رہ چکے ہیں۔ وہاں رہ کر دشمنوں کو منہ توڑ جواب دیا ہے۔ وہاں رہ کر دشمنوں سے نمٹنے کے لیے آپ کو بہت سی سہولتیں حاصل ہوتی رہیں گی۔"

میں نے ہنستے ہوئے پوچھا "مسٹر جم کاف تم مجھے اپنے ساتھ لے جانے کی ضد کیوں کررہے ہو۔"

وہ ہچکچاتے ہوئے بولا "میں ضد نہیں کررہا ہوں۔ میرے اندر یہ خواہش پیدا ہورہی ہے کہ آپ ہمارے ساتھ چل کر رہیں۔ میرا خیال ہے مارلی کی بھی یہی خواہش ہے۔"

وہ بولی "میں ایسی خواہش نہیں کروں گی۔ جس سے فرہاد کو نقصان پہنچے۔"

میں نے کہا "مسٹر جم کاف صرف تمہارے اندر یہ خواہش پیدا ہورہی ہے۔ میرا تجربہ کہہ رہا ہے کہ کوئی تمہارے اندر یہ خواہش پیدا کررہا ہے۔ اس نے تمہارے ذریعے یہ بھی معلوم کرنا چاہا تھا کہ میں اس شہر میں کہاں رہتا ہوں؟ تم سچ بتاؤ؟ کیا تمہارے اندر ایسا نہیں ہورہا ہے؟"

اس بار سونیا نے اسے بولنے پر مجبور کیا۔ وہ بولا "ہاں۔ میرے دماغ میں ایسا سوال پیدا ہوا تھا کہ آپ کہاں رہتے ہیں؟ پھر میں آپ کو اپنے ساتھ جزیرے میں لے جانے کی ضد کررہا ہوں۔ میں کچھ الجھا ہوا ہوں۔"

"سوری ٹوت، یہاں کوئی گڑبڑ ہے۔ مسٹر جم تم نہیں سمجھو گے مگر میں سمجھ رہا ہوں۔ میرا کوئی دشمن تمہارے اندر پہنچا ہوا ہے۔"

میں کھانا چھوڑ کر کھڑا ہوگیا۔ وہ بولا "نہیں میرے اندر کوئی نہیں ہے۔ میں یوگا کا ماہر ہوں۔ کوئی میرے اندر نہیں آسکتا۔ پلیز آپ اس ملاقات کو مختصر نہ کریں۔"

"مجھے افسوس ہے۔ میں تم سے ناراض نہیں ہوں۔ دشمن ایسی چالیں چلتے ہیں۔ تم ٹیلی پیتھی کے ہتھکنڈوں کو نہیں سمجھو گے۔ یہاں میرے لیے خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔ مجھے جانا ہی ہوگا۔"

مجھ سے پہلے اَن نون وہاں سے جا چکا تھا۔ اس نے ہوٹل کے منیجر کے ذریعے وہاں کے مسلح گارڈ کی آواز سنی پھر اس کے دماغ پر قبضہ جما کر اسے دوڑاتا ہوا لفٹ کی طرف لے گیا۔ وہاں کی ایک لفٹ اوپر جارہی تھی۔ دوسری لفٹ نیچے آرہی تھی۔ ان نون کے حساب کے مطابق مجھے نیچے آنے والی لفٹ میں ہونا چاہیے تھا لیکن اس لفٹ سے دو عورتیں باہر آئیں۔ وہ سمجھ گیا کہ میں ایمرجنسی سیڑھیوں سے اتر کر وہاں سے فرار ہورہا ہوں۔ وہ اس گارڈ کو دوڑاتا ہوا ان سیڑھیوں کے پاس لے گیا۔ ایمرجنسی ایگزٹ دروازے کو کھول کر دیکھا۔ باہر وہ نوجوان ہوٹل کا ملازم جارہا تھا۔ ان نون نے اسے ہوٹل کی وردی سے پہچانا پھر مخاطب کیا "اے رک جاؤ۔ تم ابھی سوئٹ نمبر سیون میں لنچ لے گئے تھے۔"

اس نے کہا "ہاں ابھی وہ کھا رہے ہیں۔ میں ذرا کام سے جارہا ہوں۔" مسلح گارڈ نے ان نون کی مرضی کے مطابق ایک لمحہ بھی ضائع کیے بغیر اس پر گولی چلائی۔ میں اس کے اندر تھا۔ اس بے گناہ کو ایسی موت سے بچانا چاہتا تھا۔ میں چلانگ لگا کر ایک دیوار کی آڑ میں چلا گیا پھر اس گارڈ کے دماغ میں پہنچ کر بولا "مسٹر ان نون میں نے یہ چال چل کر تمہیں ظاہر ہونے پر مجبور کیا ہے۔ تم نے اس گارڈ کی آواز سنا کر غلطی کی ہے۔ میں بھی اس کے اندر پہنچ گیا ہوں۔ اسے گولی چلانے نہیں دوں گا۔"

ادھر وہ ملازم فائرنگ سے دہشت زدہ ہو کر چھپتا ہوا کہیں بھاگ گیا تھا۔ ایسے وقت ان نون میری باتوں میں الجھا ہوا تھا۔ میں نے کہا "جسے تم ہلاک کرنا چاہتے تھے۔ وہ سچ مچ ہوٹل کا ملازم تھا۔ سانپ جاچکا ہے۔ تم لکیر پیٹتے رہو اور اس بات پر غور کرتے رہو۔ میرے دشمنوں کی فہرست میں تمہارا نام درج ہوچکا ہے۔ آئندہ تم اپنی ناکامیوں کا ماتم کرنے والے ہو۔"

وہ جھنجلا کر جم کاف کے پاس آیا۔ اس سے بولا "تمہاری غلطیوں کی وجہ سے اسے شبہ ہوگیا تھا کہ میں تمہارے اندر موجود ہوں۔ وہ یہاں سے جارہا تھا۔ ایسا موقع بار بار نہیں ملتا۔ میں نے ہوٹل کے باہر اس پر قاتلانہ حملہ کیا تھا لیکن وہ کم بخت بچ نکلا ہے۔ اب وہ میرے لیے مصیبت بنا رہے گا۔"

"ایسا میری غلطیوں کی وجہ سے نہیں ہوا۔ تم نے جلد بازی میں یہ نہیں سوچا کہ ٹیلی پیتھی کے پہاڑ سے ٹکرا رہے ہو۔ مجھے غصہ نہ دکھاؤ۔ تمہاری وجہ سے اب شاید فرہاد ہماری مدد کے لیے نہیں آیا کرے گا۔"

مارلی نے پوچھا "تم اتنی دیر سے سامنے والی دیوار کو کیوں تک رہے ہو۔ مجھے یقین ہوتا جارہا ہے کہ تم ٹیلی پیتھی جانتے ہو اور اپنی خیال خوانی کو مجھ سے چھپاتے رہتے ہو۔"

"مارلی ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اگر میں ٹیلی پیتھی جانتا تو

یہ بات مسٹر فرہاد سے چھپی نہ رہتی۔ انہوں نے میرے اندر چھپے ہوئے ایک شخص کو پکڑلیا تھا۔ اب میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ وہ شخص میرے اندر آتا رہتا ہے۔ میں بہت مجبور ہو گیا ہوں۔ اس کا غلام بن گیا ہوں۔"

"تم اس قدر مجبور ہو اور اب مجھے بتا رہے ہو۔ میں فرہاد سے کہوں گی تو وہ تمہارے اندر کے دشمن کو مار بھگا دے گا۔ تم فکر نہ کرو۔"

ان نون نے کہا "چڑیل کی بچی! تو فرہاد سے کیا کہے گی۔ میں تجھے کہنے کے قابل نہیں چھوڑوں گا۔ تجھے ہپناٹائز کرکے تیرے دماغ کو لاک کردوں گا۔"

وہ بولی "فرہاد یہاں سے جسمانی طور پر گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ خیال خوانی کے ذریعے موجود ہے۔ تم میرے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرسکو گے۔"

"اتنی عقل مجھ میں بھی ہے لیکن وہ چوبیس گھنٹے تمہاری نگرانی نہیں کرے گا۔ میں کسی وقت موقع پاکر تمہیں اپنی معمولہ اور کنیز بنالوں گا۔ اسے تمہارے دماغ میں پہنچنے نہیں دوں گا۔"

پھر اس نے جم کاف سے کہا "دوپہر ہو چکی ہے۔ تم شام تک مارلی کو لے کر جزیرے میں چلے جاؤ۔ میں وہاں مارلی اور فرہاد دونوں سے نمٹ لوں گا۔"

"ان نون! یوں زبردستی نہ کرو۔ ہمیں کل تک یہاں رہنے دو۔ تم غصے میں ہو پھر بھی سمجھا رہا ہوں۔ فرہاد سے دشمنی نہ کرو۔ اس سے دوستی کرو۔"

"مجھے کیا کرنا ہے۔ یہ میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ مجھے فرہاد کے مقابلے میں تنہا نہ سمجھو۔ جب اسے میری ہسٹری معلوم ہوگی تو اس کے ہوش اڑ جائیں گے۔ میں جارہا ہوں۔ اچانک اس پر ایسا حملہ کروں گا کہ وہ بچ نہیں پائے گا اگر بچے گا تب بھی شرمندگی اٹھائے گا۔ اس کی توقع کے خلاف اسے بہت بڑا نقصان پہنچ چکا ہوگا۔ میں جارہا ہوں مگر تم دونوں کے پاس آتا جاتا رہوں گا۔"

جم کاف کے اندر خاموشی چھاگئی۔ اس نے مجھے مخاطب کیا "مسٹر فرہاد کیا آپ موجود ہیں۔"

میں نے جواب نہیں دیا۔ یہ اچھی طرح سمجھ رہا تھا کہ ان نون وہاں خاموشی سے موجود ہے۔ یہ اس کے لیے بہت بڑا مسئلہ پیدا ہو گیا تھا کہ وہ کب تک جم کاف اور مارلی کے دماغوں میں آتا جاتا رہے گا۔ ہم ابھی اس کی پوری ہسٹری نہیں جانتے تھے۔ ہو سکتا ہے اس کے ساتھ کچھ اور ٹیلی پیتھی جاننے والے ہوں۔ وہ سب باری باری آکر ہمیں ان کے دماغوں کو لاک کرنے کا موقع نہیں دیں گے۔

لیکن ہمارے پاس تو ٹیلی پیتھی جاننے والے سراغ رسانوں کی فوج تھی۔ ہم اس کی مجبوریوں سے کھیل سکتے تھے۔ اسے جم اور مارلی کے دماغوں میں کئی طرح سے ناکام بنا سکتے تھے۔

میں نے مارلی کی سوچ میں اسے تسلیاں دیں۔ وہ جم کاف سے بولی "تم خود کو مجبور نہ سمجھو۔ فرہاد ہمارے ساتھ ہے۔ وہ تمہیں کسی کا غلام بننے نہیں دے گا۔"

"مسٹر فرہاد کب تک ہماری حفاظت کرتے رہیں گے۔ ان نون موقع کی تلاش میں رہے گا۔ کسی وقت بھی ہمیں دماغی تکالیف میں مبتلا کرسکتا ہے۔ ہماری جان بھی لے سکتا ہے۔"

"کیا وہ ان نون ابھی تمہارے اندر ہے؟ اگر ہے تو تمہیں نقصان کیوں نہیں پہنچا رہا ہے؟ وہ جانتا ہے کہ فرہاد ابھی اسے ایسا نہیں کرنے دے گا اور فرہاد جانتا ہے کہ ایسے دشمنوں سے کس طرح نمٹا جاتا ہے۔"

"میں نے اور سونیا نے اپنے ماتحت سراغ رسانوں کو ہدایات دیں کہ وہ مارلی اور جم کاف کے دماغوں میں مسلسل موجود رہیں اور موقع ملتے ہی مختصر سا تنویمی عمل کرکے ان کے دماغوں کو لاک کردیں۔"

سونیا نے کہا "مارلی اور جم کاف کے یہاں پہنچتے ہی دشمن اپنی سرگرمیاں دکھانے لگے ہیں۔ سب سے پہلے کوبرا نے فون کے ذریعے جم کاف سے رابطہ کیا تھا۔ اگرچہ اس نے اپنا نام نہیں بتایا تھا لیکن میں اس کا لب ولہجہ اور انداز سمجھتی ہوں۔"

میں نے کہا "اور اس ان نون سے توقع نہیں تھی کہ اتنی جلدی اپنی اصلیت دکھائے گا۔ یہ بھی بدترین دشمن ثابت ہو رہا ہے۔"

"دشمنوں کی تعداد کم ہونی چاہیے مگر بڑھتی جارہی ہے۔"

"ہم کم کرنے کی کوششیں کررہے ہیں۔ بائرن ٹوڈ وغیرہ کو تو ٹھنڈا کر ہی دیا ہے۔ بس ایک ہاروے رہ گیا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ محتاط ہو گیا ہے اسی لیے کہیں روپوش ہو گیا ہے۔"

"ہم نے کل سے بائرن ٹوڈ وغیرہ کی خبر نہیں لی ہے۔ انہیں نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔"

"آؤ چلیں ابھی ان کی خبر لیتے ہیں۔"

ہم نے خیال خوانی کی پرواز کی۔ بائرن ٹوڈ کے اندر پہنچنا چاہا تو اس نے سانس روک لی۔ سونیا نے کہا "یہ ہاتھ سے نکل چکا ہے۔ اب اس کے دوسرے ساتھیوں کی خبر لو۔"

بیکر برائٹ، سائمن اور آندرے کی خبر لی گئی۔ انہوں نے بھی ہماری سوچ کی لہروں کو اپنے اندر آنے سے روک دیا۔ سونیا نے کہا "یہ تو گیلے صابن کی طرح ہاتھ سے پھسل گئے ہیں۔"

"ہم دشمنوں کی تعداد کم کرنا چاہتے تھے لیکن تعداد پھر بڑھ گئی ہے۔ ہاروے نے ہماری غفلت سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اب یہ ٹیلی پیتھی جاننے والے پھر سے منظم ہو کر مسائل پیدا کریں گے۔"

ٹیلی پیتھی کی دنیا میں یہی ہوتا ہے۔ آج جو کامیابیاں حاصل ہوتی ہیں۔ وہ کل ناکامیوں میں بدل جاتی ہیں پھر وہی ناکامیاں اگلی کامیابیوں کا راستہ دکھاتی ہیں۔

کوبرا پہلی بار سونیا کے مقابلے میں آکر یہ سمجھ گیا تھا کہ آئندہ اسے براہِ راست سونیا سے یا کسی بھی دشمن سے رابطہ نہیں کرنا چاہیے۔ اس نے جم کاف سے فون پر رابطہ کیا تھا لیکن اپنا نام نہیں بتایا تھا۔ اس کے باوجود ہم سمجھ گئے تھے کہ ٹیلی فون پر بولنے والا کوبرا ہی ہے۔

وہ دوسری بار ناناکا کو اپنا معمول بنا چکا تھا۔ اس نے اسے حکم دیا "آئندہ وہ مارلی اور جم کاف کو چیلنج کرے گا۔ ان دونوں کو مجبور کرے گا کہ وہ یہ علاقہ چھوڑ کر چلے جائیں۔ مارلی جم کاف کے ساتھ لندن چلی جائے گی تو اس سے کبھی دشمنی نہیں کی جائے گی۔"

ناناکا نے فون کے ذریعے جم کاف سے رابطہ کیا اور کہا "میں ناناکا کوڈو بول رہا ہوں۔"

جم کاف نے کہا "میں جب سے یہاں آیا ہوں کسی دوست نے مجھ سے فون پر گفتگو نہیں کی۔ اب تم اپنے انداز میں مجھے چیلنج کرو گے۔ یہ بتاؤ گے کہ اس علاقے میں تم کتنے طاقت ور اور ناقابل شکست ہو۔ میں ایسی باتیں سن سن کر بیزار ہو گیا ہوں۔ ہو سکے تو کوئی نئی بات کرو۔"

"دو دشمن اپنی سلامتی کے پیش نظر ایک دوسرے کے روبرو نہیں آتے۔ نئی بات یہ ہے کہ میں تم سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔"

"واقعی نئی بات کہہ رہے ہو۔ بائی دا وے کیوں ملنا چاہتے ہو؟ کیا ارادے ہیں؟"

"اگر تم یہاں انڈر ورلڈ کے گاڈ فادر بننے آئے ہو تو میں تمہیں سمجھاؤں گا کہ یہ تمہارا بچکانہ خواب ہے۔ تمہیں مارلی کے ساتھ واپس لندن جانا چاہیے۔"

"تم روبرو ملاقات کرنے سے پہلے ہی ایسے نیک مشورے دے رہے ہو پھر روبرو ملاقات کی کوئی اہمیت تو نہیں رہی اور جو کچھ اگلنا ہے۔ اسی فون سے اگل دو۔"

"طنزیہ انداز میں نہ بولو۔ کبھی دشمن بھی نیک مشورے دیتے ہیں۔ تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ یہاں تمہارے کتنے جانے انجانے دشمن ہیں۔ میں ان سب سے مختلف ہوں۔ اس لیے سمجھا رہا ہوں۔ ہانگ کانگ سے آگے مارلی کے جزیرے لن تاؤ میں نہ جانا۔ وہاں قدم قدم پر ٹیلی پیتھی کی سرنگیں بچھائی گئی ہیں۔ جہاں قدم رکھو گے۔ وہاں دھماکے سے تمہارے چیتھڑے اڑیں گے۔"

"تم واقعی دوسرے دشمنوں سے مختلف ہو۔ مجھ پر مہربان ہو۔ مجھے پیش آنے والے خطرات سے آگاہ کررہے ہو۔ میں نہیں چاہتا کہ قدم قدم پر دھماکے ہوں اور میرے چیتھڑے اڑ جائیں۔ تم نے مجھے خوف زدہ کردیا ہے میں خوف سے تھر تھر کانپ رہا ہوں۔ تمہاری خواہش کے مطابق میں دہشت زدہ ہو گیا ہوں، اب اور کیا چاہتے ہو؟ کیا اور کچھ کہنے کے لیے رہ گیا ہے؟"

"ہاں ہماری ملاقات رہ گئی ہے۔ کل صبح دس بجے ائرپورٹ میں مجھ سے ملو۔ لندن جانے والی فلائٹ میں تمہاری اور مارلی کی دو سیٹیں ہوں گی۔ میں تمہاری روانگی کے انتظامات کرچکا ہوں۔"

جم کاف نے کہا "میں بھی کل کی فلائٹ میں تم تینوں گاڈ فادرز کے لیے سیٹیں ریزرو کراؤں گا۔ وہیں ائرپورٹ میں فیصلہ ہو جائے گا کہ اس علاقے سے کس کا دانہ پانی اٹھ رہا ہے۔"

"جم کاف میں تمہیں عقل کی ایک بات سمجھاتا ہوں۔ دراصل میرے اور تمہارے درمیان مقابلہ نہیں ہے۔ میرے اور تمہارے پیچھے بے شمار ٹیلی پیتھی جاننے والے ہیں۔ وہ ائرپورٹ میں اپنی اپنی خطرناک صلاحیتوں کا مظاہرہ کریں گے اور ہم دونوں ان کے نشانے پر رہیں گے۔ تمہارے ٹیلی پیتھی جاننے والے کامیاب ہوں گے تو میں مروں گا۔ میرے والے کامیاب ہوں گے تو تم مارلی کے ساتھ فنا ہو جاؤ گے۔ کسی ٹیلی پیتھی جاننے والے کا کچھ نہیں بگڑے گا۔ ہم میں سے کوئی اپنی جان سے جائے گا۔"

"بے شک تم بڑی دانش مندی سے بول رہے ہو مگر دانش مندی سے خود ہی نہیں سمجھ رہے ہو۔ اگر سمجھ رہے ہوتے تو مجھ سے روبرو ملاقات کرنے کی بات نہ کرتے۔ ہماری ملاقات کا نتیجہ یہی ہوگا۔ ہم ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے کھیل میں مارے جائیں گے۔"

"تم یہاں رہو گے۔ تب بھی موت کا یہ کھیل جاری رہے گا۔"

"یہی بات میں تم سے کہتا ہوں اگر تم تینوں گاڈ فادرز یہاں سے دفع ہو جاؤ گے تو موت کا یہ کھیل بند ہو جائے گا۔ سوچ لو۔ کل کی فلائٹ سے تم تینوں کو یہاں سے جانا ہے۔ میں یہاں صرف رہنے کے لیے نہیں انڈر ورلڈ میں حکومت کرنے کے لیے بھی آیا ہوں۔ تم تینوں جب بھی روبرو آؤ گے میں ایک لمحہ بھی ضائع کیے بغیر تم سب کو گولی ماردوں گا۔"

اس نے فون بند کردیا۔ ہمارے ماتحت اس کے اور مارلی کے دماغوں میں موجود رہتے تھے۔ انہوں نے ہمیں بتایا کہ ناناکا نے جم کاف کو چیلنج کیا تھا۔

سونیا نے کہا۔ "اب ناناکا میں دم خم نہیں رہا ہے۔ اس کی اپنی الگ حیثیت اور اہمیت ختم ہو چکی ہے۔ وہ کوبرا کا آلہ کار بن چکا ہے۔ اس نے کوبرا کے حکم کے مطابق جم کاف کو چیلنج کیا ہوگا۔"

"تم نے کوبرا کو سمجھا دیا ہے کہ اسے منظرعام پر نہیں آنا چاہیے۔ لہٰذا وہ ناناکا کے ذریعے ہی مارلی اور جم کاف کو ختم کرنے یا یہاں سے بھگانے کی کوشش کرے گا۔"

سونیا نے کہا "موجودہ حالات میں دشمنوں کے درمیان ہماری کیا پوزیشن ہے؟ ہم کیا کھو رہے ہیں؟ اور کیا پا رہے ہیں؟"

"ہم بائرن ٹوڈ وغیرہ کو کھو چکے ہیں۔ انہیں پھر سے اپنا دشمن بنا چکے ہیں۔ وہ ہمارے خلاف اچانک ہی کوئی کارروائی کریں گے۔ دوسرا دشمن کوبرا ہے۔ وہ ہماری گرفت سے باہر ہے۔ ہماری پہنچ سے بہت دور ہے۔ وہ مارلی اور جم کاف کو نقصان پہنچائے گا تو ہم زیادہ سے زیادہ ناناکا اور دونوں گاڈ فادرز کو نقصان پہنچا سکیں گے لیکن کوبرا ہماری جوابی کارروائی سے محفوظ رہے گا۔"

سونیا نے کہا "اسی طرح وہ ان نون ہماری جوابی کارروائیوں سے محفوظ رہے گا۔ ہم زیادہ سے زیادہ اسے جم کاف اور مارلی کے اندر آنے سے روک سکتے ہیں۔ ان روپوش رہنے والے دشمنوں کو ان کے بل سے باہر نکالنا بہت ضروری ہے۔"

ایسے وقت ہمارے ایک ماتحت نے آکر کہا "سر ہم نے مارلی اور جم کاف پر مختصر سا تنویمی عمل کیا ہے۔ ان کے دماغوں کو لاک کیا ہے پھر ان کی تنویمی نیند پوری ہونے تک ان کے اندر موجود رہے۔ اس دوران میں کوئی دشمن ان کے اندر نہیں آیا تھا۔ کسی نے ہمارے تنویمی عمل کا توڑ نہیں کیا ہے۔ ہم مطمئن ہیں۔ آپ بھی اطمینان کرلیں۔"

میں اور سونیا اس مخصوص لب ولہجے کے ذریعے ان کے دماغوں میں گئے۔ جو ان کے ذہنوں میں نقش کیے گئے تھے۔ انہوں نے ہمیں محسوس نہیں کیا پھر ان نے ان نون کا لب ولہجہ اختیار کرکے جم کاف کے اندر پہنچنا چاہا تو اس نے سانس روک لیا۔

واقعی تنویمی عمل کامیاب رہا تھا۔

○☆○

کرونا نے پہلے جوزف وسکی... اور اس کے بعد بڈی رابرٹ کو بھی اپنا معمول بنالیا تھا۔ وہ اچھی خاصی کامیابیاں حاصل کررہی تھی۔ ابھی اسے یہ معلوم نہیں ہوا تھا کہ وہ بڈی رابرٹ کو معمول بنانے میں ناکام رہی ہے۔ اتفاق سے بیزون اپنے دوست بڈی رابرٹ کے اندر پہنچ گیا تھا۔ اس نے اسے کرونا کے تنویمی عمل سے نجات دلائی تھی۔ ایک مخصوص لب ولہجے کے ذریعے اس کے دماغ کو لاک کردیا تھا۔

آئندہ کرونا اس کے اندر نہیں پہنچ سکتی تھی لیکن پارس پہنچ سکتا تھا۔ وہ بیزون کے مختصر سے تنویمی عمل کے دوران میں بڈی رابرٹ کے اندر موجود رہا تھا۔ بیزون نے جو خاص لب ولہجہ نقش کیا تھا پارس اس کے ذریعے کسی وقت بھی بڈی کے اندر پہنچ سکتا تھا۔

بیزون نے بڈی سے کہا تھا "وہ مختصر سی تنویمی نیند پوری کرتے ہی کرونا کے بنگلے سے چلا جائے۔ اگر جانے کا موقع نہ ملے تو یہ ظاہر کرتا رہے کہ وہ کرونا کا معمول ہے۔ اسے فریب دیتا رہے پھر موقع پاتے ہی اسے ٹریپ کرلے۔"

کرونا نے بیڈ روم میں آکر بڈی رابرٹ کو دیکھا۔ وہ بستر پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ مسکرا کر بولی "تم مجھے ٹریپ کرنے آئے تھے لیکن خود ہی گڑھے میں گر پڑے ہو۔ اب تم یہاں سے واپس جاؤ گے۔ اپنے ساتھیوں کو یہ نہیں بتاؤ گے کہ میرے معمول بن چکے ہو۔"

وہ کہنا چاہتی تھی کہ اس نے جوزف وسکی کو بھی اپنا معمول بنا رکھا ہے لیکن پارس نے اسے ایسا کہنے نہیں دیا اگر وہ یہ بات کہہ دیتی تو بڈی اور بیزون کے ذریعے دوسرے تمام ساتھیوں کو معلوم ہوجاتا کہ جوزف وسکی اس کا معمول بنا ہوا ہے اور وہ اس کے ذریعے ان کے تمام اہم رازوں تک پہنچتی رہتی ہے۔

پارس نے اسے روک دیا تھا لیکن وہ پھر کبھی یہ کہہ سکتی تھی۔ پارس نے سوچا اسے یہ حقیقت معلوم ہوجانا چاہیے کہ بڈی پر اس کا تنویمی عمل ناکام رہا ہے۔ آئندہ اسے بڈی سے دور رہنا چاہیے۔

بیزون نے جو لب ولہجہ نقش کیا تھا۔ پارس اس کے ذریعے بڈی کے اندر پہنچ گیا۔ وہ اس کی مرضی کے مطابق قہقہہ لگاتے ہوئے بولا "تم خود کو بہت چالاک سمجھتی ہو لیکن میں تم سے زیادہ چالاک ہوں۔ میں نے تمہارے تنویمی عمل سے اپنا بچاؤ کیا ہے۔ یقین نہ ہو تو میرے دماغ میں آکر دیکھو۔"

پارس فوراً ہی اس کے دماغ سے نکل کر کرونا کے پاس آیا۔ کرونا نے بڈی کے اندر پہنچنا چاہا تو ناکام رہی۔ وہ ہنستے ہوئے بولا "اب میری باری ہے۔ میں تمہیں شکنجے میں لے کر تم پر عمل کروں گا۔"

کرونا اپنی ناکامی پر حیران ہورہی تھی۔ پارس نے اس کی

سوچ میں کہا "میں اس سے مقابلہ کرسکتی ہوں پھر اسے زیر کرسکتی ہوں لیکن یہ بھی مجھے زیر کرسکتا ہے۔ فی الحال مجھے یہاں سے بھاگ کر کہیں چھپ کر اس پر حملہ کرنا چاہیے۔ روبرو مقابلہ کرنا نادانی ہوگی۔"

یہ سوچتے ہی وہ بیڈ روم سے بھاگتی ہوئی' بنگلے کے مختلف حصوں سے گزرتی ہوئی' پارس کو آوازیں دیتی ہوئی باہر چلی گئی۔ پارس نے بڈی کے دماغ پر قبضہ جمایا۔ اسے بنگلے کے باہر دوسری طرف لے گیا تاکہ وہ کرونا تک نہ پہنچ سکے لیکن کرونا باہر جانے کے بعد دوڑتے ہوئے دوسری طرف بنگلے کے پیچھے آگئی۔ وہاں پھر بڈی سے سامنا ہوگیا۔ وہ غصے سے بولا "مجھ سے بچ کر کہاں جاؤ گی؟ میں تمہیں اپنی کنیز بنا کر رکھوں گا۔ تمہاری مکاری کی سزا تمہیں دوں گا۔"

کرونا نے اچانک ہی گھوم کر اس کے منہ پر ایک کک ماری۔ وہ مار کھا کر ذرا پیچھے گیا پھر اس نے جوابی حملہ کیا لیکن وہ کرونا کی طرح تیز طرار فائٹر نہیں تھا۔ اس سے مار کھانے لگا۔ اس نے اتنی پٹائی کی کہ وہ زمین پر گر پڑا۔ اس کا دماغ پھر کمزور ہوگیا۔ کرونا نے اس کے اندر پہنچ کر کہا "اب سانس روکو۔ مجھے اپنے اندر سے بھگاؤ لیکن مجھ سے بھاگ کر کہیں نہیں جاسکو گے۔"

ایسے وقت بیزون اپنے وعدے کے مطابق آگیا تھا۔ اس نے پریشان ہوکر پوچھا "بڈی یہ کیا ہورہا ہے؟"

وہ ہانپتے ہوئے بولا "تم نے میرے دماغ کو لاک کیا تھا لیکن یہ خطرناک بلا ہے۔ اس نے پھر مجھے دماغی طور پر کمزور بنا دیا ہے۔"

بیزون نے اس کے ذریعے کہا "کرونا تم اسے معمول نہیں بنا سکو گی۔ ہم کئی ٹیلی پیتھی جاننے والے ہیں۔ اس کی حفاظت کریں گے۔ تمہارے ہر عمل کا توڑ کرتے رہیں گے۔"

وہ بولی "میں مانتی ہوں۔ تم لوگوں کی موجودگی میں اسے معمول نہیں بنا سکوں گی لیکن اسے دماغی مریض بنا کر رکھوں گی۔ تم کوششیں کرکے دیکھ لو۔ یہ دماغی توانائی حاصل نہیں کرسکے گا۔"

اس نے یہ کہتے ہی بڈی کے اندر زلزلہ پیدا کیا۔ وہ تکلیف کی شدت سے چیختے ہوئے تڑپنے لگا۔ بیزون نے پریشان ہوکر اپنے تمام ساتھیوں کو بڈی کے اندر بلایا۔ وہ سب اس کی دماغی تکلیف کو دور کرنے کی کوششیں کرنے لگے۔ جب تکلیف ذرا کم ہوئی تو سب نے اس کے دماغ پر بڑی مضبوطی سے قبضہ جمایا۔ بیزون نے کہا "کرونا تمہیں یہ دشمنی بہت مہنگی پڑے گی۔ ہم جانتے ہیں۔ تم تنہا ہو۔ ہم سے ٹکرانے کی حماقت نہ کرو۔"

"میں تم لوگوں سے ٹکرانے نہیں آئی تھی۔ تمہارا یہ بڈی' مجھے اپنی کنیز بنانے آیا تھا۔ اب اس کا انجام تم سب دیکھ رہے ہو۔"

"جو ہوگیا۔ سو ہوگیا۔ اب تم کیا کرو گی۔ بڈی کو دماغی مریض بنا کر رکھو گی تو اس کے ذریعے ہم تمہارے پاس پہنچ جائیں گے۔ تم ہمیں روکنے کے لیے اس کے دماغ کو لاک نہیں کرسکو گی۔ ہم کبھی ایسا کرنے کا موقع نہیں دیں گے۔"

"تم مجھے نہ سمجھاؤ۔ میں سمجھ رہی ہوں کہ آئندہ کیا ہوسکتا ہے۔ میں نہیں چاہوں گی کہ اس کے ذریعے تم لوگ میرے سائے تک بھی پہنچ سکو۔ لہٰذا میں اسے یہاں چھوڑ کر جارہی ہوں۔ جب تک میں چلی نہ جاؤں۔ اسے زمین سے نہ اٹھانا۔ یہ اٹھے گا تو میں پھر اس کے اندر زلزلہ پیدا کروں گی۔ تم ایسا کرنے سے باز رکھو گے تو میں اسے گولی مار کر چلی جاؤں گی۔"

"ہم وعدہ کرتے ہیں۔ یہ یہاں رہے گا۔ زمین سے نہیں اٹھے گا۔ جتنی جلدی ہوسکے تم یہاں سے چلی جاؤ۔"

وہ تیزی سے چلتی ہوئی بنگلے کے اندر آئی۔ پارس کو دیکھ کر بولی "تم کہاں چلے گئے تھے؟"

"میں ٹوائلٹ میں تھا۔ میں نے تمہاری آوازیں سنی تھیں مگر میں ٹوائلٹ سے جواب نہیں دے سکتا تھا۔ تم اتنی محبت سے کیوں پکار رہی تھیں۔"

"تم پکارنے کا انداز بھی نہیں جانتے ہو۔ میں پریشان ہو کر آوازیں دے رہی تھی۔ چلو فوراً ضروری سامان سمیٹو۔ ہم ابھی یہاں سے جارہے ہیں۔"

وہ اپنے بیڈ روم میں آکر ایک سفری بیگ میں ضروری سامان رکھنے لگی۔ پارس نے پوچھا "اتنا اچھا مکان چھوڑ کر کیوں جارہی ہو؟"

"میں تمہیں نہیں بتا سکتی۔ میرے ساتھ چلنا ہے تو چلو۔ ورنہ یہیں رہو۔"

"تم نے بیڈ روم میں سلا سلا کر میری عادت خراب کردی ہے۔ میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکوں گا۔"

وہ بھی ایک بیگ میں اپنا ضروری سامان رکھنے لگا۔ کرونا کی سوچ میں بولا "بڈی کی دماغی تکلیف کم ہوگئی ہوگی۔ وہ وہاں سے بھاگ کر کہیں چھپ کر میرا تعاقب کرسکتا ہے۔ وہ ابھی زمین سے اٹھنے کے قابل نہ رہے تو اچھا ہے۔"

کرونا نے بڈی کے دماغ میں پہنچ کر دیکھا۔ پہلے وہ زمین پر پڑا ہوا تھا۔ اب اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔ اس کے ساتھی کہہ رہے تھے "اسی طرح بیٹھے رہو۔ یہاں سے نہ اٹھو۔ ابھی کرونا سے دشمنی مول لینا دانش مندی نہیں ہوگی۔ وہ ہمارے ہاتھ سے نکل رہی ہے تو نکل جانے دو۔ اس سے زیادہ تم ہمارے لیے

ضروری ہو۔"

کرونا نے اچانک ہی اس کے اندر زلزلہ پیدا کیا۔ اس کے تمام ساتھی کرونا کے جانے کے بعد مطمئن ہوگئے تھے۔ انہوں نے گرفت مضبوط نہیں رکھی تھی۔ اس لیے وہ زلزلہ پیدا کرنے میں کامیاب ہوئی۔

اس کے ساتھی پریشان ہوکر کہنے لگے "وہ اپنی شیطانی حرکتوں سے باز نہیں آرہی ہے۔ ہم بہت مجبور ہوگئے ہیں۔ ابھی اس کے خلاف کچھ نہیں کرسکیں گے۔"

بیزدن نے خیال خوانی کے ذریعے کرونا سے کچھ کہنا چاہا لیکن اس نے سانس روک لی۔ وہ بڈی رابرٹ کے پاس واپس آیا تو اسی وقت اس نے پھر ایک زور کی چیخ ماری۔ کرونا نے تیسری بار زلزلہ پیدا کیا تھا۔ اس بار وہ دماغی تکلیف برداشت نہ کرسکا۔ بے ہوش ہوگیا۔

اس کے تمام ساتھی اپنی اپنی جگہ دماغی طور پر حاضر ہوگئے۔ دماغ ہوش و حواس سے خالی ہوجائے تو خیال خوانی کرنے والے نہ وہاں کچھ بول سکتے ہیں نہ اپنے طور پر کچھ کرسکتے ہیں۔

وہ سب مجبور ہوگئے تھے۔ بیزدن نے کہا "اس کے ہوش میں آنے تک انتظار کرنا ہوگا پھر ہم اس کے اندر پہنچ کر اس کی مدد کریں گے۔ اسے اس شہر سے' اس ملک سے نکال لائیں گے۔"

ایک ساتھی مائیک مورو نے کہا "ہمیں اپنے ساتھی کے لیے دعا کرنا چاہیے۔ جو عورت اسے بے ہوش کرسکتی ہے۔ اسے گولی بھی مار سکتی ہے۔ اس سے ہمیشہ کے لیے پیچھا چھڑا سکتی ہے۔"

انہوں نے روس میں ٹرانسفارمر مشین تیار کی تھی۔ نئے ٹیلی پیتھی جاننے والے پیدا کررہے تھے۔ اتنی بڑی کامیابی کے بعد ایک تنہا عورت انہیں نقصان پہنچا رہی تھی۔ وہ اس کی انتقامی کارروائیوں سے بڈی رابرٹ کو نہیں بچا سکتے تھے۔ وہ سب خیال خوانی کے ذریعے تیج پال کے پاس آگئے۔ اسے بڈی کے تمام حالات بتانے لگے۔ تیج پال نے تمام باتیں سن کر کہا "یہ تو بڑے تشویش ناک حالات ہیں۔ تم سب نے بڈی کو وہاں پر بے یارو مددگار چھوڑ دیا ہے۔"

"ہم کیا کرسکتے ہیں۔ جب تک وہ ہوش میں نہیں آئے گا۔ ہم اس کے اندر نہیں پہنچ سکیں گے۔"

"ہر دس پندرہ منٹ کے بعد اس کے پاس جاتے رہو۔ اسے کسی وقت بھی ہوش آسکتا ہے۔ تم لوگ صرف بڈی کے لیے پریشان ہو۔ میں اس سے بھی آگے دور تک اپنا نقصان ہوتے دیکھ رہا ہوں۔"

جوزف وسکی نے پوچھا "کیسا نقصان؟"

"کرونا نے بڈی کو دماغی طور پر کمزور بنانے کے بعد اس کے خیالات پڑھے ہوں گے۔ یہ معلوم کیا ہوگا کہ ہم نے روس میں ایک ٹرانسفارمر مشین تیار کی ہے۔ اس نے ہمارا طریقہ کار بھی معلوم کیا ہوگا کہ ہم کس طرح روسی حکام اور تمام آرمی افسران کو اپنا معمول بنا چکے ہیں۔ پتا نہیں اس مکار عورت نے بڈی کے دماغ سے ہمارے کیسے کیسے اہم راز معلوم کیے ہوں گے۔"

"واقعی یہ تشویش کی بات ہے۔ کرونا نے بڈی کے خیالات پڑھ کر بہت کچھ معلوم کیا ہوگا اس عورت کو تو زندہ نہیں چھوڑنا چاہیے۔"

تیج پال نے کہا "وہ تم سب کی موجودگی میں اس بنگلے سے جارہی تھی۔ اسے کسی طرح روکنا چاہیے تھا۔ کیا اس بنگلے میں کوئی اور نہیں تھا۔ جسے تم آلہ کار بناتے؟"

بیزدن نے کہا "ایک پاگل شخص تھا۔ جسے کرونا نے شوہر بنا کر رکھا ہوا تھا لیکن وہ اس وقت موجود نہیں تھا۔ اسے روکنے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔"

تیج پال نے پوچھا "کیا اس بنگلے کا نمبر اور پتا معلوم ہے؟"

بیزدن نے کہا "میں جانتا ہوں لیکن کرونا وہاں سے جا چکی ہوگی۔"

"یہ معلوم کیا جاسکتا ہے کہ آج وہاں سے کون کون سی فلائٹ کن ملکوں کی طرف جارہی ہے۔ اس نے اپنا نام میری رکھا ہے۔ اس کے پاس اسی نام کا پاسپورٹ ہوگا۔ اس کے پاس اتنا وقت نہیں ہوگا کہ وہ حلیہ بدل سکے اور نیا پاسپورٹ بنا سکے۔ تم سب فرینکفرٹ کے ائرپورٹ اور ائرویز کمپنیوں میں جاؤ۔ معلوم کرو کہ میری نام کی عورت کس فلائٹ سے کہاں جارہی ہے۔"

مائیک مورو اور جوزف وسکی یہ معلومات حاصل کرنے کے لیے چلے گئے۔ بیزدن نے کہا "وہ ٹرین کے ذریعے بھی فرینکفرٹ اور جرمنی کے باہر جاسکتی ہے۔ میں جارہا ہوں۔ ریلوے اسٹیشن میں کسی کو آلہ کار بنا کر کرونا کو تلاش کروں گا۔"

بیزدن بھی چلا گیا۔ تیج پال اس وقت روسی فوج کے ہیڈ کوارٹر میں تھا۔ اس کے تمام ٹیلی پیتھی جاننے والے ساتھیوں نے یہ ضد کی تھی کہ اسے بھی ٹیلی پیتھی سیکھنا چاہیے۔ وہ اسی مقصد کے لیے ماسکو کے آرمی ہیڈ کوارٹر میں پہنچا ہوا تھا۔ دن کے گیارہ بجے اسے اس مشین سے گزرنا تھا لیکن وہ بہت ذہین تھا۔ بہت محتاط رہنے کا عادی تھا۔ اس کی عقل نے سمجھایا کہ کرونا نے بڈی کے خیالات پڑھ کر یہ بھی معلوم کیا ہوگا کہ آج ان کا لیڈر تیج پال ٹرانسفارمر مشین سے گزرنے والا ہے۔ کرونا وہاں کسی کو بھی آلہ کار بنا کر اسے

نقصان پہنچا سکتی ہے۔

تیج پال نے سوچا۔ میں مشین سے گزرنے کے بعد بے ہوش رہوں گا۔ ہوش آنے کے بعد دماغی طور پر کمزور رہوں گا۔ ایسے وقت وہ مجھے ہپناٹائز کرسکتی ہے۔ مجھے معمول بنانے کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ میرے ذریعے میرے تمام ساتھیوں پر حکومت کرے گی۔ یوں کہنا چاہیے کہ تمام روس پر حکمرانی کرے گی۔ یہ عورت ہماری توقع سے زیادہ چالاک ثابت ہورہی ہے۔ اسے کسی طرح بھی گھیرنا اور اپنے شکنجے میں رکھنا بہت ضروری ہوگیا ہے۔"

اس نے مشین سے تعلق رکھنے والے افسران سے کہا "میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے۔ میں اندر سے کچھ کمزوری محسوس کررہا ہوں۔ ٹرانسفارمر مشین کا آپریشن میرے لیے ناقابلِ برداشت ہوگا پھر یہ کہ میرے تمام ساتھی کہیں مصروف ہیں۔ میں پھر کسی دن ان کی موجودگی میں یہ علم سیکھنا چاہوں گا۔"

تیج پال کے لیے یہ علم سیکھنا بہت ضروری تھا۔ ویسے وہ اس علم کے بغیر ہی ٹیلی پیتھی کی دنیا میں بڑی کامیابیاں حاصل کررہا تھا۔ یہ علم سیکھنے کے بعد وہ ایک فولادی انسان بن سکتا تھا۔

اس کے تمام ٹیلی پیتھی جاننے والے ساتھی کرونا کو تلاش کررہے تھے۔ بیزدن نے ایک آلہ کار کے ذریعے معلوم کیا کہ وہ ریلوے اسٹیشن کے ایک پلیٹ فارم میں ہے۔ اس کے ساتھ اس کا نام نہاد شوہر جیری (پارس) بھی ہے۔ اس پلیٹ فارم سے ایک ٹرین برلن کی طرف جانے والی ہے۔

کرونا نے اس ٹرین میں اپنے لیے ایک چھوٹا کیبن ریزرو کرایا تھا۔ اس کے ساتھ والے کیبن میں جو مسافر تھے۔ ان کے دماغوں میں بیزدن پہنچ گیا۔ جس آلہ کار کے ذریعے اس نے کرونا کو تلاش کیا تھا۔ اسی آلہ کار کے ذریعے اس نے دوسرے مسافروں کے دماغ میں جگہ بنائی تھی پھر اس نے مائیک مورو اور جوزف وسکی سے کہا "کرونا مل گئی ہے۔ میرے پاس آؤ۔ میں تمہیں ایسے مسافروں کے اندر پہنچاؤں گا۔ جو اس کے کیبن کے آس پاس ہیں۔"

اس نے اپنے ساتھیوں کو بھی وہاں پہنچا دیا پھر تیج پال کو رپورٹ دی۔ کرونا مل گئی ہے۔ ایک ٹرین میں سفر کررہی ہے۔ ہم اپنے آلہ کاروں کے ذریعے اس کے قریب ہیں۔ جب چاہیں اس پر حملہ کرکے اسے زخمی کرسکتے ہیں۔ اس کے دماغ میں پہنچ سکتے ہیں اگر وہ قابو میں نہ آئے تو اسے گولی مار سکتے ہیں۔

تیج پال نے کہا "جلد بازی سے کام نہ لینا۔ یہ معلوم کرو۔ اس کا سفر کب تک جاری رہے گا۔ تم کب تک آلہ کاروں کے ذریعے اس کی نگرانی کرسکو گے۔"

وہ برلن یا پولینڈ کے بارڈر اسٹیشن تک جائے گی۔ کل صبح تک اس کا سفر جاری رہے گا۔

تیج پال نے کہا "ٹرین میں کوئی ہنگامہ نہ کرو۔ اس کے کھانے پینے کی کسی چیز میں اعصابی کمزوری کی دوا ملاؤ۔ بڑی خاموشی سے اسے کمزور بناؤ پھر اسے معمول بنالو۔"

بیزدن' مائیک مورو اور جوزف وسکی اس ٹرین میں اپنے آلہ کاروں کے پاس آگئے۔ بیزدن نے کہا "بڈی ہوش میں آچکا ہوگا۔ میں اس کی مدد کے لیے جارہا ہوں۔ جلد ہی واپس آؤں گا۔"

وہ بڈی کے پاس چلا گیا۔ کرونا اپنے کیبن میں پارس کے ساتھ تھی۔ ٹرین اپنی مخصوص رفتار سے جارہی تھی۔ وہ کھڑکی کے پاس بیٹھی گزرتے ہوئے مناظر کو دیکھ رہی تھی اور سوچ رہی تھی "بڈی رابرٹ میرے ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ میں ایک اور کامیابی حاصل کرتے کرتے ناکام ہوگئی ہوں۔ ٹیلی پیتھی کی دنیا میں کیسی کیسی ہیرا پھیری ہوتی ہے۔ توقع کے خلاف کبھی کچھ ہوتا ہے اور کبھی کچھ اور ہوجاتا ہے۔"

پارس نے اس کے قریب آکر بیٹھتے ہوئے پوچھا "ہم کہاں جارہے ہیں؟"

وہ بولی "جہنم میں۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں تمہیں اپنے ساتھ کیوں لے آئی ہوں۔"

"میں شوہر ہوں۔ اس لیے ساتھ لائی ہو۔ ہم تو آخری دم تک ساتھ رہیں گے۔ پہلے تمہارا دم نکلے گا تو کوئی دوسری عورت مجھے شوہر بنالے گی اگر میں پہلے مروں گا تو تمہارے لیے شوہروں کی کمی نہیں ہوگی۔ تم تو کسی کو بھی پکڑ کر شوہر بنالیتی ہو۔"

"اے بکواس مت کرو۔ کیا تم نے مجھے ایسی ویسی سمجھ لیا ہے۔ میں تمہیں لفٹ دے رہی ہوں۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کوئی بھی آکر میرا ہاتھ پکڑ سکتا ہے۔ میں چاہوں تو ابھی تم سے پیچھا چھڑا سکتی ہوں۔"

"پیچھا کیسے چھڑاؤگی؟ مجھ پر دل و جان سے قربان ہوتی رہتی ہو۔ تنہائی میں ملتے ہی تمہارے دل میں کچھ کچھ ہونے لگتا ہے۔ اس وقت بھی کیبن میں ہم تنہا ہیں۔ کیا تمہیں کچھ کچھ ہورہا ہے؟"

بڈی اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا۔ اس کا موڈ خراب تھا۔ وہ غصے سے کچھ کہنا چاہتی تھی پھر پارس کو دیکھ کر سوچنے لگی۔ میں خوامخواہ غصہ کیوں دکھا رہی ہو یہ میرے لیے برے وقتوں میں کام آتا رہا ہے۔

پارس اسے ایسا سوچنے پر مائل کررہا تھا۔ وہ بے اختیار بولی "ہاں کچھ کچھ ہورہا ہے۔ پتا نہیں تمہارے اندر کیا بات

ہے۔ بے اختیار تمہاری طرف کھنچی چلی آتی ہوں۔"
وہ قریب ہو کر اس کے سینے پر سر رکھ کر بولی "تم پاگل نہ ہوتے تو کتنا اچھا ہوتا۔"
"کیا میں تمہیں پاگل نظر آتا ہوں؟ کیا بتا سکتی ہو کہ میں نے پاگلوں جیسی کون سی حرکت کی ہے؟"
وہ سوچنے لگی پھر بولی "تم پہلی ملاقات میں میرے ہم سفر تھے۔ جہاز میں الٹی سیدھی باتیں کر رہے تھے۔ تمہاری باتوں سے پتا چلتا ہے کہ تم سوچے سمجھے بغیر بولتے ہو۔"
"مثال کے طور پر کوئی ایسی بات بتاؤ۔ جو میں نے سوچے سمجھے بغیر تم سے کہی ہو؟"
وہ سوچنے لگی۔ اسے یاد نہیں آرہا تھا۔ اس نے کہا "تم خوا مخواہ میرے پیچھے پڑ گئے تھے۔ میرے ساتھ رہنا چاہتے تھے۔ میں تم سے پیچھا چھڑا کر ایک بنگلے میں پہنچی تو تم دوسرے دن وہاں بھی پہنچ گئے۔"
"میں نے تم سے جہاز میں کہا تھا کہ مجھے کچھ باتیں غیب سے معلوم ہو جاتی ہیں۔ تمہیں یقین نہیں آرہا تھا۔ میں نے ثابت کیا تھا۔ مجھے غیب سے معلوم ہوا تھا کہ تمہارا نام میری نہیں ہے۔ کرونا ہے۔"
"ہاں اس کے بعد تمہیں اور کوئی بات غیب سے نہیں معلوم ہوئی۔"
"بہت سی باتیں معلوم ہوئیں لیکن میں کسی کو بتاتا نہیں ہوں۔ تمہیں بھی کچھ نہیں بتایا۔"
کرونا کے اندر تجسس پیدا ہوا۔ اس نے پوچھا "تمہیں میرے بارے میں کیا معلوم ہوتا رہا ہے؟ سچ سچ بولو۔ مجھ سے چھپاؤ گے تو میں تم سے نہیں بولوں گی۔"
وہ ناراضگی ظاہر کرنے کے لیے اس سے الگ ہو گئی۔ اس نے کھینچ کر اسے بازوؤں میں بھرتے ہوئے کہا "ساتھ ہی لگی رہو۔ سردی بہت ہے۔ تم قدرتی ہیٹر ہو۔ مجھے غیب سے معلوم ہوا تھا کہ تمہیں میری ضرورت ہے۔ اسی لیے میں تمہارے پاس بنگلے میں آگیا تھا اور یہ تو تم دیکھ ہی رہی ہو کہ تمہارے لیے ضروری ہوں۔ اس لیے ساتھ نہیں چھوڑ رہی ہو۔"
"کیا میرے بارے میں تمہیں غیب سے کچھ معلوم ہوا ہے؟"
"یہ معلوم ہوا ہے کہ تم جتنی خوب صورت ہو۔ اتنی خطرناک بھی ہو مگر تم مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچاؤ گی۔ ہر سال میرے لیے ایک نیا کیلنڈر پیدا کرتی رہو گی۔ جب ہم شادی کی سلور جوبلی منائیں گے تو ہمارے پچیس بچے ہوں گے۔"
"بکواس مت کرو۔ میں بچے پیدا کرنے والی عورت نہیں ہوں۔ ایک دن مجھے کسی بڑے ملک کی حکمران بننا ہے۔ تمہیں غیب سے جو باتیں معلوم ہوئی ہیں۔ وہ بکواس ہیں۔"
"تم ابھی بول رہی ہو مگر مجھے پہلے سے پتا ہے کہ تم روس کی حکمران بننے والی ہو۔"
وہ چونک کر خوش ہو کر بولی "سچ؟ کیا یہ تمہیں غیب سے معلوم ہوا ہے؟"
"تم تو میری باتوں کو جھوٹ سمجھتی ہو پھر خوش کیوں ہو رہی ہو؟"
"نہیں تمہاری یہ بات سچ لگتی ہے۔ تم نے میرا صحیح نام بھی بتایا تھا اور تمہاری یہ بات بھی درست ہے کہ مجھے تمہاری ضرورت ہے۔"
"میری کوئی بات غلط نہیں ہوتی ہے۔ تم دیکھ لینا ہمارے پچیس بچے ہوں گے۔"
"اوہ نو! بچوں کی باتیں نہ کرو۔ مجھے خوف آتا ہے۔ کام کی باتیں کرو۔ میرے بارے میں اور کیا جانتے ہو؟"
"تم بھی میری طرح غیب کی باتیں جانتی ہو۔ فرق یہ ہے کہ میں ٹیلی پیتھی نہیں جانتا۔ تم جانتی ہو۔"
وہ چونک کر اس سے الگ ہو گئی۔ حیرانی سے بولی "تم میری خیال خوانی کے بارے میں جانتے ہو۔ کیا تمہیں پتا ہے کہ میں خیال خوانی کے ذریعے کیا کرتی رہتی ہوں؟"
"ابھی صرف اتنا معلوم ہے کہ تم ٹیلی پیتھی جانتی ہو اگر میں تمہیں توجہ سے دیکھ کر معلوم کرنا چاہوں گا تو معلوم ہو جائے گا کہ خیال خوانی کے ذریعے کیا کرتی رہتی ہو۔"
"تم نے یہ سب معلوم کیوں نہیں کیا؟"
"یہ سب میرے لیے غیر ضروری ہے۔ میں صرف ضروری باتیں معلوم کرتا ہوں۔"
"کیا تم بتا سکتے ہو کہ میں نے وہ بنگلا کیوں چھوڑا ہے؟ اور ابھی کہاں جا رہی ہوں؟"
"میرے اندر یہ تجسس پیدا ہوا تھا کہ تم اچانک بنگلا کیوں چھوڑ رہی ہو تو غیب سے معلوم ہوا کہ بڈی رابرٹ تمہارے لیے مصیبت بن گیا ہے۔"
"تم اس کا نام بھی جانتے ہو؟"
"جب بھی کچھ معلوم ہوتا ہے تو نام بھی معلوم ہوتا ہے۔"
"تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا کہ تم میری مصیبت کو اور میری پریشانیوں کو سمجھ رہے ہو؟"
"تم نے پوچھا نہیں۔ میں نے بتایا نہیں اگر کوئی بتاتا تو تم مجھے پاگل سمجھ کر میری باتوں کو نظر انداز کر دیتیں اگر میں تمہیں منع کرتا کہ ٹرین سے سفر نہ کرو تو کیا تم میری بات مان لیتیں؟"
"تم منع کیوں کرتے؟ کیا مجھے ٹرین سے سفر نہیں کرنا چاہیے؟"
"مجھے غیب سے معلوم ہو گیا تھا کہ تمہیں تلاش کرنے والے دشمن اس ٹرین میں گھیر کر تمہیں ہلاک کرنا چاہیں گے۔ تمہیں ہائی وے سے سفر کرنا چاہیے تھا۔"
وہ مٹھیاں بھینچ کر بولی "اوہ گاڈ۔ اب تک تمہاری تمام باتیں درست ہوتی رہی ہیں۔ کیا میں یقین کر لوں کہ دشمن مجھے یہاں گھیر رہے ہیں؟ نہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ انہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ میں اس ٹرین سے سفر کر رہی ہوں۔ تمہاری کوئی بات غلط بھی تو ہو سکتی ہے؟"
پارس پہلے ہی جوزف وسکی کے چور خیالات پڑھ کر معلوم کر چکا تھا کہ بیزون نے ایک آلہ کار کے ذریعے اسے ریلوے اسٹیشن میں دیکھا تھا۔ اب بیزون بڈی کے پاس چلا گیا تھا۔ جوزف وسکی اور مائیک مورو اس کیبن کے آس پاس والے کیبنوں کے مسافروں کو آلہ کار بنا رہے تھے۔
تیج پال نے انہیں مشورہ دیا تھا کہ جلد بازی سے کام نہ لیں۔ ٹرین میں کوئی ہنگامہ نہ کریں۔ کرونا کی کھانے پینے کی کسی چیز میں اعصابی کمزوری کی دوا ملا دیں پھر بڑی خاموشی سے اور سہولت سے اسے معمول بنا لیں۔
پارس کو دشمنوں کی یہ تمام پلاننگ معلوم تھی۔ کرونا بے یقینی ظاہر کر رہی تھی۔ اس نے اس کی سوچ میں کہا "میں ابھی جوزف وسکی کے خیالات پڑھ کر معلوم کر سکتی ہوں کہ جیری کی یہ بات بھی درست ہے یا نہیں۔"
اس کے اندر یہ خیال پیدا ہوا تو وہ فوراً ہی جوزف وسکی کے اندر پہنچ گئی پھر اس کے خیالات پڑھ کر حیران رہ گئی۔ پارس کو حیرانی سے دیکھتے ہوئے بولی "تمہیں غیب سے جو باتیں معلوم ہوتی ہیں ان میں سے کوئی غلط نہیں ہوتی۔ سبھی درست ہوتی ہیں۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم اتنے باکمال ہو۔ یہ بھی درست ہے کہ تم مجھے ٹرین سے سفر کرنے سے منع کرتے تو میں تمہاری بات کبھی نہ مانتی۔ میں خود ہی یہاں آکر پھنس گئی ہوں۔"
وہ پھر جوزف وسکی کے اندر پہنچ گئی۔ یہ معلوم کرنے لگی کہ وہ کس طرح اس پر حملہ کریں گے؟ پتا چلا کہ ٹرین میں ہنگامہ آرائی نہیں کریں گے۔ اسے اعصابی کمزوری میں مبتلا کریں گے۔
وہ پارس سے بولا "میں کچھ نہیں کھاؤں گی۔ میں کچھ نہیں پیوں گی۔"
وہ بولا "ابھی کھانے پینے کا وقت نہیں ہوا ہے۔ ڈنر کے وقت کھا پی سکتی ہو۔"
"نہیں۔ وہ میرے کھانے پینے کی کسی چیز میں ایسی دوا ملانے والے ہیں۔ جس کے اثر سے میں کمزور ہو جاؤں گی پھر وہ میرے دماغ پر قبضہ جما لیں گے۔"
"کسی ایک چیز میں دوا ملائیں گے۔ تم وہ چیز چھوڑ کر باقی چیزیں کھاتی پیتی رہنا۔"
"تم پھر پاگلوں کی طرح سوچے سمجھے بغیر بول رہے ہو۔ مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ کس چیز میں دوا ملائی گئی ہے؟"
"نہ میں پاگل ہوں۔ نہ سوچے سمجھے بغیر بول رہا ہوں۔ ہم کھانا اس کیبن میں منگوائیں گے، میں کھانے کی ہر چیز چکھنے کے بعد تمہیں کھانے دوں گا۔ پینے کی ہر چیز ایک گھونٹ پینے کے بعد تمہیں پلاؤں گا۔ اس طرح مجھے معلوم ہو جائے گا کہ تمہیں کون سی چیز کھانا یا پینا نہیں چاہیے۔"
"مگر تم وہ چیز کھا کر یا پی کر اعصابی کمزوری میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ تم میرے بہت کام آرہے ہو۔ میں تمہیں کسی طرح کا نقصان پہنچنے نہیں دوں گی" "آج رات بھوکی رہوں گی تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔"
"میں نہیں چاہوں گا کہ تم بھوکی رہو۔ میری فکر نہ کرو۔ اعصابی کمزوری کی دوا مجھ پر اثر نہیں کرے گی۔ کوئی بھی ضرر رساں دوا مجھے نقصان نہیں پہنچاتی ہے۔"
"فضول ڈینگیں نہ مارو۔ کیا تم انسان نہیں ہو؟ کوئی زہریلے جانور ہو؟ سانپ بچھو ہو؟"
"تم یقین نہیں کرو گی۔ میں یہی ہوں۔"
اس نے حیرانی سے پوچھا "تم کیا ہو؟"
"جانے دو۔ تم یقین نہیں کرو گی۔"
"اب میں تمہاری ہر بات کا یقین کروں گی۔ تمہاری ایک ایک بات درست ہوتی ہے۔"
"تو پھر وعدہ کرو۔ تم مجھ سے نہیں ڈرو گی۔ مجھے انسان سمجھ کر اسی طرح پیار کرتی رہو گی۔"
"یہ کیا کہہ رہے ہو؟ تم انسان ہو۔ انسان ہی سمجھوں گی۔"
"یہی تو بات ہے کہ نہیں ہوں۔ پچھلے جنم میں ایک ناگ تھا۔ ایک ہزار سال تک زندہ رہنے کے بعد میری جون بدل گئی اور میں انسان بن گیا۔"
وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اسے دیکھنے لگی۔ سوچنے لگی۔ یہ ایسی مضحکہ خیز بات ہے۔ جس پر میں کبھی یقین نہیں کروں گی لیکن اب تک اس کی کوئی بات جھوٹ نہیں ہوئی ہے۔ ہندو دھرم والے ایسی باتوں کو درست مانتے ہیں۔ میں پھر اسے ایک بار آزماؤں گی۔ جب کھانے پینے کی کسی چیز میں وہ دوا ملی ہو گی تو میں اسے وہ پورا کھانا کھانے یا وہ پورا مشروب پینے کے لیے کہوں گی اگر یہ انسان نہیں، سانپ ہوگا تو اس پر ایسی کوئی دوا اثر نہیں کرے گی۔
"تم مجھے اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی ہو۔

میں سمجھ رہا ہوں کہ میری بات کا یقین نہیں آرہا ہے۔ کوئی بات نہیں۔ یقین کرنا ضروری نہیں ہے۔ مجھے انسان سمجھ کر قبول کرتی رہو۔"

وہ پریشان ہو کر سوچ رہی تھی "کیا میں اب تک تنہائی میں ایک سانپ سے ملتی رہی ہوں۔ ایک سانپ میرے بدن سے لپٹتا رہا ہے۔ میں سوچتی تھی۔ کبھی کسی سے محبت نہیں کروں گی۔ شادی نہیں کروں گی۔ کسی انسان کو دوست نہیں بناؤں گی اور یہی ہو رہا ہے۔ جسے دوست بنایا ہے۔ وہ انسان نہیں ہے۔"

وہ پریشان ہو کر بولی "تم نے کیسی بات کہہ دی ہے۔ ادھر تم مجھے اپنی عجیب و غریب شخصیت میں الجھا رہے ہو۔ ادھر دشمن مجھے گھیرنے اور مارنے کی فکر میں ہیں۔"

"تمہیں پریشانی کیا ہے؟ کیا تم مجھ سے ڈر رہی ہو؟ فی الحال مجھے نظر انداز کرو اور پہلے دشمنوں کی طرف توجہ دو۔ یہ سمجھو کہ کس طرح تم انہیں ناکام بنا سکتی ہو۔"

پارس اس کے اندر پہنچ کر اسے اسی بات پر مائل کرنے لگا کہ پہلے دشمنوں سے نمٹنے کی فکر کرنا چاہیے۔ میں جوزف وسکی کے دماغ میں جا کر معلوم کروں گی کہ اس نے اور مائیک مورو نے اس ٹرین میں کتنے مسافروں کو اپنا آلہ کار بنایا ہے۔ میں بھی ان آلہ کاروں کے دماغوں میں پہنچوں گی پھر عین وقت پر ان کے اندر زلزلے پیدا کر کے انہیں ناکارہ بناؤں گی۔ وہ کسی بھی آلہ کار کو اپنی مرضی کے مطابق میرے خلاف استعمال نہیں کر سکیں گے۔

وہ پارس کے پاس سے اٹھ کر دوسری برتھ پر آکر بیٹھ گئی پھر بولی "تم بہت اچھے ہو۔ میں تم سے خوف زدہ نہیں ہوں۔ ابھی خیال خوانی کرنے کے لیے تم سے دور ہو گئی ہوں۔ مجھے ڈسٹرب نہ کرنا۔"

بن بورین نے پانچ قابل اعتماد آرمی اور انٹیلی جنس... افسروں کو ٹیلی پیتھی سکھائی تھی پھر ان پر تنویمی عمل کر کے انہیں اپنا معمول بنا لیا تھا لیکن پارس نے ان کے عمل کو الٹ دیا تھا۔ ان پانچوں کو الپا کا وفادار بنا دیا تھا۔ وہ پانچوں تنویمی نیند سے بیدار ہونے کے بعد چند گھنٹوں تک بن بورین کے وفادار رہے۔ انہیں ہیڈ کوارٹر سے دوسرے کیمپ میں مزید ٹریننگ کے لیے بھیجا گیا۔ وہ پانچوں دوسرے کیمپ میں جاتے وقت فرار ہو گئے۔ انہوں نے مختلف ہوٹلوں میں جا کر اپنے چہروں پر تبدیلیاں کیں پھر خیال خوانی کے ذریعے اپنے ملک کے اکابرین سے رابطہ کیا۔ انہیں بیان دیا کہ بن بورین نے ٹیلی پیتھی سکھائی تھی اور انہیں اپنا معمول بنایا تھا۔

ان پانچوں میں سے ایک نے کہا "ہم اپنے ملک کے وفادار ہیں۔ بن بورین کے غلام بن کر نہیں رہنا چاہتے تھے۔ ہم اس کے تنویمی عمل کو ناکام بنا کر اس کی گرفت سے نکل گئے ہیں اور ایک جگہ چھپے ہوئے ہیں۔"

دوسرے نے کہا "بن بورین کے ارادے نیک نہیں ہیں۔ وہ محب وطن ہو سکتا ہے لیکن ہم جیسوں کو معمول بنا کر اپنی ایک ذاتی ٹیلی پیتھی کی فوج بنا رہا ہے۔"

تیسرے نے کہا "میڈم الپا برسوں سے اپنے ملک اور قوم کی خدمت کرتی رہی ہیں۔ ان کی وفاداری بے داغ ہے۔ ہم الپا کے وفادار رہ کر اپنے ملک کی خدمت کریں گے۔"

تمام اکابرین ان پانچوں کے بیانات سن کر پریشان ہو گئے۔ انہوں نے ٹیلی فون کے ذریعے بن بورین سے کہا "ہم تمام اکابرین کانفرنس ہال میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہاں کسی کو اپنا آلہ کار بناؤ اور ہم سے باتیں کرو۔"

بن بورین نے ایک آلہ کار کے ذریعے کہا "کیا کوئی اہم بات ہے؟"

ایک اعلیٰ حاکم نے کہا "ہاں۔ تم نے پانچ افراد کو ٹیلی پیتھی سکھائی ہے؟"

"جی ہاں سکھائی ہے۔ کیا آپ لوگوں کو اعتراض ہے؟"

"اعتراض یہ ہے کہ تم نے ان پانچوں کو ہپناٹائز کیا تھا اور انہیں اپنا معمول بنایا تھا۔"

"میں نے انہیں اپنے ملک کا معمول بنایا ہے۔ ان پانچوں کو ٹریننگ کیمپ میں بھیجا ہے۔"

"وہ پانچوں ٹریننگ کیمپ میں نہیں ہیں۔ وہ فرار ہو چکے ہیں۔"

بن بورین تھوڑی دیر تک خاموش رہا۔ اسے پہلے ہی یہ اطلاع مل چکی تھی کہ وہ پانچوں فرار ہو گئے ہیں۔ وہ انہیں بڑی رازداری سے تلاش کر رہا تھا۔ اس نے حیرانی سے پوچھا "آپ حضرات یہ باتیں کیسے جانتے ہیں؟ میں ان کے لئے بہت پریشان ہوں، اور انہیں تلاش کر رہا ہوں۔"

ایک حاکم نے کہا "انہوں نے ہم سے رابطہ کیا ہے۔ وہ شکایت کر رہے تھے کہ تم نے انہیں ٹیلی پیتھی سکھانے کے بعد ہپناٹائز کیا تھا اور انہیں اپنا معمول بنانا چاہتے تھے۔"

"آپ یقین کریں، میں نے انہیں اپنے ملک کا وفادار بنایا ہے۔"

"وہ پانچوں یہ کہہ رہے ہیں کہ تم نے انہیں اپنا معمول بنایا تھا۔ کیا وہ پانچوں غلط کہہ رہے ہیں؟"

"میں فوج کا کمانڈر ہوں۔ یوں بھی تمام فوجی جوان میرے ماتحت رہتے ہیں اگر میں نے انہیں معمول بنایا ہے تو کوئی جرم نہیں کیا ہے۔ یہ ملٹری کے اصولوں کے مطابق ہے۔"

"تمام فوجی ایک محدود مدت کے لیے اپنے کمانڈر کے

ماتحت رہتے ہیں پھر کوئی دوسرا کمانڈر آتا ہے تو وہ اس کے ماتحت بن کر اس کے احکامات کی تعمیل کرتے ہیں لیکن تنویمی عمل کے ذریعے معمول بننے والے کسی دوسرے کمانڈر کو کبھی خاطر میں نہیں لائیں گے۔ وہ صرف تمہارے معمول رہیں گے۔ کیا یہ جرم نہیں ہے؟ کیا اس طرح تم ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی ذاتی فوج نہیں بنا رہے ہو؟"

"یہ آپ لوگوں کا اپنا خیال ہے۔ میں ایسا کچھ نہیں کر رہا ہوں۔ آپ لوگوں کو مجھ پر بھروسا کرنا چاہیے۔"

"بھروسا کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تمہیں ملک کے سیاہ و سفید کا مالک بنا دیا جائے۔ تمہارا محاسبہ نہ کیا جائے۔ وہ پانچوں اگر تمہارے تنویمی عمل کو ناکام نہ بناتے اور تم سے نجات پا کر ہمیں رپورٹ نہ دیتے تو ہمیں کبھی معلوم نہ ہوتا کہ تم ٹیلی پیتھی سیکھنے والوں کو اپنا معمول بنا رہے ہو۔"

"میں کہہ چکا ہوں کہ ذاتی طور پر انہیں معمول نہیں بنا رہا تھا۔ آپ ذرا غور کریں اگر میں ایسا کرتا تو وہ تنویمی عمل سے کیسے رہائی پاتے۔ وہ تو میرے معمول بن کر رہ جاتے؟"

"انہوں نے تمہارے عمل کو ناکام بنایا ہے۔"

"کوئی ایک مجھے ناکام بنا سکتا ہے یا مجھ سے ہپناٹائز کرنے میں ایک بار غلطی ہو سکتی ہے۔ میں پانچ بار ایک ہی غلطی کیسے کروں گا۔ کیا آپ ان سے میری بات کرا سکتے ہیں؟"

ان پانچوں میں سے ایک نے ایک آلہ کار کے ذریعے کہا "ہم یہاں موجود ہیں اور یہ سن رہے ہیں کہ تم کس طرح جھوٹ بول رہے ہو۔ تم نے صاف طور سے ہمیں اپنا معمول بن کر رہنے کا حکم دیا تھا۔"

بن بورین نے کہا "تنویمی عمل کے دوران میں کوئی بھی معمول سحر زدہ رہتا ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ عامل اس سے کیا کہہ رہا ہے پھر تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں تمہیں معمول بنا رہا تھا؟"

ان پانچوں میں سے ایک نے کہا "ہم تمہارے تنویمی عمل کے دوران سحر زدہ نہیں تھے۔ ہوش میں تھے اور تمہاری چالبازیوں کو سمجھ رہے تھے۔"

دوسرے نے کہا "میڈم الپا نے آج تک کسی کو خواہ مخواہ اپنا معمول نہیں بنایا۔ تمہارے ہاتھ میں مشین آتے ہی تم سب کو غلام بنانے لگے ہو۔"

تیسرے نے کہا "تھینکس گاڈ۔ ہم نے ٹیلی پیتھی سیکھ لی ہے۔ ہم پہلے کی طرح میڈم الپا کے وفادار رہیں گے۔"

بن بورین نے کہا "اوہ... اچھا اب تمام باتیں سمجھ میں آ رہی ہیں۔ میرے تنویمی عمل کے دوران میں الپا تم پانچوں کے اندر موجود رہی تھی۔ اس نے میرے عمل کو ناکام بنا کر اپنے عمل کے ذریعے تمہیں میرا دشمن بنا دیا ہے۔ اوہ گاڈ۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ میرے خلاف ایسی چال چلے گی۔"

ایک اعلیٰ حاکم نے کہا "الپا کو الزام نہ دو۔ وہ مشین سے دستبردار ہو چکی ہے۔"

"وہ بہت مکار ہے۔ اس نے آپ حضرات کے سامنے مشین کو چھوڑ دیا ہے لیکن درپردہ مجھے نا اہل ثابت کر رہی ہے۔ میں جب بھی نئے ٹیلی پیتھی جاننے والے پیدا کروں گا۔ وہ انہیں ان پانچوں کی طرح باغی بنائے گی۔ ان کے اندر میرے لیے نفرت پیدا کرے گی اور اپنے لیے محبت۔"

ایک اور حاکم نے کہا "ٹیلی پیتھی جاننے والے کئی دشمن ہیں۔ وہ بھی الپا کی طرح تمہارے لیے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے دماغوں میں تم سے نفرت پیدا کریں گے۔ یہ پانچوں تو الپا کی محبت میں ابھی تک محب وطن ہیں لیکن دوسرے دشمن تو تمہارے نئے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو تم سے متنفر کر کے اپنے ساتھ لے جائیں گے۔ ان حالات میں تم کیا کرو گے۔ دشمنوں کو ایسی حرکتوں سے کیسے باز رکھو گے؟"

بن بورین نے کہا "میں نے لاعلمی میں دھوکا کھایا ہے۔ آئندہ کوئی نئے ٹیلی پیتھی سیکھنے والوں کو مجھ سے نہیں چھین سکے گا۔ میں فوج کا کمانڈر ہوں۔ شکست کھانا نہیں جانتا۔"

پارس نے اپنے ایک آلہ کار کے ذریعے بن بورین کے فون پر رابطہ کیا پھر الپا کے انداز میں ہنستے ہوئے کہا "تمہارا باپ بھی نہیں جانتا کہ آگے آگے کیا ہونے والا ہے۔"

اس نے رابطہ ختم کر دیا۔ بن بورین نے چیخ کر کہا "ہیلو۔ تم کمینی کتیا خود کو سمجھتی کیا ہو۔ ہیلو۔"

پھر وہ فون بند کر کے خیال خوانی کے ذریعے اکابرین سے بولا "ابھی الپا نے مجھے فون پر چیلنج کیا ہے۔ وہ آپ حضرات کے سامنے مشین سے لاتعلق ہے مگر مجھ سے کہہ رہی ہے کہ وہ آئندہ بھی میرے خلاف بہت کچھ کرنے والی ہے۔ آپ اکابرین کو سمجھنا چاہیے۔ وہ مکاری سے دہری چالیں چل رہی ہے۔"

ایک حاکم نے کہا "مسٹر بن بورین یہاں الپا موجود نہیں ہے۔ موجود ہوتی تو تمہاری باتوں کا جواب دیتی اگر ابھی وہ تمہیں فون کرتی تو ہم سے بھی رابطہ کرتی۔ اس نے ہم سے کبھی فراڈ نہیں کیا ہے۔ وہ بڑی فراخ دلی سے مشین تمہارے حوالے کر چکی ہے۔ تمہیں خود کو اس مشین کا اہل ثابت کرنا چاہیے۔ تم غلطیاں کرو گے اور الزام الپا کو دو گے تو ہم کبھی تسلیم نہیں کریں گے۔"

دوسرے حاکم نے کہا "تم کل تک ایک اور ٹیلی پیتھی جاننے والا پیدا کرو اور یہ ثابت کرو کہ تم نے بڑی کامیابی سے اسے ہمارے ملک کا وفادار بنایا ہے۔"

"ٹھیک ہے۔ کل ایک آرمی افسر کو ٹیلی پیتھی سکھاؤں گا اور کل شام تک ثابت کردوں گا کہ الپا آئندہ میرے خلاف سازشیں کرنے میں ناکام رہے گی۔"

بن بورین نے ٹیلی پیتھی جاننے والے اپنے دس حواریوں کو بلایا اور تشویش ظاہر کی۔ ایک وفادار نے کہا "مشین کو آپریٹ کرنے والے ماہرین میں سے کوئی الپا کا آلہ کار ہے۔"

دوسرے نے کہا "میرا بھی یہی خیال ہے۔ جب آپ ان پانچوں پر باری باری تنویمی عمل کررہے تھے۔ تب وہ اپنے آلہ کار کے ذریعے ان پانچوں کے اندر پہنچتی رہی تھی۔"

بن بورین نے کہا "یہی ایک بات سمجھ میں آتی ہے۔ کل صبح ہم اچانک ہی ان ماہرین کو وہاں سے ہٹا دیں گے۔ ہمارے دوسرے ماہرین اس مشین کو آپریٹ کریں گے۔ الپا کو آخر تک پتا نہیں چلے گا کہ ہم ایسی تبدیلیاں کرنے والے ہیں۔"

بن بورین یہ نہیں جانتا تھا کہ پارس نے مشین کے ماہرین کو نہیں بلکہ اس کے اپنے وفاداروں کو آلہ کار بنایا ہے۔ پارس نے خیال خوانی کے ذریعے الپا کو مخاطب کیا۔ اس نے سانس روک لیا پھر چند سیکنڈ کے بعد اس کے دماغ میں آکر بولی "میں تم سے رابطہ کرنے والی تھی۔ ابھی پتا چلا ہے کہ بن بورین نے جن پانچ افراد کو ٹیلی پیتھی سکھائی تھی۔ وہ اس کی مخالفت اور میری حمایت کررہے ہیں۔"

پارس نے کہا "جو کچھ ہورہا ہے۔ تمہاری بہتری کے لیے ہورہا ہے۔ تم سمجھ سکتی ہو کہ میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں۔ میں نے تمہارے کھاتے میں پانچ ٹیلی پیتھی جاننے والے وفاداروں کا اضافہ کیا ہے۔"

"ایسا کیوں کیا ہے؟ میں تمہاری چال بازیوں کو سمجھتی ہوں۔ تم عجیب انداز میں مجھ سے دشمنی کررہے ہو۔ بن بورین کے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو چھین کر انہیں میری جھولی میں ڈال رہے ہو مگر میں تم سے یہ خیرات نہیں لوں گی۔"

"میری محبت اور دوستی کو سمجھو۔ ان پانچوں کے اندر جاکر ان کے چور خیالات پڑھو۔ تمہیں یقین آجائے گا کہ وہ سچ مچ تمہارے وفادار ہیں۔"

"لیکن ان کے چور خیالات سے یہ نہیں معلوم ہوگا کہ تم نے رازداری سے ان کے اندر آنے کے لیے کون سا لب ولہجہ نقش کیا ہے۔"

"تم مجھ سے اس قدر ڈرتی ہو کہ میری کسی بات کا یقین نہیں کرتیں اگر تمہیں شبہ ہے تو ان پانچوں کا برین واش کرو۔ ان پر خود تنویمی عمل کرکے انہیں اپنا وفادار بنالو پھر تو کوئی شبہ نہیں رہے گا۔ اتنے بہترین مشورے تمہیں کوئی نہیں دے گا۔"

"مجھے تمہارے مشوروں کی ضرورت نہیں ہے۔ میں یہ کہنے آئی ہوں کہ ایسی حرکتیں کرکے تم ہمیں آپس میں اور زیادہ نہیں لڑاسکو گے۔ تم کسی طرح اس مشین کے قریب رہنے والے افراد تک پہنچ گئے ہو۔ میں ایسے افراد کو وہاں نہیں رہنے دوں گی۔ تمہارے وہاں تک پہنچنے کے تمام راستے بند کردوں گی۔"

"تم چاہتی ہو کہ میں اس مشین کے ذریعے تمہارے وفادار پیدا نہ کروں؟"

"نہیں۔ مجھے تمہاری مہربانی زہر لگتی ہے۔"

"تو پھر زہر ہی سہی۔ آئندہ اس مشین سے تمہارے وفادار نہیں۔ تمہارے دشمن پیدا ہوا کریں گے اب جاؤ اور آئندہ تماشا دیکھو۔"

اس نے سانس روک لیا۔ الپا اپنی جگہ حاضر ہوگئی۔ بری طرح پریشان ہوکر سوچنے لگی کہ کسی طرح پارس کو اس مشین سے تعلق رکھنے والے افراد تک پہنچنے سے روکا جائے۔ اکابرین نے اسے بتایا تھا کہ بن بورین دوسری صبح کی کو مشین سے گزارنے والا ہے اور تنویمی عمل کے ذریعے اسے ملک کا وفادار بنانے والا ہے۔

اس نے اکابرین سے کہا "پارس ہم سے بدترین دشمنی کررہا ہے۔ اسی نے ان پانچوں کو بن بورین سے چھین کر میرا وفادار بنایا ہے۔ میں ایسے وفاداروں کو قبول نہیں کروں گی کیونکہ وہ بھی ان کے دماغوں میں چھپا رہے گا۔ بن بورین سے کہا جائے کہ وہ اپنے وفاداروں پر حتیٰ کہ اپنے سائے پر بھی بھروسا نہ کرے۔ ہر ایک کے دماغ میں گھس کر چھپے ہوئے پارس کو تلاش کرے اور اس کے مذموم ارادوں کو ناکام بنائے۔"

"الپا بے شک تم محب وطن ہو۔ قابل تعریف ہو۔ ہم تم پر فخر کرتے ہیں۔ بن بورین کو ابھی تمام باتیں سمجھائیں گے۔"

○☆○

پارس اور کرونا ایک ایک برتھ پر لیٹے ہوئے تھے۔ دونوں خیال خوانی میں مصروف رہے تھے۔ ٹرین اپنی مخصوص رفتار سے جارہی تھی۔ پارس نے سر گھما کر اسے دیکھا۔ وہ بھی اسے دیکھ رہی تھی۔ برتھ پر بیٹھتے ہوئے بولی "میں جوزف دسکی کے ذریعے ان کے تمام آلہ کاروں تک پہنچ گئی ہوں۔ بوفے کار کے ویٹروں کے اندر بھی جگہ بنا چکی ہوں۔ وہ میرے کھانے پینے کی کسی چیز میں کوئی نقصان دہ دوا نہیں ملا سکیں گے۔"

"یہ اچھا ہوا۔ تم اپنے بچاؤ کی تدبیر کرچکی ہو۔ وہ تمہیں کزور نہیں بنا سکیں گے۔ تم ان سے مقابلہ کرسکو گی۔ کیا خیال ہے کھانے کا آرڈر دیا جائے۔"

"ہاں بھوک لگ رہی ہے۔ کھانے کے بعد دیکھوں گی کہ وہ ناکام ہوکر دوسرا حملہ کس طرح کرنا چاہیں گے۔"

پارس نے ویٹر کو کھانے کا آرڈر دیا۔ کرونا اس ویٹر کے دماغ میں بھی پہنچ گئی۔ وہ اس کے ذریعے یہ دیکھ سکتی تھی کہ کون اس کے قریب آرہا ہے اور جو کھانا وہ لارہا ہے۔ اس میں کچھ ملایا جارہا ہے یا نہیں۔ وہ ایک وقت میں ایک ہی کے دماغ میں رہ کر دشمنوں کو ناکام بنانا چاہتی تھی اور یہ ممکن نہیں تھا۔

جب وہ ویٹر ٹرے میں کھانا کھانے کی ڈشیں رکھ رہا تھا۔ تب پارس نے کرونا کو چھینکنے پر مجبور کیا۔ اس نے ایک چھینک ماری پھر جلد ہی ویٹر کے دماغ میں پہنچنا چاہتی تھی مگر پارس نے اسے دوسری بار چھینکنے پر مجبور کیا۔ وہ چھینکتے ہوئے بولی "کیا مصیبت ہے۔ مجھے نزلہ نہیں ہے مگر چھینکیں آرہی ہیں۔"

وہ پھر ویٹر کے پاس پہنچ گئی۔ ویٹر کھانے کی ٹرے لے کر بوفے کار سے نکل چکا تھا اور اس کی طرف آرہا تھا۔ اسے راستے میں نہ کسی نے روکا نہ ٹوکا اور نہ ہی کوئی اس کے کھانے کے قریب آیا۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ دوبار چھینکنے کے دوران میں کوئی کھانے کے قریب آیا تھا اور پانی کی بوتل میں دوا ڈال کر چلا گیا تھا۔ وہ بے خبر تھی مگر پارس باخبر تھا۔ اس نے جان بوجھ کر ایسا ہونے دیا تھا۔

ویٹر نے کیبن میں آکر کھانا رکھا پھر وہاں سے چلا گیا۔ کرونا نے کہا "میں نے خیال خوانی کے ذریعے کسی دشمن کو دوا ملانے کا موقع نہیں دیا ہے پھر بھی تم ایک ایک ڈش اچھی طرح چکھنے کے بعد مجھے دو۔ تب میں کھاؤں گی۔"

پارس ایک ایک ڈش کو اچھی طرح چکھنے کے بعد اسے دینے لگا۔ وہ دونوں کھانے لگے اس نے کھانے کے بعد بوتل سے ایک گلاس میں پانی نکالا پھر اسے ایک گھونٹ پینے کے بعد کہا "پانی میں گڑبڑ ہے۔ اس میں دوا ملائی گئی ہے۔"

"یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ میں ویٹر کی اور کھانے کی نگرانی کررہی ہوں۔ کیا یہ پانی تمہیں کڑوا یا کسیلا لگ رہا ہے؟"

"نہیں۔ بعض دوائیں ایسی ہوتی ہیں۔ جو نہ کڑوی ہوتی ہیں نہ کسیلی لیکن منفی اثر دکھاتی ہیں۔ یہ ایسی ہی کوئی دوا ہے۔"

پارس اس کے دماغ میں پہنچ گیا۔ وہ اس کی مرضی کے مطابق بولی "میں اسے چکھ کر دیکھتی ہوں۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ کوئی اس کھانے پانی کے قریب نہیں آیا تھا۔"

اس نے پارس سے گلاس لے کر ہونٹوں سے لگایا پھر ایک گھونٹ پی کر کچھ محسوس کرنا چاہا۔ پارس نے اسے کچھ محسوس نہیں ہونے دیا۔ وہ بولی "پانی بالکل ٹھیک ہے۔ اس میں کچھ نہیں ہے۔"

وہ بولا "کرونا تمہارے چکھنے کی حس کمزور ہوگئی ہے۔ اسے نہ پیو۔"

اس نے ایک اور گھونٹ پی کر کہا "میں ابھی کھانے کی لذت محسوس کرتی رہی ہوں۔ میری چکھنے کی حس کمزور نہیں ہوئی ہے۔ خوامخواہ ڈینگیں ماررہے تھے کہ زہریلے ہو۔"

وہ ایک مختصر سی ہنسی کے بعد پانی پینے لگی۔ گلاس خالی کرنے کے بعد اسے پارس کو دیتے ہوئے بولی "ڈرو نہیں پانی ٹھیک ہے پی لو۔"

پارس نے اس سے گلاس لے کر کہا "برتھ پر لیٹ جاؤ۔ مجھے غیب سے معلوم ہوا ہے کہ تمہیں کچھ ہونے والا ہے۔"

اسی وقت وہ کمزوری محسوس کرنے لگی۔ اس نے سینے پر ایک ہاتھ رکھا۔ دل کی دھڑکنیں کچھ تیز ہونے لگیں پھر اس کا سر ذرا سا چکرا گیا۔ وہ دونوں ہاتھوں سے سر تھام کر بولی "یہ کیا ہورہا ہے؟"

"تم میری غیب کی باتوں پر بھروسا نہیں کرتی ہو۔ بے اعتمادی کا نتیجہ تمہارے سامنے آرہا ہے۔ اب تمہیں برتھ پر لیٹ جانا چاہیے۔"

اس نے اپنی جگہ سے اٹھ کر اسے دونوں بازوؤں میں اٹھالیا۔ اس پر بری طرح گھبراہٹ طاری ہوگئی تھی۔ وہ کمزوری کے باعث لرز رہی تھی۔ اس نے ڈوبتی ہوئی آواز میں کہا "جیری وہ کامیاب ہورہے ہیں۔ مجھے بچاؤ۔ مجھے تمہارا ہی سہارا ہے۔ مجھے کسی طرح بچاؤ۔"

وہ پارس کے بازوؤں میں تھی۔ اپنا سر اس کے شانے پر رکھ دیا تھا۔ آنکھیں بند ہوچکی تھیں۔ اس قدر کمزوری طاری ہوگئی تھی کہ اب کچھ بول بھی نہیں سکتی تھی۔

پارس نے اسے ایک برتھ پر لٹا دیا۔ اسے کمبل میں لپیٹ دیا پھر اپنا اوورکوٹ پہن کر سر پر ہیٹ رکھ کر اپنے سفری بیگ کو اٹھایا۔ کرونا کو دیکھا۔ وہ اپنے آپ سے غافل ہوچکی تھی۔

وہ مسکرا کر بولا "سوری جان من۔ تم روس کی ملکہ بننا چاہتی ہو۔ اب ہماری ملاقات ماسکو میں ہوگی۔ گڈ بائے۔ سی یو۔"

وہ کیبن کا دروازہ کھول کر باہر گیا پھر اس دروازے کو بند کرکے کہیں گم ہونے چلا گیا۔

○☆○

اتنی عداوتیں اور اتنی سازشیں ہورہی تھیں کہ ہانگ کانگ کی فضا گرما گئی تھی۔

مارلی اور جم کاف کئی اطراف سے ٹارگٹ بنے ہوئے تھے۔ ان کے خلاف ایک محاذ کوبرا نے بنایا تھا۔ وہ خود سامنے نہیں آ رہا تھا۔ ناناکا اور دو گاڈ فادرز کے ذریعے بہت کچھ کر رہا تھا۔ وہ فلائنگ کمپنی کے اہم افراد کو آلہ کار بنا رہا تھا۔ مارلی کا ٹوسیٹر ہوائی جہاز اور ایک ہیلی کاپٹر اس کمپنی کے رن وے اور ہیلی پیڈ پر تھے۔ مارلی دوسرے دن اپنے ٹوسیٹر میں جم کاف کے ساتھ اپنے قلعے کی طرف جانے والی تھی۔

زاؤ کوم کوبرا بڑی رازداری سے اس کے اہم افراد کو بھی آلہ کار بنا رہا تھا۔ مارلی کے خاص باڈی گارڈز اس کے ٹوسیٹر ہوائی جہاز اور ہیلی کاپٹر کی دن رات نگرانی کرتے رہتے تھے۔ کوبرا نے بڑی خاموشی اور رازداری سے ایک ایک کر کے انہیں ٹریپ کیا تھا۔ آئندہ کسی وقت بھی ان میں سے کسی کے بھی دماغ میں پہنچ سکتا تھا۔

مارلی اور جم کاف کے خلاف دوسرا محاذ اُن نون نے بنایا تھا۔ وہ جم کاف کے اندر رہ کر اب تک خود کو ایک عیاش اور ہوس پرست ظاہر کرتا رہا تھا۔ دراصل وہ جم کاف کے ذریعے مارلی کو پھانس کر اس کے جزیرے اور اس کے قلعے پر قبضہ جمانا چاہتا تھا پھر اس مضبوط قلعے میں رہ کر وہاں کے انڈر ورلڈ والوں سے نمٹنا چاہتا تھا۔

ہمارے ماتحت ٹیلی پیتھی جاننے والوں نے مارلی اور جم کاف کے اندر مسلسل رہ کر موقع پاتے ہی ان کے دماغوں کو لاک کر دیا تھا۔ ان نون کی آمدورفت کا راستہ بند کر دیا تھا۔

ان نون کوئی پرانا کھلاڑی تھا۔ ابھی ہم اس کی ہسٹری نہیں جانتے تھے لیکن اتنا جانتے تھے کہ وہ میدان چھوڑ کر نہیں جائے گا۔ ضرور کچھ نہ کچھ کر رہا ہوگا۔

اور وہ کر رہا تھا۔ ہانگ کانگ اور جزیرہ لن تاؤ میں پولیس کے اور انٹیلی جنس کے ایسے اعلیٰ افسران تھے۔ جنہیں مارلی بھاری رقمیں ادا کرتی تھی اور وہ اپنی حکومت سے زیادہ اس کے وفادار بن کر رہتے تھے۔ ان کے علاوہ چند سرکاری اعلیٰ عہدے دار بھی مارلی کے زر خرید غلام تھے۔ ان نون ایسے تمام اہم افراد کا سراغ لگاتا ہوا انہیں اپنا معمول اور محکوم بنا رہا تھا۔

دشمن کمزور نہیں تھے۔ نادان نہیں تھے۔ ایسے جال بچھا رہے تھے کہ مارلی اپنے ٹوسیٹر اور ہیلی کاپٹر کے ذریعے بہ خیریت سفر نہیں کر سکتی تھی۔ جزیرے تک پہنچنے سے پہلے ہی فنا ہو جاتی۔

اگر یہ پلاننگ کی جاتی کہ اس کے زر خرید سرکاری افسران انہیں بڑی رازداری سے کسی دوسرے ہیلی کاپٹر کے ذریعے قلعے میں بخیریت پہنچائیں گے۔ تب بھی مارلی اور جم کاف کی موت لازمی تھی کیونکہ ان نون ان تمام زر خرید افسروں اور عہدے داروں کے اندر رہ کر ان کی ساری پلاننگ معلوم کرتا رہتا تھا۔

ویسے مارلی اور جم کاف ہی ان کے ٹارگٹ نہیں تھے ہم بھی ان کی سازشوں کا شکار ہو سکتے تھے۔ ناناکا تو پہلے ہی دشمن تھا۔ اسی کی دشمنی مجھے ہانگ کانگ لائی تھی۔ اب کوبرا اس پر حاوی ہو کر ہمیں تلاش کر رہا ہوگا۔ سونیا نے پہلے ہی مقابلے میں اسے شکست دی تھی۔ وہ ناناکا کی حفاظت کر رہا تھا۔ سونیا نے اس کے دماغ میں زلزلہ پیدا کر دیا تھا۔ کوبرا پراسرار بن کر رہنا چاہتا تھا اور سونیا اس کا نام اور پتا معلوم کر چکی تھی۔ اس کی چالاکی اور تیز طراری نے کوبرا کو سمجھا دیا تھا کہ اسے ہمارے مقابلے میں بہت محتاط رہنا ہوگا۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ جب بھی مارلی اور جم کاف کو نقصان پہنچے گا تو ہم مجبوراً ان کی مدد کے لیے ظاہر ہو جائیں گے۔ ایسے وقت وہ ہم سے بھی نمٹ سکے گا۔

ان نون بھی اچھی طرح سمجھ رہا تھا کہ صرف مارلی اور جم کاف کو راستے سے ہٹا کر وہ جزیرے اور قلعے پر قبضہ نہیں جما سکے گا۔ یقینی کامیابی کے لیے مجھے راستے سے ہٹانا ضروری تھا۔

کوبرا اور ان نون کے علاوہ تیسرا محاذ بھی تھا اور وہ محاذ ہاروے اور بائرن ٹوڈ کا تھا وہ اور اس کے ساتھی ہمارے تنویمی عمل سے نجات حاصل کر چکے تھے۔ ہاروے نے بڑی ذہانت اور حکمت عملی سے انہیں ہم سے دور کر دیا تھا۔ اب وہ خیال خوانی کے ذریعے ایک دوسرے سے رابطہ کرتے تھے۔

انہوں نے اپنا ایک خاص آلہ کار مقرر کیا تھا۔ وہ سب اس آلہ کار کے دماغ میں آکر ایک دوسرے سے گفتگو کرتے تھے۔ بائرن ٹوڈ نے کہا "ہم نے ایک بہت بڑی غلطی کی سزا پائی ہے۔ ہم سب ایک دوسرے کا پتا ٹھکانا جانتے تھے۔ اسی ایک غلطی سے فرہاد نے فائدہ اٹھایا اور ہم سب کو اپنا معمول بنا لیا۔"

ہاروے نے کہا "سونیا اور فرہاد دونوں ہی مکار ہیں۔ سونیا مارلی بن کر ہمیں دھوکا دیتی رہی۔ ہم نے اسے چاروں طرف سے اس طرح گھیر لیا تھا کہ وہ زندہ بچ کر جا ہی نہیں سکتی تھی۔ وہاں مارلی ماری جاتی یا سونیا' دونوں صورتوں میں ہماری کامیابی تھی لیکن کمال ہے۔ فرہاد کی حاضر دماغی کا جواب نہیں ہے۔ اس نے بلی کے گلے میں بم باندھ کرا سے سونیا کے پاس پہنچا دیا تھا۔"

بائرن ٹوڈ نے کہا "واہ گاڈ۔ اس بم سے میری موت لازمی تھی۔ سونیا کو چاروں طرف سے فائرنگ کے ذریعے چھلنی کیا جا سکتا تھا لیکن وہ مرتے مرتے بم سے میرے چیتھڑے اڑا رہی۔"

ہاروے نے کہا "تمہیں بچانے کی خاطر میں نے تمام گارڈوں کو فائرنگ سے منع کیا تھا۔"

بائرن ٹوڈ نے کہا "یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ اس نے یہ اتفاق کس طرح کیا تھا۔ اسے کیسے معلوم ہوا کہ میں ہوٹل کا کھانا کھا کر بیمار پڑ گیا ہوں۔ اس نے مجھے ہپناٹائز کیا اور ہم میں سے کسی کو معلوم نہ ہو سکا۔ ہمیں اس کے طریقہ کار کو اچھی طرح سمجھنا چاہیے۔ ورنہ آئندہ بھی دھوکا کھا سکتے ہیں۔"

"ایسے زبردست لوگوں سے ٹکراتے رہنے سے تجربات حاصل ہوتے رہتے ہیں۔ آئندہ ہم فرہاد سے اس طرح ٹکرائیں گے کہ وہ ہم پر کبھی شبہ نہیں کرے گا۔ اندھیرے سے تیر چلائیں گے تو وہ کبھی سمجھ نہیں پائے گا کہ ہم تیر چلا رہے ہیں۔ اس کے ساتھ موت کی آنکھ مچولی کھیلی جائے گی۔"

بکر برائٹ نے کہا "ہم اپنے اپنے انڈر ورلڈ کے علاقے سے محروم ہو گئے ہیں۔ وہاں خود نہیں رہ سکیں گے۔ اپنے آلہ کاروں کے ذریعے وہاں کے معاملات سنبھالنے ہوں گے۔"

"فرہاد نے ایک ہی حملے میں ہمیں بڑے مسائل سے دو چار کیا ہے۔ ایک تو ہم انڈر ورلڈ کے اہم معاملات کو خود براہ راست نہیں نمٹا سکیں گے۔ یہی اندیشہ رہے گا کہ سونیا اور فرہاد وہاں ہماری تاک میں ہیں۔ ہم نے اپنی بیویوں کو ہپناٹائز کر کے ان کے دماغوں کو لاک کیا ہے۔ اس خطرناک شخص سے بچنے کے لیے پتا نہیں اور کیا کچھ کرنا ہوگا۔"

ہاروے نے کہا "ہم بھی اسے ایسے ہی مسائل میں الجھائیں گے۔ اس کی کسی ایسی کمزوری سے کھیلیں گے کہ وہ تڑپ اٹھے گا۔ ابھی وہ ہانگ کانگ میں مصروف ہے۔ اسے وہاں سے ہٹانا ضروری ہے۔"

بائرن ٹوڈ نے کہا "ہم نے پہلے ہی یہ طے کیا تھا کہ ناناکا کوڈو کی مدد کرتے رہیں گے اور در پردہ وہاں کے انڈر ورلڈ کے تمام معاملات کو اپنے ہاتھوں میں لیتے رہیں گے۔ ان تینوں گاڈ فادرز کو مجبور کر دیں گے۔ وہ ہماری ٹیلی پیتھی کے آگے جھکیں گے یا پھر حرام موت مارے جائیں گے۔"

"جم کاف ہمارے مقابلے پر تیزی دکھا رہا ہے۔ وہ مارلی کو پھانس کر ہم سے پہلے اس جزیرے میں پہنچنے والا ہے اور ہم اسے روکنے کے لیے کچھ نہیں کر رہے ہیں۔"

ہاروے نے کہا "تم سب کو فرہاد کے شکنجے سے نکالنے کے لیے اتنا وقت صرف ہوا ہے۔ جم کاف کی تقدیر اچھی ہے۔ ناناکا کوڈو پہلے ہی فرہاد کے مقابلے میں کمزور پڑتا رہا ہے۔ وہ کسی ٹیلی پیتھی جاننے والے کی مدد کے بغیر جم کاف کو جزیرے پر قبضہ جمانے سے نہیں روک سکے گا۔ ہمیں یہ معلوم کرنا چاہیے کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔"

انہوں نے پچھلے دنوں ناناکا کوڈو کے کئی قابل سیکورٹی گارڈز اور سمورائی کے دماغوں میں جگہ بنائی تھی۔ ہانگ کانگ کے سرکاری افسروں اور عہدے داروں کے اندر بھی پہنچتے رہے تھے۔ بائرن ٹوڈ نے کہا "میں ناناکا کوڈو کے پاس جا رہا ہوں اگر وہ اپنے اندر نہیں آنے دے گا تو کسی آلہ کار کے ذریعے اس سے باتیں کروں گا۔ تم سب سرکاری افسروں اور عہدے داروں کے پاس جا کر وہاں کے حالات معلوم کرو۔"

ہاروے نے کہا "ہمیں کسی نہ کسی طرح معلوم کرنا ہے کہ سونیا اور فرہاد کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔"

بائرن ٹوڈ نے خیال خوانی کی پرواز کی۔ اسے امید نہیں تھی کہ ناناکا کوڈو اسے اپنے اندر آنے دے گا لیکن اس نے سانس نہیں روکا۔ اس کی سوچ کی لہروں کو محسوس نہیں کیا۔ تب پتا چلا کہ کوئی ٹیلی پیتھی جاننے والا پہلے سے اس کے اندر موجود ہے۔

بائرن ٹوڈ نے فوراً ہی اس کے مختصر سے خیالات پڑھے۔ چور خیالات نے بتایا کہ وہ اور دوسرے گاڈ فادرز ایک ٹیلی پیتھی جاننے والے درندہ صفت انسان زاؤ کوم کوبرا کے غلام بن چکے ہیں۔

پھر بائرن نے کوبرا کی آواز سنی۔ وہ ناناکا سے کہہ رہا تھا "میں نے ایسی ایسی جگہ جال بچھائے ہیں کہ مارلی اور جم کاف ہانگ کانگ سے نکل کر اپنے جزیرے تک زندہ نہیں پہنچیں گے۔ میں تمہاری انڈر ورلڈ کی بادشاہت قائم رکھنے کے لیے تنہا محنت کر رہا ہوں مگر تم کچھ نہیں کر رہے ہو۔ میں نے کہا تھا کہ کسی طرح سونیا کا سراغ لگاؤ مگر تم اتنا سا کام کرنے کے بھی قابل نہیں رہے ہو۔"

ناناکا نے کہا "جہاں فرہاد ہوگا۔ وہاں سونیا ہوگی اور جب تک مارلی اپنے قلعے میں صحیح سلامت نہیں پہنچے گی تب تک فرہاد اس کے لیے حفاظتی انتظامات کرتا رہے گا۔ میں یقین سے کہتا ہوں۔ فرہاد مارلی کے آس پاس اسی ہوٹل میں ہوگا اور سونیا بھی وہیں ہوگی۔"

"تم نے سونیا کے بارے میں یہ اندازہ کیا ہے۔ اندازہ درست ہے یا نہیں۔ یہ معلوم کرنے کی تکلیف نہیں اٹھا رہے ہو۔ میں حکم دیتا ہوں۔ اپنے خفیہ اڈے سے نکلو۔ بھیس بدل کر اپنے حواریوں کے ساتھ اس ہوٹل میں جاؤ۔ وہاں جس عورت پر بھی سونیا کا شبہ ہو۔ اسے کسی بہانے زخمی کرو۔ میرے لیے اس کے دماغ کے دروازے کھولو۔"

"میں غلام ہوں۔ تمہارے حکم سے وہاں چلا جاؤں گا مگر

تم مجھے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے مقابلے میں بھیج رہے ہو۔ میں زندہ واپس نہیں آؤں گا۔"

ناناکا کے دماغ میں خاموشی چھاگئی۔ کوبرا جاچکا تھا۔ اس لیے وہ پرائی سوچ کی لہروں کو محسوس کرتے ہوئے بولا "کوبرا پہلے میں تمہیں اس طرح محسوس نہیں کرتا تھا۔ صاف پتا چل رہا ہے کہ میرے اندر موجود ہو مگر خاموش ہو۔"

بائرن ٹوڈ نے کہا "کوبرا کی غلامی سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہو تو سانس نہ روکو۔ میں تمہارا ایک ہمدرد بول رہا ہوں۔"

"تم کون ہو؟ میرے پاس ہمدردی کرنے کیوں آئے ہو؟ کوئی اپنے مطلب کے بغیر نہ کسی کے پاس آتا ہے نہ کسی کے لیے کچھ کرتا ہے۔"

"تم یہ کوئی نئی بات نہیں کہہ رہے ہو۔ صرف کام کی بات کرو۔ غلامی سے نجات چاہتے ہو یا نہیں؟ کوبرا کسی وقت بھی آسکتا ہے پھر میں تمہارے لیے کچھ نہیں کرسکوں گا۔"

"مجھے اس سے نجات دلانے کے لیے تم مجھ پر تنویمی عمل کرو گے۔ مجھے اپنا غلام بنالو گے۔"

"بے شک لیکن میں کوبرا کی طرح ظالم نہیں ہوں۔ وہ تمہیں سونیا اور فرہاد جیسے خطرناک ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی تلاش میں بھیج رہا ہے۔ میں کبھی ایسا نہیں کروں گا۔"

"تم میرے لیے کیا کرو گے؟"

"تم اسی طرح سوالات کرتے رہو گے تو کوبرا آجائے گا۔ فی الحال صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ تمہیں غلام نہیں۔ دوست بناؤں گا۔ یقین کرسکتے ہو تو کرو۔ ورنہ میں جارہا ہوں۔"

"ٹھہرو۔ میں تمہیں آزماؤں گا۔ تم مجھے کس طرح نجات دلاؤ گے؟"

"ابھی تم کوبرا کے حکم کے مطابق بھیس بدل کر سونیا کی تلاش میں جاؤ۔ میں تمہارے دماغ میں آتا رہوں گا۔ کوبرا موجود رہے گا تو میں خاموش رہوں گا۔ وہ نہیں رہے گا تو میں تمہیں کسی طرح بے ہوش کروں گا۔ اس کے بعد کبھی اسے تمہارے اندر نہیں آنے دوں گا۔"

وہ اس کے دماغ سے نکل آیا۔ اس نے اپنے دوسرے ساتھیوں کو کوبرا کے بارے میں بتایا۔ ناناکا کوڈو کے چور خیالات سے کوبرا کے بارے میں جتنی معلومات حاصل ہوئی تھیں۔ انہیں سن کر اس کے ساتھیوں نے کہا "اب ہماری دنیا میں ایسے ہی ٹیلی پیتھی جاننے والے پتا نہیں کتنے ملکوں میں پیدا ہوتے رہیں گے۔ یہاں یہ زبردست زہریلا شخص پیدا ہوگیا ہے۔"

ہاروے نے کہا "ایک اور ٹیلی پیتھی جاننے کے متعلق بھی پتا چلا ہے۔ میں ایک ایسے صحت مند اور جوان افسر کے دماغ میں گیا تھا۔ جو مارلی کا وفادار ہے۔ اس کے خیالات پڑھ کر پتا چلا کہ اس کے دماغ میں کوئی آتا ہے اور خود کو ان نون کہتا ہے۔ اس نے ٹیلی پیتھی کے ذریعے اسے مجبور کیا تو کر وہ ایک حسین دوشیزہ سے جسمانی تعلق قائم کرلے اور تعلق قائم کرنے کے دوران میں وہ بہت جنونی ہوگیا تھا۔ اس ان نون نے بعد میں بتایا کہ اسے اپنی ہوس پوری کرنے کے لیے ایسے تگڑے جوان کی ضرورت ہے۔ اس لیے وہ اس کے پاس آتا رہے گا اور اسے دوسرے معاملات میں فائدہ پہنچاتا رہے گا۔"

تمام ساتھیوں نے ہاروے کی بات سن کر تعجب سے کہا "ہماری دنیا میں ایسا بھی ٹیلی پیتھی جاننے والا ہے۔ جو خود کچھ نہیں کرسکتا۔ دوسرے کے کاندھے پر بندوق رکھ کر جوانی کی فائرنگ کرتا ہے۔"

بیکر برائٹ نے پوچھا "کیا وہ ان نون صرف عیاشی کے لیے ہانگ کانگ آیا ہے؟"

ہاروے نے کہا "اس جوان افسر کے خیالات کہہ رہے ہیں۔ وہ ان نون کے بارے میں اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتا ہے لیکن ہماری عقل کہتی ہے کہ وہ رومانوی اور جذباتی کھیل کے پیچھے کوئی بڑا کھیل کھیلنے آیا ہے۔"

بائرن ٹوڈ نے کہا "ہم تقریباً پندرہ گھنٹے یہاں کے معاملات سے دور رہے اور اتنی دیر میں دو ٹیلی پیتھی جاننے والے پیدا ہوگئے۔ یہ ان نون بھی کوبرا کی طرح مارلی، جم کاف، سونیا اور فرہاد کے معاملات میں کچھ اپنے داؤ پیچ آزما رہا ہوگا۔"

آندرے نے کہا "ہم بڑی خاموشی سے تمام سرکاری افسروں اور عہدے داروں کے اندر جاکر ان کے خیالات پڑھتے رہیں گے تو اور بہت سی اہم معلومات حاصل ہوتی رہیں گی۔"

بائرن ٹوڈ نے کہا "یہ بتاؤ ناناکا کوڈو کے سلسلے میں کیا کیا جائے؟"

ہاروے نے کہا "کوبرا کو نہیں معلوم ہونا چاہیے کہ تم ناناکا کے اندر موجود رہتے ہو۔ تم اس گاڈ فادر سے ہمدردی کرتے رہو اور کوبرا کی باتیں سن کر اس کے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرتے رہو۔ کسی طرح اس کی بستی اور موجودہ پتا معلوم کرو۔"

بائرن ٹوڈ دوسری بار ناناکا کے اندر آیا۔ ناناکا نے اسے محسوس نہیں کیا۔ کوبرا وہاں موجود تھا۔ اس سے کہہ رہا تھا "یہاں مقابلہ سخت ہے۔ میں سمجھ رہا تھا۔ صرف فرہاد اور مارلی سے نمٹنا ہوگا لیکن مارلی کے ساتھ جم کاف آگیا ہے۔ جم کاف کو تو میں چٹکیوں میں مسلسل دوں گا لیکن فرہاد کے ساتھ سونیا ہے۔ یہ میرے لیے مصیبت بنتی رہے گی۔ تم ہوٹل پہنچ کر کسی طرح بھی اسے قابو کرو گے۔"

ناناکا نے کہا "تعجب ہے۔ تم ایک عورت سے ڈر رہے ہو۔"

"شٹ اپ۔۔۔ گدھے کے بچے! میں نے کسی سے ڈرنا نہیں سیکھا ہے۔ کسی سے محتاط رہنے کا مطلب ڈرنا نہیں ہوتا۔ جب وہ کبھی میرے مقابلے پر آئے گی تو دیکھ لینا۔ میں اس کی گردن کاٹ کر کھوپڑی اپنے غار میں لے جاؤں گا۔"

کوبرا اپنے دو حواریوں کے ساتھ ایک کار میں بیٹھا ہوا اس ہوٹل کی طرف جارہا تھا۔ جہاں مارلی اور جم کاف کا قیام تھا۔ کوبرا کا خیال تھا کہ سونیا اسی ہوٹل میں مارلی اور جم کاف کے آس پاس موجود ہوگی۔ ناناکا نے کہا "کوبرا تم بھول رہے ہو۔ بائرن ٹوڈ جیسے ٹیلی پیتھی جاننے والے بھی تمہارے مقابلے پر ہیں۔"

"میں ٹیلی پیتھی جاننے والے تمام دشمنوں کو یاد رکھتا ہوں لیکن ان کا کچھ پتا نہیں چل رہا ہے۔ یہ تمام ٹیلی پیتھی جاننے والے اتنی خاموشی سے کیا کررہے ہیں۔ ویسے ایک نئے ٹیلی پیتھی جاننے والے کے بارے میں کچھ معلوم ہورہا ہے۔"

"کیا اور کوئی نیا ٹیلی پیتھی جاننے والا آگیا ہے؟"

"ہاں کوئی ہے۔ میں یہاں کے سرکاری افسروں اور عہدے داروں کے اندر جگہ بنا رہا ہوں۔ وہاں میں نے ایک عہدے دار کے اندر اسے بولتے سنا ہے۔ اس کی باتوں سے یہ اندازہ ہورہا ہے کہ وہ مارلی اور جم کاف کے خلاف کچھ کارروائیاں کررہا ہے۔"

ناناکا نے کہا "ہم یہاں بڑے آرام سے انڈر ورلڈ میں حکومت کررہے تھے۔ فرہاد کے یہاں پہنچتے ہی دنیا کے کتنے ہی ملکوں سے ٹیلی پیتھی جاننے والے چلے آرہے ہیں۔ یہاں پتا نہیں اور کتنے ہوں گے۔ جنہوں نے ابھی خود کو ظاہر نہیں کیا ہے۔ ان تمام ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے سامنے ہمارے جیسے گاڈ فادرز صفر ہو کر رہ گئے ہیں۔"

ناناکا اس ہوٹل کے احاطے میں پہنچ گیا۔ کوبرا نے کہا "سیونتھ فلور پر مارلی کا سوئٹ ہے۔ وہاں تم بھی کوئی سوئٹ یا کمرا حاصل کرو۔ اپنے تمام حواریوں کو ہوٹل کے اندر اور باہر مستعد رہنے کے لیے کہو۔"

وہ ہوٹل کے کاؤنٹر پر آکر بولا "میں ایک سوئٹ چاہتا ہوں۔"

کاؤنٹر کلرک نے کہا "سوری ہمارے تمام سوئٹ سیونتھ فلور میں ہیں اور وہ سب ریزرو ہیں۔ اس کے اوپر یا نیچے کے فلور میں کوئی کمرا مل سکتا ہے۔"

اس نے ایک کمرا حاصل کرلیا۔ کوبرا نے کہا "سیونتھ فلور میں سوئٹ خالی ہے لیکن کل بارہ بجے دن تک کسی کو وہاں جانے اور رہنے کی اجازت نہیں دی جارہی ہے۔ یہ مارلی اور جم کاف کی سیکیورٹی کے لیے کیا جارہا ہے۔ اس سیونتھ فلور پر کسی بھی غیر متعلق شخص کو جانے کی اجازت نہیں ہے لیکن تمہیں سونیا نظر آئے گی تو میں ٹیلی پیتھی کے ذریعے تمہیں اس فلور میں پہنچاؤں گا پھر مجھے جو کرنا ہے وہ کر گزروں گا۔"

ناناکا ہوٹل کے کمرے میں آگیا۔ پتا چلا اس فلور کے ایک کمرے میں ایک شخص کا قتل ہوگیا ہے اور اس کی بیوی کا ایک بہت ہی قیمتی نیکلس چرالیا گیا ہے۔ پولیس اور سراغ رسانوں کی ٹیم اس قاتل چور کو تلاش کررہی تھی۔ ان کا خیال تھا کہ وہ واردات کرنے کے بعد اوپر یا نیچے کے فلور میں نہیں گیا ہے۔ وہیں کسی کمرے میں چھپا ہوا ہے۔ وہ لوگ ایک ایک کمرے کی تلاشی لے رہے تھے۔ ان میں سے ایک سراغ رساں اور چند پولیس والے ناناکا کوڈو کے کمرے میں بھی آئے۔ انہوں نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا "تم کون ہو؟ اور تمہارے اس بیگ میں کیا ہے؟"

"اس میں میری عام ضرورت کا سامان ہے۔ میں اپنا نام ہوٹل کے کاؤنٹر پر لکھا چکا ہوں۔ یہ میرا شناختی کارڈ ہے۔"

ایک نے شناختی کارڈ لے کر دیکھا۔ دوسرا اس کا بیگ کھولنے لگا۔ اس نے لپک کر بیگ کو چھینتے ہوئے کہا "یہ کیا حرکت ہے؟ میں ہوٹل کی انتظامیہ سے شکایت کروں گا۔"

سراغ رساں نے اس سے بیگ چھین کر کھولتے ہوئے کہا "تم جاؤ اور شکایت کرتے رہو۔ ہمیں اپنی ڈیوٹی کرنے دو۔"

وہ بیگ کے اندر سے سامان نکال کر بستر پر ڈالنے لگا۔ ایک جدید ساخت کا ریوالور برآمد ہوا۔ سراغ رساں نے پوچھا "یہ کیا ہے؟ اس ہوٹل میں ہتھیار لانے کی ممانعت ہے اور تم چھپا کر لائے ہو۔"

"میں کسی غلط ارادے سے نہیں لایا ہوں۔ میرے پاس اس کا لائسنس ہے۔"

"ایسی چیزیں نیک ارادوں سے نہیں لائی جاتی ہیں۔ ویسے تم چہرے سے چھٹے ہوئے بدمعاش لگتے ہو۔ تمہارا چہرہ کچھ عجیب سا ہے۔"

"اس علاقے کے بڑے بڑے لوگوں میں میرا شمار ہوتا ہے۔ میں ابھی تمہارے ڈائریکٹر جنرل سے بات کرتا ہوں۔"

اس نے فون کے ذریعے انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل سے رابطہ کیا پھر کہا "ہیلو میں بول رہا ہوں۔ کیا میری آواز

پہچان رہے ہو؟"

"ہاں کیوں نہیں۔ تم ناٹا کا کوڈو ہو۔ اتنے دنوں تک کہاں غائب رہے؟"

"حالات غائب رہنے پر مجبور کردیتے ہیں۔ یہاں ہوٹل میں ایک مرڈر کے سلسلے میں چیکنگ ہورہی ہے۔ تمہیں پتا ہے۔ میں ہتھیار کے بغیر نہیں رہتا۔ تمہارا ایک سراغ رساں میرے ریوالور پر اعتراض کررہا ہے۔ اسے سمجھاؤ اور یہاں سے جانے کے لیے کہہ دو۔"

"ٹھیک ہے۔ اسے ریسیور دو۔ میں اچھی طرح سمجھاؤں گا۔ تم نہیں جانتے ہمیں تمہارا کتنا انتظار تھا۔"

اس نے سراغ رساں کو ریسیور دیا۔ وہ ریسیور لے کر بولا "ہیلو سر؟"

ڈائریکٹر جنرل نے کہا "کیا تم ناٹا کا کوڈو کو نہیں پہچانتے ہو؟"

"پہچانتا ہوں مگر وہ ایک عرصے سے روپوش ہے۔"

"وہ ابھی تمہارے سامنے موجود ہے۔ ابھی مجھ سے باتیں کررہا تھا۔ مارلی اور جم کاف کو قتل کرنے کے لیے اس ہوٹل میں آیا ہے۔ اسے گرفتار کرکے سلاخوں کے پیچھے ڈال دو۔"

کوبرا یہ ساری باتیں معلوم کررہا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ ناٹا کا سلاخوں کے پیچھے قید رہے۔ اس کے ذریعے ابھی بہت کچھ کرنا تھا۔ اس نے ناٹا کا سے کہا "تم ڈائریکٹر جنرل پر بھروسا کررہے ہو اور وہ تمہاری گرفتاری کا حکم دے چکا ہے۔ یہ تمہیں گرفتار کرنے والے ہیں لیکن میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔"

بائرن ٹوڈ چاہتا تھا۔ ایسا ہوجائے۔ ناٹا کا ایک جگہ قید رہے۔ کوبرا اسے رہائی دلانے میں ناکام ہوکر دوسرے گاڈ فادر کو آلہ کار بنائے گا۔ ان دوسروں کے ذریعے بھی بہت سی معلومات حاصل ہوں گی۔

سراغ رساں نے ریسیور رکھ کر کہا "اچھا تو تم ناٹا کا کوڈو ہو۔ ایک تو بھیس بدل کر آئے ہو پھر ہتھیار بھی لائے ہو۔ میں تمہیں ابھی حوالات میں پہنچاؤں گا۔"

کوبرا اس سراغ رساں کے دماغ پر حاوی ہوگیا۔ وہ بولا "مگر نہیں۔ میں ایسا نہیں کروں گا۔ اپنا یہ ریوالور لو اور یہاں رہو۔ میں جارہا ہوں۔"

بائرن ٹوڈ نے پولیس افسر کے دماغ پر قبضہ جمایا۔ اس نے ریوالور نکال کر سراغ رساں سے کہا "تمہارے ڈی جی نے اسے گرفتار کرنے کی اجازت دی ہے مگر تم اسے اس لیے چھوڑ کر جارہے ہو کہ تمہارے دماغ میں ایک خبیث خیال خوانی کرنے والا آگیا ہے۔"

وہ افسر ناٹا کا کو ہتھکڑی پہناتے ہوئے بولا "میرے اندر ایک نہیں کئی ٹیلی پیتھی جاننے والے ہیں۔ تم مجھے فرض کی ادائیگی سے نہیں روک سکو گے۔"

پھر اس افسر نے نسوانی آواز میں کہا "میں کوبرا سے کہتی ہوں۔ وہ مجھے روک سکتا ہے تو روک کر دکھائے۔"

کوبرا نسوانی آواز سن کر چونک گیا۔ اگرچہ بائرن ٹوڈ نے سونیا کے لب ولہجے کی نقل نہیں کی تھی مگر کوبرا نے سمجھا۔ ناٹا کا کی زبان سے بولا "تم؟ میں جانتا تھا تم اس ہوٹل میں موجود ہو۔"

"اس لیے تم نے ناٹا کا کو میری تلاش میں بھیجا تھا۔ اب دیکھو۔ میں ناٹا کا کو کہاں بھیج رہی ہوں۔"

"سونیا تم بہت پچھتاؤ گی۔ میں تمہیں اس ہوٹل سے نہیں جانے دوں گا۔ تم یہاں سے سیدھی جہنم میں جاؤ گی۔"

"تم تو جہنم میں جانے سے پہلے ہی نفرت کی آگ میں جل رہے ہو اگر اسے بچا سکتے ہو تو بچالو۔"

میرے کئی ماتحت سراغ رساں اس ہوٹل کے اہم افراد کے اندر پہنچے ہوئے تھے۔ مرڈر کیس کی تحقیقات کرنے والوں کے دماغوں میں بھی تھے۔ انہیں معلوم ہوا کہ ناٹا کا بھیس بدل کر اس کمرے میں پہنچا ہوا ہے۔ ایک ماتحت نے مجھ سے پوچھا "وہ آپس میں جھگڑ رہے ہیں۔ ہمیں کیا کرنا چاہیے؟"

میں نے کہا "ناٹا کا کی کوئی اہمیت نہیں رہی ہے۔ اسے کوبرا کا آلہ کار نہ بننے دو۔ وہ کوبرا سے نجات پائے گا تو دوسرے ٹیلی پیتھی جاننے والے کے چنگل میں پھنسے گا۔ اسے نجات دلا دو۔"

دوسرے ماتحت نے کہا "سر ان میں سے ایک ٹیلی پیتھی جاننے والا نسوانی آواز میں بول کر خود کو میڈم سونیا ثابت کررہا ہے۔"

"تم چلو۔ میں آرہا ہوں۔"

میں اس پولیس افسر کے دماغ میں پہنچ گیا۔ کوبرا اس سراغ رساں کی زبان سے بول رہا تھا "میں اس ہوٹل میں ہنگامہ نہیں چاہتا۔ ناٹا کا کی ہتھکڑی کھولو اور اسے یہاں سے جانے دو۔"

بیون ٹوڈ نے نسوانی آواز میں کہا "میرا نام سونیا ہے۔ تم اسے حوالات میں نہیں جانے دو گے تو میں اسے قبر میں پہنچا دوں گی۔ تم مجھے من مانی کرنے سے نہیں روک سکو گے۔"

کوبرا نے سراغ رساں کے ذریعے اچانک فائر کیا۔ پولیس افسر کو گولی مار دی۔ اس سے چابی لے کر ناٹا کا کی ہتھکڑی کھول دی۔ بائرن ٹوڈ نے اس سراغ رساں کے پاس آکر کہا "اب میں یہاں آگئی ہوں اب اس

کے دماغ میں ہماری جنگ جاری رہے گی۔"

میں نے اس سراغ رساں کے دماغ میں کہا "تم میں سے کوبرا ہے مگر دوسرا کون ہے؟ جسے عورت بننے کا شوق ہے تو سونیا بننا بھی نہیں آتا۔"

ان دونوں نے باری باری پوچھا "تم کون ہو؟"

کوبرا نے کہا "اچھا تو یہاں سونیا نہیں ہے۔ مجھے دھوکا ہورہا تھا۔"

میں نے کہا "یہاں سونیا ہے لیکن وہ کسی معاملے میں اتنا [illegible] ضائع نہیں کرتی ہے۔ تخت یا تختہ کرکے چلی جاتی ہے۔ اب بھی یہی کررہی ہے۔"

ناٹا کا کوڈو اس کمرے سے نکل کر بھاگنا چاہتا تھا۔ میں نے اس سراغ رساں کے ذریعے اس کی ایک ٹانگ پر گولی ماری۔ وہ لڑکھڑا کر دروازے پر گرا۔ میں نے کہا "دیکھو ناٹا کا تم کتنی بلندی پر تھے اور کتنی ذلت سے گر رہے ہو۔ تم نے زیاد کو قتل کرنے کے لیے اسے ہانگ کانگ آنے پر مجبور کیا مگر وہ تمہیں جان سے نہیں مارے گا۔ تمہیں ذلت کی زندگی گزارنے پر مجبور کرے گا۔"

وہ ابھی لنگڑا کر بھاگنے کے قابل تھا۔ فرش پر سے اٹھنے لگا۔ میں نے اس کی دوسری ٹانگ پر گولی ماری۔ وہ تکلیف سے کراہتے ہوئے پھر گر پڑا۔ میں نے کہا "تم نے بائرن ٹوڈ اور اس کے ساتھیوں کو اپنی مدد کے لیے بلایا پھر ان سے دھوکا کھایا اور کوبرا کے غلام بن گئے۔ میرا خیال ہے یہ تمام ٹیلی پیتھی جاننے والے ابھی موجود ہیں۔ ان سے التجا کرو۔ یہ آخری بار تمہیں یہاں سے بچا کر لے جائیں۔ میں انہیں اپنی ٹیلی پیتھی کی تمام صلاحیتیں آزمانے کا موقع دے رہا ہوں۔"

بائرن ٹوڈ اور کوبرا نے ایک دوسرے کی دشمنی کو بھول کر اس سراغ رساں کے دماغ پر قبضہ جمایا پھر کوبرا نے کہا "ہم اسے فائرنگ نہیں کرنے دیں گے۔ ہم ناٹا کا کو یہاں سے بچا کر لے جاسکتے تھے مگر تم نے اس کے دونوں پاؤں ناکارہ کردیے ہیں۔"

میں نے کہا "کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں تم تمام ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو جتنی چاہو۔ اتنی مہلت دے سکتا ہوں۔ اسے اسٹریچر میں ڈال کر لے جاؤ مگر نہیں لے جاؤ گے۔ کیونکہ اسے جہاں لے جاؤ گے۔ وہاں میں پہنچ جاؤں گا۔ یہ یہاں کا بہت [illegible] تمہارے لیے مصیبت بن گیا ہے۔"

کوبرا نے کہا "تم درست کہتے ہو۔ یہ اب ہمارے کسی کام کا نہیں رہا ہے۔ اسے مار ڈالو۔"

ابھی تم سب نے اس سراغ رساں کے دماغ پر قبضہ جما کر دعویٰ کیا تھا کہ اسے فائر نہیں کرنے دو گے۔ تمہارا یہ حال ہے۔ تم لوگوں نے مجھے اس کے اندر سے بھگا دیا ہے۔

ایسے ہی وقت دیکھا جاتا ہے کہ کون ٹیلی پیتھی کے کتنے ہتھکنڈے جانتا ہے۔ تم سب اس کے دماغ پر اور مضبوطی سے قبضہ جماؤ۔ میں اسی کے ذریعے گولی چلاؤں گا۔"

"یہ ہو نہیں سکتا۔ ہم یہاں ایک سے زیادہ ہیں۔ اس کا دماغ ہم سب کے شکنجے میں ہے۔ تم اس کے ذریعے گولی نہیں چلا سکو گے۔ ہم دیکھیں گے کہ تم کتنے باکمال ہو۔"

وہاں تین سپاہی کھڑے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک نے ہنستے ہوئے کہا "ایسے وقت ایک ذرا سی عقل استعمال کرنا پڑتی ہے۔ دیکھو تمہارا یہ آدمی تمہارے شکنجے میں ہونے کے باوجود کیسے گولی چلائے گا۔"

یہ کہتے ہی اس سپاہی نے اس سراغ رساں کے بازو پر گولی ماری۔ اس کے حلق سے چیخ نکلی۔ میں نے اس کے دماغ میں پہنچ کر کہا "اے ٹیلی پیتھی جاننے والے احمقو! گولی لگتے ہی اس کا دماغ کمزور ہوا اور تمہاری گرفت ڈھیلی پڑ گئی۔ اب یہ گولی چلا رہا ہے۔"

سراغ رساں نے ایک فائر کیا۔ وہ گولی ناٹا کا کے ایک بازو میں لگی۔ اس نے دوسرا فائر کیا۔ وہ گولی دوسرے بازو میں لگی۔ وہ گولیاں کھا کر فرش پر تڑپ رہا تھا۔ میں نے سراغ رساں کے دماغ میں کہا "تم تمام ٹیلی پیتھی جاننے والوں نے ناٹا کا کا عروج دیکھا تھا۔ اس کا زوال بھی دیکھ رہے ہو۔ چاروں ہاتھ پاؤں سے اپاہج بن چکا ہے۔ تمہیں یہی انجام پسند ہے تو ہانگ کانگ میں ضرور رہو۔"

میں دماغی طور پر حاضر ہوگیا۔ میرا خیال تھا کہ وہاں کوبرا کے علاوہ ان نون تھا۔ بائرن ٹوڈ اور اس کے ساتھی بھی ہوسکتے تھے لیکن وہ لوگ اپنی موجودگی کہیں ظاہر نہیں کررہے تھے۔ مجھے ان کی سرگرمیوں کا علم نہیں تھا۔

میں اور سونیا اپنے منصوبوں پر عمل کررہے تھے۔ سونیا دو گھنٹے پہلے ہی ہانگ کانگ سے جاچکی تھی۔ جزیرہ لن تاؤ پہنچ گئی تھی۔ وہاں وہ دوبارہ مارلی بن گئی تھی۔ ابھی کسی پر ظاہر نہیں ہورہی تھی۔ میں بھی وہاں جلد ہی جانے والا تھا لیکن اس سے پہلے مارلی اور جم کاف کو بخیریت جزیرے میں پہنچانا تھا۔ وہاں سونیا انہیں تحفظ دینے والی تھی۔

دوسری صبح نو بجے مارلی اور جم کاف پرائیویٹ فلائنگ کمپنی میں پہنچ گئے۔ وہ ظاہر کررہے تھے کہ بڑی رازداری سے جزیرے کی طرف جارہے ہیں۔ مارلی نے چہرے پر نقاب ڈال رکھا تھا۔ جم کاف کا چہرہ بدلا ہوا تھا۔ ایسے وقت میں اور میرے کئی ماتحت ان دونوں کے دماغوں میں تھے۔

ادھر کوبرا ٹوسیٹر جہاز اور ہیلی کاپٹر کے پاس پہرا دینے والے مارلی کے گارڈز کے اندر جگہ بنا چکا تھا۔ جب وہ فلائنگ کمپنی سے پرواز کا اجازت نامہ لے کر ٹوسیٹر کے پاس

آئی تو اس کے سیکیورٹی افسر نے کہا "میڈم پلیز آپ چہرے سے نقاب اٹھائیں۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں۔"

"میرا چہرہ نہ دیکھو۔ مجھے میری آواز سے پہچانو۔ میرے گارڈز میرے ایک ایک اشارے کو پہچانتے ہیں۔"

"میں آپ کو پہچان رہا ہوں پھر بھی آپ کی حفاظت اور سلامتی کے لیے چہرہ دیکھنا چاہتا ہوں۔"

وہ چہرے سے نقاب اٹھا کر بولی "بے شک تم میرے ذمے دار محافظ ہو۔"

میں اس سیکیورٹی افسر کے دماغ میں پہنچا ہوا تھا۔ کوبرا اس کے ذریعے یقین کرنا چاہتا تھا کہ مارلی ہی جم کاف کے ساتھ اس جہاز میں جا رہی ہے۔ سیکورٹی افسر نے اس کی صورت دیکھ کر اٹینشن ہو کر سلیوٹ کیا اور کہا "تھینک یو میڈم! آپ جا سکتی ہیں۔"

وہ ٹو سیٹر میں جم کاف کے ساتھ بیٹھ گئی۔ اس جہاز کو وہی اڑایا کرتی تھی۔ اس بار جم کاف نے پائلٹ کی سیٹ سنبھالی کیونکہ اس مارلی کو جہاز اڑانا نہیں آتا تھا۔

وہ اور اس کا ساتھی جم کاف ہانگ کانگ جیل کی ان کوٹھڑیوں میں تھے۔ جہاں پھانسی پانے والے مجرموں کو رکھا جاتا ہے۔ اس روز انہیں سزائے موت دی جانے والی تھی۔ وہ پھانسی پر چڑھائے جانے والے تھے۔ پھانسی کے تختے کے بجائے انہیں ٹو سیٹر جہاز میں پہنچا دیا گیا تھا۔

جیل کی کوٹھڑی سے اس جہاز تک ہمارے ماتحت ٹیلی پیتھی جاننے والوں نے دونوں کے دماغوں پر قبضہ جما رکھا تھا۔ اسی لیے وہ مارلی اور جم کاف بن کر چلے آئے تھے۔

زاؤ کوم کوبرا بہت خوش تھا۔ فلائنگ کمپنی کے ایک عہدے دار کے دماغ میں رہ کر ایک خوش خبری سننے کا انتظار کر رہا تھا۔ دس منٹ کے بعد ہی اطلاع ملی کہ وہ جہاز پرواز کرتا ہوا لن تاؤ جزیرے کی طرف جا رہا تھا۔ اچانک ایک دھماکے سے اس جہاز کے چیتھڑے اڑ گئے ہیں۔ وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر سمندر کی تہ میں گم ہو گیا ہے۔ کوبرا خوشی سے اچھل پڑا۔ وہ ایک بار سونیا سے مات کھا چکا تھا۔ دوسری بار میں نے اس کے سب سے اہم آلہ کار ناناکوڈو کو اس کے سامنے اپاہج بنا کر اسے ذلیل کیا تھا۔

وہ غصے میں جل بھن رہا تھا لیکن مارلی اور جم کاف کی موت نے اس کے غصے کو بالکل ہی ختم کر دیا۔ وہ ایک سرکاری اعلیٰ عہدے دار کے دماغ میں آیا۔ اسے جہاز کی تباہی کی اطلاع مل چکی تھی۔ وہ فون کے ذریعے فلائنگ کمپنی والوں سے جواب طلب کر رہا تھا کہ پرواز سے پہلے اس جہاز کو اچھی طرح چیک کیوں نہیں کیا گیا تھا۔

کوبرا دوسرے عہدے داروں اور افسروں کے دماغوں میں جانے لگا۔ مارلی اور جم کاف کی حادثاتی موت نے ان سب کو پریشان کر دیا تھا لیکن کوبرا انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل کے چور خیالات پڑھ کر چونک گیا۔ اسے یقین نہیں آیا۔ اس نے پھر اس کے خیالات پڑھے۔ پتا چلا مارلی اور جم کاف زندہ ہیں۔ یہ انٹیلی جنس والوں کی چال تھی۔ انہوں نے ان دونوں کی ڈمی کے ذریعے ٹیلی پیتھی جاننے والے دشمنوں کو دھوکا دیا ہے۔ وہ اصل مارلی اور جم کاف کو موٹر بوٹ کے ذریعے سمندر کے راستے جزیرہ لن تاؤ میں پہنچا رہے ہیں۔ وہ دونوں اس وقت موٹر بوٹ میں سفر کر رہے ہیں۔

ایسے ہی وقت کوبرا نے ڈائریکٹر جنرل کے اندر ان نون کی آواز سنی۔ وہ کہہ رہا تھا "مسٹر ڈی جی تم بہت ذہین ہو مگر ہم ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے سامنے کسی کی ذہانت کام نہیں آتی۔ میں تمہارے دماغ میں آتا رہا تھا اور تمہارے خیالات پڑھتا رہا تھا۔ صرف تم لوگوں نے سمندر میں اور اس جزیرے میں حفاظتی جال نہیں بچھائے ہیں۔ میں نے بھی بہت کچھ کیا ہے اگر وہ دونوں ٹائم بم کے بلاسٹ ہونے سے پہلے جزیرے میں پہنچیں گے تو قلعے تک صحیح سلامت نہیں پہنچ سکیں گے۔"

ڈائریکٹر جنرل نے پوچھا "تم کون ہو؟ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میرے دماغ میں آنے سے اتنی اہم اور خفیہ پلاننگ معلوم ہو سکے گی؟"

"میں اپنے کام کے آدمیوں تک پہنچنا جانتا ہوں۔ خود کو ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن فرہاد کو کسی حد تک معلوم ہو چکا ہے۔ وہ میرا اصلی نام نہیں ایک فرضی نام جانتا ہے۔ تم بھی جان لو مجھے ان نون کہتے ہیں۔ مارلی اور جم کاف کے بعد مجھے ہی اس قلعے اور جزیرے کا حکمران بننا ہے۔ تم سے آئندہ بھی رابطہ رہے گا۔"

فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ ڈائریکٹر جنرل نے ریسیور اٹھا کر کان سے لگایا۔ دوسری طرف سے کہا گیا "سر غضب ہو گیا۔ اس موٹر بوٹ میں اچانک دھماکا ہوا تھا۔ وہ سمندر میں تباہ ہو کر ڈوب گئی ہے۔ سوری تو سے ہم میڈم مارلی کو نہ بچا سکے۔ جم کاف بھی مارا گیا ہے۔"

ان نون نے قہقہہ لگایا۔ ڈی جی کے ہاتھ سے ریسیور چھوٹ گیا تھا۔ وہ بولا "مائی گاڈ۔ تم بہت خطرناک ہو۔ اس عورت کو بڑے بڑے خطرناک دشمن ہلاک کرنے کی کوشش کرتے رہے اور ناکام ہوتے رہے۔ تم یہاں جرائم کی دنیا میں بہت بڑی تبدیلی لا رہے ہو۔"

ان نون نے کہا "اور تبدیلی یہ ہے کہ میں جلد ہی اس قلعے سے اپنے حکمران ہونے کا اعلان کروں گا۔ میں جا رہا ہوں۔ مجھے دوسرے ٹیلی پیتھی جاننے والے دشمنوں سے بھی نمٹنا ہے اور فرہاد تو زخمی سانپ کی طرح پھنکار رہا ہو گا۔"

ڈی جی کے دماغ میں خاموشی چھا گئی۔ کوبرا وہاں خاموشی سے ان کی باتیں سنتا رہا تھا۔ اسے یہ اطمینان ہوا تھا کہ مارلی اور جم کاف واقعی مارے گئے ہیں لیکن وہ ان نون اس کے لیے چیلنج بن گیا تھا۔ دعویٰ کر رہا تھا کہ جلد ہی قلعے میں پہنچ کر اپنے حکمران ہونے کا اعلان کرے گا۔

وہ بھی ان نون کی طرح جزیرہ لن تاؤ میں اپنے کئی آلہ کار بنا چکا تھا۔ قلعے کے باہر جانے والوں اور اندر آنے والوں پر بڑی سخت پابندیاں تھیں۔ پوری طرح اہم شناختی کاغذات دیکھنے کے بعد قلعے کے اندر رہنے والوں کو باہر جانے اور واپس آنے کی اجازت دی جاتی تھی۔ تمام دشمن ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے لیے وہ قلعہ بہت اہم تھا۔ سب ہی اپنے اپنے طور پر اس کے اندر پہنچنے کی کوششیں کر رہے تھے۔

اندر پہنچنے کی ایک ہی معقول صورت تھی کہ قلعے کے جو افراد اپنی ضرورت سے باہر آتے ہیں ان کے دماغوں پر قبضہ جمایا جائے۔ جب وہ قلعے کے اندر جائیں تو ان کے ذریعے وہاں کے اہم افراد کو اپنا معمول بنایا جائے۔

میں جانتا تھا۔ وہ بہت کچھ کر رہے ہوں گے اور وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ پچھلے دنوں ہمارے درجنوں ٹیلی پیتھی جاننے والوں نے وہاں کے تمام اہم افراد کو اپنا معمول بنا لیا تھا۔ وقت آنے پر ہم وہاں بھی ان سے نمٹ سکتے تھے۔

مارلی اور جم کاف نے جس ہوٹل میں قیام کیا تھا۔ وہاں میکی نام کا ایک ٹھیکے دار تھا۔ جو سمندر سے پکڑی گئی مچھلیاں اور جھینگے اس ہوٹل میں سپلائی کیا کرتا تھا۔ وہ ہفتے میں ایک دن اپنی بیوی کے ساتھ بل وصول کرنے آیا کرتا تھا۔

میرے ماتحتوں نے ان دونوں کو دیکھا تھا پھر ان کے مطابق مارلی اور جم کاف کا میک اپ اور گیٹ اپ کیا تھا۔ دوسری صبح میکی اپنی بیوی کے ساتھ بل کی رقم لینے آیا تو ان کے دماغوں میں پہنچ کر انہیں مارلی کے سوئٹ میں پہنچا دیا گیا۔ مارلی جم کاف کے ساتھ ایمرجنسی سیڑھیوں سے اتر کر پچھلے دروازے سے نکل کر فش ہاربر کی طرف چلی آئی۔ وہاں ماہی گیروں کی کشتیاں سمندر سے مچھلیاں لے کر آتی تھیں۔ وہ مچھلی کی بہت بڑی ساحلی منڈی تھی۔ مارلی نے ان کی عورتوں کی طرح معمولی سا بلاؤز اور اسکرٹ پہنا ہوا تھا۔ جم کاف بھی ماہی گیروں کے لباس میں تھا۔

وہاں سے ایک فیری بوٹ مسافروں کو ان کے بھاری سامان کے ساتھ جزیرہ لن تاؤ لے جاتی تھی۔ وہ دونوں اس فیری بوٹ میں سوار ہوگئے۔ موٹر بوٹ کے حادثے میں ان کی ہلاکت کی خبر نے دشمنوں کو پوری طرح مطمئن نہیں کیا تھا۔

اتنی بڑی کامیابی حاصل کرنا کوئی آسان بات نہیں ہوتی۔ وہ ان کی موت کا پوری طرح یقین کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے ہوٹل میں بنائے ہوئے آلہ کاروں کے خیالات پڑھے تو ایک لفٹ مین کے خیالات نے بتایا کہ مچھلیاں اور جھینگے سپلائی کرنے والا میکی اپنی بیوی کے ساتھ سیونتھ فلور میں گیا تھا۔

اس بات نے انہیں سوچنے پر مجبور کیا کہ اس فلور میں سیکیورٹی کے سخت انتظامات ہیں۔ وہاں کسی کو جانے کی اجازت نہیں دی جاتی پھر میکی اور اس کی بیوی کو کیوں اجازت دی گئی ہے؟

پھر ہوٹل کے سیکیورٹی گارڈز کے خیالات پڑھنے سے پتا چلا کہ میکی اپنی بیوی کے ساتھ ایمرجنسی ایگزٹ دروازے سے باہر گیا ہے۔ کوبرا' ان نون اور بائرن ٹوڈ کے تمام ساتھی اپنے ان آلہ کاروں کے پاس پہنچنے لگے۔ جو ساحلی علاقوں میں تھے۔ وہ ان کے ذریعے جزیرے کی طرف جانے والے تمام موٹر بوٹس اور فیری بوٹس کی طرف دوڑنے لگے۔ مارلی اور جم کاف جس فیری بوٹ میں تھے وہ موٹر بوٹ ساحل چھوڑ کر سمندر میں جا چکی تھی۔

وہ سب خیال خوانی کے ذریعے ان آلہ کاروں کے پاس پہنچ گئے۔ جزیرہ لن تاؤ کے ساحل پر موجود تھے اور جہاں وہ فیری بوٹ پہنچنے والی تھی۔

مجھے کچھ اطمینان ہوا تھا۔ وہ دونوں فیری بوٹ میں بخیریت سفر کر رہے تھے۔ میری معلومات کے مطابق تمام دشمنوں کو ان کی موت کا یقین آگیا تھا اور وہ ان کی سلامتی سے بے خبر تھے۔ مارلی' جم کاف کے ساتھ فیری بوٹ کے ایک بنچ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ خوش ہو کر کہہ رہی تھی "فرہاد تم نے دشمنوں کو خوب الجھایا ہے۔ جب میں قلعے میں پہنچ جاؤں گی اور اپنی سلامتی ظاہر کروں گی۔ تب دشمنوں پر بجلی گرے گی۔"

جم کاف نے پوچھا "مسٹر فرہاد تم پوری طرح مطمئن ہو۔ کیا جزیرے کے ساحل پر دشمنوں کے آلہ کار ہمیں نہیں پہچانیں گے۔ میں نے کہا۔ اول تو وہ مطمئن ہیں۔ تم دونوں کو مردہ سمجھ رہے ہیں۔ فرض کرو۔ وہ تمہاری موت کی مزید تصدیق کرنا چاہتے ہیں۔ تب بھی وہ جزیرے کے ساحل پر اپنے آلہ کاروں کے ذریعے تم دونوں کو نہیں پہچان سکیں گے۔ تم دونوں کا میک اپ بڑی مہارت سے کیا گیا ہے۔"

مارلی نے کہا "میں دشمنوں سے محفوظ رہنے کے لیے چھیتی مانو کو پہلی بار اپنے سے دور کر چکی ہوں۔ اسے ہانگ کانگ میں چھوڑ آئی ہوں۔ وہ میری پہچان بن گئی ہے۔ وہ میرے ساتھ نہیں رہے گی تو دشمن مجھے کبھی نہیں پہچان سکیں گے۔"

جم کاف نے کہا "کبھی کبھی اپنے بھی جان کا عذاب بن جاتے ہیں۔ تم نے بتایا تھا کہ وہ بلی تمہارے بہت کام آتی ہے۔ کوئی بات نہیں۔ قلعے میں پہنچ کر فون کے ذریعے ہانگ کانگ کی پولیس والوں سے کہو گی تو وہ اسے ڈھونڈ کر تمہارے پاس پہنچا دیں گے۔"

اس کی بات ختم ہوتے ہی میاؤں کی آواز سنائی دی۔ وہ دونوں چونک گئے۔ میں نے بھی چونک کر دیکھا۔ وہ ان کے سامنے چند مسافروں کے درمیان کھڑی ہوئی تھی۔ وہ مارلی کو دیکھتے ہی دوڑتی ہوئی آئی پھر چھلانگ لگا کر اس کے بازوؤں میں پہنچ گئی۔

مارلی خوشی سے کھل گئی۔ اسے سینے سے لگا کر چومنے لگی "شریر کہیں کی! میں تجھ سے پیچھا چھڑا کر آئی تھی مگر تو بھی میرا پیچھا نہیں چھوڑے گی۔"

میں نے کہا "مارلی تم خوش ہو رہی ہو۔ یہ تمہاری پہچان بن گئی ہے۔"

"میں کیا کروں۔ اسے سمندر میں تو نہیں پھینک سکتی۔"

جم کاف نے کہا "یہ تو پرابلم بن گئی ہے۔ اس سے کسی طرح پیچھا چھڑاؤ۔"

"سوری جم یہ میری جان ہے۔ میری وفادار ہے۔ کیا میں اس وفادار کا گلا دبوچ کر مار ڈالوں؟"

ایک بے قصور اور وفادار بلی کے خلاف ایسا کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔

میں تمام پہلوؤں سے ٹھوس معلومات کرتے رہنے والا اس بات سے بے خبر تھا کہ تمام دشمن لن تاؤ جزیرے کے ساحل پر موجود ہوں گے۔ ان کے تمام آلہ کار مسلح ہوں گے۔ ایک بلی کو دیکھتے ہی مارلی کو پہچان لیں گے پھر کچھ کہے سنے بغیر اسے اور جم کاف کو گولیوں سے چھلنی کر دیں گے۔

ایک بلی وہ تھی۔ جس نے پچھلے دنوں سونیا کو موت کے منہ سے بچایا تھا۔ دوسری بلی یہ تھی۔ جو اپنی وفاداری کے باوجود اپنی مالکن کو موت کے منہ میں لے جا رہی تھی!

مارلی اور جم کاف گردش میں تھے۔ جدھر گھومتے تھے' ادھر دشمن دکھائی دیتے تھے۔ ہانگ کانگ کی ہر شاہراہ' ہر گلی' ائرپورٹ' ہائی وے اور بندرگاہ ہر جگہ کی ناکہ بندی کی گئی تھی۔ وہ دو تھے اور دشمن ہزار تھے۔ قدم قدم پر موت کے ہرکارے بے شمار تھے۔ دشمنوں نے کوششیں کی تھیں کہ مارلی اور جم کاف لن تاؤ جزیرے کے قلعے میں نہ جا سکیں۔ انہیں ہانگ کانگ میں ہی مار ڈالنے کی ہر ممکن کوششیں کی گئیں لیکن میں نے انہیں صحیح سلامت ہانگ کانگ سے نکال کر فیری بوٹ میں پہنچا دیا تھا۔

لن تاؤ جزیرے کے ساحل پر بھی بے شمار دشمن تھے۔ ایک اطمینان تھا کہ وہ لوگ مارلی اور جم کاف کو بہروپ میں پہچان نہیں سکیں گے۔ اس وقت مانو نے میاؤں کہہ کر ہمارے کانوں میں خطرے کی گھنٹی بجا دی۔ وہ بلی مانو' مارلی کی بہت بڑی پہچان تھی۔ دن رات اس کے ساتھ رہتی تھی۔ مارلی اب بھیس بدلنے کے باوجود پہچان لی جانے والی تھی۔ اس بے زبان جانور کو تھوڑی دیر کے لیے کہیں بھگایا نہیں جا سکتا تھا۔ بوٹ کے چاروں طرف سمندر تھا۔ میں نے کہا "اسے کسی کیبن میں بند کر دو۔ یہ بوٹ جزیرے کے ساحل سے لگنے والی ہے۔"

مارلی اپنی مانو سے الگ نہیں ہونا چاہتی تھی مگر مجبوری تھی۔ وہ موت کا سگنل بن گئی تھی۔ اسے دیکھتے ہی دشمن مارلی کو گولی مار دیتے۔ جم کاف نے کہا "جلدی کرو۔ وہ ساحل پر لنگر ڈال رہے ہیں۔"

وہ مانو کو لے کر ایک کیبن کے پاس آئی۔ ایک شخص دروازہ کھول کر کیبن سے باہر آرہا تھا۔ اس نے کہا "ویل میڈم! یہ کیبن خالی ہو چکا ہے۔ یہاں کوئی نہیں ہے۔ میں آپ کے لیے کیا کر سکتا ہوں؟ ویسے یہ بلی بہت خوب صورت ہے!"

مارلی نے کہا "یہ مجھے پریشان کر رہی ہے۔ میں اسے کیبن میں بند کر کے جاؤں گی۔ شی از نائی....."

"اوہ نو۔ اتنی خوب صورت بلی کو یہاں قید نہ کرو۔ جب اس سے دستبردار ہو رہی ہو تو اسے مجھے دے دو۔"

میں نے کہا "مارلی! یہ دشمنوں میں سے نہیں ہے۔ میں اس کے خیالات پڑھ چکا ہوں۔ مانو کو اس کے حوالے کر دو۔"

وہ مانو کو اس کے حوالے کر کے جم کاف کے پاس آئی۔ بوٹ ساحل کنارے سے لگ چکی تھی۔ میں نے مسافروں کے درمیان پہلے مارلی اور جم کاف کو ساحل پر اترنے دیا۔ اپنے ماتحت سے کہا "اس بلی والے شخص کو روکے رکھو۔ اسے آخر میں اترنا چاہیے۔"

ساحل پر اچھی خاصی بھیڑ تھی۔ وہاں دشمن کتنی تعداد میں تھے' اس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ مارلی کی موت اتنی لازمی تھی کہ وہاں ہر دوسرا شخص دشمن ہو سکتا تھا۔ زاؤ کوم کوبرا' ان نون' بائرن ٹوڈ اور اس کے ساتھی مارلی کے قلعے پر قبضہ جما کر اس جزیرے پر اور ساحلی بندرگاہ پر مسلط ہونا چاہتے تھے۔ اس کے لیے مارلی کی موت لازمی تھی۔ اس کی موت کے بعد جم کاف کو اس قلعے میں قدم رکھنے کی بھی اجازت نہ دی جاتی۔ وہاں کا منتظم اعلیٰ اور تمام سیکیورٹی گارڈز جم کاف کو صرف مارلی کے حوالے سے قبول کر سکتے تھے۔ وہ نہ ہوتی تو اس کے لیے قلعے کا دروازہ بند ہو جاتا۔

ویسے وہ لوگ جم کاف کو بھی زندہ نہیں چھوڑنا چاہتے تھے۔ وہ یورپ میں انڈر ورلڈ کا ایک بہت چالباز گاڈ فادر سمجھا جاتا تھا۔ اس لیے تمام ٹیلی پیتھی جاننے والے دشمن وہاں سے اس کے بھی قدم اکھاڑنا چاہتے تھے۔

دشمنوں کے بے شمار آلہ کار فیری سے آنے والی ایسی عورتوں کو تاڑ رہے تھے' جو کسی ایک مرد کے ساتھ تھیں وہ ایسی عورتوں اور مردوں کو کسی نہ کسی بہانے مخاطب کر رہے تھے اور ان کی آوازیں اپنے ٹیلی پیتھی جاننے والے آقاؤں کو سنا رہے تھے۔ مارلی' جم کاف کے ساتھ بوٹ سے اتر کر ساحل پر آئی۔ ایک ڈرائیور نے آکر اس سے پوچھا "ٹیکسی میڈم؟"

مارلی نے کہا "نو۔ وی ڈونٹ نیڈ ٹیکسی۔"

سونیا نے مارلی کے دماغ پر قبضہ جما رکھا تھا۔ اس نے محسوس کیا کہ مارلی کے خیالات پڑھے جا رہے ہیں۔ میں نے بھی جم کاف کے اندر رہ کر یہی محسوس کیا۔ دشمن چور خیالات کے خانوں تک نہیں پہنچ پا رہے تھے۔ وہ دونوں ان ماہی گیروں کے بھیس میں تھے' جو ہانگ کانگ کے ایک ہوٹل میں مچھلیاں' جھینگے اور کیکڑے سپلائی کرتے تھے۔ خیال خوانی کرنے والوں کو ان کے خیالات سے یہی باتیں معلوم ہو رہی تھیں۔ وہ دونوں ان کی باتوں کا جواب دے کر آگے جا رہے تھے۔

دشمن مطمئن ہونے والے نہیں تھے۔ وہ میرے خیال خوانی کے ہتھکنڈوں کو اچھی طرح سمجھنے لگے تھے۔ یہ بھی سمجھتے تھے کہ میں مارلی اور جم کاف کے چور خیالات کے خانوں کو لاک کر کے' دوسرے خیالات پڑھنے کا موقع دے کر انہیں گمراہ کر سکتا ہوں۔ وہ پہلے کئی بار مجھ سے دھوکا کھا چکے تھے۔ ان کے آلہ کار کئی عورتوں کا تعاقب کر رہے تھے۔ ان میں سے کچھ مارلی اور جم کاف کے بھی پیچھے لگے ہوئے تھے۔

اسی وقت ایک ماتحت نے میرے اندر آکر کہا "سر! وہ شخص بلی کو لے کر سب سے آخر میں فیری بوٹ سے باہر آیا

تھا۔ ساحل پر آتے ہی بلی اچانک اس کی گرفت سے نکل کر بھاگ رہی ہے۔"

میں نے مارلی سے کہا "فوراً کسی ٹیکسی میں بیٹھ کر یہاں سے بھاگو۔ مانو اس کی گرفت سے نکل کر تمہیں تلاش کررہی ہے۔"

"کیا؟" وہ پریشان ہو کر جم کاف سے بولی "فوراً ٹیکسی پکڑو۔ مانو میری طرف آرہی ہے۔"

وہ تیز قدموں سے چلتا ہوا ایک ٹیکسی والے کے پاس آیا۔ اس سے بولا "خالی ہے۔ چلوگے؟"

ڈرائیور نے کہا "نہیں صاحب! سواری ہے۔ دوسری ٹیکسی دیکھو۔"

میں نے ڈرائیور کے دماغ پر قبضہ جما کر کہا "آؤ بیٹھو۔ دیر نہ کرو۔"

مارلی بھی تیز قدموں سے چلتی ہوئی ٹیکسی کے پاس آئی۔ اسی وقت مانو نے دور سے دیکھتے ہی میاؤں کہا پھر تیزی سے دوڑتی ہوئی مارلی کی طرف آنے لگی۔ وہ دونوں فوراً ہی پچھلی سیٹ پر بیٹھ کر کھڑکیوں کے شیشے چڑھانے لگے۔ تعاقب کرنے والوں نے مانو کو ٹیکسی کی طرف جاتے دیکھا۔ وہ اچھلی اور کھڑکی کے شیشے سے ٹکرا کر زمین پر آگئی تھی۔ ٹیکسی اسٹارٹ ہو کر آگے بڑھ گئی۔ دشمن آلہ کاروں نے چیخ کر کہا "وہی مارلی ہے۔"

ان میں سے ایک نے ٹیکسی کی طرف فائر کیا۔ دوسرے اپنی گاڑیوں کی طرف دوڑنے لگے۔ وہاں تو جیسے قدم قدم پر دشمن موجود تھے۔ ہر گلی اور ہر شاہراہ پر ان کی گاڑیاں کھڑی ہوئی تھیں۔ موبائل فون اور ٹیلی پیتھی کے ذریعے ایک دوسرے کو اطلاع دی جارہی تھی۔ ہر نزدیک اور دور کے مقامات سے گاڑیاں اسٹارٹ ہو کر اس ٹیکسی کی طرف جارہی تھیں۔ جس میں مارلی اور جم کاف بیٹھے ہوئے تھے۔

وہ پچھلی سیٹ پر تھے۔ آگے پیچھے اور دائیں بائیں دیکھتے جارہے تھے۔ کتنی ہی گاڑیاں تعاقب میں نظر آرہی تھیں۔ میں ڈرائیور کے دماغ پر مسلط رہ کر ٹیکسی کو خطرناک رفتار سے چلا رہا تھا۔ راستے بدل بدل کر انہیں ڈاج دینے کی کوششیں کررہا تھا۔ جم کاف نے مارلی سے کہا "ہم بڑی کامیابی سے بھیس بدل کر اس جزیرے تک آگئے تھے۔ دشمن ٹیلی پیتھی جاننے کے باوجود ہمیں پہچاننے میں ناکام ہورہے تھے لیکن تمہاری مانو نے ہمیں بے نقاب کردیا ہے۔"

مارلی نے کہا "میں تو اسے فیری بوٹ میں چھوڑ آئی تھی لیکن وہ میرے بغیر نہیں رہتی ہے۔ کبھی کبھی محبت بھی موت بن جاتی ہے۔ جدھر سے گزرو ادھر دشمن دکھائی دے رہے ہیں۔"

جم کاف نے پوچھا "قلعہ یہاں سے کتنی دور ہے؟"

"تقریباً چھ میل کے فاصلے پر ہوگا۔ مجھے تو ایسا لگ رہا ہے۔ جیسے وہ قلعہ دنیا کے آخری سرے پر ہو۔ ہم کبھی وہاں پہنچ نہیں سکیں گے۔ فرہاد کیا تم میرے اندر موجود ہو؟"

میں نے ڈرائیور کی زبان سے کہا "میں ڈرائیور کے اندر موجود ہوں۔ ٹیکسی کو کنٹرول کررہا ہوں۔"

وہ بولی "میرے قلعے کے مسلح گارڈز کو ادھر آنا چاہیے۔ وہ تعاقب کرنے والوں کو روک سکیں گے۔"

"میرے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی تعداد تمہارے مسلح گارڈز سے زیادہ ہے۔ وہ سب اپنے اپنے محاذ پر موجود ہیں۔ جتنے دشمنوں کے دماغوں میں پہنچنے کا موقع مل رہا ہے۔ انہیں دشمنی سے باز رکھنے کی کوششیں کررہے ہیں۔"

میں نے ڈرائیور کے ذریعے اچانک ہی بریک لگائے۔ ٹیکسی ایک جگہ گھوم کر رک گئی۔ سامنے سے ایک گاڑی آکر راستہ روک رہی تھی۔ دوسری طرف گھومتے ہی دوسری گاڑی راستہ روکنے کے لیے آگئی۔ ایسے وقت ان دو گاڑیوں پر فائرنگ ہونے لگی۔ میرے ماتحتوں کے آلہ کار بھی وہاں پہنچ گئے تھے۔ میں ٹیکسی کو موڑ کر گولیوں کی بوچھاڑ سے گزرتا ہوا وہاں سے دور نکلتا چلا گیا۔ سونیا نے میرے پاس آکر کہا "یہ مارلی کی زندگی کا بدترین دن ہے۔ ٹیلی پیتھی جاننے والوں نے پورے جزیرے میں جال پھیلا رکھا ہے۔ اسے قلعے تک پہنچنے نہیں دیں گے۔ میں کئی دشمن آلہ کاروں کے اندر پہنچ رہی ہوں۔ کسی آلہ کار کے اندر زاؤ کوم کوبرا کی آواز سن رہی ہوں۔ کسی کے اندر "ان نون" بول رہا ہے۔ بائرن ٹوڈ اور ہاروے وغیرہ بھی جیسے قسم کھا چکے ہیں۔ وہ مارلی اور جم کاف کو مار کر ہی اس جزیرے اور قلعے پر حکمرانی کرسکتے ہیں۔"

میں اس ٹیکسی کو ڈرائیو کرتا ہوا ایک علاقے میں آیا۔ وہاں دور دور تک لکڑیوں سے بنے ہوئے مکانات دکھائی دے رہے تھے۔ میں نے ایک مکان کے سامنے ٹیکسی روک کر کہا "مارلی! یہاں اتر جاؤ۔ میں ٹیکسی لے جارہا ہوں دشمن سمجھیں گے کہ تم دونوں اس میں موجود ہو۔ میں انہیں دھوکا دے کر یہاں سے دور لے جاؤں گا۔"

وہ دونوں ٹیکسی سے اتر کر دوڑتے ہوئے اس مکان کے اندر چلے گئے۔ میں نے ٹیکسی اسٹارٹ کرکے آگے بڑھائی پھر اپنے ایک ماتحت سے کہا "اس ڈرائیور کو کنٹرول کرو۔ اسے یہاں سے دور لے جاؤ۔ تمام دشمن اس کے پیچھے دور چلے جائیں گے۔"

میں مارلی کے پاس آگیا۔ وہ دونوں دروازہ [illegible] اس مکان کے اندر آگئے تھے۔ مکان کی اجڑی ہوئی حالت سے

[illegible] تھا کہ وہ برسوں سے خالی پڑا ہوا ہے۔ اس کی دیواریں، [illegible] اور چھت سب ہی لکڑی کے تھے۔ لکڑی کے چوڑے [illegible] سے فرش بنایا گیا تھا۔ وہ فرش زمین سے کئی فٹ اونچا [illegible] جوار بھاٹا کے وقت سمندر کی لہریں اس مکان کے نیچے [illegible] آتی تھیں۔ اسی لیے اونچائی پر لکڑی کے تختوں سے [illegible] بنایا گیا تھا۔ انہوں نے اندر آکر دروازے کھڑکیوں کو [illegible] طرح بند کردیا۔ باہر کئی گاڑیوں کی آوازیں سنائی دے [illegible] تھیں۔ وہ تیزی سے گزرتی جارہی تھیں۔ وہ تمام دشمن [illegible] ٹیکسی کے پیچھے جارہے تھے۔

تمام دشمن مارلی کی ایک بہت بڑی کمزوری کو سمجھ گئے [illegible] اور وہ کمزوری اس کی بلی مانو تھی۔ ایک دشمن نے مانو کو [illegible] لیا تھا۔ اسے اپنی گاڑی میں لے جارہا تھا۔ ہم سمجھ رہے [illegible] کہ مانو سے پیچھا چھوٹ گیا ہے۔ وہ دور کہیں رہ گئی ہے۔ [illegible] مارلی تک نہیں پہنچ پائے گی۔ دشمن نادان نہیں تھے۔ [illegible] گاڑی میں مانو تھی۔ وہ گاڑی اس لکڑی کے کاٹیج کے [illegible] سے گزرنے لگی تو مانو بے چین ہو کر میاؤں میاؤں [illegible] کرنے ہوئے۔ گاڑی کی کھڑکی کی طرف لپکنے لگی۔ بائرن ٹوڈ [illegible] اپنے آلہ کار سے کہا "گاڑی کی رفتار کم کرو۔ بلی کو جانے [illegible] اور اس بلی کا تعاقب کرو۔"

[illegible] گاڑی کی رفتار سست پڑگئی۔ مانو گرفت سے نکلتے ہی کھڑکی [illegible] باہر چھلانگ لگا کر ایک طرف دوڑنے لگی۔ انہوں نے [illegible] روک دی۔ اس میں چھ مسلح افراد تھے۔ ان کے پاس [illegible] طرز کی گنیں اور راکٹ لانچرز تھے۔ بائرن ٹوڈ، ہاروے [illegible] وغیرہ ان آلہ کاروں کے اندر موجود تھے۔ ہاروے [illegible] "وہ دیکھو، بلی اس کاٹیج کے اندر جارہی ہے۔"

تعاقب کرنے والی اور دو گاڑیاں رک گئی تھیں۔ ان [illegible] زاؤ کوم کوبرا اور ان نون کے آلہ کار موجود تھے۔ وہ [illegible] کرنا چاہتے تھے کہ بلی کو اپنے ساتھ لے جانے والے [illegible] رک گئے ہیں پھر انہوں نے بھی مانو کو اس کاٹیج کے [illegible] جاتے دیکھا تھا۔ میں نے اپنے طور پر انہیں ڈاج دینے کی [illegible] کی تھی مگر ہر مرحلے پر مانو کام بگاڑ رہی تھی۔

[illegible] مارلی اور جم کاف کی طرح اس بات سے بے خبر تھا [illegible] مانو کے ذریعے ادھر پہنچ رہے ہیں۔ میں نے کہا [illegible] دیر انتظار کرو۔ وہ تمام گاڑیاں دور نکل جائیں گی۔ [illegible] یہاں سے قلعے تک جانے کے لیے ساحلی راستہ اختیار [illegible]

[illegible] مارلی اور جم کاف نے کاٹیج کے پچھلے حصے میں آکر ایک [illegible] کھڑکی کو کھول کر سمندر کی طرف دیکھا۔ اسی وقت [illegible] آواز کے ساتھ ایک گولی آکر مارلی کے شانے پر لگی [illegible] پیچھے کی طرف گر پڑی۔ جم کاف نے کھڑکی بند کردی۔

کھڑکی بند کرنے سے کیا ہوتا ہے۔ انہوں نے کاٹیج کو چاروں طرف سے گھیر لیا تھا۔ ہر طرف سے فائرنگ ہورہی تھی۔ گولیاں لکڑی کی دیواروں میں پیوست ہورہی تھیں یا آر پار ہو کر اندر آرہی تھیں۔ وہ کھڑکیوں اور دروازوں کو توڑنے کی کوششیں کررہے تھے۔ دروازے مضبوط تھے۔ ان سے نہیں ٹوٹ رہے تھے۔

تھوڑی دیر کے لیے خاموشی چھا گئی۔ میں نے سونیا سے کہا "ہم پہلی بار بے بس اور مجبور ہوگئے ہیں۔ یہ دونوں جیسے چوہے دان میں پھنس گئے ہیں۔ اب ان کا نکلنا ممکن نہیں ہے۔"

کاٹیج کے باہر سے میاؤں میاؤں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ سونیا نے کہا "ہم کامیاب ہورہے تھے۔ یہ بلی ہمیں ناکام بنا رہی ہے۔ اس بے زبان کی محبت عذاب جان بن گئی ہے۔ ویسے ہمارے ماتحت بھی یہاں پہنچ گئے ہیں۔"

ایک ماتحت نے خیال خوانی کے ذریعے کہا "ہم یہاں فائرنگ کررہے ہیں۔ کاؤنٹر فائرنگ میں دشمنوں کی تعداد کم ہورہی ہے۔ ہم انہیں کاٹیج میں گھسنے نہیں دیں گے۔"

ہم اور ہمارے تمام ماتحت ان دونوں کی حفاظت کے لیے جی جان سے کوششیں کررہے تھے۔ امید تھی کہ دشمن نابود ہوجائیں گے اور ہم ان دونوں کو قلعے تک پہنچا دیں گے۔ ایسے ہی وقت کاٹیج کے فرش میں ایک دھماکا ہوا۔ وہ دشمن فرش کے نیچے پہنچ کر منی سائز کے راکٹ لانچرز سے فائر کررہے تھے۔ پہلے دھماکے کے ساتھ فرش کے نیچے سے سوراخ ہوا۔ بڑے سائز کا کارتوس وہاں سے سنسناتا ہوا آکر مارلی کے منہ پر لگا۔ اس کے حلق سے چیخ بھی نہ نکل سکی۔ جم کاف چیختا ہوا پیچھے دروازے سے جاکر لگ گیا۔

راکٹ لانچرز چل رہے تھے۔ لکڑی کے فرش پر جگہ جگہ سوراخ ہورہے تھے۔ کارتوس جم کاف کے ادھر ادھر سے گزر کر دیواروں میں پیوست ہورہے تھے۔ ایسے میں وہ کب تک محفوظ رہ سکتا تھا۔ اچانک اس کی چیخیں تھم گئیں۔ خاموشی چھا گئی۔ ہم مارلی اور جم کاف کے دماغوں سے نکل آئے۔ یہ کہنا چاہیے کہ مقدر نے ہمیں وہاں سے نکال دیا۔ اندھے کنویں میں پانی نہیں رہتا۔ مردہ دماغوں میں سوچ کی لہریں نہیں رہ پاتیں۔ افسوس۔

ایک ماتحت نے میرے پاس آکر شرمندگی سے کہا "سر! ہم نے بہت کوششیں کی تھیں لیکن وہ راکٹ لانچرز لے کر فرش کے نیچے چلے گئے تھے۔"

میں نے کہا "وضاحت نہ کرو۔ ہم ساری دنیا سے لڑسکتے ہیں۔ مقدر سے نہیں لڑسکتے۔ تم سب واپس جاؤ۔"

دشمنوں نے بڑی زبردست جدوجہد کے بعد کامیابی

حاصل کی تھی پھر بھی مطمئن نہیں تھے۔ اس سے پہلے انہوں نے ٹوسیٹر ہوائی جہاز کو ٹائم بم سے اڑا کر مارلی اور جوزف کو ہلاک کیا تھا۔ دوسرے دشمن نے ان دونوں کو ایک موٹر بوٹ میں ہلاک کیا تھا۔ بعد میں انکشاف ہوا تھا کہ وہ مارلی اور جم کاف کی ڈمی کو ہلاک کرتے رہے ہیں۔

اب وہ دھوکا نہیں کھانا چاہتے تھے۔ وہ اپنے آلہ کاروں کے اندر رہ کر کانیج کے فرش کے نیچے سے نکل کر اندر آئے۔ وہاں مارلی کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ وہ اسے دیکھ کر کچھ پریشان ہوگئے کیونکہ فائرنگ کی زد میں آکر اس کا چہرہ بگڑ گیا تھا۔ ان میں سے ایک نے شکستہ چہرے سے ماسک کی جھلی ہٹائی۔ یہ معلوم ہوا کہ مارلی ایک ماہی گیر عورت کے بھیس میں تھی لیکن ماسک کے نیچے مارلی کا چہرہ پہچانا نہیں جارہا تھا۔

دوسرے آلہ کار نے جم کاف کی لاش کے پاس آکر اسے دیکھا۔ اس کے چہرے سے ماسک اتارا۔ جم کاف کا چہرہ ان کے سامنے آگیا۔ اس کی موت کی تصدیق ہوگئی۔ زاؤ کوم کوبرا، ان نون اور بائرن ٹوڈ یہ سوچنے لگے کہ جم کاف کے ساتھ ماری جانے والی میڈم مارلی ہی ہے کیونکہ وہ اس کے ساتھ بھیس بدل کر جزیرہ لن ناؤ میں آئی تھی اور جم کاف اس کے بغیر قلعے کے اندر نہیں جاسکتا تھا۔ اس حساب سے جم کاف کے قریب مارلی ہی کی لاش پڑی ہوئی تھی۔

سونیا نے اپنے ماتحتوں سے کہا "تم سب قلعے کے انچارج اور مسلح گارڈز کے دماغوں پر بہت پہلے قبضہ جما چکے تھے اب پھر وہاں جاؤ۔ مارلی مری نہیں زندہ ہے۔ میں قلعے میں آرہی ہوں۔

○☆○

امریکی فوج کے اکابرین نے پھر ایک نئی ٹرانسفارمر مشین تیار کرلی۔ اس بار بڑی رازداری اور بڑی ٹھوس منصوبہ بندی سے یہ کام کیا گیا۔ ان کے جو ٹیلی پیتھی جاننے والے پہلے سے موجود تھے۔ ان سے بھی اس مشین کو راز میں رکھا گیا۔ جب مشین تیار ہوگئی تو اسے آزمانے اور نئے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو پیدا کرنے کے لیے لیزی گارڈ اور کینی بال کو وقتی طور پر رازدار بنایا گیا۔ فوج کے اعلیٰ افسر نے کہا "ہم نے دس نہایت ذہین، صحت مند اور باکمال فوجی جوانوں کو ٹیلی پیتھی سکھانے کے لیے منتخب کیا ہے۔"

دوسرے اعلیٰ افسر نے کہا "تم دونوں کے دماغوں سے ان دس افراد تک ٹیلی پیتھی منتقل کی جائے گی۔ اس کے بعد تم دونوں کا برین واش کیا جائے گا۔ تمہیں نئے چہرے اور نئی شناخت کے ساتھ ٹیلی پیتھی سکھائی جائے گی۔"

لیزی گارڈ نے پوچھا "بے شک ہماری شناخت تبدیل ہونی چاہیے لیکن ہمارا برین واش کرنا کیا ضروری ہے؟"

"ضروری ہے۔ ماضی میں دشمنوں نے تم سب کو طویل مدت کے لیے ٹریپ کیا تھا۔ ہمیں شبہ ہے کہ وہ چپ چاپ تمہارے دماغوں میں آتے ہیں اور تم ان سے بے خبر رہتے ہو۔"

کینی بال نے کہا "ہم یقین کے ساتھ کہتے ہیں۔ کوئی دشمن ہمارے اندر نہیں آتا ہے۔ آپ ہم پر بھروسا کریں۔"

"ہم بھروسا کرتے رہے اور تم بڑے بڑے مرحلوں میں ناکام ہوتے رہے۔ اگر تم چاہتے ہو کہ ہم آئندہ تم پر بھروسا کریں۔ تو ہم سے بحث نہ کرو۔ چپ چاپ ہمارے احکامات کی تعمیل کرو۔"

انہوں نے بحث نہیں کی۔ اعلیٰ افسران کے احکامات کے سامنے سر جھکالیا۔ امریکا کے پرانے ٹیلی پیتھی جاننے والوں میں لیزی گارڈ، کینی بال، جیکی ہنٹر، وائزمین اعلیٰ فوج کے افسران ڈیبی جانسن، مارک فورڈ اور مارٹن کریس تھے انہوں نے ماضی میں کسی خاص کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کیا تھا۔ ان سب سے یہ توقع کی گئی تھی کہ وہ چین میں ٹرانسفارمر مشین تیار نہیں ہونے دیں گے۔ ان بے چاروں نے بڑی توڑ کوششیں کی تھیں لیکن ناکام رہے تھے۔

امریکی اکابرین نے یہ طے کیا تھا کہ وہ سب نااہل ہیں ان سب کے برین واش کیے جائیں گے۔ انہیں ٹیلی پیتھی سے محروم کرکے انہیں قید میں رکھا جائے گا۔

ٹیلی پیتھی جیسا زبردست علم حاصل کرنے کے بعد کوئی اس سے محروم نہیں ہونا چاہتا۔ وہ تمام افراد اس علم کے ذریعے امریکا پر حکمرانی کرتے رہے تھے۔ نہایت شان دار بنگلوں میں عیش و آرام سے رہا کرتے تھے۔ ایک ماہ پہلے انہیں علم ہوا کہ ان کے بنگلوں کے اطراف مسلح گارڈز کا سخت پہرا لگایا گیا ہے۔ ٹرانسفارمر مشین کے مکینک وائزمین نے ایک مسلح گارڈ کے دماغ میں پہنچنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔ گارڈ نے کہا "سوری سر! بنگلے کے اطراف گارڈز ہیں۔ وہ سب یوگا کے ماہر ہیں۔ آپ اپنے اعلیٰ افسران کی اجازت کے بغیر اس بنگلے سے باہر نہیں جاسکیں گے۔"

وائزمین نے دوسرے تمام ٹیلی پیتھی جاننے والے ساتھیوں سے باری باری رابطہ کیا۔ پتا چلا کہ ان سب کو بھی ان کے بنگلوں میں نظر بند رکھا گیا ہے۔ جلد ہی تنویمی عمل کرنے والے ماہرین باری باری ان کا برین واش کرنے کے بنگلے میں آئیں گے۔ ان کی پچھلی تمام باتیں ذہن سے مٹا کر انہیں ٹیلی پیتھی سے محروم کردیں گے۔ ایسی بات تھی کہ سب ہی اس کے خلاف بولنے لگے۔ دھمکیاں دینے لگے کہ وہ خیال خوانی کے ذریعے بغاوت کریں گے۔ ان حکمرانوں کو کرسیوں سے نیچے گرا دیں گے۔ فوج کے اعلیٰ افسران نے

اندر گھس کر انہیں ذہنی مریض بنادیں گے۔

ایک اعلیٰ افسر نے کہا "ہم جانتے تھے کہ تم تمام ٹیلی پیتھی جاننے والے ایسا ہی ردعمل ظاہر کرو گے۔ تمہیں یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ہم میں سے کسی ایک کو بھی ذہنی یا جسمانی نقصان پہنچے گا تو اسی وقت تم سب کو گولی ماردی جائے گی۔"

دوسرے اعلیٰ افسر نے کہا "تم لوگوں نے اپنے ٹیلی پیتھی کے علم سے اپنے ملک کو کوئی فائدہ نہیں پہنچایا۔ تم سب نااہل ہو تمہارے سامنے دو ہی راستے ہیں کہ ٹیلی پیتھی سے محروم ہوکر زندہ رہو یا اپنی ٹیلی پیتھی سمیت مرجاؤ۔"

انہوں نے لیزی گارڈ اور کینی بال کو سخت پابندیوں میں رکھا تھا۔ وہ بغاوت نہیں کرسکتے تھے لیکن وائزمین کو جیسے ہی معلوم ہوا کہ اسے اس کے اپنے بنگلے میں نظر بند کیا گیا ہے اس نے اپنے اکابرین اور اپنے فوجی افسروں سے رابطہ نہیں کیا۔ یہ سمجھ گیا کہ اس بنگلے میں رہے گا تو ہر حال میں ٹیلی پیتھی سے محروم کردیا جائے گا۔

بڑی سخت پابندیاں عائد کی گئی تھیں۔ وائزمین کے ملازمین کی چھٹی کردی گئی تھی۔ یوگا جاننے والے گارڈز اس کا کھانا اور ضرورت کی دوسری چیزیں اس کے پاس پہنچاتے تھے۔

ایک گارڈ رات کا کھانا لے کر جونہی اندر آیا۔ اس نے ایک چاقو سے اسے زخمی کردیا۔ اسے چیخنے کا موقع بھی نہیں ملا۔ اس یوگا جاننے والے کے دماغ پر قبضہ جما کر اس سے تمام ہتھیار لیے اور پھر خاموشی سے ہلاک کرکے کوٹھی کے باہر آگیا۔ وہ بغاوت کے نتیجے میں یوں بھی مارا جانے والا تھا۔ تو اپنی آزادی کے لیے جدوجہد کرتے ہوئے مرنا چاہتا تھا۔ ایسے لوگ مرجاتے ہیں یا میدان مار لیتے ہیں۔

وائزمین نے میدان مارلیا۔ بنگلے کے باہر نیم تاریکی اور نیم روشنی میں چھپ کر تین مزید گارڈز کو ہلاک کیا پھر وہاں سے فرار ہوگیا۔ اس کے فرار ہونے سے تمام فوجی افسران الرٹ ہوگئے۔ دوسرے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو ان کے بنگلوں سے نکال کر آہنی سلاخوں کے پیچھے بند کردیا گیا۔ وائزمین کو گرفتار کرنے کے لیے شہر کی ناکا بندی کردی گئی۔

لیزی گارڈ اور کینی بال کو اس خفیہ اڈے میں پہنچادیا گیا جہاں ٹرانسفارمر مشین تیار کی گئی تھی۔ وہاں منتخب کیے ہوئے دس افراد موجود تھے۔ وہ ایسی جگہ تھی۔ جہاں کوئی دوست اور دشمن نہیں پہنچ سکتا تھا پھر بھی وہ بہت محتاط تھے۔ انہوں نے سخت نگرانی میں اپنے دس منتخب افراد کو باری باری اس مشین سے گزارا۔ انہیں آزمایا۔ وہ سب بڑی کامیابی سے خیال خوانی کرنے لگے تھے۔ انہیں ایک ہفتے تک آبزرویشن میں رکھا گیا۔ انہیں طرح طرح سے آزمایا گیا پھر جب یقین ہوگیا کہ وہ سب پوری ذہانت سے خیال خوانی کرنے لگے ہیں۔ تب انہوں نے لیزی گارڈ اور کینی بال کو فائرنگ اسکواڈ کے سامنے پہنچادیا۔

جب کسی مجرم کو سزائے موت دی جاتی ہے تو اسے سات یا دس رائفل بردار سپاہیوں کے سامنے لاکر کھڑا کیا جاتا ہے۔ وہ سپاہی بیک وقت فائر کرتے ہیں پھر سات یا دس رائفلوں سے نکلنے والی گولیاں اس مجرم کو چھلنی کردیتی ہیں۔ لیزی گارڈ اور کینی بال نے خوف سے کانپتے ہوئے پوچھا "ہمارا جرم کیا ہے؟ ٹیلی پیتھی کے ذریعے اپنے ملک کی خدمت کرتے رہے ہیں۔ ہم آپ سے وفاداری کرتے آئے ہیں۔"

ان سے کہا گیا "تم نے کیا وفاداری کی ہے؟ ہمارے اعتماد کو دھوکا دیتے رہے ہو۔ ٹیلی پیتھی کی دنیا میں اپنی نااہلی سے ہمیں دوسروں سے کم تر بناتے رہے ہو۔ ایک ٹرانسفارمر مشین کو تیار ہونے سے نہ روک سکے۔ تم نے چین کے سامنے ہمیں چھوٹا بنادیا تھا۔ اگر ہمارے پاس مشین کا نقشہ نہ ہوتا اور ہم نئی مشین تیار نہ کرتے تو ہمیشہ کے لیے چین کے سامنے سکڑ کر رہ جاتے۔ تم میں سے کسی نے ٹیلی پیتھی سیکھنے کے بعد کوئی کارنامہ انجام نہیں دیا۔"

"اگر تم میں سے کسی کی نمایاں کارکردگی ہوتی تو ہم برین واش کرکے اسے آزاد چھوڑ دیتے۔ تمہاری نمایاں کارکردگی کے صلے میں تمہیں زندگی دی جاتی ہے مگر تم سب نے ہمیں بہت مایوس کیا ہے۔ اب جہنم میں جاؤ۔"

انہیں گولی ماردی گئی۔ اب پرانے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی ضرورت نہیں رہی تھی۔ ان سب کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا تھا۔ دس نئے ٹیلی پیتھی جاننے والے پیدا ہوگئے تھے۔ ان سے یہ کہہ دیا گیا تھا کہ انہیں ساری زندگی آہنی سلاخوں کے درمیان ایسی جگہ قید رکھا جائے گا۔ جہاں دنیا کا کوئی ٹیلی پیتھی جاننے والا بھی نہیں پہنچ سکے گا۔"

وہ ائرکنڈیشنڈ قید خانے میں عیش و آرام سے رہیں گے۔ وہاں ان کی ہر ضرورت پوری کی جائے گی لیکن ساری دنیا سے ان کا رشتہ ٹوٹ جائے گا۔ صرف چند مسلح گارڈز سے ان کا رابطہ رہے گا۔ وہ تمام گارڈز یوگا کے ماہر ہوں گے۔ وہ ٹیلی پیتھی کے ذریعے کبھی ٹریپ نہیں کیے جاسکیں گے۔

ان دس ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو ایک وسیع و عریض انڈر گراؤنڈ پر عیش قید خانے میں پہنچادیا گیا۔ وہاں جگہ جگہ خفیہ کیمرے اور مائیکرو فون لگے ہوئے تھے۔ وہاں سے دور ایک آرمی بیس میں ان کی ایک ایک حرکت دیکھی جاسکتی تھی اور ان کی باتیں سنی جاسکتی تھیں۔

انہیں دنیا سے دور کردیے جانے کے باوجود تمام دنیاوی

معلومات فراہم کرنے کے انتظامات کیے گئے تھے۔ ٹی وی، کمپیوٹرز اور جدید ٹیکنالوجی کا تمام سامان وہاں موجود تھا۔ وہ ٹیلی پیتھی جاننے والے وہاں بیٹھے بیٹھے دنیا کے تمام ممالک کے حکمرانوں، فوجی افسروں اور دوسری اہم شخصیات کو ٹی وی اسکرین پر دیکھ سکتے تھے۔ ریڈیو کے ذریعے ان کی آوازیں سن سکتے تھے اور کمپیوٹر کے ذریعے ان کے بارے میں اہم معلومات حاصل کرسکتے تھے۔

ان سے کہا گیا تھا کہ جن ممالک میں ٹرانسفارمر مشینیں تیار کی گئی ہیں۔ وہاں کے اہم افراد کے دماغوں میں پہنچتے رہیں۔ وہ بھی کسی کو خیال خوانی کے ذریعے مخاطب نہ کریں۔ یہ کسی کو کبھی معلوم نہ ہو کہ دس پراسرار ٹیلی پیتھی جاننے والے امریکا میں موجود ہیں۔

وہ مزید ٹیلی پیتھی جاننے والے پیدا کر رہے تھے۔ ان دس افراد سے کہا گیا تھا کہ ان میں سے ہر ایک کے پانچ ٹیلی پیتھی جاننے والے ماتحت ہوں گے۔ اس طرح پچاس ٹیلی پیتھی جاننے والے بظاہر آزاد رہیں گے لیکن ان دس ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے معمول رہا کریں گے۔ ان دس ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے پیدائشی نام تھے لیکن انہیں نمبروں سے مخاطب کیا جاتا تھا۔ وہ ایک نمبر سے دس نمبر تک تھے۔

اس بار امریکی اکابرین نے اپنے ٹیلی پیتھی جاننے والوں پر بڑی فولادی گرفت رکھی تھی۔ کم از کم وہ دس ٹیلی پیتھی جاننے والے کسی کی نظروں میں نہیں آسکتے تھے۔ کوئی مخالف ٹیلی پیتھی جاننے والا انہیں ٹریپ نہیں کرسکتا تھا اور نہ ہی وہ دس ٹیلی پیتھی جاننے والے اپنے اکابرین سے بغاوت کرسکتے تھے۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ انہیں امریکا کے کس علاقے میں رکھا گیا ہے۔ وہ بھی کسی کو اس جیل کا پتا نہیں بتا سکتے تھے۔

وہ تمام نئے ٹیلی پیتھی جاننے والے یہ سمجھ گئے تھے کہ وہ اپنے اکابرین کے وفادار اور محب وطن بن کر نہیں رہیں گے تو وہ دس پراسرار ٹیلی پیتھی جاننے والے انہیں خیال خوانی کے ذریعے ہلاک کردیں گے اور وہ دس ٹیلی پیتھی جاننے والے بھی اپنے پچھلے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کا انجام دیکھ چکے تھے۔ یہ اچھی طرح سمجھ گئے تھے کہ بہترین کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کریں گے تو انہیں بھی گولی ماردی جائے گی۔ وہ اپنی سلامتی کے لیے اہم معلومات حاصل کر رہے تھے۔

جلد ہی نمبر ون نے بتایا کہ روس میں ٹرانسفارمر مشین تیار ہوچکی ہے۔ تیج پال اور ان کے ساتھیوں کے تعاون سے وہاں ٹیلی پیتھی جاننے والے پیدا کیے جا رہے ہیں۔

نمبر ٹو نے بتایا کہ اسرائیل میں الپا اور وہاں کے آرمی افسران کے درمیان جھگڑا ہو رہا ہے۔ الپا نے اپنی محنت سے وہ مشین تیار کرائی تھی لیکن آرمی والوں نے وہ مشین اس سے چھین لی تھی۔ اسرائیل میں الپا کا سب سے بڑا مخالف ایک آرمی افسر بن بورین تھا۔ الپا آرمی افسران کی زیادتی سے بد دل ہو کر خاموشی اختیار کرچکی تھی اور شاید اپنا ملک چھوڑ کر کسی دوسرے ملک میں چلی گئی تھی۔ امریکی اکابرین کو یہ معلوم تھا کہ اسرائیل اور روس میں ٹرانسفارمر مشینیں تیار ہوچکی ہیں لیکن اب اپنے دس ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے ذریعے انہیں اندر کی باتیں معلوم ہو رہی تھیں۔

نمبر ٹو سے کہا گیا کہ وہ الپا اور بن بورین کے جھگڑوں سے فائدہ اٹھائے۔ کسی طرح اس مشین کو تباہ کردے یا ان کے نئے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو ٹریپ کرے۔

نمبر ون نے کہا "ابھی نئی معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ تیج پال کے ٹیلی پیتھی جاننے والوں میں ایک بڈی رابرٹ ہے۔ وہ فرینکفرٹ کے ایک اسپتال میں بیمار پڑا ہوا ہے۔ اس کے ساتھی اسے وہاں سے ماسکو لے جانے والے ہیں۔ میں اس سے پہلے بڈی رابرٹ کے دماغ میں پہنچنے کی کوشش کر رہا ہوں۔"

ان دس افراد کے انچارج افسر نے خوش ہو کر کہا "تم سب بہت اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہو۔ تم بڈی رابرٹ کے دماغ میں پہنچ کر تیج پال کی ٹیم کے اندر رازداری سے جگہ بنا سکتے ہو۔"

نمبر ٹو کو حکم دیا گیا کہ وہ اسرائیل میں بن بورین کی مصروفیات پر گہری نظر رکھے اور جو بھی نیا ٹیلی پیتھی جاننے والا پیدا کیا جائے اسے ٹریپ کرنے کی کوشش کرے۔

نمبر تین نے اطلاع دی کہ اسکاٹ لینڈ یارڈ میں ٹرانسفارمر مشین تیار ہوچکی ہے۔ وہ لوگ تھری بی کے تعاون سے اپنے نامور اور تجربے کار جاسوسوں کو ٹیلی پیتھی سکھا رہے ہیں۔

وہ چین کو اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتے تھے۔ انہوں نے اپنے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو حکم دیا تھا کہ وہ ان چینی ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کریں۔ وہاں بابا صاحب کے ادارے کی ایک شاخ قائم کی جا رہی ہے۔ یہ معلوم کیا جائے کہ وہ ادارہ وہاں کیا کر رہا ہے؟

یہ سمجھا جا رہا تھا کہ چین میں ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی فوج تیار کی جا رہی ہے۔ جبکہ ایسا نہیں تھا۔ وہ بہت محتاط تھے۔ صرف اتنے ہی ٹیلی پیتھی جاننے والے پیدا کر رہے تھے۔ جنہیں وہ اپنے کنٹرول میں رکھ سکیں۔ کوئی چینی ٹیلی پیتھی جاننے والا اپنے ملک سے باہر نکل کر اب تک کسی ملک میں نہیں گیا تھا۔ یہ توقع کی جا رہی تھی کہ ٹیلی پیتھی جاننے والے چینی جاسوس مختلف ملکوں میں دیکھے جائیں گے لیکن تین ماہ گزرنے کے باوجود کسی ملک میں کوئی چینی جاسوس دیکھا نہیں گیا تھا۔

یہ ضروری نہیں تھا کہ کوئی چینی ٹیلی پیتھی جاننے والا اپنے ملک سے باہر جاتا۔ وہ خیال خوانی کرنے والے چینی اپنے ملک میں بیٹھے ہی بیٹھے مختلف ملکوں کے اہم افراد کو ٹریپ کر رہے تھے اور ان کے دماغوں سے اہم معلومات حاصل کرتے رہتے تھے۔

امریکی یا کوئی بھی ٹیلی پیتھی جاننے والا یہ معلوم نہیں کر سکتا تھا کہ چین میں کیا ہو رہا ہے؟ اور ان کے خیال خوانی کرنے والے کس قدر رازداری سے دوسرے ملکوں میں اپنا کام کر رہے ہیں۔ ایک ماہ بعد نمبر پانچ نے بتایا کہ فرانس میں ٹرانسفارمر مشین تیار ہوچکی ہے۔ اب تو کہیں بھی یہ مشین تیار کی جاسکتی تھی۔ بابا صاحب کے ادارے نے اس مشین کے نقشے کو عام کردیا تھا لیکن فرانس میں وائزمین کے تعاون سے مشین تیار کی گئی تھی۔

وائزمین ٹرانسفارمر مشین کا ماہر مکینک تھا۔ وہ کئی بار امریکا میں مشین تیار کرچکا تھا۔ اس مشین کے نقشے کی ایک کاپی اس کے پاس رکھی ہوئی تھی۔ اس نقشے کے ذریعے اس نے فرانس میں لاکھوں ڈالر کمائے تھے اور وہاں ٹیلی پیتھی کے شعبے میں ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ بن گیا تھا۔

یہ کامیابی حاصل کرنے کے بعد اس نے خیال خوانی کے ذریعے امریکی فوج کے اعلیٰ افسران کو مخاطب کیا اور کہا "تم نے تمام سابقہ ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اگر میں حوصلہ کرکے فرار نہ ہوتا تو اس دنیا کی رنگینیوں سے محروم ہوجاتا۔ جن لوگوں کو تم نے ہلاک کیا۔ وہ ہمارے امریکی تھے۔ اگرچہ انہوں نے نمایاں کارکردگی نہیں دکھائی تھی۔ تاہم وہ امریکا کے وفادار تھے۔ تم زیادہ سے زیادہ انہیں ٹیلی پیتھی سے محروم کردیتے ان کی زندگی تو نہ چھینتے لیکن تم بڑے کمینے ہو۔"

اعلیٰ افسر نے کہا "کتے دور سے بھونکتے ہیں۔ تم دور جاکر گالیاں دے رہے ہو۔ ہم نے جنہیں ہلاک کیا، ہوسکتا ہے کہ وہ محب وطن ہوں مگر تم نہیں ہو۔ تم بدترین غدار ہو۔ ہمارے ملک سے مشین کا نقشہ چرا کر فرانس لے گئے ہو۔ کبھی تو ہمارے ہاتھ آؤ گے پھر ہم تمہارا مزاج پوچھیں گے۔"

"ابھی تو میں تمہارا مزاج پوچھ رہا ہوں۔ تم اپنے دس ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے سلسلے میں بڑی رازداری سے کام لے رہے ہو۔ میں گھر کا بھیدی ہوں۔ تمہاری لنکا ڈھانے والا ہوں۔ دنیا کے تمام ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو یہ بتاؤں گا کہ تمہارے دس ٹیلی پیتھی جاننے والے بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ انہیں انڈر گراؤنڈ رکھا گیا ہے۔ وہ اپنی آواز کسی کو نہیں سناتے ہیں۔ کوئی ان کے دماغوں تک نہیں پہنچ سکے گا۔ یہ تمام ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے لیے ایک چیلنج ہوگا۔"

"تمہارے یہ کہنے سے مخالف ٹیلی پیتھی جاننے والے اس چیلنج کو قبول کریں گے لیکن سر توڑ کوشش کرنے کے باوجود ہمارے ان اہم خیال خوانی کرنے والوں تک نہیں پہنچ پائیں گے۔ تم ایک امریکی ہو۔ اب بھی اپنی وفاداری کا ثبوت دے سکتے ہو۔ ہم سے سمجھوتا کرو اور ان دس ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے بارے میں کسی کو نہ بتاؤ۔"

وائزمین نے جواب میں قہقہہ لگا کر رابطہ ختم کردیا۔

○☆○

کرونا ٹرین میں پانی پینے کے بعد کمزوری میں مبتلا ہو کر بے ہوش ہوگئی تھی۔ پارس نے اسے دونوں بازوؤں میں اٹھا کر برتھ پر لٹا دیا تھا پھر اوور کوٹ پہن کر سر پر فیلٹ ہیٹ رکھ کر زیر لب کہا تھا "سوری! برے وقت میں تمہارا ساتھ چھوڑ رہا ہوں۔ تم ٹیلی پیتھی کے ذریعے روس کی ملکہ بننا چاہتی تھیں۔ آئندہ ہماری ملاقات ماسکو میں ہوگی۔"

یہ کہہ کر وہ کیبن کا دروازہ بند کرکے ٹرین سے اترا اور اسٹیشن کے ویٹنگ روم میں آکر بیٹھ گیا۔ اسے اب ہر لمحہ کرونا کی نگرانی کرنی تھی۔ دشمن اس کے کمزور دماغ میں آنے والے تھے۔ وہ ٹرین کی اسی بوگی کے ایک کیبن میں موجود تھے۔ جبکہ وہ بے چارے دشمن نہیں تھے۔ تیج پال کے ٹیلی پیتھی جاننے والوں نے وہاں چار مسافروں کو اپنا آلہ کار بنایا تھا۔ مائیک مورو نے جوزف وہسکی سے کہا "بہت دیر ہوچکی ہے۔ کرونا نے کھانا کھا کر وہ پانی پی لیا ہوگا کیا اس کے دماغ میں جاکر صورت حال معلوم کی جائے؟"

جوزف وہسکی نے کہا "اگر اس نے وہ پانی نہیں پیا ہوگا تو ہماری سوچ کی لہروں کو محسوس کرکے محتاط ہوجائے گی۔ بڑی چالباز ہے۔ ایک بار میری گرفت سے نکل گئی تھی۔ دوسری بار بڈی رابرٹ کو دماغی کمزوری میں مبتلا کردیا ہے۔ ہمیں اس کے دماغ میں نہیں جانا چاہیے۔ ہمارا ایک آلہ کار وہاں جائے گا۔ کسی بہانے سے اس کے کیبن کا دروازہ کھول کر اسے دیکھے گا۔ تب ہمیں معلوم ہوجائے گا کہ وہ کس حال میں ہے۔"

ان دونوں نے دو آلہ کاروں کے دماغوں پر قبضہ جمایا۔ وہ آلہ کار ان کی مرضی کے مطابق اپنے کیبن سے نکل کر کرونا کے کیبن کے پاس آئے۔ ایک نے دروازے پر دستک دی۔ اندر سے جواب نہیں ملا۔

اس نے دوبارہ دستک دی پھر جواب نہ پا کر ہینڈل کو پکڑ کر ذرا سا دباؤ ڈالا تو دروازہ کھل گیا۔ انہوں نے پوری طرح اسے کھول کر دیکھا۔ اندر کھانے کی جھوٹی پلیٹیں میز پر رکھی

ہوئی تھیں۔ پانی کی بوتل آدھی سے زیادہ خالی ہوگئی تھی اور وہ پانی پینے والی ایک برتھ پر بے خبر سو رہی تھی۔

مائیک مورو نے کہا "تھینکس گاڈ! اب یہ ہمارے شکنجے میں آجائے گی۔ اس کتیا نے ہمیں بہت پریشان کیا ہے۔ بڈی رابرٹ کو دماغی مریض بنا کر ہمارے لیے بڑے مسائل پیدا کیے ہیں۔"

جوزف وہسکی یہ نہیں جانتا تھا کہ کرونا اور پارس اس کے دماغ میں پہنچتے رہتے ہیں۔ وہ ان کا معمول تھا۔ معمول ہونے کے باوجود پارس کی مرضی کے مطابق کرونا سے دشمنی کر رہا تھا۔

انہوں نے قریب آکر کرونا کا معائنہ کیا۔ ایک نے کہا "اس نے پانی کچھ زیادہ پی لیا ہے۔ بے ہوش ہوگئی ہے دوا کی زیادہ مقدار اسے نقصان پہنچا سکتی ہے۔ اسے طبی امداد پہنچانا چاہیے۔"

ٹرین اس اسٹیشن میں کھڑی ہوئی تھی۔ انہوں نے اسٹیشن ماسٹر سے طبی امداد طلب کی۔ کرونا کو ایک اسٹریچر میں لٹا کر ٹرین سے اتارا گیا پھر وہ اسے ایک ایمبولینس میں اسپتال لے گئے۔ پارس خیال خوانی کے ذریعے جوزف وہسکی کے اندر موجود تھا۔ ان کی مصروفیات دیکھ رہا تھا۔ وہ لوگ کرونا کے دماغ میں پہنچ کر اس کے خیالات پڑھ رہے تھے۔ پارس بہت پہلے ہی کرونا کے چور خیالات والے خانے کو مقفل کر چکا تھا۔ اگر ایسا نہ کرتا تو یہ بہت بڑا راز کھل جاتا کہ تیج پال کا ایک اہم ٹیلی پیتھی جاننے والا کرونا کا معمول اور محکوم بنا ہوا ہے۔

ابھی وہ یہ راز معلوم نہیں کر سکتے تھے۔ کرونا کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہے تھے۔ اس کے بعد اسے تنویمی عمل کے ذریعے اپنی معمولہ بنانے والے تھے۔ وہ ایسے وقت اس کے چور خیالات پڑھ سکتے تھے۔

بیزون خیال خوانی کے ذریعے بڈی رابرٹ کی نگرانی کر رہا تھا۔ اسے یہ خوش خبری سنائی گئی کہ کرونا کو ٹریپ کر لیا گیا ہے۔ وہ خیال خوانی کے قابل نہیں رہی ہے۔ اب وہ بڈی رابرٹ کے اندر نہ آسکے گی اور نہ اسے کوئی نقصان پہنچا سکے گی۔ یہ اطمینان حاصل ہونے کے بعد بیزون بھی کرونا کے اندر چلا آیا۔

تیج پال کو بھی یہ خوش خبری سنائی گئی تھی۔ اس نے کہا "کرونا جیسے ہی ہوش میں آئے اسے ہپناٹائز کرو۔ اس کام میں دیر نہ کرو۔ وہ الپا کو دھوکا دے کر اسرائیل سے آئی ہے۔ وہ اسے ڈھونڈ رہی ہوگی۔ اس وقت اسے بھی کرونا کے دماغ میں جگہ مل سکتی ہے۔ الپا کو اس کے اندر پہنچنے کا موقع نہ دو۔"

مائیک مورو نے کہا "یہ ہوش میں آرہی ہے۔ تم اطمینان رکھو۔ ہم وقت ضائع نہیں کریں گے۔"

تیج پال نے پوچھا "کرونا کا ساتھی کہاں ہے؟ وہ اس کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ کیا اسے نظر انداز کر رہے ہو؟"

جوزف وہسکی نے کہا "جب ہم کرونا کے کیبن میں گئے، وہ اکیلی تھی۔ ہم نے اس کے ساتھی کو اس ٹرین میں تلاش کیا تھا لیکن وہ کہیں نظر نہیں آیا۔"

"تم سب بڈی رابرٹ کی دماغی کمزوری سے پریشان ہوگئے تھے اور کرونا کو ٹریپ کرنے کی کوششیں کر رہے تھے۔ تم اپنی کوششوں میں کامیاب ہوگئے لیکن اس دوران میں اس کے ساتھی کو نظر انداز کرتے رہے۔"

"ہم نے نظر انداز نہیں کیا تھا۔ ہمیں یقین تھا کہ وہ کرونا کے ساتھ کھانے کے بعد پانی پیے گا تو اس کی طرح دماغی کمزوری میں مبتلا ہوجائے گا لیکن اس نے پانی نہیں پیا ہے۔"

تیج پال نے کہا "وہ کوئی بہت پر اسرار اور چالباز ہے۔ اس نے فرینکفرٹ میں کرونا کو بڈی کے حملے سے بچایا تھا پھر تم لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہونے کے لیے اس کے ساتھ مشرقی جرمنی جا رہا تھا۔ مجھے شبہ ہے کہ وہ پر اسرار شخص ٹیلی پیتھی جانتا ہوگا اور اب کرونا کے دماغ میں رہ کر تم لوگوں کی مصروفیات کو سمجھ رہا ہوگا۔"

"وہ ٹیلی پیتھی نہیں جانتا ہے۔ فرینکفرٹ میں بڈی نے کرونا کو گولی مار کر زخمی کرنا چاہا تھا۔ اس شخص نے بڈی سے مقابلہ کرکے اس کا ریوالور چھین لیا تھا۔ وہ چاہتا تو کرونا کی طرح وہ بھی بڈی کو کمزور بنا کر اسے ہپناٹائز کر سکتا تھا لیکن ایسا صرف کرونا نے کیا تھا۔"

بیزون نے کہا "میں بھی اس شخص کو سمجھنے کی کوششیں کرتا رہا ہوں۔ وہ کرونا کا عاشق ہے۔ دلیر ہے۔ اس لیے کرونا نے اسے اپنا باڈی گارڈ بنا کر رکھا تھا۔"

تیج پال نے کہا "کچھ بھی ہو۔ میں اس شخص کی طرف سے مطمئن نہیں ہوں۔ وہ آئندہ ہمارے لیے مصیبت بن سکتا ہے کرونا کو ہپناٹائز کرنے سے پہلے خاموشی سے اس کے دماغ میں موجود رہو اور یہ معلوم کرنے کی کوششیں کرتے رہو کہ کوئی اس کے دماغ میں چھپا ہوا ہے یا نہیں؟ الپا کی طرح وہ شخص بھی کرونا کے اندر رہ کر تم لوگوں کے تنویمی عمل کو ناکام بنا سکتا ہے۔"

کرونا اسپتال میں تھی۔ ہوش میں آنے کے بعد پریشان ہو کر سوچ رہی تھی کہ ٹرین میں سفر کر رہی تھی۔ وہاں اسپتال کیسے پہنچ گئی ہے؟ اس کا ساتھی کہاں ہے؟

ایک نرس اسے دوا کھلانے اور انجکشن دینے آئی۔ [illegible] نے پوچھا "میرا ہزبینڈ کہاں ہے؟"

نرس نے کہا "تمہارے ساتھ تمہارا ہزبینڈ یا کوئی رشتہ دار نہیں تھا۔ ٹرین کے دو مسافر اور پولیس والے تمہیں یہاں چھوڑ گئے ہیں۔"

وہ پریشان ہو رہی تھی کہ ایسے وقت پارس اسے چھوڑ کر کہاں چلا گیا ہے۔ بیزون وغیرہ خاموشی سے اس کے خیالات پڑھ رہے تھے۔ اس کے خیالات کہہ رہے تھے کہ اس نے دشمنوں سے محفوظ رہنے کے لیے ایک شخص کو اپنا شوہر بنا لیا تھا۔ وہ شخص پہلے پاگل خانے میں تھا۔ علاج ہونے کے بعد اسے پاگل خانے سے چھٹی دے دی گئی تھی۔ اس کے باوجود وہ ایب نارمل تھا۔ وہ کبھی کبھی غیب کی باتیں بتایا کرتا تھا۔ بہت دلیر تھا۔ اس کے بہت کام آتا رہا تھا۔ پتا نہیں وہ کہاں چلا گیا ہے۔

بیزون، مائیک مورو اور جوزف وہسکی کرید کرید کر اس سے سوالات کر رہے تھے اور اس کے جوابات تیج پال کو سنا رہے تھے۔ تیج پال نے کہا "کرونا سے اس کے جسمانی تعلقات تھے۔ وہ اسے اپنی خیال خوانی کے متعلق بتا سکتا تھا شاید اس لیے نہ بتایا ہو کہ عورت کو راز دار نہ بنانا چاہتا ہو یا اس کے ارادے کچھ اور ہوں۔ بہرحال ہم اس الجھن میں رہیں گے تو الپا اس مکار لڑکی کے دماغ میں پہنچ جائے گی۔ ابھی اسے ہپناٹائز کرو۔ اس کے دماغ کو لاک کردو پھر خاموشی سے معلوم کرتے رہو کہ کرونا پر تم لوگوں کا تنویمی عمل کس حد تک کامیاب رہا ہے۔ یہ رفتہ رفتہ معلوم ہوتا رہے گا کہ کوئی اس کے دماغ میں آرہا ہے یا نہیں؟ جب تک ہمیں کامیابی کا یقین نہیں ہوگا۔ تب تک تم سب اس سے دور ہی دور رہو گے۔"

وہ کرونا پر تنویمی عمل کرنے لگے۔ انہوں نے اسے اپنی معمولہ اور تابعدار بنا کر ایک مخصوص آواز اور لہجے کے ذریعے اس کے دماغ کو لاک کردیا۔ پارس نے تنویمی عمل کے دوران میں کوئی مداخلت نہیں کی۔ جس آواز اور لہجے کے ذریعے اس کے دماغ کو لاک کیا گیا تھا۔ صرف اسے یاد کرلیا۔ وہ اس کے ذریعے ضرورت کے وقت اس کے اندر جا سکتا تھا۔ وہ کرونا کے دماغ سے چلا آیا۔

تیج پال کے تمام ٹیلی پیتھی جاننے والے بھی مطمئن ہو کر کرونا کے دماغ سے نکل گئے۔ وہ آئندہ اس کے دماغ میں باری باری جانے والے تھے۔ بڈی رابرٹ فرینکفرٹ کے اسپتال میں تھا۔ اب اس کی حالت سنبھل گئی تھی۔ وہ اس کے دماغ کو بھی تنویمی عمل کے ذریعے لاک کرنے لگے۔ اس وقت پارس پھر ان کے درمیان موجود رہا تھا۔

وہ سب نہیں جانتے تھے کہ ایک اور اجنبی بڈی رابرٹ کے دماغ تک پہنچا ہوا ہے۔ وہ دس امریکی ٹیلی پیتھی جاننے والوں میں سے ایک تھا۔ نمبر ون کہلاتا تھا۔ وہ نمبر ون اتفاق سے اس اسٹیٹ ایجنٹ کے دماغ تک پہنچ گیا تھا۔ جس نے کرونا کو فرینکفرٹ کا ایک بنگلا کرائے پر دیا تھا۔ اس کے خیالات سے پتا چلا کہ کوئی شخص (پارس) مالک مکان بن کر کرونا کے پاس گیا تھا پھر اس کا شوہر بن کر اس کے ساتھ رہنے لگا تھا پھر ایک اور شخص (بڈی رابرٹ) کرونا سے ملنے آیا تھا۔ اس کے چند گھنٹوں کے بعد اس اسٹیٹ ایجنٹ کو معلوم ہوا تھا کہ بڈی رابرٹ بہت بری حالت میں بنگلے کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ اسے اسپتال پہنچانا چاہیے۔

دراصل بیزون اس اسٹیٹ ایجنٹ کے دماغ میں تھا۔ اس کے ذریعے بڈی رابرٹ کو اسپتال پہنچانا چاہتا تھا۔ بعد میں نمبر ون نے یہ ساری باتیں معلوم کی تھیں۔ وہ اس اسٹیٹ ایجنٹ کے ذریعے اسپتال پہنچ گیا تھا پھر اسپتال کے ڈاکٹر اور نرسوں کے اندر پہنچ کر اس نے بڈی رابرٹ کی آواز سنی تھی۔ اس کے خیالات پڑھنے کے بعد اسے معلوم ہوا کہ وہ تیج پال کی ٹیم سے تعلق رکھتا ہے۔ انہوں نے روس میں کس طرح ٹرانسفارمر مشین تیار کی ہے اور کس طرح تمام روسی اکابرین کو اپنا معمول بنایا ہے۔ یہ ساری معلومات نمبر ون حاصل کر چکا تھا۔ اس نے وہ مخصوص آواز اور لب ولہجہ بھی یاد کرلیا۔ جس کے ذریعے بڈی کے دماغ کو لاک کیا گیا تھا۔

نمبر ون یہاں تک کامیابی حاصل کرنے کے باوجود کرونا تک نہ پہنچ سکا۔ اسے یہ معلوم ہوا تھا کہ وہ لوگ کرونا کو تلاش کر رہے ہیں لیکن یہ نہ معلوم ہوسکا کہ وہ اسے تلاش کرنے کے بعد اپنی معمولہ بنا چکے ہیں۔ نمبر ون کو یہ اطمینان تھا کہ وہ آئندہ بڈی کے اندر رہ کر کرونا اور روس میں ان کی مصروفیات کے بارے میں بہت کچھ معلوم کرتا رہے گا۔

پارس کی دوسری مصروفیات کا تعلق الپا اور بن بورین سے تھا۔ کرونا کے معاملات سے فرصت ملتے ہی وہ اسرائیل پہنچ گیا۔ وہاں الپا اور بن بورین کے درمیان ٹھنی ہوئی تھی۔ بن بورین فوج کا اعلیٰ افسر تھا۔ اس نے الپا کی لاعلمی میں ٹرانسفارمر مشین پر قبضہ جما لیا تھا۔ الپا نے وہاں کے اکابرین سے شکایت کی تھی۔ وہ مشین واپس حاصل کرنا چاہتی تھی لیکن اسرائیلی اکابرین الپا کی خدمات کے معترف ہونے کے باوجود وہ مشین اسے نہ دے سکے۔

الپا نے اپنے لوگوں کی بے مروتی سے دل برداشتہ ہو کر کہا تھا کہ میں نے برسوں تک تنہا اپنے ملک و قوم کی خدمت کی ہے۔ اب میں ریٹائر ہو کر لمبی چھٹی پر جا رہی ہوں۔ آپ لوگوں کے پاس ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی کمی نہیں ہوگی۔ بن بورین خیال خوانی کرنے والوں کی فوج بنا کر آپ لوگوں کی خدمت کرتا رہے گا۔"

الپا مشین سے دست بردار ہوگئی تھی۔ آپس میں جھگڑا کر کے اپنے ملک کو نقصان نہیں پہنچانا چاہتی تھی لیکن پارس نہیں چاہتا تھا کہ الپا اس سلسلے میں خاموشی اختیار کرلے۔ اس نے پھرانہیں آپس میں لڑنے پر مجبور کردیا۔

بن بورین نے مشین کے ذریعے پانچ ٹیلی پیتھی جاننے والے پیدا کیے تھے۔ پارس نے ان پانچوں کے دماغوں میں گھس کرانہیں بن بورین کے خلاف الپا کا حمایتی بنا دیا تھا۔

بن بورین نے الپا کو الزام دیا کہ وہ بظاہر ہمارے معاملات سے الگ ہوگئی ہے لیکن اندر ہی اندر ہمیں نقصان پہنچا رہی ہے۔ ہمارے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو اپنی طرف مائل کررہی ہے۔

الپا نے اپنے اکابرین کو یقین دلانے کی کوشش کی کہ وہ ایسا نہیں کررہی ہے۔ پارس دشمنی کررہا ہے اور بن بورین ٹیلی پیتھی کی دنیا میں اناڑی ہے۔ دشمن آئندہ بھی اس کے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو میری طرف مائل کرتا رہے گا یا اپنے مفادات کے لیے استعمال کرتا رہے گا تو ہمارے ملک کو ٹرانسفارمر مشین سے کبھی فائدہ نہیں پہنچے گا۔

بن بورین نے دعویٰ کیا کہ آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ آئندہ الپا اس کے ٹیلی پیتھی جاننے والوں تک نہیں پہنچ سکے گی۔ بن بورین کے چند خاص رازدار ٹیلی پیتھی جاننے والے تھے۔ ان سب نے یہ طے کیا کہ نہایت رازداری سے ایک ٹیلی پیتھی جاننے والا پیدا کریں گے۔ الپا کو اس کی خبر نہیں ہونے دیں گے۔ بن بورین اس بات سے بے خبر تھا کہ پارس اس کے خاص رازداروں کے دماغوں میں پہنچتا رہتا ہے۔ جب وہ مشین الپا کے پاس تھی۔ تب اس نے ان آرمی افسران کو ٹیلی پیتھی سکھائی تھی۔ اس وقت وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ افسران آئندہ اس کے دشمن بن جائیں گے۔

ان دنوں پارس سے اس کی گہری دوستی تھی اور پارس اس کے تمام ٹیلی پیتھی سیکھنے والوں کے دماغوں میں پہنچتا رہتا تھا۔ یہ بات بن بورین اور اس کے رازدار افسران نہیں جانتے تھے۔ انہوں نے جیکوب نامی ایک ذہین افسر کو بڑی رازداری سے ٹیلی پیتھی سکھائی۔ اسے ٹرانسفارمر مشین سے گزارنے کے بعد اس پر تنویمی عمل کرکے اسے اپنا معمول اور محکوم بنایا پھر اس کے دماغ کو لاک کردیا۔ ان کے اپنے دماغوں کے دروازے پارس کے لیے کھلے ہوئے تھے۔ وہ جیکوب کے دماغ کا دروازہ اس کے لیے بند نہیں کرسکتے تھے۔ اس نے بعد میں تنویمی عمل کے ذریعے جیکوب کے دماغ کو الٹ دیا۔ وہ کٹر یہودی تھا۔ اسے فلسطینی مجاہد بنا دیا۔

وہ مجاہد دوسرے دن ہیڈ کوارٹر سے فرار ہوگیا۔ اس نے فون کے ذریعے مجاہدین کی تنظیم کے ایک لیڈر سے رابطہ کیا پھر کہا "میں تمہارے لیے اجنبی ہوں لیکن میں فلسطین کی آزادی کی خاطر جہاد کرنے کے لیے ایک اسلامی ملک سے یہاں آیا ہوں۔ میرے پاس اس دنیا کا سب سے خطرناک ہتھیار ہے اور وہ ہتھیار ہے ٹیلی پیتھی۔ میں ابھی آرہا ہوں۔"

پارس نے جیکوب کے برین کو اچھی طرح واش کیا تھا۔ اس کی پچھلی تمام زندگی بھلا کر اسے مجاہد بنا دیا تھا اور وہ اپنے مجاہدانہ جذبے کے ساتھ خود ہی آگے بڑھ رہا تھا۔

پارس نے الپا کو مخاطب کیا۔ الپا نے اپنے ایک آلہ کار کی آواز سنائی پھر کہا "اس کے دماغ میں آؤ پھر بات کروں گی۔"

وہ پارس سے سہمی رہتی تھی۔ اسے اپنے دماغ میں نہیں آنے دیتی تھی۔ وہ اس آلہ کار کے دماغ میں پہنچ کر بولا "مجھ سے خوامخواہ ڈرتی ہو۔ میں تمہاری بھلائی چاہتا تھا۔ تمہاری ٹرانسفارمر مشین تمہیں واپس دلانا چاہتا تھا لیکن تم نے میرے دوستانہ جذبے کی قدر نہیں کی۔"

"میں تمہاری مکاریوں کو خوب سمجھتی ہوں۔ تمہاری محبت اور دوستی کے پیچھے بھی مکاریاں چھپی ہوتی ہیں۔ تم نے بن بورین کے پانچ ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو میرا حمایتی بنا کر پھر ایک نیا جھگڑا پیدا کیا ہے۔ بن بورین اور تمام اکابرین یقین سے کہہ رہے ہیں کہ میں انتقامی کارروائی کررہی ہوں۔ آئندہ بھی اس ملک میں جو ٹیلی پیتھی جاننے والے پیدا کیے جائیں گے۔ میں انہیں بھی اپنا معمول اور محکوم بنالوں گی۔"

"بے شک تمہیں یہی کرنا چاہیے۔ میں آئندہ بھی بن بورین کے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو تمہارا حمایتی بنا سکتا ہوں۔ وہ تم سے دشمنی مول لے کر کبھی اس مشین سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کرسکے گا۔"

"بکواس مت کرو۔ تم اس طرح ہمیں آپس میں لڑا رہے ہو۔ میں آئندہ ایسا نہیں ہونے دوں گی۔ میں نے سنا ہے بن بورین نے بڑے سخت انتظامات کیے ہیں۔ تم اس کے نئے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے دماغوں تک نہیں پہنچ سکو گے۔"

"میں تم لوگوں کی جڑوں تک پہنچا ہوا ہوں۔ جب چاہوں گا۔ جڑ سے اکھاڑ پھینکوں گا لیکن مجھے اس کھیل میں مزہ آرہا ہے۔ تم نے اپنی بیش بہا خدمات کے ذریعے اپنے ملک میں بہت عزت اور شہرت حاصل کی تھی۔ میں تمہارے اکابرین کی نظروں میں تمہیں گرا رہا ہوں۔ تمہیں مجبور کردیا ہے۔ تم اپنی یہودی قوم اور اپنے ملک کی خدمات سے خود ہی باز آگئی ہو۔ گمنامی کی زندگی گزار رہی ہو۔ شاید اپنا ملک چھوڑ کر جا چکی ہو۔ آگے بھی دیکھتی جاؤ کہ تمہارے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔"

"تم میرے خلاف جتنی انتقامی کارروائی کرچکے ہو۔ اس کے بعد اور کچھ نہیں کرسکو گے۔"

"میں تمہاری یہ خوش فہمی ابھی ختم کردیتا ہوں۔ ذرا اپنے اکابرین سے رابطہ کرو۔ ایک فلسطینی مجاہد انہیں حیران و پریشان کررہا ہے۔"

وہ نفرت سے بولی "یہ فلسطینی مجاہدین میرے سامنے کیڑے مکوڑے ہیں۔ میں بڑے بڑے دشمنوں سے نمٹتی رہتی ہوں۔ ان مٹی کے کیڑوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتی۔ ہمارے اکابرین ان فلسطینی باغیوں سے سیاسی طور پر نمٹتے رہتے ہیں۔ تم نے کہا تھا کہ میں ان مجاہدین کو اپنی مشین سے گزار کر ٹیلی پیتھی سکھاؤں۔ میں نے تمہارے اس مطالبے پر تھوک دیا تھا۔"

"تم نے آسمان کی طرف تھوکا تھا۔ وہ تھوک واپس تمہارے منہ پر آرہا ہے۔ تم جنہیں کیڑے مکوڑے کہہ رہی ہو وہ تمہارے ملک میں ٹیلی پیتھی کا پہاڑ بن رہے ہیں۔ یقین نہ ہو تو اپنے اکابرین سے پوچھ لو۔"

الپا نے ایک اعلیٰ حاکم سے رابطہ کیا پھر کہا "میں الپا بول رہی ہوں۔"

اعلیٰ حاکم نے دوسرے اکابرین سے کہا "الپا میرے دماغ میں آئی ہے۔"

ایک حاکم نے کہا "الپا...! تم چوبیس گھنٹوں میں دو بار ہم سے رابطہ قائم کیا کرتی تھیں مگر اب تم نے ہمیں بھلا دیا ہے۔ اپنے ملکی اور قومی فرائض کو بھول گئی ہو۔"

وہ بولی "میں پہلے اپنے ملک میں تنہا ایک ٹیلی پیتھی جاننے والی تھی۔ اب تو آپ کا بن بورین ٹیلی پیتھی کی فوج تیار کررہا ہے۔ اتنے سارے ٹیلی پیتھی جاننے والے آپ کے تمام مسائل حل کررہے ہوں گے۔"

ایک نے کہا "یہ مسائل کیا حل کریں گے اور زیادہ مسائل پیدا کررہے ہیں۔ جانتی ہو بن بورین نے کیا کیا ہے؟"

الپا نے پوچھا "کیا کیا ہے؟"

"اس نے ہماری ٹرانسفارمر مشین کے ذریعے ایک فلسطینی مجاہد کو ٹیلی پیتھی سکھائی ہے۔"

وہ حیرانی سے بولی "یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ اگرچہ بن بورین نادان ہے لیکن محب وطن ہے۔ میری طرح کٹر یہودی ہے۔ وہ کبھی کسی مسلمان کو ٹیلی پیتھی نہیں سکھائے گا۔"

"وہ بھی یہی کہہ رہا ہے۔ اس نے جیکوب نامی ایک ذہین افسر کو بڑی رازداری سے ٹیلی پیتھی سکھائی تھی وہ سیکھنے کے بعد ہیڈ کوارٹر سے فرار ہوگیا ہے۔"

الپا سوچ میں پڑ گئی پھر اس نے سب کی موجودگی میں بن بورین سے کہا کہ وہ وہاں ایک آلہ کار کے دماغ میں آئے اور اس کے سوالوں کا جواب دے۔

بن بورین نے اس آلہ کار کے ذریعے کہا "میں حیران ہوں کہ سخت پہرے اور رازداری کے باوجود کوئی دشمن ہمارے درمیان کیسے گھس آتا ہے؟"

وہ الپا کو مخاطب کرکے بولا "الپا...! میں نے تمہاری ٹرانسفارمر مشین تم سے چھین لی۔ مجھے یہ اعتماد تھا کہ اس مشین کے ذریعے تم سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتا رہوں گا لیکن بہتر کارکردگی دکھانا تو دور کی بات ہے۔ میں کسی دشمن کو اپنے اندر پہنچنے سے نہیں روک پا رہا ہوں۔ میرے اور تمہارے درمیان بدترین دشمنی ہوتی رہے۔ تب بھی ہم دونوں اپنے ملک اور اپنی قوم کے خلاف کوئی کام نہیں کریں گے۔"

"میں بھی یقین سے یہی کہتی ہوں کہ تم مجھ سے دشمنی کرسکتے ہو لیکن اپنے ملک اور اپنی قوم سے کبھی دشمنی نہیں کرو گے۔"

"شکریہ الپا...! جب وہ جیکوب ٹیلی پیتھی سیکھنے کے بعد یہاں سے فرار ہوگیا اور خود کو فلسطینی مجاہد کہنے لگا۔ تب مجھے یقین ہوگیا کہ تمہارا دشمن پارس ایسا کررہا ہے۔ میں تمام اکابرین کے سامنے اس مشین سے دستبردار ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔ آئندہ وہ ٹرانسفارمر مشین الپا کی نگرانی میں رہا کرے گی۔"

الپا نے کہا "بن بورین...! مجھے خوشی ہے کہ تم کھلے دل سے اپنی غلطی کا اعتراف کررہے ہو۔ ابھی ہمارا زیادہ نقصان نہیں ہوا ہے۔ صرف ایک ٹیلی پیتھی جاننے والے کو فلسطینی مجاہد بنا دیا گیا ہے۔ میں اسے ٹریپ کرکے پھر سے یہودی بنا دوں گی یا پھر اسے خاک میں ملا دوں گی۔ ہماری مشین سے کوئی دوسرا ٹیلی پیتھی جاننے والا مسلمان پیدا نہیں ہوگا۔"

اس کی بات ختم ہوتے ہی ایک ٹیلی پیتھی جاننے والے نے اس آلہ کار کی زبان سے کہا "میڈم الپا...! آپ مجھے پہچانتی ہیں۔ میں ان پانچ ٹیلی پیتھی جاننے والوں میں سے ہوں، جنہیں بن بورین نے ٹیلی پیتھی سکھائی تھی لیکن ہم پانچوں تمہارے حمایتی بن گئے تھے مگر افسوس اب ہمارا ذہن اور مزاج بدل گیا ہے۔ اب ہم یہودی نہیں رہے ہیں۔"

الپا نے پریشان ہوکر پوچھا "یہ کیا کہہ رہے ہو؟"

"ابھی تم نے کہا ہے کہ تم یہاں پھر کوئی ٹیلی پیتھی جاننے والا مسلمان پیدا نہیں ہونے دو گی مگر تمہارے لیے افسوس کی بات ہے اور ہمارے لیے فخر کی بات ہے کہ ہم پانچوں فلسطینی مجاہدین بن چکے ہیں۔"

الپا نے کہا "اوہ گاڈ! کیا پارس نے تم پانچوں کے دماغوں

کو بھی الٹ دیا ہے؟"

"یہ ہم نہیں جانتے۔ تمہیں اتنا جان لینا چاہیے کہ تم خدائی دعویٰ کر رہی تھیں کہ کسی کو پیدا نہیں ہونے دوں گی۔ آئندہ ایسا دعویٰ نہ کرنا اور اپنی ٹرانسفارمر مشین کو خوب سوچ سمجھ کر استعمال کرنا۔ اس مشین سے گزرنے والے تمہارے یہودی ہوں گے لیکن گزرنے کے بعد مسلمان ہو چکے ہوں گے۔"

اس کانفرنس ہال میں تھوڑی دیر کے لیے سناٹا چھا گیا پھر وہ اکابرین ایک ایک کرکے بولنے لگے۔ ایک نے کہا "ہم کبھی سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ ہمارے ملک کے باغی مسلمانوں میں ٹیلی پیتھی جاننے والے پیدا ہو جائیں گے۔"

دوسرے نے کہا "یہ تشویش کی بات ہے کہ ہماری ہی مشین سے ہمارے خلاف فلسطینی مجاہد پیدا کیے جا رہے ہیں۔"

تیسرے نے کہا "جن چھ یہودیوں کو فلسطینی مجاہد بنا دیا گیا ہے۔ انہیں پکڑ کر ان کے برین واش کیے جائیں یا انہیں گولی ماردی جائے اگر ایسا نہ ہو سکے تو پھر ٹرانسفارمر مشین کے ٹکڑے ٹکڑے کردو۔ یہ مشین ہمیں تباہ کر ڈالے گی۔"

ایک نے کہا "آپ حضرات خاموش رہیں۔ الپا اب تک بڑے بڑے دشمنوں سے نمٹتی آئی ہے۔ اس نے پارس جیسے مکار کو بھی کئی بار الو بنایا ہے۔ اس کی ہر دشمنی کا منہ توڑ جواب دیا ہے۔ اب الپا اور بن بورین میں دوستی ہو گئی ہے۔ ہمیں پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ کیوں الپا! میں درست کہہ رہا ہوں؟"

الپا نے کہا "میں نے ہمیشہ آپ لوگوں کے یقین اور اعتماد کے مطابق اپنے ملک اور اپنی قوم کو بڑے بڑے مصائب سے نکالا ہے۔ آپ حضرات پریشان نہ ہوں۔ میں پارس کی دشمنی کو ختم کرنے کی ہر ممکن کوشش کروں گی۔"

بن بورین نے کہا "میں ان نئے چھ فلسطینی مجاہدین کو کہیں روپوش رہنے اور تخریبی کارروائی کرنے کا موقع نہیں دوں گا۔ پورے فلسطین کی ناکا بندی کروں گا۔ وہ زیادہ دنوں تک کہیں چھپ کر نہیں رہ سکیں گے۔"

ایک ٹیلی پیتھی جاننے والے نے آلہ کار کی زبان سے کہا "پہلے میرا نام جیکوب تھا۔ اب میرا نام یعقوب ہے۔ میں وارننگ دیتا ہوں کہ یہاں مسلمانوں کے گھروں میں گھس کر ہمیں تلاش نہ کرنا۔ تم ایک مسلمان کے گھر میں گھسو گے۔ تو ہم دو یہودیوں کے گھروں کو ٹیلی پیتھی کے بارود سے اڑا دیں گے۔"

الپا نے کہا "جیکوب....! میں تم سے بحث نہیں کروں گی اور نہ ہی تمہیں نصیحت کروں گی کیونکہ تم پارس کے تنویمی عمل کے زیر اثر ہو۔ اپنے مذہب اور اپنی قوم کو بھول چکے ہو۔ میرے سمجھانے سے تم نہیں سمجھو گے۔ تمہارے دوسرے پانچ ساتھی بھی مجھے دشمن سمجھیں گے۔ میری کوشش یہی ہوگی کہ تمہیں کسی طرح گرفتار کروں اور تمہارا برین واش کرکے پھر تمہیں کٹر یہودی بنا دوں۔"

پھر اس نے اکابرین سے کہا "میں ابھی جا رہی ہوں۔ جب تک ہم مشین کو اچھی طرح محفوظ نہیں رکھیں گے اور جب تک یہ یقین نہیں کرلیں گے کہ پارس یا اور کوئی دشمن ہمارے درمیان گھس کر ہمیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔ تب تک ہم ٹرانسفارمر مشین کو استعمال نہیں کریں گے۔ کوئی نیا ٹیلی پیتھی جاننے والا پیدا نہیں کریں گے۔"

اس نے بن بورین کے دماغ میں آکر کہا "تمہارے جتنے خاص ٹیلی پیتھی جاننے والے رازدار ہیں۔ آئندہ انہیں رازدار نہ بناؤ۔ کسی معاملے میں ان پر بھروسا نہ کرو۔ پارس ان کے دماغوں میں گھسا رہتا ہے۔ اس لیے تمہارے ایسے اہم راز بھی معلوم کرلیتا ہے۔ جنہیں میں بھی معلوم نہیں کرسکتی۔"

وہ بولا "تم درست کہتی ہو۔ آئندہ دشمنوں کے حملوں سے بچنے کے لیے پہلے اپنا ہی محاسبہ سختی سے کرنا چاہیے۔ اب میں کسی بھی رازدار کو کچھ بتائے بغیر باری باری ان کے برین واش کروں گا پھر نئے لب و لہجے کے ساتھ ان کے دماغوں کو لاک کروں گا۔ اگر تم کہو تو اس مشین کو کسی دوسری جگہ منتقل کر دیا جائے۔"

"مشین وہیں ہیڈ کوارٹر میں محفوظ رہے گی۔ اب ہم دونوں اپنے تمام ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے برین واش کرکے ان کے دماغوں کو لاک کرتے رہیں گے۔ جہاں وہ مشین رہے گی۔ وہاں صرف ہمارے یوگا کے ماہر جا سکیں گے۔"

الپا' یہ اچھی طرح سمجھ رہی تھی کہ بن بورین کے راز دار ساتھیوں میں کچھ کمزوریاں ہیں۔ پارس ان ہی سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ جب تک اپنے تمام لوگوں کی کمزوریاں دور نہیں کی جائیں گی' تب تک پارس کی ہر سازش کامیاب ہوتی رہے گی۔

پارس بھی سمجھ رہا تھا کہ الپا آئندہ اس کے حملوں سے بچنے کے لیے کیسے اقدامات کرے گی۔ اس نے اپنے تمام ماتحتوں کو حکم دیا کہ وہ ہیڈ کوارٹر کے تمام اہم ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے اندر آتے جاتے رہا کریں۔ جب بھی ان کے برین واش کیے جائیں اور ان کے دماغوں کو لاک کیا جائے تو ایسے وقت اس کے ماتحتوں کو وہاں موجود رہنا چاہیے۔

اس نے الپا سے کہا "تم کتنی پریشان ہو رہی ہو۔ میرا راستہ روکنے کے لیے کیسے کیسے پاپڑ بیل رہی ہو اگر تم میرا ایک چھوٹا سا مطالبہ مان لیتیں اور فلسطینی مسلمانوں کو ٹیلی پیتھی سکھانے کے لیے راضی ہو جاتیں تو میری تمہاری دوستی قائم رہتی۔ وہ فلسطینی مسلمان تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچاتے۔ صرف اپنے حقوق حاصل کرتے لیکن تمہیں یہ گوارا نہیں تھا۔ دیکھ لو کہ تمہاری ضد کا نتیجہ کیا نکل رہا ہے؟ اس وقت سے اب تک تم نے یا بن بورین نے اس مشین سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا ہے اور آئندہ بھی اس مشین کے ذریعے کوئی یہودی ٹیلی پیتھی جاننے والا پیدا نہیں کرسکو گی۔ یہ مشین ایک بیکار پتھر کی طرح تمہارے ہیڈ کوارٹر میں پڑی رہے گی۔"

اس نے یہ کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

○☆○

جزیرہ لن تاؤ میں بڑا زبردست ہنگامہ برپا ہوا تھا۔ تمام ٹیلی پیتھی جاننے والے دشمنوں نے مارلی اور جم کاف کو ہلاک کرنے کے لیے انہیں شاہراہوں اور گلیوں میں خوب دوڑایا تھا۔ جگہ جگہ فائرنگ اور بم کے دھماکے کرتے رہے تھے وہ اس طرح دن رات آگ اور خون کی ہولی کھیلتے رہتے۔ تب بھی ان دونوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے تھے لیکن ایک بے زبان بلی کی محبت ان کی موت بن گئی تھی۔ بعد میں دشمنوں نے اس بلی کو بھی گولی ماردی تھی۔

زاؤ کوم نے بائرن ٹوڈ کو مخاطب کرکے اس سے کہا "تم لوگوں نے بلی کو کیوں ہلاک کیا ہے؟ اسے زندہ رکھنا چاہیے تھا۔ اگرچہ ہم نے مارلی کی ہلاکت کی تصدیق کی ہے پھر بھی ہمیں دھوکا ہو سکتا ہے۔ اس سے پہلے ہم دو بار دھوکا کھا چکے ہیں۔ دو بار ہم نے پورے یقین سے مارلی اور جم کاف کو ہلاک کیا تھا لیکن وہ فرہاد کی حکمت عملی سے بچ گئے تھے۔ جب تک فرہاد ان کی پشت پر رہے گا۔ ہم دھوکا کھاتے رہیں گے۔"

بائرن ٹوڈ نے کہا "بے شک ہم دھوکا کھاتے آرہے ہیں۔ ان حالات میں وہ بلی بہت اہم تھی۔ ہم اتنے نادان نہیں ہیں کہ اسے گولی مار دیتے۔ ایک وہی تھی جس کے ذریعے ہم مارلی کو پہچان سکتے تھے۔ ان نون نے اسے ہلاک کرنے کی حماقت کی ہوگی یا پھر فرہاد نے اس بلی کو راستے سے ہٹا دیا ہے۔ تاکہ ہم مارلی کو کسی بھی بھیس میں نہ پہچان سکیں۔"

ان تمام ٹیلی پیتھی جاننے والے دشمنوں نے اپنے اپنے ایسے خاص آلہ کار بنائے تھے۔ جن کے دماغوں میں آکر وہ ایک دوسرے سے گفتگو کرتے تھے۔ ان نون نے ایسے ہی ایک آلہ کار کے ذریعے کہا "میرے ایک ماتحت نے بلی کو ہلاک کرنے کی حماقت کی ہے لیکن اب اس کی ہلاکت سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ ہم نے ابھی جس مارلی کو ہلاک کیا ہے۔ وہ بلی اسی کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔ اس بار ہم نے اسی بلی کی مدد سے مارلی کو ہلاک کیا ہے اور اس بار ہمیں دھوکا نہیں ہوا ہے۔"

بائرن ٹوڈ نے کہا "ہمیں شام تک انتظار کرنا ہوگا۔ میڈم مارلی کوئی معمولی عورت نہیں تھی۔ اس کی موت کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیلے گی۔ ہانگ کانگ کے اعلیٰ حکام اور اعلیٰ افسران اس کی ہلاکت کی تصدیق کریں گے۔"

کوبرا نے کہا "اگر ہم نے واقعی اسے جہنم میں پہنچا دیا ہے تو وہ قلعہ اس کے وجود سے خالی رہے گا۔ جب وہاں مارلی نہیں پہنچے گی تو اس کا مطلب یہی ہوگا کہ وہ ہمارے ہاتھوں حرام موت ماری جا چکی ہے۔"

ان نون نے کہا "ہمیں سونیا اور فرہاد کا ری ایکشن بھی دیکھنا چاہیے۔ اگر مارلی ماردی گئی ہے تو وہ دونوں اپنی ناکامیوں پر جھنجلائیں گے اور ہمارے خلاف اقدامات کریں گے۔ ہمیں شام تک بہت کچھ معلوم ہو سکے گا۔"

مارلی اور جم کاف کے کتنے ہی جانی دشمن تھے۔ زاؤ کوم کوبرا' ان نون' بائرن ٹوڈ' باروے' بیکر برائٹ اور سائمن اپنے اپنے طور پر ہانگ کانگ کے حکام اور اعلیٰ افسران کے دماغوں میں پہنچ رہے تھے اور خاموشی سے معلومات حاصل کر رہے تھے۔ اس جزیرے سے مارلی اور جم کاف کی لاشیں ہانگ کانگ پہنچائی گئیں اور وہاں ان کا پوسٹ مارٹم کیا گیا تھا۔ مارلی کے جسم کے ایک حصے میں ایک خاص پیدائشی نشان تھا۔ اس نشان کو اور اس کی انگلیوں کے نشانات کو دیکھ کر اس کی موت کی تصدیق کر دی گئی۔

وہاں کے حکام نے قلعے کے انچارج اور وہاں کی انتظامیہ کو یہ افسوس ناک اطلاع دی کہ جزیرے پر حکومت کرنے والی اس قلعے کی مالکہ میڈم مارلی ماری جا چکی ہے۔ اس کی لاش کو ہانگ کانگ سے لے جاکر قلعے میں اس کی آخری رسومات ادا کی جا سکتی ہیں۔ قلعے کے انچارج نے کہا "میں یہاں کی انتظامیہ کے چند اعلیٰ عہدے داروں کے ساتھ وہاں آرہا ہوں۔ ہم لاش کو دیکھ کر اپنی میڈم کو پہچانیں گے۔"

حکام نے کہا "میڈم کی لاش پہچانی نہیں جائے گی۔ کیونکہ چہرہ بگڑ چکا ہے۔ میڈم کو اس کی انگلیوں کے نشانات اور اس کے ایک پیدائشی نشان سے پہچانا جا سکتا ہے۔"

انچارج نے کہا "ہم اس سلسلے میں غور کریں گے کہ چہرے کے بغیر میڈم کو صرف مخصوص نشانات سے پہچاننا چاہیے یا نہیں۔ آپ ہماری آمد کا انتظار کریں۔"

انچارج سے کہا گیا "انگلیوں کے نشانات سے بڑے بڑے مجرموں کو پہچانا جاتا ہے۔ ان نشانات کو چہرے سے

زیادہ اہمیت دی جاتی ہے کیونکہ چہرے تبدیل کیے جاسکتے ہیں۔ انگلیوں کے نشانات تبدیل نہیں کیے جاسکتے۔"

آدھے گھنٹے بعد انچارج نے کہا "ہماری میڈم قلعے میں پہنچ گئی ہیں۔ ہم نے یہاں میڈم کی انگلیوں کے نشانات کا معائنہ کیا ہے اور ان کے جسم پر وہ پیدائشی نشان بھی موجود ہے۔ ہم کسی ڈمی مارلی کی لاش کو دیکھنے ہانگ کانگ نہیں آئیں گے۔"

انٹیلی جنس کے اعلیٰ عہدے دار نے حیرانی سے کہا "ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے ماہرین نے ان انگلیوں کے نشانات کا معائنہ کیا ہے۔ وہ نشانات مارلی کی انگلیوں کے ہیں۔"

میں اس انچارج کے دماغ میں گھسا ہوا تھا اور وہ میری مرضی کے مطابق بول رہا تھا۔ میں نے کہا "پلاسٹک سرجری کے ذریعے انگلیوں کے نشانات بھی تبدیل کیے جاسکتے ہیں۔ اگرچہ یہ کام بہت مشکل ہوتا ہے مگر ہوجاتا ہے پھر یہ بحث فضول ہے کہ آپ کے اسپتال کے مردہ خانے میں کس مارلی کی لاش رکھی ہوئی ہے؟ ہماری میڈم مارلی یہاں قلعے میں موجود ہیں۔ میڈم نے بتایا ہے کہ دشمنوں نے جم کاف کو ہلاک کیا ہے۔ انہیں اپنے شوہر کی ہلاکت پر بے حد افسوس ہے۔"

انٹیلی جنس کے ڈی جی نے کہا "میں میڈم سے بات کرنا چاہتا ہوں۔"

"سوری۔ وہ دوسری بار بیوہ ہوچکی ہیں۔ صدمے سے نڈھال ہیں۔ وہ ایک ماہ تک سوگ منائیں گی اور کسی سے کوئی بات نہیں کریں گی۔"

"لیکن وہ اپنے شوہر کی آخری رسومات تو ضرور ادا کریں گی۔ ہمیں بتایا جائے یہ رسومات کہاں ادا کی جائیں گی؟"

میں نے انچارج کے ذریعے کہا "اس کے بدنصیب شوہر جم کاف کی لاش اس کے عزیز و اقارب کے پاس لندن بھیج دی جائے اور اس سلسلے میں میڈم کو پریشان نہ کیا جائے۔"

وہ تمام دشمن میری یہ تمام باتیں انٹیلی جنس کے ڈی جی کے اندر رہ کر سن رہے تھے۔ بائرن ٹوڈ نے کہا "انگلیوں کے نشانات کو جھٹلایا نہیں جاسکتا۔ میڈم مارلی مرچکی ہے۔ فرہاد علی تیمور چالیں چل رہا ہے۔ قلعے میں مارلی نہیں ہے۔ اس کی جگہ سونیا پہنچی ہوئی ہے۔"

انچارج نے میری مرضی کے مطابق کہا "فرہاد علی تیمور ایک بار میڈم کے ساتھ اس قلعے میں آیا تھا۔ اس کے بعد ہم نے اسے نہیں دیکھا۔ ہم نے میڈم سونیا کو نہ پہلے کبھی دیکھا ہے نہ اب اس قلعے میں دیکھ رہے ہیں۔ ہماری میڈم مارلی بحفاظت یہاں پہنچ گئی ہیں۔ اب اس سلسلے میں مزید بحث نہ کی جائے۔ آئندہ ہماری طرف سے کوئی جواب نہیں ملے گا۔"

میں نے رابطہ ختم کردیا۔ انہوں نے انچارج کے دماغ میں پہنچنے کی کوششیں کیں۔ وہ سانس روک روک کر انہیں بھگاتا رہا۔ قلعے میں انتظامیہ کے جتنے اہم اراکین مسلح گارڈز تھے ان سب کے دماغوں کو اسی وقت لاک کردیا گیا تھا۔ جب میں پہلی بار مارلی کے ساتھ قلعے میں گیا تھا۔ وہ تمام دشمن قلعے کے اندر کسی کے دماغ میں نہیں پہنچ سکتے تھے۔ سونیا نے مارلی کی حیثیت سے حکم دیا تھا کہ آئندہ کسی بھی شخص کو قلعے میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی جائے وہاں داخل ہونے کے دو راستے تھے۔ ایک خشکی کا راستہ تھا اور دوسرا سمندری راستہ تھا۔ ان دونوں راستوں پر سخت پہرا لگا دیا گیا تھا۔ الیکٹرونک آلات کے ذریعے وہاں سے داخل ہونے والوں کو ٹی وی اسکرین پر دیکھا جاسکتا تھا۔ اس قلعے کو صحیح معنوں میں ایک فولادی قلعہ بنادیا گیا تھا۔ ٹیلی پیتھی جاننے والے بھی وہاں داخل نہیں ہوسکتے تھے۔

زاؤ کوم کوبرا نے دوسرے ٹیلی پیتھی جاننے والوں سے کہا "وہ جزیرہ اور قلعہ ہمارے لیے اہم ہے۔ ہم سب اپنے اپنے طور پر سوچتے رہے کہ قلعے پر ہم میں سے کسی کا قبضہ ہوگا۔ وہاں سے ہم تمام سمندری راستوں کو کنٹرول کرسکیں گے۔ کوئی اسمگلر ہماری اجازت اور ہمیں ہمارا حصہ دیے بغیر وہاں سے گزر نہیں سکے گا۔ ہم ایشیا کے اس دور افتادہ حصے میں انڈر ورلڈ کے گاڈ فادر بن کر حکمرانی کرتے رہیں گے لیکن مارلی کی موت کے بعد بھی ہم اس قلعے کے اندر نہیں پہنچ پا رہے ہیں۔"

بائرن ٹوڈ نے کہا "میں مایوس نہیں ہوں۔ ہم نے بڑی حد تک کامیابی حاصل کی ہے۔ ہم نے فرہاد کی پشت پناہی کے باوجود مارلی کو جہنم میں پہنچادیا ہے۔ اب صرف قلعے کے اندر پہنچنے کا آخری مرحلہ رہ گیا ہے۔ فرہاد وہاں ایک ڈمی مارلی کو پہنچا کر ہمارا راستہ روک رہا ہے لیکن وہ کب تک روک سکے گا۔ ہم سب اسی طرح متحد ہوکر اس پر چاروں طرف سے حملے کرتے رہیں گے تو وہ قلعے کی ڈمی مارلی کو بھی ہم سے بچا نہیں پائے گا۔ اسے ایک دن قلعے، جزیرے، اور ہانگ کانگ سے واپس جانا ہوگا۔"

ان نون نے کہا "ہمارا اتحاد اسی وقت تک قائم رہ سکتا ہے۔ جب ہم اس علاقے میں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر حکمرانی کریں۔ پہلے ناناکاکوڈو اس علاقے میں انڈر ورلڈ کا گاڈ فادر تھا۔ اسے سونیا اور فرہاد نے اپاہج بنا کر فٹ پاتھ پر پھینک دیا ہے اور مسٹر کوبرا تم اس کی جگہ گاڈ فادر بن کر اس کے وفاداروں اور یہاں کے معاملات کو کنٹرول کررہے ہو۔ یہ مناسب نہیں ہے۔ یہاں کے تمام معاملات اور فوائد میں مجھے حصہ ملنا چاہیے۔"

بائرن ٹوڈ نے کہا "حصہ تو ہم بھی لیں گے۔ بہتر ہے کہ ہم سب آپس میں سمجھوتا کریں۔ یہاں کس کا کتنا حصہ ہوگا؟ ہم ٹیلی پیتھی جاننے والی تین پارٹیاں ہیں۔ اس علاقے کے تین حصے کیے جائیں گے پھر ہم اپنے اپنے حصے کے حکمران بن کر رہیں گے تو ہمارا آپس میں کبھی جھگڑا نہیں ہوگا۔"

سب نے تائید کی۔ اس بات پر راضی ہوگئے کہ جنوب مشرقی ایشیا کے وسیع علاقے کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا پھر وہ اپنے اپنے حصے کے گاڈ فادر بن کر رہیں گے۔ اس وسیع و عریض علاقے میں ہر طرح کے مال و اسباب کی اسمگلنگ ہوا کرتی تھی۔ سونا، چاندی اور بیش قیمت ہیرے جواہرات کی اسمگلنگ صدیوں سے ہوتی آرہی تھی۔ موجودہ زمانے میں منشیات اور اسلحے کی سپلائی زوروں پر تھی۔ کروڑوں ڈالرز کمانے کے مواقع ملتے رہتے تھے۔

ان نون نے کہا "بے شک ہم متحد رہیں گے لیکن میں پہلے کہہ دیتا ہوں کہ جزیرہ لن تاؤ اور وہاں کا قلعہ میرے قبضے میں رہے گا۔ میں اس علاقے کا حکمران بن کر رہوں گا۔"

بائرن ٹوڈ نے کہا "مسٹر ان نون...! تم ہمارے بعد اس علاقے میں آئے ہو اور کوبرا بھی ہمارے بعد یہاں آیا ہے۔ سب سے پہلے ہم یہاں آئے ہیں۔ جزیرہ لن تاؤ اور اس قلعے پر پہلے ہمارا حق ہے۔"

ان نون نے کہا "تم نے پہلے یہاں آکر کوئی کارنامہ انجام نہیں دیا ہے۔ ہمیشہ فرہاد سے مات کھاتے رہے ہو۔ مارلی اور جم کاف کو میرے ماتحتوں نے ہلاک کیا ہے۔ سب سے پہلے میں نے اتنا بڑا کارنامہ انجام دیا ہے۔"

کوبرا نے کہا "بکواس مت کرو۔ ہم سب کے ماتحت بیک وقت مارلی پر حملے کرتے رہے تھے۔ وہ ہم میں سے کس کے نشانے پر آئی، کس کے راکٹ لانچر نے اسے ہلاک کیا یہ کوئی یقین سے نہیں کہہ سکتا۔ اصل کامیابی میں نے حاصل کی ہے۔ سب سے پہلے میں نے ناناکاکوڈو کو اپنا غلام بنایا تھا۔ اب میں اس کے انڈر ورلڈ والے علاقے پر حکمرانی کررہا ہوں۔ تم سب میرا ساتھ دو یا نہ دو۔ میں کوبرا ہوں۔ زہریلا ہوں۔ ایک ایک کو ڈستے ہوئے اس قلعے کے اندر پہنچ جاؤں گا۔"

بائرن ٹوڈ نے کہا "ہم سب اپنے اپنے طور پر دعویٰ کرتے رہیں گے تو کبھی متحد نہیں رہ سکیں گے اور ہمارے متحد نہ رہنے سے فرہاد الگ الگ محاذ پر ہمیں مات دیتا رہے گا۔ ابھی ہمارے لیے ضروری کیا ہے؟ یہ جزیرہ اور یہاں کا قلعہ ضروری ہے یا پہلے سونیا اور فرہاد کو یہاں سے بھگانا ضروری ہے؟"

سب نے باری باری کہا "پہلے سونیا اور فرہاد کو بھگانا ضروری ہے۔" بائرن ٹوڈ نے کہا "تو پہلے سونیا اور فرہاد کی خبر لو۔ انہیں اس علاقے کو چھوڑ جانے پر مجبور کرو۔ جب وہ یہاں نہیں رہیں گے تو ہم پہلے دوستانہ انداز میں فیصلہ کریں گے کہ یہاں کا کون سا علاقہ کس کے حصے میں آئے گا؟ اور اس قلعے پر کس کا قبضہ ہوگا؟ اگر دوستانہ انداز میں فیصلہ نہیں ہوگا تو پھر ہم ایک دوسرے کے خلاف اپنی اپنی صلاحیتوں کو آزمائیں گے۔ ہم میں سے جو کامیاب ہوگا۔ وہی اس قلعے کا مالک بنے گا۔"

کوبرا نے کہا "بے شک پہلے ہم اپنے مشترکہ دشمن کو یہاں سے بھگائیں گے پھر دوسرے معاملات پر غور کریں گے۔ ہم نے مارلی اور جم کاف کو ہلاک کرکے بڑی زبردست کامیابی حاصل کی ہے۔ بس ایک کانٹا رہ گیا ہے۔ ہم فرہاد کو خاک میں ملائیں گے تو سونیا تنہا کچھ نہیں کرسکے گی۔ اس قلعے کو چھوڑ کر بھاگ جائے گی۔"

وہ تمام ٹیلی پیتھی جاننے والے میرے خلاف متحد ہوگئے۔ انہوں نے مجھ سے رابطہ کرنا چاہا۔ تاکہ یہ معلوم ہوسکے میں کہاں ہوں؟ اور کیا کررہا ہوں؟ انہوں نے قلعے کے انچارج سے ٹیلی فون کے ذریعے رابطہ کیا اس سے کہا "ہم فرہاد علی تیمور سے دو باتیں کرنا چاہتے ہیں۔ اگر وہ نہ ہو تو سونیا سے بات کرا دو۔"

انچارج نے کہا "اس قلعے میں سونیا نام کی کوئی عورت نہیں ہے اور ہم یہ کہہ چکے ہیں کہ فرہاد علی تیمور بہت پہلے ایک بار میڈم کے ساتھ یہاں آیا تھا۔ اب ہم نہیں جانتے وہ کہاں ہوگا۔"

"اگر تم بضد ہو کہ وہاں سونیا نہیں، تمہاری میڈم مارلی ہے تو پھر اسی سے ہماری بات کرا دو۔"

"میں یہ بھی کہہ چکا ہوں کہ ہماری میڈم ایک ماہ تک دوسری بار بیوہ ہونے کا سوگ منائیں گی۔ وہ کسی سے بات نہیں کریں گی۔"

بائرن ٹوڈ نے کہا "تم بکواس کررہے ہو۔ اس قلعے میں جو میڈم مارلی ہے۔ وہ سوگ نہیں منا رہی ہے، ہمیں دھوکا دینے اور ہمارے خلاف کوئی چال چلنے کے لیے بڑی خاموشی سے پلاننگ کررہی ہے۔"

"تم جو بھی سمجھو۔ میڈم کے سلسلے میں کوئی بھی بات کی جائے گی تو فون بند کردیا جائے گا۔"

یہ کہتے ہی انچارج نے فون بند کردیا۔ وہ تمام ٹیلی پیتھی جاننے والے ہانگ کانگ کے حکام اور اعلیٰ افسران سے رابطہ کرنے لگے۔ ان کے خیالات پڑھ کر معلوم کرنے لگے کہ وہ لوگ مجھ سے رابطہ کرتے ہیں یا نہیں۔ میں آج کل کہاں

ہوں؟ اور کیا کرتا پھر رہا ہوں؟ میرے بارے میں کوئی کچھ نہیں جانتا تھا۔ وہ مجھے تلاش کرنے میں ناکام ہو رہے تھے پھر ان میں سے ایک نے بابا صاحب کے ادارے سے رابطہ کیا پھر کہا "ہم مسٹر فرہاد علی تیمور سے کچھ ضروری باتیں کرنا چاہتے ہیں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ وہ ہانگ کانگ میں کہاں ہیں؟ اور ان کا کنٹیکٹ نمبر کیا ہے؟"

انہیں جواب ملا کہ میں ہانگ کانگ میں نہیں ہوں۔ بابا صاحب کے ادارے میں واپس آگیا ہوں۔ آپ اپنے کسی آلہ کار کی آواز سنائیں۔ مسٹر فرہاد اس آلہ کار کے اندر آکر آپ سے بات کریں گے۔"

انہوں نے آواز سنائی۔ میں نے اس کے اندر پہنچ کر پوچھا "کیا بات ہے؟ مجھ سے کیا بات کرنا چاہتے ہو؟"

بائرن ٹوڈ نے کہا "ہمیں یقین نہیں آرہا ہے کہ آپ ہانگ کانگ سے جاچکے ہیں اور ابھی بابا صاحب کے ادارے میں موجود ہیں۔"

"تمہیں یقین نہیں ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ میں نے مارلی سے وعدہ کیا تھا کہ اسے جم کاف کے ساتھ بخیریت قلعے میں پہنچاؤں گا۔ مجھے اس سلسلے میں آدھی کامیابی ہوئی اور آدھی ناکامی۔"

"آپ نے کون سی آدھی کامیابی حاصل کی ہے؟"

"یہی کہ مارلی کو بخیریت قلعے میں پہنچا دیا ہے۔ میری آدھی ناکامی یہ ہے کہ میں جم کاف کی حفاظت نہ کر سکا۔"

"اگر مارلی قلعے میں پہنچ گئی ہے تو جم کاف کے ساتھ مرنے والی عورت کون ہے؟"

"میں نے مارلی کو تنہا قلعے میں پہنچایا ہے۔ جم کاف کے ساتھ ایک ڈمی مارلی تھی۔ ہم نے اس ڈمی کے جسم پر مارلی کا پیدائشی نشان بنایا تھا۔ فنگر پرنٹ کے ماہرین کے دماغوں پر قبضہ جمایا تھا۔ وہ یہی رپورٹ دیتے رہے کہ جم کاف کے ساتھ مرنے والی کی انگلیوں کے نشانات مارلی سے ملتے ہیں۔ لہٰذا وہ ہلاک ہونے والی مارلی ہے۔"

کوبرا نے کہا "اوہ گاڈ! ہم نے اس پہلو پر غور نہیں کیا تھا کہ تم خیال خوانی کے ذریعے فنگر پرنٹ کے ماہرین کو اپنے قابو میں رکھو گے اور ان کی رپورٹ کے ذریعے ہم سب کو بھٹکا دو گے لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ بلی اس مرنے والی کو مارلی سمجھ رہی تھی۔ بلی کبھی دھوکا نہیں کھائے گی۔"

میں نے کہا "مارلی کی بلی زندہ ہے اور اب بھی اس کے پاس ہے۔ ڈمی مارلی کے پاس اپنی ایک پالتو بلی تھی۔ وہ بلی اس ڈمی کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔ اس طرح میری چال کامیاب رہی۔ تم سب اسے مارلی سمجھتے رہے۔ بڑی خوش فہمی میں مبتلا رہ کر اس بے چاری کو دوڑا دوڑا کر مار ڈالا۔ تمہارے دھوکا کھانے کی انتہا یہ ہے کہ تم لوگوں نے اس بلی کو بھی اصلی سمجھ کر مار ڈالا ہے۔ تم لوگوں کو اُلو بنانا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ تم سب پیدائشی اُلو ہو۔"

وہ سب سوچ میں پڑ گئے۔ میرے بیان کے مطابق جم کاف کے ساتھ ڈمی مارلی تھی۔ اس ڈمی کی اپنی ایک پالتو بلی تھی اور فنگر پرنٹ کے ماہرین نے میری مرضی کے مطابق غلط رپورٹ دی تھی۔ میرے بیان سے یہ ثابت ہو گیا کہ مارلی زندہ ہے اور وہ اپنی بلی کے ساتھ قلعے میں خیریت سے ہے۔"

وہ تمام ٹیلی پیتھی جاننے والے جھاگ کی طرح بیٹھ گئے۔ یہ یقین ہو گیا کہ مارلی زندہ سلامت ہے۔ اسے ہلاک کرنے اور قلعے پر قبضہ جمانے کے لیے وہ لوگ جہاں سے چلے تھے پھر وہیں پہنچ گئے تھے۔ انہیں آگے کوئی منزل نہیں ملی تھی، کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوئی تھی۔ انہوں نے صرف انڈر ورلڈ کے ایک جم کاف کو مار ڈالا تھا اور یہ کوئی بہت بڑی کامیابی نہیں تھی۔

کوبرا نے پوچھا "تم تو میڈم مارلی کے محافظ بنے ہوئے تھے۔ آج وہ تمہاری وجہ سے ہی زندہ سلامت ہے پھر اسے چھوڑ کر بابا صاحب کے ادارے میں کیوں چلے گئے ہو؟"

میں نے کہا "میں نے مارلی کا باڈی گارڈ بن کر رہنے کی نوکری نہیں کی تھی۔ میں اور میری فیملی کے تمام افراد بابا صاحب کے ادارے کے پابند رہتے ہیں۔ ایک مخصوص مدت کے لیے کسی مشن پر جاتے ہیں پھر واپس آجاتے ہیں۔ ویسے تم کیا سوچ رہے ہو؟ کیا مارلی وہاں بے یار و مددگار رہے گی؟"

"نہیں۔ ہم اتنا تو سمجھ رہے ہیں کہ تم نے اس کے لیے حفاظتی اقدامات کیے ہوں گے۔"

"میں کیا انتظامات کروں گا۔ ہمارے تمام ٹیلی پیتھی جاننے والے دوسرے تمام معاملات میں مصروف ہیں۔ میں یہاں سے خیال خوانی کے ذریعے مارلی کے کام آتا رہوں گا۔ کیا تم سب اپنی دشمنی سے باز نہیں آؤ گے؟"

"تم اسے دشمنی کہہ سکتے ہو۔ ہم اسے اپنی ضرورت سمجھتے ہیں۔ دنیا کے تمام مجرموں خصوصاً اسمگلروں کے لیے جزیرہ لن ناؤ اور وہ قلعہ بہت اہم ہے۔ سب ہی اس جزیرے پر حکمرانی کرنا چاہتے ہیں۔ مارلی بتیس دانتوں کے بیچ میں ایک زبان کی طرح ہے۔ وہ ان دانتوں کے درمیان زخمی ہوتی رہے گی اور ایک دن ضرور ماری جائے گی۔ تم اس کے باڈی گارڈ بن کر کوئی کمال نہیں دکھا رہے ہو۔ اس سے ذرا بھی ہمدردی ہے تو اسے سمجھاؤ کہ وہ اس جزیرے سے کہیں دور چلی جائے۔ وہاں سے اپنی تمام دولت لے جائے۔ ہم بھی اسے کروڑوں ڈالر دیں گے۔ اس طرح وہ اپنی طبعی عمر تک زندہ رہے گی۔"

"مجھے صرف مارلی سے نہیں تم لوگوں سے بھی ہمدردی ہے۔ کیا میں تم لوگوں کو سمجھاؤں گا کہ طبعی عمر تک زندہ رہنے کے لیے اس جزیرے اور مارلی سے دور رہو تو کیا میری بات تمہاری سمجھ میں آجائے گی؟ مجرموں اور شیطانوں پر نصیحتیں اثر نہیں کرتیں۔"

"تم سے بڑا شیطان تو کوئی نہیں ہے۔ اس جزیرے کو متنازعہ بنا کر ہم سب کو آپس میں لڑا رہے ہو۔ آخر تم کیا حاصل کر رہے ہو؟ ہمیں تو تمہارا کوئی فائدہ یہاں نظر نہیں آرہا ہے۔"

"میں نیکی کرتا ہوں اور دریا میں ڈال دیتا ہوں۔ کسی تنہا اور مجبور کے کام آکر دلی اور روحانی سکون حاصل ہوتا ہے۔ یہی میرا منافع ہے۔"

انہوں نے مجھ سے رابطہ ختم کر دیا۔ مجھ سے گفتگو کر کے کسی حد تک یقین کیا تھا کہ اب میں ہانگ کانگ میں نہیں ہوں۔ مارلی سے مجھے ہمدردی ہے مگر اس سے ہزاروں میل دور بابا صاحب کے ادارے میں بیٹھ کر خیال خوانی کے ذریعے اس کے کام آتا رہوں گا۔ یہ بات اطمینان کا باعث تھی کہ میں وہاں موجود نہیں ہوں۔ ایک مخالف کی موجودگی سے جو دہشت قائم رہتی ہے اب وہ دہشت اور پریشانیاں نہیں تھیں۔ انہوں نے قلعے میں فون کے ذریعے باری باری سونیا سے رابطہ کیا۔ پہلے بائرن ٹوڈ نے کہا "میڈم! میں تمہاری عزت کر رہا ہوں۔ مارلی نہیں کہوں گا۔ میڈم کہہ کر عزت کرتا رہوں گا۔ محبت اور جنگ میں سب جائز ہوتا ہے۔ ہمارے درمیان جنگ ہوتی رہی۔ ہم میں سے کوئی بھی مارا جا سکتا تھا۔ جم کاف کی موت آئی تھی اور وہ مر گیا۔ جنگ کے بعد صلح کا دور آتا ہے یا مزید جنگ ہوتی ہے۔ میں آپ کی مخالفت سے باز آکر دوستی کرنا چاہتا ہوں۔"

سونیا نے پوچھا "تم پر ایسی کیا مصیبت آئی ہے کہ دشمنی بھول کر دوستی کرنا چاہتے ہو؟"

"مصیبت مجھ پر نہیں آپ پر آرہی ہے اور آتی رہے گی۔ ہمیں معلوم ہے کہ فرہاد اپنے ادارے میں واپس چلا گیا ہے۔ اب وہ زیادہ سے زیادہ خیال خوانی کے ذریعے تمہاری خیریت معلوم کرتا رہے گا لیکن ذرا عقل سے سوچو کہ وہ اتنی دور بیٹھ کر خیال خوانی کے ذریعے کب تک تمہارے کام آتا رہے گا؟ نہ وہ جانتا ہے نہ تم جانتی ہو کہ دن رات کے کس حصے میں دشمن کس طرح اچانک حملہ کریں گے۔ کیا ایسے وقت وہ تمہارے پاس موجود رہے گا؟ محافظ ایک ہے اور دشمن ہزار ہیں۔ وہ تنہا اچانک حملے کے وقت تمہارے پاس موجود نہیں رہے گا۔ تم اسے پکارتی رہ جاؤ گی۔ ٹیلی فون لائن کاٹ دی جائے گی۔ رابطے کے تمام ذرائع ختم کر دیے جائیں گے تو پھر تمہارا انجام کیا ہوگا؟ میری ان باتوں پر غور کرو اور میرے خلوص کو سمجھو۔"

وہ بولی "دشمن کبھی مخلص نہیں ہوتے۔ البتہ تم جو باتیں کہہ رہے ہو وہ درست ہیں۔ فرہاد میری حفاظت کے لیے چوبیس گھنٹے خیال خوانی نہیں کرے گا۔ وہ اپنے معاملات میں مصروف رہے گا تو میرا کیا بنے گا؟"

"ایسی ہی دانش مندی سے سوچو گی تو میرے خلوص کو نہ سہی دوستی کے جذبے کو سمجھ جاؤ گی۔ دو دشمن حالات سے سمجھوتا کر کے دوست بن جاتے ہیں اگر تم مجھ پر بھروسا کرو گی تو میں بھی ٹیلی پیتھی جانتا ہوں میرے پاس بھی ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی مضبوط ٹیم ہے۔ میرے خیال خوانی کرنے والے تمہارے قلعے کو فولادی قلعہ بنا دیں گے۔"

سونیا نے پریشانی ظاہر کرتے ہوئے کہا "پہلے میں تنہا بے شمار مجرموں سے نمٹ لیا کرتی تھی لیکن اب دنیا کے ہر حصے سے ٹیلی پیتھی جاننے والے چلے آرہے ہیں۔ پہلے تلوار چلتی تھی تو تلوار سے مقابلہ ہوتا تھا بارود اور بندوقیں آئیں تو تلواریں بیکار ہو گئیں۔ اب ٹیلی پیتھی نے ایٹم بم کی اہمیت کو بھی کم کر دیا ہے۔ میں یہ اچھی طرح سمجھ رہی ہوں کہ میرے پاس دن رات ٹیلی پیتھی کا ہتھیار ہونا چاہیے۔"

"تم مجھے ایک بار آزماؤ پھر میں تمہارے اس طرح کام آؤں گا کہ تم فرہاد سے بھی زیادہ مجھ پر اعتماد کرنے لگو گی۔ وہ تمہاری مدد کرتے رہنے کا وعدہ کر کے تم سے دور چلا گیا ہے۔ میں دن رات تمہارے ساتھ رہوں گا۔ جب تک تمہارا بھرپور اعتماد حاصل نہیں کروں گا۔ قلعے کے اندر نہیں آؤں گا۔ جزیرے پر یا ہانگ کانگ میں رہ کر دن رات تمہاری نگرانی کرتا رہوں گا۔"

وہ قائل ہو کر بولی "یہ تمہاری پیشکش اچھی ہے۔ میں یہی چاہوں گی کہ بھرپور اعتماد قائم ہونے تک مجھ سے دور ہی دور رہ کر دوستی کا ثبوت دیتے رہو۔ کیا تم جانتے ہو کہ میں فرہاد پر اعتماد کیوں کرتی ہوں؟"

"کیوں کرتی ہو؟ مجھے بتاؤ میں اسی طرح تمہارا دل جیتنے کی کوشش کروں گا۔"

"وہ فولادی انسان ہے۔ بے شمار دشمنوں سے مقابلہ کرتا ہے لیکن کبھی کسی کے زیر اثر نہیں آتا۔ میں نے پہلے جس سے شادی کی تھی وہ اس علاقے کا بے تاج بادشاہ تھا۔ دشمنوں سے لڑتا تھا اور میری حفاظت کرتا تھا لیکن ایک دن وہ مارا گیا پھر میں نے جم کاف سے شادی کی۔ وہ بھی انڈر ورلڈ کا بے تاج بادشاہ تھا۔ اس نے بھی میرے تحفظ کے لیے جنگ کی مگر مارا گیا۔ شاید فرہاد بھی اسی لیے یہاں سے چلا گیا کہ یہاں خیال خوانی کرنے والے دشمنوں کی تعداد بڑھتی جا رہی

ہے۔ وہ بہت چالاک ہے۔ بابا صاحب کے ادارے کے محفوظ قلعے میں چلا گیا ہے۔ میں کس پر بھروسا کروں؟ میری حفاظت کرنے والے یا تو مرجاتے ہیں یا فرہاد کی طرح بھاگ جاتے ہیں۔"

"میں بھگوڑا نہیں ہوں۔ تم مجھے کسی طرح بھی آزما سکتی ہو۔"

سونیا نے کہا "تمہارے خیال خوانی کرنے والوں کی ایک مضبوط ٹیم ہے۔ تم اپنی ذہانت اور ٹھوس پلاننگ کے ذریعے زاؤکوم کوبرا اور ان نون کو فنا کرسکتے ہو یا یہ علاقہ چھوڑ کر بھاگنے پر مجبور کرسکتے ہو۔"

"کوبرا اور ان نون کی کیا حیثیت ہے۔ میں انہیں مٹی میں ملا سکتا ہوں۔"

"جب تم ایسا کر دکھاؤ گے تو سمجھ لو کہ آزمائش میں پورے اتر جاؤ گے۔ میں اسی دن تمہارے لیے قلعے اور اپنے دل کے دروازے کھول دوں گی۔ میرا خیال ہے بڑی لمبی گفتگو ہوچکی ہے۔ اب میں آرام کروں گی۔"

فون کا رابطہ ختم ہوگیا۔ ہاروے، آندرے، سائمن اور بیکر برائٹ اس کے دماغ میں رہ کر سونیا کی باتیں سن رہے تھے۔ ہاروے نے کہا "مارلی تنہا رہ گئی ہے۔ وہ کسی ٹیلی پیتھی جاننے والے سے دوستی کیے بغیر اس علاقے میں زندہ سلامت نہیں رہے گی۔"

آندرے نے کہا "مارلی یہ بات اچھی طرح سمجھ رہی ہے۔ یہ اچھا ہوا کہ سب سے پہلے ہم نے دوستی کی آفر کی ہے۔ ہم خیال خوانی کرنے والوں کی ایک مضبوط ٹیم رکھتے ہیں۔ وہ ہم پر بھروسا کرے گی۔ اسے ٹیلی پیتھی کے ہتھیار کی سخت ضرورت ہے۔"

بیکر برائٹ نے کہا "اب ہماری کوشش یہی ہونی چاہیے کہ وہ صرف ہم پر بھروسا کرے۔ کوبرا اور ان نون کی طرف نہ جھکے۔ اس سے پہلے ہی ان دونوں کو خاک میں ملانا ہوگا۔"

سائمن نے کہا "وہ دونوں ہماری طرح روپوش رہتے ہیں یا تو ان کا پتا ٹھکانا معلوم ہونا چاہیے یا ان کی کسی بڑی کمزوری تک پہنچنا چاہیے۔"

وہ اس سلسلے میں بحث کرنے لگے کہ کس طرح ان دونوں کو ٹریپ کیا جاسکتا ہے۔ ادھر زاؤکوم کوبرا نے فون کے ذریعے سونیا سے رابطہ کیا پھر کہا "میں بڑی دیر سے رابطہ کرنے کی کوششیں کررہا تھا اور تمہارے قلعے کا انچارج کہہ رہا تھا کہ تم کسی سے فون پر گفتگو کرنے میں مصروف ہو۔ میرا خیال ہے اتنی لمبی گفتگو فرہاد سے ہی ہوسکتی ہے۔"

"میں اس سے بھی زیادہ لمبی گفتگو اپنی مانو سے کرتی ہوں۔ تم اپنے مطلب کی بات کرو۔"

"مجھے افسوس ہے کہ جم کاف مارا گیا ہے۔ تم دوسری بار بیوہ ہوگئی ہو۔"

"دنیا کے بڑے بڑے مجرم مجھ سے شادی کرنے کے لیے مجھے بیوہ بناتے رہیں گے۔ تم نے بھی شادی کرنے اور میرے قلعے پر قبضہ جمانے کے لیے اس بار مجھے بیوہ بنایا ہے۔"

"جنگ کے دوران فریقین میں سے کوئی بھی مارا جاتا ہے۔ جب صلح اور دوستی کی بات آئے تو مرنے والوں کا حساب نہیں کیا جاتا۔ اپنے پیاروں کی موت کو بھی بھلا کر آئندہ دوستی اور محبت سے رہنے کے معاہدے کیے جاتے ہیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ فرہاد تمہیں چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ اس کی بہت ساری مصروفیات ہیں۔ وہ بھلا کب تک تمہارے ساتھ رہ سکتا تھا۔ اسے ایک دن جانا تھا چلا گیا۔ میں دن رات تمہارے ساتھ رہ سکتا ہوں۔ تم نہیں جانتیں کہ میں کتنا زبردست ہوں۔ میں اپنے منہ میاں مٹھو نہیں بنوں گا لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ میری موجودگی میں بڑے سے بڑا ٹیلی پیتھی جاننے والا بھی تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ میں ایک ایک کو موت کے گھاٹ اتار دوں گا۔"

"میرے پہلے شوہر نے بھی اسی طرح میری حفاظت کرنے کا دعویٰ کیا تھا۔ وہ تابوت میں سوگیا اور مجھے دشمنوں کا عذاب سہنے کے لیے چھوڑ گیا پھر تم نے جم کاف کو دیکھا۔ وہ بھی بڑے وسیع ذرائع کا مالک تھا لیکن وہ بھی بے موت مارا گیا۔ آئندہ میں کسی ایسے شہ زور پر بھروسا کروں گی جو میرے تمام دشمنوں کو خاک میں ملا دے گا۔ فرہاد ایسا کررہا تھا مگر وہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ میں ساتھ چھوڑنے والے کو کبھی اپنا ساتھی نہیں بناؤں گی۔"

کوبرا نے کہا "میں نے آج تک شادی نہیں کی۔ یہ سوچ لیا تھا کہ اپنی جیسی کسی شہ زور عورت سے شادی کروں گا۔ تم میری آئیڈیل ہو۔ ہم دونوں مل کر اتنے طاقت ور بن جائیں گے کہ پورے ساؤتھ ایسٹ ایشیا میں حکمرانی کرتے رہیں گے۔ ہمارے درمیان ایسا ٹھوس معاہدہ ہوگا کہ اس کے مطابق ہم کبھی ایک دوسرے کو نہیں چھوڑ سکیں گے۔"

"پہلے میں تحفظ چاہتی ہوں اگر تم ان نون اور بائرن ٹوڈ کو اس کے ٹیلی پیتھی جاننے والے ساتھیوں سمیت ختم کردو گے تو پھر میں تم سے دوستی اور شادی کا معاہدہ کروں گی۔"

"میرے لیے یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ میں ان سب کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر قتل کروں گا۔ مسئلہ یہ ہے کہ یہ شیطان اپنی باتوں اور چالبازیوں سے خود کو ظاہر کرتے ہیں لیکن جسمانی طور پر کہیں دکھائی نہیں دیتے۔ بس انہیں ڈھونڈ نکالنے میں کچھ وقت لگے گا۔"

"پہلے ڈھونڈ لو پھر ان پر غالب آجاؤ۔ انہیں نابود کردیا

انہیں غلام بنالو پھر مجھ سے رابطہ کرو۔"

سونیا نے فون بند کردیا۔ ابھی ان نون باقی تھا۔ وہ بھی اس علاقے پر حکمرانی کے لیے آیا تھا۔ اس نے بھی فون پر اسے مخاطب کیا "ہائے مارلی۔ میں ان نون بول رہا ہوں۔"

"بولو... تم سے پہلے بائرن ٹوڈ اور کوبرا بول چکے ہیں۔ تم بھی پہلے جم کاف کی ہلاکت پر افسوس کرو گے۔ میری بیوگی پر ترس کھاؤ گے پھر ایک مضبوط اور مستحکم دوستی کی آفر کرو گے۔"

"اچھا۔ وہ تمام ٹیلی پیتھی جاننے والے کتے تم سے یہ ساری باتیں کرچکے ہیں۔ کیا تم ان سے دوستی کررہی ہو؟"

"کیا مجھے دوستی کرنا چاہیے؟ تم سب کی آستینوں سے میرے سہاگ کا خون بہہ رہا ہے۔"

وہ بولا "مردوں اور شہ زوروں کی لڑائی میں ایسا ہوتا ہے۔ کمزور مارے جاتے ہیں۔ شہ زور زندہ رہتے ہیں۔ تمہیں ایسے شہ زور سے دوستی کرنی چاہیے جو سب پر بھاری پڑتا ہو۔ تمہیں میری طاقت کا اندازہ نہیں ہے اگر فرہاد ایک دن اور یہاں رہ جاتا تو میرے ہاتھوں مارا جاتا۔ میں اس علاقے میں کسی ٹیلی پیتھی جاننے والے کو زندہ رہنے نہیں دوں گا۔"

"کیا اسی طرح فون پر بولتے رہنے سے تمہارے دشمن مرجائیں گے؟ مرد بولتے نہیں۔ بولنے سے پہلے کر دکھاتے ہیں۔ یہ بتاؤ تمام ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو یہاں سے کب بھگاؤ گے؟"

"صرف چند دنوں میں یہاں کوئی خیال خوانی کرنے والا دکھائی نہیں دے گا۔"

"تو پھر چند دنوں بعد فون کرنا، اگر واقعی میرے خلاف کوئی خیال خوانی کرنے والا نہیں رہے گا۔ سب بھاگ جائیں گے یا مرجائیں گے تو میں قلعے اور اپنے دل کے دروازے تمہارے لیے کھول دوں گی۔"

وہ خوش ہو کر کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن سونیا نے فون بند کردیا۔ وہ کوبرا اور بائرن ٹوڈ کے بارے میں سوچنے لگا۔ میں اس کے راستے کا سب سے بڑا پتھر تھا۔ میرے جانے کے بعد اس کی نظروں میں دوسرے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔ اس کی پشت پر ایک بہت ہی پراسرار ٹیلی پیتھی جاننے والا تھا وہ اسے مسٹری مین کہتا تھا۔ اسے جہاں تک معلوم تھا۔ اس مسٹری مین کے کئی ٹیلی پیتھی جاننے والے ماتحت تھے ان نون اس کے بارے میں کچھ زیادہ نہیں جانتا تھا۔

بعد میں معلوم ہوا کہ وہ ایک بہت ہی شاطر انٹرنیشنل سیاسی کھلاڑی تھا۔ وہ خیال خوانی کے ذریعے بڑے بڑے ممالک کے اہم سرکاری اور فوجی راز معلوم کرتا رہتا تھا۔ ان رازوں کے ذریعے انہیں بلیک میل کرتا تھا۔ جس ملک کے حکمران اس کے مطالبات پورے نہیں کرتے تھے۔ وہ وہاں دہشت گردی اور تخریبی کارروائیاں کراتا تھا۔ بین الاقوامی مارکیٹ میں منشیات اور اسلحہ کے تاجر اس کے زیر اثر رہتے تھے۔ یورپ اور ایشیا میں انڈر ورلڈ کے کئی گاڈ فادر بھی اس کے محکوم اور محتاج رہا کرتے تھے۔

وہ ہمیشہ گم نام رہ کر بڑی خاموشی سے جرائم کی دنیا میں حکومت کررہا تھا۔ تمام ممالک کے سیاسی مجرم اس کے ایک اشارے پر اپنے اپنے ملک میں ہنگامی حالات پیدا کردیتے تھے۔ صرف چین، ایران اور لیبیا جیسے چند ممالک میں اس کی بلیک میلنگ کام نہیں آتی تھی۔

جب تک ہانگ کانگ برطانیہ کے زیر تسلط رہا۔ تب تک مسٹری مین وہاں کے تمام مجرموں، اسمگلروں کرپٹ سیاست دانوں اور انڈر ورلڈ کے بے تاج بادشاہوں پر حکومت کرتا رہا پھر ہانگ کانگ چین کا ایک حصہ بن گیا لیکن وہاں چین کے سخت قوانین نافذ نہیں کیے جاسکے۔ کیونکہ وہ پورا جنوبی علاقہ صدیوں سے جرائم کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔ منشیات اور اسلحے کی فراوانی کے باعث دہشت گردوں اور تخریب کاروں پر قابو پانا بہت مشکل تھا۔ مسٹری مین کو یقین تھا کہ اس علاقے میں کبھی قانون کی بالادستی قائم نہیں ہوگی اور اس کی خاموش اور پراسرار حکمرانی وہاں قائم رہے گی۔

اسے پراسرار حکمران اس لیے کہنا چاہیے کہ ناناکاکوڈو جیسے انڈر ورلڈ کے گاڈ فادر وغیرہ بھی کسی مسٹری مین کے وجود سے بے خبر تھے۔ یہ نہیں جانتے تھے کہ ان کی یوگا میں مہارت کے باوجود وہ ان کے دماغوں میں چلا آتا ہے۔ یوگا کے ماہرین کی لاعلمی میں انہیں اپنا معمول بنالیتا ہے پھر اسی طرح تمام گاڈ فادرز اور تمام مجرم لاعلمی میں غائب دماغ رہ کر اپنی کمائی کا بیشتر حصہ مسٹری مین کی طرف منتقل کرتے رہتے ہیں۔

اس نے خود کو اتنا پراسرار اور گمنام بنالیا تھا کہ نہ اس کا کوئی نام تھا نہ کوئی پتا ٹھکانا تھا۔ دنیا کا کوئی بھی شاطر جاسوس اس کے سائے تک بھی نہیں پہنچ سکتا تھا۔ صرف خدا اس کے وجود سے واقف تھا یا پھر ملک الموت ایک دن اس کے پاس پہنچنے والا تھا۔

ایک دن اسے پتا چلا کہ ناناکاکوڈو کی غلطی سے میں ہانگ کانگ پہنچ گیا ہوں۔ تب مسٹری مین کو خطرے کا احساس ہوا۔ اس کی اپنی ذات کے لیے کوئی خطرہ نہیں تھا لیکن اس کے زیر اثر رہنے والے مجرموں کی شامت آگئی تھی پھر بائرن ٹوڈ اور اس کے ساتھی مسٹری مین کے زیر اثر نہیں تھے۔ کوبرا بھی آزاد اور سرپھرا ٹیلی پیتھی جاننے والا تھا۔ میری موجودگی کے

باعث وہاں ایسے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی بھیڑ لگتی جارہی تھی جو مسٹری مین کے کنٹرول میں نہیں تھے۔ تب اس نے ان نون کو جم کاف کے دماغ میں بٹھا کر ہانگ کانگ پہنچایا تھا اور وہاں ٹیلی پیتھی کے ذریعے ہونے والے لہو رنگ تماشے دیکھ رہا تھا۔

وہ سمجھ رہا تھا کہ یہ بھیڑ آسانی سے نہیں چھٹے گی۔ ایک ایک ٹیلی پیتھی جاننے والے کا پتا ٹھکانا معلوم کرکے انہیں اپنا معمول اور محکوم بنانا ہوگا یا ان کی ٹیلی پیتھی سمیت انہیں فنا کرنا ہوگا۔ اس نے ایک برس پہلے بائرن ٹوڈ اور ہاروے کو ٹریپ کرنے کی کوشش کی تھی۔ وہ دونوں اٹلی اور سسلی کے گاڈ فادر تھے۔ مسٹری مین ان کے تمام مجرمانہ دھندوں کو اچھی طرح جانتا تھا۔ اس نے اپنے ماتحتوں کے ذریعے انہیں فون پر دھمکی دی تھی کہ بائرن ٹوڈ اور ہاروے اسے اپنے دماغوں میں نہیں آنے دیں گے تو وہ انہیں انڈر ورلڈ کے معاملات میں نقصان پہنچائے گا۔ انہیں آرام اور اطمینان سے دھندا کرنے نہیں دے گا۔

بائرن ٹوڈ نے جواباً کہا تھا "ہم اچھی طرح جانتے ہیں۔ تم گمنام اور پراسرار بن کر رہتے ہو۔ یورپ کے انڈر ورلڈ سے تعلق رکھنے والے کئی گاڈ فادر تمہارے زیر اثر ہیں۔ وہ تمہاری ٹیلی پیتھی کے سامنے مجبور ہیں لیکن ہم تم سے مرعوب اور مغلوب نہیں ہوں گے۔ تم ہمیں نقصان پہنچاؤ گے تو ہم یورپ کے کئی گاڈ فادرز کے دماغوں میں گھس کر ان کی نیندیں حرام کردیں گے۔ تم انہیں تحفظ دیتے رہو گے۔ ہم ان کے زیر زمین معاملات میں انہیں نقصان پہنچاتے رہیں گے اگر اپنے تمام گاڈ فادرز کی بھلائی چاہتے ہو تو ہمارے معاملات سے دور رہو۔"

مسٹری مین کے ماتحت نے کہا "تمہاری طرح ہم بھی ٹیلی پیتھی جانتے ہیں۔ ہم آپس میں دوست بن کر دنیا کے تمام ٹیلی پیتھی جاننے والوں پر حکومت کرسکتے ہیں۔ انڈر ورلڈ کے جتنے گاڈ فادرز ہیں اور بڑے ممالک کے جتنے کرپٹ سیاست دان ہیں وہ سب ہمارے زیر اثر رہیں گے۔"

بائرن ٹوڈ نے کہا "ہم دوستی کریں گے تو ہمیں ایک دوسرے کا پتا ٹھکانا بھی معلوم ہوگا۔ تم ہماری بیویوں اور بچوں کے دماغوں میں بھی پہنچو گے۔ ہمارے خون کے رشتوں کو عذاب میں مبتلا کرکے ہمیں گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کرو گے۔ ہماری اور بہت سی کمزوریاں معلوم کرو گے۔ ہمیں ساری دنیا پر حکومت کرنے کا خواب نہ دکھاؤ۔ ہمارے اندر دم خم ہوگا تو ہم اپنی مضبوط ٹیم کے ساتھ پوری دنیا پر نہ سہی آدھی دنیا پر حکومت کرسکیں گے۔"

ہاروے نے پوچھا "ویسے تم کون ہو؟ کس ملک سے ٹیلی پیتھی سیکھ کر آئے ہو؟ کچھ اپنے بارے میں بتاؤ؟"

مسٹری مین نے اپنے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔ ان سے رابطہ ختم کردیا۔ اس وقت یہ سوچ کر خاموش رہا کہ اپنے اہم معاملات سے فرصت ملے گی تو وہ بائرن ٹوڈ اور اس کے ساتھیوں کا سراغ لگانے کی کوشش کرے گا۔

اور اب ہانگ کانگ میں ان سے سامنا ہو رہا تھا۔ جس طرح وہ گمنام اور پُراسرار بنا ہوا تھا اور کوئی اس کے سائے تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔ اسی طرح بائرن ٹوڈ بھی اپنے تمام ٹیلی پیتھی جاننے والے ساتھیوں کے ساتھ لاپتا رہتا تھا۔ وہ ایک برس پہلے دوستی کی پیشکش کو ٹھکرا چکے تھے۔ اس کے فریب میں آنے والے نہیں تھے۔ اب چپ چاپ ان کا سراغ لگا کر ان کی شہ رگ تک پہنچنا ضروری ہوگیا تھا۔

مسٹری مین کے دو ٹیلی پیتھی جاننے والے اٹلی اور سسلی پہنچے ہوئے تھے۔ بڑی رازداری سے وہاں کے اہم افراد کو آلہ کار بنا رہے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ حکومت، فوج کے اہم عہدے داروں تک پہنچتے رہیں گے تو ان کے ذریعے بائرن ٹوڈ وغیرہ کا سراغ ملتا رہے گا۔ دنیا کے تمام گاڈ فادرز تمام ملکوں کے حکمرانوں اور فوج کے اعلیٰ افسروں کے لیے درد سر بنے رہتے تھے۔ کبھی دوستانہ انداز اختیار کرتے تھے اور کبھی مطالبات پورے نہ ہونے پر ان ممالک میں تخریبی کارروائیاں کرتے رہتے تھے۔ ان حکمرانوں اور افسروں کے ذریعے ہی گاڈ فادرز وغیرہ کا سراغ ملنے کی توقع کی جاسکتی تھی۔

ان نون نے مسٹری مین کی ہدایت کے مطابق زاؤ کوم کوبرا کے ایک آلہ کار سے رابطہ کیا۔ اس آلہ کار کے دماغ میں جانے سے کوبرا سے اس کی باتیں ہوئیں۔ ان نون نے کہا "ہانگ کانگ میں ٹیلی پیتھی جاننے والے مختلف ممالک کے فوجیوں کی طرح چلے آرہے ہیں۔ ہم اور تم ان سے تنہا نہیں نمٹ سکیں گے۔ کیا ہمارے اتحاد کی کوئی صورت ہوسکتی ہے؟ اور کیا تم مجھ سے دوستی کرنا چاہو گے؟"

"بے شک اتحاد میں بڑی طاقت ہے۔ ہم اس طرح متحد ہوسکتے ہیں کہ کسی کو کسی سے کبھی کوئی نقصان نہ پہنچے کوئی چال بازی، کوئی دھوکا نہ ہو۔ جبکہ ہر ٹیلی پیتھی جاننے والا ناقابل اعتماد ہوتا ہے۔ ہر شخص دوستی کے بہانے دوسرے کے دماغ میں گھس کر اسے اپنا معمول بنالیتا ہے۔"

ان نون نے کہا "ہم ایک دوسرے کے لیے قابل اعتماد نہیں ہیں لیکن ذہانت سے کام لے کر ایک دوسرے کا اعتماد حاصل کرسکتے ہیں۔ ایک دوسرے کو اپنی دشمنی سے محفوظ رکھنے کی ضمانت دے سکتے ہیں۔"

"ہم کس طرح ایک دوسرے کو تحفظ دے سکیں گے۔ کیا تم نے کوئی تدبیر سوچی ہے؟"

"ہاں۔۔۔! اگر ہم آپس میں رشتے دار بن جائیں۔ ایک دوسرے کی بہن یا بیٹی سے شادی کرلیں تو ہم اپنی بہن اور بیٹی کا سہاگ نہیں اجاڑیں گے۔ کبھی ایک دوسرے کو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ خون کے رشتے ہمیں متحد کرکے زیادہ طاقت ور بنادیں گے۔ میری ایک بہن ہے۔ جوان ہے، خوب صورت ہے۔ میں اسے تم سے منسوب کرسکتا ہوں۔"

"اتفاق سے میری بھی ایک بہن ہے۔ میں اسے بہت چاہتا ہوں۔ اس کے سوا دنیا میں میرا کوئی نہیں ہے۔ میں قتل و غارت گری سے بھرپور زندگی گزارتا ہوں۔ اس لیے اپنی اس بہن کو خود سے بہت دور رکھتا ہوں۔"

"تمہاری بہن جیسی بھی ہوگی۔ جہاں بھی ہوگی۔ میں اس سے شادی کروں گا۔ کیا تم میری بہن سے شادی کرو گے؟ اس سلسلے میں ہم ایک دوسرے کی جائز شرائط تسلیم کریں گے۔"

"پہلی شرط تو یہ ہے کہ تم میری بہن کے دماغ میں جاؤ گے اور میں تمہاری بہن کے دماغ میں رہ کر اس کے خیالات پڑھوں گا۔ اس طرح ہم ایک دوسرے کی بہن کے خیالات اور مزاج وغیرہ کو اچھی طرح سمجھ سکیں گے۔"

"ٹھیک ہے۔ سمجھنے کے بعد میں تمہاری بہن سے کسی بھی ملک میں ملاقات کروں گا۔ تم میری بہن سے جہاں چاہو مل سکو گے۔ ہم شادی کریں گے۔ ان کے ساتھ ازدواجی زندگی گزاریں گے۔ خون کے یہ رشتے مستحکم ہوجائیں گے تو پھر ہم ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے۔"

"یہ دوستی کرنے اور ایک دوسرے پر بھروسا کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔ اس کام میں دیر نہیں ہونی چاہیے۔ میں تمہیں اپنی بہن کے دماغ میں پہنچا رہا ہوں۔ تم مجھے اپنی بہن کے دماغ میں پہنچاؤ۔ ان لڑکیوں کے خیالات اور مزاج کو سمجھنے میں دیر نہیں لگے گی۔ ہم ان کے چور خیالات پڑھ کر ان کی خوبیاں اور خرابیاں معلوم کرلیں گے۔"

"ہم دوستی قائم رکھنے کے لیے ایک دوسرے کی بہن کی خوبیوں سے محبت کریں گے اور ان کی خرابیوں کو دور کریں گے۔"

یہ پلاننگ ان کے لیے قابل قبول تھی۔ وہ اس پر عمل کرکے ایک دوسرے کا بھرپور اعتماد حاصل کرسکتے تھے۔ ان نون نے ٹیلی فون کے ذریعے اس آلہ کار کو اپنی بہن کی آواز سنائی۔ زاؤ کوم کوبرا اپنے آلہ کار کے ذریعے اس کے دماغ میں پہنچ گیا۔ اس کا نام انجلا عرف اینجی تھا۔ وہ لندن میں تعلیم حاصل کر رہی تھی۔ اپنے والدین کے ساتھ وہاں رہتی تھی۔ کوبرا نے اس کے خیالات پڑھے۔ معلوم ہوا کہ وہ ان نون کی چھوٹی بہن ہے اور لندن ایسٹ بورن میں اپنے والدین کے ساتھ رہتی ہے۔ ان نون نے اینجی کو یہ بتادیا تھا کہ زاؤ کوم کوبرا نامی ایک چینی باشندے سے اس کا رشتہ طے کیا جارہا ہے۔ اسے اس رشتے سے انکار نہیں کرنا چاہیے۔

ان نون نے ٹیلی پیتھی کے ذریعے اینجی کو کوبرا کی طرف مائل کیا۔ اس لیے وہ راضی ہوگئی تھی اور اب اس سے ملاقات کرنا چاہتی تھی۔ کوبرا نے کہا "میں کسی بھی فرسٹ فلائٹ سے لندن آکر تم سے ملاقات کروں گا۔"

پھر اس نے ان نون کو اپنی بہن کے دماغ میں پہنچایا۔ اس کا نام شی کی زاہ تھا۔ کوبرا نے بھی اپنی بہن شی کی کو ٹیلی پیتھی کے ذریعے ان نون کی طرف مائل کیا تھا۔ وہ بھی اس سے ملنا چاہتی تھی۔ ان نون نے کہا "بڑی رازداری سے ہانگ کانگ آؤں گا پھر تم جہاں بھی رہو گی۔ تمہیں خیال خوانی کے ذریعے اطلاع دیتا ہوا تمہارے پاس پہنچ جاؤں گا۔"

میاں بیوی کا رشتہ ساری زندگی کے لیے ہوتا ہے۔ رشتہ کرنے سے پہلے ایک دوسرے کو سمجھنے اور قبول کرنے میں کافی عرصہ لگ جاتا ہے لیکن چور خیالات کے ذریعے چند منٹوں میں ایک دوسرے کی اصل ہسٹری معلوم ہوجاتی ہے۔ وہ دونوں اپنے وعدے کے مطابق دوسرے دن ایک دوسرے کی بہن تک پہنچ گئے اور ان سے روبرو ملاقات کرنے تک اچھی طرح ان کے خیالات پڑھتے رہے اور مطمئن ہوتے رہے۔

روبرو ملاقات ہونے پر کوبرا نے اینجی کو اور ان نون نے شی کی کو دل سے پسند کیا۔ وہ دونوں ہی جوان اور خوب صورت تھیں۔ اگر ایسی نہ ہوتیں تب بھی ایک دوسرے کی دوستی اور اعتماد حاصل کرنے کے لیے وہ انہیں بیویاں بنانا منظور کرلیتے۔

کوبرا نے کہا "میں نے اینجی کو دل سے پسند کیا ہے۔ تم بھی میری بہن شی کی کو پسند کرچکے ہو۔ کل صبح رجسٹرار کے دفتر میں ہم ان سے شادیاں کرلیں گے۔ ان سے ازدواجی رشتہ قائم ہونے کے بعد ہمیں ایک دوسرے پر اعتماد حاصل ہوجائے گا۔ اس کے بعد ہمیں یہ سوچنا ہے کہ ماریا تک پہنچنے اور اس کے قلعے پر قبضہ جمانے کے لیے ہمیں کیا کرنا ہوگا؟ وہ بھی کسی ایسے ٹیلی پیتھی جاننے والے سے شادی کرنا چاہتی ہے۔ جو اسے ساری زندگی تحفظ دیتا رہے۔"

ان نون نے کہا "کل تمہاری بہن سے شادی کرنے کے بعد میں اس کے اعتماد کو دھوکا نہیں دوں گا پھر ماریا تو کیا کسی بھی حسینہ عالم سے شادی نہیں کروں گا۔"

کوبرا نے کہا "میں بھی تمہاری بہن اینجی کے اعتماد کو

دھوکا نہیں دوں گا۔ کوئی ضروری نہیں ہے کہ مارلی کا اعتماد حاصل کرنے کے لیے اس سے شادی کی جائے۔ ہم اسے بیوی بنانے کے بجائے بہن بنائیں گے تو وہ یہ معلوم کرکے خوش ہوگی کہ ہم اپنی بیویوں سے محبت کرتے ہیں۔ جب بیویوں کو دھوکا نہیں دے رہے ہیں تو ایک بہن کو کبھی دھوکا نہیں دیں گے۔"

کوبرا اور ان نون دوستی کرنے ایک دوسرے پر اعتماد حاصل کرنے اور مارلی کے قلعے تک پہنچنے کی ٹھوس پلاننگ کررہے تھے اور اس پر عمل بھی کررہے تھے۔ بائرن ٹوڈ اور اس کے تمام ساتھی اس معاملے میں بڑی سنجیدگی سے غور کررہے تھے۔ سونیا نے ان کے درمیان رسہ کشی پیدا کردی تھی کہ جو شہ زور ہوگا اور دوسرے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو مار بھگائے گا۔ وہ اسی سے شادی کرے گی اور اسے اپنے قلعے میں آنے دے گی۔

اس بازی کو جیتنے کے لیے کوبرا اور ان نون متحد ہورہے تھے۔ بائرن ٹوڈ نے اپنے ساتھیوں سے کہا "ہم متحد ہیں۔ ہمیں صرف کوبرا اور ان نون تک پہنچنے کا راستہ تلاش کرنا ہوگا۔ وہ ایک بار ہماری نظروں میں آگئے تو پھر زندہ سلامت نہیں رہ سکیں گے۔"

ہاروے نے کہا "پتا نہیں انہیں تلاش کرنے میں کتنا وقت لگے گا۔ اس سلسلے میں فرہاد کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ ہم اس کی بھی کسی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر مارلی تک پہنچ سکتے ہیں۔"

آندرے نے کہا "فرہاد کی کسی کمزوری تک پہنچنا مشکل ہے۔ یہ اتنا ہی آسان ہوتا تو کتنے ہی دشمن اس کی کسی نہ کسی کمزوری تک پہنچ کر اسے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کردیتے۔"

بیکر برائٹ نے کہا "دوسرے دشمن آج تک ایسا نہ کرسکے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم بھی ایسا نہیں کرسکیں گے۔"

بائرن ٹوڈ نے کہا "بے شک! اگر ایک کام کسی کے لیے ناممکن ہوتا ہے تو ضروری نہیں ہے کہ دوسرے کے لیے بھی ناممکن ہو۔ دوسرا اپنی ذہانت اور حوصلے سے اسے ممکن بنا سکتا ہے۔"

ہاروے نے کہا "میں سوچ رہا ہوں کہ فرہاد کے بیٹوں اور بہوؤں کے بارے میں کس طرح یہ معلوم کیا جائے کہ وہ سب کہاں اور کن معاملات میں مصروف ہیں تو ہم ایسی معلومات سے فائدہ اٹھا کر فرہاد اور مارلی کے لیے دشواریاں پیدا کرسکتے ہیں۔"

"یہ سب کچھ کرنے کے لیے ہم فرہاد کے بیٹوں اور بہوؤں کے دماغوں میں کس طرح پہنچیں گے؟ ان کے دماغ موم کے بنے ہوئے نہیں ہیں۔ وہ ہماری خیال خوانی کی گرمی سے نہیں پگھلیں گے۔"

بائرن ٹوڈ نے کہا "قدرتی حالات پتھر کو بھی پگھلا دیتے ہیں۔ ہوسکتا ہے فرہاد کے عزیزوں میں کوئی بیمار پڑجائے تو وہ سانس روکنے کے قابل نہیں رہے گا یا وہ کسی حادثے میں زخمی ہوجائے تو وہ ہماری سوچ کی لہروں کو اپنے دماغ میں آنے سے نہیں روک سکے گا۔ ہمیں سوچنا چاہیے کہ اس کی فیملی کے اہم افراد کتنے ہیں اور ہم ان میں سے کتنے افراد کے دماغوں میں جاسکتے ہیں۔ وہ سانس روکتے رہیں گے لیکن کبھی نہ کبھی تو ان میں سے کسی کے دماغ کا دروازہ کھلے گا۔"

وہ سب سوچنے لگے۔ میری فیملی میں میرے دو بیٹے پارس اور پورس ہیں۔ میری ایک بہو ثانی ہے اور دوسری بہو شیوانی ہے۔ ایک ہونے والی بہو شیاتہ ہے۔ وہ بابا صاحب کے ادارے میں رہتی ہے۔ میری ایک بیٹی اعلیٰ بی بی ہے اور ایک بیٹا کبریا ہے۔ وہ دونوں پندرہ برس کے ہوچکے ہیں۔ بابا صاحب کے ادارے میں تعلیم اور تربیت حاصل کررہے ہیں۔ ان کے علاوہ علی تیمور اور کھی بھی ہیں۔

بائرن ٹوڈ اور اس کے تمام ساتھی میرے بیٹوں اور بہوؤں کی آوازیں اور لہجے مختلف اوقات میں سن چکے تھے۔ صرف اعلیٰ بی بی اور کبریا کی باتیں انہوں نے کبھی نہیں سنی تھیں۔ بائرن ٹوڈ نے کہا "کوئی موقع ہاتھ آئے گا تو ہم ان کی بھی آوازیں سن لیں گے۔ فی الحال ہمیں فرہاد کے بیٹوں اور بہوؤں کے دماغ میں جاتے رہنا چاہیے۔"

وہ سب اس بات پر متفق ہوکر خیال خوانی کرنے لگے۔ ان میں سے ایک خیال خوانی کرتا ہوا پارس کے پاس پہنچا۔ پارس نے پرائی سوچ کی لہروں کو محسوس کرتے ہوئے پوچھا "کون ہو؟ کیوں آئے ہو؟"

اس نے کہا "میں ٹیلی پیتھی جانتا ہوں۔"

پارس نے کہا "یہ کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ ٹیلی پیتھی جانتے ہو۔ اس لیے میرے اندر آئے ہو۔"

"وہ... بات اصل میں یہ ہے کہ میں اس دنیا میں اکیلا ہوں۔"

"سب ہی اس دنیا میں اکیلے آتے ہیں اور اکیلے جاتے ہیں۔ تمہاری پریشانی کیا ہے؟"

وہ اس کے دماغ سے چلا آیا۔ آندرے خیال خوانی کے ذریعے ثانی کے دماغ میں پہنچا۔ اس نے بھی پوچھا "کون ہو؟ کیوں آئے ہو؟"

آندرے نے کہا "میں مسٹر پارس سے ضروری باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ تم اس کی وائف ہو۔ اس کا پتا یا فون نمبر بتا سکتی ہو؟"

"فی الحال اس کا پتا ٹھکانا موت کو بھی معلوم نہیں ہوگا پھر میں کیسے بتا سکتی ہوں؟ بائی دا وے تم میرے پاس کیوں آئے ہو؟ پارس کے دماغ میں بھی جاسکتے تھے۔"

آندرے دماغی طور پر حاضر ہوکر اپنے ساتھیوں سے بولا "فرہاد کی فیملی کے افراد جسمانی اور دماغی طور پر صحت مند ہیں۔ یہ ہماری سوچ کی لہروں کو محسوس کرتے رہیں گے۔"

بائرن ٹوڈ نے کہا "ہم سب اسی طرح ان کے اندر جاتے رہیں گے تو ان کے ذریعے کسی کی آواز سن کر اس نامعلوم فرد کو اپنا آلہ کار بنا سکیں گے پھر اس آلہ کار کے ذریعے ان کے بارے میں معلومات حاصل کرسکیں گے۔ ہوسکا تو انہیں زخمی بھی کرسکیں گے۔ ہمیں اس طریقے کار سے کوئی نہ کوئی فائدہ ضرور حاصل ہوگا۔"

آندرے نے کہا "ہاں ثانی کے دماغ میں جانے سے ایک بات معلوم ہوئی ہے۔ وہ نیاگرا آبشار کے پاس کھڑی ہوئی تھی۔ یعنی وہ کینیڈا میں ہے۔"

بائرن ٹوڈ نے کہا "یہی فائدہ ہے۔ ہمیں ان کے بارے میں کچھ نہ کچھ معلوم ہوتا رہے گا۔ امریکا میں نئی ٹرانسفارمر مشین تیار کی گئی ہے۔ نئے ٹیلی پیتھی جاننے والے پیدا کیے جارہے ہیں۔ ثانی وہاں تنہا نہیں ہوگی۔ پارس بھی اس کے ساتھ ہوگا۔ وہ دونوں وہاں تخریبی کارروائیوں کے لیے گئے ہوئے ہیں۔"

سائرن نے یک بارگی خوش ہوکر کہا "مجھے شیوانی کے دماغ میں جگہ مل گئی ہے۔ فوراً میرے دماغ میں آؤ۔ وہ بیمار ہے۔ ہم اس کے خیالات پڑھ کر بہت کچھ معلوم کرسکیں گے۔"

وہ سب دوسرے ہی لمحے شیوانی کے اندر پہنچ کر اس کے خیالات پڑھنے لگے۔ پتا چلا وہ پورس کے ساتھ اٹلی کے شہر روم میں ہے۔ وہ پانچ ماہ بعد ماں بننے والی ہے۔ اسے پیٹ میں کوئی تکلیف محسوس ہوئی تھی۔ پورس اسے اسپتال لے گیا تھا۔ ایسے ہی وقت سائرن اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ اس کے اندر پہنچ گیا تھا۔

شیوانی کے خیالات بتا رہے تھے کہ وہ اسکاٹ لینڈ یارڈ کی ملازمت چھوڑ چکی ہے۔ اس نے اسکاٹ لینڈ یارڈ والوں کو ٹرانسفارمر مشین کا نقشہ لاکر دیا تھا لیکن اس کا محاسبہ کیا گیا تھا کہ اس نے پہلے یہ کیوں نہیں بتایا کہ وہ پورس کے ذریعے مشین کا نقشہ لے کر آئی ہے۔

یہ بیان ہوچکا ہے کہ شیوانی پورس کے ساتھ ازدواجی زندگی گزار رہی تھی لیکن یہ نہیں جانتی تھی کہ اس کا شوہر پورس ہے۔ بعد میں پورس نے خود کو ظاہر کیا تھا۔ اسکاٹ لینڈ یارڈ والے یہ بات ماننے کو تیار نہیں تھے۔ انہیں شبہ تھا کہ شیوانی نے کسی سازش کے تحت مشین کا نقشہ لاکر انہیں دیا ہے بعد میں پورس اور بابا صاحب کے ادارے والے ان سے کوئی بہت بڑا فائدہ اٹھانے والے ہیں۔

انہوں نے شیوانی کو اس کے بنگلے میں قید کردیا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ ٹیلی پیتھی جاننے والے تھری جے اسکاٹ لینڈ یارڈ والوں کے وفادار ہیں۔ ان کے لیے خیال خوانی کرتے رہیں گے۔ پورس اور شیوانی کی سازشوں سے محفوظ رکھیں گے۔ انہوں نے اپنے اطمینان کے لیے تھری جے کو بھی قیدی بنالیا تھا۔ تاکہ وہ کبھی باغی بن کر وہاں سے فرار نہ ہوسکیں۔

وہ تھری جے دراصل پورس کے معمول اور محکوم تھے اور اس کی ہدایت کے مطابق اسکاٹ لینڈ یارڈ والوں کے وفادار بنے ہوئے تھے۔ پورس شیوانی کو ان کی قید سے نکال لایا تھا۔ تھری جے کو ہدایات دی تھیں کہ وہ اسکاٹ لینڈ یارڈ میں رہیں۔ ضرورت کے وقت وہ انہیں بھی وہاں سے نکال لائے گا۔

اسکاٹ لینڈ یارڈ میں ٹرانسفارمر مشین تیار ہوچکی تھی۔ تھری جے کے اور مشین کے ذریعے وہاں کے نہایت تجربہ کار اور اہم سراغ رسانوں کو ٹیلی پیتھی سکھائی جارہی تھی۔

بائرن ٹوڈ اور اس کے تمام ساتھی شیوانی کے خیالات پڑھ رہے تھے۔ پورس وہاں سے شیوانی کو دو چار دنوں کے لیے بابا صاحب کے ادارے میں لے گیا تھا۔ وہاں جناب تبریزی اور دیگر اہم افراد سے شیوانی کو ملایا تھا۔ جناب تبریزی نے کہا تھا کہ اسے پورس کے ساتھ ابھی گھومنا پھرنا اور تفریح کرنا چاہیے۔ زچگی کے بعد وہ بچے کو لے کر پورس کے ساتھ ادارے میں آئے گی پھر وہاں اس کی رہائش کا انتظام کیا جائے گا۔

بائرن ٹوڈ وغیرہ شیوانی کے خیالات پڑھ کر صرف اتنی ہی باتیں معلوم کررہے تھے جتنا کہ وہ جانتی تھی۔ انہوں نے یہ معلوم کرنا چاہا کہ پورس اس کے ساتھ صرف تفریح کررہا ہے یا کسی اہم معاملے میں بھی مصروف ہے؟

شیوانی کی سوچ نے کہا "پورس اسے اپنے معاملات اور تمام الجھنوں سے دور رکھتا ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ الجھنوں کے باعث شیوانی یا بچے پر کوئی اثر پڑے۔ اس لیے وہ اس کے ساتھ ہنستا بولتا اور محبت کرتا رہتا ہے۔"

بائرن ٹوڈ نے کہا "پہلے ہم شیوانی پر تنویمی عمل کریں گے۔ اسے اپنی معمولہ بنا کر اس کے دماغ کو لاک کردیں گے پھر اسے پورس سے دور کرنے کے بعد فرہاد علی تیمور کو بلیک میل کریں گے۔"

انہوں نے یہی کیا۔ اسپتال میں ڈاکٹر نے شیوانی کو دوائیں دینے کے بعد آرام سے سونے کی ہدایت کی اور وہ

سوگئی۔ اگر نہ سوتی تو بائرن ٹوڈ اسے سلا دیتا۔ وہ جسمانی اور دماغی طور پر کمزور ہوگئی تھی۔ بائرن ٹوڈ نے اسے ہپناٹائز کیا۔ اسے اپنی معمول بنایا پھر اس کے دماغ کو لاک کرکے اسے تنویمی نیند سونے کے لیے چھوڑ دیا۔

انہوں نے میری ایک بہو کو اپنے شکنجے میں لے کر بہت بڑی کامیابی حاصل کی تھی۔ بائرن ٹوڈ نے مجھ سے رابطہ کرنے کے لیے میرے دماغ میں آنا چاہا۔ میں نے فوراً سانس روک لیا۔ ان سب کو یہ یقین دلا چکا تھا کہ میں بابا صاحب کے ادارے میں آگیا ہوں۔ جبکہ میں ہانگ کانگ میں تھا۔

میں نے اپنے کمرے کی تمام بتیاں بجھا کر کھڑکیاں بند کردیں۔ اب میرے پاس آنے والوں کو تاریکی میں یہ معلوم نہیں ہوسکتا تھا کہ میں کہاں ہوں۔ میں نے دوسری بار خیال خوانی کی لہروں کو محسوس کرتے ہوئے پوچھا "کون ہو؟ کیا چاہتے ہو؟"

"میں ہوں بائرن ٹوڈ۔ میں پوچھنے آیا ہوں کہ ایک طرف مارلی تمہارے ہاتھ سے چھوٹنے والی ہے اور دوسری طرف تمہارے بیٹے یا بہو پر آنچ آرہی ہے تو کیا انہیں بچانے کے لیے مارلی کا سودا کروگے؟"

میں نے فوراً ہی جواب نہیں دیا۔ پہلے شیوانی کے دماغ میں پہنچنے کی کوشش کی تو اس نے سانس روک لیا۔ میں دماغی طور پر اپنی جگہ حاضر ہوگیا پھر بائرن ٹوڈ کے آلہ کار کے دماغ میں پہنچ کر بولا "تم نے میری بہو کا ذکر کیا تو خیال آیا کہ میری ایک بہو شیوانی ماں بننے والی ہے۔ ان حالات میں کچھ کمزور ہوگی۔ ابھی اس کے دماغ میں پہنچ کر معلوم ہوا کہ تم نے اس کی کمزوری سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اس کے دماغ کو لاک کیا ہے۔"

"صرف اس کے دماغ کو لاک نہیں کیا ہے۔ تمہارا بیٹا پورس اسپتال میں موجود نہیں تھا۔ ہم نے اس کی غیر موجودگی سے فائدہ اٹھایا ہے۔ شیوانی تنویمی نیند سے بیدار ہونے کے بعد ہمارے حکم کے مطابق پورس سے دور چلی گئی ہے۔ صرف ہم جانتے ہیں کہ وہ کہاں ہے۔ تم چاہو تو وہ تمہارے بیٹے کے پاس زندہ واپس آسکتی ہے۔"

میں نے کہا "بھئی تمہارا جواب نہیں ہے۔ زبردست چال چلی ہے۔ موقع سے خوب فائدہ اٹھایا ہے تم نے تو فرہاد علی تیمور کے ہاتھ پاؤں باندھ دیے ہیں۔ وہ بے چارہ ہانگ کانگ چھوڑ کر چلا آیا پھر بھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑ رہے ہو۔"

"تم نے ہانگ کانگ چھوڑا ہے۔ مارلی کو نہیں چھوڑا ہے۔ دور جانے کے بعد بھی خیال خوانی کے ذریعے اس سے چیک کر رہتے ہو۔ چور چوری سے جاتا ہے ہیرا پھیری سے نہیں جاتا۔ تم بھی ہیرا پھیری سے باز نہیں آرہے ہو۔"

"اب تو تم نے باز آنے پر مجبور کردیا ہے۔ بیٹے اور بہو کا معاملہ ہے۔ بہو گھر اور خاندان کی عزت ہوتی ہے۔ اس عزت کو بچانے کے لیے جو بولو گے وہ سنوں گا۔ جو چاہو گے وہ کروں گا۔"

"میں تم سے کوئی بہت بڑی بات نہیں منواؤں گا۔ بس مجھے مارلی کے دماغ میں پہنچا دو۔ میں اسے ہپناٹائز کروں گا۔ جب مجھے یقین ہوجائے گا کہ وہ میری معمولہ بن چکی ہے اور تم نے اس سلسلے میں کوئی گڑبڑ نہیں کی ہے تو میں شیوانی کو پورس کے پاس واپس بھیج دوں گا۔"

میں نے کہا "افسوس، میں نے مارلی سے وعدہ کیا تھا کہ کسی بھی ٹیلی پیتھی جاننے والے کو اس کے دماغ میں پہنچنے نہیں دوں گا مگر اب تم نے مجبور کردیا ہے۔ میں ایک گھنٹے کی مہلت چاہتا ہوں۔ اس کے بعد میں تمہیں مارلی کے دماغ میں پہنچادوں گا۔"

"ایک گھنٹے بعد کیوں؟ ابھی کیوں نہیں؟ کیا تم سمجھتے ہو۔ ایک گھنٹے کے اندر شیوانی کو ہم سے چھین کر لے جاؤ گے۔"

"میں کیا جانوں کہ تم نے اسے کہاں چھپایا ہے؟ میں اسے کیسے چھین کر لے جاسکتا ہوں؟ تم نے اسے اغوا کیا ہے۔ تمہیں اپنے آپ پر بھروسا کرنا چاہیے کہ اسے ایک گھنٹے تک اپنے شکنجے میں رکھ سکو گے۔"

"ہاں! ہمارا شکنجہ کمزور نہیں ہے۔ ٹھیک ہے میں ایک گھنٹے بعد آؤں گا۔ تم مجھے مارلی کے دماغ میں پہنچاؤ گے۔"

وہ رابطہ ختم کرکے اپنے اس آلہ کار کے دماغ سے چلا گیا۔ میں زیر لب مسکرانے لگا۔ بائرن ٹوڈ وغیرہ شیوانی کی پوری ہسٹری سے واقف نہیں تھے۔ وہ یہ تو جانتے تھے کہ اس کی آنکھیں غیر معمولی ہیں۔ وہ اپنی آنکھوں کے ذریعے کسی کو بھی اپنا اسیر بنالیتی ہے لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ شیوانی اندر سے زہریلی ہے۔ اس کا زہریلا دماغ عارضی طور پر کسی سے متاثر ہوسکتا ہے لیکن وہ اثر زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکتا۔

اس سے پہلے بھی ایک بار اس پر تنویمی عمل کیا گیا تھا۔ وہ معمولہ بن گئی تھی لیکن دو چار گھنٹوں کے بعد تنویمی عمل کا اثر ختم ہوگیا تھا۔ اس بار بھی یہی ہوا۔ پورس نے اس کے اندر آکر پوچھا "تم اسپتال سے کہاں چلی گئی ہو؟"

وہ ایک بند کمرے میں تھی۔ اس نے کہا "دروازے اور کھڑکیاں بند ہیں۔ یہ پتا نہیں چل رہا ہے کہ میں اسی شہر کے کسی علاقے میں ہوں یا مجھے کسی دوسری جگہ پہنچا دیا ہے۔"

پورس نے کہا "تم خاموش رہو۔ میں تمہارے چور خیالات پڑھ رہا ہوں۔"

وہ پڑھنے لگا۔ پتا چلا کہ کسی خیال خوانی کرنے والے نے ہپناٹائز کیا تھا۔ جب وہ ایک گھنٹے بعد تنویمی نیند سے [illegible]ہوئی تو اس کے دماغ میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اسپتال [illegible]نکل کر ٹیکسی میں بیٹھ کر ایک طرف جانا چاہیے۔ وہ اس [illegible]کے مطابق جانے لگی۔ روم کے مشہور تاریخی [illegible]رات کے پاس پہنچ کر اس نے ٹیکسی رکوائی تھی پھر اس [illegible]یہ ادا کرکے ان کھنڈرات سے گزرتی ہوئی آثار قدیمہ [illegible]دفتر میں پہنچ گئی تھی۔ اس دفتر کے ایک شخص نے اسے [illegible]کمرے میں لاکر قید کردیا تھا۔

پورس نے کہا "دشمنوں نے تمہیں ہپناٹائز کیا تھا۔ تم خود [illegible]کر یہاں تک آئی ہو۔ اب میرے مشورے پر عمل کرو۔ [illegible]سوچو کہ میں تمہارے دماغ میں آیا تھا۔ ابھی کوئی بھی [illegible]رے اندر آکر تم سے باتیں کرے تو اسے یہی تاثر دو کہ تم [illegible]سوچ کی لہروں کو محسوس کرکے سانس روک لیتی ہو۔ میں [illegible]چاہتا ہوں کہ وہ کون ہے؟ اور کیا چاہتا ہے؟"

پورس اس کے اندر خاموشی سے موجود رہا۔ انتظار کرتا [illegible]۔ تھوڑی دیر بعد کسی کی آواز سنائی دی "ہیلو شیوانی۔ کیسی [illegible]یہ عارضی قید خانہ ہے۔ تمہارے سسر فرہاد علی تیمور سے [illegible]ہو رہا ہے۔ وہ ہماری بات مان لے گا تو تمہیں رہا کردیا [illegible]ئے گا۔"

پورس نے چور خیالات کے خانے پر پوری طرح قبضہ [illegible]لیا تھا۔ شیوانی اس کی مرضی کے مطابق بولی "تم کون ہو؟ [illegible]تمہارے پاپا سے کیا چاہتے ہو؟"

"تمہارے پاپا ہم سب کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ میرا [illegible]سائن ہے۔ میں اس شہر میں رہتا ہوں۔ یہاں تمہیں [illegible]پتال میں دیکھا تھا۔ مجھے امید نہیں تھی کہ آسانی سے [illegible]ارے دماغ میں پہنچ سکوں گا مگر تمہارے پیٹ کی تکلیف [illegible]نے یہ مشکل آسان کردی تھی۔"

اسی وقت شیوانی کے دماغ میں بائرن ٹوڈ کی آواز سنائی [illegible]۔ اس نے کہا "سائن! میں نے فرہاد کو مجبور کردیا ہے۔ [illegible]نے وعدہ کیا ہے کہ ایک گھنٹے بعد مجھے مارلی کے دماغ میں [illegible]پہنچائے گا۔ جب میں مارلی کو ہپناٹائز کرکے اپنی معمولہ بنانے میں کامیاب [illegible]ہوجاؤں گا۔ تب شیوانی کو پورس کے حوالے کردیا جائے گا۔ [illegible]بات میں شیوانی کے دماغ میں کہہ رہا ہوں تاکہ اسے بھی [illegible]معلوم ہوتا رہے کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔"

سائن نے کہا "مارلی کو معمولہ بنانے کے بعد بھی ہمیں [illegible]شیوانی کو یرغمال بنا کر رکھنا چاہیے۔ بعد میں فرہاد کوئی گڑبڑ [illegible]کرے گا تو پھر اس کی کوئی کمزوری ہمارے ہاتھ نہیں آئے [illegible]گی۔"

"میں یہ بات اچھی طرح سمجھ رہا ہوں۔ شیوانی کو اتنی جلدی رہا کرنے کی نادانی نہیں کی جائے گی۔ مجھے ایک بات کھٹک رہی ہے۔ فرہاد چاہتا تو مجھے اسی وقت مارلی کے دماغ میں پہنچا سکتا تھا لیکن اس نے ایک گھنٹے کی مہلت لی ہے۔"

"یعنی وہ ہمیں ٹال رہا ہے۔ کچھ دیر کر رہا ہے۔ اتنی دیر میں کوئی چال چلنے والا ہے۔"

"وہ مکار ہے۔ اپنی مکاری سے باز نہیں آئے گا۔ یہاں اپنے آلہ کاروں کے ذریعے اسے تلاش کرے گا۔ تم شیوانی کے دماغ پر قبضہ جما کر اسے اپنی خفیہ رہائش گاہ کے تہ خانے میں بند کردو۔"

سائن نے کہا "میں ابھی یہی کہنے والا تھا۔ جب اسے مستقل قیدی بنا کر رکھنا ہے تو اس کے لیے وہی تہ خانہ مناسب رہے گا۔ میں وہاں تنہا رہتا ہوں۔ نہ میرے دماغ میں کوئی آسکے گا اور نہ کوئی اس تہ خانے تک پہنچ سکے گا۔"

سائن نے شیوانی کے دماغ پر پوری طرح قبضہ جما کر اسے غائب دماغ بنایا۔ شیوانی اس کی مرضی کے مطابق آثار قدیمہ کے دفتر سے نکل کر ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر ایک گھنٹے تک سفر کرتی رہی پھر ایک خوب صورت سے بنگلے میں پہنچ گئی۔ وہاں سائن اس کا منتظر تھا۔ اس نے شیوانی کا استقبال کرتے ہوئے مسکرا کر کہا "آؤ۔ اب یہ گھر تمہارا ہے۔ پتا نہیں تمہیں یہاں کب تک رہنا ہے۔"

وہ اس کے ساتھ ڈرائنگ روم میں آکر صوفے پر بیٹھ گئی۔ سائن نے کہا "تمہیں یہاں نہیں تہ خانے میں رہنا ہے۔ اٹھو یہاں سے چلو۔ تہ خانہ میں بیٹھنے اور لیٹنے کی سہولتیں موجود ہیں۔"

وہ اپنا سر پکڑ کر بولی "مجھے پیاس لگ رہی ہے۔ پہلے پانی پلاؤ پھر میں چلوں گی۔"

وہ فریج کھول کر ایک گلاس میں پانی ڈال کر لے آیا۔ وہ صوفے سے اٹھ کر اس کے روبرو آکر اس کے ہاتھ سے گلاس لے کر بولی "میری آنکھوں میں کچھ پڑ گیا ہے۔ تکلیف ہو رہی ہے۔ ذرا دیکھو تو سہی۔"

سائن نے اس کی آنکھوں میں جھانک کر دیکھا تو پھر دیکھتا ہی رہ گیا۔ اس کی غیر معمولی آنکھوں کی زہریلی کشش نے اسے جکڑ لیا۔ وہ بولی "تم ان آنکھوں کے سحر سے نہیں نکلو گے۔ جو پوچھوں گی اس کا صحیح جواب دو گے۔ بتاؤ تمہارے دوسرے ساتھی کہاں ہیں؟"

"میں نہیں جانتا اور ہم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ کون کس ملک اور شہر میں رہتا ہے۔ کچھ روز پہلے فرہاد علی تیمور نے بائرن ٹوڈ کو ٹریپ کرکے اسے اپنا معمول بنالیا تھا۔ اس کے ذریعے ہم سب کا پتا ٹھکانا اور فون نمبر معلوم کیا تھا لیکن ہماری تقدیر اچھی تھی۔ ہم بچ نکلے۔ ہاردے نے بڑی حکمت

عملی سے بائرن ٹوڈ کو بھی فرہاد کے شکنجے سے رہائی دلائی ہے۔ اس کے بعد ہم نے طے کیا تھا کہ ایک دوسرے کے رازدار ہونے کے باوجود کبھی کسی کو اپنا پتا اور فون نمبر نہیں بتائیں گے۔"

شوانی نے اس کی آنکھوں میں گھورتے ہوئے کہا "میں جانتی ہوں۔ تم سچ بول رہے ہو۔ ان آنکھوں کے سامنے جھوٹ نہیں بول سکو گے۔ اس کے بعد بھی جو سچ ہے وہ بولتے رہو۔"

وہ بولنے لگا۔ آندرے میرے بچپن کا ساتھی ہے۔ ہم دونوں ایک دوسرے کو بہت چاہتے ہیں اور ایک دوسرے سے کبھی کوئی بات نہیں چھپاتے۔ ہم نے اپنا پتا ٹھکانا بھی ایک دوسرے سے نہیں چھپایا ہے۔ ہم کبھی کبھی چھپ کر ایک دوسرے سے ملتے رہتے ہیں۔"

شیوانی نے پوچھا "وہ کہاں رہتا ہے؟ کیا ابھی اس سے ملنے کے لیے جاسکتے ہو؟"

"اس سے ملنے کے لیے کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ خود یہاں آیا ہوا ہے۔ رات بھر جاگتا رہا تھا۔ ایک بیڈ روم میں سو رہا ہے۔"

"مجھے اس کے بیڈ روم میں لے چلو۔ اپنا ریوالور نکالو۔"

اس نے حکم کی تعمیل کی ریوالور نکال کر اس کے ساتھ چلتا ہوا اس بیڈ روم میں آیا۔ جہاں آندرے سو رہا تھا۔ شیوانی نے کہا "اس کے پیر میں گولی مارو۔ یہ جاگ جائے گا۔"

اس نے ٹریگر دبا دیا۔ فائرنگ کی آواز کے ساتھ ہی آندرے کے حلق سے چیخ نکلی۔ وہ ہڑبڑا کر بستر پر بیٹھ گیا۔ اپنے زخمی پیر کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر تکلیف سے کراہنے لگا۔ حیرانی سے سائن کو دیکھ کر بولا "کیا تم نے مجھے گولی ماری ہے؟"

سائن نے کہا "ناراض کیوں ہوتے ہو۔ تم بھی مجھے گولی مارو۔"

اس نے ریوالور کو آندرے کی طرف اچھالا۔ پورس اس کے دماغ میں پہنچ گیا۔ وہ بولا "ہم دونوں دوست ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک رہتے ہیں۔ مجھے گولی کا زخم ملا ہے۔ تمہیں بھی یہ زخم ملنا چاہیے۔"

اس نے سائن کی ایک ٹانگ پر گولی ماری۔ وہ کھڑا ہوا تھا۔ چیخ مار کر لڑکھڑاتا ہوا فرش پر گر پڑا۔ پورس نے کہا "شیوانی تم اپنے ہوٹل میں آؤ۔ میں یہاں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔"

وہ وہاں سے چلی گئی۔ پورس نے خیال خوانی کے ذریعے مجھ سے کہا "پاپا...! میں نے بازی پلٹ کر شیوانی کو رہا کرا لیا ہے۔ بائرن ٹوڈ کے دو خیال خوانی کرنے والے سائن اور آندرے زخمی پڑے ہوئے ہیں۔"

میں مسکرانے لگا۔ پورس نے پوچھا "آپ نے ان سے ایک گھنٹے کی مہلت کیوں لی تھی؟"

"میں جانتا تھا شیوانی کے زہریلے دماغ میں تنویمی عمل کا اثر زیادہ دیر نہیں رہے گا۔ وہ دشمنوں سے نمٹ لے گی۔ ہم بھی اس کے دماغ میں موجود رہیں گے۔ میں ابھی شیوانی کے پاس جانے والا تھا۔ اس سے پہلے ہی تم نے دشمنوں کو الٹا دیا ہے۔"

پھر میں نے آلہ کار کے ذریعے بائرن ٹوڈ کو مخاطب کیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنے آلہ کار کے دماغ میں آکر بولا "لیں مسٹر فرہاد! میں ایک اہم معاملے میں مصروف تھا۔ بائی دا وے۔ تم ایک گھنٹے سے پہلے آ گئے ہو۔"

میں نے کہا "موت اپنے وقت پر آتی ہے لیکن حرام موت وقت سے پہلے چلی آتی ہے۔"

وہ اس بات پر چونک کر بولا "تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ کیا تم نے ایک گھنٹے کی مہلت لے کر کوئی گڑبڑ کی ہے؟"

"دشمن کی غلطیوں سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ تم نے مجھے مہلت دینے کی غلطی کی۔ میں نے فائدہ اٹھا لیا۔ اپنے دو ساتھی سائن اور آندرے کے پاس جاؤ۔ میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہوں گا۔"

وہ فوراً ہی خیال خوانی کرتا ہوا سائن کے اندر پہنچا تو وہ فرش پر زخمی پڑا ہوا تھا۔ اس کے سامنے بیڈ پر آندرے بیٹھا ہوا تھا۔ ان کے خیالات سے معلوم ہوا کہ دونوں نے ایک ہی ریوالور سے گولیاں چلا کر ایک دوسرے کو زخمی کیا ہے۔ بائرن ٹوڈ نے حیرانی سے پوچھا "سائن! یہ کیسے ہو گیا؟"

"شیوانی نے اپنی زہریلی آنکھوں سے مجھے جکڑ لیا تھا۔ اس نے مجھے آندرے پر گولی چلانے کا حکم دیا۔ میں اپنے آپ میں نہیں تھا۔ مجبور ہو گیا تھا۔ میں نے اپنے ساتھی کو زخمی کیا پھر ریوالور اسے دیا تو اس نے مجھ پر گولی چلا دی۔"

"لیکن یہ آندرے تمہارے پاس کیسے پہنچ گیا؟"

سائن نے کہا "ہماری دوستی اور محبت ایک دوسرے کی موت بن رہی ہے۔ یہ مجھ سے ملنے آیا تھا۔ اب میرے ساتھ موت سے ملنے والا ہے۔"

بائرن ٹوڈ نے کہا "او گاڈ! تم دونوں کی احمقانہ دوستی کے باعث میری ٹیم سے تمہارے جیسے دو خیال خوانی کرنے والے کم ہو رہے ہیں۔ مجھے ہانگ کانگ میں اپنی طاقت بڑھانی چاہیے مگر یہ طاقت کم ہو رہی ہے۔"

پورس نے آندرے کے ذریعے کہا "ہماری دوستی کو

حماقت نہ کہو۔ احمق تو تم ہو۔ ایک گھنٹے بعد ماریا کے دماغ میں پہنچنے کا خواب دیکھ رہے تھے۔"

سائن نے کہا "آندرے ٹھیک کہتا ہے۔ فرہاد کے خلاف کوئی دوسری کارروائی کرتے تو وہ شاید اس بری طرح انتقام نہ لیتا۔ تم نے فرہاد کی خاندانی عزت پر ہاتھ ڈالا تھا۔ اس کی بہو کو یرغمال بنایا تھا۔ تم نے بہت بڑی غلطی کی اور اس کا بھیانک نتیجہ ہمیں مل رہا ہے۔"

وہاں ہاروے اور بیکر برائٹ بھی آگئے تھے۔ ہاروے نے کہا "شیوانی یہاں سے جاچکی ہے۔ تم دونوں ایک ٹانگ سے زخمی ہو۔ یہاں سے اپنی کار میں بیٹھ کر اسپتال جاسکتے ہو۔ زخموں کی مرہم پٹی کراؤ۔ ہم تمہارے دماغوں کو لاک کریں گے۔"

سائن نے کہا "بچوں جیسی باتیں نہ کرو۔ یہ سب کچھ شیوانی نے تنہا نہیں کیا ہوگا۔ پورس بھی اس کے ساتھ ہوگا۔ کیا وہ ہمیں زخمی چھوڑ کر چلا جائے گا۔ مجھے تو اپنے سامنے موت نظر آرہی ہے۔"

آندرے نے کہا "بائرن ٹوڈ نے ماریا تک پہنچنے کی جلدی کی۔ آج تک فرہاد کی فیملی کی خواتین کو کسی نے اغوا کرنے اور یرغمال بنا کر رکھنے کی نادانی نہیں کی۔ اب وہ ہماری ٹیم کے کسی فرد کو بھی زندہ نہیں چھوڑے گا۔ ہم جارہے ہیں۔ تم سب ہمارے پیچھے باری باری آؤ گے۔"

پورس نے اس کے ذریعے سائن کا نشانہ لے کر گولی مار دی پھر اس ریوالور کو اس کی کنپٹی پر رکھا اور گولی چلا دی۔ بائرن ٹوڈ، ہاروے اور بیکر برائٹ اپنے مردہ ساتھیوں کے دماغوں سے نکل گئے۔ انہوں نے ماریا تک پہنچنے کے لیے بہت بڑا نقصان اٹھایا تھا۔ اپنے دو ٹیلی پیتھی جاننے والوں سے محروم ہو گئے تھے۔

میں نے ان کے آلہ کار کے دماغ میں آکر کہا "میں ہانگ کانگ میں نہیں ہوں۔ تم لوگوں کے لیے یہاں کا میدان خالی چھوڑ چکا ہوں۔ تمہیں ان ٹیلی پیتھی جاننے والوں سے نمٹنا چاہیے تھا جو یہاں تمہارے مقابلے پر ہیں لیکن تم مقابلے کا میدان چھوڑ کر میرے پیچھے آگئے۔ کیا یہ تمہاری نادانی نہیں تھی؟"

بائرن ٹوڈ نے جھنجلا کر کہا "ہم نادان نہیں ہیں۔ یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جب تک تم ماریا کے دماغ سے ہمیشہ کے لیے نہیں جاؤ گے۔ تب تک ہم دوسرے ٹیلی پیتھی جاننے والوں سے لڑتے ہی رہیں گے۔ آخرکار اس میدان سے جیت کر آئیں گے تو پتا چلے گا کہ تم پہاڑ بن کر پہلے کی طرح راستے میں کھڑے ہو۔"

ہاروے نے کہا "اصل رکاوٹ تو تم ہو۔ ہم تم سے جان لیوا دشمنی نہیں کر رہے تھے۔ پُرامن طریقے سے کہہ رہے تھے کہ ہمیں ماریا کے دماغ میں پہنچا کر وہاں سے ہمیشہ کے لیے چلے جاؤ۔"

"کیا پُرامن طریقہ یہی ہوتا ہے کہ کسی کی بہو بیٹی کو اغوا کرو۔ تم لوگوں نے جتنی بڑی غلطی کی۔ اتنی بڑی سزا مل گئی۔ میں اب بھی تمہیں سمجھاتا ہوں۔ صحیح راستے سے ماریا کا دل جیت لو۔ اسے ایک خیال خوانی کرنے والے ساتھی کی ضرورت ہے۔ میں ہمیشہ اس کا باڈی گارڈ بن کر نہیں رہوں گا۔ وہ جب کبھی کسی ٹیلی پیتھی جاننے والے پر اعتماد کرے گی۔ میں اسی وقت ماریا کو تیسری شادی کی مبارک باد دے کر اس کے دماغ اور اس کے قلعے سے ہمیشہ کے لیے چلا آؤں گا۔"

میں ان کے آلہ کار کے دماغ سے چلا آیا۔ مجھے اس معاملے میں زیادہ الجھنے کی ضرورت نہیں تھی۔ سونیا نے ان سب کو شادی کی آفر کرکے انہیں الجھا دیا تھا۔ وہ خوب سمجھتی ہے کہ بھونکنے اور کاٹنے والے کتوں کو کس طرح آپس میں لڑایا جاتا ہے۔

○☆○

کردنا پر تنویمی عمل کرکے اس کے دماغ کو لاک کر دیا گیا تھا۔ انہیں شبہ تھا کہ کردنا نے جس نیم پاگل کو اپنا شوہر بنا رکھا تھا وہ شخص پُراسرار ہے۔ کردنا کے جال میں پھنسنے سے پہلے وہ اسے چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ آئندہ وہ ضرور کچھ کرنے والا ہے۔

انہوں نے کردنا کو اپنی معمولہ بنا لیا تھا اور اپنے اطمینان کے لیے باری باری اس کے دماغ میں موجود رہنے لگے تھے۔ اسے وہاں سے ماسکو لے جا رہے تھے۔ دن رات اس کے دماغ میں رہنے سے یہ پتا چل رہا تھا کہ کردنا نے جس پُراسرار شخص کو اپنا شوہر بنایا تھا۔ وہ ٹیلی پیتھی نہیں جانتا ہے اگر جانتا تو کردنا کو ہپناٹائز کرتے وقت اس کے دماغ میں موجود رہتا اور ان کے تنویمی عمل کو ناکام بنا دیتا۔

لیکن اس نے ایسا نہیں کیا تھا۔ اس کے بعد بھی ایک رات ایک دن گزر گیا تھا۔ اب دوسرے دن وہ کردنا کے ساتھ ماسکو پہنچنے والے تھے لیکن اب تک اس کے دماغ میں کوئی نہیں آیا تھا۔ اگر کوئی آتا تو وہ کردنا کے چور خیالات سے اس کے بارے میں معلوم کر لیتے۔

جس مخصوص آواز اور لہجے کے ذریعے اس کے دماغ کو لاک کیا گیا تھا۔ پارس نے اس آواز اور لہجے کو ذہن نشین کر لیا تھا۔ کبھی ضرورت کے وقت اس کے اندر خاموشی سے جاسکتا تھا اور اس کے ذریعے تیج پال اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں بہت کچھ معلوم کر سکتا تھا۔ اس کی معلومات کا دوسرا ذریعہ جوزف وہسکی تھا۔ وہ اسے بہت پہلے ہی اپنا

معمول بنا چکا تھا۔

تین دن گزرنے کے بعد تیج پال بھی مطمئن ہو گیا تھا کہ کرونا کو پوری طرح اپنے زیر اثر کرلیا گیا ہے اور اس کے دماغ کو لاک کردیا گیا ہے۔ آئندہ کوئی اس کے اندر نہیں آسکے گا اور نہ ان کی مصروفیات کے بارے میں کچھ معلوم کرسکے گا۔

تیج پال نے ہر طرف سے مطمئن ہو کر کہا "اب مجھے اطمینان ہے۔ تم لوگ چاہو تو میں مشین سے گزر کر تمہاری طرح ٹیلی پیتھی کا علم حاصل کرلوں گا۔"

بیزون' مائیک مورو اور جوزف وہسکی سب ہی دل سے یہ چاہتے تھے کہ تیج پال بھی ٹیلی پیتھی سیکھ لے۔ انہوں نے اس سلسلے میں کئی بار اسے کہا تھا لیکن وہ جانے انجانے دشمنوں کی طرف سے مطمئن نہیں تھا۔ خاص طور پر کرونا نے بڈی رابرٹ کے دماغ میں زلزلے پیدا کرکے بڑے مسائل پیدا کردیے تھے۔ اب وہ مسائل نہیں رہے تھے۔ کرونا کو شکنجے میں کس لیا گیا تھا اور بڈی رابرٹ اس کے دماغ کو بھی لاک کرکے اسے دشمنوں سے بچالیا گیا تھا۔ ہر طرف سے اطمینان حاصل کرنے کے بعد تیج پال راضی ہو گیا۔ اس کے تمام ٹیلی پیتھی جاننے والے ساتھیوں نے اپنی نگرانی میں اسے اس مشین سے گزارا۔ بالآخر اس نے ٹیلی پیتھی سیکھ لی۔

انسان اپنے طور پر موت اور مصائب سے بچتے رہنے کی ہر ممکن کوششیں کرتا رہتا ہے۔ قدم قدم پر محتاط رہتا ہے پھر بھی کسی نہ کسی راستے سے مصیبتیں آتی ہی رہتی ہیں۔ تیج پال ہر پہلو سے محتاط رہا تھا۔ اس کے باوجود یہ نہیں جانتا تھا کہ پارس' کرونا اور جوزف وہسکی کے دماغوں میں آتا رہتا ہے۔ جب اسے مشین سے گزارا جارہا تھا۔ تب وہ جوزف وہسکی کے اندر موجود تھا۔ مشین سے گزارنے کے بعد جب اس پر تنویمی عمل کرکے اس کے دماغ کو لاک کیا جارہا تھا۔ تب بھی پارس موجود تھا۔ جس مخصوص آواز اور لہجے سے اس کے دماغ کو لاک کیا گیا تھا۔ پارس نے بھی اس آواز اور لہجے کو ذہن نشین کرلیا تھا۔ اس کی جگہ کوئی اور دشمن ہوتا تو اب تک تیج پال اور جوزف وہسکی کے دماغوں میں رہ کر روس میں ان کا اقتدار ان سے چھین لیتا۔ تیج پال کی پوری ٹیم کو اپنا غلام بنا لیتا لیکن مجھے اور میرے بیٹے کو ایسا کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ ہم دشمنوں کے اندر صرف اس لیے سرنگ بناتے ہیں کہ ان کے اندر کی سازشوں سے واقف ہوتے رہیں۔ جب تک وہ ہمیں نقصان نہیں پہنچاتے۔ تب تک ہم کبھی ان سے نہ ان کا اقتدار چھینتے ہیں نہ ہی انہیں کسی طرح کا نقصان پہنچاتے ہیں۔

تیج پال کے ٹیلی پیتھی سیکھنے کی خوشی میں اس رات جشن منایا گیا۔ روس کے اکابرین' اعلیٰ عہدے دار اور فوجی افسران اس جشن میں شریک ہوئے۔ اس طویل عرصے میں تیج پال کے تمام ٹیلی پیتھی جاننے والوں نے روس کے اکثر اکابرین' فوج کے تمام اعلیٰ افسران کو اور اہم عہدے داروں کو اپنا معمول بنالیا تھا۔

وہاں ناچ گانے اور کھانے پینے کی تقریب میں کرونا بھی آئی تھی۔ اس کے دماغ میں یہ بات نقش کی گئی تھی کہ وہ تیج پال کی ٹیم میں ایک اہم ٹیلی پیتھی جاننے والی ہے اور ہمیشہ ان کی وفادار رہے گی۔ تیج پال نے پہلی بار کرونا کو اس تقریب میں دیکھا۔ اس سے کرونا کا تعارف کرایا گیا۔ وہ جوان' خوب صورت اور انتہائی پرکشش تھی۔ تیج پال کے سینے میں جیسے دل نہیں پتھر تھا۔ وہ کبھی کسی حسین عورت سے متاثر نہیں ہوتا تھا۔ کبھی کسی سے دوستی نہیں کرتا تھا۔ وہ پینتالیس برس کا کنوارا تھا۔ کرونا کو دیکھ کر پہلی بار اس کے دل کی دھڑکنیں کچھ تیز ہو گئیں۔ وہ کوئی غیر معمولی حسینہ نہیں تھی لیکن عمر کے کسی نہ کسی حصے میں دل کسی نہ کسی سے متاثر ضرور ہوتا ہے۔ وہ بھی بے اختیار متاثر ہو گیا تھا۔ بڑے ہال میں بال روم ڈانس ہو رہا تھا۔ تیج پال نے اس سے پوچھا "کیا میرے ساتھ رقص کرو گی؟"

وہ مسکراتے ہوئے اس کے بازوؤں میں آکر اس کے ساتھ رقص کرنے لگی۔ زندگی میں پہلی بار ایک شاداب اور زرخیز بدن اس کے بازوؤں میں آیا تھا اور اس کے بدن سے لگ رہا تھا۔ وہ سحر زدہ ہونے لگا۔ اس نے کہا "میں تمہارے بارے میں بہت کچھ جانتا ہوں مگر یہ نہیں جانتا کہ تمہاری زندگی میں کوئی خوب رو جوان آیا ہے یا نہیں۔"

وہ مسکرا کر بولی "یہ جاننا کیا مشکل ہے۔ ٹیلی پیتھی جانتے ہو۔ میرے چور خیالات پڑھ کر بہت کچھ معلوم کرسکتے ہو۔ ویسے ایک بات کہہ دوں۔ مجھے نوجوان اچھے نہیں لگتے۔ وہ ناتجربے کار ہوتے ہیں۔ زندگی سلیقے سے گزارنا نہیں جانتے۔ تمہارے جیسے عمر رسیدہ کنوارے اپنے خیالات سے جنگ کرتے کرتے فولاد بن جاتے ہیں۔ مجھے فولادی مرد پسند ہیں۔"

"میرے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟"

وہ بڑی ادا سے ہنستے ہوئے بولی "نیک خیال ہے اگر تم سنجیدگی سے مجھے پروپوز کرو گے تو میں تم سے صاف اور سیدھی بات کروں گی۔"

"تم میرے دل کی بات کہہ رہی ہو۔ میں صاف اور سیدھی بات کرنے والی لڑکی کو اپنی لائف پارٹنر بنانا چاہتا ہوں۔"

"آر یو شیور؟"

"یس آئی ایم۔ تم ہمیشہ سچ بولتی رہو گی تو مجھے ہمیشہ بہت

رو گی۔"

"میری زندگی میں ایک نیم پاگل جوان آیا تھا۔ وہ کچھ ...ب وغریب قسم کا تھا۔ اس نے کئی بار برے وقتوں میں ...ری مدد کی تھی۔ میں اس سے متاثر ہو گئی تھی۔ میں نے اس ... ساتھ چند راتیں گزاری ہیں۔"

تیج پال یہ ساری باتیں جانتا تھا۔ اس نے انجان بن کر ...چھا "اب وہ جوان کہاں ہے؟"

"گاڈ نوز بیٹر۔ وہ اچانک میری زندگی میں آیا تھا پھر ...انک ہی کہیں گم ہو گیا ہے۔ مجھے یاد ہے وہ آخری بار میرے ... ٹرین میں سفر کررہا تھا۔ اچانک میری طبیعت خراب ...ئی تھی پھر مجھے کچھ ہوش نہیں رہا۔ جب ہوش آیا تو ...ارے ساتھی اسپتال میں میرا علاج کرا رہے تھے۔ اب ...ان کے ساتھ یہاں آگئی ہوں۔"

وہ یہ سب کہنے کے بعد پریشانی سے پارس کے متعلق ...چنے لگی۔ وہ کون تھا؟ اچانک کہاں چلا گیا ہے؟ میں یہاں ...ئی ہوں۔ شروع سے میرا ارادہ یہی تھا کہ میں روس جاؤں ...اور وہاں ایک نمایاں مقام حاصل کروں گی۔ میری یہ ...اہش پوری ہو رہی ہے مگر وہ بہروپیا کہاں گم ہو گیا ہے؟

تیج پال نے مسکرا کر کہا "تم خیالات کی روانی میں بھول ...ی ہو کہ میں خیال خوانی جانتا ہوں۔"

وہ چونک کر بولی "او سوری' میں خیالوں میں کھو گئی تھی۔ ...ے ایسا لگتا ہے جیسے اس نے مجھے ہپناٹائز کیا ہے۔ میں وقت ...بے وقت اس کے سحر میں کھو جاتی ہوں۔"

"اس کی شخصیت دل فریب ہو گی۔ اسی لیے اس کی ...رف کھنچی جاتی ہوں۔ دل بے قابو ہو جاتا ہے۔"

"اسی لیے تو کہتی ہوں' اس نے ضرور مجھے ہپناٹائز کیا ...ہے۔ ورنہ اس میں کوئی خاص بات نہیں تھی۔ میں کیوں خوا...ہ اس کے بارے میں سوچنے لگتی ہوں؟"

"تمہاری لائف میں کوئی دوسرا آئے گا تو وہ تمہارے ...دلوں اور خیالوں سے نکل جائے گا۔"

"ایک بات سچ کہتی ہوں' تمہاری شخصیت بھی کچھ کم ...دل فریب نہیں ہے۔ تم اسے میرے دل و دماغ سے مٹا سکتے ...ہو۔"

وہ خوش ہو گیا۔ کہنے لگا "میں تمہیں اتنی محبت اور توجہ ...دوں گا کہ تم اسے تو کیا' ساری دنیا کو بھول جاؤ گی۔"

"یو آر سو نائس ٹو می۔ آئی لو یو مگر میں یقین کرنا چاہتی ...ہوں کہ اس جوان نے مجھے ہپناٹائز نہیں کیا ہے۔"

"میں یقین دلاتا ہوں۔ ہم سب نے تمہارے چور ...خیالات پڑھے ہیں۔ تم اس کے زیر اثر نہیں ہو۔"

"ہو سکتا ہے' وہ ٹیلی پیتھی جانتا ہو۔ چپ چاپ میرے اندر آکر مجھے اپنے بارے میں سوچنے پر مجبور کرتا ہو۔"

وہ ہنستے ہوئے بولا "ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ مائیک مورو نے تم پر تنویمی عمل کرکے تمہارے دماغ کو لاک کردیا ہے۔ نہ وہ شخص تمہارے اندر آسکتا ہے اور نہ ہی الپا کبھی تمہیں پریشان کرے گی۔"

کرونا نے باتوں ہی باتوں میں یہ اگلوالیا کہ اس پر تنویمی عمل کیا گیا ہے اور عامل مائیک مورو ہے۔ تیج پال نے کہا "تمہارے تمام دشمنوں کو تم سے دور کرنے کے لیے ایسا کیا گیا ہے۔ تم بالکل محفوظ ہو اور اپنے دوستوں میں ہو۔"

وہ دل ہی دل میں سوچنے لگی "ٹیلی پیتھی جاننے والے دوست کیسے ہوتے ہیں' یہ میں خوب سمجھتی ہوں۔ میرا دماغ لاک کرنے اور مجھے دشمنوں سے بچائے رکھنے کے بہانے اپنی معمولہ بنا چکے ہو۔"

وہ یہ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی کہ تنویمی عمل سے کیسے نجات حاصل کرے گی؟ وہ ایک معمولہ تھی۔ اپنے عامل کے خلاف سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ اس کا ذہن عمل کے شکنجے میں تھا۔ وہ اپنی آزادی کے لیے خود کسی طرح کی بھی کوشش نہیں کرسکتی تھی۔ اس وقت وہی یاد آرہا تھا۔

"کہاں ہو تم؟ کیوں مجھے چھوڑ کر چلے گئے؟ تم تو میرے برے وقتوں میں کام آتے ہو۔ اس سے برا وقت اور کیا ہو گا' انہوں نے مجھے کنیز بنالیا ہے۔ یہ میرے مزاج کے خلاف ہے۔ اتنی بڑی دنیا میں صرف تمہیں برتر سمجھتی ہوں۔ کسی اور سے کم تر ہو کر نہیں رہوں گی۔ مجھے بچالو۔ کہاں ہو تم؟"

وہ پھر خیالات سے چونک گئی۔ تیج پال نے آکر کہا تھا "سوری! کرنل نے اچانک مجھے مخاطب کیا تھا۔ میں اس سے باتیں کرنے لگا۔ اس تقریب میں سب ہی میرے مہمان ہیں۔ مجھے سب سے ملنا اور باتیں کرنا چاہیے۔"

"تو پھر مہربانی کرو۔ مجھ سے پھر کسی وقت باتیں کرسکتے ہو۔"

"میں تو صرف تم سے ہی باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ تم چاہو تو ہم پارٹی کے بعد کہیں وقت گزاریں گے۔"

"بہت رات ہو جائے گی اور ہمارا رات گزارنے والا کوئی رشتہ نہیں ہے۔ ایم آئی رائٹ؟"

"ہاں۔ یہ تو ٹھیک ہے مگر میں آج ہی شادی کی بات طے کرنا چاہتا ہوں۔"

"یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ مہمانوں سے ملتے رہو۔ مہربانی کرتے رہو اور خیال خوانی کے ذریعے مجھ سے باتیں کرتے رہو۔ تم دوسروں کے ساتھ مصروف رہو گے۔ خیال خوانی نہیں کرسکو گے۔ اس لیے میں تمہارے دماغ میں رہ کر بولتی

رہوں گی۔"

طریقہ اچھا ہے۔ میں بظاہر دوسروں سے ملتا رہوں گا۔ ... اندر تم سے باتیں کرتا رہوں گا۔"

وہ مسکراتا ہوا ایک اعلیٰ حاکم کی طرف چلا گیا۔ کرونا کو یہ بتایا گیا تھا کہ ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی ٹیم میں تیج پال سب سے اہم ہے۔ بیزون، مائیک مورو، بڈی رابرٹ اور جوزف وہسکی اس پر اندھا اعتماد کرتے ہیں اور اس کے مشوروں پر آنکھیں بند کرکے عمل کرتے رہتے ہیں۔ اسی لیے وہ اس اصل مہرے میں دلچسپی لے رہی تھی۔ اس کے دل و دماغ پر حکومت کرتے ہوئے اس کے تمام ساتھیوں کو اپنا معمول بنا سکتی تھی۔

اس نے بیزون کے پاس آکر کہا "میں اپنی زندگی کا ایک اہم فیصلہ کرنا چاہتی ہوں مگر تم لوگوں کی مرضی کے بغیر یہ فیصلہ نہیں کرسکوں گی۔"

وہ بولا "اب تم ہماری اپنی ہو۔ ہم تمہیں بہترین مشورے دیں گے۔ کس قسم کا فیصلہ کرنا چاہتی ہو؟"

"تیج پال مجھے پسند کرکے شادی کے لیے پروپوز کررہا ہے مگر میں تم سب کی رضامندی سے شادی کروں گی۔"

"ہم اس پارٹی میں دیکھ رہے ہیں کہ وہ مہمانوں سے رسمی گفتگو کرکے بار بار تمہارے پاس چلا آتا ہے۔ ہم نے اسے کبھی کسی عورت کے قریب نہیں دیکھا۔ آج وہ تمہارے اتنے قریب آگیا کہ تمہیں بازوؤں میں لے کر ڈانس کررہا تھا۔"

مائیک مورو نے کہا "یہ ہمارے لیے بہت خوشی کی بات ہے۔ ہمارا گائیڈ، ہمارا راہنما شادی کرے گا۔ گھر بسائے گا اسے کبھی کسی عورت سے خوشیاں نہیں ملیں۔ تم سے ملیں گی۔ ہم تمہیں اس کے لیے ریزرو رکھیں گے۔ تم اسے خوش کرتی رہو گی۔"

"کیا میں خوش کرنے والی بازاری عورت ہوں۔ مہذب طریقے سے نہیں کہہ سکتے کہ میں بیوی بن کر اسے خوش رکھ سکتی ہوں۔"

"ہمارے تیج پال کا جی چاہے گا تو بیوی بنائے گا۔ ورنہ داشتہ بنا کر رکھے گا۔ کیا تم انکار کرسکو گی؟"

وہ مائیک مورو کی معمولہ تھی۔ سر جھکا کر بولی "نہیں، تم جو چاہو گے، وہی کروں گی۔"

"میں ابھی تیج پال سے کہتا ہوں۔ وہ پارٹی کے بعد تمہیں اپنے ساتھ رات گزارنے لے جائے گا۔"

تیج پال نے ان کے قریب آتے ہوئے کہا "میں کرونا کے دماغ میں رہ کر تم لوگوں کی باتیں سن رہا تھا۔ مائیک! یہ تمہاری معمولہ ہے مگر اسے کنیز نہ سمجھو۔ یہ میری وفادار بیوی بن کر نہیں رہے گی۔ تب اس کے ساتھ کنیزوں جیسا برتاؤ کیا جائے گا۔"

مائیک نے کہا "پال! اس سے وفا کی امید نہ رکھو۔ یہ خوب صورت ناگن ہے۔ اس نے الپا جیسی مکار عورت کو فریب دیا ہے۔ ہمارے بڈی رابرٹ کے دماغ میں زلزلے پیدا کیے اگر ہم بروقت اسے طبی امداد نہ پہنچاتے تو وہ دماغی مریض بن جاتا۔ اس مکار عورت کی ہسٹری ہمارے سامنے ہے۔ ہم اسے تمہاری داشتہ بنا کر رکھیں گے۔"

تیج پال نے کہا "تم سب ہمیشہ میرے مشوروں پر عمل کرتے رہے ہو۔ میں بھی تمہارے مشوروں پر عمل کروں گا۔ یہ مجھے دنیا کی سب سے حسین عورت لگ رہی ہے۔ میں اس کی مکاریوں کو سمجھنے کے باوجود اس کی طرف کھنچا جارہا ہوں۔ اس کی مرضی سے اسے حاصل کرنے کے لیے شادی بھی کرسکتا ہوں۔ کیا فرق پڑے گا۔ یہ دھوکا دے گی تو ہم سب اسے جہنم میں پہنچا سکتے ہیں۔"

بیزون نے کہا "پال! اسے اس کی اوقات میں رہنے دو۔ شادی کے جھمیلے میں نہ پڑو۔ اسے اپنے بنگلے میں لے جاؤ۔"

بیزون کی بیوی مونوریٹا نے کہا "تمہیں شرم نہیں آتی۔ میرے سامنے ایک عورت کو شادی کے بغیر بنگلے میں لے جانے کا مشورہ دے رہے ہو۔ تیج پال! ان کی باتوں میں نہ آؤ۔ پہلے اس سے شادی کرو۔"

پارس، مونوریٹا کے دماغ میں گھسا ہوا تھا۔ وہ اس کی مرضی کے مطابق کرونا کی حمایت میں بول کر اسے اس رات تیج پال سے دور رکھنا چاہتی تھی۔ مائیک مورو نے کہا "مونو ریٹا! تم اس معاملے میں نہ بولو۔ تم اسے نہیں جانتی ہو۔"

"اتنا جانتی ہوں کہ یہ میری طرح عورت ہے اور میں شادی کے بغیر اس عورت کی انسلٹ نہیں ہونے دوں گی۔"

مائیک نے کہا "بیزون! اپنی وائف کو سمجھاؤ۔ یہ یہاں سے جائے اور میزبانی کرے۔"

"بیزون سے کیا کہتے ہو۔ میں بھی تیج پال کے لیے تم لوگوں کی طرح اہم ہوں۔ ٹیلی پیتھی سیکھنے والی ہوں۔ تمہاری ٹیم کی اہم ممبر ہوں۔ میرے خلاف بولو گے تو گولی مار دوں گی۔"

تیج پال نے کہا "دشمنوں کی طرح گولی مارنے کی بات نہ کرو۔ ہم سب دوست ہیں۔"

بیزون نے کہا "یہ دھوکا برداشت نہیں کرتی ہے۔ ایک بار اسے شبہ ہوا تھا کہ میں اس سے چھپ کر کسی دوسری عورت سے ملتا ہوں۔ اس نے مجھ پر گولی چلائی تھی۔ میں کسی طرح بچ گیا۔ بڑی مشکلوں سے شبہ دور کیا۔ تب اس کا غصہ ٹھنڈا ہوا تھا۔ یہ واقعہ میں نے تم لوگوں کو سنایا تھا۔"

"ہاں۔ ہمیں یاد ہے۔ میں مونوریٹا کو سمجھاتا ہوں۔ دماغ ٹھنڈا رکھے۔ میں پہلے کرونا سے شادی کروں گا۔ یہ آج رات تمہارے ساتھ رہے گی۔ کل میں اس سے شادی کروں گا۔ اب تو خوش ہو مونوریٹا!"

وہ خوش ہو کر بولی "تیج پال! ہم برسوں سے تمہاری ذہانت کو تسلیم کرتے آرہے ہیں۔ تم نے اپنی ذہانت سے یہ جھگڑا ختم کردیا ہے۔ ورنہ میں....."

اس نے بات ادھوری چھوڑ کر مائیک مورو کو ناگواری سے دیکھا۔ وہ سب مہمانوں کی طرف چلے گئے۔ مونوریٹا نے پارس کی مرضی کے مطابق مائیک کے قریب سے گزرتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا "کتا! بارکنگ ڈاگ!"

وہ کرونا کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے چلی گئی۔ وہ غصے سے پیچھے آتے ہوئے بولا "تم نے مجھے ڈاگ کہا ہے؟"

وہ بولی "تمہارے کان بج رہے ہیں۔ میں نے کچھ نہیں کہا ہے۔ کانوں میں تیل ڈالا کرو۔"

پھر وہ کرونا سے بولی "تم فکر نہ کرو۔ بھونکنے والے کتے کاٹتے نہیں ہیں۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔"

وہ سامنے آکر بولا "یہ۔ ابھی تم کتا کسے کہہ رہی ہو؟ کیا یہاں کوئی بھونک رہا ہے؟"

"میں کرونا کو کتوں کی مثال دے رہی ہوں۔ تم آدمی ہو کر کیوں بھونک رہے ہو؟ تم کرونا کو ذلیل کرنا چاہتے ہو۔ اسے تیج پال کی بیوی نہیں داشتہ بنانا چاہتے ہو۔ اس کے بعد ابھی بہتی گنگا میں ہاتھ دھونا چاہتے ہو مگر میں ایسا نہیں ہونے دوں گی۔ ایسا ہوا تو تمہیں گولی مار دوں گی۔"

تیج پال خیال خوانی کے ذریعے یہ باتیں سن رہا تھا۔ اس نے بیزون سے کہا "تمہاری وائف غصے کی بہت تیز ہے۔ عورتوں کے معاملے میں بے عزتی برداشت نہیں کرتی ہے۔ میں نے کہہ دیا ہے کہ کرونا سے شادی کروں گا پھر بھی وہ مائیک کے پیچھے پڑی ہوئی ہے۔ ابھی اسے چیلنج کررہی ہے۔"

"میں اپنی وائف کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ مائیک نے کسی بات پر اسے غصہ دلایا ہوگا۔ وہ خوامخواہ نہیں لڑتی ہے۔"

یہ بیان کیا جاچکا ہے کہ کرونا کا باپ ایک اسرائیلی جاسوس تھا۔ اس نے ایک روسی جاسوسہ سے شادی کی تھی جس نے کرونا کو جنم دیا تھا۔ اس کے جاسوس باپ جان کا خیال تھا کہ وہ روسی جاسوسہ کو اپنے خیالات میں ڈھال کر اسے روس کے خلاف کام کرنے پر آمادہ کرلے گا لیکن جاسوسہ نے اسے اپنے سحر میں جکڑ لیا تھا۔ وہ اس کے ساتھ ایک اہم راز چرا کر روس گئی تو چوری کا بھید کھل گیا۔ جان ایک مجرم بن گیا۔ اسرائیل واپس جاتا تو اسے گولی مار دی جاتی اسی لیے وہ روس میں ہی رہ گیا۔ وہاں کی انٹیلی جنس کا ایک اعلیٰ افسر بن گیا۔ اس کی بیٹی کرونا ماں باپ سے دور اسرائیل کے سرکاری ادارے میں پرورش پاتی رہی تھی۔ وہ بہت ہی ذہین اور حاضر دماغ تھی۔ اس کی ذہانت کے پیش نظر اسے آرمی انٹیلی جنس ٹریننگ سینٹر میں داخل کیا گیا تو وہاں وہ نمایاں کامیابیاں حاصل کرتی رہی۔ الپا نے اسے ٹیلی پیتھی سکھائی۔ وہ اسے دھوکا دے کر اسرائیل سے فرار ہوگئی۔ وہ بڑے بڑے خواب دیکھتی تھی اور خوابوں کی تعبیر کے لیے بھرپور جدوجہد کرتی تھی۔ اسی جدوجہد کے نتیجے میں ماسکو پہنچی ہوئی تھی۔

بیس برس کے عرصے میں اس کا باپ جان آرمی انٹیلی جنس کا ڈائریکٹر جنرل بن گیا تھا۔ اس کی ماں بھی اسی شعبے میں ایک اعلیٰ عہدے دار تھی۔ تیج پال نے اس تقریب میں تمام روسی اکابرین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا "میں نے ٹیلی پیتھی کا علم حاصل کرنے کی خوشی میں آپ حضرات کے شایان شان یہ پارٹی دی ہے۔ یہاں میرے مہمانوں میں مسٹر جان ہیں، جو کبھی اسرائیلی انٹیلی جنس میں تھے۔ مسز جان بھی موجود ہیں۔ یہ دونوں اپنی ایک بیٹی کو اسرائیل میں چھوڑ آئے تھے۔ وہ بیٹی جوان ہوچکی ہے۔ اس کا یہ ریکارڈ یہاں موجود ہے کہ اس نے وہاں آرمی انٹیلی جنس میں کتنی نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں اور ٹیلی پیتھی کا علم بھی حاصل کیا ہے۔ میں آپ سب اور خصوصاً مسٹر اور مسز جان کو یہ خوش خبری سناتا ہوں کہ وہ بیٹی روس میں اپنی خدمات انجام دینے کے لیے یہاں آگئی ہے۔"

مسز جان نے خوش ہو کر بے چینی سے پوچھا "میری بیٹی یہاں آگئی ہے؟ کہاں ہے؟ مسٹر پال! وہ کہاں ہے؟"

تیج پال نے کرونا کو اسٹیج پر بلایا۔ اس کا مزید تعارف کرانے لگا۔ سب لوگ تالیاں بجانے لگے۔ ماں باپ نے آکر اسے پیار کیا۔ گلے سے لگایا۔ وہ گلے لگ کر دھیمی آواز میں بولی "میں ایسے ماں باپ سے نفرت کرتی ہوں، جو مجھے بے یار و مددگار وہاں چھوڑ آئے تھے۔ اپنی صفائی میں کچھ نہ کہنا۔ میں نادان بچی نہیں ہوں۔"

ماں باپ کے خوشی سے کھلے ہوئے چہرے مرجھا گئے۔ ماں نے کہا "بیٹی! نفرت کرو مگر ہمارے ساتھ رہو۔ میں تمہیں دیکھ کر جیتی رہوں گی۔"

باپ نے کہا "تم ناراض رہو مگر ہماری توہین نہ کرو۔ ساتھ رہو گی تو رفتہ رفتہ ناراضگی دور ہوجائے گی۔"

اس کا باپ انٹیلی جنس کا ڈی جی تھا۔ وہ اس کے ذریعے بھی وہاں کے اہم اداروں میں گھس سکتی تھی۔ اس نے کہا

"تم لوگوں نے والدین کا فرض ادا نہیں کیا۔ میں بیٹی کا فرض ادا کروں گی۔ تمہارے ساتھ رہا کروں گی۔"

اس تقریب کے اختتام پر تیج پال نے اس کے والدین سے کہا "برسوں سے بچھڑی ہوئی بیٹی آپ کو مل گئی ہے۔ اچھا ہے' یہ آپ کے ساتھ رہے گی لیکن یہ بتا دوں کہ میں کل اس سے شادی کرنے والا ہوں۔ امید ہے آپ کو اعتراض نہیں ہوگا۔"

ماں باپ نے خوش ہو کر کہا "یہ ہماری بیٹی کی خوش قسمتی ہے۔ تم نے یہاں مشین تیار کی ہے۔ اسی ملک میں ٹیلی پیتھی جاننے والے پیدا کر رہے ہو۔ تم اس ملک کے بے تاج بادشاہ ہو۔ ہماری بیٹی یہاں حکومت کرے گی۔"

ماں نے کہا "مجھے تو خوشی سے نیند نہیں آئے گی۔ اس شادی کا باقاعدہ اعلان ہونا چاہیے۔"

پال نے کہا "میں اور میرے ساتھی خیال خوانی کے ذریعے تمام اکابرین کو یہ خوش خبری سنائیں گے۔ کل ہماری شادی میں سب ہی شریک ہونے آئیں گے۔ اچھا شب بخیر۔"

کرونا اس سے رخصت ہو کر والدین کے ساتھ ان کے بنگلے میں آئی۔ وہ شادی کے سلسلے میں تیج پال کو سبز باغ دکھانا چاہتی تھی۔ وہ وہاں شادی کرنے نہیں' حکومت کرنے آئی تھی لیکن مائیک مورد کے تنویمی عمل کے زیر اثر مجبور ہوگئی تھی۔ اس کا سحر زدہ دماغ ان کے خلاف کوئی پلاننگ بھی نہیں کرسکتا تھا۔

ایسے وقت اسے بے اختیار پارس یاد آتا تھا۔ اب وہ اسے یاد کرکے جھنجلانے لگی تھی۔ یہ سوچ کر غصہ آتا تھا کہ برے وقت میں کام آنے والا اسے چھوڑ کر بھاگ گیا ہے۔ برسوں کے بچھڑے ہوئے والدین گھر پہنچ کر اس سے پیار بھری باتیں کرنا چاہتے تھے لیکن وہ نیند کا بہانہ کرکے بیڈ روم میں آگئی۔ دروازے کو اندر سے بند کرکے بیڈ کے سرے پر بیٹھ گئی۔ ان حالات میں اسے نیند نہیں آسکتی تھی لیکن وہ منہ کھول کر جماہی لینے لگی۔ اس کا یار و مددگار اس کے دماغ کو تھپک رہا تھا۔ وہ بستر پر لیٹ گئی پھر اسے پتا ہی نہ چلا کہ کب نیند کی آغوش میں پہنچ گئی ہے۔

وہ اس کے اندر آکر اس سے باتیں کرتا تو مائیک مورد کو اس کے خیالات پڑھ کر معلوم ہوجاتا کہ اس کا سابقہ پاگل پراسرار شوہر ٹیلی پیتھی جانتا ہے اور چوری چھپے اس کے دماغ میں آتا رہتا ہے اگر وہ خواب میں اسے دیکھتی تو دشمنوں کو شبہ نہ ہوتا۔ وہ یہی سمجھتے کہ کرونا اس سے متاثر ہے۔ اس لیے خواب میں دیکھتی ہے۔

اس نے خواب میں اسے دیکھا۔ دیکھتے ہی خوش ہو کر بولی "تم آگئے؟ کہاں چلے گئے تھے؟"

وہ بولا "تمہارے ساتھ ٹرین میں کھانا کھا رہا تھا۔ تم پانی پی کر بے ہوش ہوگئی تھیں اور میرا پیٹ خراب ہوگیا تھا۔ میں ٹائلٹ کے لیے گیا تھا۔ واپس آکر دیکھا تو تم کمپارٹمنٹ میں نہیں تھیں۔ پتا نہیں بے ہوشی میں چلتی ہوئی کہاں چلی گئی تھیں؟"

"کیا تم پاگل ہی رہو گے؟ بھلا بے ہوشی میں کوئی چلتا ہے؟ مجھے دشمن اٹھا کر لے گئے تھے۔"

"کمال کے دشمن ہیں۔ اتنا وزن اٹھا کر لے گئے۔ وہ سامان اٹھانے والے قلی تو نہیں تھے؟"

"نہیں۔ وہ بڈی رابرٹ کے ساتھی تھے۔ میں نے بڈی کو ٹریپ کرنا چاہا تھا۔ انہوں نے مجھے ٹریپ کرلیا ہے۔ میں دشمنوں سے نہیں ڈرتی۔ حالات سے نہیں گھبراتی لیکن انہوں نے ہپناٹزم کے ذریعے مجھے جکڑ لیا ہے۔ تم دیر سے آئے ہو مگر شکر ہے کہ آگئے ہو۔ ان کے تنویمی عمل کا توڑ کرو۔ مجھے ان سے نجات دلاؤ۔"

"میں ٹیلی پیتھی نہیں جانتا۔ تنویمی عمل کرنا نہیں آتا۔ تمہیں کیسے نجات دلاؤں۔ تم کوئی راستہ دکھاؤ۔"

"تم نے ٹرین میں اپنی اصلیت مجھے بتائی تھی کہ تم پہلے کوبرا سانپ تھے۔ ایک ہزار سال تک زندہ رہنے کے بعد انسان کا روپ اختیار کرچکے ہو۔ بہت زہریلے ہو۔ یہاں آکر میرے دشمنوں کو ڈس لو۔ مار ڈالو۔"

"یہ ٹھیک ہے۔ جس نے تم پر تنویمی عمل کیا ہے۔ میں اسے ڈس لوں گا۔ تمہیں اس سے نجات مل جائے گی۔"

"نجات کب ملے گی؟ کل تیج پال مجھ سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ تم میرا مزاج سمجھتے ہو۔ میں کسی مرد کی قربت نہیں چاہتی۔ پتا نہیں تمہاری قربت کیسے برداشت کرلیتی ہوں۔ مجھے تنویمی عمل سے نجات ملے گی تو میں تیج پال کو جھانسا دیتی رہوں گی۔ اسے کبھی قریب نہیں آنے دوں گی۔ پلیز مجھے تنویمی عمل کے شکنجے سے نکالو۔"

"مائیک مورد نہیں رہے گا تو اس کے تنویمی عمل کے اثرات خود بخود ختم ہوجائیں گے۔ میں وہاں ڈسنے نہیں آؤں گی لیکن صبح ہونے سے پہلے تمہیں اس کے عمل سے نجات مل جائے گی۔"

یہ کہتے ہی وہ خواب کی اسکرین سے غائب ہوگیا۔ کرونا کی آنکھ کھل گئی۔ وہ دیکھ کر مایوس ہونے لگی کہ پارس اس کے پاس نہیں آیا تھا۔ وہ خواب میں اسے دیکھ رہی تھی۔

پارس نے اس کے دماغ پر قبضہ جمایا۔ وہ اس کی مرضی کے مطابق خیال خوانی کرتی ہوئی مائیک مورد کے پاس پہنچ گئی۔ اس سے بولی "میں ہوں کرونا۔ مجھے نیند نہیں آرہی ہے۔"

اس نے پوچھا "کیا یہی کہنے کے لیے اتنی رات کو میرے اندر آئی ہو۔ میں سونے جاگنے کے معاملے میں اصولوں کا پابند ہوں۔"

"کیا میرا آنا اچھا نہیں لگا؟ کیا میں جوان اور خوب صورت نہیں ہوں۔ میرے دماغ میں آؤ۔ لباس مجھے بوجھ لگ رہا ہے۔ میں اسے اتار رہی ہوں۔ مجھے خیال خوانی کی آنکھوں سے دیکھو۔"

عورت سے زیادہ مردوں کی بھوک پیاس کو کوئی نہیں سمجھتا۔ کرونا اس کی نگاہوں سے اس کی نیت کو سمجھ چکی تھی۔ وہ تیج پال کی خاطر اسے نظر انداز کر رہا تھا۔ صبر کر رہا تھا کہ تیج پال کے بعد وہ اس کے حصے میں آئے گی۔

وہ خیال خوانی کی آنکھوں سے کرونا کے بیڈ روم کا نظارہ کرنے لگا۔ وہ دھیمی موسیقی کی دھن پر رقص کرتے ہوئے ادائیں دکھا رہی تھی اور کہہ رہی تھی "تم میرے عامل ہو۔ میں تمہاری معمولہ ہوں۔ اس حقیقت کو تسلیم کرو کہ تنویمی عمل کے بعد میں تن من سے اور ذہن سے صرف تمہاری ہوں اور تمہاری ہی رہنا چاہتی ہوں۔"

وہ بولا "میں تمہیں اپنے دوست اور راہنما تیج پال کے حوالے کرچکا ہوں۔ مجھے وعدہ پورا کرنا ہوگا۔"

"وعدہ ضرور پورا کرو۔ تم حکم دو گے تو کل اس سے شادی کروں گی لیکن آج کی رات تمہاری ہے۔ اس سے دوستی بھی رکھو اور اپنی معمولہ کے جذبات کو بھی سمجھو اور ابھی آجاؤ۔ ہماری یہ ملاقات خفیہ رہے گی۔"

"میں ایک عامل کی حیثیت سے تمہیں سمجھ رہا ہوں۔ تمہارا دل اور دماغ شدت سے مجھے طلب کر رہا ہے۔ ٹھیک ہے' یہ ملاقات خفیہ رہے گی۔ میں آرہا ہوں۔"

وہ کرونا کے دماغ سے چلا آیا۔ اس نے دماغی طور پر حاضر ہو کر لباس تبدیل کیا۔ بنگلے سے نکل کر کار میں بیٹھ کر اسے ڈرائیو کرتا ہوا مسٹر جان کے بنگلے کی طرف جانے لگا۔

پارس نے مونو ریٹا کے دماغ پر قبضہ جمایا تھا۔ وہ ریوالور لے کر اپنے بیڈ روم سے باہر آئی۔ سامنے مائیک مورد کا بنگلا تھا۔ اس نے مائیک کو بنگلے سے نکل کر جاتے دیکھا پھر وہ بھی اپنی کار میں بیٹھ کر اس کے پیچھے جانے لگی۔ بیزون کی آنکھ کھل گئی تھی۔ اس نے بیڈ روم سے باہر آکر اسے آواز دی "ریٹا! رک جاؤ۔ اتنی رات کو کہاں جا رہی ہو؟"

وہ دور جاچکی تھی۔ بیزون اس کے دماغ میں پہنچا۔ وہ بولی "مجھے روکو گے تو میں کار کو کہیں ٹکرا کر مر جاؤں گی۔"

وہ اپنی ضدی بیوی کو خوب سمجھتا تھا۔ اپنی موٹر سائیکل پر سوار ہو کر اس کے تعاقب میں روانہ ہوگیا۔

مسٹر جان کے بنگلے کے سامنے پہلے مائیک مورد پہنچا۔ کار سے اتر کر احاطے کا چھوٹا گیٹ کھول کر اندر آیا۔ برآمدے کی طرف جانے لگا۔ اس نے خیال خوانی کے ذریعے کرونا سے کہا تھا کہ وہ دروازہ کھلا رکھے لیکن وہ دروازے کے پاس پہنچ کر رک گیا۔ مونو ریٹا کی کار وہاں آکر رکی تھی۔ وہ گاڑی سے باہر نکل رہی تھی۔ مائیک نے حیرانی سے پوچھا "تم؟"

"ہاں۔ میں جانتی تھی کہ تم اپنی شیطانی حرکتوں سے باز نہیں آؤ گے۔ ہوس میں یہ بھی نہیں سوچو گے کہ اپنے دوست' راہنما اور محسن تیج پال کی امانت میں خیانت کرنے والے ہو۔"

اس نے دونوں ہاتھوں سے ریوالور تھام کر اس کا نشانہ لیا۔ وہ گھبرا کر بولا "رک جاؤ۔ میں واپس جا رہا ہوں۔"

وہ بولی "تم کمینے اور کتے ہو۔ زندہ رہو گے تو پھر ادھر آؤ گے۔"

یہ کہتے ہی اس نے گولی چلا دی۔ مائیک مورد کے حلق سے ایک کراہ نکلی۔ گولی سینے میں لگی تھی۔ وہ سینہ تھام کر زمین پر گر پڑا۔ اسی وقت بیزون موٹر سائیکل پر وہاں پہنچا۔ دور سے چیخ کر بولا "ریٹا! رک جاؤ۔ یہ کیا کر رہی ہو؟"

جو کرنا تھا' وہ کرچکی تھی۔ بیزون نے قریب آکر مائیک مورد کی لاش دیکھی پھر غصے سے کہا "پاگل ہوگئی ہو۔ کیا ہوش میں رہ کر سمجھ سکتی ہو کہ تم نے ہماری ٹیم کے ایک اہم ساتھی کو ہلاک کردیا ہے؟"

وہ بولی "یہ اسی قابل تھا۔ کتے کی موت مرنا چاہتا تھا۔ میں نے اسے مار ڈالا۔"

"اوہ گاڈ!" اس نے خیال خوانی کے ذریعے تیج پال اور جوزف وسکی سے کہا "غضب ہوگیا۔ میری وائف مونو ریٹا نے مائیک مورد کو گولی ماردی ہے۔ یہ مرچکا ہے۔"

انہیں یہ سن کر یقین نہیں آرہا تھا۔ بیزون نے کہا "مائیک مورد یہاں مسٹر جان کے بنگلے میں آیا تھا۔ مونو ریٹا میرے منع کرنے کے باوجود اس کا پیچھا کرتے ہوئے یہاں آئی ہے۔ بولو مونو ریٹا! تیج پال کو بتاؤ' تم نے اسے کیوں ہلاک کیا ہے؟"

وہ بولی "مائیک دوست نہیں تھا۔ شیطان تھا۔ تیج پال کی امانت میں خیانت کے لیے آیا تھا۔ کرونا کی عزت سے کھیلنا چاہتا تھا۔ میں نے اسے گولی ماردی۔"

تیج پال نے اس کے دماغ میں آکر غصے سے کہا "پاگل کی بچی! وہ کرونا کون سی عزت آبرو والی تھی۔ تم نے اس دو کوڑی کی عورت کی خاطر ہمارے ایک ہیرے کو خاک میں ملا دیا ہے۔ میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

اس نے اس کے دماغ میں زلزلہ پیدا کیا۔ وہ تکلیف کی

شدت سے چیختی ہوئی مائیک کی لاش کے پاس گر پڑی۔ اودھر سے اودھر تڑپنے لگی۔ بیزون سر جھکائے اسے اذیت میں مبتلا ہوتے دیکھ رہا تھا۔ سمجھ رہا تھا کہ اسے اور زیادہ اذیتیں دے کر مارا جائے گا۔ اس نے تیج پال کی ٹیم کے اہم ٹیلی پیتھی جاننے والے کو ہلاک کیا تھا۔ اسے موت کی سزا ملے گی۔ وہ خود اپنی بیوی کی بدمزاجی سے پریشان رہتا تھا پھر بھی اسے ذبح ہونے والی بکری کی طرح تڑپتے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اس نے زمین سے ریوالور اٹھا کر اسے گولی مار دی۔ ایک ہی گولی نے اسے تمام تکالیف سے نجات دلا دی۔ وہ ہمیشہ کے لیے ساکت ہو گئی۔

جان اور مسز جان بنگلے سے باہر آ کر انہیں دیکھ رہے تھے۔ کرونا بھی مائیک مورو کی لاش کو دیکھ کر اپنا خواب یاد کر رہی تھی۔ اس کے پاگل بناسپتی شوہر نے کہا تھا "میں وہاں ڈسنے نہیں آؤں گا لیکن صبح ہونے سے پہلے تمہیں اس کے عمل سے نجات مل جائے گی۔"

اسے نجات مل چکی تھی۔ وہ خود کو ہلکا پھلکا سا محسوس کر رہی تھی۔ اسے ایسا لگ رہا تھا، جیسے ساتھ چھوڑ کر بھاگنے والا کہیں دور ہو جانے کے باوجود اس کے آس پاس ہی موجود ہے۔

○☆○

دور دور تک کھڑے ہوئے فلسطینی مجاہدین خوشی سے ہوائی فائر کر رہے تھے۔ فائرنگ کی آوازیں پہاڑیوں میں گونج رہی تھیں۔ خوشی اس بات کی تھی کہ ان کے پاس چھ ٹیلی پیتھی جاننے والے آ گئے تھے۔ انہوں نے آنے سے پہلے فون اور خیال خوانی کے ذریعے رابطہ کیا تھا اور کہا تھا کہ وہ مختلف اسلامی ممالک سے جہاد کے لیے آ رہے ہیں۔ ان کا بڑی گرم جوشی سے استقبال کیا گیا تھا۔ ایک پہاڑی کے دامن میں بے شمار مجاہدین جمع ہوئے تھے۔ وہاں یعقوب نے کہا "میں کسی اسلامی ملک سے نہیں آیا ہوں۔ میں یہاں کی آرمی میں ایک اعلیٰ افسر تھا۔"

اس کی اس بات پر سب ہی چونک گئے۔ کچھ اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ کچھ غصے سے دیکھنے لگے۔ اسرائیلی فوجی آئے دن انہیں پریشان کرتے تھے۔ ملک کے دشمن سمجھتے تھے۔ ان حالات میں وہ مجاہدین ان سے چھپ کر مقابلہ کرتے رہتے تھے۔ اسی اسرائیلی فوج کا ایک اعلیٰ افسر مسلمان بن کر ان کے پاس آ گیا تھا۔

یعقوب نے کہا "اگر میں جھوٹا اور فریبی ہوتا تو اپنی اصلیت کبھی ظاہر نہ کرتا۔ پہلے میں ایک کٹر یہودی تھا۔ میرا نام جیکوب تھا۔ اب میرا نام یعقوب ہے۔ میں نے اور میرے ان پانچ ساتھیوں نے دل سے اسلام قبول کیا ہے۔"

مجاہدین کے لیڈر نے پوچھا "ہم کیسے یقین کریں کہ تم سچے دل سے مسلمان بن گئے ہو۔ یہودی بڑے مکار ہوتے ہیں۔ وہ اپنا مذہب تو کیا اپنا باپ بھی بدل لیتے ہیں۔"

ایک اور ٹیلی پیتھی جاننے والے نے کہا "اصل بات اعتماد کی ہے۔ ہم ٹیلی پیتھی جانتے ہیں۔ تم لوگوں کو نقصان پہنچانا مقصود ہوتا تو تم سے دور رہ کر بھی خیال خوانی کے ذریعے تمہارے خفیہ اڈوں تک پہنچتے رہتے۔ تمہارے خفیہ منصوبے معلوم کرتے رہتے۔ تمہیں پتا بھی نہ چلتا کہ تمہیں ہماری ذات سے نقصان پہنچ رہا ہے۔"

دوسرے ٹیلی پیتھی جاننے والے نے کہا "سانچ کو کیا آنچ؟ ہم نیک جذبے سے آئے ہیں۔ تم ہمیں اپنے درمیان سخت نگرانی میں رکھو اور جہاد کے سلسلے میں ہمیں آزماتے رہو۔ تم اپنے مطالبات اسرائیلی حکام سے منوانا چاہتے ہو اور ناکام رہتے ہو۔ ہم یہاں بیٹھے ہی بیٹھے خیال خوانی کے ذریعے وہ مطالبات منوالیں گے۔"

ایک مجاہد نے کہا "یہاں کے فوجیوں نے چھ ایسے مسلمانوں کو گرفتار کیا ہے جو پُرامن شہری تھے۔ ہم ان کی رہائی کا مطالبہ کر رہے ہیں لیکن ہماری کوئی نہیں سنتا۔"

مجاہدین کے لیڈر نے کہا "ہمیں ان خواتین کی فکر ہے۔ جنہیں وہ غزہ سے گرفتار کر کے لے گئے تھے۔ پتا نہیں انہیں کہاں قیدی بنا رکھا ہے اور ان کے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں؟"

ایک ٹیلی پیتھی جاننے والے نے کہا "ہم ابھی خواتین کے بارے میں معلوم کرتے ہیں۔ وہ چند گھنٹوں میں رہا کر دی جائیں گی۔"

وہ چھ ٹیلی پیتھی جاننے والے خیال خوانی کے ذریعے معلومات حاصل کرنے لگے پھر وہ ان فوجی جوانوں اور افسروں تک پہنچ گئے جو خواتین کو گرفتار کر کے لے گئے تھے۔ انہوں نے ان بے قصور عورتوں کو حیفہ کی جیل میں بند کر دیا تھا۔ ان چھ ٹیلی پیتھی جاننے والوں نے فوج کے ایک اعلیٰ افسر کو خیال خوانی کے ذریعے مخاطب کیا۔ ان میں سے ایک نے کہا "تم یوگا کے ماہر ہو۔ حیران ہو رہے ہو کہ ہم تمہارے اندر کیسے آ گئے ہیں؟ فی الحال حیران ہونا چھوڑ دو۔ ہم تو آرمی کے سب سے بڑے افسر بن بورین کے اہم رازدار ماتحتوں کے اندر بھی پہنچ جاتے ہیں۔"

اس اعلیٰ افسر نے پوچھا "تم لوگ کون ہو اور مجھ سے کیا چاہتے ہو؟"

یعقوب نے کہا "تم غزہ کے مغربی کنارے گئے تھے۔ تمہارے ساتھ بیس مسلح جوان تھے۔ تم نے وہاں تین عورتوں پر جاسوسی کے الزامات لگائے تھے اور یہ بھی الزام لگایا تھا کہ

[ع]ورتوں نے ایک شاپنگ سینٹر میں بم کا دھماکا کیا تھا۔"

اس افسر نے کہا "یہ جھوٹ نہیں ہے۔ وہ تینوں [ع]ورتیں خطرناک ہیں۔ انہوں نے بم دھماکے کے ذریعے کتنے [پُر]امن شہریوں کی جانیں لی ہیں۔"

"تمہیں گرفتار کرنے کے لیے کوئی مرد مجاہد نہیں ملا۔ [ع]ورتوں کو گرفتار کر کے لے گئے۔ ابھی ایک گھنٹے کے اندر [ان] خواتین کو رہا کرو۔ ورنہ تمہارے آرمی کیمپ میں بم کے [دھما]کے ہوں گے۔"

اس نے کہا "تم ہمیں دھمکی نہ دو۔ یہاں مجھ جیسے کئی [ٹیلی] پیتھی جاننے والے ہیں۔ ہم تمہیں۔۔۔"

اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی اس کے دماغ میں [زلز]لہ پیدا کیا گیا۔ وہ چیخ مار کر کرسی سے نیچے گر پڑا۔ آرمی کے [جو]ان دوڑتے ہوئے اس کے پاس آئے اور پوچھنے لگے کہ [اس]ے کیا تکلیف ہے؟ یعقوب نے ایک ماتحت افسر کے دماغ [میں] کہا "ہم فلسطینی مجاہدین ہیں۔ تین خواتین کی رہائی کا [مطا]لبہ کر رہے ہیں۔ تمہارے اس اعلیٰ افسر کو سزا دے رہے [ہیں۔] یہ ابھی ابتدا ہے۔ انتہا ہو گی تو یہ آرمی کیمپ کھنڈر بن [جائ]ے گا۔"

اس ماتحت افسر نے ہیڈ کوارٹر کے اعلیٰ افسران سے [راب]طہ کیا۔ بن بورین کو ان چھ مجاہدین کا پیغام پہنچایا گیا۔ بن [بوری]ن نے اس ماتحت افسر کے ذریعے چھ مجاہدین سے کہا "کیا [تم وہ]ی چھ باغی ہو جنہوں نے میرے ذریعے میری مشین سے [ٹیلی] پیتھی سیکھی تھی؟ اگر وہی ہو تو تمہیں شرم آنی چاہیے۔"

"شرم تو تمہیں آنی چاہیے۔ یہاں کے پُرامن مسلمان [مرد]وں، خواتین اور بچوں کو پریشان کرتے رہتے ہو۔ طرح [طر]ح کے الزامات دے کر انہیں گرفتار کرتے ہو۔ انہیں قید [خا]نے میں اذیتیں پہنچاتے ہو پھر مار ڈالتے ہو۔" یعقوب نے [کہ]ا "ہم تمام پُرامن زندگی گزارنے والے مسلمانوں کی رہائی [کا م]طالبہ کر رہے ہیں۔ جن مجاہدین سے تمہارے اختلافات [ہیں] ہم ان کے متعلق بعد میں مذاکرات کریں گے۔ بہتر ہے [ک]ہ بے گناہ مسلمانوں کو شام تک رہا کر دو۔"

بن بورین نے کہا "جنہیں گرفتار کیا گیا ہے۔ ان پر [مقد]مہ چلے گا۔ وہ بے گناہ ہوں گے تو انہیں رہا کر دیا جائے [گا۔]"

وہ مجاہدین اس کیمپ کے دوسرے افسروں اور جوانوں [کے ا]ندر زلزلے پیدا کرنے لگے۔ بن بورین پریشان ہو کر ایک [افسر] کے دماغ میں جا کر انہیں تکلیف سے تڑپتے دیکھ رہا تھا۔ [وہ غ]صے سے گرج کر کہنے لگا "یہ مطالبات منوانے کا کوئی طریقہ [نہیں] ہے۔ پہلے مذاکرات ہوتے ہیں پھر فیصلہ کیا جاتا ہے کہ [مط]البات تسلیم کیے جائیں گے یا نہیں؟"

یعقوب نے کہا "پہلے مطالبات تسلیم کرو۔ انہیں رہا کرو پھر مذاکرات کرو۔ ابھی ہم ایک ایک دماغ میں چھوٹے چھوٹے زلزلے پیدا کر رہے ہیں۔ تم ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ ہو۔ کیا تم چاہو گے کہ ہم اس کیمپ کے اسلحہ خانے کو تباہ کریں؟ یہاں لاکھوں ڈالرز کا جدید اسلحہ اور گولا بارود ہے۔ سوچ لو کہ ہم کیا کر سکتے ہیں۔"

"ٹھیک ہے مجھے سوچنے دو۔ کل مجھ سے رابطہ کرو۔ میں تم سے بات کروں گا۔"

"کل نہیں۔ آج اور ابھی۔ جو ہوگا ابھی ہوگا ورنہ کبھی نہیں ہوگا۔"

"فضول ضد نہ کرو۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ درجنوں باغی مسلمانوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ انہیں رہا کرنے کے لیے کچھ قانونی کارروائیاں لازمی ہیں۔"

"انہیں باغی مسلمان نہ کہو۔ ان کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں ہوگی۔ ہم خیال خوانی کے ذریعے ان قیدی مسلمانوں کو دیکھتے رہیں گے۔ اگر ملک کی تمام جیلوں سے آدھے گھنٹے کے اندر انہیں رہا نہ کیا گیا تو ٹھیک تیس منٹ کے بعد اس کیمپ میں زبردست دھماکے ہوں گے۔ اسے کھنڈر بنا دیا جائے گا۔"

بن بورین نے ان سے گفتگو کے دوران میں الپا کو اپنے پاس بلا لیا تھا۔ وہ یہ باتیں سن رہی تھی۔ اس نے بن بورین سے کہا "ہمارے یہ چھ ٹیلی پیتھی جاننے والے وہاں مجاہد بن کر گئے ہیں۔ مسلمانوں کو اپنی کارکردگی دکھانا چاہتے ہیں۔ یہ اپنے مطالبات سے باز نہیں آئیں گے۔ فی الحال ہمیں ان کے مطالبات تسلیم کرنے ہوں گے۔ تم یہ بتاؤ ہمارے جاسوس کیا کر رہے ہیں؟ تم نے کہا تھا ان چھ مجاہدین کو تلاش کیا جا رہا ہے۔"

بن بورین نے کہا "بے شک انہیں تلاش کیا جا رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ ہمارے وہ چھ باغی، مسلمانوں کی آبادی میں نہیں ہیں۔ پیدائشی طور پر یہودی ہیں۔ اس لیے یہودیوں کے درمیان آسانی سے چھپے ہوئے ہیں۔"

الپا نے کہا "مسلمان باغی جو ہمارے خلاف فائٹ کر رہے ہیں۔ ان سے ان چھ ٹیلی پیتھی جاننے والوں نے رابطہ کیا ہے۔ وہ یقیناً ان سے ملاقات کر رہے ہوں گے۔ ایک دوسرے سے متعارف ہو رہے ہوں گے۔ انہیں ایسی پہاڑیوں میں تلاش کیا جائے جہاں مجاہدین چھپے رہتے ہیں۔"

"ہمارے جاسوس جی جان سے کوششیں کر رہے ہیں۔ انہوں نے دھمکیاں دی ہیں کہ یہاں مسلمانوں کے گھروں میں گھس کر انہیں تلاش نہ کیا جائے۔ اگر ہمارے جاسوس ایک مسلمان کے گھر میں گھسیں گے تو وہ دس یہودیوں کو تباہ

کردیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں تلاش کرنے میں دقت پیش آرہی ہے۔"
الپا نے کہا "بہرحال ان کے موجودہ مطالبات سے پیچھا چھڑاؤ۔ ہم بعد میں بھرپور جوابی کارروائی کریں گے۔"
بن بورین نے اپنے ماتحت کے ذریعے ان سے کہا "ٹھیک ہے۔ ہم تمام مسلمان قیدیوں کو رہا کررہے ہیں۔"
ان چھ ٹیلی پیتھی جاننے والوں نے تمام مجاہدین کو خوش خبری سنائی "ہمارے تمام مسلمان قیدی ابھی رہا کیے جارہے ہیں۔ وہ ملک کی مختلف جیلوں میں ہیں۔ شام تک اپنے گھروں میں پہنچ جائیں گے۔"
وہ سب خوشی سے اچھلنے کودنے اور ہوائی فائرنگ کرنے لگے۔ ان کے لیڈر نے کہا "تم نے بہت بڑا کارنامہ انجام دیا ہے۔ ہم تمام مسلمان قیدیوں کو رہائی نہیں دلا سکتے تھے۔ تم نے ایک گھنٹے کے اندر یہ کام کر دکھایا ہے۔ ہم تم پر بھروسا کریں گے لیکن مکمل اعتماد رفتہ رفتہ قائم ہوگا۔"
"کوئی بات نہیں ہم اپنی سچائی اور جدوجہد سے مکمل اعتماد حاصل کرتے رہیں گے۔ ہمیں یہودی جاسوس تلاش کررہے ہوں گے۔ اس لیے ہم ایک جگہ نہیں رہ سکیں گے۔ ہم یہاں سے ایسی جگہ جاکر رہیں گے۔ جہاں یہودیوں اور مسلمانوں کی ملی جلی آبادی ہے۔"
مجاہدین کے لیڈر نے کہا "تم چھ ٹیلی پیتھی جاننے والے ہمارے لیے سب سے زیادہ اہم ہو۔ تمہیں اپنی حفاظت اور سلامتی کے لیے مختلف علاقوں میں جاکر رہنا ہوگا۔ میں چاہتا ہوں، تم میں سے ایک ٹیلی پیتھی جاننے والا میرے ساتھ رہا کرے۔"
یعقوب نے کہا "ہم دور رہ کر بھی تم سب کے اندر رہا کریں گے۔ ویسے تم لیڈر ہو۔ تمام مجاہدین کے لیے بہت اہم ہو۔ اس لیے میں تمہارے ساتھ رہوں گا۔"
اس فیصلے کے مطابق پانچ ٹیلی پیتھی جاننے والے وہاں سے مختلف علاقوں کی طرف چلے گئے۔ یعقوب اس لیڈر کے ساتھ غزہ کے مغربی کنارے کی ایک بستی میں آگیا۔ شام ہوچکی تھی۔ رہائی پانے والے مسلمان اپنے اپنے گھروں میں واپس آرہے تھے۔ رہائی پانے والی خواتین میں جمیلہ نام کی ایک جوان بیوہ تھی۔ اس کا چھ برس کا ایک بیٹا تھا۔ اس نے لیڈر کے ساتھ یعقوب کو دیکھا تو چونک گئی۔ نفرت سے چیخ کر بولی "یہ تو وہی ظالم یہودی افسر ہے۔ یہ چھ ماہ پہلے میرے شوہر اور اس کے ساتھی مجاہدین کو گرفتار کرکے لے گیا تھا۔"
وہ ایک لکڑی اٹھا کر اسے مارنے کے لیے دوڑتی ہوئی آئی۔ دو مجاہدین نے اسے پکڑلیا۔ اس کے بیٹے نے ایک پتھر اٹھا کر یعقوب کو مارا۔ پتھر اس کی پیشانی پر آکر لگا۔ ایک مجاہد نے اسے بھی پکڑلیا۔ لیڈر نے کہا "جمیلہ! صبر و تحمل سے کام لو۔ کل کا دشمن آج کا دوست ہوسکتا ہے۔ اس نے اسلام قبول کیا ہے۔ ہمارے ساتھ جہاد کرنے آیا ہے۔"
"یہ یہودی جھوٹی زبان سے کلمہ پڑھتے ہیں۔ مسلمان بننے کا دھوکا دیتے ہیں۔ تعجب ہے آپ اس پر بھروسا کررہے ہیں۔"
"تم ذرا صبر سے کام لوگی تو تم بھی اس پر بھروسا کرنے لگو گی۔"
"میں مرجاؤں گی مگر اپنے شوہر کے قاتل پر کبھی بھروسا نہیں کروں گی۔ کیا تم سب بھول گئے کہ یہ میرے شوہر اور چار جن مجاہدین کو یہاں سے گرفتار کرکے لے گیا تھا۔ بعد میں ان کی لاشیں واپس آئی تھیں۔"
یعقوب نے کہا "میں نے تمہارے شوہر یا کسی بھی مجاہد کو قتل نہیں کیا ہے۔ البتہ انہیں گرفتار کیا تھا۔ اس وقت میں آرمی کا ایک ذمے دار افسر تھا۔ اپنی ڈیوٹی سے مجبور تھا۔ میں نے انہیں جیل میں پہنچا دیا تھا۔ اس کے بعد ان کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا۔ یہ میں نہیں جانتا تھا۔ آج تمہاری زبان سے سن رہا ہوں کہ انہیں قتل کیا گیا تھا۔"
لیڈر نے کہا "یعقوب نے ان دنوں ایک آرمی افسر کی حیثیت سے اپنا فرض ادا کیا تھا۔ آج اس نے ایک سچے مجاہد کی طرح بہت بڑا کارنامہ انجام دیا ہے۔ تم تمام مسلمانوں کو اسی نے رہا کرایا ہے۔"
جمیلہ نے کہا "ایسا کرنے میں بھی اس کی کوئی چال ہوگی۔ اس نے ابھی رہائی دلائی ہے۔ بعد میں یہاں قتل عام کرائے گا۔ یہ چمکتا ہوا سونا بن کر آیا ہے۔ ہم سب کو موت کی نیند سلا دے گا۔"
"جب یہ ایسا کرے گا تو ہم اسے زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ ابھی اس کی قدر کرنا چاہیے۔ آج اس نے تقریباً ستر مسلمانوں کو رہائی دلائی ہے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ ہم سختی سے اس کی نگرانی کریں گے۔ اس پر کبھی شبہ ہوگا تو ہم سختی سے اس کا محاسبہ کریں گے۔ یہ بستی میں ہماری نظروں کے سامنے رہے گا۔"
جمیلہ نے کہا "جب تک اس کی سچائی کا یقین نہیں ہوگا۔ میں اسے اپنے شوہر کا قاتل سمجھتی رہوں گی۔ یہ میرا مجرم ہے۔ اسے میرے حوالے کیا جائے۔ میں دن رات اس کی نگرانی کروں گی۔ میرے گھر کے ساتھ والا مکان خالی ہے۔ یہ اس میں رہا کرے گا۔ میرے لیے کھانا پکائے گا۔ میرے کپڑے دھوئے گا۔ گھر کا سارا کام کرے گا اور محنت مزدوری کرکے ہمارے اخراجات پورے کرتا رہے گا۔ جیل میں قیدیوں سے جس طرح مشقت کرائی جاتی ہے۔ اسی طرح یہ مشقت کرے گا۔"
اس کی بات پر لیڈر اور مجاہدین ہنسنے لگے۔ وہ بولی "کیوں ...رہے ہو؟ یہ کوئی ہنسنے کی بات ہے؟"
ایک مجاہد نے کہا "جمیلہ۔ تو تو باؤلی ہے۔ کیا ہم نے ...ہیں بتایا ہے کہ یہ ٹیلی پیتھی جانتا ہے؟ یہ تو گھر میں بیٹھے ہی ...م لاکھوں کروڑوں ڈالر حاصل کرتا رہے گا۔"
جمیلہ نے یعقوب کو حیرانی سے گھور کر دیکھا پھر اس سے ...چھا "کیا تو ٹیلی پیتھی جانتا ہے؟ جانتا ہے تو ابھی بتا۔ میں کیا ...چ رہی ہوں؟"
ایک مجاہد نے کہا "تو ابھی لڑ رہی ہے۔ خاموش ہو کر ...چے گی تب یہ بتائے گا۔"
وہ بولی "میں منہ بند کررہی ہوں۔ چپ ہو کر سوچ رہی ...ں۔ چل جلدی سے بتا کیا سوچ رہی ہوں؟"
اس نے اپنا ایک ہاتھ منہ پر رکھا۔ سب کو دکھایا کہ اس ...نے منہ بند کرلیا ہے پھر وہ سوچنے لگی۔ ایک منٹ کے بعد ...وب مسکرانے لگا۔ وہ گھور کر بولی "مجھے دیکھ کر کیوں مسکرا ...ہے؟"
وہ بولا "تو جوان ہے، خوب صورت ہے۔ چھ ماہ پہلے بیوہ ...تھی۔ اپنے مرحوم خاوند کا سوگ منا چکی ہے۔ اب بچے ...کی خاطر سوچ رہی ہے کہ دوسری شادی کرنی چاہیے۔"
وہ بھڑک کر بولی "جھوٹ بول رہا ہے۔"
یعقوب نے اس کے دماغ پر قبضہ جمایا۔ وہ بولی "آدھا ...ٹ بول رہا ہے۔ آدھا سچ بول رہا ہے۔ یہ جھوٹ ہے کہ ...شادی کرنا چاہتی ہوں مگر یہ سچ ہے کہ بچے کی خاطر کرنا ...تی ہوں۔"
ایک مجاہد نے کہا "کیوں بچے کے کاندھے پر بندوق رکھ ...چلا رہی ہے؟ اتنا ہی خیال ہے تو بچے کی شادی کردے۔"
اس بات پر سب ہنسنے لگے۔ وہ غصے سے بولی "ہنستے کیوں ...دوسری شادی کرنا کوئی گناہ تو نہیں ہے؟ ہاں میں کروں ...ہے ڈنکے کی چوٹ پر کروں گی۔ بولو کون مجھ سے شادی کرے ...؟"
یعقوب نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر کہا "میں کروں گا۔"
وہاں دور تک کھڑی ہوئی عورتیں اور مرد "مرحبا مرحبا" ...نے لگے۔ جمیلہ نے کہا "خاموش ہوجاؤ۔ کیا میں پاگل ہوں؟ ...وانی ہوں کہ اپنے شوہر کے قاتل سے شادی کروں گی؟"
یعقوب نے کہا "اگر یہ ثابت ہوجائے کہ میں قاتل ...نہیں ہوں۔ تب مجھ سے شادی کرے گی؟"
وہ جواب نہ دے سکی۔ اسے خاموشی سے دیکھنے لگی۔ ...یعقوب اس کے اندر اپنے لیے محبت کے جذبات پیدا کررہا ...وہ محبت سے سوچ رہی تھی اور الجھ رہی تھی پھر وہ اپنے

بیٹے کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچتے ہوئے اپنے مکان میں چلی گئی۔ اس کے ساتھ والا مکان خالی تھا۔ مجاہدین وہاں اس کی رہائش کا بندوبست کرنے لگے۔

الپا اور بن بورین پریشان ہوگئے تھے۔ ان چھ ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو جلد سے جلد گرفتار کرنے کے منصوبے بنا رہے تھے۔ الپا نے کہا "وہ ہمارے آرمی ہیڈ کوارٹر اور دوسرے تمام آرمی کیمپس کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہیں۔ وہ جب چاہیں گے وہاں تباہی اور بربادی لاسکیں گے۔ وہ گھر کے بھیدی ہیں۔ لنکا ڈھاتے رہیں گے۔"

بن بورین نے کہا "یہی تو پریشانی ہے کہ وہ گھر کے بھیدی ہیں۔ سمجھ میں نہیں آتا انہیں جلد سے جلد کس طرح گرفتار کیا جائے۔ ہمارے جاسوس دن رات انہیں تلاش کر رہے ہیں۔ مشکل یہ ہے کہ وہ کسی مسلمان کے گھر میں داخل نہیں ہوسکتے۔ داخل ہونا چاہیں گے تو وہ چھ سر پھرے جوابی کارروائی کرکے یہودیوں کو نقصان پہنچانے لگیں گے۔"

"کسی مسلمان کے گھر میں گھس کر انہیں تلاش کرنا ضروری نہیں ہے۔ ٹیلی پیتھی جاننے والے سراغ رسانوں کو ان کی تلاش میں لگاؤ۔ جس گھر میں ان کی موجودگی کا شبہ ہوگا۔ ہمارے سراغ رساں اس گھر والوں کی آوازیں سن کر ان کے دماغوں میں پہنچ کر ان روپوش رہنے والوں کا سراغ لگاسکیں گے۔"

پارس کو جب بھی کرونا کے معاملات سے فرصت ملتی تھی۔ وہ اسرائیل آکر وہاں کے حالات معلوم کرنے لگتا تھا۔ وہ یہ معلوم کرکے مطمئن تھا کہ وہ چھ ٹیلی پیتھی جاننے والے بڑی کامیابی سے مجاہدین کے فرائض ادا کر رہے تھے پھر یہ بھی معلوم ہوا کہ آرمی ہیڈ کوارٹر میں تمام ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے برین واش کیے جارہے ہیں۔ ان کے دماغوں کو دوبارہ لاک کیا جارہا ہے۔ پارس کے ٹیلی پیتھی جاننے والے ماتحت ایسے وقت وہاں موجود رہتے تھے۔ جن کے دماغوں کو دوبارہ لاک کیا جارہا تھا۔ ان کے دماغوں میں پہنچنے کے لیے مخصوص لب و لہجے سن رہے تھے اور ذہن نشین کر رہے تھے۔ الپا اور بن بورین نے یہ طے کیا تھا کہ جب تک ان کے تمام ماتحتوں کے برین واش نہیں کیے جائیں گے۔ انہیں پارس کی پہنچ سے دور نہیں کیا جائے گا تب تک ٹرانسفارمر مشین کو استعمال نہیں کیا جائے گا۔

اب تک تو صرف پارس ہی ان کا دشمن تھا۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ ایک اور نیا دشمن پیدا ہوگیا ہے۔ امریکی دس ٹیلی پیتھی جاننے والوں میں نمبر ٹو خیال خوانی کے ذریعے اسرائیل میں جاسوسی کر رہا تھا۔ نمبر ٹو کے پانچ ٹیلی پیتھی جاننے والے ماتحت تھے۔ ان سب نے امریکی اکابرین کو رپورٹ دی تھی کہ مشین کے سلسلے میں الپا اور بن بورین کے درمیان جھگڑے ہورہے ہیں اور الپا، بن بورین کے ٹیلی پیتھی سیکھنے والوں کو اپنا حمایتی بنا رہی ہے۔

یہ رپورٹ پرانی ہوچکی تھی۔ نئی رپورٹ یہ تھی کہ بن بورین نے مشین کے ذریعے چھ ٹیلی پیتھی جاننے والے پیدا کیے تھے۔ وہ چھ یہودی اب مسلمان ہوگئے تھے اور فلسطینی مجاہدین کا ساتھ دے رہے تھے۔ اکابرین نے نمبر ٹو کو حکم دیا تھا کہ وہ اس سلسلے میں معلومات حاصل کرے کہ یہودی، مسلمان مجاہدین کیوں بن رہے ہیں اور کیسے بن رہے ہیں؟ الپا اور بن بورین کے خلاف ایسا کون کر رہا ہے؟ نمبر ٹو کو بھی اس اسرائیلی مشین کے محافظوں تک پہنچنا چاہیے۔ ان کے دماغوں میں جگہ بنانی چاہیے۔ اگر اس مشین سے یہودیوں کے بجائے فلسطینی مجاہدین پیدا ہورہے ہیں تو اس مشین سے امریکی ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو بھی پیدا کیا جاسکتا ہے۔ ان یہودیوں کو امریکا کا حمایتی بنایا جاسکتا ہے۔

یہ بات امریکی اکابرین کو ناپسند تھی کہ فلسطینی مجاہدین ٹیلی پیتھی کا علم سیکھتے رہیں۔ انہوں نے نمبر ٹو کو حکم دیا تھا کہ وہ ان چھ مجاہدین کو وہاں تلاش کریں پھر وہ جہاں بھی نظر آئیں انہیں گولی ماردیں۔

نمبر ٹو اور اس کے ٹیلی پیتھی جاننے والے پانچوں ماتحت وہاں دن رات مصروف رہتے تھے۔ اسرائیلی آرمی کے افسران کے اندر پہنچنا ان کے لیے ممکن نہیں تھا۔ یہ کام پارس کے لیے اس طرح آسان ہوگیا تھا کہ جب الپا نے مشین تیار کی تھی اور ان آرمی افسروں اور جوانوں کو ٹیلی پیتھی سکھا رہی تھی تب پارس ان کے دماغوں میں جایا کرتا تھا۔ الپا سے گہری دوستی تھی اس لیے اس نے اس بات کو اہمیت نہیں دی تھی کہ پارس آرمی اور انٹیلی جنس کے اہم افراد کے دماغوں میں پہنچتا رہتا ہے۔ اس نے یہ نہیں سوچا کہ پارس اسے کبھی نقصان بھی پہنچا سکتا ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ پارس اسے کبھی نقصان نہ پہنچاتا۔ وہ ہمیشہ دوست بن کر رہنا چاہتا تھا۔ دشمنی کی ابتدا الپا نے کی تھی۔ چند فلسطینی مسلمانوں کو ٹیلی پیتھی سکھانے سے انکار کیا تھا۔ اب اسے اپنی دشمنی مہنگی پڑ رہی تھی۔ پارس سے مخالفت مول لینے کے بعد اس نے مشین سے ایک بھی یہودی ٹیلی پیتھی جاننے والا پیدا نہیں کیا تھا۔ اس نے مسلمانوں کو ٹیلی پیتھی سکھانے سے انکار کیا تھا۔ اب اسی مشین سے فلسطینی مجاہد پیدا ہورہے تھے۔

بہرحال نمبر ٹو کو اسرائیلی مشین اور اس کے نگران ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے دماغوں تک پہنچنے کی سہولتیں حاصل نہیں تھیں پھر بھی وہ وہاں تک پہنچنے کی کوششیں کر رہا تھا۔ اس کی زیادہ توجہ ان چھ ٹیلی پیتھی جاننے والے مجاہدین کی طرف تھی جو کہیں روپوش ہوگئے تھے۔ اس نے وہاں کے اکابرین کے دماغوں میں جاکر مجاہدین کی یہ دھمکی سنی تھی کہ وہ کسی مسلمان کے گھر میں تلاشی کے لیے گھسنا چاہیں گے تو اس کے جواب میں دس یہودیوں کو نقصان پہنچایا جائے گا۔ نمبر ٹو نے سوچا ان کی اس دھمکی سے فائدہ اٹھایا جائے۔ الپا اور مجاہدین کو آپس میں لڑایا جائے۔

اسرائیلی فوجی مسلمانوں کی آبادیوں اور غزہ کے علاقوں میں گشت کیا کرتے تھے۔ نمبر ٹو نے گشت کرنے والی ٹیم کے ایک افسر کے دماغ پر قبضہ جمایا۔ اس افسر نے ایک مسلمان کے دروازے پر آکر اسے باہر بلایا پھر پوچھا "اندر کون ہے؟"

اس نے کہا "میرے بیوی بچے ہیں۔"

افسر نے اسے ایک طرف دھکا دیا پھر اپنے مسلح جوانوں کے ساتھ اس کے گھر میں گھس گیا۔ اس کے بیوی بچے خوف سے چیخنے لگے پھر وہ دوسرے تیسرے گھر میں بھی گھس کر تلاشی لینے لگا۔ جب ٹیلی پیتھی جاننے والے ایک مجاہد کو یہ اطلاع ملی تو وہ اس افسر کے دماغ میں پہنچ گیا۔ وہ افسر سحر زدہ ہوکر اپنی گاڑی کی طرف واپس آکر اپنی گن سے تڑا تڑ فائرنگ کرنے لگا۔ اپنے ہی سپاہیوں کو ہلاک کرنے لگا۔ کچھ سپاہی جان بچانے کے لیے ادھر ادھر بھاگنے لگے۔

اس ٹیلی پیتھی جاننے والے نے وہاں کے اکابرین کے ذریعے الپا اور بن بورین کو اطلاع دی کہ ان کا ایک آرمی افسر مسلمانوں کی ایک بستی میں گولیاں چلا رہا ہے اور اپنی ہی آرمی کے جوانوں کو ہلاک کر رہا ہے۔

الپا اور بن بورین نے ہیڈ کوارٹر سے معلوم کیا کہ کتنے افسران کہاں کہاں گشت پر گئے ہوئے ہیں؟ وہ ان تمام افسران کے دماغوں میں جانے لگے۔ اس طرح اس کے افسر کے اندر پہنچ گئے جو اپنے چھ سپاہیوں کو ہلاک کرنے کے بعد باقی بھاگنے والے سپاہیوں کو للکار رہا تھا۔ بن بورین نے ڈانٹ کر اس سے پوچھا "یہ تم کیا کر رہے ہو؟ اپنے ہی سپاہیوں کو کیوں ہلاک کر رہے ہو؟"

ٹیلی پیتھی جاننے والے مجاہد نے اس افسر کی زبان سے کہا "ہم نے وارننگ دی تھی کہ کسی مسلمان کے گھر میں گھس کر تلاشی نہ لی جائے لیکن یہ افسر زبردستی گھروں میں گھس رہا تھا۔ یہ تین گھروں میں گھسا تھا۔ ہم نے چھ یہودی سپاہیوں کو اسی کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔"

الپا نے اس افسر سے کہا "تمہیں سختی سے منع کیا گیا تھا کہ کسی مسلمان کے گھر میں نہیں جاؤ گے۔ کسی کے گھر کی تلاشی نہیں لو گے پھر تم کیوں زبردستی ان گھروں میں گئے تھے؟"

اس افسر نے پریشان ہوکر کہا "میں حیران ہوں کہ بے اختیار کیوں ان گھروں میں گھستا چلا گیا تھا۔ میں شاید پاگل ہوگیا ہوں۔ میں نے مسلمانوں کے گھروں سے نکل کر اپنے ہی سپاہیوں کو قتل کیا ہے۔ آپ یقین کریں میں نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا ہے۔ ضرور کوئی ٹیلی پیتھی جاننے والا مجھ سے یہ کام کرا رہا ہے۔"

بن بورین نے مجاہد سے کہا "ضرور یہی بات ہے۔ ہمارے تمام افسران ہمارے احکامات کے پابند ہیں۔ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ پارس ہمارا دشمن ہے۔ وہ ہمیں ایک دوسرے سے لڑانے کے لیے ایسا کر رہا ہے۔"

وہاں پارس کا ایک ماتحت موجود تھا۔ اس نے کہا "یہ غلط ہے۔ پارس نے ایسا نہیں کیا ہے۔ وہ چھپ کر دشمنی نہیں کر رہا ہے۔ کوئی اور ہے جو تمہارے افسروں کے دماغوں میں گھس رہا ہے۔ پارس کی آڑ لے کر یہاں اپنے طور پر کارروائیاں کر رہا ہے۔"

وائزمین نے امریکی اکابرین سے کہا تھا کہ وہ ان سے انتقام لے گا اور تمام ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو یہ بتادے گا کہ امریکا میں دس اہم ٹیلی پیتھی جاننے والے ہیں۔ جنہیں انڈر گراؤنڈ رکھا گیا ہے۔ انہیں اس قدر گمنام اور پراسرار بنایا گیا ہے کہ کبھی کوئی ٹیلی پیتھی جاننے والا نہ انہیں دیکھ سکے گا اور نہ ہی کبھی ان کی آواز سن سکے گا۔ وہ دس ٹیلی پیتھی جاننے والے ہر اس ملک میں پہنچ رہے ہیں۔ جہاں ٹرانسفارمر مشین تیار ہوچکی ہے۔

وائزمین نے یہ راز تمام ٹیلی پیتھی جاننے والوں تک پہنچا دیا تھا۔ الپا نے کہا "یہ امریکی خیال خوانی کرنے والوں کی شرارت ہے۔ وہ مجاہدین کو ہمارے خلاف بھڑکا رہے ہیں۔"

وہ خیال خوانی کرتی ہوئی امریکی فوج کے ایک اعلیٰ افسر کے پاس پہنچی پھر اس سے بولی "تم لوگوں نے نئی ٹرانسفارمر مشین تیار کی ہے لیکن اس سے پہلے کہ میں تمہیں مبارک باد دیتی۔ تم نے اپنے نئے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے ذریعے پہلا حملہ مجھ پر کرایا ہے۔"

امریکی افسر نے کہا "یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ ہم نے تمہیں نقصان پہنچانے والا کوئی کام نہیں کیا ہے۔"

"کیا تمہارے دس ٹیلی پیتھی جاننے والے تمہیں یہ بتاتے ہیں کہ وہ کس طرح دشمنی کرتے پھر رہے ہیں؟"

"دس ٹیلی پیتھی جاننے والے؟" وہ اعلیٰ افسر پریشان ہوگیا۔ یہ بات سمجھ میں آگئی کہ وائزمین آستین کا سانپ ہے۔ اب الپا جیسی ٹیلی پیتھی جاننے والی ان کے دس پراسرار ٹیلی پیتھی جاننے والوں تک ضرور پہنچنے کی کوشش کرے گی۔

بات صرف الپا کی نہیں تھی۔ جو ممالک فرانس کو ٹرانسفارمر مشین تیار کرنے کے سلسلے میں مبارک باد دے رہے تھے۔ وائزمین ان تمام ممالک کو ان دس پراسرار ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے متعلق بتا رہا تھا۔ اس طرح تمام ٹیلی پیتھی جاننے والے یہ دو باتیں معلوم کرچکے تھے کہ امریکا میں دس نہایت قابل ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو غیر معمولی رازداری سے انڈر گراؤنڈ رکھا گیا ہے اور دوسری بات یہ کہ اس مشین کا ماہر مکینک وائزمین فرانس میں ٹیلی پیتھی کے شعبے کا انچارج بن گیا ہے۔

یہ انسانی فطرت ہے کہ اس سے کوئی بات چھپائی جائے تو وہ تجسس میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ جب تک کھوج نہ لگائے اندر کی بات معلوم نہ کرلے تب تک اسے سکون نہیں ملتا۔ اب کتنے ہی ٹیلی پیتھی جاننے والے یہ سوچنے لگے کہ نہ جانے وہ دس ٹیلی پیتھی جاننے والے کون ہیں؟ اور زیر زمین رہ کر انتہائی رازداری سے کیا کررہے ہیں؟

دشمن سامنے ہو تو اس سے ڈٹ کر مقابلہ کیا جاتا ہے۔ پیٹھ پیچھے گھات لگائے بیٹھا ہو تو تشویش ہوتی ہے' خوف آتا ہے۔ پتا نہیں وہ کہاں چھپا بیٹھا ہے؟ اور اس پر کون سا حربہ آزمانے والا ہے؟ یہی سوچا جاتا ہے کہ چھپ کر حملہ کرنے والے سے پہلے اسے تلاش کرکے بے نقاب کیا جائے اور اسے ختم کردیا جائے۔ وہ دشمنی کرے یا نہ کرے۔ ٹیلی پیتھی کی دنیا میں اس سے بڑی دشمنی اور کوئی نہیں ہوتی کہ مخالف خیال خوانی کرنے والا کہیں چھپا ہو اور پھر کسی چال بازی سے دماغ میں آکر اپنا معمول اور محکوم بنالے۔ کسی مخالف سے ملنے والی موت ذہنی غلامی سے بہتر ہوتی ہے۔

ٹیلی پیتھی جاننے والے مرجانا پسند کرتے ہیں لیکن کسی کو اپنے دماغ میں آنے کا موقع نہیں دیتے۔ کئی ٹیلی پیتھی جاننے والے اپنے اپنے معاملات میں مصروف تھے۔ انہوں نے یہ طے کرلیا تھا کہ اب وقت نکال کر امریکی معاملات میں بھی ضرور مداخلت کریں گے۔ یہ ضرور معلوم کرنے کی کوشش کریں گے کہ وہ انڈر گراؤنڈ جیل خانہ کہاں ہے؟ جہاں دس اہم ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کی طرح بڑی رازداری سے چھپا کر رکھا گیا ہے۔

بائرن ٹوڈ اور اس کے ساتھیوں کو یہ معلوم ہوا تھا کہ پارس کی وائف ثانی کینیڈا پہنچی ہوئی ہے۔ انہوں نے اسی وقت سمجھ لیا تھا کہ ثانی کسی خاص مقصد سے وہاں گئی ہوئی ہے۔ اب وہ خاص مقصد ظاہر ہوگیا کہ وہ کینیڈا سے امریکا جاکر اس انڈر گراؤنڈ جیل خانے کا سراغ لگانے آئی ہے۔

ثانی کو انڈر گراؤنڈ جیل خانے اور ان دس ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے بارے میں کچھ معلوم نہیں تھا۔ بابا صاحب کے ادارے میں اس سے کہا گیا تھا کہ امریکا میں نئی ٹرانسفارمر مشین تیار کی گئی ہے۔ اسے وہاں رہ کر اس مشین سے پیدا ہونے والوں کے سلسلے میں معلومات حاصل کرنی چاہئیں۔ جب وائزمین نے انکشاف کیا تب اسے بھی ان دس ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے بارے میں معلوم ہوا۔ یہ رازداری ثانی کے لیے بھی چیلنج بن گئی۔ اس نے طے کرلیا کہ ضرور ان پراسرار ٹیلی پیتھی جاننے والوں کا پتا ٹھکانا معلوم کرے گی۔

الپا اپنے ملک کے اندرونی معاملات میں الجھی ہوئی تھی۔ ایک تو پارس نے اس کی ٹرانس فارمر مشین کے ذریعے چھ فلسطینی مجاہدین پیدا کرکے ان کا سکون برباد کردیا تھا۔ اب یہ نئی بات معلوم ہوئی تھی کہ امریکا میں دس ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو جیتے جی زمین کے نیچے دفن کیا گیا ہے اور یہ چیلنج ہے کہ کوئی اس مدفن تک نہیں پہنچ سکے گا۔

الپا نے بن بورین اور تمام اکابرین سے کہا "یہ نئی مصیبت پیدا ہوگئی ہے۔ اس بار پارس نے ہم سے دشمنی نہیں کی ہے۔ وہ دس امریکی ٹیلی پیتھی جاننے والے موقع سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ہمارا آرمی افسر انہی کے زیر اثر مسلمانوں کے گھروں میں گھس گیا تھا۔ جبکہ ان فلسطینی ٹیلی پیتھی جاننے والوں نے دھمکی دی تھی۔ مسلمانوں کے گھروں میں گھسنے سے منع کیا تھا لیکن ان امریکی ٹیلی پیتھی جاننے والوں نے ہمارے افسر کو ایسا کرنے پر مجبور کردیا۔ جس کے نتیجے میں ان فلسطینی ٹیلی پیتھی جاننے والوں نے ہمارے چھ آرمی کے جوانوں کو ہمارے ہی اس افسر کے ذریعے ہلاک کردیا ہے۔"

"ہمارے سامنے نئے محاذ کھلتے جارہے ہیں۔ پہلے صرف پارس تھا پھر اس نے ہمارے خلاف چھ ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو مسلمان بنا دیا۔ اب امریکی ٹیلی پیتھی جاننے والے تیسرا محاذ قائم کرچکے ہیں۔"

الپا نے کہا "میں ماضی میں تنہا کئی محاذوں پر لڑتی رہی ہوں۔ اب تو تمام ٹیلی پیتھی جاننے والے میرے ساتھ ہیں۔ ہم جلد ہی اپنے دشمنوں پر قابو پالیں گے۔ ہمیں ذرا صبر سے اور حکمت عملی سے کام لینا ہوگا۔ تم ان چھ فلسطینی ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو تلاش کرو۔ اپنے ٹیلی پیتھی جاننے والے جاسوس ان کے پیچھے لگاؤ۔ ان سے فون وغیرہ کے ذریعے رابطہ کرکے سمجھاؤ کہ تم ان سے سمجھوتا کرنا چاہتے ہو لیکن

امریکی ٹیلی پیتھی جاننے والے ایسی حرکتیں کررہے ہیں۔ جس کے نتیجے میں ہمارے درمیان غلط فہمیاں پیدا ہورہی ہیں۔ ان سے دوستی اور سمجھوتا کرنے کے بہانے ان کا سراغ لگا کر انہیں موت کے گھاٹ اتارا جاسکتا ہے۔"

وہ بن بورین کو یہ مشورے دے کر پارس کے پاس آئی پھر بولی "میں الپا ہوں۔ سانس نہ روکنا۔"

وہ بولا "تمہارے جیسی عورت کے آتے ہی تھوڑی دیر کے لیے سانس نہیں روکوں گا تو تم ہمیشہ کے لیے سانس روک دوگی۔ تمہارے کچھ کہنے سے پہلے میں سمجھ رہا ہوں۔ کوئی نیا جال بُن کر آئی ہو۔"

وہ بولی "تم کون سا پرانے جال بنتے ہو۔ مجھے کسی نہ کسی نئی مصیبت میں پھنساتے رہتے ہو۔ ہمارا وہ آرمی افسر ہمارے احکامات کا پابند تھا وہ کبھی کسی مسلمان کے گھر میں نہ گھستا لیکن اب امریکی ٹیلی پیتھی جاننے والے ہماری آپس کی دشمنی سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ انہوں نے اس آرمی افسر کو مسلمانوں کے گھروں میں گھسنے پر مجبور کیا تھا۔ کیا تم یقین کرو گے؟"

"تم کبھی دھوکا نہیں دیتی ہو۔ کبھی جھوٹ نہیں بولتی ہو۔ تم کہہ رہی ہو تو آنکھیں بند کرکے یقین کرلیتا ہوں۔"

"تم یقین نہیں کررہے ہو۔ طعنے دے رہے ہو۔ میں بڑی سے بڑی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ امریکی ٹیلی پیتھی جاننے والے ہمیں آپس میں لڑا رہے ہیں۔"

پارس نے کہا "ورنہ ہم کبھی نہیں لڑتے ہیں۔ پیار و محبت سے رہتے ہیں اگر امریکی ٹیلی پیتھی جاننے والے ایسی حرکتیں نہ کرتے تو تم فلسطینی مسلمانوں سے دشمنی نہ کرتیں۔ ان چھ ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو گلے لگالیتیں۔"

"میں کبھی ان باغی ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو گلے نہیں لگاؤں گی۔ وہ میرے اپنے ہیں۔ پہلے انہیں سمجھاؤں گی۔ ان کے دماغوں سے تمہارے تنویمی عمل کو ختم کروں گی۔ انہیں پھر سے یہودی بناؤں گی اگر ایسا نہ کرسکی تو اپنے ملک میں تباہی پھیلانے کے لیے انہیں زندہ نہیں چھوڑوں گی۔"

"کیا مجھ سے یہی کہنے آئی ہو کہ قسائی کی بیٹی ہو۔ ان چھ فلسطینی ٹیلی پیتھی جاننے والوں کا قیمہ بنانے والی ہو۔"

"میں یہ کہنے آئی ہوں کہ فلسطینی ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے سلسلے میں جو بھی جھگڑا ہورہا ہے اسے میرے اور تمہارے درمیان رہنا چاہیے۔ امریکی ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو ہمارے معاملے میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے۔"

"اگر وہ مداخلت کررہے ہیں تو میں کیا کرسکتا ہوں؟ کیا ہاتھ میں چھڑی لے کر انہیں ڈانٹنا شروع کروں کہ بچو! ادب سے ایک طرف بیٹھو۔ ہم بڑوں کے معاملے میں ٹانگ نہ اڑاؤ۔"

"تم اتنے اہم اور سنجیدہ معاملے کو مذاق میں کیوں اڑا رہے ہو؟"

"تم اپنا مذاق اڑوانے کے لیے میرے پاس آئی ہو۔ تمہیں امریکی ٹیلی پیتھی جاننے والوں سے شکایت ہے۔ ان کے پاس جاکر انہیں سمجھاؤ یا دھمکیاں دو کہ وہ تمہارے ملکی معاملات میں مداخلت نہ کریں۔ میرا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تم میرے پاس کیوں آئی ہو؟"

"تمہارا تعلق ہے۔ تم نے ہی ان چھ خیال خوانی کرنے والوں کو ہمارے لیے مسئلہ بنایا ہے۔ اب وہ امریکی اس مسئلے سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ہم دونوں مل کر انہیں دھمکیاں دیں گے۔ ٹیلی پیتھی کی دنیا میں ہم دونوں کی دہشت طاری رہتی ہے۔ وہ ہمارے دباؤ میں آجائیں گے۔"

"میں اپنے بارے میں تو نہیں جانتا۔ تم اپنے بارے میں کہہ رہی ہو کہ دہشت ناک ہو۔ وحشت طاری کرتی رہتی ہو۔ کیا تم نے پیدا ہونے کے بعد کبھی کوئی اچھا کام کیا ہے؟"

"پلیز پارس! ایک بار انہیں دھمکی دو۔ میری بات مان لو۔"

"ہائے اللہ کتنی محبت سے کہہ رہی ہو۔ میں تو قربان ہوجاؤں گا۔ پلیز یہ پرانی سڑی گلی ادائیں نہ دکھاؤ۔ یہاں تک بُو آرہی ہے۔"

وہ غصے سے بولی "پتا نہیں۔ تم خود کو کیا سمجھتے ہو۔ میں تمہاری محتاج نہیں ہوں۔ تمہاری خوشامد کرنے نہیں آئی ہوں۔ میں خود ہی ان دس ٹیلی پیتھی جاننے والوں سے نمٹ لوں گی۔ بلکہ تمہارے خلاف ان سے دوستی کروں گی۔ سیاسی معاملات میں اسرائیل اور امریکا ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہیں۔ ٹیلی پیتھی کے معاملات میں بھی ہمارے درمیان سمجھوتا ہوگا پھر تمہیں پتا چلے گا کہ ہمارے متحد ہونے سے تمہیں کیسے نقصانات پہنچ رہے ہیں۔"

"عیسائیوں اور یہودیوں کا اتحاد ہم ایک طویل عرصے سے دیکھتے آرہے ہیں۔ تم مسلمانوں کے خلاف متحد ہوجاتے ہو لیکن اپنے معاملات میں کتوں کی طرح ایک دوسرے سے لڑتے رہتے ہو۔ تمہارے پاس جتنی دھمکیاں تھیں۔ وہ مجھے دے چکی ہو۔ اب یہاں سے جاؤ۔"

اس نے سانس روک کر اس کی سوچ کی لہروں کو بھگا دیا۔ وہ دماغی طور پر حاضر ہوکر سوچنے لگی خوا مخواہ پارس کے

پاس گئی تھی۔ اب وہ کبھی میری بات نہیں مانے گا۔ مجھے اس کے خلاف اپنی طاقت کو زیادہ سے زیادہ بڑھانا ہوگا۔

وہ امریکی فوج کے ایک اعلیٰ افسر کے پاس پہنچ گئی۔ اس سے بولی "میں الپا ہوں۔ تم دس ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو کہیں پاتال میں چھپا کر دانش مندی کا ثبوت دے رہے ہو۔ آئندہ میں بھی یہی کروں گی۔ اس طرح کم از کم اپنے دس ٹیلی پیتھی جاننے والے ہمیشہ دشمنوں سے محفوظ رہیں گے۔"

اس اعلیٰ افسر نے کہا "ہماری دنیا بہت بڑی ہے پھر بھی دشمنوں سے چھپنے کی کوئی محفوظ جگہ نہیں ہے۔ ہم نے اپنے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو چھپائے رکھنے کے زبردست حفاظتی انتظامات کیے ہوئے ہیں لیکن انسان زمین کی تہ میں جا کر سونا' چاندی' ہیرے جواہرات اور پیٹرول نکال لاتا ہے۔ سمندر کی نامعلوم گہرائیوں میں ڈوب کر بیش قیمت موتی نکال لاتا ہے۔ وائزمین نے ہمارے راز کو راز نہیں رہنے دیا۔ اب تمام ٹیلی پیتھی جاننے والے ہمارے ملک میں پہنچ رہے ہوں گے۔ یہاں اپنے آلہ کار بنا کر ہمارے دس ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو تلاش کر رہے ہوں گے۔ پتا نہیں وہ اس سلسلے میں ہمارے لیے کتنے مسائل پیدا کرنے والے ہیں۔ ہم ان مسائل کا اندازہ کر سکتے ہیں۔"

وہ بولی "اسرائیل اور امریکا ہمیشہ سے ایک دوسرے کے بہترین دوست رہے ہیں۔ ہم آپس میں متحد رہیں گے تو دنیا کا کوئی ٹیلی پیتھی جاننے والا تمہارے ان دس خیال خوانی کرنے والوں تک کبھی نہیں پہنچ سکے گا۔"

"تم ہمارے ان دس خیال خوانی کرنے والوں سے ہمدردی کیوں کر رہی ہو؟"

"اس لیے کہ میں بھی اپنے دس خیال خوانی کرنے والوں کو نہایت رازداری سے کسی انڈر گراؤنڈ خفیہ اڈے میں پہنچانے والی ہوں۔ میں تمہارے کام آؤں گی تو تم میرے کام آؤ گے۔ ہم متحد ہو کر ایک دوسرے کے خیال خوانی کرنے والوں کی حفاظت کرتے رہیں گے۔"

"تمہاری یہ پیشکش قابلِ قبول ہے۔ اس طرح ہم ایک دوسرے کے خیال خوانی کرنے والوں کو نقصان نہیں پہنچائیں گے اور نہ ہی ایک دوسرے کے ملک میں مسائل پیدا کریں گے۔"

"میں یہی چاہتی ہوں۔ تم اپنے ٹیلی پیتھی جاننے والوں سے کہہ سکتے ہو کہ وہ یہاں فلسطینی مسلمانوں کو میرے ملک کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرنے دیں۔ بلکہ ان فلسطینی مسلمانوں کو تلاش کر کے پہلی فرصت میں گولی مار دیں۔"

وہ بولا "ہم یہی کریں گے۔ یہ بات ہمارے سیاسی منصوبوں کے خلاف ہے کہ فلسطینی مسلمان اسرائیل میں طاقت اور اقتدار حاصل کریں۔ اگر وہ چھ ٹیلی پیتھی جاننے والے زندہ رہیں گے تو ہماری پالیسی کے خلاف اسلامی ممالک کی ہمدردیاں اور امداد حاصل کریں گے۔ میں اپنے خاص ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو حکم دے رہا ہوں۔ آج اور ابھی سے ان کے خلاف کارروائی شروع ہو جائے گی۔"

وہ چھ فلسطینی ...... تل ابیب اور یروشلم جیسے اہم علاقوں میں پہنچے ہوئے تھے۔ ایک دوسرے سے بہت دور دور تھے۔ ضرورت کے وقت خیال خوانی کے ذریعے قریب آجایا کرتے تھے۔ یعقوب بھیس بدل کر مسلمانوں کی ایک بستی میں رہنے لگا تھا۔ جمیلہ اس کی پڑوسن تھی۔ وہ بیوہ خوب صورت بھرپور جوان اور صحت مند تھی۔ اس پر دل آگیا تھا۔ اس نے پہلی ملاقات میں کہہ دیا تھا کہ اس سے شادی کرنا چاہتا ہے۔

اس کے پڑوس میں رہتے ہوئے وہ اسے صبح و شام چھیڑنے لگا۔ اپنی طرف مائل کرنے لگا۔ جمیلہ کو بھی ایک مضبوط سہارے کی ضرورت تھی۔ ٹیلی پیتھی سے زیادہ مضبوط سہارا اور کیا ہو سکتا تھا۔ وہ اس کی طرف مائل ہو رہی تھی۔ اس نے کہا "تو کہتا ہے کہ تو نے اپنی ڈیوٹی سے مجبور ہو کر میرے خاوند کو گرفتار کیا تھا مگر اسے ہلاک نہیں کیا تھا۔ میرا دل کہتا ہے کہ میں تیری بات کا یقین کر لوں تو نے ستر مسلمانوں کو رہائی دلائی ہے۔ اسی طرح ہم مسلمانوں کے کام آتا رہے گا تو میں ضرور تجھ سے شادی کروں گی۔"

یعقوب نے کہا "تو مجھے بتا تیری خواہش کیا ہے؟ میں اسی کے مطابق کوئی کارنامہ انجام دوں گا۔"

"میرے خاوند کو یروشلم کے ایک ٹارچر سیل میں پہنچایا گیا تھا۔ وہاں پہنچنے والے مسلمان قیدی زندہ واپس نہیں آتے ہیں۔ میں چاہتی ہوں تم اس ٹارچر سیل اور وہاں سے تعلق رکھنے والے تمام سپاہیوں اور افسروں کو نیست و نابود کر دو۔"

"یہ کون سی بڑی بات ہے اگر میں ابھی آدھے گھنٹے کے اندر ان سب کو ختم کر دوں تو کیا آدھے گھنٹے کے بعد تو میری آغوش میں آئے گی؟"

"تیرا مطالبہ شادی کے بعد پورا کروں گی۔"

"نکاح پڑھانے میں کتنی دیر لگتی ہے۔ میں ابھی اپنے لیڈر اور ساتھیوں سے کہتا ہوں۔ وہ ہمارا نکاح پڑھانے کے سلسلے میں انتظامات کریں گے۔ اس وقت تک میں ان دشمنوں کا کام تمام کر دوں گا۔"

اس نے اپنے ساتھیوں کے پاس آ کر جمیلہ سے نکاح پڑھانے کے سلسلے میں بات کی۔ انہوں نے خوش ہو کر کہا "ہم نیک کام میں دیر نہیں کریں گے۔ تم آدھے گھنٹے میں اپنا مشن پورا کرو۔ ہم قاضی کو لے کر جمیلہ کے گھر پہنچ جائیں گے۔"

اس نے خیال خوانی کے ذریعے یروشلم کے اس ٹارچر سیل کے انچارج کا فون نمبر معلوم کیا۔ فون کے ذریعے اس کی آواز سن کر اس کے اندر پہنچ گیا پھر بولا "یہ ٹارچر سیل صرف بے گناہ مسلمانوں کے لیے ہے یا یہودی مجرموں کو بھی سزائیں دے کر انہیں ہلاک کیا جاتا ہے؟"

اس نے پوچھا "تم کون ہو؟"

"میں ایک ٹیلی پیتھی جاننے والا مسلمان ہوں۔ پچھلے دنوں یہاں چند فلسطینیوں کو پہنچایا گیا تھا۔ تم اور تمہارے ساتھیوں نے انہیں بری طرح اذیتیں پہنچا کر درندگی کی انتہا کر دی تھی۔ یہی انتہا تم سب کے ساتھ ہوگی۔ میں حکم دیتا ہوں اپنے تمام ساتھیوں کو یہاں بلاؤ۔"

یعقوب نے اس کے دماغ پر قبضہ جمایا۔ وہاں اس کے دو ساتھی موجود تھے۔ اس نے مزید تین افسران کو فون کے ذریعے وہاں بلایا۔ یعقوب ان سب کے دماغوں میں پہنچتا رہا۔ ان میں سے ایک نے ہیڈ کوارٹر میں فون کے ذریعے کہا "سر! ایک ٹیلی پیتھی جاننے والا فلسطینی ہمارے دماغوں میں گھس آیا ہے۔ ہم اس کی گرفت سے نکلنے میں ناکام ہو گئے۔ ہم نے خود ہی اپنے ہاتھوں سے زنجیریں پہن لی ہیں۔ یہاں اذیتیں پہنچانے کے جتنے خطرناک ہتھیار ہیں اور جنہیں ہم مسلمانوں پر استعمال کرتے رہے ہیں۔ وہ تمام ہتھیار ہم پر استعمال کیے جانے والے ہیں۔ فار گاڈ سیک! ہمیں اس ٹیلی پیتھی جاننے والے سے بچاؤ۔"

الپا اور بن بورین تک یہ اطلاع پہنچائی گئی۔ انہوں نے اس ٹارچر سیل کے انچارج کے اندر آ کر پوچھا "تمہارے اندر کون ہے؟ ہم اس سے بات کرنا چاہتے ہیں۔"

یعقوب نے کہا "یہ نہ پوچھو میں کون ہوں اور میرا نام کیا ہے؟ اتنا سمجھ لو کہ فلسطینی ہوں۔ ایک مسلمان ہوں اور ایک مسلمان خاتون سے شادی کر کے اپنا گھر بسانا چاہتا ہوں۔"

الپا نے پوچھا "اس ٹارچر سیل سے تمہاری شادی کا کیا تعلق ہے؟"

"جس سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے خاوند کو اس ٹارچر سیل میں ہلاک کیا گیا تھا۔ اس خاتون کی یہ شرط ہے کہ میں اس ٹارچر سیل کو یہاں کے تمام درندے افسران کے ساتھ تباہ کر دوں۔ لہٰذا تم بھی ان کے دماغوں میں رہ کر دیکھو کہ درندگی کیا ہوتی ہے اور بے گناہ انسان کس طرح تکلیفیں برداشت کرتے کرتے دم توڑ دیتے ہیں۔"

وہاں تمام درندے افسران زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ صرف ایک انچارج آزاد تھا۔ وہ یعقوب کی مرضی کے مطابق وہاں کے خطرناک ہتھیاروں سے انہیں زخمی کرنے لگا۔ ان کے جسم کے ایک ایک حصے پر تیزاب ڈال کر ان کے گوشت اور ہڈیوں کو گلانے لگا۔ وہ چیخیں مار مار کر زندگی کی بھیک مانگ رہے تھے۔

الپا اور بن بورین نے اس انچارج کے دماغ پر قبضہ جما کر اسے اس درندگی سے روک دیا۔ یعقوب دوسرے آلہ کار کے دماغ میں وہاں آ کر انہیں اذیتیں پہنچانے لگا۔ الپا اور بن بورین اس آلہ کار کی آواز نہیں سن سکتے تھے اس لیے اس کے دماغ میں نہیں پہنچ سکتے تھے۔ الپا نے اس انچارج کے چور خیالات پڑھ کر معلوم کیا کہ کس مسلمان عورت کے خاوند کو وہاں لا کر مارا گیا تھا۔

اس کے خیالات نے بتایا۔ "پچھلی بار جن فلسطینیوں کو یہاں ہلاک کیا گیا تھا۔ انہیں غزہ کے قریب مسلمانوں کی ایک بستی سے لایا گیا تھا۔" الپا نے بن بورین سے کہا "فوراً اپنے ٹیلی پیتھی جاننے والے سراغ رسانوں کو حکم دو کہ اس بستی میں ایسی خاتون کا پتا معلوم کریں۔ جس کے شوہر کو پچھلے دنوں اس ٹارچر سیل میں ہلاک کیا گیا ہو۔"

وہ بن بورین سے یہ کہہ کر پھر انچارج کے دماغ میں آئی تو پتا چلا کہ اس نے زنجیروں میں جکڑے ہوئے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا تھا۔ اب اس کے ہاتھ میں ایک ہینڈ گرنیڈ تھا۔ اس سے پہلے کہ الپا اسے روکتی۔ اس نے اس گرنیڈ کی چابی نکال دی تھی۔ دوسرے ہی لمحے میں ایک زبردست دھماکا ہوا۔ اس انچارج کے چیتھڑے اڑ گئے ہوں گے۔ وہ ٹارچر سیل بالکل کھنڈر بن گیا ہوگا لیکن یہ تماشا دیکھنے کے لیے الپا کو کسی کے دماغ میں جگہ نہیں مل سکتی تھی۔

یعقوب نے فوج کے ایک اعلیٰ افسر سے رابطہ کر کے کہا "اس ملک میں جتنے ٹارچر سیل ہیں۔ میں ان سب کو وہاں کے درندے افسران سمیت نیست و نابود کر دوں گا۔"

اس اعلیٰ افسر نے کہا "نئے ٹیلی پیتھی جاننے والے تمہاری طرح خوب اچھلتے ہیں پھر جھاگ کی طرح بیٹھ جاتے ہیں۔ تمہاری شامت آگئی ہے۔"

یعقوب نے اس کے چور خیالات پڑھے۔ پتا چلا کہ اس

ادارے کے دو ٹیلی پیتھی جاننے والے جاسوس غزہ کے قریب اسی بستی میں مسلح افراد کے ساتھ پہنچ رہے ہیں۔ جہاں سے جمیلہ کے خاوند کو گرفتار کیا گیا تھا۔

اس نے دماغی طور پر حاضر ہو کر جمیلہ اور دیگر افراد سے کہا "میں اس ٹارچر سیل کو چھ درندوں سمیت تباہ کر چکا ہوں۔ یروشلم کے اس حصے میں اگر ہمارا کوئی ساتھی یہاں موجود ہے تو اس سے فون کے ذریعے دریافت کرلو۔ وہ اس ٹارچر سیل کی طرف جائے گا اور میری بات کی تصدیق کرے گا۔"

ایک نے کہا "ہمیں تم پر بھروسا ہے۔ ہم فون نہیں کریں گے۔ وہاں کے لوگ خود ہی ہمیں اطلاع دیں گے۔ یہاں قاضی صاحب آگئے ہیں ابھی جمیلہ کا نکاح تم سے پڑھایا جائے گا۔"

جمیلہ نے یعقوب کو دیکھا پھر شرما کر اندر چلی گئی۔ یعقوب نے کہا "ایک مشکل آن پڑی ہے۔ دشمن مجھے تلاش کرنے کے لیے ادھر آرہے ہیں۔ ابھی نکاح پڑھانا مناسب نہیں ہے۔ جب وہ دشمن یہاں آکر مجھے نہیں پائیں گے اور واپس چلے جائیں گے۔ تب نکاح پڑھایا جائے گا۔"

ان کے لیڈر نے کہا "تم ہمارے لیے قیمتی سرمایہ ہو۔ ہم ہر طرح تمہاری حفاظت کریں گے۔ یہاں سے چلو۔"

وہ بولا "ذرا ایک منٹ انتظار کرو۔ میں جمیلہ سے رخصت ہو کر آتا ہوں۔ بس جاؤں گا اور فوراً آؤں گا۔"

ایک فلسطینی نے کہا "وہ مقناطیس بن گئی ہے۔ اتنی جلدی نہیں آسکو گے۔ میری شادی میں بھی یہی ہوا تھا۔ نئی دلہن کو چھوڑ کر روپوش ہونے کے لیے کہیں جانا تھا لیکن اندر جاتے ہی مقناطیس نے جکڑ لیا تھا۔"

اس کی بات پر سب ہنسنے لگے۔ وہ مسکراتا ہوا مکان کے اندر آیا۔ وہ شرما کر دوسرے کمرے میں چلی گئی۔ اس نے دوسرے کمرے میں آکر دروازے کو بند کیا پھر اس کے قریب آکر کہا "میں آدھے گھنٹے میں تجھے اپنا بنالینا چاہتا تھا لیکن دشمن حالات نے مجبور کردیا ہے۔ مجھے جانا ہوگا۔"

جمیلہ نے گھوم کر اسے دیکھا۔ وہ بولا "حسن و شباب کا موجیں مارتا ہوا سمندر میرے قریب ہے مگر مجھے پیاسا جانا ہوگا۔"

وہ بولی "ابھی تم سے کوئی رشتہ نہیں ہوا ہے مگر تم دل و دماغ پر چھاگئے ہو۔ میں نے اپنی باقی زندگی تمہارے نام کردی ہے۔ خیر سے جاؤ خیر سے آؤ۔ میں تمہارا انتظار کرتی رہوں گی۔"

اس نے اچانک ہی اسے کھینچ کر اپنی آغوش میں بھر لیا پھر کہا "خیر سے کیسے جاؤں۔ تو نے میرے اندر ہلچل مچادی ہے۔"

باہر سے لیڈر نے آواز دی "یعقوب...! دشمن موت کی طرح کسی وقت بھی سر پر پہنچ جائیں گے۔ فوراً یہاں سے چلو۔"

یعقوب کی گرفت ڈھیلی پڑگئی۔ وہ ایک سرد آہ بھر کر بولا "سمندر سے پیاسے کو شبنم کا قطرہ بھی نہ ملا۔"

وہ منہ چھپا کر ہنسنے لگی۔ وہ حسرت کا مارا وہاں سے پلٹ کر باہر چلا گیا۔

○☆○

ان نون نے کوبرا کی بہن سے شادی کی اور کوبرا نے ان نون کی بہن کو اپنی لائف پارٹنر بنالیا۔ دونوں ایک دوسرے کے سالے بہنوئی بن گئے۔

کوبرا نے لندن کے مہنگے ہوٹل میں ایک سوئٹ بک کرایا تھا اس سوئٹ کے اندر کھانے پینے اور عیش و آرام کا سارا سامان موجود تھا۔ اس نے اپنی دلہن انیجی سے کہا "ہماری شادی بڑی عجلت میں ہوئی ہے اگر کچھ وقت ملتا تو میں تمہارے لیے ایک شان دار محل خرید لیتا۔ تمہیں وہاں دلہن بنا کر لے جاتا۔ کیا تمہیں اندازہ ہے کہ مجھ جیسے ٹیلی پیتھی جاننے والے کے پاس کتنی دولت ہوگی اور آئندہ میں تمہارے لیے کیا کرنے والا ہوں؟"

"میں نہیں جانتی مگر سمجھ سکتی ہوں کہ تم نے خیال خوانی کے ذریعے میری توقع سے زیادہ دولت حاصل کی ہوگی اور آئندہ بھی میری خاطر بے انتہا دولت حاصل کرتے رہو گے۔"

ان نون ہانگ کانگ کے ایک مہنگے ہوٹل میں ثی ثی کو دلہن بنا کر لے آیا۔ وہ کمرے میں پہنچ کر بولی "کیا تم خاموش رہنے کے عادی ہو؟ یا ابھی خیال خوانی کے ذریعے میرے چور خیالات پڑھ رہے ہو؟"

وہ مسکرا کر بولا "سوری! میں ایک اہم معاملے میں خیال خوانی کر رہا تھا اب صبح ہونے تک کسی کا خیال نہیں پڑھوں گا۔ صرف تمہارے وجود کا جغرافیہ پڑھتا رہوں گا۔ ایک بات پوچھوں؟"

"پوچھو گے تو جھوٹ بولوں گی۔ میرے چور خیالات پڑھ کر معلوم کرلو کہ میں تمہیں کتنا چاہتی ہوں۔ اکثر سوچتی رہتی تھی اپنے بھائی کی طرح کوئی خیال خوانی کرنے والا لائف پارٹنر ملے گا تو میں ساری عمر دولت سے کھیلتی رہوں گی۔ آج

میری یہ خواہش پوری ہو رہی ہے۔"

وہ دونوں باتیں کرنے لگے۔ بڑے پیار سے وقت گزارنے لگے۔ وہ شام ہی سے ہوٹل کی اس سوئٹ میں آگئے تھے۔ رات گیارہ بجے شی کی نے کہا "بھوک لگ رہی ہے۔ پہلے کچھ کھالیں۔ کیا خیال ہے؟"

وہ بولا "اچھا خیال ہے۔ یہ سپاہی بھی صبح تک بھوکے پیٹ نہیں لڑ سکے گا۔ میں ابھی فون کرتا ہوں۔ کھانا آجائے گا۔"

اس نے ریسیور اٹھا کر فون کرنا چاہا۔ شی کی نے اس کے ہاتھ سے ریسیور لے کر کریڈل پر رکھتے ہوئے کہا "اس کمرے میں ہوٹل کا ملازم کھانا لے کر آئے گا۔ آج رات میں کسی کی صورت نہیں دیکھنا چاہتی ہوں۔ صبح تک صرف تمہیں دیکھتی رہوں گی۔ یہاں ہاٹ پاٹ میں گرم کھانا ہے۔ ٹھنڈی بوتلیں ہیں۔ اس کھانے سے گزارا ہو جائے گا۔"

ان نون اس کے پیار کی اس ادا پر قربان ہونے لگا۔ کہنے لگا "تم مجھے اس قدر چاہتی ہو کہ میرے سوا کسی دوسرے کی صورت دیکھنا تمہیں گوارا نہیں ہے۔ میں نہیں جانتا تھا کہ مرد کو عورت سے ایسی دیوانہ وار محبت ملتی ہے۔"

وہ کھانے کے لیے ڈائننگ ٹیبل پر آکر بیٹھ گئے۔ وہ ہاٹ پاٹ سے گرم کھانا نکال کر اور فریج سے ٹھنڈی بوتلیں نکال کر کھانے پینے لگے۔ شی کی نے اپنے ہاتھ سے اسے پہلا لقمہ کھلایا پھر کہا "اب تم مجھے کھلاؤ۔ ہمارے ہاں یہ رسم ہے کہ دلہن اپنی پلیٹ کا کھانا اپنے دولہا کو کھلاتی ہے اور دولہا اپنا کھانا دلہن کو کھلاتا ہے۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے کہ دولہا اسی طرح ساری زندگی اپنے ہاتھ کی کمائی کھلاتا رہے گا۔"

وہ اپنے ہاتھ سے اسے کھلانے لگا اور اس کے ہاتھ سے کھانے لگا۔ چند لقمے کھانے کے بعد ہی اسے کمزوری کا احساس ہوا۔ وہ پریشان ہو کر بولا "میری طبیعت گھبرا رہی ہے۔ یہ کھانا تم نے کہاں سے منگوایا تھا؟"

"تمہارے سامنے ہوٹل کا ملازم یہ ہاٹ پاٹ رکھ کر گیا تھا۔ کھانا اسی ہوٹل کا ہے۔ تمہیں کیا ہو رہا ہے؟"

وہ سر تھام کر بولا "میں نہیں کھاؤں گا۔ تمہارے کھانے میں کچھ ملا ہوا ہے۔"

"کیسی باتیں کر رہے ہو؟ تم بھی تو مجھے کھلا رہے ہو۔ مجھے تو کچھ نہیں ہو رہا ہے۔ لو میرے ہاتھ سے کھاؤ۔"

وہ اس کے ہاتھ کو پرے جھٹک کر بولا "میں تمہیں چکن کھلا رہا ہوں اور تم مجھے فش کھلا رہی ہو۔ تم نے اپنی پلیٹ میں کچھ ملایا ہے؟"

وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ ایسے میں لڑکھڑا کر گرنے والا تھا مگر سنبھل گیا۔ ڈگمگاتے ہوئے بیڈ کی طرف جاتے ہوئے خیال خوانی کی کوششیں کرنے لگا۔ وہ فوراً مسٹری مین کو مخاطب کر کے طبی امداد حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن دماغی کمزوری کے باعث خیال خوانی کے قابل نہیں رہا تھا۔

شی کی اس کے قریب آکر پریشانی سے بولی "یہ تمہیں اچانک کیا ہو گیا ہے؟ کیا تم سمجھتے ہو کہ میں نے دشمنی کی ہے؟ تمہیں زہر کھلایا ہے۔ پلیز میرے بارے میں ایسا نہ سوچو۔ میرے چور خیالات پڑھو۔ تمہیں یقین آجائے گا کہ میں تمہیں چاہتی ہوں۔ میں تم سے دشمنی نہیں کر رہی ہوں۔"

اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ اس کے چہرے سے محبت اور ہمدردی ظاہر ہو رہی تھی۔ وہ سچ مچ پریشان تھی۔ ایسے وقت اسے اپنے اندر کوبرا کا قہقہہ سنائی دیا۔ وہ ہنستے ہوئے بولا "وہ شخص دنیا کا سب سے بڑا احمق ہوتا ہے جو اپنے جیسے دوسرے ٹیلی پیتھی جاننے والے پر بھروسا کرتا ہے۔"

ان نون نے کہا "او گاڈ! میں یہ کیا سن رہا ہوں۔ کوبرا! تم نے مجھے اپنی بہن دی اور دھوکا بھی دے رہے ہو۔"

"میں نے کچھ سوچ سمجھ کر اپنی بہن کو تمہارے حوالے کیا ہے۔ یہ بہت بھولی ہے۔ اسے میرے فریب کا علم نہیں ہے۔ یہ نہیں جانتی ہے کہ میں شام سے اس کے دماغ میں چھپا ہوا ہوں۔ یہاں تمہاری بہن کے ساتھ سہاگ رات بھی منا رہا ہوں اور اپنی بہن کے دماغ میں رہ کر تمہاری نگرانی بھی کرتا رہا ہوں۔"

"کوبرا! یہ کتنے شرم کی بات ہے کہ تم بہن کی سہاگ رات میں اس کے اندر چھپے رہے ہو۔ کوئی بھائی اتنا بے غیرت ہو سکتا ہے۔ یہ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔"

"ہاں میں نے بے غیرتی کی ہے لیکن ایک بڑا منافع حاصل کر رہا ہوں۔ تمہیں غلام بنا رہا ہوں۔ تم میرے لیے خیال خوانی کرو گے۔ میری ٹیلی پیتھی کی قوت میں اضافہ ہوگا۔"

ان نون نے شی کی سے کہا "یہ۔۔۔ یہ تمہارا بھائی بہت بے غیرت۔۔۔"

وہ پوری بات نہ کہہ سکا۔ کوبرا نے اسے بولنے نہیں دیا "خبردار! تم میری بہن سے کچھ نہیں کہو گے۔ میں اسے بہت چاہتا ہوں۔ اس کی نظروں سے گرنا نہیں چاہتا۔ میری محبت کا ثبوت یہ ہے کہ میں اسے غلام شوہر دے رہا ہوں۔ تم صرف میرے ہی نہیں میری بہن کے بھی مرید بن کر رہو

گے۔"

وہ اپنی کامیابی پر قہقہے لگا رہا تھا پھر اس نے محسوس کیا کہ ان نون شدید کمزوری کے باعث بے ہوش ہو گیا ہے۔ اس نے اپنی بہن سے کہا "شی کی! میں ابھی تمہاری خیریت معلوم کرنے آیا تھا مگر دیکھ رہا ہوں کہ میرا پیارا بہنوئی خیریت سے نہیں ہے۔"

وہ پریشانی سے بولی "میں حیران ہوں کہ اسے اچانک کیا ہو گیا ہے۔ ابھی تو یہ بالکل ٹھیک تھا۔"

"تمہیں پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ فوراً ڈاکٹر کو بلاؤ۔ کھانے میں ضرور کچھ ملا ہوا تھا۔ یہ کمزوری میں مبتلا ہو گیا ہے۔ تم فکر نہ کرو۔ ڈاکٹر کی دواؤں سے اس کی توانائی بحال ہو جائے گی۔ میں تھوڑی دیر بعد پھر تمہارے پاس آکر خیریت معلوم کروں گا۔"

کوبرا دماغی طور پر لندن میں حاضر ہو گیا۔ اینجی نے حیرانی سے پوچھا "تم ابھی قہقہے کیوں لگا رہے تھے؟"

وہ بولا "میں ایک اہم معاملے میں خیال خوانی کر رہا تھا۔ وہاں مجھے کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اسی خوشی میں قہقہے لگا رہا تھا۔"

اس نے ایسا کہتے کہتے ہچکی لی پھر اسے دوسری ہچکی آئی۔ ہر ہچکی میں ذہن کو یوں جھٹکا لگ رہا تھا جیسے کوئی اس کے دماغ کو گھونسے مار رہا ہو۔ اینجی نے پوچھا "یہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ اچانک ہچکیاں کیوں آرہی ہیں؟ دو گھونٹ پانی پی لو۔"

اس نے پانی پینے کے لیے اٹھنا چاہا مگر سر چکرا گیا۔ وہ پھر کرسی پر بیٹھ گیا۔ پریشان ہو کر بولا "یہ مجھے کیا ہو رہا ہے؟"

اس کے اندر ایک آواز سنائی دی "جو ان نون کے ساتھ ہو رہا ہے تم نے اپنی بہن کے ذریعے ان نون کو دوا کھلائی۔ میں نے اینجی کے ذریعے تمہیں اس سے مختلف دوا کھلائی ہے۔ اس کا اثر آہستہ آہستہ ہو رہا ہے بے چاری وہ دونوں دلہنیں بے قصور ہیں۔ انہیں مہروں کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ جاؤ آرام سے بیڈ پر لیٹ جاؤ۔"

اس نے حیرانی و پریشانی سے پوچھا "تم کون ہو؟"

"اس کو چھوڑو جو کہا جا رہا ہے وہی کرو۔"

وہ کرسی سے اٹھ کر ڈگمگاتے ہوئے بستر پر آکر گر پڑا۔ اینجی پریشان ہو کر فون کے ذریعے ڈاکٹر کو کال کر رہی تھی۔ کوبرا نے گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے کہا "نہیں۔ میں زہریلا ہوں۔ کوئی ضرر رساں دوا مجھ پر اثر نہیں کرے گی۔"

اسے پھر اپنے اندر آواز سنائی دی "اسی لیے میں نے تمہارے کھانے میں ایک ایسے زہر کے قطرے ملائے تھے جو تمہارے زہر پر غالب آگیا ہے۔ تم کمزوری محسوس نہیں کر رہے ہو۔ بلکہ مدہوش ہو رہے ہو۔ میں جانتا ہوں یہ مدہوشی زیادہ دیر نہیں رہے گی لیکن میں تمہیں دماغی توانائی حاصل کرنے کا موقع نہیں دوں گا۔ تمہاری جیب اور تمہارے سفری بیگ میں ایسے زہر کی کئی شیشیاں ہیں۔ تم وقفے وقفے سے دو دو چار چار قطرے پیتے رہو گے۔"

وہ پینا نہیں چاہتا تھا۔ شیشی کو ہاتھ لگانا نہیں چاہتا تھا لیکن پتا چلا وہ اپنے اختیار میں نہیں ہے۔ اس نے بے اختیار جیب میں ہاتھ ڈال کر شیشی نکال کر چند قطرے حلق سے نیچے اتار لیے۔

پھر اس پر مدہوشی طاری ہونے لگی۔ اس نے کہا "تم کون ہو؟ مجھ سے کب تک ایسی دشمنی کرتے رہو گے؟ تم اس طرح زہر کی تھوڑی تھوڑی خوراک دے کر مجھے اور زہریلا بنا رہے ہو۔"

وہ بولا "نہیں۔ ایک بین الاقوامی شہرت کا حامل بہت ہی زہریلا ڈاکٹر میرے پاس موجود ہے۔ جس طرح لوہا لوہے کو کاٹتا ہے۔ اسی طرح وہ تمہیں ایسا زہر دے رہا ہے جو تمہارے اندر کے زہر کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دے گا تم چند دنوں میں زہریلے نہیں رہو گے۔ ایک عام ٹیلی پیتھی جاننے والے غلام بن کر میرے احکامات کی تعمیل کرتے رہو گے۔"

زہر کی دوسری خوراک نے کام دکھایا تھا۔ وہ مدہوشی سے بے ہوشی کی طرف منتقل ہو گیا تھا۔ اینجی پریشان تھی۔ ڈاکٹر آگیا تھا۔ اس کا معائنہ کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا۔ "اسے اسپتال میں داخل کرنا ہوگا۔"

اینجی نے مسٹری مین کے زیر اثر رہ کر کہا "میں اسے اسپتال نہیں لے جاؤں گی۔ اپنے ماں باپ کے بنگلے میں لے جا کر اس کا علاج کراؤں گی۔"

مسٹری مین نہیں چاہتا تھا کہ وہ اسپتال جائے۔ اس نے اپنے ایک ماتحت ٹیلی پیتھی جاننے والے کو اس کے دماغ میں بٹھا دیا تھا پھر اسے حکم دیا تھا "جب بھی کوبرا ہوش میں آئے اور ذرا توانائی محسوس کرنے لگے تو اسے شیشی سے دو چار قطرے پلا دیا کرو۔"

○☆○

سونیا قلعے میں تھی۔ راوی چین لکھ رہا تھا۔ اس نے تمام دشمنوں کو ایک دوسرے کا مخالف بنا دیا تھا۔ وہ خود کو سب سے زیادہ شہ زور اور برتر ثابت کرنے کے لیے ایک دوسرے کو ہلاک کرنے کی سازشیں کر رہے تھے۔ یہ سازشیں شروع ہو چکی تھیں۔ بائرن ٹوڈ نے مجھ پر برتری حاصل کرنے

کے لیے میری کمزوریوں سے کھیلنا چاہا تھا اگر وہ کامیاب ہوجاتا تو فخر سے کہہ سکتا تھا کہ اس نے سب سے پرانے اور تجربے کار ٹیلی پیتھی جاننے والے کو شکست دی ہے لیکن یہ حسرت اس کے دل میں رہ گئی تھی۔

بائرن ٹوڈ نے برتری حاصل کرنے کی دھن میں زبردست نقصان اٹھایا تھا۔ اس کے دو ٹیلی پیتھی جاننے والے ساتھی آندرے اور سائمن مارے گئے تھے۔ ادھر کوبرا اور ان نون نقصان اٹھا رہے تھے۔ سونیا یہ ثابت کررہی تھی کہ ایک عورت ہزار شہ زوروں کو ایک دوسرے سے لڑا سکتی ہے۔

وہ قلعے کے اندر محل کے شاہانہ بیڈ روم میں آرام سے لیٹی ہوئی تھی۔ اس نے سوچا۔ تمام ٹیلی پیتھی جاننے والوں نے سب سے برتری حاصل کرکے اس سے شادی کرنے کا دعویٰ کیا تھا۔ ایسا دعویٰ کرنے والوں سے پھر چھیڑ چھاڑ کرنی چاہیے پھر انہیں ایک دوسرے سے الجھانا چاہیے۔

اسے بائرن ٹوڈ کے بارے میں معلوم ہوچکا تھا کہ وہ کتنا بڑا نقصان اٹھاچکا ہے۔ کوبرا اور ان نون کی کوئی خبر نہیں تھی۔ اس نے خیال خوانی کی پرواز کی۔ یہ جانتی تھی کہ ان نون سانس روک لے گا لیکن ایسا نہیں ہوا۔ اس وقت وہ دوا کے زیر اثر ہوٹل کے بیڈ پر گرا پڑا تھا۔ ثی کی اس کے لیے پریشان ہورہی تھی۔ ادھر سونیا اپنے بیڈ پر اٹھ کر بیٹھ گئی۔ ذرا سی خیال خوانی سے پتا چل گیا کہ ایک شکار ہاتھ آرہا ہے۔

وہ اس کے خیالات پڑھنے لگی۔ پتا چلا کہ اس نے اور کوبرا نے ایک دوسرے کی بہن سے شادی کی تھی۔ کوبرا اپنی دلہن اینجی کے ساتھ لندن میں تھا اور ان نون اپنی دلہن کے ساتھ سہاگ رات منانے کے لیے ہانگ کانگ پہنچا ہوا تھا۔

سونیا نے فوراً ہی مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا "تم! ہانگ کانگ کے جس ہوٹل میں ہو وہاں سے ایک گھنٹے کی ڈرائیو پر واقع ہوٹل شنگھائی ہے۔ میں ان نون ایک بستر پر کمزوری میں مبتلا پڑا ہوا ہے۔ تم فوراً اس کے پاس جاؤ۔ ان حالات میں جو کرنا چاہتے ہو کرو۔"

میں نے ان نون کی آواز اور لہجے کو گرفت میں لے کر خیال خوانی کی پھر وہاں پہنچ گیا۔ اس کے دماغ میں کوبرا کی باتیں سنائی دے رہی تھیں۔ اس کی باتوں سے ظاہر ہورہا تھا کہ اس نے دوا کے ذریعے ان نون کو دماغی کمزوری میں مبتلا کیا ہے اور اب اسے اپنا معمول اور محکوم بنانے والا ہے۔

ان نون کے چور خیالات نے اسے اس پراسرار مسٹری مین کے بارے میں بھی کچھ بتایا۔ سونیا ان نون کو میرے حوالے کرکے کوبرا کے پاس گئی۔ وہ اسے ان نون کو کمزور بنانے کی مبارک باد دینا چاہتی تھی۔ مارلی کی حیثیت سے کہنا چاہتی تھی کہ وہ ان نون کی طرح بائرن ٹوڈ اور اس کے ساتھیوں کو بھی شکست دے گا تو وہ اس سے ضرور شادی کرے گی۔

وہ کوبرا کے اندر پہنچی تو ان نون کی طرح اس نے بھی سانس نہیں روکا۔ اس وقت وہ بھی ایک زہر کے زیر اثر آگیا تھا۔ کوئی اجنبی اس کے اندر بول رہا تھا۔ سونیا اس سے پہلے ان نون کے خیالات پڑھ کر مسٹری مین کے بارے میں معلوم کرچکی تھی۔ وہ سمجھ گئی کہ کوبرا کے اندر وہی مسٹری مین بول رہا ہے اور ایک زہریلے ڈاکٹر کے تعاون سے کوبرا کے اندر کے زہر کا توڑ کررہا تھا۔

وہ اس کے اندر کے زہر کو ہمیشہ کے لیے ختم کرکے آئندہ اسے اپنا غلام بناسکے گا یا نہیں۔ یہ بعد میں معلوم ہونے والا تھا۔ وہ میرے پاس آکر بولی "مسٹری مین نے اپنے ماتحت ان نون کے ذریعے کوبرا کو ٹریپ کیا تھا۔ اس بات سے بے خبر تھا کہ کوبرا بھی چالبازی دکھائے گا اور ان نون کو دماغی کمزوری میں مبتلا کردے گا۔ یعنی مسٹری مین بھی اس سے دھوکا کھا گیا۔"

میں نے کہا "مسٹری مین بہت پہنچا ہوا ہے۔ اس کا کوئی نقصان نہیں ہونے والا تھا۔ وہ بعد میں ان نون کی دماغی کمزوری دور کرسکتا تھا وہ کوبرا کو محکوم بنا کر کامیابی حاصل کرے گا لیکن اچانک تمہاری مداخلت نے یہ بازی پلٹ دی ہے۔ ہم مسٹری مین کو کوبرا اور ان نون کے سلسلے میں ناکام بناسکتے ہیں مگر ہم ایسا نہیں کریں گے۔"

"ہاں مسٹری مین تنویمی عمل کے ذریعے جب بھی ان نون اور کوبرا کے دماغ کو لاک کرے گا۔ ہم لاک کرنے والے لب ولہجے کو ذہن نشین کرلیں گے۔ بس اتنا ہی کافی ہوگا۔"

ابھی وہ دونوں اپنی اپنی کمزوری کے باعث سونے والے تھے یا بے ہوش رہنے والے تھے۔ ان نون تو کمزوری برداشت نہ کرسکا اور بے ہوش ہوگیا۔ کوبرا بہت ہی ڈھیٹ تھا۔ پہلے وہ زہر کی ایک ایک خوراک کے اثر سے تھوڑی دیر کے لیے مدہوش ہوتا رہا پھر زہر نے زیادہ اثر کیا تو وہ ایک بار بے ہوش ہوگیا لیکن آدھے گھنٹے بعد ہی ہوش میں آگیا۔ اس کے اندر کا زہر مسٹری مین سے ملنے والے زہر سے فائٹ کررہا تھا۔ کبھی مغلوب ہوجاتا تھا۔ کبھی غالب آجاتا تھا۔

ان حالات میں اینجی اسے اپنے والدین کے بنگلے میں لے گئی تھی۔ کوبرا نے ایک بار ہوش میں آنے کے بعد اینجی

سے کہا "کسی ڈاکٹر کو نہ بلاؤ۔ ایک دشمن میرے دماغ میں آکر مجھے مارنے کی کوششیں کررہا ہے ہوسکے تو کوبرا سانپ کا زہر کہیں سے لے آؤ۔ مجھے اس زہر کی ایک خوراک دو اور جس شیشی سے میں زہر نکال کر دو تین قطرے پی رہا ہوں۔ اس شیشی کو میری جیب سے نکال کر کہیں پھینک دو۔ ایسی چند شیشیاں میرے سفری بیگ میں بھی ہیں۔ انہیں بھی ضائع کردو۔"

اینجی اس کی ہدایات پر عمل کرنے لگی۔ اس نے اس کی جیب اور سفری بیگ سے تمام شیشیاں نکالیں پھر انہیں لے جاکر گٹر میں پھینکنا چاہتی تھی لیکن مسٹری مین نے اس کے دماغ پر قبضہ جمالیا۔ وہ واپس اپنے بیڈ روم میں آئی پھر ان تمام شیشیوں کو الماری کے ایک حصے میں چھپا کر رکھ دیا۔ کوبرا کی شامت آگئی تھی۔ مسٹری مین اس کا پیچھا چھوڑنے والا نہیں تھا۔ اسے ہر حال میں اپنا غلام بنانے والا تھا۔

مسٹری مین اپنے ٹیلی پیتھی جاننے والے ماتحتوں کی تعداد میں اضافہ کرکے ٹیلی پیتھی کے حوالے سے اپنی قوت میں اضافہ کرنا چاہتا تھا۔ وہ اس سلسلے میں بظاہر کامیاب ہورہا تھا۔ دوسرے دن دوپہر تک کوبرا کے اندرونی زہر کا توڑ ہوچکا تھا۔ وہ گہری نیند سوگیا تھا۔ اس کے خوابیدہ خیالات بتا رہے تھے کہ وہ دماغی طور بے حد کمزور ہوچکا ہے۔ جو زہر اسے دیا جارہا ہے۔ اب وہ اسے برداشت کرنے کے قابل نہیں رہا تھا۔

مسٹری مین کے زہریلے ڈاکٹر نے کہا "اب اسے ہمارے زہر کی خوراک نہ دی جائے۔ اس کے اندر کا زہر ختم ہوچکا ہے۔ اب ہمارا زہر اس کے اندر جائے گا تو یہ مرجائے گا۔ اب اسے ڈاکٹر کے ذریعے علاج کرانے دو۔ میں چند دوائیں تمہیں بتا رہا ہوں۔ انہیں یاد کرلو۔ تم اس ڈاکٹر کے دماغ میں جاکر وہ دوائیں اس کے ذریعے کوبرا کے اندر پہنچاؤ۔ وہ جلد ہی ٹھیک ہوجائے گا۔ رفتہ رفتہ اس کی کمزوری دور ہوجائے گی۔"

مسٹری مین نے اس کی ہدایات پر عمل کیا۔ وہ دوسری تمام رات سکون سے سوتا رہا۔ دوسرے دن اس کے خیالات سے پتا چلا کہ اس کی کمزوری دور ہورہی ہے۔ ایسے وقت مسٹری مین نے اس پر حاوی ہوکر اسے ہپناٹائز کیا پھر ایک آواز اور مخصوص لہجے کے ذریعے اس کے دماغ کو مقفل کردیا۔

وہ خوش ہوگا کہ اس نے کوبرا جیسے زہریلے شخص کو اپنا غلام بنالیا ہے۔ اس قلعے پر اور جزیرے پر قبضہ جمانے کا خواب دیکھنے والے دشمنوں میں سے ایک دشمن کو ختم کردیا ہے۔ اب اس کے مقابلے میں بائرن ٹوڈ اور اس کے ٹیلی پیتھی جاننے والے تھے۔ ان کے بعد اس کا آخری سب سے بڑا دشمن میں تھا۔ وہ مجھے بھی اپنے راستے ہٹانے کی پلاننگ کررہا ہوگا۔

فی الحال وہ خوش تھا۔ اس بات سے بے خبر تھا کہ میں نے اور سونیا نے اس لب ولہجے کو ذہن نشین کرلیا ہے جس کے ذریعے کوبرا کے دماغ کو مقفل کیا گیا ہے۔

جب ان نون کی دماغی کمزوری دور ہونے لگی تو مسٹری مین نے اسے بھی احتیاطاً ہپناٹائز کیا۔ اس کے بھی دماغ کو مخصوص لب ولہجے کے ذریعے مقفل کردیا۔ سونیا نے مجھ سے کہا "مسٹری مین کا ایک اور ماتحت پچھلے دن کوبرا کے دماغ میں بار بار آرہا تھا اور اسے زہریلی دوا کے قطرے پلا رہا تھا۔ میں اس ماتحت کے دماغ میں پہنچ گئی ہوں۔"

میں نے حیرانی سے پوچھا "تم اس کے اندر کیسے پہنچ گئی ہو؟"

وہ بولی "مسٹری مین ایک ہی مخصوص لب ولہجے کے ذریعے اپنے تمام ماتحتوں کے اندر پہنچتا ہے۔ میں نے اس دوسرے ماتحت کی آواز کوبرا کے اندر سنی تھی۔ میں نے اس آواز اور مخصوص لب ولہجے کو آزمایا اور خیال خوانی کی پرواز کی تو اس کے دماغ میں پہنچ گئی۔ اب اسی مخصوص لب ولہجے کو اور ان نون کی آواز کو ملا کر خیال خوانی کی جائے گی تو ہم ان نون کے دماغ میں پہنچ جائیں گے۔"

میں نے یہی طریقہ کار اختیار کیا تو اس دوسرے ماتحت کے دماغ میں بھی پہنچ گیا۔ اس دوسرے کا نام کیری گرانٹ تھا۔ بائرن ٹوڈ نے قلعے اور جزیرے پر قبضہ جمانے کے لیے میری کمزوریوں سے کھیلنا چاہا تھا۔ جس کے نتیجے میں وہ اپنے دو اہم ٹیلی پیتھی جاننے والوں سے محروم ہوگیا تھا۔ مسٹری مین کے ساتھ بھی یہی قصہ ہورہا تھا۔ وہ بھی اس قلعے اور جزیرے پر قبضہ جمانے کے عزائم رکھتا تھا۔ اس کے لیے اس نے دشمنوں کی تعداد کم کرنے کی کوشش کی۔ کوبرا کو ان نون کی بہن اینجی کے ذریعے ٹریپ کیا۔ اپنا غلام بنایا لیکن اس حقیقت سے بے خبر رہا کہ ہم بھی اس کوبرا کے اندر جب چاہیں جاسکتے ہیں۔

مسٹری مین بھی بائرن ٹوڈ کی طرح اپنے دو ٹیلی پیتھی جاننے والے ہار چکا تھا۔ اس حقیقت سے بھی بے خبر تھا کہ ہم ان نون اور کیری گرانٹ کے دماغوں میں جب چاہیں پہنچ سکتے ہیں اور جب چاہیں انہیں ہلاک کرسکتے ہیں لیکن ہمیں ایسا

نہیں کرنا تھا۔ میں نے اور سونیا نے یہ طے کیا کہ اس کے دونوں ماتحتوں کے دماغوں میں خاموشی سے جاتے رہیں گے اور مسٹری مین کی مصروفیات کے علاوہ اس کی ہسٹری معلوم کرتے رہیں گے۔

میں نے سونیا سے کہا "کوبرا کو مسٹری مین کا معمول بن کر نہیں رہنا چاہیے۔ اس کی طاقت میں اضافہ نہیں کرنا چاہیے۔ اسے یہ احساس دلانا چاہیے کہ وہ ہمارے مقابلے میں کامیاب ہونے کے باوجود ناکام رہا ہے۔"

سونیا نے تائید کرتے ہوئے کہا "بے شک یہ تمام ٹیلی پیتھی جاننے والے جواری قلعے اور جزیرے کو جیتنے کے لیے دانستہ یا نادانستہ طور پر اپنے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو داؤ پر لگا رہے ہیں۔ ہم ان جواریوں کو کبھی جیتنے کا موقع دیں گے اور کبھی جیت کو ہار میں بدل دیا کریں گے۔ ہار جیت کا سلسلہ چلتا رہے تو جواری بڑے سے بڑے داؤ لگاتے چلے جاتے ہیں۔"

مسٹری مین کوبرا کو ہپناٹائز کرنے کے بعد بھی مطمئن نہیں تھا۔ یہ اسٹڈی کرنا چاہتا تھا کہ اس کے اندر کا زہر واقعی ختم ہو چکا ہے یا ابھی کچھ باقی ہے۔ وہ کبھی کبھی اس کے اندر آ کر خیالات پڑھتا رہتا تھا۔ اس نے اپنی تسلی کے لیے پھر اسے ایک بار ہپناٹائز کیا۔ اس بار سونیا اس کے اندر موجود تھی جب مسٹری مین نے دوبارہ پورے استحکام کے ساتھ اسے اپنا معمول اور محکوم بنالیا تو اسے تنویمی نیند سونے کے لیے چھوڑ کر چلا گیا۔ ایسے وقت سونیا نے اس پر مختصر سا عمل کیا۔ اس کے دماغ کو دوسری آواز اور لب ولہجے کے ذریعے مقفل کیا پھر اسے دوبارہ تنویمی نیند سلا دیا۔

بڑی چھینا جھپٹی ہو رہی تھی۔ ٹیلی پیتھی جاننے والے ایک دوسرے کے دماغ کو چھین رہے تھے۔ کبھی ان پر قبضہ جما رہے تھے۔ کبھی قبضہ جمانے کے بعد محروم ہو رہے تھے۔ ماربی کے قلعے اور جزیرے کے علاوہ برطانیہ میں بھی انڈر ورلڈ کا گاڈ فادر بننے کے لیے رسہ کشی ہونے لگی تھی۔ جم کاف کی ہلاکت کے بعد وہاں فی الحال کوئی گاڈ فادر نہیں تھا۔

مسٹری مین کو یقین تھا کہ وہ ٹیلی پیتھی کے ذریعے انڈر ورلڈ کے مجرموں پر غالب آ کر اپنے ماتحت کیری گرانٹ کو گاڈ فادر بنا سکے گا لیکن اسکاٹ لینڈ یارڈ میں ٹیلی پیتھی جاننے والے جاسوس پیدا ہو چکے تھے۔ انہوں نے فون، فیکس اور خیال خوانی کے ذریعے روپوش رہنے والے مجرموں سے کہہ دیا تھا کہ اب انڈر ورلڈ کے معاملات پر اسکاٹ لینڈ یارڈ والوں کی گرفت ہوگی۔ یہ بات مسٹری مین کے توقع کے خلاف تھی۔

جب اسکاٹ لینڈ یارڈ میں نہایت رازداری سے ٹرانسفارمر مشین تیار ہو رہی تھی تو مسٹری مین نے اسے مشین کی تیاری میں رکاوٹیں پیدا کرنے کی کوششیں کی تھیں لیکن وہاں ٹیلی پیتھی جاننے والے تھری جے تھے۔ ان کی نگرانی میں وہ مشین تیار ہو گئی تھی اور وہاں کے نہایت تجربے کار سراغ رسانوں نے ٹیلی پیتھی سیکھ لی تھی۔

مسٹری مین نے کیری گرانٹ کو حکم دیا کہ وہ اسکاٹ لینڈ یارڈ کے اندر سرنگ بناتا رہے۔ وہ خود بھی ایسے سراغ رسانوں اور وہاں کے اہم عہدے داروں کے اندر جاتا رہے گا اور معلوم کرتا رہے گا کہ اس مشین کو کہاں چھپا کر رکھا گیا ہے؟ ایسے عہدے دار بہت کم تھے جو یوگا کے ماہر تھے۔ انہیں ہپناٹائز کر کے اپنا معمول بنایا جا سکتا تھا۔ ایک بار وہاں کی مشین پر قبضہ جمانے کے بعد مسٹری مین پورے یورپ پر حکمرانی کر سکتا تھا۔

ابھی یہ خواب تھا۔ تعبیر بہت دور تھی۔ وہ کوبرا کی خیریت معلوم کرنے کے لیے اس کے دماغ میں آیا تو اس نے سانس روک لیا۔ مسٹری مین کو حیرانی ہوئی۔ وہ دوسری بار اس کے دماغ میں گیا تو اس نے پھر سانس روک لیا۔ اس نے اینجی کے ذریعے اسے مخاطب کیا۔ وہ کوبرا سے بولی "جس نے تم پر تنویمی عمل کیا تھا وہ میری زبان سے پوچھ رہا ہے کہ تم اپنے عامل کے مخصوص لب ولہجے کو کیوں بھول گئے ہو؟ کیا تم اسے نہیں پہچان رہے ہو؟"

کوبرا نے اینجی کے دماغ میں آ کر کہا "اگر تم نے مجھ پر عمل کیا تھا تو مجھے معلوم ہونا چاہیے تھا کہ تم کون ہو؟ تمہارا نام کیا ہے؟ اور تمہارے کیا مقاصد ہیں؟"

مسٹری مین نے کہا "میں ایک گمنام ٹیلی پیتھی جاننے والا ہوں۔ دنیا کا کوئی ٹیلی پیتھی جاننے والا کبھی میرے سائے تک بھی نہیں پہنچ سکے گا اور نہ ہی میرا اصل نام اور میری ہسٹری معلوم کر سکے گا۔ مجھے فی الحال مسٹری مین کہہ سکتے ہو۔"

کوبرا نے کہا "میں نے ان نون کو ٹریپ کیا تھا۔ اسے دماغی کمزوری میں مبتلا کر دیا تھا۔ اس کے بعد میں اسے اپنا معمول بنا سکتا تھا لیکن معلوم ہو رہا ہے کہ تم ان نون کے پیچھے چھپے ہوئے تھے۔ تم نے مجھے کمزور بنا دیا تھا۔ تم کہیں چھپے رہتے ہو اور ان نون جیسے غلاموں سے کام کراتے رہتے ہو۔"

"صرف ایک ان نون نہیں ہے اور بھی کئی ٹیلی پیتھی جاننے والے میرے معمول ہیں۔ ان میں تمہارا بھی اضافہ ہو رہا تھا۔ تعجب ہے تم میری گرفت سے کیسے پھسل رہے ہو؟"

کوبرا نے ہنستے ہوئے کہا "تمہیں یہ خوش فہمی تھی کہ میرے زہر کا توڑ کر سکو گے لیکن میں کوئی موم کا بنا ہوا نہیں ہوں۔ دنیا میں ایسا کوئی زہر نہیں ہے جو میرے اندر کے زہر کو کاٹ سکے۔ زہریلے سانپ مجھے ڈسنے کے بعد مر جاتے ہیں۔ تم مجھے کیا مارو گے اور کیا غلام بناؤ گے؟"

کوبرا کو اب بھی یہ خوش فہمی تھی کہ وہ پہلے کی طرح زہریلا ہے اب بھی کوئی زہریلا سانپ اسے ڈسنے کے بعد مر سکتا ہے۔ سونیا نے مختصر سے تنویمی عمل کے دوران میں اس کے اندر یہ بات اچھی طرح نقش کر دی تھی کہ وہ آئندہ معمولی زہریلے سانپ سے بھی دور رہے گا۔ ورنہ کسی سانپ نے اسے ڈس لیا تو وہ فوراً ہی تڑپ تڑپ کر مر جائے گا۔ ویسے وہ خود کو زہریلا سمجھتا رہے گا اور دوسروں پر دہشت طاری کرنے کے لیے اپنے آپ کو زہریلا کہتا رہے گا۔

مسٹری مین بھی یہی سمجھ رہا تھا کہ اس کے زہر کا توڑ کرنے میں ناکامی ہوئی ہے۔ وہ زہریلا تھا زہریلا ہے اور زہریلا رہے گا۔

مسٹری مین اس سے مایوس ہو گیا۔ اس نے کہا "کوبرا! واقعی تم زہریلے کوبرا ہو۔ مجھے پہلی بار ناکامی ہوئی ہے۔ ورنہ میں اب تک کئی ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو اپنا معمول بنا چکا ہوں۔ آئندہ کبھی تم میری گرفت میں آؤ گے تو میں تمہیں ہپناٹائز کرنے میں وقت ضائع نہیں کروں گا فوراً گولی مار دوں گا۔ فی الحال اتنا تو معلوم ہو چکا ہے کہ تم اپنی نئی دلہن اینجی کو چھوڑ کر ہوٹل سے بھاگ گئے ہو لیکن لندن میں کہیں موجود ہو۔ میں تمہیں اس شہر سے باہر نہیں جانے دوں گا۔ یہیں تمہیں تابوت میں سلاؤں گا۔"

وہ ہنستے ہوئے بولا "راہی گزر جاتا ہے۔ کتا اس پر بھونکتا رہ جاتا ہے۔ تم بھی بھونکتے رہو میں جا رہا ہوں۔"

اینجی نے کہا "تم سب آپس میں لڑ رہے ہو لیکن میرا قصور کیا ہے؟ میں تمہاری بیوی ہوں۔ تمہیں دل و جان سے چاہنے لگی ہوں۔ کیا تم ہمیشہ کے لیے مجھے چھوڑ کر جا رہے ہو؟ کیا میں تمہارے ساتھ زندگی نہیں گزار سکوں گی؟"

کوبرا نے کہا "میری جان! مجھے افسوس ہے۔ تم مجھے بہت اچھی لگتی ہو مگر تم سے زیادہ مجھے اپنی سلامتی عزیز ہے۔ تمہارا سایہ بھی میری زندگی پر پڑے گا تو مسٹری مین پھر کبھی تمہارے ذریعے مجھے دبوچ لے گا۔ سوری اینجی! عورتیں اور محبت کرنے والی عورتیں ہزاروں ملتی ہیں لیکن زندگی صرف ایک بار ملتی ہے۔ اپنی بدنصیبی پر کڑھتی رہو۔ میں جا رہا ہوں۔"

وہ چلا گیا۔ اینجی اسے آوازیں دیتی رہی مگر اس کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملا۔ مسٹری مین کو یقین ہو گیا کہ وہ خود غرض اور بے مروت ہے۔ اپنی سلامتی کی خاطر اینجی کو ٹھکرا چکا ہے۔ اب اس سے کبھی رابطہ نہیں کرے گا۔ مسٹری مین بھی مایوس ہو کر اینجی کے دماغ سے چلا گیا۔

○☆○

چین میں بابا صاحب کا ادارہ قائم ہو چکا تھا۔ کئی میل تک پھیلے ہوئے وسیع و عریض احاطے کے اندر کئی عمارتیں تیار ہو چکی تھیں اور کئی تیاری کے مراحل میں تھیں۔ سب سے پہلے یونیورسٹی، میڈیکل کالج اور ہوسٹل کی چار دیواریاں قائم کی گئی تھیں۔ میڈیکل اور سائنسی شعبوں کی ضروریات کے مطابق جدید مشینیں اور آلات نصب کیے گئے تھے۔

اسکول، کالج، جمنازیم، ہیلتھ کلب، سراغ رسانی کی تعلیم و تربیت کے شعبے جدید اسلحے کا استعمال اور مارشل آرٹ کے ٹریننگ سینٹر وغیرہ قائم ہو چکے تھے۔ وہاں بابا صاحب کے ادارے کے کئی ماہرین کو فرانس سے بلایا گیا تھا۔ مقامی چینی مسلمان ماہرین بھی تھے۔ جناب عبداللہ واسطی ہیڈ آف دی ڈپارٹمنٹ تھے۔ علی تیمور، فہمی، دلیر آفریدی، للی، ماریہ اور احمد زبیری وہاں اہم عہدے داروں کی حیثیت سے فرائض انجام دے رہے تھے۔

اس دوران میں تقریباً تیس چینی فوجی افسران اور سرکاری عہدے داران نے جناب عبداللہ واسطی کے ہاتھوں اسلام قبول کیا تھا۔ وہاں کے چینی طالبات اور طلبا مختلف شعبوں میں داخلہ حاصل کر کے تعلیم و تربیت حاصل کر رہے تھے۔ مسٹری مین اور امریکی ٹیلی پیتھی جاننے والا نمبر فور اس کوشش میں تھے کہ بابا صاحب کے اس نئے ادارے میں داخل ہو سکیں۔ داخلے کا ایک ہی طریقہ تھا۔ وہ نوجوان طالبات اور طلبا کے دماغوں میں گھس کر انہیں آلہ کار بنا سکتے تھے۔ ان کے ذریعے وہاں کے ایک ایک اہم شعبے کے متعلق معلومات حاصل کر سکتے تھے اور وقت ضرورت وہاں تخریبی کارروائیاں کر سکتے تھے۔

اور وہ یہی کر رہے تھے۔ اس کے نتائج بعد میں سامنے آنے والے تھے۔ ابھی میں اپنی داستان کو سونیا کی طرف رکھنا چاہتا ہوں۔

وہ بڑی فرصت سے دن رات گزار رہی تھی۔ کبھی خیال خوانی کے ذریعے اپنے بیٹے کبریا اور بیٹی اعلیٰ بی بی سے باتیں کرتی تھی۔ وہ دونوں بابا صاحب کے ادارے میں تعلیم و

تربیت حاصل کررہے تھے۔ سونیا بھی اکثر خیال خوانی کے ذریعے ان کے دماغوں میں جاکر حاضر دماغی کی تربیت دیتی تھی۔ انہیں عملی طور پر سمجھاتی تھی کہ کبھی اچانک توقع کے خلاف کوئی دشمن نازل ہوجائے تو پلک جھپکتے ہی کس طرح بدحواسی پر قابو پاکر اپنا بچاؤ کرنا چاہیے۔ باتیں بنانے کا فن آنا چاہیے۔ اس میں مہارت حاصل ہوجائے تو ہنستے بولتے باتیں بناتے ہوئے دشمنوں کو گمراہ بھی کیا جاسکتا ہے اور ان کے اندر کی باتیں بھی اگلوائی جاسکتی ہیں۔

سونیا نے جناب تبریزی سے درخواست کی تھی کہ ان دونوں کو مشین کے ذریعے ٹیلی پیتھی نہ سکھائی جائے۔ وہ اس سلسلے میں اعلیٰ بی بی اور کبریا پر خصوصی توجہ دیں اور انہیں قدرتی طریقوں سے یہ علم سکھائیں وہ دونوں جڑواں تھے۔ پانچ منٹ کے وقفے سے ایک ہی دن پیدا ہوئے تھے انہوں نے چودہ برس کی عمر سے ٹیلی پیتھی کا علم سیکھنا شروع کیا تھا۔ اب پندرہ برس کے ہوگئے تھے۔ بڑی ذہانت اور مستقل مزاجی سے سیکھنے کے مشکل مراحل سے گزرتے جارہے تھے۔ ڈیڑھ برس کا عرصہ گزر چکا تھا۔ وہ خیال خوانی کرنے لگے تھے۔ اس سلسلے میں جس طرح حاضر دماغی لازمی ہوتی ہے اور جس طرح خیال خوانی کے مختلف ہتھکنڈے آزمائے جاتے ہیں وہ سب سونیا انہیں سکھارہی تھی۔ میں بھی انہیں بہت کچھ بتاتا رہتا تھا۔

وہ اپنے بچوں سے فرصت پاکر دشمنوں کی خبر لیتی رہتی تھی۔ اس نے تمام مخالف ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو ایک دوسرے سے لڑانا شروع کیا تھا۔ اس کے خاطر خواہ نتائج سامنے آرہے تھے۔ بیرون کے دو اہم ٹیلی پیتھی جاننے والے مارے جاچکے تھے۔ اس نے زاؤکوم کوبرا اور مسٹری مین کے دو ماتحت ٹیلی پیتھی جاننے والے ان نون اور کیری گرانٹ کے دماغوں میں جگہ بنالی تھی۔ وہ تمام دشمن سونیا کی اس کامیابی سے بے خبر تھے۔

اس نے فرصت سے خیال خوانی کرتے ہوئے پہلے کوبرا کی خبرلی۔ بڑی خاموشی سے اس کے اندر پہنچ گئی۔ وہ مسٹری مین کے حملوں سے نجات پاتے ہی انیجی کو اس ہوٹل میں چھوڑ کر فرار ہوگیا تھا۔ اپنا عارضی میک اپ ختم کرکے اصلی چہرے کے ساتھ لندن کے دوسرے ہوٹل میں آگیا تھا۔ آخری بار انیجی کے دماغ میں مسٹری مین سے باتیں ہوئی تھیں۔ اس نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ زہریلا ہے اور زہریلا رہے گا۔ کبھی کسی ٹیلی پیتھی جاننے کے والے زیر اثر نہیں آئے گا۔ وہ انیجی کو بھی ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر جارہا تھا اور کبھی اس سے رابطہ نہیں کرے گا۔ اس جیسی دوسری حسینائیں اسے مل جایا کریں گی۔ جب کہ وہ اندر ہی اندر انیجی کو دل سے چاہنے لگا تھا۔ وہ قتل و غارت گری کرنے والا انسانوں کے سرکاٹ کران کی کھوپڑیاں جمع کرنے والا درندہ انیجی کے حسن و شباب اور اس کی اداؤں سے سحر زدہ ہوگیا تھا۔

اس نے یہ طے کیا تھا کہ جب مسٹری مین کو یہ یقین ہوجائے گا کہ وہ انیجی کو ٹھکرا چکا ہے اور کبھی اس سے دماغی رابطہ قائم نہیں کرے گا تو وہ دشمن بھی انیجی کو غیر سمجھ کر اس کے اندر نہیں آئے گا۔ ایسے وقت وہ اپنی انیجی کو ہپناٹائز کرکے اس کے دماغ کو لاک کردے گا پھر دوبارہ اپنی شریک حیات کے ساتھ رازداری سے زندگی گزارنے لگے گا۔

مسٹری مین وغیرہ کو کبھی یہ معلوم نہیں ہوگا کہ اس نے انیجی کو اپنی آغوش میں چھپا رکھا ہے۔ وہ اس سلسلے میں خاموشی سے اس کے اندر جاتا رہتا تھا۔ جلد ہی یقین ہوگیا کہ مسٹری مین نے اس کا پیچھا چھوڑ دیا ہے۔ تب اس نے دوسری رات انیجی کے خوابیدہ دماغ میں تنویمی عمل کیا اور اس کے دماغ کو لاک کردیا۔ یہ اطمینان ہوگیا کہ کوئی انیجی کے ذریعے اسے ٹریپ نہیں کرے گا۔

سونیا نے مسٹری مین کے ٹیلی پیتھی جاننے والے ماتحت کیری گرانٹ کے دماغ میں جھانک کر دیکھا۔ وہ اسکاٹ لینڈ یارڈ کے معاملات میں مصروف تھا۔ وہاں ٹرانسفارمر مشین تک پہنچنے کی کوشش کررہا تھا۔ وہاں کے ایسے سراغ رساں اور اعلیٰ عہدیدار جو یوگا کے ماہر نہیں تھے۔ ان کے دماغوں میں پہنچتا رہتا تھا۔ جم کاف برطانیہ میں انڈر ورلڈ کا گاڈ فادر تھا۔ اسے جزیرہ لن تاؤ میں ہلاک کیا گیا تھا۔ وہاں کے بڑے بڑے مجرموں اور کرپٹ سیاستدانوں کے درمیان جھگڑے ہورہے تھے۔ وہ جم کاف کی خالی جگہ پر کرنا چاہتے تھے۔ اس کی جگہ خود گاڈ فادر بننا چاہتے تھے لیکن مسٹری مین اپنے ٹیلی پیتھی جاننے والے ماتحت کیری گرانٹ کو ان پر حاوی کررہا تھا انہیں ٹیلی پیتھی کے ذریعے مات دے رہا تھا۔

بائرن ٹوڈ اور ہاروے بھی وہاں انڈر گراؤنڈ کے معاملات پر اپنا تسلط چاہتے تھے۔ وہ وہاں پوری توجہ دے کر کیری گرانٹ کو شکست دے سکتے تھے۔ اسے وہاں سے بھاگنے پر مجبور کرسکتے تھے لیکن ایسے ہی وقت ان کی کمر ٹوٹ گئی تھی۔ ان کے دو ٹیلی پیتھی جاننے والے سائن اور آندرے مارے جاچکے تھے۔ اب وہ کسی ایک معاملے پر بھرپور توجہ دے سکتے تھے اور سب سے اہم معاملہ یہی تھا کہ وہ

کسی بھی طرح مارلی کے قلعے اور جزیرے پر تسلط حاصل کرلیں۔

کیری گرانٹ ایک گاڈ فادر کی حیثیت سے انگلینڈ' اسکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ میں انڈر ورلڈ کے معاملات سنبھال رہا تھا۔ ان معاملات میں اسکاٹ لینڈ یارڈ والوں کی ٹرانسفارمر مشین بڑی اہم تھی۔ وہاں کے ٹیلی پیتھی سیکھنے والے جاسوس انڈر ورلڈ کے معاملات پر حاوی ہونے کی کوششیں کررہے تھے۔

ہماری طرف سے پورس وہاں کے معاملات میں مصروف رہتا تھا۔ ٹیلی پیتھی جاننے والے تھری جے اس کے معمول تھے۔ ان کے ذریعے وہاں کے اندرونی حالات معلوم ہوتے رہتے تھے۔ سونیا نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا "تمہیں معلوم ہونا چاہیے کیری گرانٹ نامی ایک ٹیلی پیتھی جاننے والا مسٹری مین کا ماتحت ہے۔ وہ وہاں کی انڈر ورلڈ کا گارڈ فادر بن چکا ہے۔ اسکاٹ لینڈ کے ٹیلی پیتھی جاننے والے جاسوس یہ معلوم کرنے کی کوششیں کررہے ہیں کہ کیری گرانٹ کون ہے؟ اور اچانک کہاں سے آکر وہاں کے مجرموں اور سیاستدانوں پر حاوی ہورہا ہے۔"

پورس نے کہا "مما! آپ کیری گرانٹ کے بارے میں جو کچھ جانتی ہیں مجھے تفصیل سے بتادیں۔"

"وہ اس بات سے بے خبر ہے کہ میں اور تمہارے پاپا اس کے دماغ میں پہنچ جاتے ہیں۔ تم اس کی آواز اور لب و لہجے کو یاد کرو پھر اس کے اندر جاؤ۔ تمہیں اس کے بارے میں بہت کچھ معلوم ہوتا رہے گا۔"

سونیا اسے کیری گرانٹ کی آواز اور لب و لہجہ بتاکر اس کے دماغ سے چلی آئی پھر تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد ان نون کے اندر پہنچ گئی مسٹری مین نے اپنے اس ماتحت کو مارلی کے سلسلے میں مصروف رکھا تھا۔ اب اس کے خیالات پڑھنے سے پتا چلا کہ مسٹری مین نے اس کی جگہ بدل دی ہے وہ اس کے حکم کے مطابق ہانگ کانگ چھوڑ کر امریکا پہنچنے والا تھا۔ اب تو جس ملک میں بھی ٹرانسفارمر مشین تیار ہورہی تھی وہاں تمام مخالف ٹیلی پیتھی جاننے والے پہنچ رہے تھے۔ خصوصاً دس امریکی پراسرار ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے بارے میں سب ہی متجسس تھے۔ کوئی یہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ دس ٹیلی پیتھی جاننے والے اندھیرے میں اور پاتال میں چھپ کر رہیں اور وہاں سے وہ ان پر حملے کرتے رہیں۔

مسٹری مین بھی دوسروں کی طرح ان دس ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے پیچھے پڑگیا تھا۔ انہیں کہیں نہ کہیں سے زمین کھود کر باہر نکالنا چاہتا تھا۔ اس مقصد کے لیے ان نون کو وہاں روانہ کرچکا تھا۔

سونیا سوچنے لگی کہ جب کیری گرانٹ اسکاٹ لینڈ یارڈ میں مصروف ہے اور ان نون امریکا پہنچ رہا ہے۔ تو پھر مسٹری مین مارلی کے سلسلے میں کسے مصروف رکھے گا؟ اس کے پاس اور کتنے ٹیلی پیتھی جاننے والے ہیں؟ اگر وہ نہیں ہیں تو کیا وہ خود یہاں مصروف رہے گا؟

مسٹری مین نے اپنے منصوبے میں تبدیلیاں کی تھیں۔ اپنے آلہ کاروں کی جگہ تبدیل کرچکا تھا۔ سونیا کو اب اس معاملے میں اور زیادہ محتاط رہنا تھا۔ وہ اندھیرے میں کہیں سے بھی گولی چلا سکتا تھا۔

وہ تو ہمیشہ سے بہت زیادہ محتاط رہنے کی عادی تھی۔ اس نے قلعے میں پہنچنے سے پہلے ایسی تین کنیزوں کو ڈمی بنانے کے لیے منتخب کیا تھا جو قد و قامت اور ڈیل ڈول کے اعتبار سے مارلی سے مشابہت رکھتی تھیں۔ اب سے بہت پہلے وہ اس قلعے میں مارلی کے اندر موجود رہی تھی۔ اسی وقت اس نے ان تین کنیزوں کا انتخاب کیا تھا۔ اپنے ماتحتوں کو ہدایات دی تھیں کہ ان کے دماغوں میں موجود رہ کر انہیں مارلی کے طور طریقے اور ناز و انداز سکھاتے رہیں۔ اس قلعے میں ایسی بلیاں بھی ہونی چاہیے جو مارلی کی بلی مانو سے مشابہت رکھتی ہو۔

ایسی احتیاطی اور حفاظتی تدابیر پر بہت پہلے سے عمل ہوتا آرہا تھا۔ سونیا نے بڑی رازداری سے ایک کنیز کے چہرے پر مارلی کا ماسک لگایا۔ اس چہرے کی نوک پلک درست کرائی۔ اس نے قلعے کے انچارج کو حکم دیا کہ آدھی رات کے بعد قلعے کے ہیلی پیڈ کی طرف کسی کو نہیں جانا چاہیے میری یہ کنیز ایک خاص مقصد کے لیے ہیلی کاپٹر کے ذریعے یہاں سے جانے والی ہے رات کو قلعے کے اس حصے میں تاریکی رہے گی۔

اس کے احکامات کی تعمیل کی گئی۔ وہ آدھی رات کو نقاب میں چھپ کر سیکورٹی افسر کے ساتھ ہیلی کاپٹر کے ذریعے قلعے سے باہر چلی گئی۔ ایک ڈمی مارلی اپنی بلی کے ساتھ اپنے محل میں موجود تھی کسی کو شبہ نہیں ہوا کہ مارلی (سونیا) وہاں سے جاچکی ہے۔

کوبرا مسٹری مین اور بائرن ٹوڈ وغیرہ اپنے آلہ کاروں کے ذریعے باہر سے اس قلعے کی نگرانی کرتے رہتے تھے۔ وہ اب تک اندر پہنچنے میں کامیاب نہیں ہوئے تھے مگر امید تھی کہ انہیں اس قلعے اور وہاں کے اہم افراد کے اندر پہنچنے کا موقع

ضرور ملے گا۔ ان کے آلہ کاروں نے آدھی رات کے بعد ایک ہیلی کاپٹر کو قلعے کے اندر سے بلند ہو کر باہر کہیں جاتے ہوئے دیکھا۔ وہ سب اپنے اپنے ٹیلی پیتھی جاننے والے آقاؤں سے رابطہ کرنے لگے۔ انہیں بتانے لگے کہ ابھی ابھی ایک ہیلی کاپٹر قلعے کے اندر سے پرواز کرتا ہوا کہیں گیا ہے۔

وہ اطلاع دینے والے یہ نہیں جانتے تھے کہ اس ہیلی کاپٹر میں کون گیا ہے؟ اور کہاں گیا ہے؟ سبھی دشمن سوچ میں پڑ گئے۔ یہ سب جانتے تھے کہ مارلی اپنے ٹوسیٹر ہوائی جہاز میں سفر کرتی ہے اور اس کے قابل اعتماد باڈی گارڈز ہیلی کاپٹر کے ذریعے ہانگ کانگ آتے جاتے ہیں۔

دشمنوں نے پچھلے دنوں مارلی کو ہلاک کرنے کے لیے اس ٹوسیٹر ہوائی جہاز کو تباہ کر دیا تھا۔ مارلی فی الحال ہیلی کاپٹر میں ہی سفر کر سکتی تھی۔ انہیں یقین ہو گیا کہ مارلی اب آدھی رات کو کہیں باہر گئی ہے۔ وہ سب خیال خوانی کے ذریعے معلوم کرنے لگے کہ وہ ہیلی کاپٹر کہاں گیا ہے؟ وہ جزیرہ لن تاؤ اور ہانگ کانگ کی سرکاری اور پرائیویٹ فلائنگ کمپنیوں کے اہم افراد کے اندر گھس کر ان کے خیالات پڑھنے لگے۔

پتا چلا وہ ہیلی کاپٹر وہاں کے کسی ہیلی پیڈ پر نہیں آیا۔ کسی دوسرے چھوٹے بڑے جزیرے میں بھی نہیں گیا ہے۔ اس طرح یہ بات سمجھ میں آتی تھی کہ ہیلی کاپٹر کسی ویران علاقے میں گیا ہے۔ صبح ہونے سے پہلے ان آلہ کاروں نے اطلاع دی کہ وہ ہیلی کاپٹر قلعے میں واپس آگیا ہے۔

مسٹری مین، کوبرا اور بائرن ٹوڈ وغیرہ فون کے ذریعے قلعے کے انچارج سے باتیں کرنے لگے۔ مارلی سے فون پر باتیں کرنے کی فرمائش کرنے لگے۔ انچارج نے سونیا کی مرضی کے مطابق کہا "میڈم مارلی ہیلی کاپٹر میں کہیں باہر گئی تھیں۔ ابھی واپس آئی ہیں۔ وہ تھکی ہوئی ہیں۔ ان سے دوسرے دن باتیں ہو سکیں گی۔"

وہ سب باری باری فون کر رہے تھے اور انچارج سے پوچھ رہے تھے۔ "میڈم اتنی رات کو کہاں گئی تھیں؟ ہانگ کانگ میں اور تمام چھوٹے بڑے جزیروں میں جتنے ہیلی پیڈز ہیں۔ وہاں میڈم کا ہیلی کاپٹر نہیں گیا تھا؟ ہمیں اس سلسلے میں ان سے باتیں کرنے دو۔"

انچارج نے ڈی مارلی سے فون پر رابطہ کرایا۔ ایسے وقت سونیا اس ڈمی کے اندر موجود رہی اس کے ذریعے بولی "تم سب دن رات میری تاک میں رہتے ہو۔ میرے اٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے اور آنے جانے کے سلسلے میں کچھ نہ کچھ معلوم کرتے رہتے ہو۔ جب کہ تمہیں مجھ سے دوستی کرنے کے لیے میرے تمام مخالفین پر برتری حاصل کرنی ہوگی۔ میرا اعتماد حاصل کر کے ہی میری زندگی کے ساتھی بن سکتے ہو۔"

انہوں نے اپنے اپنے طور پر کہا "ہم یہی کر رہے ہیں۔ تمہارے تمام مخالفین جلد ہی فنا ہو جائیں گے لیکن ہم کامیابی حاصل کرنے تک تمہاری نگرانی کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ تم اپنے سیکیورٹی گارڈز پر بھروسا کر کے قلعے سے باہر جاؤ گی تو دشمن تمہیں نقصان پہنچائیں گے۔"

ان میں سے ایک نے کہا "تم آدھی رات کو باہر گئی تھیں۔ میں تمہاری سلامتی کے لیے فکر میں مبتلا ہو گیا تھا۔ آئندہ مجھے اطلاع دے کر باہر جاؤ گی۔ میں خیال خوانی کے ذریعے تمہاری حفاظت کرتا رہوں گا۔ تم مجھ سے دور رہو مگر مجھے اپنا باڈی گارڈ بن کر رہنے دو۔"

وہ بولی "تمہیں فکرمند نہیں ہونا چاہیے۔ میں ایک اہم ضرورت سے باہر گئی تھی۔ خیریت سے واپس آگئی ہوں۔ ایسی رازداری سے کام لیتی رہوں گی تو کوئی دشمن میرے پاؤں کی دھول تک بھی نہیں پہنچ سکے گا۔ میں تمام رات جاگتی رہی ہوں اور اب سونا چاہتی ہوں۔ پلیز مجھے سونے دو۔"

فون کا رابطہ ختم ہو گیا۔ ڈی مارلی اب کنیز نہیں رہی تھی وہ شاہانہ طرز کے بیڈ روم میں آرام دہ بیڈ پر بڑے آرام سے سو گئی۔ سونیا ہیلی کاپٹر کے ذریعے ایک چھوٹے سے جزیرے میں آئی تھی۔ ایک موٹر بوٹ رینٹ پر حاصل کر کے میرے پاس ہانگ کانگ آرہی تھی۔

○☆○

ٹیلی پیتھی جاننے والے یہودی جاسوس مسلح سپاہیوں کے ساتھ ان مسلمان ہونے جانے باغیوں کو تلاش کر رہے تھے۔ یہ معلوم ہوا تھا کہ یعقوب غزہ کے مغربی کنارے ایک چھوٹی سی بستی میں ہے۔ وہ اس بستی کی طرف جانے لگے۔ یعقوب کو بھی معلوم ہو گیا تھا کہ دشمن ادھر آرہے ہیں جمیلہ سے اس کا نکاح پڑھایا جانے والا تھا۔ ایسے وقت جانی دشمن سر پر پہنچ رہے تھے۔ وہ مجبوراً اپنی ہونے والی دلہن سے رخصت ہو کر چند ساتھیوں کے ساتھ دوسرے علاقے میں آگیا۔ وہاں سے خیال خوانی کے ذریعے جمیلہ کی خیریت معلوم کرنے لگا۔

تھوڑی دیر بعد دو ٹیلی پیتھی جاننے والے جاسوس مسلح سپاہیوں کے ساتھ اس بستی میں آگئے۔ عورتوں اور مردوں سے پوچھنے لگے کہ ٹیلی پیتھی جاننے والے یعقوب کو یہاں کس مکان میں چھپایا گیا ہے؟ وہاں سبھی لاعلمی ظاہر کر رہے تھے۔ انجان بن کر کہہ رہے تھے کہ وہ کسی یعقوب نامی ٹیلی پیتھی جاننے والے شخص کو نہیں جانتے۔

لیکن ان کے چور خیالات نے بتا دیا کہ اس بستی میں جمیلہ نام کی ایک نوجوان اور خوبصورت بیوہ ہے۔ یعقوب اس سے شادی کرنے والا تھا پھر اچانک خطرہ محسوس کرتے ہی وہاں سے چلا گیا ہے۔

وہ دونوں جاسوس جمیلہ کے دروازے پر آگئے۔ ان میں سے ایک نے ہوائی فائر کرتے ہوئے کہا "جمیلہ! اپنے بچے کے ساتھ باہر آؤ۔ ورنہ ہم اس مکان کو بم سے اڑا دیں گے۔"

اس بستی میں آنے کے بعد صرف وہ دو جاسوس بول رہے تھے باقی تمام مسلح سپاہی گونگے بنے ہوئے تھے۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ یعقوب ان سپاہیوں کے اندر پہنچ کر کسی طرح کی جوابی کارروائی کر سکے۔ جمیلہ دروازہ کھول کر اپنے بچے کے ساتھ باہر آگئی۔ یعقوب ان کے اندر رہ کر ان دشمنوں کو دیکھ رہا تھا۔ ان میں سے کسی کے اندر پہنچ نہیں سکتا تھا لیکن ضرورت کے وقت اس بستی میں چھپے ہوئے دو ساتھیوں کے ذریعے جوابی کارروائی کر سکتا تھا۔

جمیلہ نے باہر آکر پوچھا "ہم سے کیا چاہتے ہو؟ ہم نے یہاں کسی ٹیلی پیتھی جاننے والے کو نہیں چھپایا ہے۔"

ایک نے کہا "ہم سے جھوٹ نہ بولو۔ ابھی تمہاری شادی اس سے ہونے والی تھی۔ وہ اپنی سلامتی کے لیے تمہیں چھوڑ کر بھاگ گیا ہے۔"

وہ بولی "تمہارے مخبروں نے تمہیں غلط رپورٹ دی ہے۔" میں بیوہ ہوں۔ اس بچے کی ماں ہوں۔ میں کسی سے شادی نہیں کر رہی تھی۔" دوسرے جاسوس نے ہنستے ہوئے کہا "ہم تمہارے اندر کی باتیں جانتے ہیں۔ وہ جانے سے پہلے تمہارے پاس کمرے میں آیا تھا۔ تمہیں آغوش میں لے کر چومنے والا تھا لیکن اس کے دوست اسے فوراً ہی یہاں سے لے گئے تھے۔ اس نے جاتے ہوئے تم سے کہا تھا کہ وہ حسن و شباب کے موجیں مارتے ہوئے سمندر سے پیاسا جا رہا ہے۔ وہ اس کا ایک ایک لفظ بتا رہا تھا۔ یقین کر لو کہ تمہارے یار کی طرح ہم بھی ٹیلی پیتھی جانتے ہیں۔"

وہ پریشان ہو گئی۔ سمجھ گئی کہ وہ اس کے اندر گھس کر حقیقت معلوم کر رہے ہیں۔ وہ بولی "ہاں! وہ ایک سچا اور دلیر مسلمان ہے۔ ہماری قوم کا بہت بڑا سرمایہ ہے۔ تم اس سرمائے تک کبھی پہنچ سکو گے اور نہ ہی اسے کوئی نقصان پہنچا سکو گے۔"

ایک نے کہا "تمہارے چور خیالات بتا رہے ہیں کہ وہ تمہیں بہت چاہتا ہے۔ ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ وہ تمہارا یار، تمہارا عاشق تمہیں موت کے گھاٹ اترتے دیکھ سکے گا یا نہیں۔ وہ تمہاری قوم کی حفاظت کے لیے یہاں آیا ہے۔ کیا وہ تمہاری موت گوارا کرے گا؟"

دوسرے نے کہا "وہ اس وقت تمہارے اندر رہ کر ہماری باتیں سن رہا ہوگا۔ ہم اس سے کہتے ہیں کہ ہم سے گفتگو کرے۔"

ایک نے کہا "یعقوب! ہم تمہاری ہونے والی دلہن اور اس بچے کو مار ڈالیں گے۔ انہیں زندہ سلامت دیکھنا چاہتے ہو تو چوہے کے بل سے باہر آجاؤ؟"

یعقوب نے وہاں کھڑے ہوئے ایک مسلمان شخص کی زبان سے کہا "میں اس کی زبان سے یعقوب بول رہا ہوں۔ تم ایک کمزور عورت اور ایک معصوم بچے کو گولی مار کر کون سا نیا کام کرو گے؟ تم لوگ آئے دن بے گناہ مسلمان عورتوں، بچوں اور بوڑھوں پر ظلم و ستم ڈھاتے رہتے ہو۔ انہیں ہلاک کرتے رہتے ہو۔ ابھی صرف ایک عورت اور ایک بچے کو ہلاک کرنے کی دھمکی نہ دو۔"

"یہ دھمکی نہیں ہے اور یہ کوئی عام عورت نہیں ہے۔ تمہاری محبوبہ ہے، تمہاری ہونے والی دلہن ہے۔ کیا ایک دلہن کی موت چاہو گے؟ ایسی دلہن جس کے اندر بچے کے لیے ممتا بھی ہے۔ کیا ایک ماں اپنے بچے کو تڑپ تڑپ کر دم توڑتے ہوئے دیکھ سکے گی؟"

جمیلہ نے اپنے لباس کے اندر سے ایک بھرا ہوا ریوالور نکال لیا پھر للکارتے ہوئے کہا "میرے بچے کو کچھ ہوا گا تو تم میں سے کسی کو زندہ نہیں چھوڑوں گی۔"

ایک نے ہنستے ہوئے کہا "ہم تمہارے چور خیالات سے پہلے ہی معلوم کر چکے تھے کہ تم نے اپنے لباس میں ریوالور چھپا کر رکھا ہے۔ تمہارا ریوالور تمہیں ہی مارے گا۔ ہمارا کچھ نہیں بگڑے گا۔"

تمام مسلح سپاہیوں نے ان ماں بیٹے کو گن پوائنٹ پر رکھ لیا تھا۔ یعقوب نے کہا "تم لوگوں نے اگر ایک بھی گولی چلائی تو بہت بڑی غلطی کرو گے۔ میں تمہارے اعلیٰ عہدیداروں کو زندہ نہیں چھوڑوں گا گولی چلانے سے پہلے اپنے بڑوں سے پوچھو کیا وہ مرنا چاہتے ہیں؟"

ایک نے کہا "تمہاری تنظیم کے بھی بڑے بڑے لیڈر مارے جائیں گے۔ تم تنہا کتنوں کو مارو گے؟ ہمارے پاس تو ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی فوج ہے۔ ہم تمہیں اچھی بات سمجھاتے ہیں۔ اگر یہاں آکر گرفتاری پیش کر دو گے تو تمہیں گولی نہیں ماری جائے گی۔"

دوسرے نے کہا "میڈم الپا نے کہا ہے تمہارے دماغ

سے دشمنوں کے تنویمی عمل کو مٹا دیا جائے گا تو تم پہلے کی طرح یہودی بن جاؤ گے پھر تمہیں یقین آئے گا کہ ہم تمہارے یہودی دوست ہیں۔ دشمن نہیں ہیں۔"

یعقوب نے کہا "میں یہاں فلسطین کی آزادی کے لیے لڑنے آیا ہوں۔ آخر سانس تک لڑتا رہوں گا۔ تمہیں نیک مشورہ دیتا ہوں۔ مجھے اپنے دماغوں میں آنے دو۔ میں تمہیں بھی غیرت مند مسلمان بنا دوں گا۔"

"تم فضول باتیں کر رہے ہو اور ہمارا وقت ضائع کر رہے ہو ہم تین تک گن رہے ہیں۔ تین کے بعد پہلے اس بچے کو گولی ماریں گے۔"

ان سب کی بندوقیں اس بچے کی طرف تھیں۔ جمیلہ نے چیخ کر کہا "یعقوب! میں سمجھ رہی ہوں کہ تم میری محبت اور میری ممتا کو دیکھتے ہوئے دشمنوں سے کوئی سمجھوتا کرو گے۔ ان کے تین تک گننے سے پہلے ان کے بڑوں سے ایک بار پوچھ لو کہ یہ ہمیں امن و امان سے زندہ سلامت رہنے دیں گے یا نہیں۔ اگر یہ ہمیں نقصان پہنچائے بغیر یہاں سے نہیں جائیں گے تو انہیں بھی ضرور نقصان پہنچے گا۔"

یعقوب نے کہا "جمیلہ ٹھیک کہتی ہے۔ مجھے تھوڑی سی مہلت دو۔ میں الپا اور بن بورین سے باتیں کروں گا۔"

ایک نے کہا "ہم ابھی میڈم الپا سے پوچھتے ہیں۔ وہ اگر تم سے کوئی بات کرنے کے لیے راضی ہوں گی تو ٹھیک ہے۔ ورنہ ہم وہی کریں گے جو وہ ہم سے کہیں گی۔"

انہوں نے الپا کو مخاطب کیا پھر وہاں کے حالات بتائے۔ الپا نے ان کے دماغ میں آکر جمیلہ کی آواز سنی پھر اس کے دماغ میں پہنچ کر بولی "یعقوب! میں اس کی زبان سے الپا بول رہی ہوں۔ تمہیں سمجھا رہی ہوں۔ یاد کرو۔ تم ہماری آرمی کے ایک اعلیٰ اور معزز افسر تھے۔ آج بھی تمہیں اس سے زیادہ عزت مل سکتی ہے۔ تمہاری ترقی ہو سکتی ہے۔ میں وعدہ کرتی ہوں تمہیں ٹیلی پیتھی کے شعبے کا انچارج بنایا جائے گا۔ اس عورت اور بچے کو بھی نقصان نہیں پہنچایا جائے گا۔ واپس آجاؤ۔"

"میری واپسی کی بات نہ کرو۔ صرف ہماری اور اپنے اہم افراد کی سلامتی کی بات کرو۔ ہمیں سلامت رہنا چاہیے یا ایک دوسرے کی موت بن جانا چاہیے؟ دانشمندی سے فیصلہ کرو۔"

"تم مجھے کیا دانشمندی سکھا رہے ہو۔ ٹیلی پیتھی کی دنیا میں ابھی دودھ پیتے بچے ہو۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ہم نے تمام آرمی کیمپ کے گولہ بارود اور اسلحہ کے ذخیروں کو محفوظ کر دیا ہے۔ ایسی جگہ یوگا جاننے والے فوجی جوانوں کا پہرا لگا رہتا ہے۔ تم ہماری آرمی کو نقصان نہیں پہنچا سکو گے سول انتظامیہ کے عہدیداروں کو نقصان پہنچاؤ گے تو یہ کوئی بہت بڑا نقصان نہیں ہوگا۔ میں جواباً تمہاری تنظیم کے لیڈروں کو موت کے گھاٹ اتارتی رہوں گی' یہ تین تک گن رہے ہیں۔ گنتی پوری ہونے سے پہلے واپس آنے کے لیے راضی ہو جاؤ۔"

ایک ٹیلی پیتھی جاننے والا جاسوس الپا کے حکم سے گننے لگا جمیلہ چیخ کر بولی "تم ہمیں کیا مارو گے ہم خود ہی جان دے دیں گے لیکن اپنے ٹیلی پیتھی جاننے والے پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔ تم اپنے ان دو ٹیلی پیتھی جاننے والوں کا ماتم کرو۔"

یہ کہتے ہی اس نے ایک ٹیلی پیتھی جاننے والے کو گولی ماری۔ دوسری طرف سے تڑاتڑ فائرنگ ہونے لگی۔ بچے کے حلق سے چیخ بھی نہ نکل سکی۔ اس نے زمین پر گرتے ہی دم توڑ دیا۔ جمیلہ گولیوں سے چھلنی ہو رہی تھی مگر بڑی جی دار تھی۔ مرنے سے پہلے اس نے دوسرے ٹیلی پیتھی جاننے والے کو بھی گولی مار دی پھر اس نے دم توڑتے ہوئے کہا۔ "یعقوب! میں نے صرف اپنی محبت میں جان نہیں دی ہے۔ تم فلسطینی مسلمانوں کا بہت بڑا سرمایہ ہو۔ خدا تمہیں ہمیشہ سلامت رکھے۔ تم سلامت رہو گے تو کوئی ماں اپنے بچے کے ساتھ بے موت نہیں مرے گی۔"

وہ کہتے کہتے چپ ہو گئی۔ ہمیشہ کے لیے خاموش ہو گئی۔

یعقوب ایک خفیہ اڈے میں اپنے ساتھیوں کے درمیان بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا سر جھک گیا اس نے دل ہی دل میں کہا "جمیلہ تمہاری محبت جو میرے لیے تھی اور تمہاری ممتا جو بچے کے لیے تھی اور تمہارا حوصلہ جو فلسطینی مسلمانوں کے لیے تھا میں ان سب کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ تمہاری موت ان یہودیوں کو بہت مہنگی پڑے گی۔

○☆○

ماسکو میں جو کچھ ہوا وہ تیج پال اور اس کے ساتھیوں کے لیے غیر متوقع تھا۔ انہوں نے ٹیلی پیتھی کے ذریعے روس کے تمام اکابرین کو فوج اور انٹیلی جنس کے تمام افسران کو اپنا معمول بنایا تھا۔ اس ملک کو اور ماسکو شہر کو اپنے لیے فولادی قلعہ بنا دیا تھا۔ بد نصیبی یا کوئی مصیبت کہیں سے بھی ان کی طرف نہیں آسکتی تھی۔ وہ وہاں ہر طرح سے محفوظ تھے۔

لیکن ہر طرح سے محفوظ رہنے والی خوش فہمی اچانک ہی ختم ہو گئی تھی۔ ان کا ٹیلی پیتھی جاننے والا پرانا اور اہم ساتھی مائک مورو مارا گیا تھا اسی ٹیم میں رہنے والی مونو ریٹا

...ا سے گولی مار دی تھی۔

تیج پال اور اس کے دوسرے ٹیلی پیتھی جاننے والے ...تھی یہ تصور نہیں کر سکتے تھے کہ ان کے درمیان پارس چھپا ...ہے اور اس نے موت کا یہ کھیل شروع کیا ہے۔ اس نے ...حکمت عملی سے مائک مورو کو ختم کیا تھا۔ مونو ریٹا کی ...اصول پسندی اور غصے سے فائدہ اٹھایا تھا۔ اس کا شوہر' ...برون اور تیج پال وغیرہ سب ہی جانتے تھے کہ وہ عورت ذات ...بے عزتی پسند نہیں کرتی ہے۔ پارس نے اس کی زبان سے ...کہلوایا تھا کہ تیج پال اسے اپنی بیوی نہیں بنائے گا۔ اسے ...اپنی داشتہ سمجھے گا یا کوئی بھی اس کی عزت سے کھیلنا چاہے گا۔ ...اسے گولی مار دے گی۔

اس نے مائک مورو کو گولی مارنے کی دھمکی دی تھی۔ ...ادھر کرونا اپنی مکاری سے تیج پال کو پھانس رہی تھی مگر اس ...سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔ ایسے وقت اسے پارس یاد ...آتا تھا۔ اس نے تنہائی میں اسے برداشت کر لیا تھا اور یہ طے کر لیا تھا کہ وہی اس کی زندگی کا پہلا اور آخری مرد ہے۔

کوئی برا وقت آنے پر وہ اسے یاد کرتی تھی۔ سوچتی تھی کہ وہ پاگل اسے چھوڑ کر کہاں بھاگ گیا ہے؟ یقین سے کہتی تھی کہ وہ اس کے برے وقت میں کام آتا رہا ہے۔ آئندہ بھی ...کام آئے گا۔

اس نے خواب میں آکر کرونا سے کہا تھا کہ وہ اس کے ...کام آئے گا اور صبح ہونے سے پہلے اس کی مصیبت ٹل جائے ...گی۔ دوسری صبح تیج پال سے اس کی شادی نہیں ہوگی۔

دوسری صبح ہونے سے پہلے ہی اس نے بنگلے کے سامنے ...مائک مورو اور مونو ریٹا کی لاشیں دیکھیں۔ حیران ہو کر سوچنے ...لگی کہ وہ پاگل خانے سے آنے والا اس کا شوہر نہ جانے کہاں ...گم ہو گیا ہے؟ مگر اب بھی جو کہتا ہے وہی کرتا ہے۔ اس نے ...کرونا کو اس مائک مورو سے نجات دلائی ہے۔ جس نے اسے ...ہپناٹائز کیا تھا اور اسے اپنی معمول بنا لیا تھا مائک مورو کے ...مرتے ہی وہ اس کے تنویمی عمل سے آزاد ہو گئی تھی۔

وہ اپنے بیڈ روم میں آکر بے چینی سے سوچنے لگی اب ...میری یہی کوشش ہونی چاہیے کہ تیج پال اور اس کا کوئی بھی ...ساتھی اسے نہ اپنی گرفت میں رکھ سکے اور نہ ہی اسے اپنی ...معمول بنا سکے۔

اس سے بچاؤ کا ایک ہی راستہ سجھائی دے رہا تھا کہ وہ ...اس بنگلے سے فرار ہو کر کہیں روپوش ہو جائے۔ دشمن اس ...کے دماغ میں آئیں گے تو وہ سانس روک کر انہیں بھگاتی ...رہے گی۔ کسی خفیہ پناہ گاہ میں رہ وہاں کے اہم افراد کو اپنا معمول بناتی رہے گی۔

یوں بھی ان کا ایک اہم ٹیلی پیتھی جاننے والا جوزف دبسکی اپنی لاعلمی میں اس کا معمول بنا ہوا تھا۔ وہ اس کے ذریعے دوسروں کو بھی ٹریپ کر سکتی تھی اور اسی طریقہ کار کے مطابق وہاں رہ کر ایک نمایاں مقام حاصل کر سکتی تھی۔

بنگلے کے باہر مائک مورد اور مونو ریٹا کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ تیج پال اس کے تمام ساتھی آرمی اور انٹیلی جنس کے اعلیٰ افسران وہاں پہنچ رہے تھے۔ وہ اپنے ساتھی کی موت کے سلسلے میں پریشان تھے اور عارضی طور پر کرونا کو بھولے ہوئے تھے۔ وہ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر وہاں سے جا سکتی تھی مگر نہ جا سکی۔

پارس نے اس کے دماغ پر قبضہ جما لیا۔ وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی بیڈ کے پاس آئی۔ پھر تھکے ہوئے انداز میں بیٹھ گئی۔ اسے جماہی آنے لگی۔ وہ بستر پر لیٹ کر سوچنے لگی یہ مجھے کیا ہو رہا ہے؟ میں یہاں سے فرار ہونا چاہتی تھی لیکن بے اختیار یہاں آکر لیٹ گئی ہوں۔

وہ پریشان ہو کر سوچنے لگی۔ کیا تیج پال یا اس کا کوئی ساتھی میرے اندر آگیا ہے؟ میں اسے محسوس نہیں کر رہی ہوں۔ مجھے مائک مورو کے تنویمی عمل سے نجات ملی تھی مگر پھر ان کے شکنجے میں آنے والی ہوں یہی سب سوچتے سوچتے اس کی آنکھیں بند ہو گئیں۔ وہ گہری نیند میں ڈوبتی چلی گئی۔ تب اس نے خواب میں اپنے پاگل شوہر کو دیکھا۔

وہ پوچھ رہا تھا "تم یہاں سے کیوں بھاگنا چاہتی ہو؟"

وہ بولی "میں یہاں رہوں گی تو وہ مجھے قیدی بنا کر رکھیں گے مائک مورو مر چکا ہے۔ آئندہ تیج پال مجھے اپنی معمول اور کنیز بنا لے گا۔"

"جب تک میں ہوں تمہیں کوئی اپنے زیر اثر نہیں لا سکے گا۔"

"تم جھوٹے ہو' دھوکے باز ہو۔ مجھے چھوڑ کر بھاگ گئے ہو۔ میں اپنے مزاج کے خلاف تمہاری بیوی بن گئی۔ تمہیں شرم آنی چاہیے تم مجھ سے منہ چھپائے پھر رہے ہو۔ تیج پال میرے بدن کو ہاتھ لگائے گا تو کیا تمہیں اچھا لگے گا؟ کیا تمہاری غیرت اسے گوارا کرے گی؟"

وہ بولا "میری غیرت کو نہ للکارو۔ ورنہ میں ابھی آکر تیج پال کے قدموں میں گر پڑوں گا۔ اس سے گڑگڑا کر تمہاری عزت کی بھیک مانگوں گا۔"

وہ غصے سے بولی "کیا تم مرد ہو؟ کیا اس طرح دشمن کے قدموں میں گر کر میری عزت اور سلامتی کی بھیک مانگو گے تو

بھیک مل جائے گی؟"

میں اب تک تمہاری مصیبتوں میں کام آتا رہا ہوں۔ تمہاری مشکلیں آسان کرتا رہا ہوں۔ مجھے ٹیلی پیتھی نہیں آتی، دشمنوں سے لڑنا نہیں آتا۔ میں دشمن کے سامنے ہاتھ جوڑ کر رہائی دلاؤں گا پھر تمہیں اپنے ساتھ افق کے اس پار چلا جاؤں گا۔ وہاں ہم بچے پیدا کرتے رہیں گے۔"

"تم بکواس کرکے میرا وقت ضائع کررہے ہو۔ دشمن یہاں آکر مجھے قیدی بنالیں گے۔ میں جارہی ہوں۔"

اس نے خواب میں دیکھا کہ وہ جانا چاہتی تھی مگر بے اختیار بستر پر آکر لیٹ گئی تھی پھر اس کی آنکھیں بند ہوگئی تھیں۔ وہ یہ سب کچھ خواب میں دیکھ رہی تھی۔ جب کہ حقیقتاً ایسا ہو رہا تھا۔

پارس نے اس پر ایک مختصر سا تنویمی عمل کیا۔ اس کے دماغ میں یہ باتیں نقش کیں کہ وہ یوگا کی ماہر ہے لیکن تیج پال اور اس کے ساتھیوں کی سوچ کی لہروں کو محسوس نہیں کرتی ہے۔ وہ ان کی معمول ہے اور ہمیشہ رہے گی۔

ایسے خیالات پڑھ کر تیج پال وغیرہ کو یقین ہوجائے گا کہ وہ اب تک ان کی معمول اور محکوم ہے۔ اس یقین کے بعد وہ اس پر دوبارہ تنویمی عمل نہیں کریں گے۔ وہ ان کے احکامات پر عمل کرتی رہے گی جو احکامات اس کے مزاج اور اس کے ارادوں کے خلاف ہوں گے ان پر عمل نہیں کرے گی۔ پارس کسی نہ کسی بہانے اسے ایسے احکامات کی تعمیل سے باز رکھے گا اور وہ آزاد رہ کر اپنے مرضی کے مطابق رفتہ رفتہ انہیں خود سے کمتر بناتی رہے گی۔

پارس نے اسے تنویمی نیند سونے کے لیے چھوڑ دیا۔ جب تیج پال مشین سے گزر کر ٹیلی پیتھی سیکھ رہا اور اس کے ساتھی مخصوص لب و لہجے کے ذریعے اس کے دماغ کو لاک کررہے تھے۔ تب وہ اس کے اندر موجود تھا اور اب ضرورت کے وقت اس کے اندر جاسکتا تھا۔

اس نے اس کے اندر آکر دیکھا۔ وہ اور اس کے ساتھی مائنک مورو کی موت کے باعث صدمے سے نڈھال تھے۔ اسے مونو ریٹا نے گولی ماری تھی۔ بڈی رابرٹ اور جوزف وہسکی اسے گالیاں دے رہے تھے۔ تیج پال نے کہا "اپنے دل و دماغ کو قابو میں رکھو۔ مونو ریٹا کو گالیاں دینے سے ہمارا ساتھی واپس نہیں آئے گا۔ بیزدن ہمارا ساتھی ہے۔ اس کے جذبات کا خیال کرو اور مونو ریٹا کو کچھ نہ کہو۔"

آرمی انٹیلی جنس کا اعلیٰ افسر کرونا کا باپ مسٹر جان تھا۔ اس نے تیج پال سے کہا "کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ کسی ٹیلی پیتھی جاننے والے دشمن نے مونو ریٹا کو اپنا آلہ کار بنا کر مائنک مورو کو ہلاک کیا ہو۔"

تیج پال نے کہا "ہماری سب سے بڑی دشمن کرونا تھی۔ وہ ہماری معمول اور محکوم ہے۔ وہ اپنے عامل مائنک مورو کے خلاف کوئی حرکت نہیں کرسکتی تھی۔"

بیزدن نے کہا "ہمارا اور کوئی دشمن اتنا طاقتور نہیں ہے کہ ہمارے بنائے ہوئے فولادی قلعے کو توڑ کر اندر آسکے۔ میری وائف مونو ریٹا اگرچہ اصول پسند تھی مگر بد مزاج تھی۔ اس نے ہم سب کے سامنے مائنک مورو کو وارننگ دی تھی۔ اسے کہا تھا کہ اگر وہ کرونا کی عزت کو دو کوڑی کی بنائے گا تو وہ اسے گولی ماردے گی۔"

تیج پال نے تائید میں سر ہلا کر کہا "مائنک مورو آدھی رات کے بعد اس بنگلے میں کرونا کے پاس گیا تھا۔ مونو ریٹا اس کی بدنیتی کو برداشت نہ کرسکی۔ اسے کرونا کے پاس پہنچنے سے پہلے ہی گولی ماردی یہ ہمارا آپس کا جھگڑا تھا۔ ہمیں کسی باہر کے دشمن پر شبہ نہیں ہے۔"

پارس نے اتنی حکمت عملی سے مائنک مورو کو ہلاک کرایا تھا کہ کوئی اسے بیرونی سازش نہیں سمجھ سکتا تھا۔ تیج پال خیال خوانی کے ذریعے کرونا سے باتیں کرنا چاہتا تھا۔ پتا چلا وہ گہری نیند سو رہی ہے۔ اس نے خوابیدہ دماغ سے پوچھا "تمہارے دروازے کے سامنے دو قتل ہوچکے ہیں۔ مونو ریٹا اور مائنک مورو مارے جاچکے ہیں۔ کیا تم نے فائرنگ کی آواز نہیں سنی ہے؟ تم اتنی گہری نیند کیوں سو رہی ہو؟"

پارس نے کرونا کی سوچ کے ذریعے کہا "آدھی رات کے بعد مائنک مورو نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں گہری نیند سوتی رہوں۔ جب وہ یہاں آکر مجھے حکم دے گا تو میں اٹھ کر بیڈ روم کا دروازہ کھولوں گی اور اسے اندر بلا کر اس کا دل خوش کروں گی۔"

"مائنک مورو اب اس دنیا میں نہیں رہا ہے۔ تمہیں فائرنگ کی آواز سے اٹھنا چاہیے تھا۔ کیا تم اب تک مائنک مورو کے زیر اثر ہو؟"

"ہاں! جب تک مائنک مورو یا تم میں سے کوئی تنویمی عمل کا توڑ نہیں کرے گا۔ میں اس کی معمول بن کر رہوں گی۔ تم میں سے کوئی مجھے بیدار ہونے کا حکم دے گا تو میں جاگ جاؤں گی۔"

"اب جاگ کر کیا کروگی؟ آرام سے نیند پوری کرو پھر جب چاہو بیدار ہوجاؤ۔ ہم مونو ریٹا اور مائنک مورو کی تدفین کے سلسلے میں مصروف رہیں گے۔ ہم سب صدمے سے

نڈھال ہیں۔ آج خیال خوانی نہیں کریں گے۔"

وہ پارس کی مرضی کے مطابق بولی "میں تم سے اتنی محبت کروں گی کہ تمام صدمات بھول جاؤ گے۔ آج ہماری شادی ہے۔ شادی کے بعد ہم کہیں ہنی مون کے لیے جائیں گے۔"

"ہمارا بہت ہی عزیز دوست اور اہم ٹیلی پیتھی جاننے والا مرچکا ہے۔ ان حالات میں شادی نہیں ہوسکے گی۔ ہمیں شادی یا کسی طرح کی بھی خوشی اچھی نہیں لگے گی۔"

وہ بولی "کوئی بات نہیں۔ آج ماتم کرو۔ کل ہم شادی کریں گے۔"

"نہیں کرونا! ہم کم از کم دس دنوں تک سوگ منائیں گے۔ اس کے بعد شادی کے بارے میں سوچیں گے۔ میں جارہا ہوں۔ تم سوتی رہو۔"

وہ چلا گیا۔ پارس نے اس کے اندر جاکر یقین کیا کہ واقعی ایک اہم دوست کی موت پر بہت غم زدہ ہے۔ اب اس کی تدفین کے سلسلے میں مصروف رہے گا۔ اس نے کرونا سے کہا "تم یہاں سے فرار ہوجاتیں تو تیج پال اور اس کے ساتھی تم پر شبہ کرتے۔ تمہارے فرار ہونے کی ایک ہی وجہ سمجھ میں آتی کہ تم نے ہی مائنک مورو کو ہلاک کیا ہے۔ یہاں کی آرمی اور انٹیلی جنس والے بھی تمہیں تلاش کرتے رہتے۔ تمہیں سکون سے نہ رہنے دیتے اب تم سکون سے تیج پال اور اس کے ساتھیوں کے خلاف بہت کچھ کرسکوگی۔"

وہ بولی "تم بہت اچھے ہو۔ میں خوامخواہ تمہیں غصہ دکھا رہی تھی تم ہمیشہ میری مصیبتیں دور کرتے رہتے ہو مگر کہاں چلے گئے ہو؟"

"میں بتاؤں گا تو تم یقین نہیں کروگی۔ جب کہ پہلے بھی بتاچکا ہوں میں پہلے جنم میں سانپ تھا۔ ایک ہزار سال تک زندہ رہنے کے بعد انسانی روپ میں زندگی گزار رہا ہوں لیکن ایک ناگن میرے پیچھے پڑگئی ہے۔ مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہے۔ سانپوں کا ظالم سماج کہتا ہے۔ یہ شادی نہیں ہوسکتی۔ وہ ناگ ہے اور میں انسان ہوں۔ اس نے پھر مجھے جادو سے ناگ سانپ بنادیا ہے۔ میں مجبور ہوں۔ سانپ کے خول سے نکل نہیں پارہا ہوں۔ کیا تم ٹیلی پیتھی کے ذریعے مجھے اس ناگن سے نجات دلاسکتی ہو؟"

"یہ تم کس دنیا اور کس زمانے کی باتیں کررہے ہو۔ میں بھلا کسی ناگن کے دماغ میں کیسے پہنچ سکتی ہوں؟ وہ نہ بول سکتی ہے نہ الفاظ ادا کرسکتی ہے پھر میں اس کے اندر کیسے پہنچ سکوں گی؟"

"آہ میرے نصیب! ناگن نے کہا ہے۔ جب تک میں اس سے شادی نہیں کروں گا اور اسے ایک درجن بچے پیدا کرنے کا چانس نہیں دوں گا۔ تب تک وہ مجھے انسانی روپ میں نہیں آنے دے گی۔"

"مجھے یقین نہیں آرہا ہے کہ سائنسی ترقی کے اس دور میں ایسا ہوسکتا ہے۔ تم مجھے اُلو تو نہیں بنا رہے ہو؟"

"بنانے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔"

"کیا مطلب؟ تم مجھے اُلو کہہ رہے ہو۔ کیا اُلو اتنا عقلمند ہوتا ہے کہ اسرائیل سے پرواز کرکے روس پہنچ جائے؟ تم دیکھ رہے ہو کہ میں کتنی کامیابی سے یہاں قدم جما رہی ہوں۔"

"تو پھر قدم جماتی رہو۔ مجھے کیوں یاد کرتی ہو؟"

"تم میری زندگی میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتے ہو۔ پلیز مجھے بتاؤ کہاں ہو...... اور کب ملوگے؟"

"ملوں گا۔ ضرور ملوں گا مگر ایک درجن سنپولیے پیدا کرنے کے بعد۔"

یہ کہہ کر وہ اس کے خواب کی اسکرین سے غائب ہوگیا۔ تیج پال لاعلمی میں نقصان اٹھا رہا تھا۔ کرونا اور پارس نے بہت پہلے جوزف وہسکی کو اپنا معمول بنایا تھا۔ وہ اب بھی ان کے زیر اثر تھا۔ مائنک مورو مارا جاچکا تھا اور خود تیج پال محفوظ نہیں تھا۔ پارس کسی وقت بھی اس کے اندر جاکر اس کا تختہ الٹ سکتا تھا لیکن اس کی ضرورت نہیں تھی۔ وہاں تیج پال اقتدار میں رہتا یا کرونا اس پر غالب آتی تو پارس کسی کے بھی دماغ میں رہ کر ان کے منصوبوں کو سمجھتا رہتا۔ ایک طرح سے وہ خود وہاں کا حاکم رہتا۔

بابا صاحب کے ادارے کی یہ پالیسی تھی کہ ٹرانسفارمر مشین کو عام کیا جائے لیکن ہر ملک کے ٹیلی پیتھی جاننے والوں پر اپنی مضبوط گرفت رکھی جائے۔ وہ جب تک ہمیں نقصان پہنچانے کے منصوبے نہ بنائیں۔ اس وقت تک ہم ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کریں۔ خاموشی سے ان کے دماغوں میں جاتے آتے رہیں۔ ان کی سازشوں اور ان کے ناپاک عزائم سے باخبر رہا کریں۔ اسی لیے پارس وہاں کے سب سے بڑے اور اہم ٹیلی پیتھی جاننے والے تیج پال کے اندر پہنچ کر بھی اس پر اپنی برتری نہیں جتا رہا تھا۔ خاموشی سے وہاں ہونے والے تماشے دیکھتا رہتا تھا۔

تیج پال اس حقیقت سے بھی بے خبر تھا کہ امریکی ٹیلی پیتھی جاننے والا نمبرون ان کی ٹیم میں گھس رہا ہے۔ جب بڈی رابرٹ کی دماغی کمزوری دور ہوگئی تھی اور تنویمی عمل

کے ذریعے اس کے دماغ کو لاک کیا جا رہا تھا تو اس وقت نمبر ون بڈی کے اندر موجود تھا۔ اب وہ بڈی کے اندر خاموش رہتا تھا اور ان کے حالات سے واقف ہوتا رہتا تھا۔

پارس بھی نمبرون کی موجودگی سے بے خبر تھا۔ دوسری طرف نمبرون بھی یہ نہیں جانتا تھا کہ پارس کرونا کا محافظ اور مددگار ہے۔ اسے بڈی کے ذریعے اتنا ہی معلوم تھا کہ کرونا اسرائیل سے فرار ہو کر آئی تھی اور تیج پال وغیرہ نے اسے اپنی معمول بنالیا تھا۔ پارس ہو' نمبرون ہو یا کرونا ہو۔ وہ دماغوں میں گھس کر رہنے کے باوجود ایک دوسرے کے بارے میں ادھوری معلومات رکھتے تھے۔

○☆○

مارلی کا قلعہ بہت ہی وسیع و عریض تھا۔ اس کے اندر سیکڑوں مسلح گارڈز' کنیزیں اور دوسرے خدمت گار رہتے تھے۔ جب میں پہلی بار مارلی کے ساتھ اس قلعے میں گیا تھا۔ تب ہی ہمارے تمام ماتحتوں نے وہاں کے ایک ایک فرد کو.... ہپناٹائز کرکے ان کے دماغوں کو لاک کردیا تھا۔

دوسری بار سونیا نے وہاں پہنچ کر دوبارہ وہاں کے تمام افراد کے دماغوں کو چیک کیا تھا اور اپنے ماتحتوں کے ذریعے ان کے دماغوں کو مقفل کرا دیا تھا۔ وہ تمام افراد قلعے کے باہر کی دنیا سے کوئی تعلق نہیں رکھتے تھے باہر ان کا کوئی دوست یا رشتہ دار نہیں تھا۔ اگر کوئی تھا تو انہوں نے اسے بھلا دیا تھا۔ ٹیلی پیتھی جاننے والے مخالفوں کو اس قلعے کے اندر سرنگ بنانے کا کوئی راستہ نہیں مل رہا تھا۔ وہاں کا کوئی فرد ان کی گرفت میں نہیں آ پا رہا تھا۔

ویسے قلعے کے اندر رہنے والے ہمیشہ باہر کی دنیا سے کٹ کر نہیں رہ سکتے تھے۔ زندگی کی اہم ضروریات پوری کرنے کے لیے دنیا والوں سے تھوڑا بہت تعلق رکھنا ہی پڑتا ہے۔ انہیں کھانے کے لیے راشن' پہننے کے لیے کپڑا اور لڑنے کے لیے جدید اسلحے کی ضرورت ہوتی تھی۔ یہ سب کچھ حاصل کرنے کے لیے قلعے کی انتظامیہ کے اہم عہدیداروں کو باہر جانا پڑتا تھا۔

یہ اطمینان تھا تھا کہ باہر جانے والے افراد یوگا کے ماہر ہیں۔ کوئی ان کے اندر نہیں آسکے گا۔ اگر کوئی اتفاقاً زخمی ہوگا یا کسی حادثے کا شکار ہوگا تو یہ سمجھا جائے گا کہ دشمن اس کے اندر جگہ بنا رہے ہیں۔

انتظامیہ کے دو عہدیدار اور چھ مسلح گارڈ ہر پندرہ دن میں قلعے کے باہر آکر جزیرے کی مارکیٹ سے راشن اور دوسری ضروریات کا سامان خرید کرلے جاتے تھے۔ مسٹری مین' کوبرا اور بائرن ٹوڈ کے ساتھی اسی انتظار میں تھے کہ زندگی کی اہم ضرورتیں انہیں قلعے سے باہر لائیں گی۔ ان سب کے آلہ کار ان سے دور دور رہ کر ان میں سے کسی ایک کو ٹریپ کرنے کی کوشش کرنے لگے۔ سبھی کو ٹریپ کرنے سے بھید کھل سکتا تھا۔ وہ کسی ایک کے اندر جگہ بنا کر اس قلعے کے اندر جاسکتے تھے پھر رفتہ رفتہ دوسروں کو بھی اپنا معمول بنا سکتے تھے۔

کوبرا کے ایک آلہ کار نے قلعے کے ایک مسلح گارڈ کو چاقو سے زخمی کیا۔ یہ بات سمجھ میں آنے والی تھی کہ اسے زخمی کیوں کیا گیا ہے؟ کوبرا نے عجلت میں حماقت کی تھی۔ دوسرے مسلح گارڈ نے اس آلہ کار کو گولی ماردی لیکن کوبرا اس زخمی کے دماغ میں پہنچ گیا۔ ایک عہدیدار نے کہا "اس زخمی کو اسپتال پہنچاؤ۔ جب اس کے زخم بھر جائیں تو اسے دو ماہ کی تنخواہ دے کر اس کی چھٹی کردو۔ آئندہ یہ کبھی قلعے کے اندر قدم نہیں رکھے گا۔"

کوبرا اپنے مقصد میں ناکام رہا تھا۔ مسٹری مین نے ان نون کو اس علاقے سے ہٹا کر امریکا بھیج دیا تھا۔ اس کی جگہ دوسرا ٹیلی پیتھی جاننے والا ماتحت آگیا تھا۔ اس کا نام وارنر تھا۔ وارنر اور بائرن ٹوڈ وغیرہ ان دکانداروں کے اندر پہنچتے جا رہے تھے۔ جن سے قلعے کے عہدیدار سامان خرید رہے تھے۔ ان میں سے ایک عہدیدار واش روم میں گیا۔ وہاں وارنر نے اپنے ایک آلہ کار کے ذریعے اسے دبوچ لیا۔ دبوچنے والا پہلوان تھا۔ اس عہدیدار کے سانس رکنے لگے۔ وارنر نے اسے بہت ہی ہلکی سی دماغی تکلیف پہنچائی پھر اسے اپنے آلہ کار سے نجات دلائی۔ وہ اپنی گردن سہلاتے ہوئے گہرے گہرے سانس لینے لگا۔ وارنر نے کہا "میں تمہیں زخمی نہیں کروں گا اور نہ ہی تمہارے اندر زلزلے پیدا کروں گا۔ بس اسی طرح ہلکی ہلکی سی تکلیف پہنچاؤں گا تمہارے دوسرے ساتھی تمہاری ذہنی پریشانی کو سمجھ نہیں پائیں گے۔"

اس عہدیدار نے اپنا سر تھام کر کہا "مجھے اس طرح تکلیف نہ پہنچاؤ۔" "میں سانس نہیں روکوں گا۔ تم جو کہو گے وہ کروں گا۔"

وارنر نے کہا "میں تمہارے اندر موجود رہوں گا۔ تم ذرا بھی چالاکی دکھانے کی کوشش کروگے تو تمہیں عذاب میں مبتلا کروں گا۔ چلو واش بیسن سے منہ ہاتھ دھو کر بالوں میں کنگھی کرو پھر فریش ہو کر اپنے ساتھیوں کے پاس جاؤ۔"

وہ وارنر کی ہدایت کے مطابق فریش ہو کر اپنے

ساتھیوں کے پاس آگیا۔ کسی کو اس کی اندرونی تبدیلیوں کا پتا نہیں چلا وہ سب شام تک خریداری کرتے رہے پھر بڑے ٹرک میں سامان لاد کر قلعے کے اندر چلے آئے۔

بائرن ٹوڈ اور اس کے ساتھیوں کو جیسے پکی پکائی کھیر مل گئی تھی۔ وہ بھی اس عہدیدار کو ٹریپ کرنے کے لیے واش روم میں جانا چاہتے تھے پھر پتا چلا کہ کوئی اور اسے اپنے شکنجے میں لے رہا ہے۔ وہ خاموشی سے اس کے اندر پہنچ کر تماشا دیکھنے لگے۔ اب انہیں کسی اور کو ٹریپ کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ قلعے کے اندر پہنچنے کے لیے وہ ایک ہی کافی تھا۔

وارنر اس بات سے بے خبر تھا کہ کوئی اور بھی اس عہدیدار کے اندر پہنچ گیا ہے۔ بائرن ٹوڈ وغیرہ اندازہ لگا رہے تھے کہ کوبرا اور ان نون میں سے کوئی اس عہدیدار کے اندر پہنچا ہوا ہے اور ان میں سے کسی ایک نے مسلح گارڈ کو زخمی کرنے کی حماقت کی تھی۔

وہ سب ایک طویل انتظار کے بعد قلعے کے اندر پہنچ گئے تھے اور اب نہایت صبر و تحمل سے ٹھہر ٹھہر کر وہاں کے اہم افراد کو اپنا معمول بنانا چاہتے تھے۔ قلعے کے اندر چوبیس گھنٹوں میں تین بار خدمت گاروں کی ڈیوٹیاں بدلتی رہتی تھیں۔ جو مسلح گارڈز اور دوسرے خدمت گار رات کو آرام کرنے کے لیے اپنے رہائشی کوارٹرز میں جاتے تھے۔ انہیں بڑی رازداری سے ٹریپ کیا جاسکتا تھا۔ وہ بہت سوچ سمجھ کر ایسے ہی طریقہ کار پر عمل کرنے لگے۔

پہلی بار میں اور سونیا بھی ان کی ایسی خفیہ کارروائیوں سے بے خبر رہے۔ ہمارے ٹیلی پیتھی جاننے والے ماتحت اس قلعے کے اندر جس پر شبہ ہوتا تھا پھر اس کے چور خیالات پڑھ کر مطمئن ہو جاتے تھے۔ وارنر اور بائرن ٹوڈ رات کے پچھلے پہر جسے ٹریپ کرتے تھے۔ اس کے اندر تنویمی عمل کے ذریعے یہ بات نقش کردیتے تھے کہ ان کے دماغ میں کوئی دوسرا نہیں آتا ہے۔ وہ ہمیشہ کی طرح محفوظ ہیں اور پرائی سوچ کی لہروں کو محسوس کرتے ہی سانس روک لیا کرتے ہیں۔ اس بار دشمنوں کا طریقہ کار ایسا تھا کہ ہم میں سے کسی کو قلعے کے اندر ان کی موجودگی کا پتا نہ چل سکا۔

مسٹری مین کے ماتحت وارنر کو یہ خبر نہیں تھی کہ بائرن ٹوڈ وغیرہ اس کے آلہ کار کے ذریعے قلعے کے اندر پہنچ گئے ہیں اور بائرن ٹوڈ وغیرہ نے یہ معلوم کرنا ضروری نہیں سمجھا کہ ان کے علاوہ کوبرا یا ان نون میں سے کون وہاں موجود ہے؟ ان کی منزل مارلی تھی۔ وہ مارلی کے محل کے اندر پہنچنے کے لیے بہت ٹھہر ٹھہر کر سوچ سمجھ کر ایک ایک خدمت گار کو اپنا معمول بنا رہے تھے۔

وہ اس قلعے کے اندر تقریباً محل تک پہنچ گئے تھے۔ انہوں نے اپنے آلہ کاروں کے ذریعے دور ہی دور سے مارلی کو محل کے مختلف حصوں میں دیکھا تھا۔ اس کے ساتھ بلی بھی نظر آتی تھی۔ انہیں اطمینان حاصل ہو رہا تھا کہ وہ منزل کے بالکل قریب پہنچ رہے ہیں۔

اب وہ دشمن کسی خوش فہمی میں مبتلا نہیں رہنا چاہتے تھے۔ وہ کئی بار کامیابی کا فریب کھا چکے تھے۔ کئی بار مارلی کو قتل کرچکے تھے پھر بھی وہ زندہ تھی۔ اب وہ اسے حاصل کرکے اسے قتل کرکے پھر قلعے پر قبضہ کرکے یقین کرنا چاہتے تھے کہ اب کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

منزل کے اتنے قریب پہنچنے کے بعد میں انہیں کھٹک رہا تھا۔ وہ جانتے تھے کہ میں مارلی سے دماغی رابطہ کرتا رہتا ہوں۔ ان کے لیے یہ ایک بہت بڑا مسئلہ تھا کہ وہ کس طرح مجھے مارلی کے دماغ میں آنے سے روک سکیں گے؟ فی الحال ایک ہی بات ان کی سمجھ میں آرہی تھی کہ جب وہ رات کو محل میں سو رہی ہو تو اس وقت میں اس کے دماغ میں نہیں ہوں گا اس وقت وہ ایک لمحہ بھی ضائع کیے بغیر اسے گولی مار سکیں گے۔

وہ مارلی کو مٹانے سے پہلے وہاں کے تمام اہم عہدیداروں اور مسلح گارڈز کے دماغوں پر قبضہ جما رہے تھے۔ انہوں نے اب سے پہلے اس قدر محتاط رہ کر کام نہیں کیا تھا۔ مجھ سے بار بار شکست کھانے کے بعد انہیں میرے حفاظتی انتظامات کا توڑ کرنا آگیا تھا۔

میں اور سونیا خیال خوانی کے ذریعے قلعے میں رہنے ڈمی مارلی اور وہاں کے اہم عہدیداروں کے اندر کبھی کبھی جاتے تھے۔ ان کے خیالات ہمیں بتاتے رہتے تھے کہ وہ پہلے کی طرح محفوظ ہیں اور کوئی دشمن ان کے اندر نہیں آتا ہے۔ جب کہ وہ وارنر اور بائرن ٹوڈ وغیرہ کے محکوم بن چکے تھے۔

ہم نے دشمنوں کے منصوبے سے باخبر رہنے کے لیے مسٹری مین کے ماتحت ان نون اور کیری گرانٹ کے اندر جگہ بنائی تھی لیکن وہ دونوں ہانگ کانگ اور مارلی کے معاملات سے دور تھے۔ ہمیں یہ نہیں معلوم ہوسکا کہ مسٹری مین اپنے تیسرے ماتحت وارنر سے کام لے رہا ہے اور کامیابی سے قلعے کے اندر قدم جماتا رہا ہے۔

ہم نے کوبرا کے خیالات پڑھ کر یہ معلوم کیا تھا کہ اس نے قلعے کی انتظامیہ کے عہدیداروں کے ساتھ باہر جانے والے ایک مسلح گارڈ کو زخمی کیا تھا لیکن کوئی کامیابی حاصل نہ

کرسکا۔ اس زخمی کو قلعے کی ملازمت سے سبکدوش کردیا تھا۔ اس طرح کوبرا قلعے کے باہر ہی بھٹک رہا تھا۔

وارنر اور بائرن ٹوڈ کو اس قلعے میں پہنچنے کے بعد فوراً ہی کامیابی حاصل نہیں ہوئی تھی۔ وہ جس قدر احتیاط اور تاخیر سے کام لے رہے تھے اسی قدر کامیاب ہوتے جارہے تھے۔ وہ تقریباً چار ماہ تک وہاں کے ایک ایک دماغ میں سرنگ بناتے رہے۔ آخر میں مارلی کے محل کے اندر اس کے خاص باڈی گارڈز کے دماغوں میں بھی انہوں نے جگہ بنالی۔

سب سے آخری مرحلہ یہی تھا کہ وہ رات کے کسی حصے میں بیڈ روم کے اندر پہنچ کر مارلی کو گولی ماردیتے مگر اس سے پہلے آپس میں لڑنے کا مرحلہ آگیا تھا۔ وہاں اب تک وارنر جس مسلح گارڈ یا خدمت گار' کو اپنا معمول بناتا تھا۔ وہاں تنویمی عمل کے دوران بائرن ٹوڈ وغیرہ پہنچ جاتے تھے اور جہاں بائرن ٹوڈ وغیرہ تنویمی عمل کرتے تھے۔ وہاں مسٹری مین اور وارنر پہنچ جایا کرتے تھے۔ انہوں نے دانشمندی سے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ایسے وقت ایک دوسرے سے نہیں لڑیں گے اگر آپس میں دشمنی کریں گے تو کبھی مارلی تک نہیں پہنچ پائیں گے لیکن اب یہ فیصلہ کرنا ضروری ہوگیا تھا کہ مارلی کی ہلاکت کے بعد اس قلعے کا مالک و مختار کون ہوگا؟

بائرن ٹوڈ نے کہا "پہلے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ تم لوگ کون ہو؟ ہم بھی اپنے بارے میں تمہیں بتائیں گے۔"

مسٹری مین نے کہا "بتانے کی بات نہ کرو۔ بتادو دیر کیوں کررہے ہو؟"

"پہلے تم بتاؤ کون ہو؟ ہمارا اندازہ ہے کہ کوبرا نہیں ہو۔ ان نون ہو۔"

مسٹری مین نے کہا "نظر بد دور' بڑی دور کی نظر رکھتے ہو۔ تعارف کے بغیر پہچان گئے۔ ہاں' میں ان نون ہوں۔"

"مسٹر ان نون! تم تنہا نہیں ہو۔ تم نے قلعہ کے درجنوں افراد کو تنہا ہپناٹائز نہیں کیا ہے۔ تمہارے ساتھ کوئی اور بھی ہے۔"

"میرا ایک ساتھی ہے۔ تم صرف مجھ سے رابطہ رکھو۔ میرے ساتھی سے تعلق نہ رکھو۔ میں بھی تمہارے ساتھیوں کے بارے میں کچھ نہیں پوچھوں گا۔"

بائرن ٹوڈ نے کہا "ہمیں اس قلعہ میں دوست بن کر رہنا ہے اس لیے ایک دوسرے سے کھل کر دوستی کرنا بہتر ہوگا۔ ایک دوسرے سے کچھ چھپانے والے دشمن ہوتے ہیں۔ ہماری دشمنی سے دوسرے دشمنوں کو قلعے میں گھسنے کا موقع مل جائے گا۔"

مسٹری مین نے کہا "تم باتیں بنارہے ہو۔ اپنا نام نہیں بتارہے ہو۔"

میرا نام بائرن ٹوڈ ہے میرے پاس ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی مضبوط ٹیم ہے۔"

"تمہیں جانتا ہوں۔ تم بھی جان لو۔ میرے پاس بھی ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی ایک مضبوط ٹیم ہے۔ ان نون میرا ایک ماتحت ہے۔ میں یورپ اور امریکا میں انڈر ورلڈ کے اسی فیصد گاڈ فادرز پر حکمرانی کرتا رہتا ہوں۔ ایک بار تم سے بھی کہا تھا کہ مجھ سے دوستی کرلو۔ میری ٹیم میں شامل ہوجاؤ ہم پوری دنیا پر حکومت کریں گے۔"

"اچھا تو تم مسٹری مین ہو؟ مجھے یاد ہے' تم نے مجھے آفر دی تھی۔ میں نے انکار کردیا تھا۔ میں اپنی ٹیم کے ساتھ تنہا اپنے علاقوں پر حکومت کرتا ہوں۔"

"قلعے اور جزیرے پر تنہا حکومت نہیں کرسکو گے۔ تقدیر تمہیں میرے قریب لے آئی ہے۔ اب دور نہیں بھاگ سکو گے۔"

"میں بھاگتا نہیں ہوں۔ بھگادیتا ہوں۔ یاد رکھو' مجھ سے دوستی کرنے کے بعد دشمنی کبھی نہ کرنا۔ تمہیں اور تمہارے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو بھاگنے کا راستہ نہیں ملے گا۔"

مسٹری مین نے ہنستے ہوئے کہا "تم دوستی کرنے سے پہلے دشمنوں کی طرح چیلنج کررہے ہو۔ یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ سب ہی ٹیلی پیتھی جاننے والے ناقابل اعتماد ہوتے ہیں۔ اس لیے میں دوستی نہیں کروں گا۔ سمجھوتا کروں گا۔"

"میں بھی حالات سے مجبور ہوں۔ سمجھوتا کروں گا۔ سب سے پہلا سمجھوتا یہ ہوگا کہ تم قلعے کے انچارج اور سیکیورٹی افسران کو ٹریپ نہیں کروگے۔ میں انہیں اپنا معمول بناچکا ہوں۔"

"ٹھیک ہے۔ میں نے بھی جتنے مسلح گارڈز اور انتظامیہ کے عہدے داروں کو اپنا معمول بنایا ہے۔ تم دھوکے سے انہیں ہپناٹائز نہیں کروگے۔ تم کیسی ہی چال چلو' مجھے دھوکے کا علم ہوجائے گا۔ میں یہاں چوبیس گھنٹے محتاط رہوں گا۔"

دشمن جب میدان میں اترتے ہیں تو جنگ شروع کریں یا نہ کریں' بڑک ضرور مارتے ہیں۔ ایک دوسرے کو للکارتے ہیں۔ اپنے ناقابل شکست ہونے کا رعب اور دبدبہ قائم کرتے ہیں۔ وہ دونوں بھی ایک دوسرے پر اپنی وہشت طاری کرنا چاہتے تھے۔

انہوں نے قلعے کے تمام معمولوں کے دماغوں پر یہ حکم نقش کیا تھا کہ رات ایک بجے کے بعد وہ کسی بھی پرائی سوچ

کی لہروں کو محسوس کرتے ہی سانس روک لیں گے۔ مجھے اور دنیا کو بھی اپنے اندر نہیں آنے دیں گے۔ ہمارے تمام ماتحتوں نے انہیں ہپناٹائز کیا تھا۔ وہ اس تنویمی عمل کے اثر سے نکل جائیں گے۔ صرف مسٹری مین' وارنر اور بائرن ٹوڈ کے غلام بن کر رہیں گے۔ وہ پورے قلعے کو ہم سے چھین لینے کے لیے ٹھوس تدابیر پر عمل کرچکے تھے۔

مارلی کے بیڈ روم کے قریب صرف اس کے قابل اعتماد خاص مسلح گارڈز اور خاص کنیزیں جاتی تھیں۔ ٹھیک ایک بجے ان خاص خدمت گاروں کے دماغ بھی مقفل ہوگئے۔ مسٹری مین اور بائرن ٹوڈ وغیرہ ان پر مسلط ہوگئے۔ وہ مسلح گارڈز اپنے نئے ٹیلی پیتھی جاننے والے آقاؤں کے زیر اثر مارلی کے بیڈ روم میں دندناتے ہوئے آگئے۔

وہ سورہی تھی۔ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔ اپنے خاص گارڈز کو دیکھ کر بولی "تم؟ تم لوگ بغیر اجازت بیڈ روم میں آئے ہو۔ بات کیا ہے؟"

ایک نے کہا "تمہیں یہاں سے اوپر والے بیڈ روم میں پہنچانے آئے ہیں۔ وہاں آرام سے سوتی رہوگی۔"

"کیا بکواس ہے؟ کیا بول رہے ہو؟ کس لہجے میں بول رہے ہو؟"

دوسرے نے کہا "باتوں میں وقت ضائع نہ کرو۔ اسے گولی ماردو۔ فرہاد کسی وقت بھی اس کے دماغ میں آسکتا ہے۔"

جو اس کی جان کی حفاظت کیا کرتے تھے۔ انہیں جان کا دشمن بنادیا گیا تھا۔ انہوں نے گن سیدھی کی۔ اس کا نشانہ لیا پھر تڑاتڑ گولیاں چلائیں۔ ایک نہیں' چھ گولیاں اس کے جسم میں اترگئیں۔ اس کے حلق سے چیخ بھی نہ نکل سکی۔ جزیرے اور قلعے پر برسوں سے حکمرانی کرنے والی بڑی خاموشی سے مرگئی۔

وہ سب گم صم خاموش کھڑے رہ گئے۔ مسٹری مین اور بائرن ٹوڈ وغیرہ اپنے ان آلہ کاروں کے اندر رہتے ہوئے فرش پر پڑی ہوئی لاش کو دیکھ رہے تھے۔ انہیں یقین نہیں آیا تھا کہ وہ مارلی ماری جاچکی ہے' جو فرہاد علی تیمور کی پناہ میں محفوظ رہتی تھی۔ دشمن اسے بار بار ہلاک کرتے تھے' وہ پھر زندہ ہوجاتی تھی۔ کیا آئندہ پھر اطلاع ملے گی کہ وہ زندہ ہے اور اس کے دھوکے میں کسی ڈمی کو قتل کیا گیا ہے؟

بائرن ٹوڈ نے کہا "ہمیں یقین نہیں آرہا ہے۔ کیا یہ سچ مچ مارلی ہے؟ کیا ہم نے واقعی مارلی کو ہلاک کیا ہے؟"

مسٹری مین نے کہا "ہمیں ہر پہلو سے تصدیق کرنا چاہیے کہ یہ مارلی کی لاش ہے۔ اس کا لباس اتار کر پیدائشی نشان دیکھو۔"

ایک آلہ کار نے اس کے لباس کے ایک حصے کو پھاڑ دیا۔ وہاں ایک پیدائشی نشان تھا لیکن مارلی کے پیدائشی نشان کی کوئی تصویر نہیں تھی۔ ہانگ کانگ کے انٹیلی جنس ڈیپارٹمنٹ سے اس کی تصویر اور انگلیوں کے نشانات مل سکتے تھے۔

مسٹری مین نے حکم دیا "اس لاش کے پیدائشی نشان کی تصویریں اتارو۔ تمام انگلیوں کے نشانات لو۔ ہم صبح ہوتے ہی فیکس کے ذریعے یہ نشانات وہاں کے سراغ رسانوں تک پہنچائیں گے پھر ان کے دماغوں میں رہ کر صحیح رپورٹ حاصل کریں گے۔"

ان کے احکامات کی تعمیل ہونے لگی۔ بائرن ٹوڈ نے کہا "ہم ابھی مارلی کی ہلاکت کو راز میں رکھیں گے۔ فرہاد کل صبح اس کی خیریت معلوم کرنے آئے گا تو اس کے مردہ دماغ میں اسے جگہ نہیں ملے گی۔

"پھر وہ قلعے کے اہم افراد کے ذریعے مارلی کی ہلاکت کے بارے میں معلوم کرنا چاہے گا۔ ہمیں پھر ایک بار یقین کرنا اور مطمئن ہونا چاہیے کہ وہ قلعے کے کسی ایک فرد کے بھی دماغ میں نہیں پہنچ سکے گا۔"

مسٹری مین' وارنر' ہاروے اور بیکر برائٹ میری آواز اور لہجے کو گرفت میں لے کر قلعے کے تمام افراد کے دماغوں میں جانے لگے۔ وہ سب میری سوچ کی لہروں کو محسوس کرتے ہی سانس روکنے لگے۔ انہوں نے دوسرے لب و لہجوں کو بھی آزمایا۔ وہاں ان کے سوا کوئی بھی ٹیلی پیتھی جاننے والا نہیں پہنچ سکتا تھا۔

ان کے دماغوں کے علاوہ قلعے میں داخل ہونے والے تمام دروازوں کو بھی مضبوطی سے لاک کیا گیا تھا۔ الیکٹرونک آلات کے ذریعے قلعے کے قریب آنے والوں کو اندر بے شمار ٹی وی اسکرین پر دیکھا جاسکتا تھا۔ کوئی بھی دروازے کے قریب پہنچتا تو خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگتی تھیں۔ اس کے باوجود اگر قریب آکر دروازوں کو ہاتھ لگاتا تو بجلی کے جھٹکوں سے مارا جاتا۔ اس قلعے کو مستقل طور سے بند کردیا گیا تھا۔ نہ کوئی اندر جاسکتا تھا' نہ اندر والے باہر آسکتے تھے۔

انہوں نے طے کیا تھا کہ صرف ہیلی کاپٹر کے ذریعے قلعے میں ضروریات زندگی کا سامان پہنچایا جائے گا۔ جب ہیلی کاپٹر قلعے کے اندر سے باہر جائے گا تو مسٹری مین اور بائرن ٹوڈ اس میں سوار ہو کر جانے والوں کے دماغوں میں مستقل رہیں

گے۔ جب وہ تمام ضروری سامان لے کر قلعے کے اندر آجائیں گے۔ تب وہ مطمئن ہوں گے کہ کوئی دشمن کسی طرح اندر آنے کے لیے سرنگ نہیں بنا رہا ہے۔

میں سونیا کے ساتھ ہانگ کانگ کے ایک ساحلی بنگلے میں تھا۔ وہاں ہماری رہائش کا مقصد یہ تھا کہ ہم وہاں کی زیر زمین دنیا کو ختم کردیں۔ کسی کو بھی گاڈ فادر بننے نہ دیں۔ جرائم کو پنپنے نہ دیں۔ ہم اپنی دنیا سے شیطانیت کو ختم نہیں کرسکتے مگر کم کرسکتے ہیں۔ ہماری اب تک کی جدوجہد کے نتیجے میں عارضی طور پر اسمگلنگ رک گئی تھی۔ جزیرہ لن تاؤ کے ساحل سے کسی بھی اسمگلر کا جہاز نہیں گزرتا تھا۔ یہ سب جانتے تھے کہ اس علاقے میں ٹیلی پیتھی جاننے والے اقتدار کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ جب تک اسمگلروں اور دیگر بڑے مجرموں کی پشت پناہی کرنے اور انہیں تحفظ دینے کے لیے ان کے حمایتی ٹیلی پیتھی جاننے والے کامیاب نہیں ہوسکیں گے۔ تب تک وہ جزیرے کے قریب سمندر سے اپنا مال لے کر نہیں گزر سکیں گے۔

اور اب وہ تمام ٹیلی پیتھی جاننے والے کامیاب ہوگئے تھے' جو اس قلعے اور جزیرے پر حکمرانی کے خواب دیکھتے رہے تھے۔ اب وہ پہلے کی طرح زور و شور سے جرائم کا بازار گرم کرنے والے تھے۔ فی الحال انہوں نے پراسرار خاموشی اختیار کی تھی۔ پہلے وہ ہمارا اور ہانگ کانگ کے سرکاری اداروں کا ردِ عمل دیکھنا چاہتے تھے۔

دوسرے دن انٹیلی جنس کے ڈی جی کو معلوم ہوا کہ قلعے سے مارلی کے انگلیوں کے نشانات فیکس کے ذریعے بھیجے گئے ہیں اور ان کا ایک ماہر ان نشانات کے سلسلے میں رپورٹ دینے والا ہے۔

ڈی جی نے اس ماہر سے پوچھا "یہ نشانات کس نے فیکس کیے ہیں؟ وہاں کوئی گڑبڑ تو نہیں ہو رہی ہے؟"

"پتا نہیں' وہاں کے انچارج نے فون پر کہا تھا کہ وہ محتاط رہنے کے لیے ہر ہفتے میڈم مارلی کے نشانات چیک کرتا رہے گا کیونکہ دشمن آئے دن کسی نہ کسی مارلی کو ہلاک کرتے رہتے ہیں۔ وہ ٹیلی پیتھی کے ذریعے ان کی مارلی کی جگہ کسی ڈمی کو لاسکتے ہیں۔"

ڈی جی نے پوچھا "ان انگلیوں کے نشانات کی موجودہ رپورٹ کیا ہے؟"

"سر! اصلی مارلی کی انگلیوں کے نشانات ہمارے ریکارڈ میں محفوظ تھے۔ ہم ان سے کسی بھی نئے نشانات کا موازنہ کرتے تھے۔ یہ حیرانی اور پریشانی کی بات ہے کہ مارلی کی انگلیوں کے اصل نشانات کا ریکارڈ گم ہوگیا ہے یا اس کی ریکارڈ فائل غائب کردی گئی ہے۔"

"یہ کیا بکواس ہے؟ ہمارے ریکارڈ روم سے وہ فائل کون چرا سکتا ہے؟"

"ٹیلی پیتھی جاننے والے ہمارے دماغوں سے اہم راز چرا لیتے ہیں۔ فائل تو معمولی چیز ہے۔ جب تک ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی فوج ہمارے علاقے میں رہے گی' ہمارا کوئی راز محفوظ نہیں رہے گا۔"

"لیکن مارلی کی انگلیوں کے نشانات چرانے والے کیا فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ یہ تو ان کی حماقت ہے۔ ہم آج ہی میڈم مارلی کی انگلیوں کے نشانات قلعے سے حاصل کرسکتے ہیں۔ وہ وہاں موجود ہے۔"

"سر! اسی کے نشانات تصدیق کے لیے یہاں بھیجے گئے ہیں۔ ہم اپنی فائل کے بغیر تصدیق نہیں کرسکیں گے۔"

"اس کا مطلب ہے' مارلی کے دشمن اصل کو غائب کرکے ڈمی مارلی کو پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اس لیے فائل چرائی گئی ہے تاکہ انگلیوں کے اصل نشانات سے تصدیق نہ کی جاسکے اور وہ ڈمی کو اصل مارلی ثابت کرتے رہیں۔"

انہوں نے قلعے کے انچارج سے کہا "میڈم مارلی کی ریکارڈ فائل چرالی گئی ہے اگر آپ نے قلعے سے میڈم کی انگلیوں کے نشانات ہی بھیجے ہیں تو پھر یہی اصل نشانات ہیں۔ کیا آپ میڈم سے ہماری بات کرائیں گے؟"

"میں ابھی میڈم سے پوچھتا ہوں اگر وہ مصروف نہیں ہوں گی تو آپ سے ضرور گفتگو کریں گی۔ وہ بھی یہ سن کر تشویش میں مبتلا ہوں گی کہ ان کی ریکارڈ فائل گم کردی گئی ہے۔"

مسٹری مین اور بائرن ٹوڈ وغیرہ یہ باتیں سن رہے تھے۔ یہ سمجھ گئے تھے کہ میں نے مارلی کا ریکارڈ بہت پہلے ہی غائب کردیا ہے اور اس کا الزام اب ان پر آرہا ہے۔ ویسے انہیں ایسے الزامات کی پروا نہیں تھی وہ تو ڈنکے کی چوٹ پر فخریہ اعلان کرنا چاہتے تھے کہ انہوں نے مارلی کو ہلاک کرکے قلعے پر قبضہ جمالیا ہے لیکن مشکل یہ آن پڑی تھی کہ انہوں نے جسے ہلاک کیا تھا' اس کے بارے میں بھی اصل ہونے کی تصدیق نہیں ہو رہی تھی۔ میں نے بہت پہلے ہی ان کی یقینی کامیابی کا راستہ بند کردیا تھا۔

بائرن ٹوڈ نے مسٹری مین سے کہا "ہمیں یہ یقین کرلینا چاہیے کہ قلعے میں مارلی تھی۔ اسے ہم نے ہلاک کردیا ہے۔"

مسٹری مین نے کہا "اگر ہم نے کسی ڈمی کو ہلاک کیا ہے' تب بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ ہم نے اس قلعے پر قبضہ جمالیا ہے۔ اصل مارلی زندہ ہوگی تو فرہاد کی پناہ میں باہر ہی رہے گی۔ اس قلعے کے اندر کبھی نہیں آسکے گی۔"

"پھر بھی ہمیں معلوم کرنا چاہیے کہ وہ فرہاد کی پناہ میں زندہ ہے یا نہیں؟ اگر زندہ ہے تو ہمیں محتاط رہنا ہوگا۔ وہ ہمیں قلعے کے اندر رہ کر نقصان پہنچا سکتی ہے۔"

انہوں نے میرے پاس آکر کہا "پلیز آپ ہمارے آلہ کار کے اندر آئیں۔ شکریہ۔"

میں نے ان کے آلہ کار کے اندر جاکر پوچھا "کیا بات ہے؟ میری یاد کیسے آگئی؟"

"ہم پوچھنا چاہتے ہیں' کیا مارلی قلعے میں موجود ہے؟"

"مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو؟ خود اس سے رابطہ کرو۔ معلوم ہوجائے گا۔"

"ہمارا مشورہ ہے' تم اس سے رابطہ کرو۔ ہمیں اس کے دماغ میں جگہ نہیں مل رہی ہے شاید تمہیں مل جائے۔"

میں نے سونیا سے کہا "قلعے میں رہنے والی ڈمی مارلی سے رابطہ کرو۔ دشمنوں نے کوئی گڑبڑ کی ہے۔ ان کی باتوں سے اندازہ ہو رہا ہے۔"

میں نے قلعے کے انچارج اور سیکیورٹی افسر کے دماغوں میں جانا چاہا۔ انہوں نے سانس روک لیے۔ سونیا نے آکر کہا "ڈمی مارلی ماری جاچکی ہے۔ میرے ماتحت قلعے کے اہم افراد کے دماغوں کو چیک کر رہے ہیں۔"

میں نے کہا "انچارج اور سیکیورٹی افسر ہماری گرفت سے نکل چکے ہیں۔ میں نے اپنے ماتحتوں کو ہدایات دی ہے۔ وہ دوسرے افراد کو چیک کر رہے ہیں۔"

میرے اور سونیا کے ماتحتوں نے آکر کہا "سوری! ہمیں کسی کے بھی دماغ میں جگہ نہیں مل رہی ہے۔ جبکہ چند گھنٹے قبل تک ہم وہاں کے افراد کے اندر جاکر مطمئن ہوتے رہے تھے۔"

بات سمجھ میں آگئی۔ انہوں نے اس طویل عرصے میں بہت ٹھہر ٹھہر کر قلعے کے ایک ایک فرد کو اپنا معمول بنالیا تھا۔ آخر میں ڈمی مارلی کو قتل کرکے اپنی کامیابی ظاہر کر رہے تھے۔ میں نے ان کے آلہ کار کے اندر آکر کہا "قلعے میں جو مارلی تھی' اس کا دماغ گم ہوگیا ہے۔ جیسے مرگئی ہے۔ بڑی شریر ہے۔ کبھی مرتی ہے کبھی جی اٹھتی ہے۔"

مسٹری مین نے کہا "تم اس بات کو مذاق میں ٹال رہے ہو۔ جزیرے میں ہمارے حملوں سے بچ کر قلعے میں جانے والی مارلی کو ہم نے جہنم میں پہنچا دیا ہے۔"

"اب سے پہلے بھی بہت لوگ اسے جہنم میں پہنچا چکے ہیں۔ وہ سب ہی کے ساتھ کبھی چھپنے کبھی ظاہر ہونے والی آنکھ مچولی کھیل رہی ہے۔ تم لوگ کب تک الّو بنتے رہو گے؟"

"تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ وہ زندہ ہے؟"

"اب تک کے تجربات یہی کہتے ہیں۔ مجھے اس کی گمشدگی سے کوئی پریشانی نہیں ہے۔ میرا خیال ہے وہ پھر کسی دن تمہارے سینے پر مونگ دلنے آجائے گی۔"

"تم اس کے محافظ بنے ہوئے تھے یہ اچھی طرح سمجھ رہے ہو کہ وہ مرچکی ہے۔"

"اگر وہ مرچکی ہے تو میرے سمجھنے سے زندہ نہیں ہوجائے گی اور اگر زندہ ہے تو تمہیں شرم آنی چاہیے کہ وہ تمہارے ہاتھوں نہیں مر رہی ہے۔"

"تم باتیں بنا رہے ہو۔ صاف کیوں نہیں کہتے کہ وہ زندہ ہے یا مرچکی ہے۔"

"ذرا صبر کرو۔ وہ نیچے ہے یا اوپر پہنچی ہوئی ہے' جہاں بھی ہے' ہم میں سے کسی نہ کسی سے ضرور رابطہ کرے گی۔ جب تک چپ رہے گی' مردہ کہلائے گی' بولے گی تو کفن پھاڑ کے بولے گی۔"

سونیا نے کہا "تم خود کو ہم کہہ کر بول رہے ہو۔ یعنی کئی ٹیلی پیتھی جاننے والوں نے متحد ہوکر قلعے میں رہنے والی مارلی کو ہلاک کیا ہے۔ جب اس قلعے پر تم لوگوں کا قبضہ ہوچکا ہے تو پھر مارلی سے دہشت زدہ کیوں ہو؟ کیا یہ خوف ہے کہ وہ پھر آئے گی اور تم سب کو جوتے مار کر وہاں سے نکال دے گی؟"

"میڈم! لینگویج پلیز۔ ہم نے اس کی زندگی کو جوتے مار کر اسے اس دنیا سے نکال دیا ہے۔"

"تم سب ہمیشہ ایسی ہی خوش فہمی میں مبتلا رہا کرتے ہو۔ ہمارا فرض ہے کہ تمہاری صحت کا خیال رکھیں اور تمہیں خوش رکھا کریں۔ خوش رہو دشمنو!"

ہم نے رابطہ ختم کردیا۔ میں نے کہا "سونیا! دشمنوں نے خوب کام دکھایا ہے۔ خوش فہمی میں تو ہم مبتلا رہے کہ وہ قلعے کے اندر کسی ایک فرد کے بھی اندر نہیں پہنچ سکیں گے اور وہ اس عرصے میں بڑی رازداری سے سرنگ بناتے رہے۔"

وہ بولی "انہوں نے وہ قلعہ اور جزیرہ ہم سے چھین لیا ہے۔ کیا فرق پڑتا ہے۔ ہم یہاں حکومت کرنے نہیں آئے ہیں۔ چین سے تعاون کرنے اور ان علاقوں میں انڈر ورلڈ کے جرائم کو کم کرنے آئے ہیں۔"

میں نے کہا "ہم نے انڈر ورلڈ کے گاڈ فادر ناناکاکوڈو کو اس کے عبرت ناک انجام تک پہنچایا ہے۔ تمام ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو کامیابیوں کا فریب دے کر بری طرح ناکام بنایا ہے۔ انہوں نے ابھی ایک بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ آئندہ یہ کامیابی انہیں مہنگی پڑتی رہے گی۔"

آثار بتا رہے تھے کہ وہ آپس میں ہی لڑنے مرنے والے ہیں۔ ہمیں ان کے خلاف کوئی بڑی کارروائی نہیں کرنی پڑے گی۔

○☆○

اسکاٹ لینڈ یارڈ کے جاسوس اپنی نمایاں کارکردگی کے باعث تمام دنیا میں شہرت حاصل کرتے رہتے ہیں۔ وہ بہت ہی ذہین اور معاملہ فہم ہوتے ہیں۔ اب ٹیلی پیتھی کا علم ان کی ذہانت کو چار چاند لگا رہا تھا۔ یہ علم سیکھنے کے بعد وہ چوروں، ڈاکوؤں، قاتلوں اور بدنام زمانہ مجرموں کی آوازیں سن کر یا ان کی تصویریں دیکھ کر ان کے اندر پہنچ رہے تھے اور ان کی زبان سے جرم قبول کرا رہے تھے۔

ان کے سیکرٹ ایجنٹس دوسرے ممالک میں جا کر وہاں کے اہم راز چرایا کرتے تھے۔ اب وہ اپنے ہی ملک میں بیٹھ کر دوسرے ممالک کے اکابرین اور فوج کے اعلیٰ افسروں کے اندر پہنچ کر ان کے نہایت اہم ملکی اور فوجی راز معلوم کر رہے تھے اگر کسی دشمن ملک میں جانا ہوتا تو بھیس بدل کر ائرپورٹ اور بندرگاہوں کے افسران کے دماغوں میں گھس کر وہاں کے حساس اداروں میں پہنچ جاتے تھے۔

وہ مانتے تھے کہ ٹیلی پیتھی ان کے لیے ایک رحمت ہے۔ انہیں پلک جھپکنے سے پہلے دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچا دیتی ہے۔ یہ رحمت ان تک پورس اور شیوانی کے ذریعے پہنچی تھی اور ٹیلی پیتھی جاننے والے تھری جے کے تعاون سے انہوں نے ٹرانسفارمر مشین تیار کی تھی اور ان کے دماغوں سے یہ علم اپنے سراغ رسانوں کے اندر پہنچا رہے تھے۔ اتنے سارے احسانات کے باوجود انہوں نے شیوانی اور تھری جے کو اپنا قیدی بنا کر رکھا تھا۔ پورس، شیوانی کو رہائی دلا کر اپنے ساتھ لے گیا تھا اور تھری جے کو یقین دلایا تھا کہ انہیں پھر جلد ہی قید سے نکال لائے گا۔

انہوں نے تھری جے کے دماغوں کو دوبارہ تنویمی عمل کے ذریعے لاک کیا تھا اور ان تینوں جے کو اپنا غلام بنایا تھا۔ ایسے وقت پورس بھی ان کے دماغوں میں رہ کر لاک کیے جانے والے مخصوص لب و لہجوں کو ذہن نشین کر چکا تھا۔ وہاں کے کئی ایسے سراغ رساں تھے، جن کے اندر پورس وقت ضرورت جا سکتا تھا۔

اسکاٹ لینڈ کے اعلیٰ عہدے دار تھری جے کو غلام بنا کر مطمئن ہو گئے تھے۔ ان کے اپنے ٹیلی پیتھی جاننے والے سراغ رساں یوگا کے ماہر تھے۔ انہیں یقین تھا کہ پورس یا دوسرا کوئی دشمن ان کے اندر نہیں پہنچ سکے گا۔ وہ بڑے اطمینان سے منصوبے بنا رہے تھے اور ان پر عمل کر رہے تھے۔

ان کا سب سے اہم منصوبہ یہ تھا کہ وہ اپنے پڑوسی ملک فرانس میں ٹرانسفارمر مشین تیار نہ ہونے دیں۔ فرانس کے فوجی افسران نے مشین کی تیاری کو راز میں رکھا تھا لیکن وہ افسران یوگا کے ماہر نہیں تھے۔ اسکاٹ لینڈ یارڈ کے سراغ رسانوں نے ان کے اندر پہنچ کر معلوم کر لیا تھا کہ امریکا کا ایک باغی ٹیلی پیتھی جاننے والا وائزمین مشین کا نقشہ لے کر حکومت فرانس کی پناہ میں پہنچا ہوا ہے۔ وہ مشین کا ماہر مکینک بھی ہے۔ فرانس کے ماہر مکینک وائزمین کی رہنمائی میں وہ مشین تیار کر رہے ہیں۔

اگر وہ سراغ رساں ان افسران کے چور خیالات نہ پڑھتے، تب بھی وہ مشین راز میں نہ رہتی۔ وائزمین نے امریکا کی مخالفت میں ساری دنیا کے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو دس پراسرار امریکی ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے بارے میں مختصر سی معلومات فراہم کی تھیں۔ جواباً امریکی اکابرین نے کہا تھا کہ وائزمین مشین کا نقشہ چرا کر ان کے ملک سے فرار ہوا ہے اور فرانس میں مشین تیار کر رہا ہے۔

جم کاف کی ہلاکت کے بعد کئی بدنام زمانہ مجرم انڈر ورلڈ کے گاڈ فادر بننے کی کوششیں کرتے رہے پھر مسٹری مین کے ماتحت ٹیلی پیتھی جاننے والے کیری گرانٹ سے مغلوب ہو گئے۔ اسکاٹ لینڈ یارڈ والوں کا دوسرا منصوبہ یہ تھا کہ وہ اپنے علاقوں سے انڈر ورلڈ کی تمام سرگرمیوں کا خاتمہ کر دیں گے۔ ایسے وقت انہیں پتا چلا کہ خاتمہ ممکن نہیں ہے۔ ایک ٹیلی پیتھی جاننے والا کیری گرانٹ انڈر ورلڈ کے معاملات کو سنبھال رہا ہے۔ وہ جانتے تھے کہ زیر زمین ہونے والے جرائم کو بالکل ہی ختم نہیں کر سکیں گے لیکن کیری گرانٹ کو وہاں ہمیشہ حاوی نہیں رہنے دیں گے۔

سونیا نے پورس کو کیری گرانٹ کے بارے میں بہت کچھ بتا کر اس کے دماغ میں پہنچا دیا تھا۔ جب اس نے خیال خوانی کی تو اس وقت کیری گرانٹ اپنی محبوبہ سے رومانی گفتگو کر رہا تھا۔ اس کے خیالات نے بتایا کہ حسین محبوبہ کا نام انیتا ہے۔ آج اس سے پہلی ملاقات ہوئی ہے۔ وہ پہلے اپنی مردانہ ہت اور گفتگو سے اسے اپنی طرف مائل کرنا چاہتا تھا۔ ں کی صورت میں ٹیلی پیتھی کے ذریعے اسے اپنے زیر اثر سکتا تھا۔ وہ اس کے حسن و شباب اور اس کی اداؤں پر بری ح مرمٹا تھا۔

پورس نے انیتا کے خیالات پڑھے۔ وہ بہت مغرور ۔ اسے اپنے حسن و شباب پر بڑا ناز تھا۔ وہ عام حسیناؤں طرح بہت زیادہ دولت مند بننے کے لیے کسی امیر کبیر شخص ، شادی کرنا چاہتی تھی۔ کیری گرانٹ نے اس کے یہ یالات پڑھے تھے۔ اس لیے بڑے تکبر سے کہہ رہا تھا "میں دولت مند ہوں کہ تمہارے لیے ہوائی جہاز اور ہیلی کاپٹرز سکتا ہوں۔"

انیتا نے پورس کی مرضی کے مطابق کہا "میں دو بیڈ روم ایک ڈرائنگ روم والے اپارٹمنٹ میں رہتی ہوں۔ ائی جہاز اور ہیلی کاپٹرز کہاں رکھوں گی۔"

وہ ہنستے ہوئے بولا "کیا عقل سے پیدل ہو؟ اتنا نہیں جتیں کہ جو اتنی مہنگی چیزیں خرید سکتا ہے، کیا وہ تمہارے ایک محل نہیں خرید سکے گا۔ پرائیویٹ فلائنگ کمپنی کے ڈے اور ہیلی پیڈ پر تمہارے جہاز اور ہیلی کاپٹرز کھڑے یں گے۔"

"کیوں اتنی ڈینگیں مار رہے ہو؟ صورت سے تاش کے لام دکھائی دے رہے ہو۔ اس وقت تمہاری جیب میں پانچ رپونڈز بھی نہیں ہوں گے۔"

وہ مسکرا کر بولا "میں اپنی جیب میں رقم نہیں رکھتا۔ ب بھی ضرورت ہوتی ہے، میری جیب میں رقم پہنچ جاتی ہے۔ بولو ابھی کتنی رقم چاہتی ہو؟"

"فی الحال پانچ ہزار پونڈز دکھا دو پھر میں تمہیں جھوٹا بے ان نہیں سمجھوں گی۔"

اس نے خیال خوانی کی پرواز کی۔ پورس اس کے ساتھ کے ماتحت کے اندر پہنچ گیا وہ یوگا کا ماہر تھا۔ صرف اپنے ا کیری گرانٹ کی سوچ کی لہروں کو محسوس نہیں کرتا تھا۔ اس نے بھی اسی کا مخصوص لب و لہجہ اختیار کیا تھا۔ وہ نے ماتحت سے بولا "تم میرے قریب اسی گارڈن میں ہو۔ رے پاس کتنی رقم ہے؟"

"تقریباً ساڑھے سات ہزار پونڈز ہیں۔"

"پانچ منٹ کے اندر یہاں آ کر مجھے رقم دو پھر کہے سے چلے جاؤ۔"

وہ ماتحت گارڈن میں ایک جگہ بیٹھا ہوا تھا۔ حکم کی تعمیل لیے اٹھ کر جانے لگا۔ کیری گرانٹ دماغی طور پر حاضر ہو کر انیتا سے بولا "ابھی دو منٹ میں تمہاری مطلوبہ رقم میرے ہاتھوں میں آئے گی۔"

وہ حیرانی سے بولی "تعجب ہے۔ تم کہیں نہیں گئے۔ کسی سے رابطہ نہیں کیا۔ تمہارے پاس موبائل فون نہیں ہے پھر یہاں بیٹھے بیٹھے اتنی رقم کیسے آ جائے گی۔"

وہ فخر سے بولا "یہی تو میرا کمال ہے۔ رقم آ جائے تو حساب ضرور لگانا کہ ایک منٹ میں پانچ ہزار پونڈز حاصل کر سکتا ہوں تو تمہارے لیے چوبیس گھنٹوں میں کتنی دولت حاصل کروں گا۔ تم حساب کرتے کرتے تھک جاؤ گی۔"

وہ ماتحت آتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ کیری گرانٹ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے قریب آنے پر بولا "مجھے صرف پانچ ہزار دو اور یہاں سے جاؤ۔"

ماتحت کے تیور بدل گئے۔ وہ غرا کر بولا "پانچ ہزار؟ تم نے کبھی پانچ ہزار دیکھے ہیں؟"

یہ کہتے ہی اس نے کیری گرانٹ کو زوردار تھپڑ مارا۔ وہ ایک دم سے بوکھلا گیا۔ انیتا کے سامنے زبردست انسلٹ ہوئی تھی۔ وہ ماتحت کو جان سے مار ڈالنا چاہتا تھا۔ اس نے اس کے اندر پہنچ کر کہا "کتے! کمینے! میں ابھی تجھے دماغی مریض بنا دوں گا۔"

اس نے اس کے اندر زلزلہ پیدا کرنا چاہا لیکن پورس ماتحت پر قبضہ جما چکا تھا۔ وہ غصے سے بولا "گدھے کے بچے! میں اس ماتحت کے اندر مسٹری مین بول رہا ہوں۔ تم ایک حسینہ کو پھانسنے کے لیے اس کے سامنے ٹیلی پیتھی کا مظاہرہ کر رہے ہو اور ابھی اس کے اندر زلزلہ پیدا کرتے تو یہ یہاں تکلیف سے تڑپتے ہوئے تماشا بن جاتا۔"

یہ کہتے ہی ماتحت نے اسے دوسرا تھپڑ مار کر کہا "یہ ہیں دو ہزار پونڈز۔"

اس نے تیسرا، پھر چوتھا اور پھر پانچواں تھپڑ مار کر کہا "پانچ ہزار پورے ہو گئے۔"

وہ پانچ کا حساب پورا کر کے وہاں سے پلٹ کر چلا گیا۔ انیتا ہنستے ہوئے بولی "ایک منٹ میں پانچ طمانچے تو چوبیس گھنٹوں میں کتنے طمانچے ہوں گے۔ میں تو حساب کرتے کرتے تھک جاؤں گی۔"

وہ ہنستے ہنستے بے حال ہو رہی تھی۔ کیری گرانٹ غصے سے اس کی پٹائی کرنا چاہتا تھا۔ پورس نے اس کے اندر مسٹری مین کی حیثیت سے کہا "خبردار! اس پر ہاتھ اٹھاؤ گے تو یہ احتجاج کرتے ہوئے تمہیں تماشا بنا دے گی۔ عقل سے کام لو۔"

وہ بولا "باس! تم نے مجھے انڈر ورلڈ کا گارڈ فادر بنا کر شہرت کی بلندیوں پر پہنچا دیا مگر اس حسینہ کے سامنے طمانچے لگوا کر میرا سر شرم سے جھکا دیا ہے۔"

"میں نے تمہاری حماقت کی سزا تمہیں دی ہے۔ آئندہ سرعام ٹیلی پیتھی کا مظاہرہ کرو گے تو ہمیشہ کے لیے دماغی مریض بنا دوں گا۔"

وہ سر جھکا کر وہاں سے جانے لگا۔ انیتا' پورس کی مرضی سے اس کے پیچھے چلتے ہوئے بولی "مجھے چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو۔ میں تمہارے ساتھ چلوں گی۔"

وہ بولا "مجھ پر ہنسنے اور میرا مذاق اڑانے کے لیے اور کچھ رہ گیا ہے؟"

"مجھے افسوس ہے۔ اب نہیں ہنسوں گی۔ بائی دا وے وہ کون بد تمیز تھا؟"

"میرا باپ تھا۔ اس لیے میں طمانچے کھا کر خاموش رہا۔ ورنہ میں بہترین فائٹر ہوں۔ کوئی دوسرا ہوتا تو اس کی لاش گرا دیتا۔"

"اچھا تو تم نے اپنے باپ سے پانچ ہزار پونڈز مانگے تھے؟ اسے نہ دینا تھے' نہ دیتا اس طرح جوان بیٹے پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا۔"

وہ اس کے ساتھ کار میں آ کر بیٹھ گئی۔ وہ کار ڈرائیو کرتا ہوا بولا "ٹھیک ہے میرے ساتھ چلو۔ میرا شاندار بنگلا دیکھو۔ وہاں میرے آئرن سیف میں لاکھوں پونڈز اور ڈالرز پڑے رہتے ہیں۔ انہیں دیکھ کر تمہیں میری دولت مندی کا یقین آئے گا۔"

اس نے موبائل فون کے ذریعے ملازم سے کہا "میں اپنی ایک گیسٹ کے ساتھ آ رہا ہوں۔ لنچ ٹائم ہے۔ کھانا گرم کرو۔ ہم ایک گھنٹے میں پہنچ رہے ہیں۔"

اس نے فون بند کر دیا۔ انیتا نے پوچھا "تم کیا کرتے ہو؟ کیا بزنس مین ہو؟"

"ہاں۔ دنیا کے چند بڑے امپورٹرز اور ایکسپورٹرز میں سے ایک ہوں باہر کا مال اندر پہنچاتا ہوں اور اندر کا مال باہر نکال لاتا ہوں اور خوب کماتا ہوں۔"

"تم پھر ڈینگیں مار رہے ہو۔ کیا اپنی اوقات میں رہ کر نہیں بول سکتے؟"

"میری اوقات کیا ہے' یہ گھر چل کر دیکھو گی تو آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔"

"تمہاری باتوں اور حرکتوں سے اتنا یقین ہو گیا ہے کہ تم مجھے بہت چاہتے ہو۔ جھوٹ بول کر میرا دل جیتنے کی کوششیں کر رہے ہو۔"

"جب میں جھوٹا ہوں۔ میرا یقین نہیں ہے تو میرے ساتھ کیوں آ رہی ہو؟"

"لنچ ٹائم ہے۔ بھوک لگ رہی ہے۔ تمہارے گھر میں مال و دولت ہو یا نہ ہو کھانا ضرور ہو گا۔"

اس نے ایک شاندار بنگلے کے پورچ میں پہنچ کر کار روک دی۔ انیتا نے کہا۔

"واؤ! یہ تو بہت ہی عالی شان بنگلا ہے۔ بہت مہنگا لگتا ہے۔ کیا تمہارا اپنا ہے؟"

"تم کیا سمجھتی ہو' کیا میں دوسروں کے گھر میں رہتا ہوں۔ یہ میرا اپنا ہے کاغذات دیکھو گی؟"

وہ دونوں بنگلے کے اندر آئے۔ کیری گرانٹ نے ملازم سے پوچھا کھانا تیار ہے؟"

"یس سر! میں ابھی میز پر لگاتا ہوں۔"

وہ انیتا کے ساتھ بیڈ روم میں آیا۔ وہ بولی "یہ بنگلا' یہ بیڈ روم میرے خوابوں کی طرح خوبصورت ہے۔ مجھے یقین دلاؤ کہ تمہارا ہے پھر میں تمہاری ہو جاؤں گی۔"

وہ ایک سیف کے پاس آ کر اسے کھولتے ہوئے بولا "یہ مخصوص نمبروں کی ترتیب سے کھلتا ہے اور ان مخصوص نمبروں کو صرف میں ہی جانتا ہوں۔"

پھر اس نے انیتا کو دیکھ کر کہا "یہ سیف کھل چکا ہے۔ آؤ اسے اپنے ہاتھوں سے کھول کر دیکھو۔ شاید تم نے اتنی دولت اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھی ہو گی۔"

وہ سیف کے پاس آئی پھر ہاتھ بڑھا کر اس کے پٹ کو کھولا پھر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔ وہ بولا "میں تو نہیں دیکھ رہا ہوں۔ تم بتاؤ' یہ کتنی رقم ہو گی؟"

وہ اس کے سامنے آ کر چیختے ہوئے بولی "میں اس پتھر سے تمہارا سر توڑ دوں گی۔ یہ تم مجھے کیا دکھا رہے ہو؟ تم تو کسی پاگل سے بھی زیادہ پاگل ہو؟"

اس نے پلٹ کر کھلی ہوئی تجوری کو دیکھا پھر شدید حیرانی سے چیخ کر بولا "نہیں! یہ نہیں ہو سکتا یہاں پونڈز اور ڈالرز کی گڈیاں اوپر سے نیچے تک رکھی ہوئی تھیں۔ لاکھوں ڈالرز اور پونڈز تھے۔ یہ پتھر کہاں سے آ گئے؟"

"عقل پر پتھر پڑ جائیں تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ میں اچھی طرح سمجھ گئی ہوں۔ تمہیں سلاخوں کے پیچھے ہونا چاہیے مگر تمہیں کھلا چھوڑ دیا گیا ہے۔"

وہ سنجیدگی سے پریشان ہو کر سوچنے لگا "میں صبح یہاں نوٹوں کی گڈیاں دیکھ کر گیا تھا۔ ان کی جگہ پتھر کیسے آ گئے؟ کیا

...کے وقت ڈاکو آئے تھے؟"

ڈاکو اتنی تکلیف نہ کرتے کہ تجوری خالی کرنے کے بعد ...ے چھوٹے بڑے پتھر لا کر وہاں بھر دیتے اور وہ جادو کو ...مانتا تھا۔ اس نے سوچا "کیا ایسا ٹیلی پیتھی کے ذریعے کیا ...ہے؟ ہو سکتا ہے' کسی نے میرے ملازم کو آلہ کار بنا کر ایسا ...ہو؟"

لیکن کوئی ٹیلی پیتھی جاننے والا براہِ راست مجھ سے ...کرے گا۔ میرے دماغ میں گھسنے کے لیے مجھے نقصان ...ئے گا۔ جب وہ میرے گھر میں گھس سکتا ہے تو میرے ...م کو آلہ کار بنا کر مجھے اپنا معمول اور محکوم بھی بنا سکتا ہے ...ایک تجوری کی ہی نہیں' پورے انڈر ورلڈ کی دولت ...ل کر سکتا ہے۔

وہ اپنا شبہ دور کرنا چاہتا تھا۔ اس نے ملازم کے خیالات ...ے۔ پورس نے ملازم کو یہ سوچنے نہیں دیا کہ وہ پندرہ منٹ ...یہ بیڈ سیف کھول کر نوٹوں کی گڈیاں نکال کر انہیں ایک اسٹور ...م میں رکھ چکا تھا پھر باہر سے چھوٹے بڑے پتھر لا کر تجوری ...بھر دیے تھے۔ اس نے یہ سب کچھ غائب دماغ رہ کر کیا ...

پورس نے اس سیف کو کھولنے کے مخصوص نمبر کیری ...رانٹ کے چور خیالات سے معلوم کیے تھے۔ ملازم نے اس ...رضی سے کہا "میں صاحب کا فون اٹینڈ کرنے کے بعد کچن ...چلا گیا تھا۔ اب تک وہاں مصروف رہا تھا۔ بنگلے کے کسی ...رے میں جانے کا وقت نہیں ملا۔"

اس بنگلے میں دوسرا ملازم نہیں تھا۔ کیری گرانٹ کو ...ن کرنا پڑا کہ ٹیلی پیتھی کے ذریعے ڈکیتی نہیں کی گئی ہے۔ وہ ...سمجھنے سے قاصر تھا کہ دن کے وقت ملازم کی موجودگی میں ...نے تجوری صاف کی ہے؟ اسے اچھی طرح یاد ہے کہ ...اس تجوری میں نوٹ بھرے ہوئے تھے؟

اس نے جھنجلا کر سوچا "مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ میں ...نہیں ہوں میری یادداشت کمزور نہیں ہے۔ میں ایک ...ی دماغ رکھتا ہوں۔ اسی لیے مجھے گاڈ فادر بنایا گیا ہے۔ یہ ...کا معاملہ تشویشناک ہے۔ مجھے مسٹری مین کو اس معاملے ...آگاہ کرنا ہو گا۔"

وہ مسٹری مین سے رابطہ کرنا چاہتا تھا۔ پورس نے اسے ...کرنے نہیں دیا۔ وہ سوچتا ہوا بیڈ پر آ کر بیٹھ گیا۔ انیتا اسے ...وشی سے دیکھ رہی تھی۔ ہمدردی سے بولی "آرام سے ...جاؤ' تمہیں ڈاکٹر سے کنسلٹ کرنا چاہیے۔ کیا ڈاکٹر کو ...کروں؟"

"نہیں۔ پلیز مجھے تنہا چھوڑ دو۔ ملازم نے میز پر کھانا لگایا ہو گا۔ جا کر کھاؤ پھر جس چیز کی ضرورت ہو' یہاں سے اٹھا کر لے جاؤ۔ افسوس میرے پاس نقد رقم نہیں رہی ہے۔"

اسے بھوک لگ رہی تھی۔ وہ کھانے کے لیے چلی گئی۔ پورس نے اسے بیڈ پر لٹایا۔ پھر خیال خوانی سے تھپک تھپک کر سلا دیا۔ اس پر مختصر سا تنویمی عمل کرنے لگا۔ اس نے کہا "تم بدستور مسٹری مین کے ماتحت رہو گے لیکن لاشعوری طور پر میرے معمول اور محکوم رہو گے۔ میرا لب و لہجہ سنتے ہی میرے احکامات کی تعمیل کرنے لگو گے۔"

وہ سحر زدہ ہو چکا تھا۔ اس نے کہا "میں لاشعوری طور پر تمہارا معمول اور محکوم بن کر رہوں گا۔"

پورس نے حکم دیا "جو کچھ میرے اور تمہارے درمیان ہوتا رہے گا' تم اسے مسٹری مین کی موجودگی میں بھول جایا کرو گے۔ تمہیں اس کی موجودگی میں یاد نہیں آئے گا کہ میرے بھی معمول بن کر رہتے ہو۔ انڈر اسٹینڈ؟"

"یس۔ ابھی جو کچھ ہو رہا ہے اور بعد میں جو کچھ ہوتا رہے گا۔ وہ ساری باتیں اور سارے واقعات مسٹری مین کی موجودگی میں بھول جایا کروں گا۔"

"شاباش! اب تنویمی نیند سوتے رہو۔"

پورس اسے چھوڑ کر انیتا کے پاس آیا۔ وہ پیٹ بھر کر کھا چکی تھی اور وہاں سے جانا چاہتی تھی۔ اس نے پورس کی مرضی سے جماہی لی۔ خیال پیدا ہوا کھانے کے بعد ذرا لیٹنا چاہیے۔ ذرا آرام کرنے کے بعد جانا چاہیے۔

وہ کیری گرانٹ کے پاس آ کر بستر پر لیٹ گئی پارس نے اسے بھی سلا دیا۔ ملازم کو غائب دماغ بنا کر تجوری سے پتھر نکلوا کر باہر پھینکے پھر اسٹور روم میں چھپائی ہوئی نوٹوں کی گڈیاں واپس ان کی جگہ پہنچا دیں۔ اس کے بعد دماغی طور پر اپنی جگہ حاضر ہو گیا۔

وہ پانچ ماہ پہلے شیوانی کے ساتھ اٹلی کے شہر روم میں تھا۔ وہاں دشمنوں نے شیوانی کو اغوا کیا تھا۔ پورس نے جوابی کارروائی کی تھی اور بائرن ٹوڈ کے دو اہم ٹیلی پیتھی جاننے والے سائرن اور آندرے کو موت کی نیند سلا دیا تھا۔ اس کے بعد وہ شیوانی کو لے کر یورپ کے مختلف شہروں میں تفریح کرتا رہا تھا۔ شیوانی پورے دنوں سے تھی۔ لیڈی ڈاکٹر نے کہا تھا' وہ آج رات یا کل صبح تک بچے کو جنم دے گی۔ وہ خوش تھی۔ صحت مند تھی۔ الٹرا ساؤنڈ کی رپورٹ کے مطابق بچہ بھی صحت مند تھا۔ فکر کی بات نہیں تھی۔ زچگی نارمل ہونے والی تھی۔

قدرتی حالات موافق نہ ہوں تو زیادہ فکر نہیں ہوتی۔ ان حالات سے کسی نہ کسی طرح گزرنا ہی پڑتا ہے لیکن دنیادی حالات سے گزرنے کے لیے ٹھوس تدابیر پر عمل کرنا لازمی ہوتا ہے۔ وہ اٹلی میں عارضی طور پر دشمنوں سے غافل ہوگئے تھے۔ اس لیے دشمنوں نے شیوانی کو اغوا کرنے کا موقع حاصل کرلیا تھا۔ اب وہ محتاط رہنے لگے تھے۔ بابا صاحب کے ادارے کے چند ٹیلی پیتھی جاننے والے خیال خوانی کے ذریعے ان کی نگرانی کرتے رہتے تھے۔

شیوانی کی زچگی قاہرہ کے ایک اسپتال میں ہونے والی تھی۔ وہ دریائے نیل کے ساحل پر ایک خوبصورت سے بنگلے میں رہ رہے تھے۔ شام کو شیوانی اسپتال میں داخل ہونے والی تھی۔ یہ توقع تھی کہ صبح تک ماں بن جائے گی۔ ابھی وہ اپنے بنگلے کے بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔ پورس کو دماغی طور پر حاضر ہوتے دیکھ کر بولی "اتنی دیر تک خیال خوانی نہ کیا کرو۔ میں تمہاری موجودگی میں بھی تنہائی محسوس کرنے لگتی ہوں۔"

وہ بولا "میں تقریباً نو ماہ سے تمہارے ساتھ ہوں۔ تمہیں اسکاٹ لینڈیارڈ والوں کی قید سے رہائی دلانے کے بعد میں نے پھر کسی اہم معاملہ میں خود کو مصروف نہیں رکھا ہے۔ وہ بیچارے تھری جے اب تک وہاں قیدی بنے ہوئے ہیں۔ انہیں بھی جلد رہائی دلانے کے سلسلے میں تسلیاں دے رہا ہوں لیکن عملی طور پر کچھ نہیں کررہا ہوں۔"

"میں نے کچھ کرنے کے لیے منع نہیں کیا ہے مگر ایسی حالت میں مجھے زیادہ دیر تنہا نہ چھوڑا کرو۔ میرے دل میں عجیب عجیب سے خیالات آتے ہیں۔ گھبراہٹ سی ہونے لگتی ہے۔"

"تم بڑی دلیری سے عملی زندگی گزارتی آئی ہو۔ دشمن حالات کا مقابلہ کرتی رہی ہو۔ بڑی بڑی کامیابیاں حاصل کرتی رہی ہو۔ تعجب ہے' اندر کی گھبراہٹ پر قابو نہیں پارہی ہو۔ تم ضرور الٹی سیدھی باتیں [illegible] رہتی ہو۔"

وہ اس کا ہاتھ تھام کر [illegible] "مجھے ڈراؤنے خواب آتے ہیں۔ خواب دیکھنا یا نہ دیکھنا میرے بس کی بات نہیں ہے۔ کل رات میں نے دیکھا کہ تم سے دور ہوتی جارہی ہوں۔"

"تم وہمی ہوگئی ہو۔ تمہاری وہ مستقل مزاجی اور قوت ارادی کیا ہوئی؟ ایسے وقت قوت ارادی سے منفی خیالات کو ذہن سے نکالتی رہا کرو۔"

"آج رات میرے ساتھ اسپتال میں رہو گے نا؟"

"زچہ خانے میں شوہر کو جانے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ میں اسپتال کے ویٹنگ روم میں رہتے ہوئے خیال خوانی کے ذریعے تمہارے اندر موجود رہوں گا۔"

"مجھے یہی سوچ کر حوصلہ ملتا ہے کہ ایسے وقت تم میرے اندر موجود رہو گے۔"

"صرف اتنا ہی نہیں' میں تمہیں غائب دماغ بناتا رہوں گا۔ تمہیں پتا ہی نہیں چلے گا کہ کن تکالیف سے گزر رہی ہو۔"

وہ خوش ہوکر بولی "بے شک یہ ٹیلی پیتھی واقعی بڑی مفید شے ہے۔ یہ میری خوش نصیبی ہے کہ مجھے خیال خوانی کرنے والا اور درد کی دوا کرنے والا جیون ساتھی ملا ہے۔"

"اب تمہیں مطمئن رہنا چاہیے۔ مجھے کچھ دیر خیال خوانی کرنے دو۔ انگلینڈ' اسکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ میں حالات بدل رہے ہیں۔ وہاں انڈر ورلڈ میں ایک پراسرار ٹیلی پیتھی جاننے والا مسٹری مین حکومت کررہا ہے۔ ممانے مجھے اس کے ماتحت کیری گرانٹ کے دماغ میں پہنچایا ہے۔ میں اس کے ذریعے مسٹری مین تک پہنچنے کی کوشش کروں گا اور اب وقت آگیا ہے کہ تھری جے کو قید سے رہائی دلا کر اسکاٹ لینڈ یارڈ کے سراغرسانوں کے لیے مشکلات پیدا کی جائیں۔ وہ ٹیلی پیتھی جاننے والے سراغرساں انڈر ورلڈ میں حکومت کرنے کے لیے مسٹری مین سے ٹکرا رہے ہیں۔ مجھے ان کے جھگڑوں سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔"

وہ پورس کے سینے پر سر رکھ کر بولی "تم میری وجہ سے کئی معاملات پر پوری توجہ نہیں دے رہے ہو۔ میں تمہیں خیال خوانی سے نہیں روکوں گی۔ تم جاؤ اور شام تک خیال خوانی کرتے رہو۔ شام کو ہمیں اسپتال جانا ہے۔"

اس نے شیوانی کو پیار سے الگ کیا۔ اسے بیڈ پر لٹایا پھر اس کے قریب لیٹ کر خیال خوانی کی پرواز کرنے لگا۔

انیتا لنچ کے بعد کیری گرانٹ کے پاس آکر سوگئی تھی۔ دو گھنٹے کے بعد اس کی آنکھ کھل گئی۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی پھر اس نے ایک انگڑائی لیتے ہوئے ایک طرف دیکھا تو کھلے ہوئے سیف پر نظر پڑتے ہی چونک گئی۔ اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا۔ جس تجوری میں پتھر بھرے ہوئے تھے' وہاں نوٹوں کی گڈیاں اوپر سے نیچے تک دکھائی دے رہی تھیں۔

وہ بیڈ سے اچھلی اور دوڑتے ہوئے سیف کے پاس پہنچی۔ سیف میں ہاتھ ڈال کر بڑے نوٹوں کی ایک ایک گڈی اٹھا کر غور سے دیکھتے ہوئے یقین کرنے لگی کہ تمام نوٹ اصلی ہیں اور وہ نوٹ ہی ہیں۔ پتھر نہیں ہیں۔ اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ تمام پتھر کرنسی نوٹ کیسے بن گئے ہیں؟

وہ پھر دوڑتے ہوئے بیڈ کے پاس آئی۔ کیری گرانٹ کو

جھنجوڑتی ہوئی بولی "اے اٹھو! جو سوتا ہے' وہ کھوتا ہے مگر تم کھوتے نہیں ہو۔ تمہاری تقدیر چمک گئی ہے۔ پتھر سونا بن گیا ہے۔"

یوں جھنجوڑنے کے باعث وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ بیٹھتے ہی تجوری کی طرف نظر گئی۔ اسے حیرانی نہیں ہوئی۔ وہ بھول گیا تھا کہ پہلے تجوری میں پتھر بھرے ہوئے تھے۔ وہ بولا "او گاڈ! میں سونے سے پہلے سیف کو بند کرنا بھول گیا تھا۔ پتا نہیں کیسے بے وقت نیند آگئی تھی۔"

وہ بیڈ سے اتر کر سیف بند کرنے آیا۔ انیتا اس کے پیچھے آتے ہوئے بولی "تم سچ کہہ رہے تھے۔ میں تمہیں جھوٹا سمجھ رہی تھی۔ مجھے یہاں دولت نظر نہیں آئی۔ پتھر ہی پتھر دکھائی دے رہے تھے۔ مجھے ایک نوٹ دو۔ میں ہاتھ میں لے کر پھر یقین کرنا چاہتی ہوں۔ کبھی کبھی آنکھوں سے دیکھ کر بھی یقین نہیں آتا۔"

اس نے بڑے نوٹوں کی ایک گڈی اسے دے کر سیف کو بند کیا پھر کہا "اسے گنتی رہو اور دیکھتی رہو۔ یقین ہوجائے تو بیڈ پر چلی آنا۔"

وہ خوش ہوکر بیڈ کے پاس آئی۔ اس نے گڈی کو کھول کر اس کے تمام نوٹ بستر پر بکھیر دیے پھر ہنستے ہوئے نوٹوں کے بچھونے پر چاروں شانے چت ہوگئی۔

پورس تھری جے کے پاس پہنچ گیا۔ جے کافو' جے فلو اور جے سامو کو اسکاٹ لینڈ کے تین الگ الگ بنگلوں میں قید کیا گیا تھا۔ ان تین بنگلوں کے اندر اور باہر یوگا جاننے والے مسلح گارڈز دن رات پہرا دیتے رہتے تھے۔ ان تینوں پر تنویمی عمل کرکے انہیں معمول بنایا گیا تھا۔ وہ تینوں ان کے حکم کے بغیر ایک دوسرے کے دماغ میں نہیں جاسکتے تھے۔ وہ ہمیشہ سے آپس میں گہرے دوست رہے تھے۔ اب اتنے مجبور ہوگئے تھے کہ محبت سے ایک دوسرے کی خیریت معلوم نہیں کرسکتے تھے۔

پورس جے کافو کے اندر پہنچ کر اس کے خیالات پڑھنے لگا۔ وہ پریشان ہوکر سوچ رہا تھا "میں کیا کروں؟ یہاں سے فرار ہونے کی کوئی صورت نہیں ہے۔ ہمیں اس بری طرح شکنجے میں رکھا گیا ہے کہ ہم تینوں دوست ایک دوسرے سے خیال خوانی کے ذریعے بھی بات نہیں کرسکتے ہیں۔ اسکاٹ لینڈ کے نئے ٹیلی پیتھی جاننے والے عامل اور حاکم بن کر ہم پر حاوی رہتے ہیں ہم ان کے غلام بن کر رہ گئے ہیں۔"

پورس اس کے اندر [illegible] کر سے تسلیاں دے سکتا تھا لیکن یہ سمجھتا تھا کہ اسکاٹ لینڈ کا کوئی نہ کوئی ٹیلی پیتھی جاننے والا سراغرساں اس کے اندر موجود رہتا ہوگا۔ اس نے جے کافو کو مخاطب نہیں کیا۔ اس کے بعد جے فلو اور جے سامو کے اندر بھی جاکر خاموشی سے ان کے خیالات پڑھتا رہا پھر وہ وہاں کے ڈائریکٹر جنرل کے پاس پہنچ گیا۔

وہ بند کمرے میں چند اہم اور اعلیٰ افسران کے ساتھ بیٹھا ہوا ایک اہم معاملے پر بحث کررہا تھا۔ ان تمام اعلیٰ افسران کو ہپناٹائز کرکے ان کے دماغوں کو لاک کردیا گیا تھا۔ انہوں نے اپنے ایک نہایت ذہین اور تجربہ کار ٹیلی پیتھی جاننے والے سراغرساں مارشل ٹی ٹو کو ٹیلی پیتھی کے شعبہ میں ہیڈ آف دی ڈپارٹمنٹ بنایا تھا۔ صرف مارشل ٹی ٹو ہی اپنے اہم اعلیٰ افسران کے اندر رہ کر ان کی نگرانی کرتا رہتا تھا اور وہاں کے تمام اہم معاملات میں شریک رہتا تھا۔ اس وقت بھی وہاں ان کے درمیان خیال خوانی کے ذریعے موجود تھا۔ وہاں نئے ٹیلی پیتھی جاننے والے پیدا ہونے لگے۔ اسکاٹ لینڈیارڈ کے ڈی جی نے کہا "ان نئے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے نام اور پتے معلوم کرنا چاہیے۔ ہمارے سراغرساں اگر کوشش کریں تو ان سب کے اندر پہنچ سکتے ہیں۔"

دوسرے افسر نے کہا "ان کے اندر پہنچنے کے لیے ضروری ہے کہ ان کی کمزوریاں معلوم کی جائیں۔ ہمارے ٹیلی پیتھی جاننے والے وہاں کے اکابرین اور فوج کے اعلیٰ افسروں کے دماغوں میں پہنچ رہے ہیں لیکن خاص افسران کے دماغوں کو لاک کردیا گیا ہے۔"

مارشل ٹی ٹو نے کہا "اصل کارنامہ یہی ہوتا ہے کہ جن کے دماغوں میں جگہ نہیں ملتی' ان دماغوں میں سرنگ بنائی جائے۔ ہمارے کمانڈر سے کہا جائے کہ وہ اپنے ماتحت ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو اس سلسلے میں گائیڈ کرے۔"

ایک اور ذہین تجربہ کار ٹیلی پیتھی جاننے والے سراغرساں کو تمام ٹیلی پیتھی جاننے والوں کا گائیڈ یا کمانڈر بنایا گیا تھا۔ اسے کمانڈر ہائیڈ کہا جاتا تھا۔ اس نے کہا "میں اسی لائن آف ایکشن پر کام کررہا ہوں لیکن ہم جن کی کمزوریاں معلوم کریں گے' انہیں اسی لمحہ میں ٹریپ کرنے کے لیے ہمارا وہاں موجود رہنا ضروری ہے۔ ایسے وقت اپنے آلہ کاروں سے کام نہیں لیا جاسکتا۔"

ڈی جی نے کہا "ہم نہیں چاہتے کہ ہمارے ٹیلی پیتھی جاننے والے اس ادارے سے باہر جائیں۔ باہر جانے والوں کو اکثر ٹریپ کرلیا جاتا ہے۔ یا چھپ کر گولی ماردی جاتی ہے۔ ہم اپنے ایک بھی ٹیلی پیتھی جاننے والے کو کھونا نہیں چاہتے۔"

کمانڈر ہائیڈ نے کہا "بہت بڑی کامیابیاں حاصل کرنے کے لیے بہت بڑا خطرہ مول لینا پڑتا ہے۔ کچھ قربانیاں دینی پڑتی ہے۔ ہم اپنی چار دیواری میں بیٹھ کر بڑے بڑے میدان نہیں جیت سکیں گے۔ میں اپنے چار قابل اعتماد ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو فرانس بھیجنا چاہتا ہوں۔ وہ وہاں بڑی رازداری سے کام کریں گے۔ کبھی خود کو ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی حیثیت سے ظاہر نہیں کریں گے۔"

مارشل ٹی ٹو نے کہا "بے شک نو رسک نو گیم۔ خطرہ مول لیے بغیر جاسوسی کارنامے انجام نہیں دیے جاسکتے۔ میں مسٹر ہائیڈ کی تائید کرتا ہوں۔"

دوسرے دو عہدیداروں نے بھی تائید کی۔ ڈی جی نے کہا "ٹھیک ہے۔ ہم رسک لیں گے۔ تم اپنے چار قابل اعتماد ماتحتوں کو جب چاہو فرانس بھیج سکتے ہو۔"

بابا صاحب کے ادارے سے کچھ سوچ سمجھ کر ہی مشین کے نقشے دوسرے ملکوں میں پہنچائے جارہے تھے۔ ہم نے یہ طے کیا تھا کہ جہاں بھی ٹرانسفارمر مشین کے ذریعے نئے ٹیلی پیتھی جاننے والے پیدا کیے جائیں گے' وہاں ہم اور ہمارے ماتحت ان کے دماغوں میں جگہ بناتے رہیں گے۔ اب تک جہاں بھی مشین تیار کی گئی تھیں' ہم وہاں کے تمام خیال خوانی کرنے کے اندر گھسے ہوئے تھے۔ صرف امریکا میں جو مشین تیار کی گئی تھی' اس سے ہم بے خبر رہے تھے۔ ہمیں بہت بعد میں معلوم ہوا تھا کہ انہوں نے دس ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو کہیں زیر زمین چھپا کر رکھا ہے اور نہ جانے کتنے خیال خوانی کرنے والے پیدا کرچکے تھے۔

وہاں کے حالات معلوم کرنے اور وہاں کے معاملات سے نمٹنے کے لیے ثانی کو بھیجا گیا تھا۔ اس کا ذکر آئندہ ہونے والا ہے۔ فی الحال پورس کا ذکر ہے۔ وہ بابا صاحب کی پلاننگ کے مطابق اسکاٹ لینڈ یارڈ کے ٹیلی پیتھی جاننے والے سراغرسانوں کے اندر اس وقت سے جگہ بناتا رہا تھا' جب وہ یہ علم سیکھنے کے لیے مشین سے گزرتے رہے تھے۔ پارس نے بھی روس اور اسرائیل میں یہی کیا تھا۔ اب پورس اسکاٹ لینڈ کے سراغرسانوں کے اندر رہ کر فرانس کے نئے خیال خوانی کرنے والوں کے اندر پہنچنا چاہتا تھا۔ اس مقصد کے لیے اب تھری جے کی رہائی لازمی ہوگئی تھی۔

اس نے کمانڈر ہائیڈ کے خیالات سے ان چار ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے نام معلوم کیے پھر ان میں سے تین کے اندر پہنچ کر مختصر سا تنویمی عمل کیا۔ ان کے دماغوں میں یہ بات نقش کی کہ جب وہ مخصوص سگنل ان کے اندر پہنچائے گا تو وہ اپنا لب و لہجہ بھول جائیں گے اور تھری جے کے لہجے میں سوچنے اور بولنے لگیں گے۔

اسی طرح اس نے جے کافو' جے فلو اور جے ساموکے دماغوں میں ان تین سراغرسانوں کے لب و لہجوں کو نقش کیا اور حکم دیا کہ جب وہ ان کے اندر مخصوص سگنل پہنچائے گا تو وہ اپنا لب و لہجہ بھول کر ان سراغرسانوں کے انداز میں سوچنے اور بولنے لگیں گے۔

ان تینوں کے بنگلوز کے اندر اور باہر جتنے یوگا جاننے والے مسلح گارڈز تھے۔ ان کے دماغوں میں ایک ٹیلی پیتھی جاننے والا سراغرساں مخصوص لب و لہجہ کے ذریعے آکر یہ معلوم کرتا رہتا تھا کہ وہ سب ڈیوٹی کے دوران میں مستعد ہیں یا نہیں؟

پورس نے ان تھری جے کو یوگا جاننے والے مسلح گارڈز کے اندر پہنچایا انہیں تاکید کی کہ وقت ضرورت وہ ان کے دماغوں میں گھس کر فرار کا راستہ بنائیں گے۔ انہیں اس طرح ٹریپ کریں گے کہ اسکاٹ لینڈ والوں کو کسی طرح کا شبہ نہیں ہوگا۔

ایک پائلٹ کو یہ ذمّے داری دی گئی تھی کہ وہ آدھی رات کے بعد ان چار سراغرسانوں کو وہاں سے لے کر فرانس کے ایک ساحلی علاقہ میں پہنچائے گا۔ ایک اعلیٰ عہدیدار اس پائلٹ سے فون کے ذریعے گفتگو کررہا تھا۔ پورس اس کے اندر موجود تھا۔ اس نے اس عہدیدار کے چور خیالات نہیں پڑھے تھے۔ وہ ریسیور رکھ کر اپنے دفتر کا ایک ضروری کام کرنے لگا تو وہ اس کے خیالات پڑھنے میں مصروف ہوگیا۔

اس وقت اس نے اس عہدیدار کے اندر ایک اجنبی کی آواز سنی۔ وہ کہہ رہا تھا "میں نے پائلٹ کے دماغ میں جگہ بنالی ہے لیکن میں مارشل ٹی ٹو اور کمانڈر ہائیڈ کے دماغوں میں پہنچنا چاہتا ہوں۔ میں نے تمہیں سمجھایا تھا کہ ان کی کھانے پینے کی کسی چیز میں اعصابی کمزوری کی دوا ملاؤ مگر اتنا سا کام تم نے ابھی تک نہیں کیا ہے۔"

وہ بولا "اس میں وقت لگے گا۔ وہ دونوں گھریلو زندگی نہیں گزارتے ہیں۔ ان کے بیوی بچے ہوتے تو ان کے ذریعے ان کے کھانے میں کچھ ملایا جاسکتا تھا۔ اب ایسا کسی گیٹ ٹو گیدر پارٹی میں کیا جاسکتا ہے۔"

"جب تک تمہیں ایسا موقع نہ ملے' تم دوسرے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو اعصابی کمزوریوں میں مبتلا کرسکتے ہو۔"

"میں ایسا کررہا ہوں۔ میں نے آج رات دو ٹیلی پیتھی جاننے والے سراغرسانوں کو اپنے گھر میں ڈنر کے لیے بلایا ہے۔ وہ دونوں کمزوری میں مبتلا ہو کر بستر پر پڑے رہیں گے۔ تم آکر انہیں سنبھالو گے مجھ پر کسی کو شبہ نہیں ہونا چاہیے۔"

"ٹھیک ہے۔ میں پھر آؤں گا۔ میری آمد تک بھول جاؤ کہ تم میرے معمول ہو۔ تمہارے ڈنر کے وقت آؤں گا۔ تم ان دونوں کو ضرور شریک کروگے۔"

وہ چلا گیا۔ پورس نے اس کے خیالات سے معلوم کیا کہ اس کے جاتے ہی وہ اس اجنبی ٹیلی پیتھی جاننے والے کو بھول گیا ہے۔ اس کے اپنے اسکاٹ لینڈ کے سراغرساں بھی اس کے چور خیالات پڑھ کر یہ معلوم نہیں کرسکتے تھے کہ اس کے اندر کوئی اجنبی ٹیلی پیتھی جاننے والا آیا کرتا ہے پورس سوچنے لگا' وہ کون ہوسکتا ہے؟

اس نے پارس کو مخاطب کیا۔ اس نے پوچھا "کیسے ہو؟ شیوانی خیریت سے ہے؟"

"ہم دونوں خیریت سے ہیں۔ قاہرہ کے وقت کے مطابق وہ کل صبح تک ماں بن جائے گی۔ میں باپ کہلانے لگوں گا اور تم چچا جان!"

"مبارک ہو۔ شیوانی کے ساتھ بہت لمبا عرصہ گزار رہے ہو۔ جب کہ یہ ہم دونوں کے مزاج کے خلاف ہے۔ ہم یکسانیت سے اکتا جاتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے شیوانی بھابی کچھ زیادہ ہی پرکشش ہے۔ اس کا جادو سر چڑھ کر بول رہا ہے۔ کیا بچے کی پیدائش کے بعد چولہا ہانڈی سنبھالو گے؟"

"یار! کیوں طعنے دے رہے ہو۔ میں جناب تبریزی کی ہدایات پر عمل کررہا ہوں۔ انہوں نے کہا تھا کہ شیوانی کی زچگی تک مجھے اس کے ساتھ رہنا چاہیے۔ اس کے بعد شیوانی کو ادارے میں بلایا جائے گا۔ تم اپنی سناؤ۔ پچھلی بار کرونا سے رومانس ہورہا تھا۔ اب کون ہے؟"

"کوئی نہیں ہے اور نہ ہی کسی سے رومانس کا ارادہ ہے۔ کرونا زبردست ہے۔ دل سے لگی ہوئی ہے۔ میری قسمت بھی عجیب ہے۔ بہت عرصہ پہلے الپا سے محبت ہوئی تھی تو وہ بھی دل میں سما گئی تھی مگر وہ کتنی مغرور اور خود غرض ہے۔ یہ سب ہی جانتے ہیں۔ کرونا بھی اس کی ڈپلیکیٹ ہے۔ اسی کی طرح کٹر یہودی اور خود غرض۔ میں اس سے شادی کرنے اور بچے پیدا کرنے کی غلطی نہیں کروں گا۔ وہ جب تک دوست بن کر رہے گی' میں دوستی نبھاؤں گا مجھے نقصان پہنچانا چاہے گی تو الپا کی طرح مسائل اور مصائب میں مبتلا ہوتی رہے گی۔ بہرحال یہ بتاؤ' میری یاد کیسے آگئی؟"

"میں نے اسکاٹ لینڈ یارڈ کے ایک عہدیدار کے اندر ایک اجنبی ٹیلی پیتھی جاننے والے کی باتیں سنی ہیں۔ میں تمہیں اس کا لب و لہجہ سنا رہا ہوں۔"

پورس نے اس کے لب و لہجہ کی نقل کی۔ پارس نے کہا "یہ لب و لہجہ میرے لیے بھی نیا اور میرے لیے بھی اجنبی ہے۔ ثانی اور پاپا وغیرہ سے پوچھو۔"

پورس نے سونیا سے رابطہ کیا "ہائے مما! میں پورس بول رہا ہوں۔"

وہ بولی "ہائے میری جان! میرے بیٹے! شیوانی کیسی ہے؟"

"خیریت سے ہے۔ صبح اس کے ماں بننے کی خوشخبری سناؤں گا۔ کیا آپ اس لب و لہجے کے ٹیلی پیتھی جاننے والے کو جانتی ہیں؟"

اس نے سونیا کو وہ لب و لہجہ سنایا۔ وہ بولی "یہ کوئی نیا ٹیلی پیتھی جاننے والا ہے۔ ہم تقریباً تمام دوستوں اور دشمنوں کے لب و لہجوں سے واقف ہیں۔ فی الحال جو بھی نیا ٹیلی پیتھی جاننے والا ہماری معلومات کے احاطے میں آئے گا' وہ امریکی ہوگا۔ یہ لوگ بہت پر اسرار رہنے کی کوششیں کررہے ہیں مگر اتنا تو معلوم ہوچکا ہے کہ دس خیال خوانی کرنے والوں کو انڈر گراؤنڈ رکھا گیا ہے۔ ہمیں وقت ملے گا تو زمین کھود کر انہیں باہر نکال لائیں گے۔"

"شکریہ مما! اتنی معلومات کافی ہیں میں اس اجنبی سے نمٹ لوں گا۔"

وہ دماغی طور پر حاضر ہوگیا۔ شام ہوچکی تھی۔ شیوانی اسپتال جانے کے لیے تیار ہورہی تھی۔ وہ بھی لباس تبدیل کرتے ہوئے بولا "اللہ نے چاہا تو بالکل نارمل ڈیلوری ہوگی۔ تمہیں پہلی بار ماں بننے کی مسرتیں حاصل ہوں گی۔"

"تمہارے لیے تو باپ بننے کی خوشی نئی نہیں ہوگی۔ پتا نہیں ماضی میں کتنے بچوں کے باپ بن چکے ہو۔ کیا وہ بچے تمہیں یاد ہیں۔"

"وہ زندہ ہوتے تو یاد رہتے۔ اللہ نے چاہا تو تم سے ہونے والا بیٹا سلامت رہے گا۔ تم دیکھ رہی ہو کہ میں اسی بچے کی حفاظت اور سلامتی کے لیے دن رات تمہارے ساتھ رہتا ہوں۔"

"میں جانتی ہوں۔ تم مجھ پر اور ہونے والے بچے پر بہت توجہ دے رہے ہو۔ اب اسپتال پہنچ کر تمہیں ساری دنیا کو بھولنا ہوگا۔ تم صرف میرے دماغ میں رہو گے۔"

وہ دونوں کار میں بیٹھ کر اسپتال کی جانے لگے۔ پورس نے کہا "میں تھری جے اور اسکاٹ لینڈ یارڈ کے معاملات میں ملوث ہوگیا ہوں۔ ان معاملات سے پوری طرح نمٹنا ہوگا پھر

وہاں ایک امریکی ٹیلی پیتھی جاننے والا مداخلت کر رہا ہے.... مجھے اس کے اندر پہنچنے کا راستہ بھی تلاش کرنا ہے۔ ان کے علاوہ مسٹری مین اور کیری گرانٹ پر بھی توجہ دینی ہے۔"

"تم بیک وقت اتنی ساری مصروفیات میں کیوں الجھ گئے ہوئے کیا بھول گئے تھے کہ صبح تک میرے ساتھ رہنا ہے۔"

"میں تمہارے ساتھ رہوں گا مگر وہاں بھی مصروف رہنا ہوگا۔ تم فکر نہ کرو۔ میں تم سے غافل نہیں رہوں گا۔"

وہ ہسپتال پہنچ گئے۔ اس نے کہا "میں یہاں تک تمہارے ساتھ آیا ہوں مگر مجھے میٹرنٹی وارڈ میں جانے کی اجازت نہیں دی جائے گی یہاں دوسری مائیں بننے والیاں بھی اپنے شوہروں اور عزیزوں کے بغیر تنہا زچگی کے لیے جاتی ہیں تم بھی حوصلے سے جاؤ۔"

"تم یہاں ویٹنگ روم میں بیٹھ کر اور میرے دماغ میں رہو گے۔"

"میں ویٹنگ روم میں بیٹھ کر مسلسل خیال خوانی کے ذریعے تمہارے اندر رہوں گا تو لوگ مجھے سوالیہ نظروں سے دیکھتے رہیں گے۔ میں وقفے وقفے سے تمہارے اندر آتا جاتا رہوں گا۔"

ایسے وقت سونیا نے کہا "شیوانی! یہ ایسی جگہ ہے جہاں مرد اپنی عورت کو زندگی اور موت کے درمیان جنگ لڑنے کے لیے تنہا چھوڑ دیتا ہے۔ پورس کو زچگی کے وقت تمہارے اندر نہیں رہنا چاہیے۔ یہ بے حیائی ہے۔ میں تمہارے اندر رہ کر تمہیں غائب دماغ بنا کر تکالیف سے نجات دلاؤں گی۔ پورس کو یہاں سے جانے دو۔"

پورس نے خوش ہو کر کہا "اس سے زیادہ تحفظ والی بات اور کیا ہو سکتی ہے۔ مما تمہارے ساتھ رہیں گی۔ میں بھی تمہارا خیال رکھوں گا۔ جاؤ۔"

وہ سر جھکا کر میٹرنٹی وارڈ میں چلی گئی۔ اسکاٹ لینڈ کے وقت کے مطابق آٹھ بج کر چالیس منٹ ہوئے تھے۔ دو ٹیلی پیتھی جاننے والے سراغرساں اپنے اعلیٰ عہدیدار کے گھر ڈنر کے لیے آئے تھے۔ ان تینوں کے درمیان اچھی خاصی دوستی تھی۔ وہ اپنے سے بڑے عہدیدار پر شبہ نہیں کر سکتے تھے پھر انہوں نے کھانے سے پہلے عہدیدار کے چور خیالات پڑھے تھے۔ وہ اجنبی ٹیلی پیتھی جاننے والا اس کے چور خیالات کے خانے پر پوری طرح حاوی تھا۔ انہیں سازش کا پتا نہ چلا۔ اعصابی کمزوری کی دوا ان کے حلق سے نیچے اتر گئی۔ انہوں نے کھانا چھوڑ دیا۔ بیٹھنے کے قابل نہیں رہے۔ اپنے میزبان کے سہارے چلتے ہوئے ایک بیڈ پر آ کر لیٹ گئے۔ کمزوری کے باعث جلد ہی انہیں نیند آ گئی۔

اس اجنبی نے عہدیدار سے کہا "میں ان دونوں کو ہپنا ٹائز کرنے جا رہا ہوں۔ میرے جاتے ہی تم پہلے کی طرح مجھے اور میرے تنویمی عمل کو بھول جاؤ گے۔"

وہ چلا گیا۔ پورس کو یقین تھا کہ وہ ان دونوں کے دماغوں میں رہ کر تنویمی عمل میں مصروف رہے گا۔ لہٰذا اس نے عہدیدار کے دماغ پر قبضہ جما لیا۔ اس نے پورس کی مرضی سے ریسیور اٹھا کر کمانڈر ہائیڈ کے نمبر ڈائل کیے پھر رابطہ ہونے پر آواز بدل کر کہا "تم ٹیلی پیتھی کا بہت مضبوط قلعہ بنا رہے ہو۔ یہ خوش فہمی ہے کہ تمہارے اندر کوئی نہیں آ سکے گا۔"

وہ ناگواری سے بولا "تم کون ہو؟ طعنے نہ دو۔ کام کی بات کرو۔"

"کام کی بات یہ ہے کہ امریکی ٹیلی پیتھی جاننے والے بڑی سرگرمی سے تم لوگوں کے اندر سرنگ بنا رہے ہیں۔ ان میں سے ایک نے تمہارے اعلیٰ عہدے دار اے ڈی جی کو اپنا معمول بنایا اور تمہیں خبر نہ ہوئی۔"

"تم بکواس کر رہے ہو۔ میں دو گھنٹے پہلے اے ڈی جی کے خیالات پڑھ چکا ہوں۔ اسے کسی نے ٹریپ نہیں کیا ہے۔"

"میرا مشورہ ہے' ابھی اپنے دو سراغرسانوں ہیری اور جیری کے دماغوں میں جاؤ پھر تم مجھے اپنا دوست سمجھنے لگو گے۔"

پورس نے فون کا رابطہ ختم کر دیا۔ جیری کے دماغ میں پہنچ گیا۔ وہ اجنبی اس پر تنویمی عمل کر رہا تھا۔ ایسے وقت کمانڈر ہائیڈ کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی "کون ہو تم؟ میرے جاسوس کے اندر کیسے پہنچ گئے ہو؟"

اجنبی چپ رہا۔ اس کا عمل مکمل نہیں ہوا تھا۔ اس نے کہا "کمانڈر! میں تمہیں آواز سے پہچانتا ہوں۔ کسی دن تمہارے اندر بھی پہنچنے والا ہوں۔ بائی دا وے تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں تمہارے اس ماتحت کے اندر جگہ بنا رہا ہوں۔"

"مجھ سے کوئی سوال نہ کرو۔ میرے سوال کا جواب دو' تم کون ہو؟"

"چوری چھپے آنے والے اپنا نام اور پتا نہیں بتاتے۔"

"میں سمجھ گیا ہوں تم ہمارے دیرینہ دشمن پورس ہو۔"

پورس یہ الزام اٹھانا نہیں چاہتا تھا۔ اس نے جیری کی زبان سے کہا "کمانڈر! یہ امریکی ٹیلی پیتھی جاننے والا ہے۔"

اجنبی نے کہا "یُو شٹ اپ۔ میں پورس ہوں۔"

جیری نے کہا "اگر پورس ہو تو ابھی تنویمی عمل کرتے ہوئے یہ حکم کیوں دے رہے تھے کہ مجھے امریکی حکومت کا وفادار بن کر رہنا ہوگا۔"

اجنبی نے کہا "تم پکے جھوٹے ہو۔ میں نے تمہیں ایسا کوئی حکم نہیں دیا تھا۔"

کمانڈر نے کہا "یُو شٹ اپ' میں ابھی حقیقت معلوم کرتا ہوں۔"

پورس فوراً ہی جیری کے چور خیالات والے خانے پر چھا گیا۔ کمانڈر وہاں پہنچ کر خیالات پڑھ رہا تھا۔ اسے یہی معلوم ہو رہا تھا کہ اس اجنبی نے ابھی اسے امریکی حکومت کا وفادار بن کر رہنے کا حکم دیا تھا۔

کمانڈر نے اجنبی سے کہا "تمہارے جیسے دس امریکی ٹیلی پیتھی جاننے والوں کا بھید کھل چکا ہے۔ تم لوگوں کو زندہ زمین میں دفن کیا گیا ہے۔ تم سب اپنی قبروں سے نکل کر ہمارے اندر سرنگ بنانا چاہتے ہو۔ ہم نے تمہاری یہ پہلی کوشش ناکام بنا دی ہے۔ اپنی بہتری چاہتے ہو۔ تو ہم سے دور رہو۔ ورنہ ہم تمہاری قبروں میں سرنگ بنا کر پہنچ جائیں گے۔"

کمانڈر نے اپنے دو ماتحتوں کو بلا کر کہا "ایک امریکی ٹیلی پیتھی جاننے والا ہیری اور جیری کو اپنا معمول بنانا چاہتا ہے۔ تم مسلسل ان دونوں کے اندر رہو۔ ہم ان کا برین واش کر کے انہیں ٹیلی پیتھی کے علم سے خالی کر دیں گے پھر یہ دونوں امریکیوں کے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھیں گے۔"

اجنبی نے کچھ نہیں کہا۔ وہ امریکی ٹیلی پیتھی جاننے والا نمبر تھری تھا۔ ناکام ہو کر چلا گیا۔ اب ہیری اور جیری کے خیالات سے کمانڈر کو معلوم ہونے والا تھا کہ ان کا اعلیٰ عہدیدار ڈی جی نمبر تھری کا آلہ کار بن گیا تھا۔ شاید اس کا بھی برین واش ہونے والا تھا۔

پورس دماغی طور پر حاضر ہو گیا۔ ایسے وقت سونیا نے اس کے پاس آ کر کہا "شیوانی اب نارمل ہو رہی ہے۔ اس کی یہ حالت کب سے ہے؟"

"یہ چند دنوں سے کہہ رہی ہے کہ ڈراؤنے خواب دیکھتی رہتی ہے۔"

"اب تو یہ کھلی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے اور کہہ رہی ہے۔ یہی بوڑھا ہے۔ یہی اس کے خوابوں میں آتا رہتا ہے۔ اس سے کہتا رہتا ہے کہ ماں بن جا پھر وہ آئے گا اور اسے بچے کے ساتھ لے جائے گا۔"

"وہ ایسے ہی بے تکے خواب دیکھنے لگی ہے۔"

"میری باتوں پر غور کرو۔ وہ خواب نہیں دیکھ رہی ہے کھلی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی ہے۔ اس کے خیالات سے پتا چل رہا ہے' اس بوڑھے کا چہرہ جھریوں سے بھرا ہوا ہے۔ یوں لگتا جیسے پتھر کے ٹکڑوں کو جوڑ جوڑ کر اس کا چہرہ بنایا گیا ہے۔ میں اس کے اندر رہ کر اس خیالی تصویر کو دیکھ رہی تھی۔ تب اچانک اسی بوڑھے کا قہقہہ اس کے اندر سنائی دیا۔"

"مما! آپ یہ کہنا چاہتی ہیں کہ یہ خواب و خیال نہیں ہے کوئی اس کے اندر موجود ہے۔ آپ نے اس کے اندر قہقہہ سنا ہے؟"

"میں یہی کہہ رہی ہوں۔ پہلے یقین نہیں آیا کہ واقعی میں نے شیوانی کے اندر وہ قہقہہ سنا ہے۔ میں انتظار کرتی رہی پھر مجھے ایک بوڑھے کی بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔ میں آ رہا ہوں۔ جان دے۔ جان سے پیارا بچہ دے۔"

پورس فوراً ہی شیوانی کے اندر پہنچا۔ وہ بڑے کرب میں مبتلا تھی۔ سونیا نے پورس سے کہا "زچگی ہونے والی ہے۔ تمہیں ایسے وقت یہاں نہیں رہنا چاہیے۔ یہاں سے چلو۔"

"مما! آپ کیا کہہ رہی ہیں۔ شیوانی کو اس حالت میں تنہا چھوڑ دوں۔"

"یہ تنہا نہیں ہے۔ میں نے ثانی اور فہمی کو اس کے اندر پہنچا دیا ہے۔ وہ دونوں اسے سنبھال رہی ہیں۔ ہمارے ادارے کی دوسری خیال خوانی کرنے والی خواتین بھی آ رہی ہیں۔ اب یہاں سے چلو زچگی کے بعد چلے آنا۔"

وہ شیوانی کے دماغ سے نکل آیا۔ سونیا واپس شیوانی کے پاس چلی گئی۔ وہ یہ معلوم کر کے پریشان ہو گیا تھا کہ شیوانی کے اندر کوئی خبیث بوڑھا گھس آیا ہے۔ وہ کون ہے؟ اچانک کہاں سے آ گیا ہے؟

کبھی کسی بوڑھے سے کوئی دشمنی نہیں ہوئی تھی پھر ایسا بوڑھا جو ٹیلی پیتھی جانتا ہے۔ ایسا کوئی ٹیلی پیتھی جاننے والا ہماری معلومات کے احاطے میں نہیں تھا۔

ایسے وقت پورس نے پرائی سوچ کی لہروں کو محسوس کیا پھر پوچھا "کون ہے؟"

بائرن ٹوڈ نے ہنستے ہوئے کہا "ہم نے سوچ رکھا تھا کہ شیوانی کی زچگی کے وقت حملہ کر کے آندرے اور سائرن کی موت کا بدلہ لیں گے لیکن یہاں تو تماشا ہی کچھ اور ہے۔ وہ بوڑھا کون ہے؟"

پورس نے کہا "بکواس مت کرو۔ تم لوگ ایک بوڑھے کی آواز اور لہجے میں بول کر شیوانی کو دہشت زدہ کر رہے ہو۔"

"ذرا عقل سے سوچو۔ ہم تو انتقام لینا ہی چاہتے ہیں۔ صاف طور سے کہہ رہے ہیں۔ شیوانی کو زندہ نہیں چھوڑیں گے پھر ہم ایک بوڑھے کی طرح ایسی حرکتیں کیوں کریں گے۔ ہمیں صرف اتنا بتا دو کیا کسی بوڑھے ٹیلی پیتھی جاننے والے سے تمہاری دشمنی ہے؟"

پورس نے کہا "ہمارے خاندان میں کوئی کسی سے دشمنی نہیں کرتا ہے لوگ حسد جلن کے باعث برتری حاصل کرنے کے لیے ہمارے دشمن بنتے رہتے ہیں۔ میں کسی دشمن بوڑھے کو نہیں جانتا ہوں۔ پتا نہیں یہ کہاں سے آگیا ہے۔ میری مما ضرور اس کے بارے میں کچھ نہ کچھ معلوم کریں گی لیکن ہم سب شیوانی کے لیے پریشان ہیں۔ میں تمہیں سمجھاتا ہوں' دشمنی سے باز آجاؤ۔"

"ہم باز آچکے ہیں۔ ہم تو تماشا دیکھ رہے ہیں۔ وہ بوڑھا شیوانی کو نہیں چھوڑے گا۔ وہ بڑھاپے میں بھی زبردست ہے۔ سانس روک کر ہماری سوچ کی لہروں کو بھگا دیتا ہے۔ تم اسے کیسے بھگاؤ گے؟"

پورس تڑپ کر خیال خوانی کی پرواز کرتا ہوا شیوانی کے اندر پہنچ گیا۔ وہ ماں بن چکی تھی اس نے ایک بیٹے کو جنم دیا تھا۔ زچگی کے بعد آرام آنا چاہیے مگر وہ چیخیں مار رہی تھی۔ اس کے خیالات بتا رہے تھے کہ وہ بوڑھا اپنے پتھریلے چہرے سے ایک ایک پتھر نوچ کر نکال رہا ہے اور شیوانی کو مار رہا ہے۔ ان پتھروں سے اس کے دماغ کو چوٹیں لگ رہی ہیں لیکن پورس سونیا' ثانی اور فہمی سب ہی سمجھ رہے تھے کہ وہ بوڑھا خیال خوانی کے ذریعے اس کے دماغ پر ضربیں لگا رہا ہے۔

ایسے وقت سب نے مل کر شیوانی کے دماغ پر قبضہ جمایا تاکہ بوڑھے کی ٹیلی پیتھی بے اثر ہو جائے لیکن اس نے پہلے سے شیوانی کے دماغ کو شکنجے میں کس لیا تھا۔ پتا نہیں اس کے ساتھ بھی کتنے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی قوت تھی۔ میں بھی وہاں پہنچ گیا تھا۔

میں اس میدان کا پرانا کھلاڑی ہوں۔ سو طرح کے ہتھکنڈے جانتا ہوں۔ میں طرح طرح سے کوششیں کرنے لگا۔ حیران ہونے لگا۔ میرا کوئی حربہ کام نہیں آرہا تھا۔ شیوانی بری طرح عذاب میں مبتلا تھی۔ اب تب میں جیسے ہمت ہار کر دم توڑنے والی تھی۔ ایسے وقت مکار زمانہ سونیا نے مکاری دکھائی۔ چیخ کر بولی "بچہ کہاں ہے؟ بڈھے بدمعاش ہمارا بچہ کہاں ہے؟"

بوڑھے نے شیوانی کو چھوڑ کر ایک وارڈ بوائے کے اندر آکر شیوانی کے پاس رکھے ہوئے پالنے کو دیکھا۔ وہ خالی تھا۔ وہ چیخ کر بولا "بچہ کہاں ہے؟ تم لوگ مجھے دھوکا دے رہے ہو۔ میں کہتا ہوں۔ بچے کو واپس لاؤ۔ نہیں تو میں اس کی ماں کو مار ڈالوں گا۔"

سونیا نے پوچھا "کیا تمہیں بچہ مل جائے گا تو تم شیوانی کو چھوڑ دو گے؟"

"بکواس مت کر۔ مکار عورت میں نے تجھے پہچان لیا ہے' تو سونیا ہے۔ میری طاقت کے سامنے تیری مکاری نہیں چلے گی۔"

"میں جب چال چلتی ہوں تو گولی کی طرح چلتی ہوں۔ بڈھے کھوسٹ! تو ٹیلی پیتھی جانتا ہے اور غضب کی ٹیلی پیتھی جانتا ہے لیکن یہ نہیں جانتا کہ اس کے لیے ذہانت اور حاضر دماغی کی ضرورت ہوتی ہے۔ میں نے بچے کو غائب کر کے تجھے تھوڑی دیر کے لیے الجھا دیا۔ تو بچے کو پالنے میں دیکھنے کے لیے شیوانی کے دماغ سے نکلا۔ ادھر میں نے اپنی درجنوں ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے ذریعے شیوانی کے دماغ کو اپنے شکنجے میں کس لیا۔ اب اس کے دماغ میں آکر اپنی طاقت دکھا۔ چل آ......"

وہ خیال خوانی کی پرواز کر کے اس کے دماغ میں جانے کی کوشش کرنے لگا ہر کوشش کے ساتھ یوں لگ رہا تھا جیسے فولادی قلعے سے ٹکرا کر واپس آرہا ہے۔

وہ وارڈ بوائے کے ذریعے اپنی بوڑھی اور بھرائی آواز میں بولا "تو غضب کی عورت ہے۔ فرہاد کے پاس کیا رکھا ہے۔ میرے پاس آجا۔ میں تجھے تمام براعظموں کی ملکہ بنا کر رکھوں گا اور تجھے یہ تماشا دکھاؤں گا کہ میں ہاری ہوئی بازیاں کیسے جیت لیتا ہوں۔ میں شیوانی اور اس کے بچے کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

ثانی نے چونک کر کہا "مما! شیوانی کو دیکھیں۔ اس نے دم توڑ دیا ہے۔"

پورس کے ذہن کو ایک جھٹکا سا لگا۔ وہ اس کے اندر تھا۔ دماغ کے بجھتے ہی باہر نکل آیا تھا۔

میرا سر جھک گیا۔ میں اور سونیا بڑے کارنامے انجام دیتے ہیں۔ ہم اپنے اپنے کپڑے بدل لیتے ہیں۔ جوتے بدل دیتے ہیں مگر افسوس تقدیر کا لکھا نہیں بدل سکتے....

ہم کامیاب ہوئے تھے مگر ناکام بھی ہوئے تھے۔ ایسا ہوتا ہے۔ ہار کے پیچھے جیت ہوتی ہے اور جیت کے پیچھے ہار ہوجاتی ہے۔

ہماری جیت اس طرح ہوئی کہ ہم نے اس خطرناک اجنبی بوڑھے کو شیوانی کے دماغ سے نکال لیا تھا مگر ہم شیوانی کی زندگی ہار گئے تھے' اگرچہ بوڑھے کے آخری فیصلہ کن حملے سے اسے موت نہیں آئی تھی۔ وہ ایک تو دردِ زہ میں مبتلا رہی تھی۔ یہ ایسا درد ہوتا ہے کہ ماں بننے والیوں کو موت کے منہ میں پہنچا دیتا ہے۔ ایسے وقت اس سنگدل بوڑھے نے اسے اور زیادہ عذاب میں مبتلا کردیا تھا۔

جب اسے بوڑھے سے نجات ملی تو اس نے سکون کا سانس لیا تھا۔ وہ سکون کے چند سانس تھے۔ اس کے بعد وہ ہمیشہ کے لیے پرسکون ہوگئی تھی۔

وہ بوڑھا اپنی ناکامی پر جھنجلا گیا تھا۔ پتا نہیں وہ کون تھا' ہم اسے نہیں جانتے تھے مگر وہ ہمیں اچھی طرح جانتا تھا۔ اس نے سونیا کو اس کی آواز سے پہچان لیا تھا۔ اس کی مکاری اور حاضر دماغی کی داد دی تھی اور اسے چیلنج بھی کیا تھا کہ شیوانی اور بچے کو زندہ نہیں چھوڑے گا۔ ایسے وقت اسے بھی پتا چلا کہ شیوانی مرچکی ہے۔

پورس اسپتال کے ویٹنگ روم میں صدمے سے چور' سر جھکائے بیٹھا ہوا تھا۔ ان لمحات میں وہ ساری دنیا کو بھول گیا تھا۔ صرف شیوانی کی محبتیں ٹوٹ کر یاد آرہی تھیں۔ وہ اپنے نوزائیدہ بچے کو بھی بھول گیا تھا۔ ویسے وہ جانتا تھا کہ ہم سب وہاں موجود ہیں اور بچے کو اس بوڑھے کے شر سے محفوظ رکھیں گے۔

وہ بوڑھا وارڈ بوائے کی زبان سے بول رہا تھا "سونیا تم نے میرے انتقامی جذبے کو پورا نہیں ہونے دیا۔ میں شیوانی کو خود ہلاک کرنا چاہتا تھا لیکن تم نے مجھے ایسا کرنے نہیں دیا۔ کیا تم سمجھتی ہو اس بچے کو مجھ سے بچالوگی؟ ہرگز نہیں۔ وہ ابھی اسپتال میں کہیں ہے۔ میرے غلام اسے تلاش کررہے ہیں۔ میں ابھی اسے ڈھونڈ نکالوں گا۔"

اس کے بعد اس کی آواز سنائی نہیں دی۔ وہ اسپتال میں بچے کو ڈھونڈنے چلا گیا تھا۔ وہاں میٹرنٹی وارڈ میں ایک زچہ نے جڑواں بچوں کو جنم دیا تھا۔ سونیا نے بہت پہلے ہی یہ معلوم کرلیا تھا کہ اس وقت وہاں کتنی عورتیں مائیں بننے والی ہیں۔ جب اس نے دیکھا کہ بوڑھے کو شیوانی کے دماغ سے نکالنا مشکل ہورہا ہے' تب اس نے سوچا۔ ثانی' فہمی اور بابا صاحب کے ادارے کی کتنی ہی ٹیلی پیتھی جاننے والی خواتین اس کے اندر جدوجہد کررہی ہیں۔ ایسے میں بچے کی حفاظت بھی لازمی ہے۔ وہ بوڑھا شیوانی کے بعد معصوم بچے پر ٹوٹ پڑے گا۔ اس نے ایک آیا کے دماغ پر قبضہ جما کر بچے کو وہاں سے دور ایک کمرے میں پہنچا دیا۔ اس کمرے میں جو زچہ تھی۔ اس نے دو بچوں کو جنم دیا تھا۔ ان میں سے ایک بچہ زندہ نہ رہ سکا۔ پالنے میں اس مرنے والے بچے کی جگہ خالی تھی۔ آیا نے شیوانی کے بچے کو وہاں رکھ دیا۔ سونیا نے بچے کی طرف سے مطمئن ہوکر شیوانی کے دماغ میں آکر ثانی' فہمی وغیرہ سے کہا تھا "جیسے ہی میں سگنل دوں تم سب شیوانی کے دماغ کو جکڑ لینا۔ وہ بوڑھا نکل چکا ہوگا۔"

انہیں یہ ہدایت دے کر سونیا نے پریشانی سے چیخ کر کہا تھا "بچہ کہاں ہے؟ بڈھے بدمعاش ہمارا بچہ کہاں ہے؟"

ایسا کہتے ہی وہ سمجھ گئی تھی کہ اس نفسیاتی حملے سے وہ بوڑھا بے اختیار بچے کو دیکھنے کے لیے کسی آلہ کار کے دماغ میں جاکر پالنے میں اس بچے کو دیکھنا چاہے گا اور واقعی یہی ہوا تھا۔ وہ چند سیکنڈ کے لیے شیوانی کے دماغ سے باہر گیا۔ ثانی اور فہمی وغیرہ نے سونیا کا سگنل ملتے ہی شیوانی کے دماغ کو پوری طرح اپنے شکنجے میں لے لیا تھا۔ اس کے بعد اس بوڑھے کو وہاں جگہ نہ مل سکی۔

بہرحال اب وہ میٹرنٹی وارڈ میں اس بچے کو ڈھونڈتا پھر رہا تھا۔ ثانی نے وہاں کا رجسٹر مینٹین کرنے والی خاتون کے دماغ پر قبضہ جمالیا تھا۔ اس خاتون نے اس کی مرضی سے اس رجسٹر میں زچگی کی رپورٹ تبدیلی کی تھی۔ وہ بوڑھا ناکام ہونے کے بعد اس خاتون کے دماغ میں آیا۔ اس کے چور خیالات نے بتایا کہ وارڈ نمبر تین میں جس بچے نے جنم لیا تھا۔ وہ مرچکا ہے۔ اسے پالنے سے اٹھا کر مردہ خانہ میں پہنچا دیا گیا ہے۔

وارڈ نمبر تین میں شیوانی تھی۔ اس بوڑھے کو دوسری بار ناکامی ہوئی تھی۔ وہ شیوانی کی طرح اس کے بچے کو بھی ہلاک نہیں کرسکا تھا۔ اس نے خاتون کے ذریعے اس رجسٹر کو پڑھا۔ ثانی نے اس خاتون کے لب و لہجے میں پڑھ کر سنایا۔ یقین دلایا کہ واقعی شیوانی کے بچے کی موت ہوچکی ہے اور وہ رجسٹر اس کی موت کی تصدیق کررہا ہے۔

میں نے اور سونیا نے زچہ کے اندر آکر دیکھا۔ ہمارا نوزائیدہ پوتا ایک پالنے میں آرام سے سو رہا تھا۔ دوسرے پالنے میں اس زچہ کا اپنا بچہ بھی سو رہا تھا۔ سونیا نے کہا "وہ بوڑھا خطرے کی طرح منڈلا رہا ہے۔ بچے کو کچھ عرصے تک اسی خاتون کے پاس رہنا چاہیے۔"

میں نے کہا "ہم بعد میں اپنے پوتے کو کس طرح پہچانیں گے؟ ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ ان دونوں بچوں کے درمیان کیا فرق ہے؟"

سونیا نے اس خاتون کو اٹھ کر بیٹھنے پر مجبور کیا۔ وہ ہماری

مرضی سے ہمارے پوتے کو اٹھا کر اپنے سینے سے لگا کر اسے چومتے ہوئے دیکھنے لگی۔ اس کے چہرے اور جسم کے ایک ایک حصے کا معائنہ کیا۔ بچے کے جسم پر کوئی ایسا پیدائشی نشان نہیں تھا جو اسے دوسرے بچے سے مختلف ظاہر کرتا۔

اس نے ہمارے پوتے کو پالنے میں سلا دیا پھر اپنے بیٹے کو اٹھا کر اسے پیار کرتے ہوئے دیکھنے لگی۔ اس بچے کے بائیں بازو پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ جب وہ پیدا ہوا تھا تو دوسرے بچے نے بازو کے ساتھ جڑا ہوا تھا۔ وہ جوڑ قدرتی طور پر بہت کمزور تھا۔ پیدا ہونے کے بعد وہ دونوں خود بخود الگ ہوگئے تھے۔ ان کے بازوؤں پر زخم کا نشان ہمیشہ رہنے والا تھا۔

سونیا نے کہا "ہمارے پوتے کی یہ خاص پہچان ہے کہ وہ پیدائشی طور پر بے داغ ہے۔ ہمیں اسے نام کے ذریعے بھی پہچاننا چاہیے۔ ابھی اس کا کوئی نام رکھا جائے۔"

ایسے وقت موبائل فون کا بزر سنائی دیا۔ اس خاتون نے اسے آن کرکے کان سے لگایا۔ دوسری طرف سے ایک مرد کی آواز سنائی دی "ہیلو لیزا! میں بنجامن بول رہا ہوں۔ ابھی لیڈی ڈاکٹر سے معلوم ہوا ہے کہ تم نے میرے لیے ایک نہیں دو بیٹوں کو جنم دیا ہے۔ میری جان تم نے تو کمال کردیا ہے۔ میں تم سے ہزاروں میل دور نہ ہوتا تو ابھی آکر تمہیں خوب پیار کرتا۔"

وہ سن رہی تھی اور خوش ہورہی تھی۔ اس نے پوچھا "تم کب تک آرہے ہو؟ کیا بچوں کے نام نہیں رکھوگے؟"

"ہم تو ایک بیٹے کا خواب دیکھتے رہے تھے۔ میں کہتا تھا بیٹا ہوگا تو اس کا نام آئی زک رکھوں گا اور تم بروس لی سے متاثر ہو اس کا نام بروس لی رکھنا چاہتی تھیں۔"

لیزا نے مسکراتے ہوئے کہا "اب تو ہم دونوں کا پسندیدہ نام رکھا جاسکتا ہے ہمارا ایک بیٹا جسمانی طور پر بے داغ ہے۔ میں اسے بروس لی کہوں گی۔"

"آخر میں لی نہ رکھو۔ یہ بالکل چینی نام ہوجائے گا۔ اس کا نام بروس بنجامن اور دوسرے کا نام آئی زک بنجامن رہے گا۔"

میں اور سونیا ان کی باتیں سن رہے تھے۔ یہ اطمینان ہوگیا تھا کہ اب ہم اپنے پوتے کو اس کے نام سے' اس کے بے داغ جسم سے پہچان سکیں گے۔ میں نے پورس کے پاس آکر اسے مخاطب کیا "بیٹے! جو ہونا تھا' وہ ہوچکا ہے۔ ہم مقدر سے نہیں لڑ سکتے۔ بچے کی طرف سے بے فکر رہو۔ وہ محفوظ ہے۔"

وہ شیوانی کی آخری رسومات ادا کرنے کے سلسلے میں مصروف ہوگیا تھا اس نے کہا "پاپا! سمجھ میں نہیں آتا۔ وہ بوڑھا شیطان اچانک کہاں سے نازل ہوگیا تھا۔ کیا آپ اس کے بارے میں کچھ اندازہ کرسکتے ہیں؟"

"ابھی کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ اس نے شیوانی کے دماغ کو شکنجے میں لے کر یہ ثابت کردیا ہے کہ زبردست ہے۔ اس نے میرے کئی جوابی ہتھکنڈوں کو ناکام بنا دیا تھا۔ رفتہ رفتہ معلوم ہوگا کہ وہ کون ہے اور اس نے پہلی بار خود کو ظاہر کرنے کے لیے ہم سے کیوں دشمنی کی ہے؟"

سونیا نے کہا "صاف ظاہر ہے کہ وہ خود کو ہم سے زیادہ شہ زور سمجھتا ہے۔ اس نے ہم سے ٹکرا کر دوسرے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو یقیناً مرعوب اور متاثر کیا ہے۔ یہ ثابت کرچکا ہے کہ ہم سے برتر نہیں ہے تو کمتر بھی نہیں ہے۔ دوسرے ٹیلی پیتھی جاننے والے اس سے کترائیں گے۔"

وہ درست کہہ رہی تھی۔ بائرن ٹوڈ اور اس کے ساتھیوں نے اس کی زبردست قوت کا مظاہرہ دیکھا تھا۔ وہ حیران تھے اور اس کے متعلق مختلف پہلوؤں سے سوچ رہے تھے۔ بائرن ٹوڈ نے اپنے ساتھیوں سے کہا "ایسے شہ زور ٹیلی پیتھی جاننے والے خود کو پراسرار بنا کر رکھتے ہیں۔ ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنا تقریباً ناممکن ہوجاتا ہے۔"

ہاروے نے کہا "میں اس بوڑھے کی باتیں غور سے سن رہا تھا۔ وہ اچھی انگریزی بول رہا تھا لیکن اس کا لہجہ ایشیائی تھا۔"

بیکر برائٹ نے کہا "تم درست کہتے ہو۔ مجھے بھی کچھ ایسا ہی لگ رہا تھا اس کا تعلق ایشیا کے کسی ملک سے ہے۔"

بائرن ٹوڈ نے کہا "کیا ہم اسے دوستی کا جھانسا دے سکتے ہیں؟"

"وہ بہت مکّار اور چال باز لگتا ہے۔ شاید ہمارے جھانسے میں نہیں آئے گا۔"

"نہ آئے۔ ہم کوشش کریں گے۔ ہماری کوششوں کے دوران میں اس سے بہت سی باتیں کرنے کا موقع ملے گا۔ مزید باتیں کرنے سے مزید معلومات حاصل ہوں گی۔"

بائرن ٹوڈ نے کہا "تم سب میرے اندر رہو۔ میں اسے مخاطب کررہا ہوں۔"

اس نے خیال خوانی کی پرواز کی پھر اس بوڑھے کے اندر پہنچتے ہی کہا "ہانگ کانگ فون نمبر 4658587۔"

بوڑھے نے سانس روک کر بھگا دیا۔ اس نے اپنے ایک آلہ کار کا فون نمبر دیا تھا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس آلہ کار کے اندر آگیا۔ وہاں فون کی گھنٹی بج رہی تھی۔ انہوں نے آلہ کار کے ذریعے ریسیور اٹھانے سے پہلے سی' ایل' آئی کے ذریعے فون کرنے والے کے نمبر پڑھے پھر ریسیور اٹھایا گیا۔ آلہ کار نے کہا "ہیلو! اگر تم فرہاد کی بہو سے

ٹکرانے والے وہی اولڈ مین ہو تو فون بند کر کے میرے دماغ میں آجاؤ لیکن فون بند کرنے سے پہلے ایک ضروری بات سن لو۔ بات یہ ہے کہ۔۔۔۔۔"

بائرن ٹوڈ اسے فون پر ہی باتوں میں الجھانے لگا۔ کیونکہ اچانک ہی گھنٹیاں سنائی دے رہی تھیں اور اس کے ساتھ سنکھ بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ایسی آوازیں مندروں سے ابھرتی رہتی ہیں۔ اس طرح یقین کی حد تک اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ اولڈ مین ہندوستان میں ہے۔

اس بوڑھے نے فون بند کردیا تھا۔ اب اس آلہ کار کے دماغ میں آکر کہہ رہا تھا "زیادہ چالاک بننے کی کوشش نہ کرو۔ تم نے سی' ایل' آئی میں میرا فون نمبر دیکھا ہے۔ میرے لیے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ یہ کبھی معلوم نہیں کرسکو گے کہ میں کس ملک اور کس شہر میں ہوں؟ اب تم بتاؤ کہ کون ہو؟ اور کیا چاہتے ہو؟"

بائرن ٹوڈ نے کہا "ہم دوست ہیں۔ تم سے دوستی کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نے شیوانی کے دماغ میں رہ کر دیکھا ہے۔ تم زبردست ہو۔ تم نے فرہاد اور اس کی پوری فیملی کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔"

"میری تعریفیں نہ کرو۔ اپنا تعارف پیش کرو۔"

"میرا نام بائرن ٹوڈ ہے۔ میرے پاس ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی ایک مضبوط ٹیم ہے۔ میں تم سے دوستی کر کے اپنی طاقت بڑھانا چاہتا ہوں۔ تمہیں مجھ سے فائدہ حاصل ہوگا۔ کبھی نقصان میں نہیں رہو گے۔"

"میں دوسروں کی زبان سے اپنے نفع و نقصان کا یقین نہیں کرتا۔ میرے پاس عقل ہے' طاقت ہے۔ غیر معمولی صلاحیتیں ہیں۔ میں اپنی بہتری اور سلامتی کے راستے خود بناتا ہوں۔"

"تم بہت ہی جارحانہ انداز میں گفتگو کر رہے ہو۔ اگر ہم دوستی کے لیے پہل کررہے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم سے مرعوب ہو کر خود کو گرا رہے ہیں۔ ایسی کوئی بات ہے تو اپنے دماغ سے نکال دو۔ برابری کی سطح پر ہم سے باتیں کرو۔"

"میں اب تک صرف فرہاد علی تیمور کو اپنے برابر سمجھا ہے۔ میں نے اس کے اور بابا صاحب کے ادارے کے بارے میں بڑی معلومات حاصل کی ہیں۔ دشمن بڑے ہوں یا چھوٹے' شہ زور ہوں یا کمزور۔ میں سب ہی کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرتا ہوں۔ تاکہ کبھی کسی سے دھوکا نہ کھا سکوں۔"

"یہ اچھی بات ہے کہ تم اس طرح معلومات حاصل کر کے محتاط رہتے ہو مگر یہ باتیں ہمیں کیوں سنا رہے ہو؟"

"اس لیے کہ میں تم لوگوں کے بارے میں بھی بہت کچھ جانتا ہوں تم لوگوں نے حال ہی میں بہت بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ میڈم مارلی کو مار ڈالا ہے۔ ایک اہم سوال یہ ہے کہ واقعی اسے مار ڈالا گیا ہے؟"

"اس کی ہلاکت کے سلسلے میں ہم کئی بار دھوکا کھا چکے ہیں۔ ہم یقین سے نہیں کہہ سکیں گے کہ وہ ہمارے ہاتھوں مرچکی ہے۔ فرض کرو وہ زندہ ہے تو اتنا یقین ہے کہ اب قلعے کے اندر نہیں ہے اور نہ کبھی اندر آسکے گی۔ وہ قلعے سے اور جزیرہ لن تاؤ سے محروم رہ کر زندگی گزارے گی۔ آئندہ فرہاد کا سہارا لے کر بھی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گی۔"

اولڈ مین نے پوچھا "کیا تم اس قلعے کے اور جزیرے کے تنہا حکمران ہو؟ یا تمہارا کوئی حصے دار بھی ہے؟"

"یہ سوال نہ کرو۔ ہم خواہ مطلق العنان ہوں یا ہمارے ساتھ کوئی شریک ہو۔ اس سے تمہیں کچھ حاصل نہیں ہوگا۔"

"میں بھی کہہ چکا ہوں کہ میں چھوٹی بڑی معلومات حاصل کرتا رہتا ہوں۔ دوستی کرنا چاہتے ہو تو وہاں اقتدار میں تمہارے ساتھ شریک ہونے والوں کے نام بتا دو۔ مجھ سے جھوٹ بول کر' دھوکا دے کر دوستی نہیں کرسکو گے۔"

"میں نام بتاؤں گا۔ وہ زبردستی ہم پر مسلط ہوگیا ہے۔ کیا ہم سے مل کر اس کے خلاف محاذ آرائی کرسکو گے؟ ہمیں اس سے نجات دلا سکو گے؟"

"تم اس کا نام نہ بتاؤ تب بھی کہیں نہ کہیں' کبھی نہ کبھی اس سے ٹکراؤ ہوگا۔ کیونکہ دو ٹیلی پیتھی جاننے والے ہمیشہ ٹکراتے ہیں۔ اس کا نام بتادو گے تو شاید جلد ہی اس سے ٹکرانے کا کوئی موقع ہاتھ آجائے گا۔"

بائرن ٹوڈ نے کہا "وہ بھی خود کو بہت پراسرار بنا کر رکھتا ہے۔ یورپ کے کتنے ہی انڈر ورلڈ کے گاڈ فادرز اس کے زیر اثر رہتے ہیں۔ بڑے ممالک کے کرپٹ سیاست دان اس کے اشاروں پر ناچتے ہیں۔ وہ پورے یورپ اور افریقہ میں جدید اسلحے کا سب سے بڑا سپلائر ہے۔"

اولڈ مین نے کہا "آگے نہ بولو۔ میں سمجھ چکا ہوں۔ وہ خود کو مسٹری مین کہتا ہے۔ کئی ٹیلی پیتھی جاننے والے اس کے معمول ہیں۔ کیا مسٹری مین تم لوگوں سے براہ راست گفتگو کرتا ہے؟"

"نہیں! ہم ایک دوسرے کے آلہ کاروں کے اندر پہنچ کر اہم معاملات پر گفتگو کرتے ہیں۔ کیا تم اس کی کسی کمزوری سے واقف ہو؟"

"واقف ہوتا تو وہ مسٹری مین نہ رہتا۔ ہماری ٹیلی پیتھی کی دنیا میں بڑے بڑے پراسرار ؟ کفین ہیں۔ تم نے قلعے میں اور جزیرے میں اقتدار حاصل کیا ہے۔ میں پیش گوئی کرتا

ہوں کہ یہ اقتدار عارضی ہے۔ مسٹری مین تم لوگوں کی توقع سے بہت زیادہ چالاک اور خطرناک ہے۔ وہ جلد ہی تمہاری پوری ٹیم کے ساتھ تمہیں کھا جائے گا۔"

بائرن ٹوڈ نے ہنستے ہوئے کہا "تم ہمیں بچوں کی طرح ڈرا رہے ہو۔ جب ہم فرہاد علی تیمور سے ٹکرا گئے ہیں تو مسٹری مین کیا چیز ہے۔ تم اپنی بات کرو۔ ہم سے دوستی کرو گے؟"

"دوستی اچھی ہوتی ہے مگر ہماری ٹیلی پیتھی کی دنیا عجیب ہے۔ دوستی کے پیٹ سے دشمنی جنم لیتی ہے۔ ہم ایک دوسرے پر کیسے اعتماد کریں گے؟"

"اعتماد اس طرح قائم ہوگا کہ ہم دور دور رہ کر ایک دوسرے کے کام آتے رہیں گے۔ تم ہمیں فائدہ پہنچاتے رہو۔ ہم تمہیں فائدہ پہنچاتے رہیں گے۔"

"میں تمہیں کس طرح فائدہ پہنچا سکتا ہوں؟"

"میں کہہ چکا ہوں کہ مسٹری مین سے نجات چاہتا ہوں۔ میں کھل کر اس کے خلاف کچھ بھی نہیں کرسکتا۔ تم بہت کچھ کرسکتے ہو۔ کسی طرح اس کی کوئی کمزوری معلوم کرو۔ اسے کسی طرح بھی ٹریپ کرو۔"

"میں آج تک خاموشی سے خیال خوانی کرتا رہا ہوں۔ فرہاد' سونیا' پارس' پورس' الپا اور مسٹری مین تک پہنچنے کے راستے تلاش کرتا رہا ہوں۔ ان سب کے متعلق معلومات تو حاصل ہوتی ہیں لیکن ان کی کمزوریاں معلوم کرنے کے راستے نہیں ملتے۔ مسٹری مین تک پہنچنا تقریباً ناممکن ہے لیکن میں اس کے اندر نہ پہنچ سکا تو اس کے کسی ماتحت کے اندر پہنچ کر قلعے کے اندر بھی پہنچ سکوں گا۔ وہ قلعہ میرے لیے بھی اہم ہے۔ میں بھی وہاں تمہارے اقتدار میں شریک ہونے کی کوششیں کرتا رہوں گا۔"

بائرن ٹوڈ نے کہا "کیا بکواس کررہے ہو؟ میں دوست بنانے آیا ہوں اور تم دشمن کی طرح اس قلعے میں گھسنے اور اقتدار حاصل کرنے کی باتیں کررہے ہو۔"

"وہ قلعہ ہم میں سے کسی کے باپ نے نہیں بنایا ہے۔ ہم میں سے جو شہ زور اور قسمت کا دھنی ہوگا۔ وہی اس قلعے میں قدم جما کر رہ سکے گا اور دوسروں کے قدم وہاں سے اکھاڑتا رہے گا۔"

"تم اتنی دیر سے دوست بننے کا جھانسا دے کر ہمارے ساتھ بکواس کرتے رہے ہو۔ ہم نے اچھی طرح سمجھ لیا ہے۔ تم ہم سے تو کیا کسی سے بھی دوستی کے قابل نہیں ہو۔"

"غصہ نہ دکھاؤ۔ تم بھی اتنی دیر سے دوستی کا جھانسا دے رہے تھے۔ میرے متعلق معلومات حاصل کررہے تھے۔ تم نے صرف میرا فون نمبر ہی نہیں یہ بھی معلوم کیا ہے کہ میں انڈیا میں رہتا ہوں۔ آؤ تمہیں تماشا دکھاتا ہوں۔ ابھی فون پر تمہارے اس آلہ کار سے باتیں کرتا ہوں۔"

ایک منٹ کے اندر ہی فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ آلہ کار نے ریسیور اٹھا کر کہا "ہیلو! کیا تم اولڈ مین ہو؟"

وہ بولا "میرے فون کے ذریعے تمہیں فون کی گھنٹیاں اور سنکھ بجنے کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں۔ تمہیں سمجھ لینا چاہیے کہ میں وہی اولڈ مین بول رہا ہوں۔ ریسیور کان سے لگائے رہو۔ میرے پس منظر کی آوازیں بند ہو رہی ہیں۔"

اچانک گھنٹیوں کی اور سنکھ بجنے کی آوازیں بند ہوگئیں۔ چند سیکنڈ کے بعد پھر وہ آوازیں سنائی دینے لگیں۔ بائرن ٹوڈ اور اس کے ساتھیوں کی سمجھ میں آگیا کہ وہ آوازیں کسی کیسٹ میں ریکارڈ کی گئی ہیں وہ کیسٹ ریکارڈر کو کبھی آن کررہا ہے۔ کبھی آف کررہا ہے پھر فون پر اس کی آواز سنائی دی۔ وہ کہہ رہا تھا "اب سر پکڑ کر سوچتے رہو۔ کیا میں انڈیا میں ہوں؟ زیادہ چالاکی اوندھے منہ گراتی ہے۔ تمہارا باپ بھی میرے سائے تک نہیں پہنچ سکے گا۔"

فون کا رابطہ ختم ہوگیا۔ آلہ کار کے دماغ میں بوڑھے قہقہے سنائی دے رہے تھے پھر وہ قہقہے رک گئے۔ اس نے خیال خوانی کا رابطہ بھی ختم کردیا۔

○☆○

ثانی کینیڈا میں تھی۔ بابا صاحب کے ادارے سے ہدایت دی گئی تھی کہ اسے امریکا جا کر واشنگٹن میں رہنا ہے۔ وہاں تیار ہونے والی نئی مشین کے متعلق معلومات حاصل کرنی ہیں۔ نیویارک پہنچنے تک بہت سی اہم معلومات حاصل ہوگئی تھیں۔ امریکا کے باغی ٹیلی پیتھی جاننے والے وائز مین نے یہ راز سب ہی کو بتا دیا تھا کہ امریکا کے ایک خفیہ انڈر گراؤنڈ سیل میں دس اہم ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو چھپا کر رکھا گیا ہے۔ ثانی نے نیویارک میں عارضی رہائش اختیار کی۔ وہاں رہ کر پلاننگ کرنے لگی کہ اس خفیہ انڈر گراؤنڈ سیل تک پہنچنے کے لیے وہاں کے اکابرین اور فوجی افسران میں سے کسی کو ٹریپ کرنا چاہیے۔

وہ بڑے آرام اور اطمینان سے خیال خوانی کے ذریعے ایک ایک اہم فرد کے دماغ میں پہنچنے لگی۔ یہ معلوم ہوتا رہا کہ اس بار بڑی سخت رازداری سے کام لیا جارہا ہے۔ وہاں کے اکابرین اور فوج کے اعلیٰ افسران ان دس پُراسرار ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے نام اور ان کے بیوی بچوں کے پتے ٹھکانے اور فون نمبرز نہیں جانتے تھے۔ شاید وہ دس ٹیلی پیتھی جاننے والے شادی شدہ نہیں تھے اور ان کا کوئی سگا رشتے دار نہیں تھا۔ ویسے یہ بات عقل تسلیم نہیں کرتی تھی۔ ان دس میں سے کسی نہ کسی کے پیدا کرنے والے ماں باپ تو ضرور کہیں موجود ہوں گے۔ ان کے بارے میں ضرور کچھ نہ

کچھ معلوم ہو سکتا تھا لیکن ایسی معلومات حاصل کرنے میں کچھ وقت لگتا۔

وہ خاطر خواہ معلومات حاصل کرنے کے بعد واشنگٹن جانا چاہتی تھی۔ فی الحال نیویارک میں تفریح کے انداز میں گھومتی پھرتی رہتی تھی۔ ایسے وقت اس نے پرائی سوچ کی لہروں کو محسوس کرتے ہی اپنا سانس روک لیا۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر وہی سوچ کی لہریں محسوس ہوئیں۔ کوئی اپنا فون نمبر بتا کر چلا گیا۔

اس نے موبائل کے ذریعے اس نمبر پر رابطہ کیا پھر پوچھا "ہیلو! تم کون ہو؟ کیا ابھی تم میرے دماغ میں آئے تھے؟"

"ہاں! میں کل سے تمہیں دیکھ رہا ہوں۔ تمہارا تعاقب کرتا رہا ہوں۔ اتنا سمجھ میں آیا ہے کہ تم اس شہر میں تنہا ہو اور بے مقصد گھومتی پھرتی رہتی ہو۔ کہیں ساحل پر یا کسی تفریح گاہ میں بیٹھتی ہو تو خیالوں میں گم ہو جاتی ہو۔ تمہارا یہ انداز ظاہر کرتا ہے کہ تم ٹیلی پیتھی جانتی ہو۔"

ثانی نے کہا "آہ! کاش میں ٹیلی پیتھی جانتی۔ ایک ٹیلی پیتھی جاننے والا مہربان میرے اندر آتا ہے۔ میری خیریت معلوم کرتا ہے اور میرے دشمنوں سے مجھے محفوظ رکھتا ہے۔"

"تمہاری جیسی حسین دوشیزہ سے کون دشمنی کرتا ہے؟ مجھ سے دوستی کرو۔ میں ساری زندگی باڈی گارڈ بن کر تمہاری حفاظت کروں گا۔"

"اگر تم میرے چور خیالات پڑھو گے تو تمہیں معلوم ہو گا کہ میری دو آرزوئیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ میں ٹیلی پیتھی کا علم سیکھ لوں۔ دوسری یہ کہ نہ سیکھ سکوں تو کوئی ٹیلی پیتھی جاننے والا میرا جیون ساتھی بن جائے۔ ساری زندگی میری حفاظت کرتا رہے اور ٹیلی پیتھی کے ذریعے میرے لیے دولت حاصل کرتا رہے۔"

"ایسی بات ہے تو تم اس شخص سے کیوں شادی نہیں کرتیں جو تمہارے دماغ میں آتا ہے؟"

"وہ ایک عمر رسیدہ شخص ہے۔ میرے باپ کے برابر ہے۔"

"اوہ آئی سی! وہ عمر رسیدہ شخص کون ہے؟"

"سوری۔ وہ میرا محافظ ہے' میرا محسن ہے۔ وہ اس شرط پر ہمیشہ میرے کام آتا ہے کہ میں کبھی اس کے بارے میں کسی کو نہیں بتاؤں گی۔"

"کوئی بات نہیں۔ میں اس کے بارے میں کچھ نہیں پوچھوں گا۔ میرے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا مجھے دوست بناؤ گی؟"

"ہاں پہلے دوست بناؤں گی۔ محبت نہیں کروں گی۔ جب تم میرے بزرگ ٹیلی پیتھی جاننے والے کی طرح میرا دل جیت لو گے تو میں محبت بھی کروں گی اور شادی بھی کروں گی۔"

"میں تمہارے کام آتا رہوں گا۔ تمہارا اعتماد حاصل کرتا رہوں گا دوستی کی ابتدا کرو۔ مجھے اپنے دماغ میں آنے دو۔"

"کیا صرف دماغ میں آؤ گے' سامنے نہیں آؤ گے؟ دوستی کرو گے یا آنکھ مچولی کھیلو گے؟"

"کیا وہ بزرگ ٹیلی پیتھی جاننے والا تم سے آنکھ مچولی نہیں کھیلتا ہے؟ کیا تمہارے سامنے آجاتا ہے؟"

"ہاں! میں جب بلاتی ہوں۔ وہ میرے پاس چلا آتا ہے۔"

"جب وہ بلانے سے آجاتا ہے تو اس شہر میں تنہا کیوں بھٹکتی رہتی ہوں؟"

"یہ تو تم موٹی عقل سے بھی سمجھ سکتے ہو۔ وہ اس شہر میں یا اس ملک میں ہوتا تو میں تنہا نہیں رہتی۔ وہ مجھ سے ہزاروں میل دور استنبول میں ہے۔ تم اپنی بات کرو۔ کیا اس کی طرح سامنے آنے کا حوصلہ رکھتے ہو؟"

"حوصلہ تو بہت ہے۔ جب حوصلہ دکھاؤں گا تو دیکھتی رہ جاؤ گی۔"

"اسی وقت ادارے کے سراغ رساں نے اس کے اندر کر کہا "میڈم! وہ یہاں قریب ہی ریسٹورنٹ کے پاس ایک درخت کے نیچے کھڑا ہوا ہے۔ فون پر بول رہا ہے۔ کیا اسے دبوچ لوں؟"

"نہیں! تم میرے پاپا کے لب و لہجے میں میرے اندر بولتے رہو۔ اسے معلوم ہونا چاہیے کہ میں میڈم مارلی ہوں۔"

یہ کہتے ہی وہ بولی "اوہ آپ آگئے۔" پھر اس نے فون پر کہا "ایکسکیوزمی۔ میں تھوڑی دیر بعد تم سے باتیں کروں گی۔"

اس نے فون بند کر دیا۔ ہمارا سراغ رساں اس کے اندر میری آواز اور لہجے میں بول رہا تھا۔ ثانی کے فون پر بولنے کے انداز سے اجنبی نے یہ سمجھ لیا تھا کہ کوئی اس کے دماغ میں آیا ہے۔ وہ بھی اپنا فون بند کر کے اس کے دماغ میں پہنچ گیا۔ وہ کہہ رہی تھی "مسٹر فرہاد! آپ تو کہیں مصروف تھے۔ اچانک کیسے آگئے؟"

سراغ رساں نے کہا "بھئی تمہاری یاد آئی اور چلا آیا۔ میں تمہارے لیے فکر مند رہتا ہوں۔ دشمن یہ سمجھ رہے ہیں کہ انہوں نے قلعے کے اندر تمہیں مار ڈالا ہے لیکن انہیں کسی نہ کسی طرح معلوم ہو جائے گا کہ میں نے تمہیں بڑی

رازداری سے نیویارک پہنچا دیا ہے۔"

"آپ بڑی چالاکی سے میری حفاظت کر رہے ہیں۔ میں آپ کی محبت اور آپ کے احسانات کبھی نہیں بھولوں گی۔ ہاں یاد آیا۔ ابھی کوئی اجنبی ٹیلی پیتھی جاننے والا میرے دماغ میں آنا چاہتا تھا۔"

"اوہ گاڈ! وہ کون تھا؟ کیا تم نے اسے اپنے دماغ میں آنے دیا تھا؟"

"ابھی تو نہیں آنے دیا لیکن آپ جانتے ہیں۔ میں رات کو پینے کی عادی ہوں۔ آپ کے منع کرنے سے کل نہیں پی تھی لیکن آج مجھ سے رہا نہیں جائے گا۔ وہ اجنبی کل سے میرے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ اگر اس نے مجھے پیتے ہوئے دیکھ لیا تو فوراً میرے اندر چلا آئے گا۔ پلیز آج رات آپ خیال خوانی کے ذریعے میرے پاس رہیں۔"

"مارلی! مجھے افسوس ہے۔ آج رات میں بہت مصروف رہوں گا' میں تمہیں سمجھاتا ہوں۔ اپنی بہتری چاہتی ہو تو آج رات شراب کو منہ نہ لگانا۔ جب مجھے فرصت ملے گی۔ تب بوتل کھول لینا۔ میں تمہیں منع نہیں کروں گا۔ میں جا رہا ہوں۔ تقریباً آٹھ دس گھنٹے تک مصروف رہوں گا۔"

سراغ رساں یہ کہتے ہی ثانی کے دماغ سے نکل گیا۔ ثانی نے اس اجنبی کی سوچ کو محسوس کیا لیکن انجان بنی رہی پھر اس نے کہا "مسٹر فرہاد! آپ خاموش کیوں ہیں؟ کیا کچھ کہنا چاہتے ہیں؟"

اس نے میرے لہجے میں بولنے کی کوشش کی اور صرف "نو" کہہ کر ثانی کے دماغ سے چلا گیا۔ وہ مسکرانے لگی۔ دل میں کہنے لگی آج رات مرغا پھنسے گا۔ جبکہ بے چارہ پھانسنے آئے گا۔

وہ آن نون تھا۔ مسٹری مین نے اسے امریکا جانے کا حکم دیا تھا۔ تمام ٹیلی پیتھی جاننے والے ان دس پراسرار ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے سلسلے میں متجسس تھے۔ پتا نہیں کتنے ملکوں کے خیال خوانی کرنے والے وہاں پہنچ رہے تھے۔ آن نون بھی نیویارک میں رہ کر خیال خوانی کے ذریعے امریکا کے اکابرین اور دیگر اہم افراد کے دماغوں میں پہنچ کر کچھ نہ کچھ معلوم کرنے کی کوششیں کر رہا تھا۔ ایسے وقت اس نے اپنی دانست میں ایک کامیابی حاصل کی تھی۔ مقتول سمجھی جانے والی مارلی کو دریافت کیا تھا۔ اس نے مسٹری مین کو یہ خوش خبری سنانے کے لیے رابطہ کیا۔

اس نے سانس روک کر اسے بھگا دیا۔ اس نے دوسری بار رابطہ کیا۔ وہ بولا "یو نان سنس۔ آدھے گھنٹے بعد آؤ۔ میں بہت مصروف ہوں۔"

وہ دماغی طور پر حاضر ہو کر دور ہی دور سے ثانی کو دیکھنے لگا۔ سوچنے لگا۔ بڑی زبردست ہے۔ اچھا ہے کہ شراب پیتی ہے۔ آج یہ نشے میں میری رات رنگین کرے گی۔ میں ہانگ کانگ میں رہ کر اس پر قابو نہ پاسکا۔ ہزاروں میل دور آنے کے بعد یہ میرے شکنجے میں آرہی ہے۔

اس نے آدھے گھنٹے بعد مسٹری مین سے رابطہ کیا پھر کہا "باس ایک اہم خبر سنانے آیا ہوں۔ ہانگ کانگ والی یعنی کہ جزیرہ لن تاؤ کی میڈم مارلی زندہ ہے اور یہاں نیویارک میں ہے۔"

مسٹری مین نے حیرانی سے پوچھا "کیا کہہ رہے ہو؟ تم اسے کیسے پہچان رہے ہو کہ وہ مارلی ہے؟"

"میں کل سے اس کا تعاقب کر رہا ہوں آج میں نے اس کے دماغ میں جانا چاہا تو اس نے سانس روک لیا۔ میں نے اس سے فون پر باتیں کیں۔ باتوں کے دوران میں پتا چلا کہ کوئی اس کے دماغ میں آیا ہے۔ میں ایسے وقت فوراً اس کے اندر پہنچ گیا۔ اس بار اس نے میری سوچ کی لہروں کو محسوس نہیں کیا۔ میں نے اس کے اندر فرہاد علی تیمور کی آواز سنی۔ مارلی پریشان ہو کر اس سے کہہ رہی تھی کہ ابھی ایک اجنبی اس کے دماغ میں آنا چاہتا تھا۔ یعنی کہ میں اس کے پیچھے پڑا ہوا ہوں۔ آج رات وہ شراب پیے گی تو میں اس کے اندر پہنچ جاؤں گا۔"

مسٹری مین نے کہا "ہاں اس کی یہ عادت سب ہی جانتے ہیں۔ وہ رات کو ضرور پیتی ہے۔ فرہاد نے اس کے دماغ کو لاک کیا ہے لیکن رات کو نشے میں اس کے دماغ کے دروازے کھل جاتے ہوں گے۔ شام ڈھلنے' رات ہونے کا انتظار کرو۔"

"انتظار کیا کرنا ہے۔ شام ہو چکی ہے۔ رات کا اندھیرا پھیلنے والا ہے۔ سات بجنے والے ہیں۔ وہ ایک آدھ گھنٹے بعد پینا شروع کرے گی۔ شاید وہ گھر کی طرف جا رہی ہے۔ میں بھی اس کے پیچھے جاؤں گا۔"

"محتاط ہو کر تعاقب کرو۔ میں ایک گھنٹے بعد تمہارے پاس آؤں گا اور خود اس پر تنویمی عمل کر کے اسے اپنی معمول بناؤں گا۔"

ثانی ایک رینٹڈ کار میں بیٹھ کر جا رہی تھی۔ اس کے ساتھ تعاون کرنے کے لیے بابا صاحب کے ادارے کے کئی افراد وہاں موجود تھے۔ انہوں نے ایک حسین عورت کو ٹریپ کر کے اس پر مختصر سا تنویمی عمل کیا تھا اور اسے میڈم مارلی بنا دیا تھا۔ بابا صاحب کے ادارے کی ایک ٹیلی پیتھی جاننے والی جاسوس ہمیشہ اس کے دماغ میں رہ کر اس سے میڈم مارلی کا رول ادا کرانے والی تھی۔

ہم سب جس ملک اور جس شہر میں جاتے تھے۔ وہاں

اپنے کئی آلہ کار بنالیتے تھے پھر ان کے دماغوں میں رہ کر حالات کے مطابق کام کرتے رہتے تھے۔ اس طرح ہمارا سامنا کبھی کسی دشمن سے نہیں ہوتا تھا۔ ثانی اور ادارے کے ٹیلی پیتھی جاننے والوں نے نیویارک پہنچ کر چند آلہ کار بنائے تھے۔ ان میں ایک آلہ کار حسینہ کا نام کرسٹی فورڈ تھا۔ کرسٹی ذہین بھی تھی اور بہترین فائٹر بھی۔ وہ ثانی کا رول بخوبی ادا کرسکتی تھی۔

ثانی نے اپنے معاون ٹیلی پیتھی جاننے والے سے کہا "تم اسے ہپناٹائز کرو اور اس کے دماغ میں میرا لب ولہجہ اور میرے اہم طور طریقے نقش کردو۔ تمہارے تنویمی عمل کے دوران میں میں بھی موجود رہوں گی۔"

کرسٹی یوگا کی ماہر تھی۔ اسے بڑی مشکل سے کمزور بنا کر ٹریپ کیا گیا تھا۔ اس کے بعد اس کے چور خیالات پڑھے گئے۔ پتا چلا وہ ٹاپ کی ماڈل گرل ہے۔ تنہا رہتی ہے۔ اس کا ایک بوائے فرینڈ ہے۔ اس کے علاوہ اس کا کوئی اپنا نہیں ہے۔ اگر اسے معمول بناکر ثانی بنایا گیا تو کوئی اس کی طرف توجہ نہیں دے گا۔

اسے معمول بناکر ثانی کی ڈمی بنایا گیا۔ بعض اوقات چور خیالات پڑھنے کے باوجود کتنے ہی ٹیلی پیتھی جاننے والے دھوکا کھا جاتے ہیں۔ ثانی اور اس کے معاون خیال خوانی کرنے والے یہ نہیں جانتے تھے کہ وہ جس سے محبت کرتی ہے۔ اس شخص نے پہلے ہی اسے اپنی معمول بنا رکھا ہے۔ اس شخص نے کرسٹی کو اپنا نام سڈنی فورڈ بتایا تھا۔ وہ بھی ماڈل بننے کے لیے شوبز کی دنیا میں آیا تھا۔ وہاں کرسٹی سے اس کے تعلقات قائم ہوگئے تھے۔ اس نے کرسٹی سے اپنی ٹیلی پیتھی کی صلاحیتوں کو چھپایا تھا۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ اپنے محبوب سڈنی کی معمول بنی ہوئی ہے۔

سڈنی فورڈ ان نئے امریکی ٹیلی پیتھی جاننے والوں میں سے ایک تھا۔ جنہیں امریکا کے مختلف اسٹیٹس اور شہروں میں رہنے کی اجازت دی گئی تھی۔ وہ سب دس پراسرار ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے معمول تھے اور اپنی کارکردگی کی رپورٹ انہیں پیش کرتے رہتے تھے۔

سڈنی نے خیال خوانی کے ذریعے نمبر آٹھ کو مخاطب کیا۔ نمبر آٹھ نے اس کے اندر آکر پوچھا "بولو کیا بات ہے؟"

اس نے کہا "سر! آپ جانتے ہیں۔ میں نے کرسٹی کو اپنی معمول بنا رکھا ہے۔ آپ فوراً کرسٹی کے دماغ میں آئیں۔ بابا صاحب کے ادارے والے اسے ہپناٹائز کرکے ثانی کی ڈمی بنا رہے ہیں۔"

نمبر آٹھ کرسٹی کے اندر پہنچ گیا۔ اس کے اندر تنویمی عمل جاری تھا۔ مخصوص لب ولہجے کے ذریعے اس کے دماغ کو لاک کیا جارہا تھا۔ نمبر آٹھ اور سڈنی نے اس لب ولہجے کو اچھی طرح یاد کرلیا۔

ہم مخالفین کے دماغوں میں جاکر جو طریقے اختیار کرتے تھے۔ نمبر آٹھ نے وہی طریقہ کار اختیار کیا تھا۔ اس نے ثانی اور اس کے معاون کے تنویمی عمل میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کی تھی۔ اسے اطمینان تھا کہ جب چاہے گا کرسٹی کے اندر پہنچ کر ثانی کے منصوبوں سے واقف ہوتا رہے گا۔

ثانی کا معاون کرسٹی کو معمول بنا کر اسے حکم دے رہا تھا کہ اب وہ میڈم مارلی کے لب ولہجے میں سوچا کرے گی اور بولا کرے گی۔ کرسٹی کو میڈم مارلی کی اہم باتیں بتائی جارہی تھیں اور یہ حکم دیا جارہا تھا کہ وہ آدھے گھنٹے تک تنویمی نیند سونے کے بعد بیدار ہوگی پھر میڈم مارلی کے معمول کے مطابق ڈنر سے پہلے شراب پیئے گی۔

سڈنی نے نمبر آٹھ سے کہا "سر! یہ بات سمجھ میں نہیں آرہی ہے کہ کرسٹی کو پہلے ثانی کی ڈمی بنایا گیا اب اسے میڈم مارلی بنایا جارہا ہے۔ اس کے دماغ کو لاک رکھنا چاہیے لیکن اسے شراب پینے کا حکم دیا جارہا ہے۔"

نمبر آٹھ نے کہا "ان کے اس عمل سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ وہ کرسٹی کے دماغ کو کھلا رکھنا چاہتے ہیں۔ دشمنوں کو اس کے اندر پہنچا کر یہ دھوکا دینا چاہتے ہیں کہ میڈم مارلی زندہ ہے۔ جبکہ ہماری معلومات کے مطابق اسے مار ڈالا گیا ہے۔ اگر ہم بروقت کرسٹی کے دماغ میں نہ آتے تو ہم بھی بعد میں کرسٹی کے اندر پہنچ کر دھوکا کھاتے اور یہی سمجھتے کہ میڈم مارلی زندہ ہے۔ آئندہ دوسرے ٹیلی پیتھی جاننے والے دھوکا کھائیں گے۔"

ثانی اپنے طور پر زبردست چال چل رہی تھی۔ ان نون کو بھٹکانے والی تھی۔ دوسرے بھی کرسٹی کے اندر آکر یقین کرنے والے تھے کہ مارلی زندہ ہے اور میں نے اسے ہانگ کانگ سے چپ چاپ نکال کر نیویارک پہنچا دیا ہے۔

وہ پراسرار دس امریکی ٹیلی پیتھی جاننے والے بڑے لکی تھے۔ پاتال میں رہ کر خیال خوانی کے ذریعے بڑی کامیابیاں حاصل کررہے تھے۔ اس طرح وہ کبھی کسی کی گرفت میں نہیں آسکتے تھے۔

نمبر آٹھ بھی لکی تھا۔ وہ ثانی کی ایک اہم چال کو اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔ اس نے سڈنی سے کہا "ثانی پارس کی وائف اور فرہاد علی تیمور کی بہو ہے۔ فرہاد کے خاندان کا اور بابا صاحب کے ادارے کا ایک اہم مہرہ ہماری معلومات کے احاطے میں آگیا ہے۔ تمہیں بہت محتاط رہنا ہوگا۔ تم آئندہ کبھی کرسٹی کے قریب نہیں جاؤ گے۔ اس کے اندر پہنچ کر ہمیشہ گونگے بنے رہو گے۔ میں بھی اس کے اندر آتا رہوں

گا۔"

سڈنی نے کہا "میں آپ کے حکم کے مطابق کبھی ثانی اور اس کے معاون کو یہ معلوم نہیں ہونے دوں گا کہ ہم نے اس کے اندر جگہ بنا رکھی ہے۔"

"ان کے تنویمی عمل کے مطابق وہ ڈنر سے پہلے شراب پینے والی ہے۔ شاید اس کی شراب نوشی کے ذریعے کوئی اہم چال چلی جارہی ہے۔ تم مسلسل اس کے اندر رہو۔ میں بعد میں آؤں گا۔"

دوسری طرف ثانی اور اس کے معاون اطمینان سے کرسٹی کو مارلی بنا چکے تھے۔ وہ آدھے گھنٹے بعد تنویمی نیند سے بیدار ہونے والی تھی۔ ایسے وقت ثانی اپنی کار ڈرائیو کرتی ہوئی نیویارک کی مختلف تفریح گاہوں میں اپنا وقت گزار رہی تھی۔ یہ جانتی تھی کہ وہ اجنبی (ان نون) ٹیلی پیتھی جاننے والا اس کا تعاقب کررہا ہے۔

معاون نے آکر ثانی سے کہا "کرسٹی بیدار ہوگئی ہے۔ غسل وغیرہ سے فارغ ہوکر پینے کے لیے بیٹھے گی۔"

"ٹھیک ہے۔ میں اپنی اس رہائش گاہ میں آرہی ہوں۔ کیا تم اس اجنبی کو میرے تعاقب میں دیکھ رہے ہو؟"

"یس میڈم! وہ ہمارے ایک ساتھی کی نظروں میں ہے۔"

وہ ڈرائیو کرتی ہوئی اپنی رہائش گاہ کے سامنے آئی پھر کار سے اتر کر اندر چلی گئی۔ ان نون نے وہاں سے کچھ فاصلے پر گاڑی روک دی تھی۔ عام طور سے ڈنر کا وقت ہوچکا تھا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ مارلی کے ڈنر کا وقت کیا ہے۔ ویسے پینے والے ڈنر سے بہت پہلے بوتل کھول لیتے ہیں۔ وہ اپنی کار میں بیٹھ کر انتظار کرنے لگا۔

"آدھے گھنٹے بعد مسٹری مین نے آکر پوچھا "کیا وہ پی رہی ہے؟"

"میں یہی معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے لیے اس کے دماغ میں جانا ہوگا۔ اگر اس نے نشے کو منہ نہیں لگایا ہوگا تو میری سوچ کی لہروں کو محسوس کرلے گی پھر ہوسکتا ہے کہ محتاط ہوجائے اور پینے کا ارادہ ترک کردے۔"

"اسی طرح محتاط رہو۔ اسے شبہ نہ ہونے دو اور آدھا گھنٹا انتظار کرو۔ کیا وہ اس اپارٹمنٹ میں تنہا ہے؟"

"بالکل تنہا ہے۔ میں نے کل سے اب تک اس کے ساتھ کسی کو نہیں دیکھا ہے۔ اب بھی وہاں کسی دوسرے کی موجودگی ظاہر نہیں ہورہی ہے۔"

"تمہیں رسک لینا چاہیے۔ اس اپارٹمنٹ میں داخل ہوجاؤ۔"

وہ کار سے نکل کر باہر آیا۔ اسٹریٹ لائٹس کی روشنی اپارٹمنٹ تک پہنچ رہی تھی۔ کوئی اس پر شبہ نہیں کرسکتا تھا کیونکہ وہ ایک وزیٹر کی حیثیت سے اندر جارہا تھا۔ بیرونی دروازہ مقفل نہیں تھا۔ وہ اسے آہستگی سے کھول کر اندر آیا پھر دبے قدموں چلتا ہوا وہاں کے مختلف حصوں سے گزرنے لگا۔ اسے ایک کمرے میں ثانی کی ڈمی یعنی کرسٹی دکھائی دی۔ وہ ایک صوفے پر بیٹھی ٹی وی کا میوزیکل پروگرام دیکھ رہی تھی۔ سامنے بوتل کھلی ہوئی تھی اور وہ جام اٹھائے ٹھہر ٹھہر کر ایک ایک گھونٹ پی رہی تھی۔

معاون نے ثانی سے پوچھا "کیا اس اجنبی ٹیلی پیتھی جاننے والے کو یہاں زخمی کرکے اپنا معمول بنایا جائے گا۔"

"اتنی جلدی اچھی نہیں ہوتی۔ ابھی ہم اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے ہیں۔ ہوسکتا ہے اس کے کچھ اور ساتھی ابھی اس کے اندر موجود ہوں۔ اگر ہم اسے ٹریپ کریں گے تو اس کے ساتھی اسے رہائی دلا کر یہاں سے لے جائیں گے۔ ابھی اس اجنبی کو ڈھیل دی جائے گی۔"

جب ان نون نے اسے شراب پیتے دیکھا تو پورے یقین کے ساتھ خیال خوانی کرتا ہوا اس کے دماغ میں پہنچ گیا۔ ثانی بھی اس کے دماغ میں تھی۔ کرسٹی اس کی مرضی کے مطابق مارلی کی حیثیت سے سوچ رہی تھی۔ پتا نہیں اس پارک میں وہ اجنبی خیال خوانی کرنے والا کون تھا؟ اچھا ہوا میں نے اسے اپنے دماغ سے بھگا دیا۔ تب سے اب تک اس نے میرے اندر آنے کی کوشش نہیں کی اور نہ ہی آئے گا۔ مجھے یقین ہے فرہاد ہمیشہ کی طرح مجھے اس دشمن سے بھی محفوظ رکھے گا۔

ان نون اس کے خیالات پڑھ کر یہ یقین کررہا تھا کہ اس وقت میں مارلی کی حفاظت کے لیے موجود نہیں ہوں اور کسی معاملے میں اس قدر مصروف ہوں کہ صبح سے پہلے اس کے پاس نہیں آسکوں گا۔

اس نے مخاطب کیا "ہائے مارلی! میں وہی اجنبی ہوں۔ آواز سے پہچانو۔ تم نے تو مجھے اپنے دماغ سے بھگا دیا تھا۔"

اس نے گھبرا کر سانس روکا تو اسے ٹھوکا لگا۔ وہ سینے پر ہاتھ رکھ کر کھانسنے لگی۔ وہ ہنستے ہوئے بولا "نادانی نہ کرو۔ ایسے وقت تمہارا باپ بھی سانس نہیں روک سکے گا۔"

"لینگویج پلیز! میرے باپ کا نام نہ لو۔ یہاں سے چلے جاؤ۔"

"ٹھیک ہے۔ جارہا ہوں۔ یوں سمجھو دماغ سے نکل کر گھر میں آرہا ہوں۔"

"ہرگز نہیں۔ میں تمہیں یہاں نہیں آنے دوں گی۔ دروازے بند کردوں گی۔"

وہ دروازے کو بند کرنے کے لیے اٹھ گئی۔ پلٹ کر دیکھا

تو وہ کمرے میں موجود تھا۔ اسے دیکھتے ہی شیشے کا جام ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ وہ ہنستے ہوئے اس کی طرف بڑھتے ہوئے بولا "تمہاری یہ کمزوری سبھی جانتے ہیں کہ تم بہت پیتی ہو۔ پارک میں جب فرہاد علی تیمور تمہارے اندر آکر باتیں کررہا تھا تو میں بھی تمہارے اندر پہنچ گیا تھا۔ ایسے وقت تم نے مجھے محسوس نہیں کیا تھا اور میں نے تمہاری اصلیت معلوم کرلی تھی کہ تم میڈم مارلی ہو۔ اپنے تمام دشمنوں کو دھوکا دے کر ہانگ کانگ سے یہاں آئی ہو۔"

وہ پیچھے ہٹ کر بولی "خبردار! میرے قریب نہ آنا۔ ابھی فرہاد آئے گا تو تم یہاں سے دم دبا کر بھاگو گے۔"

وہ ہنستے ہوئے بولا "میں مکمل معلومات کے بعد یہاں آیا ہوں۔ فرہاد اپنے ایک اہم معاملے میں بہت مصروف ہے۔ وہ صبح سے پہلے یہاں نہیں آئے گا۔ آؤ میری جان بیڈ روم میں چلو۔ آرام سے لیٹ جاؤ۔ میں تمہیں ہاتھ نہیں لگاؤں گا۔ جو کرنا ہے خیال خوانی کے ذریعے کروں گا۔"

وہ جانا نہیں چاہتی تھی۔ مسٹری مین نے آکر کہا "ان نون! وقت ضائع نہ کرو۔ اس کے دماغ پر قبضہ جما کر بستر پر لے جاؤ۔"

اس نے حکم کی تعمیل کی۔ اسے بیڈ روم کی طرف لے جانے لگا۔ اس وقت کرسٹی کے اندر ان نون، مسٹری مین، ثانی، سڈنی اور نمبر آٹھ موجود تھے۔ وہ وہاں ایک دوسرے کی موجودگی سے بے خبر تھے۔ انہیں یہ معلوم ہوگیا کہ ابھی کرسٹی کے اپارٹمنٹ میں اور اس کے دماغ میں آنے والا ان نون ہے۔

وہ کرسٹی کو ٹرانس میں لانے کے بعد اس پر تنویمی عمل کررہا تھا۔ باقی تمام حاضرین خاموشی سے تماشا دیکھ رہے تھے۔ ان نون نے تنویمی عمل کے اختتام پر ایک مخصوص لب و لہجے کے ذریعے اس کے دماغ کو لاک کیا پھر کہا "میرے اس لہجے کے علاوہ صرف فرہاد تمہارے دماغ میں آیا کرے گا۔ تم بھول جاؤ گی کہ میں نے تم پر تنویمی عمل کیا ہے۔ اس طرح تمہارے چور خیالات پڑھنے کے باوجود فرہاد کو شبہ نہیں ہوگا کہ ہم نے تمہیں ٹریپ کیا ہے۔"

مسٹری مین نے کہا "تم تنویمی نیند سوتی رہو گی۔ اس کے باوجود ہم مطمئن نہیں رہیں گے۔ ان نون مسلسل تمہارے اندر رہے گا۔ فرہاد اتفاقاً یہاں آکر ہمارے تنویمی عمل کا توڑ کرے گا تو ہم پھر کسی وقت تمہیں ٹریپ کریں گے۔ تمہارا پیچھا نہیں چھوڑیں گے۔ اب آرام سے سو جاؤ۔"

وہ تنویمی نیند سونے لگی۔ نمبر آٹھ اور سڈنی اس کے دماغ سے نکل آئے۔ سڈنی نے کہا "سر! یہ ثانی بہت چالاک ہے۔ اس نے مارلی کو اسی لیے پینے پر آمادہ کیا تھا۔ اس طرح پتا چل گیا کہ اس کے اندر آنے اور اسے ہپناٹائز کرنے والا ان نون ہے۔"

نمبر آٹھ نے کہا "ہم ان نون کے بارے میں صرف اس حد تک جانتے ہیں کہ وہ پہلے ہانگ کانگ میں تھا۔ وہاں مارلی کے قلعے میں قبضہ جمانے کی کوششیں کررہا تھا۔ آج اسے مارلی کے دماغ پر قبضہ جمانے کا موقع مل گیا ہے۔"

"لیکن سر! ان نون کے ساتھ ایک دوسرا خیال خوانی کرنے والا بھی تھا ہمیں اس دوسرے ٹیلی پیتھی جاننے والے کے بارے میں بھی معلوم کرنا چاہیے۔"

نمبر آٹھ نے کہا "فی الحال اتنا ہی کافی ہے کہ ہم ان نون کو تنہا سمجھ کر دھوکا نہیں کھائیں گے۔"

"ابھی مارلی اور ان نون کے بارے میں سمجھنے کے لیے بہت کچھ رہ گیا ہے۔ ابھی یہ اندازہ ہورہا ہے کہ ان نون ہانگ کانگ سے مارلی کا پیچھا کرتا ہوا آیا ہے۔ اب وہ قلعے پر اور جزیرہ لن تاؤ پر قبضہ جمانے کی دیرینہ خواہش پوری کرے گا۔ وہ قلعہ اور جزیرہ بہت اہم ہے۔ وہ کسی نہ کسی طرح مارلی کو پھر اس قلعے میں واپس لے جائے گا۔"

نمبر آٹھ اپنے طور پر قیاس آرائیاں کررہا تھا۔ دوسری طرف مسٹری مین ان نون سے کہہ رہا تھا "ہم مارلی کے سلسلے میں اب تک دھوکا کھاتے رہے، ایک کے بعد ایک مارلی کو ہلاک کرتے رہے۔ بعد میں پتا چلتا رہا کہ اصل مارلی زندہ ہے۔ اب پھر یہ ثابت ہوگیا ہے کہ ہم نے قلعے میں اصل مارلی کو ہلاک نہیں کیا تھا۔ اصل تو یہاں ہے۔ مسلسل ناکامیوں سے گزرنے اور فریب کھاتے رہنے کے بعد اصل مارلی ہمارے ہاتھ آئی ہے۔"

ان نون نے کہا "اس قلعے کے اندر بائرن ٹوڈ وغیرہ آپ کے ساتھ اقتدار میں شریک ہیں۔ ان سے اصل مارلی کو چھپائے رکھنا ہوگا۔"

بائرن ٹوڈ وغیرہ کبھی خواب میں بھی نہیں سوچیں گے کہ اصل مارلی نیویارک میں زندہ ہے۔ یہ ہمارے لیے اچھی بات ہے کہ فرہاد بڑی رازداری سے اس کی حفاظت کررہا ہے۔ ہمیں اس بات پر غور کرنا ہے کہ آئندہ ہم اس زندہ مارلی کے ذریعے کس طرح بائرن ٹوڈ وغیرہ کو اس قلعے سے بھگا سکیں گے۔"

اب مسٹری مین اس مسئلے پر غور کرنے والا تھا۔ ثانی نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا "پاپا! آپ ہانگ کانگ میں ہیں۔ وہاں مارلی کا ایک مخالف ان نون تھا۔ وہ آج کل نیویارک میں ہے۔ کیا اس کے بارے میں اہم معلومات فراہم کرسکتے ہیں؟"

میں نے کہا "تمہاری توقع سے زیادہ اہم معلومات یہ ہیں کہ تم اس یوگا کے ماہر کے اندر آسانی سے جاسکتی ہو۔ وہ تمہاری سوچ کی لہروں کو محسوس نہیں کرے گا۔"

وہ خوش ہو کر بولی "ونڈر فل پاپا! آپ تو پلک جھپکتے ہی مجھے دشمن کی شہ رگ تک پہنچا رہے ہیں۔"

میں نے وہ مخصوص لب و لہجہ بتایا۔ جس کے ذریعے مسٹری مین نے ان نون کے دماغ کو لاک کیا تھا۔ ثانی نے اس لب و لہجے کو ذہن نشین کیا پھر اس کے اندر پہنچ کر مسٹری مین کے بارے میں بھی معلومات حاصل کرنے لگی۔

○☆○

اسکاٹ لینڈ یارڈ کے اے ڈی جی کا محاسبہ کیا جارہا تھا۔ پہلے ذکر ہوچکا ہے کہ نمبر تھری نے اے ڈی جی کو ٹریپ کیا تھا پھر اس کے ذریعے وہاں کے دو ٹیلی پیتھی جاننے والے سراغ رسانوں کو ٹریپ کرنے والا تھا۔ ایسے وقت پورس نے وہاں کے ڈائریکٹر جنرل کو نمبر تھری کی سازش کے متعلق بتا دیا تھا۔ اس سلسلے میں فوراً ایکشن لیا گیا۔ اے ڈی جی کے ساتھ ان دو سراغ رسانوں کو گرفتار کرلیا گیا۔ جنہیں نمبر تھری ہپناٹائز کرنے والا تھا۔ وہ ایسا نہ کرسکا۔ اسے ناکام ہو کر جانا پڑا۔

وہاں کے دوسرے سراغ رساں اے ڈی جی کے چور خیالات پڑھ کر معلوم کرچکے تھے کہ وہ غدار نہیں ہے۔ نمبر تھری نے اس کے دماغ پر قبضہ جما کر غداری پر مجبور کیا تھا۔

اے ڈی جی نے وہاں کے اعلیٰ عہدے داروں سے کہا "آپ نے میرے چور خیالات سے یہ معلوم کیا ہے کہ نہ میں پہلے غدار تھا نہ اب غداری کی ہے۔ میں محب وطن ہوں اور ہمیشہ سے اسکاٹ لینڈ یارڈ میں ایک ذمے دار افسر کی طرح اہم فرائض انجام دیتا رہا ہوں۔"

ڈائریکٹر جنرل نے کہا "ہم سب تسلیم کرتے ہیں کہ تم نے جان بوجھ کر دشمنی نہیں کی ہے لیکن غلطی اور جرم انجانے میں بھی ہوتے ہیں اور جب کوئی جرم ہوجاتا ہے تو اس کی سزا بھی لازمی ہوتی ہے۔"

دوسرے عہدے دار نے کہا "تم اس ادارے میں ایک معزز عہدے دار رہ چکے ہو۔ تمہیں قید بامشقت کی سزا نہیں دی جائے گی۔ تمہارے اور ان دو ٹریپ کیے جانے والے سراغ رسانوں کے برین واش کیے جائیں گے۔ یہاں کے بہت سے اہم راز تمہیں معلوم ہیں۔ برین واشنگ کے ذریعے ان تمام رازوں کو تمہارے دماغوں سے مٹا دیا جائے گا۔ اس کے بعد تمہیں ملک بدر کردیا جائے گا۔"

انہیں سزا سنا کر برین واشنگ کے لیے بھیج دیا گیا۔ ڈی جی نے کہا "ہمیں یہ معلوم کرنا چاہیے کہ کس ٹیلی پیتھی جاننے والے نے ہمارے اے ڈی جی اور دو سراغ رسانوں کو ٹریپ کیا تھا۔"

ایک نے کہا "صاف ظاہر ہے۔ پورس ہمارا دشمن ہے۔ اسی نے ایسا کیا تھا۔ اتنا عرصہ خاموش رہنے کے بعد وہ پھر ہم سے دشمنی کررہا ہے۔"

"اگر یہ دشمنی اس کی تھی تو وہ ٹیلی پیتھی جاننے والا کون ہے جس نے ہمیں اس دشمنی کی اطلاع دی تھی۔ وہ مخبری نہ کرتا تو ہم اپنے اے ڈی جی سے دھوکا کھاتے رہتے اور ہمارے دو سراغ رساں دشمن کی جھولی میں چلے جاتے۔ اس مخبر ٹیلی پیتھی جاننے والے نے ہمیں بہت بڑے نقصان سے بچایا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے اس نے ہم پر یہ مہربانی کیوں کی ہے؟"

"کوئی خوامخواہ مہربانی نہیں کرتا۔ اس نے ہم پر اللہ کی راہ میں احسان نہیں کیا ہے۔ اس مخبری کے بعد اس نے ہم سے رابطہ نہیں کیا ہے اس کی یہ حرکت ہمیں الجھا رہی ہے۔"

ایک عہدے دار نے کہا "ہمیں انتظار کرنا چاہیے۔ وہ آج کل میں ضرور ہم سے رابطہ کرے گا۔ اس نے خوامخواہ مخبری نہیں کی ہوگی۔ اس کے صلے میں وہ ہم سے ضرور کچھ چاہے گا۔"

ڈی جی نے کہا "مجھے بھی امید ہے کہ وہ ہم سے رابطہ کرے گا مگر یہ سمجھ لینا چاہیے کہ پورس پھر ہم سے دشمنی کررہا ہے۔ ہمارے سراغ رسانوں کے اندر گھس کر انہیں اپنا آلہ کار بنانا چاہتا ہے۔"

کمانڈر ہائیڈ نے کہا "وہ شیوانی کو یہاں سے رہائی دلا کر جاچکا ہے۔ تقریباً چھ ماہ سے اس نے ہمارے خلاف کوئی حرکت نہیں کی۔ اب وہ کیوں خوامخواہ دشمنی شروع کرے گا۔ آپ اس مخبر کی مہربانی کو پیش نظر رکھ کر غور کریں۔ پورس نے بھی ہم پر بہت بڑی مہربانی کی تھی۔ شیوانی کے ذریعے ٹرانسفارمر مشین کا نقشہ ہمارے پاس پہنچایا تھا۔ اس مہربانی کے عوض اس نے اور بابا صاحب کے ادارے نے اب تک ہم سے کچھ طلب نہیں کیا ہے۔ نہ ہی ہم پر احسان جتانے کے لیے ہم سے کبھی رابطہ کیا ہے۔"

"مسٹر ہائیڈ! تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ وہ مخبری پورس نے کی ہے؟"

"آپ خود ہی غور کریں۔ وہ مسلسل مہربانی کرتا آرہا ہے۔ اس سے بڑی مہربانی اور کیا ہوسکتی ہے کہ ٹرانسفارمر مشین کی تیاری کے دوران میں اس نے کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کی۔"

تمام عہدے دار قائل ہو کر کہنے لگے "ہم اکثر پورس کے مثبت رویوں پر غور کرتے ہیں تو عقل یہی کہتی ہے کہ اس نے ہمیں فائدہ ہی فائدہ پہنچایا ہے۔ صرف شیوانی کو ہم سے

چھین کر لے گیا ہے۔ وہ بھی اس لیے کہ وہ اس کی وائف ہے۔" اور اسے ایسا کرنے کا حق حاصل تھا۔

ڈی جی نے کہا "حالات کا تجزیہ کیا جائے تو پورس نے کبھی منفی رویہ اختیار نہیں کیا اور نہ ہی کبھی ہمیں نقصان پہنچایا ہے۔ اگر ہم فرض کرلیں کہ پورس نے پھر مہربانی کی ہے اور مخبری کرکے ہمیں بہت بڑے نقصان سے بچایا ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں نقصان پہنچانے والا وہ دشمن کون تھا؟"

کمانڈر ہائیڈ نے کہا "وہ دشمن ہمارے دو سراغ رسانوں کو ہم سے چھیننے میں ناکام رہا ہے۔ وہ پھر کوئی ایسی حرکت کرے گا۔ ہمیں سمجھنا چاہیے کہ وہ دشمن کون ہوسکتا ہے۔"

ایک نے کہا "سیدھی سی بات سمجھ میں آتی ہے کہ ہم فرانس کے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو ٹریپ کرنا اور ان کے اہم فوجی افسران کے اندر پہنچنا چاہتے ہیں۔ اسی طرح فرانس کے ٹیلی پیتھی جاننے والے بھی ہمارے خلاف یہی کررہے ہوں گے۔"

مارشل ٹی ٹو نے کہا "فرانس کے ٹیلی پیتھی جاننے والے ابھی نوزائیدہ ہیں۔ ابھی وہ اپنی حفاظت اور سلامتی کے انتظامات میں مصروف ہیں۔ موٹی عقل سے بھی سوچا جائے کہ ابھی وہ کسی کو دشمن نہیں بنائیں گے۔ چپ چاپ اپنے اندر استحکام پیدا کرتے رہیں گے۔ ہم سب کو بلکہ دنیا کے تمام ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو ان دس پراسرار ٹیلی پیتھی جاننے والوں سے خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ وہ زیر زمین کہاں چھپے ہوئے ہیں؟ وہ محفوظ رہ کر ہماری سلامتی کے لیے چیلنج بن رہے ہیں۔"

کمانڈر ہائیڈ نے کہا "میں بھی یہی کہنے والا تھا۔ وہ دس ٹیلی پیتھی جاننے والے ہمارے اندر سرنگ بنا رہے ہیں۔"

ڈی جی نے کہا "دنیا کی ہر مصیبت سامنے آتی ہے اور ہم اس کا سامنا کرتے ہیں لیکن وہ دس ٹیلی پیتھی جاننے والے نادیدہ مصیبت بنے ہوئے ہیں۔ وہ کبھی نظر نہیں آئیں گے لیکن تاریکی سے چلائی ہوئی گولیوں کی طرح آکر لگتے رہیں گے۔ ہمیں اس سلسلے میں ان سے بات کرنا چاہیے۔"

عہدے داروں نے کہا "بہتر ہے کہ ابھی ان سے رابطہ کیا جائے۔ ہم دیر کریں گے تو وہ اندھیر کریں گے۔"

ڈی جی نے ہاٹ لائن پر امریکی فوج کے ایک اعلیٰ افسر کو مخاطب کیا "ہیلو! میں اسکاٹ لینڈ یارڈ کا ڈائریکٹر جنرل بول رہا ہوں۔"

"فرمائیے جنرل صاحب! آپ نے ہمیں کیسے یاد کیا؟"

ڈی جی نے کہا "ہمارے اور آپ کے درمیان کبھی دشمنی نہیں رہی۔ ہمارے جاسوس ایک دوسرے سے تعاون کرتے رہے ہیں لیکن اب ہماری دوستی شاید دشمنی میں بدل رہی ہے؟"

"آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟ ٹو دی پوائنٹ بات کریں؟"

"آپ کے ایک ٹیلی پیتھی جاننے والے نے ہمارے اے ڈی جی کو ٹریپ کیا تھا پھر اس کے ذریعے ہمارے دو سراغ رسانوں کو اپنے شکنجے میں لینا چاہتا تھا لیکن ہمارے سراغ رسانوں نے عین وقت پر اسے ناکام بنا دیا۔ آپ کو معلوم ہوچکا ہوگا کہ وہ کس طرح یہاں سے ناکام ہوکر گیا ہے۔"

"آپ اتنے وثوق سے کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے ٹیلی پیتھی جاننے والے نے یہ حرکت کی ہے؟"

"آپ بھی جانتے ہیں اور ساری دنیا بھی جانتی ہے کہ اسکاٹ لینڈ یارڈ کے سراغ رساں کتنے ذہین اور معاملہ فہم ہوتے ہیں۔ جب ہم کسی مجرم کی بو سونگھ لیتے ہیں تو پھر اس کی پوری ہسٹری بھی معلوم کرلیتے ہیں اور ایسا کرتے وقت ہم سے کبھی غلطی نہیں ہوتی۔ یہ ہمارا ریکارڈ ہے۔"

"چلیں آپ کہتے ہیں تو میں مان لیتا ہوں۔ ہمارا کوئی ٹیلی پیتھی جاننے والا ایسا کچھ کررہا ہوگا اور آئندہ بھی کرے گا۔ تمہارے ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو موقع ملے گا تو وہ بھی ایسی حرکتیں کریں گے۔ خیال خوانی کرنے والوں کی دنیا میں یہ سوچنا سب سے بڑی حماقت ہے کہ کوئی کسی سے برتر ہونے کے لیے کسی کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔ خاموش بیٹھا رہے گا۔"

"ہم نے اب تک آپ کو نقصان پہنچانے کے سلسلے میں کبھی نہیں سوچا۔ اب آپ دعوت دے رہے ہیں تو پھر جوابی کارروائی لازمی ہوگئی ہے۔ اب آپ بیٹھ کر غور کریں کہ اسکاٹ لینڈ یارڈ کے سراغ رساں کیسے تیر کی طرح اپنے ٹارگٹ تک پہنچتے ہیں۔ آپ اپنے دس ٹیلی پیتھی جاننے والوں کی خیر منائیں۔"

ڈی جی نے رابطہ ختم کرکے مارشل ٹی ٹو اور کمانڈر ہائیڈ سے کہا "آپ دونوں کا اندازہ درست نکلا۔ وہ دس ٹیلی پیتھی جاننے والے ہمارے پیچھے پڑگئے ہیں۔ آپ پلاننگ کریں کہ ان کے خلاف کس طرح جوابی کارروائی کی جاسکتی ہے اور کس طرح ہم اور ہمارے ٹیلی پیتھی جاننے والے ان سے محفوظ رہ سکتے ہیں؟"

کمانڈر ہائیڈ نے کہا "اس ہنگامی اجلاس میں آدھی رات گزر چکی ہے۔ آج رات دو بجے ہمارے چار سراغ رساں فرانس جانے والے ہیں۔ مجھے اس سلسلے میں مصروف رہنا ہے۔ میں اجازت چاہتا ہوں۔"

مارشل ٹی ٹو نے کہا "جب تک وہ چار سراغ رساں ہرت فرانس نہیں پہنچیں گے۔ میں اپنے تمام عہدے روں اور تمام ٹیلی پیتھی جاننے والے سراغ رسانوں کے اغ میں جھانکتا رہوں گا۔ کسی بھی دشمن کو ان کے اندر رنگ بنانے کا موقع نہیں دوں گا۔"

وہ دونوں اس اجلاس سے نکل کر اپنے معاملات میں صروف ہوگئے۔ کمانڈر ہائیڈ نے ان چار سراغ رسانوں کے ذر پہنچ کر پہلے خاموشی سے ان کے خیالات پڑھے۔ یہ طمینان ہوگیا کہ وہ پوری طرح محفوظ ہیں پھر اس نے باری ری ان کے اندر جاکر حکم دیا کہ وہ اپنے اپنے بنگلے سے نکل ر ٹھیک دو بجے یارڈ کے ہیلی پیڈ میں پہنچ جائیں۔ دو بج کر پانچ ٹ پر ہیلی کاپٹر انہیں لے کر وہاں سے روانہ ہوگا۔"

انہیں یہ تاکید کی گئی کہ ایسے وقت وہ اپنے ساتھ کسی یکیورٹی گارڈ کو نہیں رکھیں گے۔ وہ کسی گارڈ کو بھی ان کی انگی کے سلسلے میں رازدار بنانا نہیں چاہتے تھے۔

مارشل ٹی ٹو سکاٹ لینڈ یارڈ کے احاطے میں رہنے الے ایک ایک فرد کے اندر جھانک رہا تھا اور مطمئن ہورہا تھا۔ اس نے جے کافو، جے فلو اور جے سامو کے دماغوں میں بھی جھانک کر دیکھا۔ وہ تینوں اپنے اپنے بنگلے میں گہری نیند سو رہے تھے۔ ان کے خوابیدہ خیالات نے بتایا کہ وہ اس رارے کے وفادار ہیں اور ان کے اندر باغیانہ جذبات نہیں ہیں۔ وہ صبح تک گہری نیند سوتے رہیں گے۔

وہ سب پورس کے تنویمی عمل کے مطابق سو رہے تھے۔ اس نے ان تینوں کے ذہنوں میں یہ باتیں نقش کی تھیں کہ عین وقت پر جب پورس ان کے دماغوں میں سگنل دے گا تو ان کے لب و لہجے بدل جائیں گے جو چار سراغ رساں ہیلی کاپٹر میں جانے والے تھے۔ تھری جے ان میں سے تین سراغ رسانوں کے لب و لہجے میں سوچنے اور بولنے لگیں گے۔

پورس نے ان چاروں میں سے تین سراغ رسانوں کے دماغوں میں بھی ایسے ہی احکامات نقش کیے تھے۔ وہ تینوں بھی سگنل ملتے ہی جے کافو، جے فلو اور جے سامو کے لب و لہجے میں سوچنے اور بولنے والے تھے۔ ایسی تبدیلیوں سے مارشل ٹھیک اور کمانڈر ہائیڈ دھوکا کھانے والے تھے۔ وہ اپنے سراغ رسانوں کے اندر جانا چاہتے تھے تو ان کی سوچ کی لہریں انہیں تھری جے کے اندر لے جاتیں۔ ہیلی کاپٹر کے پاس ان تینوں کو سراغ رساں ہی سمجھا جاتا۔ رات کے دو بجے یہی ہوا۔ سگنل ملتے ہی وہ تھری جے اٹھ کر بیٹھ گئے۔ تین سراغ رسانوں کے لب و لہجے میں سوچنے اور بولنے لگے۔ باہر جو مسلح گارڈز تھے ان پر پہلے ہی مختصر سا تنویمی عمل کرچکے تھے۔ وہ ٹھیک وقت پر اپنے اپنے بنگلے سے نکل کر یارڈ کے ہیلی پیڈ کے پاس پہنچ گئے۔ ایسے وقت وہ تینوں سراغ رساں ان تھری جے کی طرح گہری نیند سو رہے تھے۔

کمانڈر ہائیڈ خیال خوانی کے ذریعے ہیلی کاپٹر کے پائلٹ کو اور وہاں سے روانہ ہونے والے چاروں سراغ رسانوں کو اچھی طرح چیک کررہا تھا ان میں سے ایک ایک کے چور خیالات پڑھ رہا تھا۔ تھری جے کے چور خیالات ہی بتا رہے تھے کہ وہ وہاں سے روانہ ہونے والے اسکاٹ لینڈ یارڈ کے سراغ رساں ہیں۔ مارشل ٹی ٹو بھی ان سب کے خیالات پڑھ رہا تھا۔ وہ سب بہت محتاط تھے۔ دھوکا نہیں کھانا چاہتے تھے مگر دھوکا کھا رہے تھے۔ مطمئن ہورہے تھے۔

ٹھیک دو بج کر پانچ منٹ پر وہ ہیلی کاپٹر وہاں سے روانہ ہوگیا۔ امریکی ٹیلی پیتھی جاننے والا نمبر تھری، اے ڈی جی کو معمول بنانے کے بعد دو سراغ رسانوں کو معمول بنانے میں ناکام رہا تھا لیکن اس نے ایک کامیابی بھی حاصل کی تھی۔ وہ اے ڈی جی کے ذریعے ہیلی کاپٹر کے پائلٹ کے اندر جگہ بنا چکا تھا۔

ان چاروں کا سامان پہلے ہی ہیلی کاپٹر میں پہنچا دیا گیا تھا۔ پائلٹ نے ان کے سامان میں چیونگم کے پیکٹ رکھ دیے تھے۔ پرواز کے دوران میں ایک سراغ رساں نے ایک پیکٹ سے چیونگم نکال کر منہ میں رکھا پھر اسے چبایا۔ دو

چار بار چباتے ہی اسے کمزوری کا احساس ہوا اس نے چیو نگم کو تھوک کر کہا "پتا نہیں یہ کیسا ہے؟ مجھے گھبراہٹ سی ہو رہی ہے۔ کیا تم تینوں کے پاس بھی ایسے ہی پیکٹ ہیں؟"

مارشل ٹی ٹو۔ کمانڈر ہائیڈ اور دوسرے سراغ رساں خیال خوانی کے ذریعے ان چاروں کے اندر موجود تھے۔ مارشل ٹی ٹو نے اپنے سراغ رساں کی بے چینی اور کمزوری کو محسوس کیا۔ کمانڈر ہائیڈ سے بولا "ان کے پاس چیو نگم کے پیکٹ کیسے پہنچ گئے؟ باقی تینوں کو سختی سے منع کرو۔ وہ اسے استعمال نہ کریں۔"

ایسے وقت مارشل ٹی ٹو نے اس سراغ رساں کے اندر نمبر تھری کی آواز سنی۔ وہ کہہ رہا تھا "مائی ڈیئر سراغ رساں! تمہیں پریشان نہیں ہونا چاہیے' میں آگیا ہوں۔ تمہارا ڈاکٹر ہوں۔ تمہیں اپنا معمول بنانے کے بعد کمزوریوں سے نجات ولاؤں گا۔ تم آرام سے آنکھیں بند کر کے لیٹ جاؤ۔"

اس سراغ رساں نے پوچھا "تم کون ہو؟ کیا تم نے مجھے کمزوری میں مبتلا کیا ہے؟"

"ہاں! میرا خیال تھا۔ تمہارے وہ تینوں ساتھی بھی چیو نگم چبائیں گے۔ میں تمہارے اندر توانائی پیدا کر رہا ہوں۔ تم انہیں چیو نگم سے شغل کرنے کے لیے کہو۔"

وہ اس کے حکم کی تعمیل نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن نمبر تھری نے اس کے دماغ پر قبضہ جما لیا۔ اس نے اپنے تینوں ہم سفروں سے کہا "خاموش بیٹھے ہوئے ہو۔ کم از کم چیو نگم سے ہی شغل کرو۔"

جے کافو نے کہا "کیا ہمیں نادان بچہ سمجھتے ہو؟ ابھی تم نے ہمارے سامنے برا سا منہ بنا کر چیو نگم تھوکا ہے۔ کمزوری اور گھبراہٹ کا اظہار کیا ہے۔ ہم سمجھ سکتے ہیں کہ تمہارے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ ابھی جو تمہارے اندر بول رہا ہے۔ ہم اسے وارننگ دے رہے ہیں۔ وہ تمہارے دماغ سے نہیں جائے گا تو تم سے کچھ حاصل نہیں کر سکے گا۔"

کمانڈر ہائیڈ نے اس سراغ رساں کے دماغ میں کہا "ہمارا یہ دوسرا سراغ رساں درست کہہ رہا ہے۔ تم کچھ حاصل نہیں کر سکو گے۔ ہم اچھی طرح سمجھ گئے ہیں کہ تم امریکی سراغ رساں ہو۔"

"خوب پہچان رہے ہو۔ تمہارے ڈی جی نے ہمارے اعلیٰ افسر کو چیلنج کیا تھا کہ وہ ہم دس سراغ رسانوں کو پاتال سے نکال لائے گا۔ ڈی جی سے کہو پہلے اپنا گھر بچائے پھر ہمارے گھر میں آگ لگانے کی بات کرے۔"

"یہ بتاؤ کہ تمہیں اس سراغ رساں کے اندر پہنچنے کا راستہ کیسے ملا ہے؟ تم نے چیو نگم کے پیکٹ کس طرح پہنچائے ہیں؟"

"تم کبھی سمجھ نہیں سکو گے کہ میں نے یہ سب کچھ کس طرح کیا ہے اور نہ ہی میں تمہیں اس سلسلے میں کچھ بتاؤں گا۔"

کمانڈر ہائیڈ نے کہا "تم ایک بار ہمارے دو سراغ رسانوں کو ٹریپ کرنے میں ناکام رہے ہو۔ اس بار بھی تمہیں ناکامی ہوگی۔ ہم اپنے اس ساتھی کو تمہارے شکنجے میں نہیں جانے دیں گے۔"

نمبر تھری نے کہا "تم ایک کی بات کرتے ہو۔ میں تمہارے ان چاروں ٹیلی پیتھی جاننے والے سراغ رسانوں کو اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔ منزل آگئی ہے۔ ہیلی کاپٹر نیچے اتر رہا ہے۔ اب میں بتا دوں کہ میں نے بہت پہلے ہی ہیلی کاپٹر کے اس پائلٹ کو اپنا معمول بنا لیا تھا۔ میں اسی کے ذریعے یہاں پہنچا ہوا ہوں۔"

وہ ہیلی کاپٹر فرانس کے ایک ویران ساحلی علاقے میں اتر گیا۔ وہ سب ایک ایک کر کے باہر آگئے۔ باہر آتے ہی جے کافو نے پورس کی مرضی کے مطابق ریوالور نکال کر اس کمزوری میں مبتلا رہنے والے سراغ رساں کو گولی مار دی پھر بولا "میں امریکی ٹیلی پیتھی جاننے والا کبھی ہار نہیں مانتا ہوں۔ میں تمہارے ان تین سراغ رسانوں کو لے جا رہا ہوں۔"

یہ کہہ کر اس نے پائلٹ کو بھی گولی مار دی۔ نمبر تھری بوکھلا گیا۔ وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ جیتی ہوئی یقینی بازی ہار جائے گا اس کی سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ دوسرا امریکی ٹیلی پیتھی جاننے والا کہاں سے پیدا ہو گیا تھا اور وہ کبھی سمجھ بھی نہیں سکتا تھا۔

پورس نے اس کے دونوں آلہ کاروں کو گولی ماردی تھی۔ ایک پائلٹ تھا۔ دوسرا وہ سراغ رساں تھا۔ ان کی موت کے بعد نمبر تھری کو کسی اور کے دماغ میں جگہ نہیں مل سکتی تھی۔ پورس کی طرف سے سگنل ملتے ہی تھری جے کے لب و لہجے بدل گئے تھے۔ جے کافو' جے فلو اور جے سامو پھر اپنے اپنے لہجے میں سوچنے اور بولنے لگے۔

مارشل ٹی ٹو' کمانڈر ہائیڈ اور ان کے دوسرے سراغ رساں بھی تھری جے کے دماغوں سے باہر نکل آئے۔ انہیں بھی حیرانی ہوئی انہوں نے دوبارہ ان کے دماغوں میں پہنچنا چاہا تو ان کی سوچ کی لہریں ان تین سراغ رسانوں کے اندر پہنچیں جو اسکاٹ لینڈ یارڈ کے بنگلوز میں سو رہے تھے وہ تینوں پھر اپنے لب و لہجے میں سوچنے اور بولنے لگے تھے۔

مارشل ٹی ٹو اور کمانڈر ہائیڈ نے شدید حیرانی سے پوچھا "یہ کیا ماجرا ہے؟ تم تینوں ابھی فرانس کے ایک ساحلی علاقے میں ہیلی کاپٹر کے پاس تھے مگر اب یہاں اپنے اپنے بیڈ

روم میں دکھائی دے رہے ہو۔"

ان تینوں نے کہا "پتا نہیں ہمیں کیا ہو گیا تھا؟ ہمیں گہری نیند آگئی تھی۔ ہم مقررہ وقت پر ہیلی پیڈ پر نہ پہنچ سکے۔"

"یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ تم تینوں وہاں پہنچ گئے تھے۔ تم نے ہیلی کاپٹر میں سفر کیا تھا اور فرانس پہنچ چکے تھے۔ وہ ہیلی کاپٹر وہیں ہے مگر تم تینوں یہاں پہنچ گئے ہو۔"

پورس نے ایک سراغ رساں کے ذریعے کہا "میں وہی امریکی ٹیلی پیتھی جاننے والا ہوں۔ تم ہماری ذہانت تک نہیں پہنچ سکو گے۔ میں نے یہاں چھ ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو ٹریپ کیا تھا۔ جن میں سے یہ تین سراغ رساں ہیں اور باقی تین وہ تھری جے ہیں۔ ان تینوں کے مقابلے میں وہ تھری جے زیادہ ذہین اور تجربے کار ہیں۔ وہ برسوں سے خیال خوانی کر رہے ہیں۔ میرے بہترین ماتحت بن کر رہیں گے۔ اس لیے میں نے ان تینوں کو یہاں گہری نیند سلا دیا تھا۔ اپنی ضرورت کے مطابق تھری جے کو اپنے ساتھ لے آیا ہوں۔ کوشش کروں گا کہ کسی طرح ان تین سراغ رسانوں کو بھی یہاں سے لے جاؤں۔ فی الحال جا رہا ہوں۔"

مارشل ٹی ٹو اور کمانڈر ہائیڈ وغیرہ چکرا کر رہ گئے تھے۔ وہ کبھی سمجھ نہیں سکتے تھے کہ پورس نے یہ سارا کھیل کتنی مکاری سے کھیلا ہے وہ دماغی طور پر حاضر ہو گیا۔ سونیا نے اسے سمجھایا تھا کہ اسے شیوانی کی موت پر صبر کرنا چاہیے اور بچے کے سلسلے میں فکر نہیں کرنا چاہیے۔ بچہ جہاں بھی ہے خیریت سے ہے اور محفوظ ہے۔

وہ دماغی طور پر حاضر ہو کر اس دشمن بوڑھے کے بارے میں سوچنے لگتا تھا۔ اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے ذرائع معلوم کرنا چاہتا تھا۔ اسے یقین تھا کہ موجودہ ذمے داریوں سے نجات ملے گی تو وہ اس بوڑھے تک ضرور پہنچ جائے گا۔

میں نے اسے سمجھایا "بیٹے! اپنی مما کی ہدایات پر عمل کرو۔ صرف شیوانی اور بچے کو ہی نہیں اس بوڑھے کو بھی بھول جاؤ۔ ہم اس خبیث کے سلسلے میں بھی معلومات حاصل کر رہے ہیں۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں اس خبیث سے انتقام لینے کا موقع دوں گا۔"

بابا صاحب کے ادارے کی طرف سے پورس کو بہت پہلے سے ہدایات دی گئی تھیں کہ وہ شیوانی کی زچگی تک اس کے ساتھ رہتے ہوئے اور اسکاٹ لینڈ یارڈ کے معاملات میں مصروف رہا کرے گا۔ جناب تبریزی کی ہدایات دیر سے سمجھ میں آتی تھیں۔ اب یہ بات سمجھ میں آرہی تھی کہ اسے ایک بچے کی حفاظت اور سلامتی کے لیے شیوانی کے ساتھ رہنے کے لیے کہا گیا تھا۔

جناب تبریزی چاہتے تو شیوانی کو بابا صاحب کے ادارے میں پناہ دے سکتے تھے لیکن روحانیت کے حامل بزرگان دین پیش آنے والے واقعات کو سمجھنے کے باوجود قدرتی معاملات میں مداخلت نہیں کرتے ہیں۔ جناب تبریزی نے مستقبل میں دور تک دیکھ لیا تھا کہ شیوانی کی موت کا وقت مقرر ہو چکا ہے اور ایسے وقت نوزائیدہ بچے کو دشمن سے بچا کر یہودی میاں بیوی کی پناہ میں پہنچانا ہے۔

آمنہ فرہاد بھی روحانیت کی حامل تھی۔ وہ بھی اس سلسلے میں بہت کچھ جانتی تھی اور جاننے کے باوجود خاموش رہی تھی۔ وہ اور جناب تبریزی وغیرہ اس بوڑھے کے بارے میں بھی بہت کچھ جانتے ہوں گے لیکن وہ مستقبل کے بھید کھولنے والے نہیں تھے۔

بہرحال پورس کو اپنی ذمے داریاں پوری کرنی تھیں۔ وہ پھر اسکاٹ لینڈ اور انگلینڈ کے معاملات میں مصروف ہو گیا۔ اسکاٹ لینڈ یارڈ کے سراغ رساں یہ نہیں چاہتے تھے کہ وہاں کوئی انڈر ورلڈ کا گاڈ فادر ہو۔ وہ ٹیلی پیتھی کے ذریعے خود انڈر ورلڈ کے حکمران بننا چاہتے تھے۔ ایسے وقت مسٹری مین کا ماتحت کیری گرانٹ وہاں کا گاڈ فادر بن چکا تھا۔

کیری گرانٹ انیتا کا دیوانہ تھا۔ پورس نے انیتا پر بھی مختصر سا تنویمی عمل کیا تھا۔ اس کے چور خیالات پڑھنے کے باوجود یہ حقیقت معلوم نہ کر سکا تھا کہ انیتا پہلے ہی نمبر تھری کی معمول ہے اور عام حالات میں نمبر تھری کو بھول جاتی ہے۔ اس لیے پورس کو اس کے چور خیالات سے بھی نمبر تھری کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکا۔

ادھر نمبر تھری بھی کیری گرانٹ کی اصلیت نہیں جانتا تھا۔ اسے کیری گرانٹ پر شبہ ہوا تھا۔ اس لیے اس نے انیتا کو اس کے پیچھے لگا دیا تھا۔ وہ سب انجان کھلاڑی تھے۔ ایک دوسرے کی اصلیت نہیں جانتے تھے۔ ایسے میں پورس نے انہیں اور الجھا دیا تھا۔

نمبر تھری نے انیتا کے اندر چھپ کر کیری گرانٹ کی تجوری دیکھی تھی۔ جس میں نوٹوں کی جگہ پتھر بھرے ہوئے تھے پھر چند گھنٹوں کے بعد اس نے دیکھا تھا کہ وہاں پتھر نہیں رہے تھے۔ نوٹوں کی گڈیاں واپس آگئی تھیں۔ یہ تماشا دیکھ کر نمبر تھری' کیری گرانٹ اور انیتا سب ہی حیران ہوئے تھے۔ نمبر تھری کو یقین ہو گیا تھا کہ کیری گرانٹ ٹیلی پیتھی نہیں جانتا ہے لیکن کوئی ٹیلی پیتھی جاننے والا کیری گرانٹ کی تجوریاں بھر کر اسے دولت مند بنا رہا ہے۔ وہ ایسا کیوں کر رہا ہے؟ یہ بات نمبر تھری کی سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔

کیری گرانٹ پر ایک تو مسٹری مین نے تنویمی عمل کیا تھا

اور اسے معمول بنایا تھا۔ اس کے بعد پورس نے بھی اسے ہپناٹائز کیا تھا اور اب نمبر تھری بھی اسے ہپناٹائز کرنا چاہتا تھا۔ کیری گرانٹ یوگا کا ماہر تھا۔ نمبر تھری نے اسے اعصابی کمزوری میں مبتلا کرنے کی تدبیر کی۔ وہ چاہتا تھا کہ تنویمی عمل کے بعد اسے ہمیشہ کیری گرانٹ کے دماغ میں جگہ ملتی رہے۔

لیکن وہ بدنصیب تھا۔ اسکاٹ لینڈیارڈ کے کئی معاملات میں ناکام رہا تھا۔ کیری گرانٹ کے سلسلے میں بھی ناکامی ہونے لگی۔ اس نے اپنی معمول انیتا کے دماغ میں رہ کر اسے حکم دیا کہ وہ کافی پیتے وقت اس کی پیالی میں اعصابی کمزوری کی دوا ملائے گی۔

انیتا نے پوچھا "مجھے کافی میں دوا کیوں ملانا چاہیے؟"

"تم میری محکوم ہو۔ میرے حکم کی تعمیل کرو۔ سوال نہ کرو۔"

"تم اسی طرح چھپ کر آتے رہو گے اور بولتے رہو گے تو میں کوئی تمہاری بات نہیں مانوں گی۔"

وہ حیرانی سے سوچنے لگا۔ یہ مجھ سے بحث کیوں کررہی ہے۔ جنہیں تنویمی عمل کے ذریعے معمو[illegible]یا جاتا ہے وہ کوئی سوال کیے بغیر کسی حیل و حجت کے بغیر احکامات کی تعمیل کرتے رہتے ہیں۔ اس نے پوچھا "کیا تم میری معمول نہیں ہو؟"

"میں تمہاری معمول ہوں لیکن بیویاں اپنے شوہر کی معمول اور محکوم ونے کے باوجود ان سے بحث کرتی ہیں۔ ان سے لڑتی جھگڑتی ہیں۔"

"تم میری بیوی نہیں معمول ہو۔ میں حکم دیتا ہوں اٹھ کر کھڑی ہو جاؤ۔"

وہ فوراً کھڑی ہو گئی۔ اس نے حکم دیا "بیٹھ جاؤ۔" وہ فوراً بیٹھ گئی۔ اس نے حکم دیا "اپنے منہ پر تھپڑ مارو۔" اس نے اپنے منہ پر ایک طمانچہ مارا۔

وہ حیرانی سے بولا "تم میرے تنویمی عمل کے اثر میں ہو۔ میری معمولہ اور فرماں بردار ہو۔ میرا یہ حکم بھی مانو اور اس کی کافی میں دوا ملاؤ۔"

"تم مجھے بیوی سمجھو یا نہ سمجھو۔ میں ایک بیوی کی طرح لڑتی رہوں گی اور ایک معمول کی طرح احکامات کی تعمیل کرتی رہوں گی۔"

"ٹھیک ہے۔ لڑتی رہو مگر جو کہہ رہا ہوں وہ بھی کرتی رہو۔"

"تم میرے پاس آؤ گے۔ مجھے اپنے بازوؤں میں لے کر سینے سے لگاؤ گے۔ تب تمہارے حکم کی تعمیل کروں گی۔"

"میں کبھی کسی کے سامنے نہیں آتا۔ اسرار کے پردے میں چھپا رہتا ہوں۔"

"تم مجھ سے بھی چھپنا چاہو گے تو میں تمہیں اپنے دماغ سے باہر ٹھوک دوں گی پھر اپنے اندر نہیں آنے دوں گی۔"

اس نے بے یقینی سے پوچھا "کیا تم سانس روک کر مجھے اپنے دماغ سے نکال سکتی ہو؟ تم آن سانس روکو۔ مجھے نکالو؟"

"تم تو کتے ہو۔ میں اس سے پہلے تمہیں اے ڈی جی اور اسکاٹ لینڈیارڈ کے ان تمام سراغ رسانوں کے دماغ سے نکال چکی ہوں۔ جنہیں تم معمول بنانا چاہتے تھے لیکن کتے کو جتنا بھی دھتکارو، وہ دم ہلاتا ہوا آجاتا ہے۔ کیا تمہاری سمجھ میں کچھ آیا؟"

وہ شدید حیرانی سے بولا "تم۔۔۔ تم کون ہو؟ جب میں نے تمہیں ہپناٹائز کیا تھا تو تم ایک عام سی دوشیزہ تھیں۔ تمہارے اندر کوئی غیر معمولی صلاحیت نہیں تھی مگر اب تم بڑے بڑے دعوے کررہی ہو۔ میں کیسے مان لوں کہ اسکاٹ لینڈیارڈ کے معاملات میں تم مجھے ناکام بنا رہی تھیں؟"

"جب یہاں سے بھی ناکام ہو کر جاؤ گے تو مان لو گے۔ تم یہاں انڈر ورلڈ کے ٹیلی پیتھی جاننے والے گاڈ فادر کو ٹریپ کرنے آئے تھے۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ یہاں کوئی گاڈ فادر نہیں ہے۔ گاڈ مدر ہے اور وہ میں ہوں۔ میں ٹیلی پیتھی جانتی ہوں۔ ابھی تمہارے دماغ میں آرہی ہوں۔"

یہ کہتے ہی اس نے سانس روک لیا۔ امریکی ٹیلی پیتھی جاننے والا نمبر تھری اس کے دماغ سے نکل گیا۔ پورس نے خیال خوانی کی پرواز کرتے ہوئے اس کے دماغ میں پہنچ کر کہا "لو میں آگئی۔"

اس نے فوراً ہی سانس روک لیا۔ اسے یقین ہو گیا کہ وہاں کے انڈر ورلڈ میں کوئی گاڈ فادر نہیں گاڈ مدر ہے۔ اس نے انیتا کے دماغ میں پہنچ کر کہا "مجھے یقین ہو گیا ہے۔ میں تم سے دوستی کرنا چاہتا ہوں۔"

"میں کبھی سانپ کو دودھ نہیں پلاتی۔ میں تمہیں وارننگ دے رہی ہوں۔ میرے انڈر ورلڈ کے معاملات میں مداخلت کرو گے تو میں تمہارے امریکی اکابرین کو نقصان پہنچاؤں گی۔ آئندہ تمہیں میرے اندر جگہ نہیں ملے گی۔"

یہ کہہ کر اس نے سانس روک لیا۔ نمبر تھری نے دوبارہ وقفے وقفے سے اس کے اندر جانے کی کوششیں کیں لیکن پورس اس کے دماغ کو لاک کرچکا تھا۔ اب وہ انیتا اور کیری گرانٹ کے اندر کبھی نہیں جا سکتا تھا۔

نمبر تھری نے انیتا کے اندر رہ کر اس بنگلے کا فون نمبر معلوم کیا تھا۔ اس نے فون کے ذریعے اسے مخاطب کیا پھر کہا "تم مجھے اپنے اندر نہ آنے دو مگر فون پر میری بات سن لو۔ تم

بہت حسین ہو، پرکشش ہو۔ میں نے تمہاری قدر نہیں کی۔ پلیز مجھے دشمن نہ سمجھو۔ مجھے سانپ نہ کہو۔ مجھ پر بھروسا کرو گی تو ہم بہترین دوست بن کر بڑی بڑی کامیابیاں حاصل کرتے رہیں گے۔"

"میں ایک ہی شرط پر بھروسا کرسکتی ہوں۔ میں تم سے نہیں چھپ رہی ہوں۔ تم جانتے ہو میں اس بنگلے میں ہوں۔ تم بھی مجھ سے نہ چھپو۔ میرے سامنے آجاؤ۔ مرد ہو مردانگی دکھاؤ۔"

"ٹھیک ہے۔ میں آج شام تک کسی نہ کسی جگہ تمہارے سامنے آؤں گا۔"

"اچھی طرح سوچ لو۔ کسی کو ڈمی بنا کر بھیجو گے تو میں اسے زخمی کرکے اس کے دماغ میں گھس کر اس کی اصلیت معلوم کرلوں گی۔"

"میں تمہارے ہاتھوں سے زخم کھاؤں گا۔ ثابت کردوں گا کہ میں ہی تمہارے روبرو ہوں۔ تم اسی بنگلے میں رہو۔ میں ابھی آرہا ہوں۔"

"میں جانتی ہوں۔ تم کوئی ہتھیار لے کر آؤ گے۔ یہاں آتے ہی مجھے زخمی کرکے پھر ایک بار مجھے اپنی معمول اور کنیز بنانے کی کوشش کرو گے۔ یہاں آنے کی زحمت نہ کرو۔ میں جارہی ہوں۔"

"ابھی تم سامنے آنے کا کہہ رہی تھیں اور اب بے اعتمادی کی باتیں کررہی ہو؟"

وہ قہقہہ لگانے لگی۔ اس نے پوچھا "کیوں ہنس رہی ہو؟"

وہ بولی "کیا تم مجھے نادان بچی سمجھتے ہو؟ تم دس ٹیلی پیتھی جاننے والوں میں سے ایک ہو۔ کسی انڈر گراؤنڈ خفیہ سیل میں رہتے ہو۔ وہاں سے باہر کیسے نکلو گے؟ اتنی جلدی میرے سامنے کیسے آجاؤ گے؟"

وہ بولا "میں ان دس ٹیلی پیتھی جاننے والوں میں سے نہیں ہوں۔ مجھ جیسے کئی ٹیلی پیتھی جاننے والوں کو پابندیوں میں نہیں رکھا جاتا ہے۔ میں آزاد ہوں۔ ابھی تمہارے پاس آسکتا ہوں۔"

"امریکا کے آزاد رہ کر خیال خوانی کرنے والے اب تک کیڑوں مکوڑوں کی طرح پیدا ہوتے رہے ہیں اور مارے جاتے رہے ہیں۔ مجھے افسوس ہے، میں کسی کیڑے سے دوستی نہیں کروں گی۔ اگر ان دس میں سے ایک ہو تو دوستی کی بات کرو۔ میں حسین بھی ہوں۔ ٹیلی پیتھی بھی جانتی ہوں۔ تم میرے لائف پارٹنر بن کر یہاں کے گاڈ فادر بھی بن سکتے ہو۔ اپنے امریکی آقاؤں کو خوش کرسکتے ہو۔ یہ تمہارا بہت بڑا کارنامہ ہو گا۔"

"ہم دس ٹیلی پیتھی جاننے والے جتنے بھی کارنامے انجام دیں۔ ہمیں زندگی میں انڈر گراؤنڈ سیل سے باہر نہیں نکالا جائے گا۔"

"ہماری دنیا میں کوئی بات ناممکن نہیں ہے۔ مجھ سے دوستی کرو گے تو میں تمہیں اس پاتال سے نکال لاؤں گی۔"

"کیسے نکال لاؤ گی؟ میں خود نہیں جانتا کہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو امریکا کی کس ریاست میں، کس علاقے میں زمین کے نیچے لا کر چھپایا گیا ہے۔"

"تم نہیں جانتے۔ مگر وہ لوگ جانتے ہوں گے۔ جو دس ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے لیے راشن اور ضروریات زندگی کا دوسرا سامان وہاں پہنچاتے ہوں گے۔ انہیں اس زیر زمین سیل کا راستہ معلوم ہے۔"

"ہم نہیں جانتے کہ کس طرح ہماری تمام ضرورت کی چیزیں یہاں پہنچائی جاتی ہیں۔ ہم نے دس کے سوا کسی گیارہویں شخص کو نہ دیکھا ہے۔ نہ کسی کی آواز سنی ہے۔"

"تم ایسی مجبوری اور غلامی کی زندگی کیوں گزار رہے ہو؟"

"جب ہم ایسی زندگی گزارنے کے لیے یہاں آئے تو ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ میں بہت سی محرومیاں ہمیں اندر ہی اندر بے چین کرتی رہیں گی اور تڑپاتی رہیں گی۔ یہ جگہ ائرکنڈیشنڈ ہے لیکن مجھے صبح کی تازہ اور ٹھنڈی ہوا یاد آتی ہے۔ جو کبھی نہیں ملی۔ ہم کبھی سورج اور چاند ستاروں کو نہیں دیکھ سکیں گے۔ ہماری زندگی میں کبھی کوئی عورت نہیں آئے گی۔ کیونکہ یہاں کسی بھی گیارہویں مرد اور گیارہویں عورت کا داخلہ ممنوع ہے۔"

انیتا نے کہا "تمہارے حالات سن کر مجھے افسوس ہو رہا ہے۔ میں تم سے صرف ہمدردی نہیں کروں گی۔ تمہارے کام بھی آؤں گی۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم بری طرح بیمار پڑ جاؤ تو پھر وہ تمہارے علاج کی خاطر تمہیں وہاں سے نکالنے پر مجبور ہو جائیں۔"

"ہم دس ٹیلی پیتھی جاننے والوں میں ڈاکٹر بھی ہیں۔ مکینک اور انجینئر وغیرہ بھی ہیں۔ جو بیمار پڑتا ہے اس کا علاج یہیں ہو جاتا ہے۔"

"اگر کسی کو ہارٹ پرابلم ہو، گردے ناکارہ ہو جائیں یا کوئی ایسی بیماری ہو جائے، جس کے لیے آپریشن تھیٹر لے جانا ضروری ہو جائے۔ تب تو وہ اس مریض کو اس پاتال سے باہر لائیں گے؟"

"نہیں! اگر ہم دس میں سے کوئی بھی یہاں ناقابل علاج ہو گا اور اسے یہاں سے باہر لے جانا ضروری ہو جائے گا تو اسے گولی ماردی جائے گی۔"

"یہ کیا کہہ رہے ہو؟ تم سب اتنی بڑی قربانیاں دے رہے ہو۔ اپنے ملک اور قوم کی خاطر زندہ دفن ہوگئے ہو تو کیا اس کے عوض وہ تمہارا علاج بھی نہیں کرائیں گے۔ صرف اس لیے گولی ماردیں گے کہ تمہیں وہاں سے زندہ نہ نکالنا پڑے؟"

"ہاں اگر ہم مردہ ہو کر وہاں سے نکلیں گے تو دشمن مردے کے دماغ میں نہیں آسکیں گے اور نہ ہی وہاں کا راستہ معلوم کرسکیں گے۔"

انیتا تھوڑی دیر تک خاموش رہی۔ واقعی انہوں نے ایسا طریقہ کار اختیار کیا تھا کہ وہاں تک پہنچنا ناممکن لگ رہا تھا۔ پورس انیتا کے اندر رہ کر سوچ میں پڑگیا تھا پھر انیتا اس کی مرضی کے مطابق بولی "اس میں شبہ نہیں کہ بڑی سخت پابندیاں ہیں۔ وہاں تک پہنچنا ناممکن لگ رہا ہے لیکن مجھ سے رابطہ رکھو گے اور اس انڈر گراؤنڈ سیل کی ایک ایک بات مجھے بتاتے رہو گے تو میں وہاں تک پہنچنے کا کوئی نہ کوئی راستہ ڈھونڈلوں گی۔"

"اگرچہ یہ ممکن نہیں ہے پھر بھی میں یہاں سے نکلنے کی امید میں تم سے رابطہ رکھوں گا۔ ابھی جارہا ہوں۔ یہاں ڈنر کا وقت ہوچکا ہے۔ میں کھانے کے بعد تم سے رابطہ کروں گا۔"

"جانے سے پہلے مجھ سے سچ بولو۔ کیا واقعی وہاں سے رہائی چاہتے ہو؟ اور کیا رہائی پانے کے لیے مجھ پر بھروسا کرو گے؟"

"تم رہائی کے لیے میری بے چینی اور تڑپ کو نہیں سمجھ سکتیں۔"

"اگر تم مجھے اپنے اندر آنے دو گے تو میں تمہاری محرومیوں کو اچھی طرح سمجھ سکوں گی۔ تمہارے اندر رہ کر وہاں کے حالات معلوم کرتی رہوں گی۔ کیا مجھے اپنے اندر آنے دو گے؟"

"مجھے تمہاری بات مان لینا چاہیے۔ شاید تم میری نجات کا ذریعہ بن جاؤ لیکن مجھے سوچنے اور ہر پہلو پر غور کرنے کا موقع دو۔ اب میں کل صبح تم سے رابطہ کروں گا۔"

اس نے فون کا رابطہ ختم کردیا۔ وہ اب تک اپنے ایک آلہ کار کے ذریعے فون پر بول رہا تھا۔ رابطہ ختم کرنے کے بعد وہاں سے ہزاروں میل دور دماغی طور پر انڈر گراؤنڈ سیل میں حاضر ہوگیا۔ سر جھکا کر اپنے حالات پر غور کرنے لگا۔

پورس نے نمبر تھری کے لب ولہجے سے اس کے درد و کرب، اس کی محرومیوں کو بڑی حد تک سمجھا تھا۔ اسے امید تھی کہ نمبر تھری انیتا سے پھر رابطہ کرے گا۔ اگر نمبر تھری صدق دل سے رہائی پانے کے لیے انیتا سے رابطہ کرتا تو یہ ایک بہت بڑا اور بہت اہم معاملہ ہوتا۔ اس معاملے سے نمٹنے کے لیے انیتا ایک کمزور مہرہ تھی۔

اس نے بابا صاحب کے ادارے کے انچارج خلیل بن مکرم سے رابطہ کیا پھر کہا "مجھے ایک بہت ہی ذہین حاضر دماغ اور ٹیلی پیتھی جاننے والی کی ضرورت ہے۔ اسے میرے ساتھ رہ کر ایک اہم رول ادا کرنا ہے۔ اسے چند گھنٹوں میں لندن پہنچنا چاہیے۔"

خلیل بن مکرم نے کہا "یہاں ایک ٹیلی پیتھی جاننے والی طالبہ ہے۔ اس کا نام علیزا ہے۔ اس کی آواز سنو۔ اس سے باتیں کرو۔ وہ تمہاری مرضی کے مطابق ہوگی تو اسے ابھی یہاں سے روانہ کردیا جائے گا۔"

اس کی آواز سنائی گئی۔ پورس نے اس کے اندر پہنچ کر کہا "میں پورس بول رہا ہوں۔ میں نے تمہیں مخاطب کرنے سے پہلے تمہارے مختصر سے خیالات پڑھے ہیں۔ میں کسی حد تک مطمئن ہوں۔"

وہ بولی "سر! میں نے یہاں ٹریننگ کے دوران میں ہر شعبے میں نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ آپ کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملے گا تو یہ میری خوش قسمتی ہوگی۔ میں بہت کچھ سیکھ لوں گی۔"

وہ بولا "لندن چلی آؤ۔ سفر کے دوران میں تمہیں یہاں کے حالات بتاؤں گا۔ انیتا کے دماغ میں پہنچاؤں گا۔ تم اس کے خیالات پڑھتی رہو گی۔ کیونکہ تمہیں اسی کا رول ادا کرنا ہے۔"

پورس نے اس سے رابطہ ختم کردیا۔ وہ دس ٹیلی پیتھی جاننے والے بہت ہی خطرناک پراسرار بلا بن کر تمام ٹیلی پیتھی جاننے والوں کے حواس پر چھائے ہوئے تھے۔ اس انڈر گراؤنڈ سیل تک پہنچنا تقریباً سب ہی کے لیے ناممکن تھا۔ اب ایسے حالات پیدا ہورہے تھے کہ نمبر تھری انیتا کا دوست بن جاتا تو شاید اس خفیہ زیر زمین اڈے تک پہنچنے کا کوئی راستہ نکل آتا۔

اس دلچسپ ترین داستان کے بقیہ واقعات 43 ویں حصہ میں ملاحظہ فرمائیں
جو کہ 15 مارچ 2003ء کو شائع ہوگا۔